فیوضاتِ جہانگیری

سُنن دارقطنی

مؤلف

امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

دام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

فتوحاتِ جہانگیری
شرح
سُنن دارقطنی
جزو پنجم
5-6
متن
امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی
ترجمہ
ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ
شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جلد سوم

نام کتاب ——— فیوضاتِ جہانگیری شرح سُنن دارقطنی
مترجم ——— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
پروف ریڈنگ ——— ملک محمد یونس
کمپوزنگ ——— ورڈز میکر
باہتمام ——— ملک شبیر حسین
سن اشاعت ——— جولائی 2011ء
سرورق ——— اے ایف ایس ایڈورٹائزر
طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ——— 600/- روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

ترتیب

جمعہ کا بیان

وتر کا بیان

عیدین کا بیان

نماز استسقاء

جنائز کا بیان

زکوٰۃ کا بیان

صدقہ فطر کے احکام

روزے کا بیان

جزء ششم

حج کا بیان

خرید وفروخت کے احکام

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

1-باب مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ.

باب 1: کس شخص پر جمعہ پڑھنا فرض ہے

1558- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نَافِعِ بْنِ خَالِدٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَاَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص اللہ تعالیٰ پر آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نمازِ جمعہ ادا کرنا لازم ہے البتہ بیمار شخص مسافر شخص عورت (نابالغ) بچے اور غلام کا حکم مختلف ہے (ان پر جمعہ فرض نہیں) تو جو شخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے اس سے بے نیازی اختیار کرے (یعنی اسے ادا نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے بے نیازی اختیار کرے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور لائقِ حمد ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن عبد صمد مھتدی باللہ، ابوعبداللہ ہاشمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۳۵۱،۳۵۲)۔

○ ذکرہ مزی فی رواۃ عن سعید بن ابی مریم، ولہ ذکر فی تاریخ اسلام للذھبی فی وفیات سنۃ (۲۹۰) ص (۳۳۳)، وقال: روی عنہ ابوقاسم طبرانی، وروی عن سعید بن ابی مریم۔

۱۵۵۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (٦/٤٣٢-٤٣٣) قال: ثنا البغوي ثنا كامل بن طلحة ثنا ابن لهيعة به- و من طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (٣/١٨٤) كتاب الجمعة باب من لا تلزمه الجمعة- و في الشعب (٦/٣٦٩) رقم (٣٠١٣)- قال: اخبرنا ابو سعد الماليني انبا ابو احمد بن عدي ... فذكره- و قال ابن عدي: (ومعاذ هذا غير معروف و ابن لهيعة يحديث عن ابي الزبير عن جابر نسخة و هذا اخرجه عن معاذ بن محمد عن ابي الزبير و معاذ لا اعرفه الا من هذا الحديث)- اه- اخرجه البخاري في التاريخ (٢/٣٣٥) و الطبراني في (المعجم الكبير) (٢/٥١) رقم (١٢٥٧) و البيهقي في (الكبرى) مختصراً (٣/١٨٣) من رواية ضرار بن عمرو- وعزاه الهيثمي في (المجمع) (٢/١٧٣) للطبراني ثم قال: (وفيه ضرار: روى عن التابعين و اظنه ابن عمرو الملطي و هو ضعيف)- اه- و سئل ابو زرعة الرازي- كما في (العلل) لا بن ابي حاتم (١/٢١٢) (٦١٣)- عن حديث تميم هذا؟ فقال: (هذا حديث منكر)- وروي عن مولى لآل الزبير قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (الجمعة واجبة على كل محتلم الا اربعة: الصبي والعبد والمراة والمريض)- اخرجه ابن ابي شيبة في (المصنف) (١/٤٤٦) والبيهقي في (الكبرى) (٣/١٨٤) من رواية ابي حازم عن مولى لآل الزبير به-

جمعہ کے احکام

جمعہ کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

جمعہ صرف ''مصر جامع'' میں یا شہر کی عیدگاہ میں ادا کیا جا سکتا ہے' گاؤں میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہے' اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''جمعہ' تشریق' عید الفطر کی نماز' عید الاضحیٰ کی نماز صرف مصر جامع میں ادا کی جا سکتی ہے''۔

''مصر جامع'' سے مراد ہر وہ جگہ ہے' جس کا امیر ہو اور وہاں قاضی بھی موجود ہو' جو احکام کا نافذ کرے اور حدود کو قائم کرے۔

یہ روایت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے' تاہم ان سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے' اگر لوگ اپنی بڑی مساجد میں اکٹھے ہو جائیں تو ان کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہو گی۔

پہلے قول کو امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے اور یہ ظاہر ہے' جبکہ دوسرے قول کو ثلجی نے اختیار کیا ہے' جبکہ عیدگاہ پر حکم عائد کرنا مقصود نہیں ہے' بلکہ شہر کے آس پاس کی کھلی جگہوں میں کسی بھی جگہ اسے ادا کیا جا سکتا ہے' کیونکہ شہر والوں کی ضروریات کے اعتبار سے اس کی بھی وہی حیثیت ہے' اسی طرح منیٰ میں جمعہ ادا کرنا جائز ہے' اگر وہاں حجاز کا امیر موجود ہو' یا خلیفہ خود سفر کر کے وہاں آیا ہو' یہ حکم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: منیٰ میں جمعہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ایک گاؤں ہے' یہی وجہ ہے' وہاں عید کی نماز بھی ادا نہیں کی جا سکتی' امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے: حج کے دنوں میں منیٰ ایک شہر کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے اور لوگوں کی سہولت کے لیے یہاں عید کی نماز ادا نہیں کی جاتی۔

مسافر شخص' عورت' بیمار شخص' غلام اور نابینا شخص پر جمعہ پڑھنا واجب نہیں ہے' اس کی وجہ یہ ہے: مسافر کے لیے جمعہ میں شریک ہونا اس کے لیے حرج کا باعث ہو گا' یہی حال بیمار اور نابینا شخص اور غلام کا ہے' کیونکہ غلام تو اپنے آقا کی خدمت میں مصروف ہو گا' اسی طرح عورت اپنے شوہر کی خدمت میں مصروف ہو گی تو حرج کو دور کرنے کے لیے ان سب کو معذور قرار دیا جائے گا' لیکن اگر یہ سب لوگ نماز میں شریک ہو کر لوگوں کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو اس وقت کے فرض (یعنی ظہر کی نماز کی جگہ) پر ادا کر لینا ان کے لیے جائز ہو گا' اس کی وجہ یہ ہے: اس صورت میں اس حرج کو انہوں نے خود برداشت کر لیا ہے' تو یہ اس مسافر کی طرح ہو جائیں گے' جو روزہ رکھ لیتا ہے۔

مسافر شخص' بیمار اور غلام کے لیے یہ بات جائز ہے' وہ جمعہ کی نماز کی امامت کریں۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: ایسا کرنا ان کے لیے جائز نہیں ہے' کیونکہ ان پر تو جمعہ فرض ہی نہیں ہے' تو وہ بچے اور عورت کی طرح ہو جائیں گے' جبکہ ہماری دلیل یہ ہے: یہ بات رخصت ہے' لہٰذا جب وہ مسجد میں حاضر ہو جائیں گے تو یہ چیز ان پر فرض ہو جائے گی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں' جہاں تک بچے کا تعلق ہے' تو اس میں یہ اہلیت ہی موجود نہیں ہوتی جبکہ خاتون مردوں

کی امامت کر ہی نہیں سکتی۔

اگر مقتدیوں میں صرف یہ لوگ ہوں (یعنی مسافر' بیمار شخص یا غلام) تو ان کے ذریعے جمعہ منعقد ہو جائے گا' اس کی وجہ یہ ہے: جب یہ لوگ امامت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو اقتداء کرنے کی بدرجہ اولیٰ صلاحیت رکھتے ہوں گے۔

اگر کوئی شخص جمعے کے دن امام کے جمعے کی نماز ادا کرنے سے پہلے اپنے گھر میں ظہر کی نماز ادا کر لیتا ہے حالانکہ اس شخص کو کوئی عذر لاحق نہیں ہوتا تو ایسا کرنا اس شخص کے لیے مکروہ ہے' تاہم اس کی یہ نماز درست ہو گی۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: ان کی یہ نماز اس کے لیے درست نہیں ہو گی' اس کی وجہ یہ ہے: امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اپنی اصل کے اعتبار سے جمعہ پڑھنا ہی فرض ہے۔

اور ظہر کی نماز اس کے بدل کی حیثیت رکھتی ہے' اس لیے اصل پر قدرت رکھنے کی صورت میں بدل کی طرف جانا درست نہیں ہو گا۔

ہدایہ کی مذکورہ بالا عبارت کی تشریح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی ''البنایہ'' میں تحریر کرتے ہیں:

لفظ جمعہ میں ''ج'' اور ''م'' پر پیش پڑھی جاتی ہے' جبکہ بعض حضرات نے ''ج'' پر پیش اور ''م'' پر زبر بھی پڑھی ہے۔

اس لفظ کی جمع ''جمعات'' اور ''جمع'' آتی ہے' اسے یہ نام اس لیے دیا گیا ہے' کیونکہ اس میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔

ایک قول کے مطابق اسے یہ نام اس لیے دیا گیا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں بہت سی بھلائیاں جمع کر دی ہیں' اور یہ ایک شرعی نام ہے۔

ایک قول کے مطابق اسے یہ نام اس لیے دیا گیا کیونکہ اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کے جسمانی وجود (کے اجزائے ترکیبی) کو جمع کیا گیا تھا' اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

اس دن کی فضیلت بہت زیادہ ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور شاہد اور مشہود کی قسم''۔

یہاں ''شاہد'' سے مراد ''جمعہ کا دن'' ہے اور ''مشہود'' سے مراد ''عرفہ کا دن'' ہے۔

اس روایت کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''سنن کبریٰ'' میں نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سب سے بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے' اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا' اسی دن میں انہیں وہاں سے زمین پر اتارا گیا اور قیامت بھی جمعے کے دن ہی قائم ہو گی''۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

''اسی دن ان کی توبہ قبول کی گئی اور اسی دن ان کا انتقال ہوا' روئے زمین پر موجود ہر جانور جمعہ کے دن چیختا ہے' اس وقت جب سورج طلوع ہوتا ہے' وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں' کیونکہ انہیں یہ خوف ہوتا ہے: شاید آج قیامت قائم ہو جائے گی صرف جنات اور انسان کو (اس بارے میں احساس نہیں ہوتا)''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

''اس میں ایک گھڑی ایسی ہے: بندۂ مسلم اگر اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اس دوران اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطاء کرے گا''۔

دعا کی مقبولیت کی اس گھڑی کے بارے میں تیرہ اقوال ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے: یہ گھڑی صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک ہوتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جمعہ کے دن عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتی ہے۔

حسن اور ابو العالیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سورج ڈھلنے کے بعد ہوتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ جمعے کی اذان کے وقت ہوتی ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں یہ بات نقل کی ہے: یہ اس وقت ہوتی ہے جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے اور یہ اس کے (خطبے سے) فارغ ہونے تک باقی رہتی ہے۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھڑی ہے جس میں نماز کی ادائیگی کو اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ (سورج) نکلنے سے لے کر اس وقت تک ہوتی ہے جب تک وہ ایک ہاتھ تک بلند نہیں ہو جاتا۔

طاؤس اور حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے درمیانی عرصے میں ہوتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اس وقت ہوتی ہے جب نماز قائم ہو جاتی ہے اور نماز ختم ہونے تک باقی رہتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسے تین مقامات پر تلاش کرو' صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک' امام کے (خطبے سے فارغ ہونے کے بعد منبر سے) نیچے اترنے سے لے کر اس کے تکبیر کہنے تک اور عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک۔

شیخ ابن المنذر نے یہ بات بیان کی ہے: تمام مسلمانوں کا جمعہ کے واجب ہونے پر اجماع پایا جاتا ہے۔

شیخ خطابی نے یہ بات بیان کی ہے: اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جمعہ پڑھنا فرضِ کفایہ ہے لیکن علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ غلط ہے۔

امام فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز کی ادائیگی ہر اُس شخص پر فرض ہے' جسے کوئی عذر لاحق نہ ہو۔

شیخ ابوطیب نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں کے حوالے سے یہ بات غلط نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: یہ فرض کفایہ ہے۔

شیخ ابن العربی نے یہ بات بیان کی ہے: ہمیں جمعہ کی فرضیت کے لیے کوئی دلیل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے' کیونکہ اجماع اس بارے میں سب سے قوی دلیل ہے۔

شیخ ابن وہب نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اسے سنت قرار دیا ہے اور پھر یہ فرمایا ہے: مالکی فقہاء نے اس بارے میں کلام کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ پڑھنا اس شخص پر لازم ہے' جو (جمعہ کی) اذان کی آواز سنتا ہے''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے:

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہر بالغ شخص پر جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے جانا واجب ہے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط کے مطابق ہے' یہ بات امام نے بیان کی ہے۔

''الدرایہ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: جمعہ کی نماز ادا کرنا فرض ہے اور اس بات پر اتفاق ہے' اس کا انکار کرنے والے شخص کو کافر قرار دیا جائے گا۔

یہ فرضِ عین ہے' البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے اسے فرضِ کفایہ قرار دیا ہے' لیکن یہ بات غلط ہے۔ یہ بات ''الحلیہ'' اور ''شرح الوجیز'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

جمعہ کی فرضیت' کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

جہاں تک کتاب کا تعلق ہے' تو اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اے ایمان والو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو''۔

یہاں ذکر سے مراد خطبہ ہے' اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے اور امر کا صیغہ وجوب کے لیے ہے' تو جب خطبے کے لیے چل کر جانا فرض ہوگا وہ خطبہ جو نماز کے جواز کے لیے شرط ہے' تو اصل نماز کی طرف جانا بدرجہ اولیٰ واجب قرار دیا جائے گا اور اس کا واجب ہونا زیادہ مؤثر ہوگا' ان الفاظ کے ذریعے'' اور خرید وفروخت کو چھوڑ دو'' یعنی اذان ہو جانے کے بعد خرید وفروخت حرام ہے' تو کسی مباح کام کو صرف کسی واجب کی وجہ سے ہی حرام قرار دیا جا سکتا ہے۔

جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو اس کی دلیل حضرت جابر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ یہ حدیث ہے یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا' اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے:) ''تم لوگ یہ بات جان لو! اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعے کی نماز فرض قرار دی ہے''۔

اس روایت کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں عبداللہ بن محمد عدوی نامی راوی ہے' جو منکر الحدیث ہے' اس کی روایت کی متابعت نہیں کی جاتی' یہ بات امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

''المبسوط'' نامی کتاب میں اس روایت کا مضمون زیادہ الفاظ کے ساتھ منقول ہے اور اسی روایت کے بعض حصے کو ''المہذب'' کے مصنف نے بھی نقل کیا ہے'

جہاں تک اجماع کا تعلق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے لے کر ہمارے آج کے دن تک کے تمام مسلمانوں کا اس کی فرضیت پر اجماع ہے' کسی ایک سے بھی اس کا انکار منقول نہیں ہے۔

تاہم اہل علم کے درمیان اس وقت کے اصل فرض کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی جدید رائے یہ ہے اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ایک روایت کے مطابق امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: اس وقت میں جمعہ پڑھنا فرض ہے جبکہ ظہر کی نماز کو اس کا بدل قرار دیا جائے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور قدیم قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: اس وقت میں فرض' ظہر کی نماز ادا کرنا ہے' اور جس شخص کو کوئی عذر لاحق نہ ہو' اگر وہ جمعے کی نماز ادا نہیں کر پاتا تو اسے ظہر ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

ایک روایت کے مطابق امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز متعین طور پر فرض نہیں ہے' تاہم انہوں نے ظہر کی ادائیگی کی رخصت دی ہے۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف کا فائدہ اس وقت ظاہر ہوگا' جب کوئی آزاد مقیم شخص ظہر کی نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لیتا ہے' تو ایسا کرنا مطلق جائز ہوگا' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد جمعہ پڑھنے کے لیے جاتا ہے' یا جمعہ پڑھنے کے لیے نہیں جاتا تو اس کا ظہر کا فرض باطل نہیں ہوگا

جبکہ دیگر مشائخ کے نزدیک ظہر کی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا' خواہ وہ شخص جمعے کو پالیتا ہے' یا جمعے کو نہیں پاتا' وہ جمعے کی طرف چل کے جاتا ہے' یا نہیں جاتا۔

جہاں تک معنوی (یعنی قیاس کے ذریعے حکم ثابت کرنے کا) تعلق ہے' تو اس کی صورت یہ ہے: ہم نے جمعہ کی ادائیگی کی صورت میں ظہر کی نماز ترک کرنے کا حکم دیا' جبکہ ظہر کی نماز فرض ہے' تو کسی ایک فرض کو کسی دوسرے ایسے فرض کی وجہ سے ہی چھوڑا جا سکتا ہے' جو اس سے زیادہ مؤکد ہو' تو اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' فرض ہونے کے اعتبار سے جمعہ کی نماز' ظہر کی نماز سے زیادہ مؤکد ہے۔

مصر جامع کی وضاحت

صاحب ہدایہ نے جو یہ کہا ہے: ''جامع مصر'' کے علاوہ جمعہ ادا کرنا درست نہیں ہے'اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

جمعہ کے لازم ہونے کی شرائط بارہ ہیں' چھ کا تعلق نمازی سے ہے' یعنی آزاد ہونا' مرد ہونا' مقیم ہونا' تندرست ہونا' دونوں پاؤں اور بصارت کا سلامت ہونا۔

تاہم مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر نابینا شخص کو ساتھ لے کر جانے والا کوئی آدمی مل جاتا ہے' تو اس پر بھی جمعے کی نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

چھ شرائط کا تعلق نمازی کی ذات کے علاوہ سے ہے' وہ شہر کا جامع ہونا' سلطان کا موجود ہونا' جماعت کا موجود ہونا' خطبہ ہونا' نماز کا وقت ہونا اور اظہار ہونا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی والی شہر کے دروازے تک آ جاتا ہے اور وہاں ہجوم اکٹھا کر لیتا ہے' لیکن لوگوں کو شہر کے اندر داخلے کی اجازت نہیں ہوتی تو جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔

شیخ تمرتاشی نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کے نادر احکام ذکر کرتے ہوئے یہ بات بھی ذکر کی ہے' اگر امیر اپنے لشکر کو کسی قلعے کے پاس جمع کرتا ہے' لیکن شہر کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور امیر وہاں کے لوگوں کو جمعہ پڑھا دیتا ہے' تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' تو مصنف نے پہلی شرط کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے: جمعہ صرف جامع شہر میں ادا کیا جا سکتا ہے۔

حدیث کی تحقیق

صاحب ہدایہ نے جو حدیث نقل کی ہے: مصر جامع کے علاوہ جمعہ' تشریق' عید الفطر اور عید الضحیٰ کی نماز نہیں ہو سکتی' اس کے بارے میں حافظ بدرالدین عینی تحریر کرتے ہیں:

امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کا مرفوع ہونا غریب ہے' ہمیں یہ روایت موقوف روایت کے طور پر ملی ہے' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

اسے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مصنف'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جمعہ' تشریق' عید الفطر کی نماز' عید الضحیٰ کی نماز صرف جامع مصر یا بڑے شہر میں ادا کی جا سکتی ہے''۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی کتاب ''معرفۃ السنن والآثار'' میں بھی نقل کیا ہے' تاہم یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ تک موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بات منقول نہیں ہے۔

اسی طرح شیخ ابن حزم نے اپنی کتاب ''المحلی'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

اس کے بعد علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ یا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ تک اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر نہ پہنچنا یہ ثابت نہیں کرتا کہ یہ مرفوع حدیث ہے ہی نہیں' اس کی وجہ یہ ہے: امام خواہر زادہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مبسوط'' میں حضرت امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث میں حجت ہیں' اور اگر ہم اس روایت کا موقوف ہونا تسلیم کر لیں تو بھی یہ مستند طور پر موقوف ہے اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع پر محمول کیا جائے گا کیونکہ یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے' جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے بیان کر دیں۔

مصر جامع کی تعریف کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات نقل کی ہے۔

اس کی تعریف میں اختلاف پایا جاتا ہے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: ''مصر جامع'' اس کو کہتے ہیں جس میں دین اور دنیا کے مختلف معاملات سے تعلق رکھنے والے ہر طرح کے لوگ بستے ہوں۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہر وہ جگہ جہاں ہر امیر اور قاضی موجود ہو' جو احکام کو نافذ کر سکیں اور حدود کو قائم کر سکیں تو وہ مصر قرار دیا جائے گا اور وہاں کے رہنے والوں پر جمعہ پڑھنا واجب ہوگا۔

امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سفیان ثوری کہتے ہیں: مصر جامع اسے کہا جائے گا جسے لوگ شہر کہتے ہوں' اس وقت جب شہروں کا تذکرہ کیا جاتا ہے' جیسے بخارا اور سمرقند ہیں۔

امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مصر جامع اس شہر کو کہا جائے گا جہاں حدود قائم کی جا سکیں اور احکام نافذ ہو سکیں۔ زمخشری نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

اس کے بعد امام عینی رحمۃ اللہ علیہ نے شہر کی تعریف کے بارے میں مزید مختلف اقوال نقل کیے ہیں [1]

1559 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِي الْعَنْبَسِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ فِي جَمَاعَةٍ اِلَّا عَلَى اَرْبَعٍ عَبْدٍ مَمْلُوكٍ اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيضٍ اَوِ امْرَاَةٍ۔

☆☆ طارق بن شہاب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سب لوگوں پر جمعہ پڑھنا واجب ہے' صرف چار پر نہیں ہے: غلام شخص' (نابالغ) بچہ' بیمار اور عورت۔

---

[1] تلخیص البنایہ شرح الہدایہ از امام حافظ بدرالدین محمود عینی' ص 45/2

۱۵۵۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳/ ۱۸۳) كتاب الجمعة' باب من لا تلزمه الجمعة من طريق محمد بن احمد بن عبدان' ثنا ابراهيم بن اسحاق بن ابي العنبس' ثنا اسحاق بن منصور' به- و اخرجه ابو داود في سننه (۱/ ۲۸۰) كتاب الصلاة' باب الجمعة للمملوك و المراة' الحديث (۱۰٦۷): حدثنا العباس بن عبد العظيم' حدثني اسحاق بن منصور' به- و اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۲۸۸) و صححه على شرط الشيخين' و وافقه الذهبي- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في المعرفة (۲/ ٤۷۱)' و علقه في الكبرى (۳/ ۱۷۲-۱۷۳) كتاب الجمعة' باب من تجب عليه الجمعة' وقال: (ليس بمحفوظ فقد اخرجه غير العباس ايضا عن اسحاق فلم يذكر ابي موسى فيه)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسحاق بن ابی عنبس زھری۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۲۵-۲۶) و ''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی (۱۳/۱۹۸)۔

○ ابراہیم بن محمد بن منتشر بن اجدع، ہمدانی کوفی،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۱۵) (ت ۲۴۲)۔

○ قیس بن مسلم مذحجی،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۰۶) (۵۶۲۷)۔

1560- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِىْ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(ہم دنیا میں) بعد میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن آگے ہونے والے ہوں گے'اس کی وجہ یہ ہے: ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم کو ان کے بعد کتاب دی گئی' تو یہ وہ دن ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لازم کیا تھا۔اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ہماری رہنمائی کی تو اس بارے میں لوگ ہمارے پیروکار ہیں' یہودیوں کا دن کل (ہفتے کا دن ہے) اور عیسائیوں کا دن کل کے بعد والا (اتوار کا دن) ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضیل بن سلیمان نمیری- بالنون مصغر- ابوسلیمان بصری،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا

۱۵۶۰- اخرجه مسلم (۸۵۶) في الجمعة' باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة' و النسائي (۳/۸۷) في الجمعة: باب ايجاب الجمعة' و ابن ماجه (۱۰۸۳) في اقامة الصلاة' باب في فرض الجمعة' من طريق ابي حازم عن ابي هريرة- و اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة مرفوعاً' به- و من هذا الوجه اخرجه البخاري (۶۶۲۴) (۷۰۳۶)' ومسلم (۸۵۵)' و احمد (۲/۲۷۴' ۳۱۲)' و البغوي (۱۰۴۵)' و ابن حبان (۲۷۸۴)' و البيهقي في سننه (۳/۱۷۱) اول كتاب الجمعة-و اخرجه ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة' به- و من هذا الوجه اخرجه البخاري (۲۳۸) (۸۷۶) (۲۹۵۶) (۶۸۸۷) (۷۴۹۵)' و مسلم (۸۵۵)' و احمد (۲/۲۴۳' ۲۴۹)' والنسائي (۳/۸۵-۸۶)' و ابن خزيمة رقم (۱۷۲۰)- و البغوي في شرح السنة رقم (۲۴۷۱)' و البيهقي (۳/۱۷۰)-واخرجه ابو صالح عن ابي هريرة' اخرجه مسلم (۸۵۵)' و احمد (۲/۲۴۹' ۲۵۰' ۲۷۴)- و اخرجه طاوس عن ابي هريرة' اخرجه البخاري (۸۹۶) (۳۴۸۶)' و مسلم (۸۵۵)' و النسائي (۳/۸۵)' و احمد (۲/۲۴۹' ۲۷۴)' و البيهقي (۳/۱۷۰) كتاب الجمعة-و اخرجه عبد الرحمن بن آدم عن ابي هريرة' نحوه' اخرجه احمد ۲/۲۳۶' ۵۱۲)-واخرجه عبد الرحمن مولى ام برثن عن ابي هريرة' نحوه' اخرجه احمد (۲/۳۸۸' ۴۹۱)-واخرجه ابو سلمة عن ابي هريرة: اخرجه احمد (۲/۵۰۲)- واخرجه سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة' اخرجه احمد ۲/۵۱۷-۵۱۸)-

ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 183ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:
''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۸۵) (ت ۵۴۶۲)۔

2-باب ذِكْرِ الْعَدَدِ فِي الْجُمُعَةِ.

باب 2: جمعہ کی نماز میں تعداد کا تذکرہ

1561- قُرِءَ عَلَى أَبِي عِيسَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَارُوْنَ الْاَنْبَارِيِّ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اِسْحَاقُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بِبَالِسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ فِي كُلِّ ثَلَاثَةٍ اِمَامٌ وَّفِي كُلِّ اَرْبَعِيْنَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ جُمُعَةً وَّاَضْحًى وَفِطْرًا وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ جَمَاعَةٌ . قَالَ وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ عطاء بن ابی رباح' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: یہ طریقہ چلا آ رہا ہے' جب تین لوگ موجود ہوں تو ان میں سے ایک امام ہوگا اور جہاں چالیس لوگ یا اس سے زیادہ لوگ ہوں تو وہاں جمعہ کی نماز بھی ہوگی' عیدالضحیٰ کی نماز بھی ہوگی اور عیدالفطر کی نماز بھی ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے: یہ لوگ ایک جماعت شمار ہوتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

- عبدالرحمن بن عبداللہ بن ہارون بن ہاشم بن شہاب، ابوعیسیٰ انباری، سکن بغداد فی جانب شرقی منھا، وذکرہ ابن ثلاج انہ ان کا انتقال 330ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۸۹/۱۰)۔ ووقع فی (ا): انصاری۔
- قال ذھبی فی میزان: اسحاق بن خالد بن یزید۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: میزان (۳۴۱/۱)، ثقات (۱۲۰/۸)۔
- محمد بن حسن بن محمد بن زیاد بن ہارون بن جعفر۔ ان کا انتقال 351ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۰۱/۲)۔

1562- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ

۱۵۶۱- اخرجه البيهقي في (الكبرى) (۱۷۷/۳)، و اشار اليه في (المعرفة) (۶۳۳۷) كتاب الجمعة، باب العدد الذين اذا كانوا في قرية و جبت عليهم الجمعة- و قال في (المعرفة): (وهذا حديث ضعيف: لا ينبغي ان يحتج به)- و ضعفه في السنن ايضاً بعبد العزيز بن عبد الرحمن، و نقل ذلك عنه الزيلعي في نصب الراية (۱۹۸/۲)- قال الحافظ في التلخيص (۱۱۴/۲): (و عبد العزيز قال احمد: اضرب على حديثه: فانها كذب او موضوعة- و قال النسائي: ليس بثقة- و قال الدارقطني: منكر الحديث- و قال ابن حبان: لا يجوز ان يحتج به)- اه- و في اسناده ايضاً خصيف: و هو ابن عبد الرحمن الجزري، صدوق، سيء الحفظ، خلط بآخره، و رمي بالارجاء: كما في التقريب (ت ۱۷۲۸)-

۱۵۶۲- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۸۱/۸)، الحديث رقم (۷۹۵۲): حدثنا الحسين بن اسحاق التستري، ثنا سهل بن عثمان، ثنا مروان بن معاوية عن جعفر بن الزبير، و لفظه: (الجمعة على الخمسين رجلاً، و ليس على ما دون الخمسين جمعة)- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۷۹/۲): (فيه جعفر بن الزبير صاحب القاسم، و هو ضعيف جدا)- اه- و الحديث اشار اليه البيهقي في سننه (۱۷۹/۳) كتاب الجمعة، باب العدد الذين اذا كانوا في قرية و جبت عليهم الجمعة، فقال: (وقد روي في هذا الباب حديث في الخمسين لا يصح اسناده)- اه- و لم اقف عليه مسندا عند البيهقي في السنن ولا في المعرفة، فلعله في (الخلافيات)- و قال الحافظ ابن حجر في تلخيص الحبير (۱۱۴/۲): (و في اسناده جعفر ابن الزبير: و هو متروك، و هياج بن بسطام: و هو ضعيف ايضاً- و في طريق البيهقي النقاش المفسر، و هو واه ايضاً)- اه-

اِدْرِيْسَ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَلَى الْخَمْسِيْنَ جُمُعَةٌ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ ذٰلِكَ ۔ جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(جس بستی میں) پچاس افراد ہوں ان پر جمعہ لازم ہوگا' اس سے کم پر واجب نہیں ہوگا۔

اس روایت کا راوی جعفر بن زبیر متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن ہروی، سمع احمد بن حنبل وطبقتہ ببغداد۔ ان کا انتقال 301ھ میں ہوا۔ وانظر ترجمتہ فی ''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی (۱۴/۱۱۴)۔

○ حسین بن ادریس انصاری ہروی، معروف بابن خرم مشھور۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۲/۲۸۴)۔

○ خالد بن ھیاج بن بسطام۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۲/۴۳۰)۔

○ ھیاج بن بسطام ہروی۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: ان کی حدیث نوٹ کی جائے گی۔ وقال یحییٰ بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 177ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۷/۱۰۳)۔

1563- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيْسٰى اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْقَامِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَلَى الْخَمْسِيْنَ جُمُعَةٌ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

پچاس افراد پر جمعہ پڑھنا لازم ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن سلیمان بن عیسیٰ بن ہیثم، وقیل: ابن عیسیٰ بن سندی بن سیرین، ابومحمد وراق، معروف بالقامی، وثقہ خطیب فی تاریخہ۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹/۴۶۹)۔

○ ابراہیم بن حکم بن ابان عدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۶) (ت ۱۶۸)۔

○ حکم بن ابان عدنی، ابوعیسیٰ۔ عن طاوس وعکرمۃ۔ وثقہ ابن معین ونسائی، وقال احمد عجلی: علم حدیث کے ماہرین نے

انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 154ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۳۳۴/۲)۔

1564- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مسافر شخص پر جمعہ پڑھنا لازم نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن نافع کوفی، ابوجعفر ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۲) (ت ۳۶۸۴)۔

1565- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُنَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ اَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ الطَّعَامَ حَتّٰى نَزَلُوا بِالْبَقِيعِ فَالْتَفَتُوا اِلَيْهَا وَانْفَضُّوا اِلَيْهَا وَتَرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ مَعَهُ اِلَّا اَرْبَعُونَ رَجُلًا اَنَا مِنْهُمْ - قَالَ - وَاَنْزَلَ

١٥٦٤- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (٥/ ٨١٨): حدثنا احمد بن يحيى الحلواني' ثنا عبيد الله بن عمر القواريري' به- و قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن نافع الا ابنه عبد الله' تفرد به: ابو بكر الحنفي)- اه- وروي عن الحسن البصري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (ليس على المسافر جمعة)- اخرجه عبد الرزاق (٣/ ١٧٤) عن ابن عيينة' عن عمرو' عن الحسن' به- و هو مرسل من هذا الوجه-وحديث ابن عمر سكت عنه الحافظ في التلخيص (٢/ ١٣٠)- و قال في (بلوغ المرام -مع سبل الاسلام) (٤٣٨): (اخرجه الطبراني باسناد ضعيف)- اه-و ضعفه الالباني في (الارواء) (٣/ ٦١) بعبد الله بن نافع - و له شاهد من حديث ابي هريرة مرفوعاً: اخرجه الطبراني في الاوسط كما في مجمع البحرين رقم (٩٤٢) عن ابراهيم بن حماد ابن ابي حازم المديني' نا مالك بن انس عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة مرفوعاً' به- وقال الالباني: (و هو سند ضعيف: ابراهيم هذا ضعفه الدارقطني)- اه-

١٥٦٥- اخرجه البيهقي في سننه (٣/ ١٨٢)كتاب الجمعة' باب الانفضاض' من طريق المصنف- و قد خالف علي بن عاصم عليه جمع من الرواية' فروه عن حصين' فذكروا العدد (اثني عشر رجلاً) اخرجه عن حصين هكذا: عبد الله بن ادريس' و محمد بن فضيل' و زائدة بن قدامة و هشام' و جرير بن عبد الحميد' وسليمان بن كثير' و عبثر بن القاسم' و هو الصواب-اخرجه البخاري (٩٣٦) في الجمعة' باب اذا نفر الناس عن الامام في صلاة الجمعة' فصلاة الامام و من بقي جائزة' و (٢٠٥٨) في البيوع' باب قول الله تعالى: (و اذا راوا تجرة او لهوا انفضوا اليها)' و (٢٠٦٤)' و مسلم (٨٦٣) في الجمعة' باب في قوله تعالى: (و اذا راوا تجرة او لهوا انفضوا اليها و تركوك قائما)' و الترمذي (٣٣١١) في التفسير' باب و من سورة الجمعة' و ابن ابي شيبة (٢/ ١١٣)' و احمد (٣/ ٣٧٠)' و الطبري في التفسير (٢٨/ ١٠٥)' و البيهقي (٣/ ١٩٧)' و ابو يعلى (١٨٨٨)' و الواحدي في (اسباب النزول) ص (٢٨٦)' كلهم من طريق حصين عن سالم بن ابي الجعد عن جابر بن عبد الله' به- و من هذا الوجه ايضاً اخرجه النسائي في الجمعة (٥٦)' و ابن الجارود (٢٩٢)- و قال الترمذي: حسن صحيح - و اخرجه حصين ايضا عن ابي سفيان عن جابر' و في بعض الروايات: (عن ابي سفيان و سالم بن ابي الجعد)- و من هذا الوجه اخرجه البخاري (٤٨٩٩)' و مسلم (٨٦٣)' و الترمذي (٣٣١١)' و ابن خزيمة (١٨٥٤)' و الطبري (٢٨/ ١٠٤-١٠٥)' و ابن حبان (٦٨٧٦) (٦٨٧٧)' و ابو يعلى (١٩٧٩)' و الواحدي ص (٢٨٦)-وروي عن الحسن مرسلاً نحو هذا القصة بدون ذكر العدد' و ذكره قتادة عقب كلام الحسن (اثنا عشر رجلا و امراة)! هكذا اخرجه ابن بشكوال في (غوامض الاسماء المبهمة) (٨٥١)' و البيهقي في (الشعب) (٦/ ٢٧٤)- وروي عن مرة نحو اصل القصة بدون ذكر العدد: اخرجه ابن بشكوال ايضا (٨٥١)-

اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَإِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) . لَمْ يَقُلْ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا اَرْبَعِينَ رَجُلاً غَيْرُ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ حُصَيْنٍ وَخَالَفَهُ اَصْحَابُ حُصَيْنٍ فَقَالُوا لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران ایک قافلہ آیا جو اناج لے کر آیا تھا اور وہ قافلہ کھلے میدان میں ٹھہر گیا' لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کی طرف چلے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف چالیس افراد رہ گئے' جن میں' میں بھی شامل تھا' تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی:

''اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں قیام کی حالت میں چھوڑ گئے''۔

صرف علی بن عامر نامی راوی نے اس روایت میں چالیس افراد کی موجودگی کا تذکرہ کیا ہے' جبکہ دیگر راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ افراد رہ گئے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن عاصم بن صہیب واسطی، تیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ ویصر، ورمی بالتشیع، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 201ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۹۹)(ت۴۷۹۲)۔

1566- حَدَّثَنَا اَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ وَسَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَائِمٌ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ فَذَكَرَهُ وَقَالَ لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً مِنْهُمْ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ . الْحَدِيثَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے' اس دوران قافلہ آیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے' جس کے بعد یہ الفاظ ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ افراد باقی رہ گئے جن میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدعزیز بن جعفر بن بکر بن ابراہیم، ابوشیبۃ، یعرف بابن خوارزمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 326ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۴۵۴)۔

○ علی بن مسلم بن سعید طوسی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۰۵)(۴۸۳۳)۔

1567- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ یُوْسُفَ یَعْقُوْبُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ قَائِدَ اَبِیْ حِیْنَ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَاِذَا خَرَجْتُ بِهٖ اِلَی الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْاَذَانَ صَلّٰی عَلٰی اَبِیْ اُمَامَةَ وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ - قَالَ - فَمَكَثَ كَذٰلِكَ حِیْنًا لَا یَسْمَعُ الْاَذَانَ بِالْجُمُعَةِ اِلَّا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَةِ اَرَاَیْتَ اسْتِغْفَارَكَ لِاَبِیْ اُمَامَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ اَذَانَ الْجُمُعَةِ مَا هُوَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ هُوَ اَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِالْمَدِیْنَةِ فِیْ هَزْمٍ مِّنْ حَرَّةِ بَنِیْ بَیَاضَةَ یُقَالُ لَهٗ نَقِیْعُ الْخَضَمَاتِ قَالَ قُلْتُ وَكَمْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ۔

☆☆ محمد بن ابوامامہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے والد کو ساتھ لے کر جایا کرتا تھا' جب ان کی بینائی رخصت ہوگئی تھی' ایک مرتبہ میں انہیں لے کر جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے گیا' تو انہوں نے اذان کی آواز سننے کے بعد حضرت ابوامامہ کے لیے دعائے رحمت کی اور دعائے مغفرت کی اور پھر کچھ دیر اسی حالت میں رہے' وہ جب بھی جمعہ کی اذان سنا کرتے تھے' وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے' میں نے ان سے دریافت کیا: اے اباجان! آپ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے استغفار کرتے ہیں' اس کی وجہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے میرے بیٹے! وہ (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ) پہلے فرد ہیں جنہوں نے مدینہ میں بنوبیاضہ کے پتھریلے میدان کی پست زمین میں جمعہ کے آغاز کیا تھا' اس جگہ کا نام ''نقیع الخضمات'' ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا کہ اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: چالیس افراد تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ہارون بن عبداللہ بن حمید بن سلیمان بن میاح، ابوحامد حضرمی۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا۔ ان کے مزید

۱۵۶۷ اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۲۸۱): اخبرنا ابو عمرو عثمان بن احمد بن السماك ببغداد' ثنا علي بن ابراهيم الواسطي' ثنا وهب بن جرير' ثنا ابي' به- والحديث اخرجه ابو داود في سننه (۱/ ۲۸۰) كتاب الصلاة' باب الجمعة في السفر' الحديث (۱۰۶۹)- و من طريقه البيهقي في سننه (۳/ ۱۷۷) كتاب الجمعة' باب العدد الذين اذا كانوا في قرية و جبت عليهم الجمعة' من طريق ابن ادريس عن محمد بن اسحاق' به- و سياتي عند المصنف بعد الحديث التالي- و سياتي ايضاً بعد هذا من طريق يونس بن بكير عن ابن اسحاق' به- واخرجه ايضاً ابن ماجه (۱/ ۳۴۲) كتاب اقامة الصلاة' باب في فرض الجمعة' الحديث (۱۰۸۲)' و ابن حبان في صحيحه (۱۵/ ۴۷۹) رقم (۷۰۱۳)' و ابن خزيمة رقم (۱۷۲۴)' و المروزي في الجمعة (۱)' و ابن ابي شيبة (۱/ ۲۸۱)- و قال البيهقي في (السنن): (واخرجه جرير بن حازم' و محمد بن سلمة عن ابن اسحاق' قال: حدثني محمد بن ابي امامة: كما قال يونس بن بكير- و محمد بن اسحاق اذا ذكر سماعه في الرواية' و كان الراوي عنه ثقة استقام الاسناد' و هذا حديث حسن الاسناد صحيح- و قد روي فيه حديث آخر' لا يحتج بمثله)- اهـ- وقال في (الدلائل): (يحتمل الا يخالف هذا قول ابن شهاب' و كان مصعباً جمع بهم بمعونة اسعد بن زرارة' فاضافه كعب اليه- و الله اعلم)- وقد ساقه البيهقي في (المعرفة) (۶۲۱۱)' ثم قال عقبه (۶۲۱۵- ۶۲۱۹):

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اسلام (وفیات-۳۲۱) وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۳۵۸)۔

○ یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درھم، ابو یوسف بصری، مولی آل جریر بن حازم ازدی ولی قضاء وقدم بغداد و حدث بھا ان کا انتقال 246ھ میں ہوا۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ و ذکرہ ابن حبان فی (الثقات) ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۹/۲۰۴)، ثقات (۹/۲۸۶)، تاریخ بغداد (۱۴/۲۷۵-۲۷۶)۔

○ محمد بن ابی امامۃ اسعد بن سھل بن حنیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۲۷) (ت ۵۷۸۵)۔

1568- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد جبار عطاردی، ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۴)، وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۱/۲۵۲)۔

1569- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْهِ بِاِسْنَادِهِ وَقَالَ فِيْ هَزْمِ النَّبِيتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِيْ بَيَاضَةَ فِيْ نَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ وَالْبَاقِيْ مِثْلُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:
بنو بیاضہ کی پتھریلی زمین کے اس پست حصے میں جہاں نباتات اُگتے ہیں اور جس کا نام ''نقیع الخضمات'' ہے۔
باقی روایت سابقہ روایت کی مانند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن محمد بن مرداس بن عبد اللہ بن دینار، ابوجعفر، حدث عن حسن بن عرفۃ و ابی داود، روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ وثقہ خطیب فی تاریخ۔ انظر: تاریخ بغداد (۳/۴۲۶-۴۲۷)۔

۱۵۶۸- اخرجه الطبراني في الكبير (۱/۳۰۵) رقم (۹۰۰)، و في (۱۹/۹۱) رقم (۱۷۶)، و الحاكم في المستدرك (۲/۱۸۷)، و من طريقه البيهقي في سننه (۳/۱۷۶-۱۷۹) كتاب الجمعة، باب العدد الذين اذا كانوا في قرية و جبت عليهم الجمعة، و في الدلائل (۲/۴۴۱) من طريق يونس بن بكير عن ابن اسحاق، به-

3-باب الْجُمُعَةِ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ .

باب 3: جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان سنے

1570- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ بِمَدَى الصَّوْتِ . قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي حَيْثُ يَسْمَعُ الصَّوْتَ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو (مؤذن کی) آواز سنتا ہے۔

داؤد نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: حدیث کے الفاظ کا مطلب یہ ہے: وہ شخص (مؤذن) کی آواز سنتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن رشید- ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، خوارزمی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 209ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۰۵) (ت ۱۷۹۴)۔

1571- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّمَا الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان کی آواز سنتا ہے''۔

۱۵۷۰- عزاه الالباني في الارواء (۳/ ۵۹) الى الدارقطني و عنه ابن الجوزي و ابن اخي ميمي في الفوائد المنتقاة (۱/۹۱/ ۲) عن محمد بن الفضل بن عطية عن حجاج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده- و محمد بن الفضل: قال غير واحد: متروك و قال احمد: حديثه حديث اهل الكذب و لكن اخرجه الدارقطني في الذي بعده من رواية هشام بن خالد نا الوليد عن زهير بن محمد عن عمرو باسناده مرفوعاً- و من طريق الدارقطني اخرجه البيهقي (۳/ ۱۷۳)-وروي عن ابن المسيب انه قال: (تجب الجمعة على من سمع النداء)- اخرجه الشافعي في (الام) (۱/ ۱۹۲) باب : من تجب عليه الجمعة بسكنه و من طريقه البيهقي في (الكبرى) (۳/ ۱۷۵) و في (المعرفة) (۶۲۸۹) قال الشافعي: اخبرنا ابراهيم بن محمد حدثني عبد الله ابن يزيد عن سعيد بن المسيب به-لكن اخرجه ابن ابي شيبة (۲/ ۲۲۲) عن ابي خالد الاحمر عن عبد الله بن يزيد عن ابن المسيب به: فزالت العلة- و اخرجه عبد الرزاق (۵۱۵۶) عن رجل من اسلم عن عثمان بن محمد: انه ارسل الى ابن المسيب يسأله: على من تجب عليه الجمعة؟ قال: على من سمع النداء- و سئل الزهري عن المسافر ينزل بقرية يوم الجمعة؟ فقال: (اذا سمع الاذان فليشهد الجمعة)- اخرجه عبد الرزاق (۵۲۰۵) عن معمر عن الزهري به-

۱۵۷۱ اخرجه البيهقي في سننه (۳/ ۱۷۳) كتاب الجمعة باب وجوب الجمعة على من كان خارج المصر في موضع يبلغه النداء و قد تقدم في الذي قبله-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن خالد بن زید بن مروان ازرق، ابومروان دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۳۴۱) ص (۱۰۲۱)۔

○ زہیر بن محمد تمیمی، ابومنذر خراسانی، سکن شام ثم حجاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 162ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۴۲) ت (۲۰۶۰)۔

1572 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا قَبِیصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَیْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰی مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ ۔ قَالَ لَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ هُوَ الطَّائِفِیُّ ثِقَةٌ وَّهٰذِهٖ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ الطَّائِفِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
جمعہ اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو جمعہ کی اذان سنتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد بن فارس بن ذویب ذہلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ حافظ جلیل، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۴۲۷)۔

○ محمد بن سعید طائفی، ابوسعید موذن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۴۸) (ت ۵۹۵۳)۔

○ ابوسلمۃ بن نبیہ- بنون موحدۃ، مصغر- مدنی، مجہول، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۱۵۵) (ت ۸۲۰۴)۔

۱۵۷۲- اخرجه ابو داود (۱۰۵٦) کتاب الصلاة، باب من تجب علیه الجمعة، و البیهقی (۳/ ۱۷۳) کتاب الجمعة، باب وجوب الجمعة لمن یبلغه النداء، و الخطیب فی (الموضح) (۱/ ۱۲)، و ابو نعیم فی (الحلیة) (۷/ ۱۰۶)، و المروزی فی (الجمعة) (۸٦)، کلهم من روایة قبیصة بن عقبة، عن سفیان، عن محمد بن سعید، عن ابی سلمة بن نبیه، عن عبد الله بن هارون، عن عبد الله بن عمرو، عن النبی صلی الله علیه وسلم به- و قال ابو داود: (روی هذا الحدیث جماعة، عن سفیان، مقصوراً علی عبد الله بن عمرو، و لم یرفعوه، و انما اسنده قبیصة)- اه- قال البیهقی: (و قبیصة بن عقبة من الثقات- و محمد بن سعید هذا: هو الطائفی، ثقة- و له شاهد من حدیث عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده)- اه-

○ عبداللہ بن ہارون و ابن ابی ہارون، حجازی، مجہول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۹۸)۔

1573- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ التَّاذِينُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم یہاں لفظ ''تاذین'' استعمال ہوا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمید بن ربیع بن حمید بن مالک بن سحیم، ابوحسن اللخمی خزاز کوفی۔ عن ھشیم و ابن عیینۃ۔ وعنہ محاملی و محمد بن مخلد۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: تکلموا فیہ بلا حجۃ۔ قال نسائی: لیس بشیء۔ واحسن قول فیہ احمد بن حنبل۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۳۸۵/۲)۔

4- باب الْجُمُعَةِ عَلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ.

باب 4: بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے

1574- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللهِ الدَّوْسِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ قَرْيَةٍ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا إِلَّا أَرْبَعَةٌ . يَعْنِي بِالْقُرَى الْمَدَائِنَ . لَا يَصِحُّ هَذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ سیّدہ اُم عبداللہ دوسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
ہر بستی میں رہنے والوں پر جمعہ لازم ہوتا ہے' اگرچہ اس بستی میں صرف چار افراد رہ جائیں۔
یہاں پر بستی سے مراد شہر ہے اور یہ بات زہری سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن وھب بن سعید بن عطیۃ دمشقی، و قیل بحذف (سعید)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر

۱۵۷٤- اخرجه البيهقي (۱۷۹/۳) كتاب الجمعة' باب العدد الذين اذا كانوا في قرية وجبت عليهم الجمعة من طريق المصنف- و الحديث اخرجه ابن عدي في الكامل (۲۰٤/۲): اخبرنا ابن مسلم' حدثنا محمد بن مصفى' حدثنا بقية' حدثنا معاوية بن يحيى ثنا معاوية بن سعيد التجيبي عن الحكم بن عبد الله بن سعد عن الزهري عن ام عبد الله الدوسية- و من طريق ابن عدي اخرجه البيهقي (۱۷۹/۳) وقال: (الحكم بن عبد الله متروك- و معاوية بن يحيى ضعيف- ولا يصح هذا عن الزهري- و قد روي في هذا الباب حديث في الخمسين' لا يصح اسناده- و يذكر عن الزهري: ان مصعب بن عمير حين بعثه النبي صلى الله عليه وسلم الى المدينة جمع بهم' و هم اثنا عشر رجلا)- اه- و الحديث اخرجه الدارقطني' وضعفه من طريق الوليد بن محمد عن الزهري' به- و سياتي في الحديث التالي- و نقل الزيلعي في نصب الراية (۱۹۷/۲) عن عبد الحق' قال في (احكامه): لا يصح في عدد الجمعة شيء-

عسقلانی ص(۹۰۵)(ت ۶۴۱۷)۔

○ معاویۃ بن یحییٰ طرابلسی، ابومطیع علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ قال ابن معین وابو حاتم و غیرھما: طرابلسی اقوی من صدفی۔ وعکس دارقطنی، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص(۹۵۷)(ت ۶۸۲۱)۔

○ معاویۃ بن سعید بن شریح تجیبی - (اور ایک قول کے مطابق): معاویۃ بن یزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص(۹۵۴)(ت ۶۸۰۵)۔

1575 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُنَيْسٍ الْكَلَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ حَدَّثَتْنِي اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّوْسِيَّةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ قَرْيَةٍ فِيْهَا اِمَامٌ وَّاِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا اِلَّا اَرْبَعَةً . اَلْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْمُوَقَّرِيُّ مَتْرُوْكٌ وَلَايَصِحُّ هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ سیدہ اُم عبداللہ دوسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

ہر اس بستی والوں پر جمعہ پڑھنا لازم ہے جس میں امام موجود ہو اگرچہ اس بستی میں صرف چار افراد موجود ہوں۔

اس روایت میں ایک راوی ولید بن محمد متروک ہے اور یہ روایت زہری سے مستند طور پر منقول نہیں ہے اسے نقل کرنے والے تمام راوی متروک ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن محمد بن عطاء دمیاطی بلقاوی مقدسی واعظ، ابوطاھر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۵۵۹/۶)۔

○ ولید بن محمد مرقری، ابوبشر بلقاوی، مولی بنی امیۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۵۰۳) ص(۱۰۴۱)۔

1576 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّوْسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اَلْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى اَهْلِ كُلِّ قَرْيَةٍ وَّاِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا اِلَّا ثَلَاثَةً رَابِعُهُمْ اِمَامُهُمْ . اَلزُّهْرِيُّ لَا يَصِحُّ سَمَاعُهُ مِنَ الدَّوْسِيَّةِ وَالْحَكَمُ هٰذَا مَتْرُوْكٌ .

۱۵۷۶- اخرجه ابن عدي في الكامل (۲/۲۰۴) و من طريقه البيهقي (۳/۱۷۹)-

☆☆ سیّدہ اُم عبداللہ دوسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
ہر بستی کے رہنے والوں پر جمعہ پڑھنا لازم ہے اگرچہ وہاں صرف تین افراد رہ جائیں اور چوتھا ان کا امام ہو۔
زہری کا سیّدہ دوسیہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع مستند طور پر ثابت نہیں ہے اور اس روایت کا راوی حکم متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ رمی بالتشیع، ولینہ بعضھم؛ لکونہ حدث من غیر اصلہ، روی لہ ابن ماجہ، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۶۵۵)۔ وفی (ط): محمد بن عثمان۔

○ عمرو بن ربیع بن طارق کوفی ھلالی، ابوحفص، نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا۔ انظر ترجمتہ فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۵۰۶۵)، وتہذیب الکمال (۲۲/۲۳-۲۴)، وجرح، تعدیل (۶/۲۳۳)۔

○ مسلمۃ بن علی خشنی - ابوسعید دمشقی، بلاطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۴۳) (ت ۶۷۰۶)۔

5-باب فِيمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً اَوْ لَمْ يُدْرِكْهَا.

باب 5: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پاتا ہے یا جو شخص جمعہ نہیں پاتا

1577- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ عُمَرَ

۱۵۷۷- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/ ٤٦٥) رقم (۷۹۷) و في التحقيق (۱/ ۵۰۷) من طريق الدارقطني' به- و قال ابن الجوزي: قال يحيى: عبد الرزاق ليس بشيء' كذاب- و قال ابو حاتم الرازي: لا يكتب حديثه)- اهـ- والحديث اخرجه النسائي (۲/ ۱۱۲) من طريق سفيان عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة' به- و اخرجه ابن ماجه رقم (۱۱۲۱) من طريق عمر بن حبيب عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن ابي سلمة' و سعيد بن المسيب عن ابي هريرة' به مرفوعاً- و عمر بن حبيب ضعيف؛ كما في التقريب (٤٩۰۸)- لكن طريق النسائي سنده صحيح' رجاله ثقات' و ذكر (الجمعة) فيه خطأ' كما سياتي- اعد الدارقطني حديث ابي هريرة هذا من وجوه عن الزهري باسناده الى ابي هريرة' بهذا اللفظ' ولا يصح منها شيء- فاخرجه عن عبد الرزاق بن عمر الدمشقي' و الحجاج' و ياسين بن معاذ' و اسامة بن زيد' و عمر بن قيس' و غيرهم- و سياتي تخريجها جميعاً- و قد خالفهم جماعة من اكابر اصحاب الزهري فرووه عنه باسناده الى ابي هريرة مرفوعاً' بلفظ: (من ادرك ركعة من الصلاة' فقد ادرك الصلاة)- وروي عن ابي هريرة كذلك ايضاً من غير طريق الزهري من غير وجه- و قد اورده الدارقطني في آخر الباب باسناد آخر عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة' و لا يصح ايضاً' كما سياتي هناك- و حديث ابي هريرة مرفوعاً: (من ادرك من الصلاة ركعة' فقد ادرك الصلاة) ورد من وجوه كالتالي: اخرجه مالك (۱/ ۱۰) في وقوت الصلاة' باب من ادرك ركعة من الصلاة' عن ابن شهاب عن ابي سلمة عن ابي هريرة مرفوعاً: (من ادرك ركعة من الصلاة' فقد ادرك الصلاة)- اهـ- و من طريق مالك اخرجه الشافعي في مسنده (۱/ ۵۱) ' و في الام (۱/ ۲۰۵) ' باب من ادرك ركعة من الجمعة' و البخاري (۵۸۰) في المواقيت' باب من ادرك من الصلاة ركعة' و مسلم (۶۰۷) في المساجد' باب من ادرك ركعة فقد ادرك الصلاة' و ابو داود (۱۱۲۱) في الصلاة' باب من ادرك من الجمعة ركعة' و النسائي (۱/ ۲۷٤) في المواقيت' باب من ادرك ركعة من الصلاة' و الطحاوي في (مشكل الآثار) (۲/ ۱۰۵) ' و في (المعاني) (۱/ ۱۵۱) ' و البغوي في (شرح السنة) (۴۰۰) ' و ابن حبان (۱٤۸۲)

الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ اِلَيْهَا اُخْرٰى .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص جمعے کی ایک رکعت پاتا ہے' وہ اس کے ساتھ دوسری شامل کرلے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حکم بن موسیٰ بن ابی زہیر بغدادی، ابوصالہ قنطری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 232ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۲۶۴) (ت ۱۴۷۰)، ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۲/ ۳۴۷)۔

1578- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو شخص جمعے کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرلے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدقدوس بن بکر بن خنیس کوفی، کنیت ابوجہم۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: لا باس بحدیثہ۔ وذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۶/ت ۲۹۸)، وثقات (۸/ ۴۱۹)، و''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/ ۵۱۵)۔

1579- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا اَسِيدُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا يَاسِيْنُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلَّى اِلَيْهَا اُخْرٰى فَاِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلَّى الظُّهْرَ اَرْبَعًا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرلے اور اگر وہ لوگوں کو جمعے کی نماز کے دوران جلسے کی

۱۵۷۸- اخرجه ابو يعلى في مسنده (۳۶/۵) رقم (۲۶۲۵) من طريق الحجاج به- في اسناده الحجاج بن ارطاة: قال الحافظ في (التقريب (ت ۱۱۲۷): صدوق كثير الخطا و التدليس- و قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۹۵/۲): (فيه الحجاج بن ارطاة و فيه كلام)-

۱۵۷۹- في اسناده (ياسين بن معاذ الزيات): قال ابن معين: ليس حديثه بشيء- و قال البخاري: منكر الحديث- و قال النسائي و ابن الجنيد: متروك- انظر: ترجمته في الميزان (۷/ ۱۵۴-۱۵۵)- و انظر: تخريج الحديث قبل السابق-

حالت میں پائے تو چار رکعت ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن مسقلة، ابوعلی تیمی۔ سمع زبیر بن بکار واحمد بن یحییٰ سوسی۔ وعنہ ودابی نعیم وطبرانی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اصبھان (۱۶۴/۱)، وذکرہ ذھبی فی تاریخہ فی وفیات 306ھ وفی (ط): احمد بن محمد بن مسعدة۔

○ اسید بن عاصم، ابوحسین اصبھانی، حافظ محدث امام، صنف مسندا، وقال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ رضی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۳۱۸/۲)، وطبقات محدثین باصبھان (۳۰٦/۲)، واخبار اصبھان (۲۷۲/۱)۔

○ بکر بن بکار قیسی، ابوعمرو بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ نسائی اثرا اواحدا فی اثناء صلاۃ روایۃ ابن احمر، ولم یذکرہ مزی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۴۴)۔

1580- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ زُغْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص جمعے کی ایک رکعت پائے' وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن محمد بن احمد بن حسن، ابوحسن واعظ، ومعروف بالمصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 338ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷۵/۱۲، ۷٦)، ومنتظم (۳٦۵/٦)، وسیر اعلام النبلاء (۳۸۱/۱۵)، وعبر (۲۴۷/۲)۔

○ احمد بن حماد بن مسلم، ابوجعفر مصری لقبہ زغبۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 296ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۸) (ت ۲۸)۔

○ یحییٰ بن ایوب غافقی- ابوعباس مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 198ھ میں ہوا۔

۱۵۸۰ اخرجه الحاكم في المستدرك (۲۹۱/۱) من طريق الفضل بن محمد الشعراني' ثنا سعيد بن ابي مريم' به- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في سننه (۲۰۳/۳)- و صححه الحاكم على شرط الشيخين- و في اسناده اسامة بن زيد الليثي؛ قال الحافظ في التقريب (ت ۳۱۹): صدوق يهم-

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۴۹) (ت ۷۵۶۱)۔

1581- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَّاَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص جمعے کی نماز کی ایک رکعت پائے' وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن ابی حزم- قطعی- بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۹۰۶) (ت ۶۴۲۲)۔

○ محمد بن بکر بن عثمان برسانی- ابوعثمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ قد روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۲۹) (ت ۵۷۹۷)۔

1582- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَنْجِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَا اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى فَاِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلَّى اَرْبَعًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے' وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کر لے اور اگر وہ لوگوں کو جلسے کی حالت میں پائے تو پھر چار رکعت ادا کرے۔

۱۵۸۱- في اسناده عمر بن قيس المكي' المعروف ب (سندل) تركه احمد و النسائي و الدارقطني- و قال يحيى: ليس بثقة- و قال البخاري: منكر الحديث- و قال احمد ايضاً: احاديثه بواطيل- و ترجمته في الميزان (۵/ ۲۶۳- بتحقيقنا)-

۱۵۸۲- اخرجه البيهقي في سننه (۳/ ۲۰۳) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الحاكم (۱/ ۲۹۱) من طريق حماد بن زيد عن مالك و صالح بن ابي الاخضر' به- (و صححه الحاكم على شرط الشيخين)- قال الالباني في الارواء (۳/ ۸۵): (وفيه عندهم يحيى بن المتوكل الباهلي' وهو صدوق يخطئ: كما في التقريب- و صالح بن ابي الاخضر ضعيف' يعتبر به' و مع ذلك فقد صححه الحاكم ووافقه الذهبي)- اه- قلت: ليس فيه عند الحاكم يحيى بن المتوكل' انما اخرجه من طريق حماد بن زيد عن مالك و صالح بن ابي الاخضر- و ايضاً قد تابع مالك صالحًا عليه- كما ترى- و هي متابعة قوية: فمالك- رحمه الله- امام حافظ ثقة-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن محمد بن حسین بن زنجی بن ابراہیم، ابوعبداللہ دباغ، (اور ایک قول کے مطابق) صواف۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۹۷)۔

○ حسین بن ابی زید، ابوعلی دباغ، واسم ابی زید منصور، انظر ترجمۃ فی تاریخ بغداد (۸/۱۱۰-۱۱۱)، والمنتظم (۱۲/۷۷)۔

○ یحییٰ بن متوکل باھلی بصری، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت۷۶۸۴)۔

1583 - حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَاسِينِ الزَّيَّاتِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ اَوْ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا . اَوْ قَالَ الظُّهْرَ اَوْ قَالَ الْاُوْلٰى.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے اور جس کی دو رکعت فوت ہو جائیں تو وہ چار رکعت (ظہر) ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ظہر کے چار رکعت ادا کرے (یہ الفاظ ہیں)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن اسحاق بن محمد بن مالک ہمدانی - بالسکون - ابوقاسم کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۱۳) (ت۷۲۷۰)۔

1584 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُوْنُسَ الْقَصَّارُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْجُمُعَةَ وَاِذَا اَدْرَكَ رَكْعَةً فَلْيَرْكَعْ اِلَيْهَا اُخْرٰى فَاِنْ لَمْ يُدْرِكْ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ . قَالَ الشَّيْخُ يَاسِينُ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

۱۵۸۳- اخرجه ابن عدي في الكامل (۷/ ۱۸٤) من طريقين عن ياسين' حدثني الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة به- و سال عنه ابن ابي حاتم اباه؛ كما في العلل (۱/ ۲۰۳) رقم (۵۸٤) فقال: (اما حديث سعيد عن ابي هريرة؛ فمتنه: (من ادرك من الصلاة ركعة؛ فقد ادركها)- و هذا حديث لا اصل له- اه- قلت: ياسين ضعيف- قال ابن حبان في المجروحين (۲/ ۱٤۲): (كان ممن يروي الموضوعات عن الثقات؛ و ينفرد بالمعضلات عن الاثبات؛ لا يجوز الاحتجاج به بحال)- اه-

جب کوئی شخص جمعہ کی دو رکعت پالے تو اس نے جمعے کی نماز کو پالیا جب کوئی شخص ایک رکعت پائے تو وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرے اور اگر کوئی شخص ایک رکعت بھی نہ پائے تو پھر وہ چار رکعت (ظہر) کی نماز ادا کرے۔

شیخ نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کا راوی یاسین ضعیف ہے' ان دونوں روایات کے الفاظ برابر ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہاشم بن یونس عصار مصری۔ (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱۹۹/۴)، وتوضیح مشتبہ (۲۸۳/۲)، واکمال (۳۸۸/۲)۔ وفی (ط): ہاشم بن یونس قصار۔

○ محمد بن سہل بن فضیل کاتب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۱۶/۵)۔

○ علی بن داؤد بن یزید قنطری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ قالہ حافظ فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی۔ روی عنہ ابن ماجہ۔ انظر: تقریب التہذیب ت (۴۷۶۴)، وانظر تہذیب الکمال (۹۶۶/۲)۔

○ عبداللہ بن صالح بن محمد بن مسلم جہنی، ابوصالح مصری، کاتب لیث، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 222ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۱۵)، وانظر: تہذیب الکمال (۹۸/۱۵)۔

1585 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بَحْرٍ الْبَيْرُوذِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْخَصَّافُ الرَّقِّيُّ - وَاسْمُهُ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ الرُّكُوْعَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُضِفْ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرُّكُوْعَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ فَلْيُصَلِّ الظُّهْرَ اَرْبَعًا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جمعہ کے دن دوسری رکعت کا رکوع پالے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ادا کر لے اور جو شخص دوسری رکعت کا رکوع بھی نہ پائے تو وہ ظہر کی چار رکعت ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ **احمد بن محمد بن احمد بن سلم، ابوحسن مخرمی کاتب، ولی عباس بن محمد ہاشمی، ان کا انتقال 327ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶۲/۴)، وفی (ط): احمد بن محمد بن سالم۔**

۱۵۸۵- في اسناده سليمان بن ابي داود المعروف ب(بومة)؛ ضعفه ابو حاتم - و قال البخاري: منكر الحديث- و قال ابن حبان: لا يحتج به- و انظر: ترجمته في الميزان (۲۹۳/۲) و المجروحين لابن حبان (۳۳۱/۱)- وقال الحافظ في التلخيص (۸۵/۲): سليمان متروك -

○ حسین بن بحر بن یزید، ابوعبداللہ، من نواحی اهواز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ جمیل۔ ان کا انتقال 366ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۸/۲۳)۔

○ علی بن بحر بن بری۔ بغدادی، فارسی اصل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا۔ تقریب التہذیب ص (۹۶۰) رقم (۴۷۲۵)۔

1586- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِذَا اَدْرَكْتَ الرَّكْعَةَ الْاٰخِرَةَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَصَلِّ اِلَيْهَا رَكْعَةً وَّاِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ الْاٰخِرَةُ فَصَلِّ الظُّهْرَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جب تم جمعے کے دن کی دوسری رکعت کو پالو تو اس کے ساتھ ایک اور ادا کرلو اور اگر دوسری رکعت بھی فوت ہو جائے تو پھر ظہر کی چار رکعت ادا کرلو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسین بن احمد بن فروخ، ابوحسین حرانی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لم یکن قویا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۳۸۲-۳۸۳)۔

○ سلیمان بن عبداللہ بن محمد بن سلیمان بن ابی داود حرانی، ابوایوب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ نسائی۔ تقریب التہذیب رقم (۲۵۹۵)۔

1587- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ حَكِيْمٍ اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ جَالِسًا قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ . لَمْ يَرْوِهِ هٰكَذَا غَيْرُ نُوْحِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص امام کو جلسے کی حالت میں پائے اس نے سلام نہ پھیرا ہو تو اس نے اس نماز کو پالیا۔

اس روایت کو نوح بن ابومریم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور یہ روایت حدیث میں ضعیف ہے اور متروک ہے۔

۱۵۸۷- في اسناده (نوح بن ابي مريم)- له ترجمة في الميزان (۷/۵۵-۵۶) -وقال الحافظ في التقريب (ت ۷۲۵۹): (يعرف بالجامع؛ لجمعه العلوم؛ لكن كذبوه في الحديث- و قال ابن المبارك كان يضع)- اھ- و الحديث سئل عنه الدارقطني في العلل (۷/۲۷۵): فقال: (يرويه نوح بن ابي مريم عن الزهري عن سعيد عن ابي هريرة؛ حدث به عنه شداد بن حكيم و مقاتل بن ابراهيم- و من ذكر في هذا ابن جريج فقد وهم)- اھ-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن فضل بلخی انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ رحال، جوال، انہیں ''ثبت'' شمار کیا گیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۴۷-۴۸)، ومنتظم (۶/۲۸۰)، وسیر اعلام النبلاء (۱۵/۶۹-۷۰)، وتذکرہ حفاظ (۳/۸۱)۔

○ عبدصمد بن فضل۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۳۵۵)۔

○ شداد بن حکیم بلخی، ابوعثمان۔ روی عن ابن مبارک وعبدوھاب بن مجاھد۔ روی عنہ محمد بن عصمة بلخی۔ جرح وتعدیل (۴/۳۳۲)۔

1588- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالاَ اَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا فَلْيُضِفْ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ . وَقَالَ عَمْرٌو وَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ . قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ يُوْنُسَ اِلَّا بَقِيَّةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص جمعہ کی نماز یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پا لے تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت شامل کر لے تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس شخص نے نماز کو پالیا۔

ابوبکر بن ابوداؤد نے یہ بات نقل کی ہے ان الفاظ کو یونس کے حوالے سے بقیہ نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مصفی بن بھلول قرشی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۸)، تہذیب الکمال (۲۶/۴۶۵)۔

○ عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر قرشی، ابوحفص حمصی، مولی بنی امیۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں 'صدوق' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۷۴)، وتہذیب الکمال (۲۲/۱۴۴)۔

۱۵۸۸- اخرجه النسائي (۱/ ۲۷٤) كتاب المواقيت: باب من ادرك ركعة من الصلاة- و ابن ماجه (۱/ ۳۵٦) كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب ما جاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة: الحديث (۱۱۲۳) من طريق بقية بن الوليد: قال: حدثنا يونس بن يزيد: به- و سال ابن ابي حاتم عن هذا الحديث اباه في العلل(۱/ ۲۱۰): فقال: هذا خطا انما هو الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة مرفوعا- قال الحافظ في التلخيص (۲/ ۸٦): (ان سلم من وهم بقية ففيه تدليس التسوية: لانه عنعن لشيخه)- اه- قلت: صرح بالتحديث عند النسائي- و بعيد جدًا ان يكون قد اسقط اثنا بين الزهري و سالم- قلت : و الحديث اخرجه النسائي في الكبرى (۱/ ٤٨۱) كتاب مواقيت الصلاة: باب من ادرك ركعة من الصلاة: الحديث (۱٥٤۰) من طريق سليمان بن بلال عن يونس عن ابن شهاب عن سالم مرسلا- و اخرجه ايضاً ابن حبان في المجروحين (۱/ ۱۰۹) من حديث ابراهيم بن عطية الثقفي عن يحيى بن سعيد عن الزهري: به- قال الحافظ في (التلخيص(۲/ ۸٦): و ابراهيم منكر الحديث جدًا- و كان هشيم يدلس عنه اخبارًا لا اصل لها- و حباني من طريق يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر قريباً-

○ یونس بن یزید بن ابی نجاد، ایلی - ابویزید مولی آل ابی سفیان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ ساتویں طبقے کے اکابر اہلِ علم میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (٣٨٦/٢)۔

1589- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ الْبَرَّاءُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ اِلَيْهَا اُخْرٰى .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی شامل کرلے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن سرح - ابوطاہر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ مسلم و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (٢٣/١)۔

○ اسحاق بن فرات بن جعد، تجیبی، ابونعیم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ فقیہ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (٦٠/١)۔

○ یحیٰ بن راشد مازنی، ابوسعید بصری براء - قال حافظ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ روی لہ ابن ماجہ۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (٣٤٧/٢)۔

1590- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعِيْشُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ

١٥٨٩- اخرجه ابن عدي في الكامل (٢١١/٢): ثنا محمد بن عمر بن يوسف الاندلسي بمصر و محمد بن زبان بن حبيب قالا: ثنا ابو الطاهر بن السرح به- قال الحافظ في التلخيص (٨٥/٢): (فيه يحيى بن راشد البراء و هو ضعيف)- اه-

١٥٩٠- اخرجه الطبراني في الاوسط (٤١٨٨) من رواية ابراهيم بن سليمان الدباس ثنا عبد العزيز بن مسلم به- وقال: (لم يرو هذا الحديث عن يحيى بن سعيد الا عبد العزيز تفرد به ابراهيم)- اه- و قال الهيثمي في مجمع الزوائد (١٩٥/٢): فيه ابراهيم بن سليمان الدباس: ذكره ابن ابي حاتم و لم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا و ذكره ابن حبان في الثقات)- اه-قلت: لم يتفرد به ابراهيم بل اخرجه غيره عن عبد العزيز: كما عند الدارقطني هنا- و من ثم و هم ابن حجر في زعمه بتفرد ابراهيم بن سليمان به عن عبد العزيز- و لم يتفرد به عبد العزيز عن يحيى بل تابعه ابن نمير عن يحيى؛ كما عند الدارقطني هنا- و من ثم و هم ابن حجر الطبراني في زعمه بتفرد عبد العزيز به ايضا: كما في (تلخيص الحبير) (٤٢/٢)-و الحديث اخرجه عبد الرزاق (٥٤٧٠) عن معمر عن خصيف الجزري عن سعيد بن جبير عن ابن عمر قال: (اذا ادرك الرجل يوم الجمعة ركعة صلى اليها ركعة اخرى)- اه- هكذا موقوفاً-وقد اخرجه ابن ابي شيبة من وجه آخر عن ابن عمر موقوفاً عليه (٢٤٨/٢) عن هشيم عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر- و اخرجه عبد الرزاق (٥٤٧١- ٥٤٧٣) من وجوه عن ابن عمر موقوفاً عليه-وله شاهد من قول ابن مسعود موقوفاً عليه ايضاً: اخرجه عبد الرزاق (٥٤٧٧) (٥٤٧٩) و البيهقي في (المعرفة ٦٤٥٤)- قال الشافعي في (الام) (٢٠٦/١) باب من ادرك ركعة من الجمعة: (وبهذا نقول لانه موافق معنى ما روينا عن النبي صلى الله عليه وسلم)- اه-

اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَلْیُضِفْ اِلَیْهَا اُخْرٰی . وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْیُصَلِّ اِلَیْهَا اُخْرٰی .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص جمعہ کے دن (جمعے کی نماز) میں ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا اور وہ اس رکعت کے ساتھ دوسری شامل کرلے۔

ابن نمیر نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرلے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یعیش بن جہم ابوحسن حدیثی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ جرح وتعدیل (۳۱۰/۹) ومیزان (۲۸۷/۷)۔

○ محمد بن صالح بن عبدالرحمٰن بغدادی، ابوبکر انماطی صوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۰۰)۔

○ عیسیٰ بن ابراہیم بن سیار۔ (اور ایک قول کے مطابق) ابن دینار۔ شعیری۔ برکی۔ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۳۱۹)۔

○ عبدعزیز بن مسلم قسملی۔ ابوزید، مروزی ثم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عابد، ربما وھم، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرج لہ بخاری ومسلم ونسائی وابوداؤد وترمذی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۲/۱)۔

1591- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْیُصَلِّ اِلَیْهَا اُخْرٰی .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

۱۵۹۱- عبید الله بن تمام: ضعفه الدارقطني وغيره، و مع ذلك: فقد سبق الحديث عن ابي هريرة من وجوه مطلقاً ليس فيه التقييد بالجمعة- وقد خولف عبيد الله بن تمام في اسناده ايضاً، فاخرجه شعبة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة مرفوعاً لم يذكر فيه الجمعة- و شعبة مقدم على عبيد الله، و رواية شعبة عند ابن خزيمة (۹۸۵)، و الطحاوي في (شرح المعاني) (۱/ ۱۵۰)-

جب تم میں سے کوئی ایک شخص جمعے کی ایک رکعت کو پالے تو اس کے ساتھ دوسری بھی ادا کرلے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معمر بن سھل، ذکرہ ابن حبان فی ثقات (۹/۱۹۶)

○ عبیداللہ بن تمام، ابوعاص، ـ عن یونس بن عبید، وسلیمان تیمی ـ ضعفہ دارقطنی وابوحاتم، وابوزرعۃ وغیرھم ـ وھو من اھل واسط ـ روی عنہ معمر بن سھل اھوازی وغیرہ۔ ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۵/۵) (ت ۵۳۵۳)۔

6- باب فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

باب 6: جب کوئی شخص آئے امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت دو رکعت ادا کرنا

1592- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ يَعْنِي أَبَا سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَلَسَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے' وہ صاحب نماز ادا کرنے سے پہلے ہی بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ دو رکعت ادا کریں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرۂ مبارک لوگوں کی طرف پھیرا اور ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص جمعے کی نماز کے لیے آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ دو رکعت ادا کرلے اور انہیں مختصر ادا کرے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حکیم مقوم- ابوسعید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداود والنسائی وابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۴۵)۔

○ ابو بحر بکراوی، اسمہ عبدالرحمٰن بن عثمان ـ روی عن حسین معلم ـ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ ابوداود و ابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۹۰)۔

۱۵۹۲- اخرجه ابو داود (۱۱۱۷) في الصلاة: باب اذا جاء الرجل و الامام يخطب، و احمد (۳/۲۹۷)، و الطبراني في الكبير (۷/۱۶۲) من رواية ابن ابي عروبة عن الوليد ابي بشر' به-

○ ولید بن مسلم بن شہاب عنبری ابوبشر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ مسلم وابوداود ونسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۵۰۵)۔

1593- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِیُّ وَالنَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ النَّاسَ فَجَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ لِيَجْلِسْ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے' وہ بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص جمعہ کے دن آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو وہ شخص دو مختصر رکعت ادا کر لے اور پھر بیٹھے۔

1594- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّیُّ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِیُّ وَعَبَّاسٌ التَّرْقُفِیُّ قَالُوْا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِیُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِیُّ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْكٍ الْغَطَفَانِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو وہ شخص دو مختصر رکعت ادا کرے اور انہیں جلدی ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد ملک بن زنجویہ، ابوبکر غزال، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ واخرجہ لہ اصحاب سنن۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۶/۲)۔

○ عبداللہ بن محمد بن عمرو غزی ابوعباس۔ روی عن فریابی واسد بن موسیٰ آدم بن ابی ایاس۔ علم حدیث کے ماہرین نے

۱۵۹۳- اخرجه مسلم (۸۷۵) في الجمعة، باب التحية و الامام يخطب، و احمد (۳/ ۳۱۶-۳۱۷، ۳۸۹)، و الطحاوي في شرح المعاني (۱/ ۳۶۵)، و البيهقي (۳/ ۱۹٤)، و عبد الرزاق (۵۵۱٤)، و ابن حبان (۲۵۰۰-۲۵۰۲)، و ابن خزيمة (۱۸۳۵)، و الطبراني في الكبير (۷/ ۱۶۱)، و البغوي (٤/ ۲٦٤)، و ابو يعلى (٤/ ۱۳٤) من طرق عن الاعمش، به-

۱۵۹٤- اخرجه احمد في المسند (۳/ ۳۸۹): حدثنا عبد الرزاق، قال: اخبرنا سفيان عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر عن السليك الغطفاني به- و الحديث ذكره الهيثمي في المجمع (۲/ ۱۸۷)، و قال: (اخرجه احمد و الطبراني في الكبير و رجاله الصحيح)- اهـ-

انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ جرح وتعدیل (۱۶۳/۵)۔

○ عباس بن عبداللہ ترقفی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ ابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۱)۔

○ حسن بن یحییٰ بن جعد عبدی، ابوعلی بن ابی ربیع جرجانی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی عنہ ابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۲/۱) رقم (۳۲۵)۔

1595- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالاِمَامُ يَخْطُبُ اَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو''۔

راوی کا یہ شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں 'امام آچکا ہو' تو وہ شخص دو رکعت ادا کرلے۔

1596- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ قَالاَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ . قُلْتُ لِعَمْرٍو اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ

۱۵۹۵- اخرجه البخاري (۹۳۰) في الجمعة، باب اذا راى الامام رجلاً جاء و هو يخطب، امره ان يصلي، و (۹۳۱) (۱۱۷۰)، و مسلم (۸۷۵)، و ابو داود (۱۱۱۵)، و الترمذي (۵۱۰) في الصلاة، باب ما جاء في الركعتين اذا جاء الرجل و الامام يخطب، و النسائي (۱۰۳/۳) في الجمعة، باب الصلاة يوم الجمعة لمن جاء و الامام يخطب، و ابن ماجه (۱۱۱۲) في اقامة الصلاة، باب ما جاء فيمن دخل المسجد و الامام يخطب، و ابن خزيمة (۱۸۳۲) (۱۸۳۳) (۱۸۳۴)، و الشافعي (۱۴۰/۱ - المسند)، و الطيالسي (۱۶۹۵)، والدارمي (۳۶۴/۱)، و الطحاوي في المعاني (۳۶۵/۱)، و البيهقي في الكبرى (۱۹۳/۳، ۲۱۷)، و في المعرفة (۶۴۰۳)، و ابن الجارود (۲۹۴)، و البغوي (۱۰۸۳)، و الطبراني في الكبير (۱۶۲/۷، ۱۶۳)، و ابن بشكوال في (غوامض الاسماء المبهمة) (۶۲) من طرق عن عمرو بن دينار، به- و اخرجه ابو الزبير عن جابر ايضاً- و من هذا الوجه اخرجه مسلم (۸۷۵)، و النسائي في الجمعة (۴۶)، و البيهقي (۱۹۴/۳)، و الشافعي في المسند (۱۴۰/۱)، و السنن (۱۲۲)- و من طريقه البيهقي في المعرفة (۶۴۰۴)، و الطبراني في الكبير (۱۶۳/۷)، و ابو يعلى في المسند (۶۴/۳)، و ابن خزيمة (۱۶۶/۳)، و الطحاوي في المعاني (۳۶۵/۱)- و ابن بشكوال في (غوامض الاسماء المبهمة) (۶۳)-

۱۶۰۰- ذكر الدارقطني الخلاف في اسناده، و صوب الارسال فيه، و لم يتعرض لزيادة: (و امسك عن الخطبة حتى فرغ من صلاته) في متنه، و قد اخرجه في الذي بعده من حديث معتمر ابن سليمان عن ابيه مرسلاً و هو الصواب- و قد مضى تخريج الحديث من طرق ليس فيه هذا الزيادة من حديث جابر، و له شاهد من حديث ابي سعيد الخدري، نحوه بدونها ايضاً: اخرجه ابو داود (۱۶۷۵) في الزكاة، باب الرجل يخرج من ماله، و النسائي (۱۰۶/۳- ۱۰۷) في الجمعة، باب حث الامام على الصدقة يوم الجمعة في خطبته، و (۶۳/۵) في الزكاة، و الترمذي (۵۱۱) في الصلاة، باب ما جاء في الركعتين اذا جاء الرجل والامام يخطب، و البيهقي (۱۸۱/۴)، و الطحاوي في المعاني (۳۶۶/۱)، و احمد (۲۵/۳)، وا لحميدي (۷۴۱) من طرق عن ابن عجلان، حدثني عياض عن ابي سعيد الخدري، به- و اخرجه ابو داود (۱۱۱۴) و غيره من حديث ابي هريرة ايضا بمعنى هذا الزيادة -ولم يرد في شيء من الروايات ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع خطبته حتى فرغ الرجل من صلاته-

قَالَ نَعَمْ.

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔
راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد عمرو سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعید بن صخر دارمی، ابوجعفر سرخسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ جماعۃ عدا نسائی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۵)(ت ۴۶)۔

○ احمد بن منصور بن راشد حنظلی، مروزی، لقبہ زاج-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۶)(ت ۱۲۶)۔

○ نضر بن شمیل- مازنی- ابوحسن نحوی، نزیل مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں ''ثبت'' شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۰۱)(ت ۸۷)۔

1597- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ الْهَرَوِىُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:
جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو وہ شخص دو رکعت ادا کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابوزکریا قطان۔ حدیث عن عمر بن حبیب قاضی وسکن بن نافع۔ روی عنہ یحییٰ بن صاعد ومحمد بن مخلد۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۱۴/۲۱۹)۔

○ سعید بن ربیع عامری حرشی- ابوزید ہروی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ نویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ وھو اقدم شیخ للبخاری وفاۃ۔ اخرجہ لہ بخاری ومسلم وترمذی ونسائی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر

عسقلانی (۱/۲۹۵) (ت ۱۵۹)۔

1598- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ فَقَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کرلے''۔

1599- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلاَنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک شخص اندر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت کی کہ دو رکعت ادا کرلے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص آئے اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شخص دو رکعت ادا کرلے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ذکرہ مزی فی تہذیب الکمال (۳۱، ۴۹۴) فیمن روی عن یحییٰ بن غیلان راسبی۔

1600- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ۔ وَاَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ ۔اَسْنَدَهُ هٰذَا الشَّيْخُ عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَوَهِمَ فِيهِ وَالصَّوَابُ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيهِ مُرْسَلٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُعْتَمِرٍ ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیس قبیلے کا ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم اُٹھو اور دو رکعت ادا کرلو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے کو روک لیا' یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا۔

اس روایت کو اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے' تاہم راوی کو اس میں وہم ہوا ہے' درست یہ ہے: یہ معتمر نامی راوی کے والد کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے' تاہم امام احمد بن حنبل نے اسے اسی طرح روایت

کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن محمد عبدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ وقال فی علل: بصری، لیس بشی ء۔ قالہ حافظ فی لسان (۱۴۵/۴)۔

1601- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ يَا فُلَانُ اَصَلَّيْتَ . قَالَ لاَ . قَالَ فَصَلِّ . ثُمَّ انْتَظَرَهُ حَتّٰى صَلّٰى۔

★★ معتمر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص (مسجد کے اندر) آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں! تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم نماز ادا کر لو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے نماز ادا کر لی۔

1602- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاَدَمِىُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَبِى الْحَجَّاجِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِىُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلَاتَعُدْ لِمِثْلِ هٰذَا . قَالَ فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ جَلَسَ۔

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ (مسجد کے اندر) داخل ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دو رکعت ادا کر لو اور دوبارہ ایسا نہیں کرنا (نماز پڑھے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو انہوں نے وہ دو رکعت ادا کی اور پھر بیٹھے۔

1603- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ اَمَرَهُ اَنْ يُّصَلِّىَ رَكْعَتَيْنِ اَمْسَكَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْخُطْبَةِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ ثُمَّ عَادَ اِلٰى خُطْبَتِهِ . هٰذَا مُرْسَلٌ وَّلَاتَقُوْمُ بِهِ حُجَّةٌ . وَاَبُوْ مَعْشَرٍ اسْمُهُ نَجِيْحٌ وَّهُوَ ضَعِيْفٌ .

۱۶۰۱- اسنادہ صحیح لکنہ مرسل- ابو معتمر: ھو سلیمان التیمی من کبار التابعین-

۱۶۰۲- اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ (۲۵۰/۶) رقم (۲۵۰۴) قال: اخبرنا احمد ابن محمد ابن الحسن بن الشرقی' قال: حدثنا احمد بن الازھر' قال: حدثنا یعقوب بن ابراھیم' بہ- (و اسنادہ حسن؛ فقد صرح ابن اسحاق بالتحدیث عن ابن حبان' فقال: حدثنی ابان بن صالح)-

۱۶۰۳- اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف (۴۴۷/۱) رقم (۵۱۶۳): حدثنا ھشیم' قال: اخبرنا ابو معشر عن محمد بن قیس' بہ- و ضعفہ الزیلعی فی نصب الرایۃ (۲۰۲/۲)-

★★ محمد بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو رکعت ادا کرنے کی ہدایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے کو روک دیا' یہاں تک کہ وہ دو رکعت پڑھ کر فارغ ہوئے تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے کو جاری رکھا۔

یہ روایت مرسل ہے اور اسے دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا ہے۔

اس روایت کا راوی ابو معشر جس کا نام نجیح ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن قیس، شیخ لابی معشر، یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۲۸۶)۔

1604- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمَّا اَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّىَ اَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتّٰى فَرَغَ .هٰذَا اَيْضًا مُرْسَلٌ .

★★ محمد بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یہ نماز پڑھنے کی ہدایت کی تو آپ نے اپنے خطبے کو روک دیا یہاں تک کہ وہ صاحب نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے۔

یہ روایت بھی مرسل ہے اور ابو معشر نامی راوی ضعیف ہے' اس کا نام نجیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۹۲۲)۔

7-باب صَلَاةِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ .

باب 7: زوال سے پہلے نمازِ جمعہ ادا کرنا

1605- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَزَّازُ اَبُو الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا

۱۶۰۵- اخرجه ابن ابي شيبة (۲/ ۳۳٦) عن وكيع' به' و اخرجه عبد الرزاق (۵۲۱۰) عن معمر عن جعفر بن برقان' به مختصرا- و قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۱۹۵-۱۹٦): (حديث ضعيف' قال النووي في (الخلاصة) (۲/ ۷۷۲): اتفقوا على ضعف ابن سيدان)- اه- وقال ابن حجر في (الفتح) (۲/ ۳۲۱): (غير معروف العدالة- قال ابن عدي: شبه المجهول- وقال البخاري: لا يتابع على حديثه' بل عارضه ما هو اقوى منه...... الخ)- اه -قلت: و قال البخاري في (التاريخ الكبير) (۵/ ۱۱۰): (عبد الله بن سيدان المطرودي- فخذ من بني سليم- شهد ابا بكر و عمر رضي الله عنهما؛ قاله ابو نعيم عن جعفر بن برقان عن ثابت ابن الحجاج' نسبه محمد بن العبد- يروي عن ابي ذر وحذيفة و عثمان و سلمان رضي الله عنهم- سمع منه ميمون بن مهران وحبيب بن ابي مرزوق- هو من اهل الربذة' لا يتابع في حديثه)- اه-

وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْكِلَابِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِيدَانَ السُّلَمِيِّ قَالَ شَهِدْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ اِلَى اَنْ اَقُوْلَ انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُثْمَانَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ اِلَى اَنْ اَقُوْلَ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا عَابَ ذٰلِكَ وَلَا اَنْكَرَهُ .

☆☆ عبداللہ بن سیدان سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کی ہے' ان کی نماز اور ان کا خطبہ نصف نہار سے پہلے ہوتے تھے' پھر مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعے کا موقع ملا تو ان کی نماز اور ان کا خطبہ اتنی دیر میں ہوتے تھے کہ میں یہ سمجھتا تھا' اب دن ڈھل چکا ہے تو میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ جس نے ان پر اس بارے میں اعتراض ہو یا انکار کیا ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن حجاج، کلابی، رقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۱۵)۔

○ عبداللہ بن سیدان مطرودی سلمی۔ امام بخاری فرماتے ہیں: لا يتابع على حديثه۔ وقال لالكائي: مجهول، لا حجة فيه۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۱۱۷)۔

1606- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ اِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَا نَجِدُ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ .

☆☆ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم اپنے والد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے' پھر جب ہم واپس آتے تھے تو ہمیں کوئی سایہ نہیں ملتا تھا' جس کے سائے میں ہم آ جائیں۔

1607- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي

۱۶۰۶- اخرجه البخاري (۴۱۶۸) في المغازي' باب غزوة الحديبية' و مسلم (۸۶) في الجمعة' و النسائي (۳/۱۰۰) في الجمعة' و ابن ماجه (۱۱۰۰) في الاقامة' و الدارمي (۱/۳۶۲)' و الطبراني في الكبير (۶۲۵۷)' و ابن خزيمة (۱۸۳۹) و ابن حبان (۱۵۱۱) (۱۵۱۲)' و ابن ابي شيبة (۲/۱۰۸)' و البيهقي في السنن (۳/۱۹۰' ۱۹۱)' من رواية يعلى بن الحارث المحاربي: حدثني اياس بن سلمة بن الاكوع عن ابيه' به-و من هذا الوجه ايضا اخرجه ابو داود في السنن (۱/۲۸۴)' و ابو نعيم في (تسمية ما انتهى الينا من الرواة عن الفضل بن دكين عاليا) (۱۰۶)' والبغوي في (شرح السنة) (۴/۲۳۹)' و ابن المنذر في الاوسط (۲/۳۴۹)' من رواية يعلى بن الحارث المحاربي' به-وله شاهد من حديث جابر مرفوعا' بلفظ: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زالت الشمس صلى الجمعة' فنرجع وما نجد فيئا نستظل به)- اه- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۶۴۴۳) من رواية يحيى بن سليمان الحفري' حدثنا سليمان بن بلال عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر' به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن سليمان بن بلال الا يحيى بن سليمان)- اه-قال الهيثمي في (المجمع) (۲/۱۸۷): (و فيه يحيى بن سليمان' ضعفه ابن خراش' وروى عنه ابن صاعد' و كان يفخم امره' و ذكره ابن حبان في الثقات وقال: يخطئ)- اه-وله شاهد عن عمار بن ياسر' نحوه- عزاه الهيثمي (۲/۱۸۶) للطبراني في الكبير' وقال: (وفيه سعيد بن حنظلة' و لم اجد من ترجمه)- اه-وله شاهد احسن حالا عن الزبير بن العوام' نحوه-اخرجه احمد (۱/۱۶۷)' و ابو يعلى (۲/۴۱) (۶۸۰)' و الدارمي (۱/۳۶۳)' و الطيالسي (۱/۱۴۱)' و لم يسم الراوي عن الزبير في رواية لاحمد-

حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَانَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ .

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے تھے اور کھانا کھاتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مبشر بن مکسر قیسی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۳۴۳/۸)، تاریخ ومعرفۃ (۱۴۴/۲)۔

○ ازھر بن جمیل بن جناب ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری شطی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱/۱)۔

1608- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَبُوْ حَفْصٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَتَغَدّٰى وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے اور کھانا کھایا کرتے تھے۔

1609- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1610- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّى مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ بَعْدُ.

☆☆ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرتے تھے اور پھر اس کے بعد قیلولہ ہوتا تھا۔

1611- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ مُكَسِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ حَدَّثَنِى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَغَدّٰى وَنَقِيلُ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے جلدی چلے جاتے تھے' پھر جب ہم واپس آتے تھے تو دوپہر کا کھانا کھاتے تھے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

۱۶۰۷ اخرجه البخاري (۹۳۹) كتاب الجمعة' باب اذا قضيت الصلاة' و مسلم (۸۵۹) كتاب الجمعة' باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس' و ابو داود (۱۰۸۶) كتاب الصلاة' باب في وقت الجمعة' و الترمذي (۵۲٤) كتاب الجمعة' باب في القائلة يوم الجمعة' و ابن ماجه (۱۰۹۹) في اقامة الصلاة' باب ما جاء في وقت الجمعة' و ابن خزيمة (۱۸٤/۳)' و البغوي (۲٤۰/٤)' و ابن ابي شيبة (٤٤٤/۱)' و عبد بن حميد (٤۱۲/۱)' و الطبراني في الكبير (٦/ ۱٤٤' ۱٦۰' ۱۷۲' ۱۹۱' ۱۹۲' ۲۰۲) من طرق عن ابي حازم عن سهل بن سعد' به-

۱٦۱۰ لم من هذا الطريق عند الطبراني في الكبير (۱٤٤/٦) رقم (۵۷۸۷): حدثنا يحيى ابن عثمان' ثنا سعيد بن ابي مريم' به' بهذا اللفظ-

1612- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبے دیتے تھے اور ان دونوں کے درمیان کچھ دیر کے لیے بیٹھتے تھے۔

۱۶۱۲- اخرجه البخاري (۹۲۸) في الجمعة' باب القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة' و مسلم (۸۶۱) في الجمعة' باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيهما من الجلسة' و ابو داود (۱۰۹۲) في الصلاة' باب الجلوس اذا صعد المنبر' و الترمذي (۵۰۶) في الصلاة' باب ما جاء في الجلوس بين الخطبتين' و النسائي (۳/۱۰۹) في الجمعة' باب الفصل بين الخطبتين بالجلوس' و ابن ماجه (۱۱۰۳) في اقامة الصلاة' باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة' و البيهقي في الكبرى (۳/۱۹۷)' و البغوي (۴/۲۴۶)' و ابن خزيمة (۳/۱۴۲)' و الطبراني في الكبير (۱۲/۳۷۷)' و الدارمي (۱/۳۰۴)' و الطيالسي (۲۵۴)' و الشافعي في المسند (۶۶)' و عبد الرزاق (۳/۱۸۸)' و ابن ابي شيبة (۱/۴۴۹)' و احمد (۲/۳۵) من حديث ابن عمر' به- وقال الترمذي: (حسن صحيح)-قلت: وله شاهد من حديث جابر بن سمرة مرفوعاً نحوه-اخرجه مسلم (۸۶۲) في الجمعة: باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة' و ابو داود (۱۰۹۵) في الصلاة' باب الخطبة قائماً' و النسائي (۳/۱۱۰) في الجمعة' باب السكوت في القعدة بين الخطبتين' و الترمذي (۵۰۷)' وابن ماجه' و ابن ماجه (۱۱۰۵)' و الطيالسي (۷۵۷)' و احمد (۵/۹۰' ۹۱' ۹۲' ۹۳' ۹۴' ۹۵)' و ابن الجارود (۱۱۰)' و ابن خزيمة (۳/۳۵۰)' و ابن حبان (۲۸۰۱) (۲۸۰۲)' و عبد الرزاق (۳/۱۸۷)' وعبد الله بن احمد في زوائد المسند (۵/۹۴' ۹۷' ۱۰۰)' و الحاكم في المستدرك (۱/۲۸۶)' و صححه على شرط مسلم – و قد سبق اخراج مسلم له– و الطبراني في الكبير (۲/۲۲۴' ۲۲۹' ۲۳۶' ۲۴۰' ۲۴۴' ۲۵۰)' و ابن ابي شيبة (۱/۴۵۰)' و الدارمي (۱/۳۰۴)' و ابو يعلى (۵/۳۲)' و البغوي (۴/۲۵۱)-

كِتَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

1-باب صِفَةِ الْوِتْرِ وَأَنَّهُ لَيْسَ بِفَرْضٍ وَّأَنَّهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

باب 1: وتر کا طریقہ، یہ فرض نہیں ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر بھی وتر ادا کیے ہیں

1613- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ثَلَاثٌ هُنَّ عَلَيَّ فَرَائِضُ وَهُنَّ لَكُمْ تَطَوُّعٌ النَّحْرُ وَالْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لیے وہ نفل ہیں: قربانی کرنا، وتر کی نماز ادا کرنا اور فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خلف حداری ابوبکر بغدادی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۹۷)۔

•••——•••——•••

١٦١٣- اخرجه احمد (١/٢٣١)، والحاكم (١/٣٠٠)، و ابو نعيم في الحلية (٩/٢٣٢)، و ابن الجوزي في العلل (١/٤٤٩-٤٥٠)- و اخرجه البيهقي (٢/٤٦٨)، (٢٦٤٩)، كلهم من طريق ابي بعد شجاع بن الوليد عن يحيى بن ابي حية به- وقال الذهبي في (التلخيص): (ما تكلم الحاكم عليه، و هو غريب منكر- و يحيى ضعفه النسائي و الدارقطني)-قال الحافظ في التلخيص (٣/٢٨): و مداره على ابي جناب الكلبي عن عكرمة- و ابو جناب ضعيف و مدلس ايضاً، و قد عنعنه- و اطلق الائمة على هذا الحديث الضعف: كاحمد، و البيهقي و ابن الصلاح، و ابن الجوزي، و النووي، و غيرهم- و خالف الحاكم، فاخرجه في مستدركه، لكن لم يتفرد به ابو جناب، بل تابعه اضعف منه: و هو جابر الجعفي، اخرجه احمد و البزار، و عبد بن حميد من طريق اسرائيل عنه، عن عكرمة، عنه بلفظ: (امرت بركعتي الفجر والوتر، وليس يكتب عليكم)- و له متابع آخر من رواية وضاح بن يحيى، عن مندل بن علي، عن يحيى بن سعيد، عن عكرمة، قال ابن حبان في الضعفاء (٣/٨٥): (وضاح لا يحتج به، كان يروي عن الثقات الاشياء المقلوبات التي كانها معمولة، و مندل ايضاً ضعيف)- اهـ-

وتر کے حکم کی وضاحت

وتر کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شافعی فقیہہ شیخ ابواسحاق شیرازی تحریر کرتے ہیں:

جہاں تک وتر کا تعلق ہے تو یہ سنت ہیں' اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وتر حق ہیں لیکن یہ واجب نہیں ہیں' جو شخص پانچ وتر ادا کرنا پسند کرے' وہ ایسا کر لے جو تین ادا کرنا پسند کرے وہ ایسا کر لے اور جو شخص ایک وتر ادا کرنا پسند کرے' وہ ایسا کر لے۔

اس کی زیادہ سے زیادہ تعداد تیرہ رکعت ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے اور ان میں سے ایک وتر کر لیتے۔

اس کی کم از کم تعداد ایک رکعت ہے' اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ہم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' تاہم کامل ہونے کے اعتبار سے کم از کم حق دار تین رکعت ہیں' جن میں سے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد الاعلیٰ پڑھی جائے گی' دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھی جائیں گی' تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی جائے گی۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

جو شخص وتر کی نماز ادا کرتا ہے اور ایک رکعت سے زیادہ ادا کرتا ہے تو اسکے لیے سنت یہ ہے: وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے' اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ یہ روایت ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جفت اور طاق نماز کے دوران (سلام پھیر کر) فصل کرتے تھے''۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' تیسری رکعت میں بھی جہر میں قرأت کی جاتی ہے' اگر یہ پہلی دو رکعت کے ساتھ ملی ہوتی تو اس میں جہری قرأت نہ کی جاتی' جیسے مغرب کی نماز کی تیسری رکعت میں نہیں کی جاتی ہے۔

یہ بھی جائز ہے' ان کو ایک سلام کے ساتھ جمع کر لیا جائے' اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ روایت ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

سنت یہ ہے: رمضان کے مہینے کے آخری نصف حصے میں وتر میں دعائے قنوت پڑھی جائے' اس کی دلیل وہ روایت ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رمضان کا نصف مہینہ گزر جائے تو تم وتر کی نماز میں سمع اللہ لمن حمدہ پڑھنے کے بعد کفار پر لعنت کرو' اور پھر یہ کہو: اے اللہ! کفار کو برباد کر دے!

شیخ ابوعبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں: پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی' اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت نے نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں تین رکعت ادا کیا کرتے تھے اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

مذہب وہی ہے جو پہلے بیان کیا گیا ہے۔
حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت علم حدیث کے ماہرین کے مطابق ثابت نہیں ہے' وتر کی نماز میں قنوت پڑھنے کا موقع وہی ہے جب رکوع سے سر اُٹھایا جائے گا' ہمارے اصحاب میں سے بعض نے یہ بات بیان کی ہے: وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کا موقع رکوع سے پہلے ہے' اس کی دلیل حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے' تاہم صحیح قول وہی ہے جو پہلے ذکر کیا گیا ہے اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر کی ہے' اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' صبح کی نماز میں دعائے قنوت رکوع سے اُٹھنے کے بعد پڑھی جاتی ہے تو وتر کی نماز میں بھی اسی طرح ہونی چاہیے۔
وتر کی نماز کا وقت یہ ہے: عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک ہے' اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:
''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے اور وہ وتر نماز ادا کی ہے' تم اُسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں ادا کرلو''۔
اگر نمازی ایسا شخص ہو کہ جو تہجد کی نماز ادا کرتا ہو تو اُس کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے: وہ اس نماز کو مؤخر کردے' یہاں تک کہ تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد اس نماز کو ادا کرے لیکن اگر کوئی شخص تہجد کی نماز ادا نہیں کرتا تو اُس کے لیے زیادہ مناسب یہ ہے: وہ عشاء کی سنتیں ادا کرنے کے بعد اسے ادا کرے' اس کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''تم میں سے جس شخص کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا' تو وہ رات کے ابتدائی حصے میں ہی وتر کی نماز ادا کرلے' پھر اُس کے بعد سو جائے اور جس شخص کو یہ اُمید ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں اُٹھ جائے گا' تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے''۔
اس کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شافعی فقیہہ امام یحییٰ بن شرف نووی تحریر کرتے ہیں:
ہمارے نزدیک وتر ادا کرنا سنت ہے اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' اس کی کم از کم مقدار ایک رکعت ہے اور اس بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس کے کمال کی کم از کم مقدار تین رکعت ہے اور پانچ رکعت ادا کرنا اس سے زیادہ کامل ہے' پھر سات رکعت ہے' پھر نو رکعت ہے اور پھر گیارہ رکعت ہیں۔ اور مشہور قول کے مطابق زیادہ سے زیادہ تعداد یہی ہے۔
مصنف نے اور اکثر اہلِ علم نے قطعیت کے ساتھ اس کے مطابق رائے دی ہے۔
تاہم اس میں ایک صورت ہے وہ یہ ہے: اس کی زیادہ سے زیادہ رکعت تیرہ ہونی چاہیے' اس بات کو فرغان سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کی ایک جماعت نے نقل کیا ہے اور اس بارے میں صحیح احادیث بھی مذکور ہیں۔
جن حضرات نے گیارہ رکعت کا فتویٰ دیا ہے' انہوں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے' راوی نے عشاء کی دو سنتوں کو بھی اس

کے ساتھ شمار کرلیا ہوگا۔

اگر کوئی شخص تیرہ رکعات سے زیادہ وتر کی نماز ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا اور اس کے وتر درست شمار نہیں ہوں گے اور یہ بات جمہور کے نزدیک ہے۔

تاہم اس میں بھی غور وفکر کی گنجائش ہے' جس کو امام الحرمین اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے' ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو مختلف صورتوں میں ادا کیا ہے' جس میں رکعات کی تعداد مختلف ہوا کرتی تھی اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' یہ کسی مخصوص عدد میں منحصر نہیں ہے۔

جمہور نے اس بات کا جواب یہ دیا ہے' تعداد کا اختلاف اُس حد تک ہے' جب یہ تیرہ رکعات سے زیادہ نہ ہوں' تیرہ رکعات سے زیادہ ادا کرنا منقول نہیں ہے' لہٰذا یہ اس بات پر دلالت کرے گا کہ یہ ممنوع ہے۔

یہ اختلاف اُسی اختلاف سے مشابہت رکھتا ہے جو قصر نماز ادا کرنے کے جواز کے بارے میں پایا جاتا ہے' جب کوئی شخص اٹھارہ دن سے زیادہ قیام کی نیت کرلیتا ہے اور جس طرح نمازِ خوف میں دو رکعات سے زیادہ ادا کرنے کے جواز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جب کوئی شخص گیارہ رکعت وتر ادا کرتا ہے تو اُس کے لیے فضیلت یہ بات رکھتی ہے' وہ ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا کرے' اسکی دلیل وہ مستند روایت ہے' جس کا میں عنقریب ذکر کروں گا' جب میں علماء مذاہب کے فروعی اختلافات کا ذکر کروں گا۔

اگر کوئی شخص ان تمام رکعات کو ایک تشہد کے ساتھ اکٹھا کر دیتا ہے اور تشہد آخر میں پڑھتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔

اگر کوئی شخص دو تشہد کے ساتھ اور ایک سلام کے ساتھ جمع کرنا چاہتا ہے' یعنی وہ آخری رکعت میں اور اس سے پہلی رکعت میں قعدہ پڑھتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔

شیخ نورانی اور امام الحرمین نے ایک مسئلہ یہ بیان کیا ہے' دو تشہد کے ساتھ ایسا کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ایک تشہد پر اکتفاء کرنا شرط ہے۔

اس مؤقف کے قائلین نے اس بارے میں منقول اُن احادیث کو جن میں دو مرتبہ تشہد پڑھنے کا ذکر ہے' اس مفہوم پر محمول کیا ہے' آپ ﷺ ہر تشہد میں سلام پھیر دیا کرتے تھے۔

امام یہ فرماتے ہیں: یہ وجہ قابلِ قبول نہیں ہے اور اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے جبکہ شیخ رافع نے اس کے برعکس بات بیان کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں' ایک تشہد پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے تاہم یہ دونوں صورتیں غلط ہیں۔

صحیح احادیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے' یہ دونوں مؤقف غلط ہیں اور درست بات یہ ہے: ایسا کرنا جائز ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے یہ بات بیان کرچکے ہیں۔

تاہم بحث یہ ہے: ایک تشہد پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا دو تشہد پڑھنا یا یہ دونوں فضیلت میں ایک جیسی فضیلت رکھتے

ہیں۔

اس بارے میں تین صورتیں پائی جاتی ہیں' شیخ رویانی نے اس بات کو اختیار کیا ہے' ایک تشہد پڑھنا فضیلت رکھتا ہے۔
البتہ جب کوئی شخص دو تشہد سے زیادہ پڑھ لیتا ہے اور ہر دو رکعت کے بعد بیٹھتا ہے اور ایک سلام پر اکتفاء کرتا ہے' جو وہ آخر میں پھیرتا ہے تو اس بارے میں دو صورتیں ہیں' جن کا تذکرہ شیخ رافع نے کیا ہے۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے: ایسا کرنا جائز ہے' اس کے وتر درست ہوں گے' یہ بالکل اسی طرح ہے' اگر کوئی شخص مطلق طور پر نفل نماز ادا کر رہا ہو اور اس میں مختلف تشہد پڑھے اور سلام ایک دفعہ پھیر لے تو صحیح مذہب کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں اس بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اس کی دوسری صورت یہ ہے' جو درست ہے' ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ نبی اکرم ﷺ سے منقول طریقہ کار کے برخلاف طریقہ ہے اور امام الحرمین اور دیگر حضرات نے قطعی طور پر یہی فتویٰ دیا ہے۔

امام نووی یہ فرماتے ہیں: وتر کی نماز اور مطلق نوافل کے درمیان فرق یہ ہے: مطلق نوافل میں رکعت کی تعداد میں اور تشہد کی تعداد میں کوئی حصہ نہیں ہوتا' جبکہ وتر کا حکم اس کے برخلاف ہے۔

جب کوئی شخص تین رکعت وتر ادا کرنا چاہتا ہے تو اس میں زیادہ فضیلت والا طریقہ کیا ہوگا' اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

صحیح قول یہ ہے: اس کے لیے زیادہ فضیلت یہ رکھتا ہے' وہ دو مرتبہ سلام پھیرنے کے ساتھ ان کے درمیان فصل کر لے' کیونکہ بکثرت احادیث اس بارے میں منقول ہیں۔ اور اس میں عبادت میں بھی کثرت ہو جاتی ہے' کیونکہ اس صورت میں نیت دوبارہ کی جاتی ہے اور آخر میں دعا اور درود شریف کو دوبارہ پڑھا جاتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص ایک سلام کے ساتھ انہیں ملا لیتا ہے تو یہ بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شیخ ابوزید مروزی نے اختلاف سے بچنے کے لیے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔ سلام پھیر کے فصل نہیں کی جا سکتی۔

تیسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو' تو اس کے لیے فصل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام ہو' تو اس کے لیے ملا کے نماز پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' تاکہ تمام مقتدیوں کے لیے اُس کی اقتداء درست ہو جائے۔

چوتھی صورت اس کے برعکس ہے جسے شیخ رافع نے نقل کیا ہے۔

یہاں یہ سوال ہے' کیا تین رکعت کو ملا کر پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' تو اس بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں' جن کو امام الحرمین نے اور دیگر اہل علم نے ذکر کیا ہے' صحیح یہ ہے: تین رکعات کو پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' شیخ قفال نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' امام الحرمین نے یہ بات بیان کی ہے' اس قول کے

قائل نے غلو سے کام لیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: گیارہ رکعات ملا کر پڑھنے کے مقابلے میں ایک رکعت الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس کی دوسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو اُس کے لیے ایک رکعت کو الگ سے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور اگر کوئی شخص امام ہو تو اس کے لیے تینوں رکعتوں کو ملا کر پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

پھر اسی طرح یہ اختلاف اس مسئلے میں بھی پایا جاتا ہے کہ فصل (یعنی درمیان میں سلام پھیرنے) اور وصل (یعنی سلام پھیرے بغیر تینوں رکعات ایک ساتھ ادا کرنے) میں سے فضیلت کسے حاصل ہے؟ تو تین رکعات کو ملا کر پڑھنے میں فضیلت حاصل ہے لیکن تین رکعات سے زیادہ رکعات کو پڑھنے کے مقابلے میں اُن کے درمیان سلام پھیر کر فصل کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے یہ بات امام الحرمین نے ذکر کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

پھر یہ کہ اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر ادا کرنا چاہے تو وہ اس ایک رکعت کے لیے بھی وتر کی نیت کرے گا اور اگر کوئی شخص زیادہ تعداد میں وتر کی نماز ادا کرنا چاہتا ہے اور ایک سلام پر اکتفاء کرنا چاہتا ہے تو وہ بھی وتر کی نماز کی نیت کرے گا۔

جب کوئی شخص سلام پھیر کے دو رکعت کو الگ کرے اور دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے تو وہ ان دونوں رکعات کے بارے میں وتر کی دو رکعات کی نیت کرے گا یہی قول مختار ہے تاہم اسے اس بات کا حق حاصل ہے وہ اس کے علاوہ بھی نیت کر سکتا ہے جیسا کہ نماز کے طریقے کے آغاز سے متعلق باب میں اس کا بیان گزر چکا ہے۔

وتر کی نماز کا وقت جہاں تک اس کے ابتدائی وقت کا تعلق ہے تو اس بارے میں تین اقوال ہیں صحیح اور مشہور قول وہ ہیں جس کے بارے میں مصنف نے قطعیت کے ساتھ بیان کیا ہے اور جمہور نے بھی یہی بات بیان کی ہے عشاء کی نماز کے فرائض سے فارغ ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے خواہ نمازی نے اُن فرائض اور وتر کی نماز کے درمیان کوئی نفل نماز پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو خواہ اُس نے ایک رکعت وتر ادا کیے ہوں یا زیادہ رکعات میں ادا کیے ہوں۔

اگر کوئی شخص عشاء کی نماز ادا کرنے سے پہلے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کے وتر درست نہیں ہوں گے خواہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ایسا کر لیا ہو اور اس نے یہ گمان کیا ہو کہ اس نے عشاء کی نماز ادا کر لی تھی یا کوئی شخص یہ گمان کرتا ہو کہ ایسا کرنا جائز ہے (سب صورتوں کا حکم ایک ہی ہے)۔

اسی طرح اگر کوئی شخص عشاء کی نماز یہ گمان کرتے ہوئے ادا کر لیتا ہے وہ پاک ہے (یا باوضو ہے) پھر وہ بے وضو ہو جاتا ہے پھر وہ دوبارہ وضو کر کے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے بعد میں اُس کے سامنے یہ بات آتی ہے وہ عشاء کی نماز ادا کرتے وقت بے وضو تھا تو اب اس کے وتر باطل ہو جائیں گے۔

دوسری صورت یہ ہے: وتر کا وقت عشاء کا وقت شروع ہونے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے آدمی کو اس بات کا اختیار ہے اگر وہ چاہے تو عشاء کی نماز سے پہلے وتر ادا کرے۔ امام الحرمین اور دیگر حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے اور قاضی ابوطیب نے قطعیت کے ساتھ اس بارے میں (فتویٰ دیا ہے) یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حکم برابر ہوگا خواہ اس نے جان

بوجھ کر ایسا کیا ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ایسا کیا ہو۔

تیسری صورت یہ ہے: اگر کوئی شخص ایک رکعت سے زیادہ وتر ادا کرتا ہے تو اب اُس کا وقت عشاء کی ادائیگی سے شروع ہو گا اور اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر ادا کرتا ہے تو اُس ایک رکعت کے درست ہونے کے لیے یہ بات درست ہے' اُس نے عشاء کے فرائض پورے کرنے کے بعد کوئی نفل نماز بھی ادا کی ہو' لیکن اگر کوئی شخص ایک رکعت وتر نماز ادا کرنے سے پہلے کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتا اور ایک رکعت ادا کر لیتا ہے تو اُس کا وتر ادا کرنا درست نہیں ہوگا۔

امام الحرمین فرماتے ہیں: یہ رکعت اُس کے لیے نفل شمار ہوگی۔

شیخ رافع فرماتے ہیں: مناسب یہ ہے: اُس ایک رکعت کے درست ہونے کے لیے کوئی نفل نماز بھی ہونی چاہیے' لہٰذا مکمل طور پر اُس ایک رکعت کا باطل ہونا اُسی اختلاف کے حوالے سے ہے' جو اس سے پہلے گزر چکا ہے' جو شخص زوال سے پہلے ظہر کی نماز شروع کر دیتا ہے (یا اُس کی تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے)۔

جہاں تک وتر کے آخری وقت کا تعلق ہے تو اس بارے میں صحیح قول وہی ہے جس کے بارے میں مصنف نے صراحت کی ہے اور جمہور بھی اس بات کے قائل ہیں: یہ صبح صادق ہونے تک رہتا ہے اور صبح صادق طلوع ہونے کے ساتھ ہی اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

شیخ متولی نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ اس بات کے قائل ہیں: وتر کا وقت صبح کی نماز کے فرائض ادا کرنے تک باقی رہتا ہے۔

جہاں تک وتر کی نماز کے مستحب وقت کا تعلق ہے تو مصنف نے یہ صراحت کی ہے اور جمہور بھی اسی بات کے قائل ہیں: انسان وتر کی نماز کو رات کے نوافل کے سب سے آخر میں ادا کرے اور اگر کوئی شخص تہجد نماز ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ عشاء کے فرائض اور سنتیں ادا کر لینے کے بعد رات کے ابتدائی حصے میں ہی وتر کی نماز ادا کرے' لیکن اگر وہ تہجد کی نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لیے یہ بات زیادہ ضروری ہے' وہ وتر کی نماز کو مؤخر کر دے تاکہ وہ تہجد پڑھنے کے بعد اسے ادا کرے' اس صورت میں تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد انہیں ادا کرے' اس صورت میں وتر کی نماز اس کے رات کے نوافل کا آخری حصہ بن جائے گی۔

امام الحرمین اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' وتر کی نماز کو رات کے ابتدائی حصے میں ہی ادا کر لینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

جیسا کہ ان دونوں حضرات کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' یہ اختلاف فقہاء کے درمیان پایا جاتا ہے۔

شیخ رافعی یہ فرماتے ہیں: یہ بھی ہو سکتا ہے' ان دونوں کے قول کو اس شخص پر محمول کیا جائے' جو عام طور پر رات کے نوافل ادا نہیں کرتا' اور یہ بھی ہو سکتا ہے' اسے اس بات پر محمول کیا جائے' اس بارے میں رائے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اس بارے میں معاملہ قریب ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: کیونکہ اس کے بارے میں درست رائے وہی ہے جو تفصیل کے ساتھ پہلے گزر چکی ہے اور وہ یہی کہ جو شخص تہجد کی نماز ادا کرتا ہے اس کے لیے وتر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے اسی طرح جو شخص تہجد کی نماز نہیں ادا کرتا اور اسے اس بات کا یقین ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہو جائے گا' خواہ وہ خود بیدار ہو یا کوئی دوسرا شخص اُسے بیدار کرے' اس کے لیے بھی یہ بات مستحب ہے' وتر کی نماز کو مؤخر کرے' تاکہ رات کے آخری حصے میں اُسے ادا کرے' اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے' جب صرف وتر باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ مجھے بیدار کر دیتے تو میں بھی وتر ادا کر لیتی تھی''۔

امام مسلم نے اس روایت کو نقل کیا ہے' مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب آپ ﷺ وتر ادا کرنے لگتے تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: ''عائشہ اُٹھو! اور وتر ادا کرلو''۔

رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنے کے مستحب ہونے کی دلیل بہت سی احادیث ہیں' اُن میں سے ایک روایت (صحیح بخاری) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم ﷺ رات کے ہر حصے میں وتر ادا کر لیتے تھے' ابتدائی حصے میں بھی' آخری حصے میں بھی' آپ ﷺ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت سحری کے قریب ہوتا تھا''۔

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کیا ہے۔[1]

وتر کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک وتر واجب ہیں' جبکہ صاحبین یہ فرماتے ہیں: یہ سنت ہیں' کیونکہ اس میں وہی احکام پائے جاتے ہیں' جو سنتوں میں پائے جاتے ہیں' یعنی اس کے منکر کو کافر قرار نہیں دیا جا سکتا اور ان کے لیے اذان نہیں دی جاتی جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے' وہ وتر کی نماز ہے' تم اُسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں ادا کرلیا کرو''۔

یہاں پر امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے' جو وجوب کے لیے ہوتا ہے' یہی وجہ ہے: اس بات پر اتفاق ہے' وتر کی قضاء ادا کی جائے گی' اس کے منکر کو کافر اس لیے قرار نہیں دیا گیا کیونکہ اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے ہدایہ کے مشہور شارح حافظ بدرالدین محمود عینی نے اپنی تصنیف ''البنایہ شرح الہدایہ'' میں تحریر کرتے ہیں:

''المحیط'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے' امام ابوحنیفہ سے اس بارے میں تین روایات منقول ہیں' ایک قول کے مطابق یہ

[1] المجموع شرح المہذب' از امام یحییٰ بن شرف نووی'

واجب ہیں اور یہ اُن کا آخری قول ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ درست قول بھی یہی ہے۔ قاضی خان نے بھی یہ بات بیان کی ہے' یہی قول زیادہ درست ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: یہ فرض ہے۔ امام زفر رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابوبکر ابن العربی نے اپنی کتاب العارفہ میں یہ بات بیان کی: شیخ سحنون اور شیخ اصبغ جو فقہاء مالکیہ سے تعلق رکھتے ہیں' یہ حضرات بھی اس کے وجوب کے قائل ہیں اور اُن کی مراد ان کا فرض ہونا ہے۔

''المغنی'' نامی کتاب میں امام احمد بن حنبل کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: جو شخص جان بوجھ کر وتر کی نماز کو ترک کر دیتا ہے تو وہ ایک بُرا آدمی ہے اور مناسب یہ ہے: ایسے شخص کی گواہی کو قبول نہ کیا جائے۔

شیخ ابوبکر کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' وتر واجب' یعنی فرض ہیں۔

شیخ ابن بطال نے شرح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما اور شیخ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' اہلِ قرآن پر وتر واجب ہیں' البتہ دوسروں پر واجب نہیں ہیں اور وجوب سے اُن کی مراد فرض ہونا ہے' شیخ علم الدین نحوی نے اس بات کو اختیار کیا ہے' یہ فرض ہیں۔

امام ابوحنیفہ سے تیسری روایت یہ منقول ہے' یہ سنت مؤکدہ ہیں اور یہی اکثر علماء کا قول ہے اور الدرایہ کے مصنف نے یہ بات بیان کی ہے' ظاہر روایت میں اس بارے میں کوئی بات منقول نہیں ہے' تاہم حماد بن یزید نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' یہ فرض ہیں اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

یوسف بن خالد تیمی نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' یہ واجب ہیں' بظاہر ان کا مذہب یہی محسوس ہوتا ہے۔

نوح بن مریم اور ایک اور قول کے مطابق اسد بن عمرو نے یہ روایت نقل کی ہے' یہ سنت ہیں' امام ابویوسف' امام محمد' امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ (تلخیص البنایہ شرح الہدایہ ص 4732)

صاحب ہدایہ نے وتر کے بارے میں صاحبین کا مؤقف یہ بیان کیا تھا' ان دونوں حضرات کے نزدیک وتر سنت ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے: اُس میں وہ احکام پائے جاتے ہیں' جو سنت میں پائے جاتے ہیں' اس کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

مصنف نے اس بارے میں کوئی دلیل نقل نہیں کی' تاہم ان کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام ابوداؤد اور امام اوزاعی رحمہما اللہ نے عبداللہ بن معیز سے نقل کیا ہے' انہوں نے بنوکنانہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: شام میں ایک صاحب تھے جن کی کنیت ابومحمد تھی' وہ فرماتے تھے: وتر پڑھنا واجب ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں جب حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو میں نے کہا کہ ابومحمد یہ کہتے ہیں' وتر پڑھنا واجب ہے' تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: ابومحمد نے غلط کہا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' پانچ

نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دی ہیں۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا تھا' ان پانچ نمازوں کے علاوہ میرے اوپر کوئی اور نماز پڑھنا بھی لازم ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: نہیں! البتہ اگر تم نفل نماز ادا کرلو (تمہاری مرضی ہے)۔

یہ بات بھی فرضیت اور وجوب کی نفی کرتی ہے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض ہیں' جو تمہارے لیے نفل ہیں' وتر' فجر کی (سنت) نماز اور چاشت کی نماز''۔

اس روایت کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین''۔الحدیث

ہمارے اصحاب کی کتابوں میں یہ الفاظ ہیں:

''تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض قرار دی گئی ہیں اور تم پر فرض قرار نہیں دی گئی ہیں' وہ تمہارے لیے سنت ہیں' وتر' چاشت کی نماز اور قربانی''۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے' نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز سواری پر ادا کر لیتے تھے اور کسی عذر کے بغیر فرض نماز سواری پر ادا نہیں کی جاسکتی۔

(علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا جواب یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو پانچ فرض نمازوں کے بارے میں بتایا تھا جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وتر کی فرضیت کے قائل نہیں ہیں' جس طرح ظہر کی نماز فرض ہے' وہ تو اس کے وجوب کے قائل ہیں اور واجب اور فرض کے درمیان فرق واضح ہے اور قطعی ہے' اس لیے یہ روایت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف حجت نہیں ہوسکتی' اُن کا یہ کہنا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے' تو اس سے مراد یہ ہے: اُنہوں نے غلطی کی ہے۔

دیہاتی کے بارے میں حدیث کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے' وہ وتر کے واجب ہونے سے پہلے کا واقعہ ہو' اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ادا کی ہے'' جو آگے آرہا ہے' اس میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے' یہ فرمان نمازوں کی فرضیت کے حکم کے بعد کا ہے' اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''تم یہ فرمادو کہ جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے' میں اُس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس میں کھانے والے کے لیے حرام قرار دیا گیا ہو ماسوائے اسکے جو مردار ہو یا بہا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت''۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد نوکیلے دانتوں والے پرندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے کو بھی حرام قرار دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث جسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے نقل کیا ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ واقعہ بعد کا ہوگا' کیونکہ اُس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز' زکوٰۃ اور روزے کے بارے میں دریافت کیا اور آخر میں کہا کہ میں اللہ کی قسم! اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور کوئی کمی نہیں کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہوگیا ہے۔

اس حدیث میں حج کا تذکرہ نہیں ہے' تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ حج کے واجب ہونے سے پہلے کا واقعہ ہوگا' تو اسی طرح یہ بھی ممکن ہے' اس کا یہ سوال پانچ نمازوں کے بعد مزید نماز کا حکم ملنے سے پہلے کا ہو' لہٰذا یہ روایت حجت نہیں بن سکتی۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث کا تعلق ہے (یعنی تین چیزیں مجھ پر لازم قرار دی گئی ہیں) تو یہ روایت ضعیف ہے۔ یہ روایت غریب اور منکر ہے' اس کی وہ سند جس کے حوالے سے اسے امام حاکم' امام احمد بن حنبل' امام ابن حبان اور امام کلبی رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے' امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ اس کی دوسری سند میں جابر جعفی پایا جاتا ہے' جس کے بارے میں اختلاف ہے۔

اسی طرح امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جس سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اُس میں ابوحیان راوی ہے۔ مصنف یہ کہتے ہیں' یہ راوی ضعیف ہے اور تدلیس کرتا ہے' اس کا نام یحییٰ بن حی ہے۔

صاحب ہدایہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کی تائید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرمان نقل کیا ہے' اس کے بارے میں علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

اس حدیث کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے' اُسے امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے' حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطاء کی ہے' جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے' یہ وتر کی نماز ہے' اس نے اس نماز کو تمہارے لیے عشاء اوسط سے لے کر صبح صادق تک کے درمیانی وقت تک مقرر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں اس حدیث کو نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مسند'' میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''معجم'' میں اسے نقل کیا ہے۔

اسی طرح حضرت عمرو بن العاص اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مسند'' میں جو روایت نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک اضافی نماز عطاء کی ہے' یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے' یہ وتر کی نماز ہے جو تمہار

لیے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک کے درمیانی وقت میں مقرر کی گئی ہے''۔

اسی سند کے حوالے سے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی ''معجم'' میں نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت منقول ہے' اُسے امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند میں اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم میں نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش وخرم دکھائی دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے' وہ وتر کی نماز ہے''۔

اس روایت کی سند میں ابوعمرو بن خفار نامی راوی پایا جاتا ہے' امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

حضرت ابوبصرہ غفاری کے حوالے سے بھی ایک روایت منقول ہے' جسے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

اُس کے بعد علامہ عینی نے مزید روایات اور اُن پر ہونے والے تبصرے کو بھی نقل کیا ہے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

وتر کی تین رکعات ہیں' ان کے درمیان سلام کے ذریعے فصل نہیں کی جائے گی' اس کی دلیل سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ یہ روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کیا کرتے تھے جبکہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات نقل کی ہے' اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے (کہ وتر کی رکعات تین ہیں)۔

ایک قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: جبکہ ایک قول کے مطابق اُن کے نزدیک وتر کی نماز میں دومرتبہ سلام پھیرا جائے گا' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مؤقف ہے' ان دونوں حضرات کے خلاف دلیل وہ روایت ہے جو ہم نقل کر چکے ہیں۔

صاحب ہدایہ کا یہ کہنا کہ وتر کی رکعات تین ہیں' جس کے درمیان سلام کے ذریعے فصل نہیں کی جائے گی' اُس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی یہ کہتے ہیں: بلکہ دو رکعات پڑھنے کے بعد تشہد پڑھا جائے لیکن سلام نہیں پھیرا جائے گا' پھر تیسری رکعت پڑھنے کے بعد تشہد پڑھا جائے اور پھر سلام پھیرا جائے گا۔

حضرت عمر' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت ابی بن کعب' حضرت انس' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابوامامہ' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم' اکثر اہلِ علم اور ابنِ مبارک نے اسی بات کو اختیار کیا ہے۔

العارفہ نامی کتاب میں دوروں سے متعلق کتاب میں یہ بات تحریر ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابن بطال فرماتے ہیں: وتر کی رکعات تین ہیں' حضرت حذیفہ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ کے ساتوں فقہاء اور سعید بن مسیّب اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور (دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم) کی ایک جماعت اسی بات کی قائل ہے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رمضان میں تین رکعت وتر ادا کیے جائیں گے جبکہ رمضان کے علاوہ ایک رکعت ادا کی جائے

گی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اس طرح وتر کی رکعت ادا نہیں کی جائے گی کہ اُس سے پہلے کوئی نماز نہ ہو نہ ہی سفر میں نہ ہی حضر میں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وتر کی کم از کم تعداد ایک رکعت ہے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور کمال کے اعتبار سے اس کی کم از کم مقدار تین رکعات ہے اور زیادہ سے زیادہ مقدار گیارہ رکعات ہیں اور ایک قول کے مطابق تیرہ رکعات ہیں اگر کوئی شخص اس سے زیادہ رکعات ادا کر لیتا ہے تو اُس کے وتر جمہور کے نزدیک درست نہیں ہوں گے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: جس بات کو میں اختیار کرتا ہوں وہ یہ ہے: وتر کی ایک رکعت کو اس سے پہلے کی نماز کے ذریعے (سلام پھیر کر الگ کیا جائے گا)۔

وہ یہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص تین رکعات ادا کر لیتا ہے اور سلام نہیں پھیرتا تو میرے نزدیک اُس پر کوئی تنگی نہیں تاہم مجھے یہ بات پسند ہے وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر پھر وہ ایسا کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو بھی ٹھیک ہے۔

صاحب ہدایہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کو پیش کیا تھا اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام عینی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا کرتا تھا''۔

اسی روایت کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی شرط کے مطابق مستند ہے تاہم ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا ہے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے''۔

اس کے بعد امام عینی رحمۃ اللہ علیہ نے وتر کی رکعات تین ہونے اور ان کے آخر میں سلام پھیرنے کی تائید میں یہ روایت نقل کی ہے جسے چار ائمہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھتے تھے اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے۔

اس روایت کو بھی امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے البتہ اُن دونوں نے اسے نقل نہیں کیا اسی طرح امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں: وتر کی تیسری رکعت میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رکوع کے بعد پڑھی جائے گی اس کی دلیل وہ روایت ہے جس میں مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے

آخر میں دعائے قنوت پڑھی تھی اور یہ صورت رکوع کے بعد بھی ہو سکتی ہے' بلکہ ہماری دلیل وہ روایت ہے' نبی اکرم ﷺ نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی تھی۔ (امام شافعی کی دلیل کا جواب یہ ہے:) جو چیز نصف حصے سے زائد ہو' اُسے آخر قرار دیا جاتا ہے۔

صاحبِ ہدایہ کی اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے امام عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صاحبِ ہدایہ کا یہ کہنا کہ تیسری میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی' اس سے مراد تیسری رکعت ہے اور ان کا یہ کہنا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے گی' یہی وقت حضرت عمر' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت ابوموسیٰ اشعری' حضرت براء بن عازب' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت انس' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم' عبیدہ سلمانی' حمید طویل' ابن ابی لیلیٰ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' اسحاق بن راھویہ اور عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے۔

شیخ ابن المنذر نے حضرت ابوبکر صدیق اور سعید بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی اسی بات کا تذکرہ کیا ہے۔

ایوب سختیانی' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں طریقے جائز ہیں۔

طاؤس نے یہ بات بیان کی ہے' وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے' لیکن طاؤس کا یہ قول مردود ہے۔

شوافع میں سے ابن شریح نے ہمارے مذہب کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جو کہا ہے' رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی جائے گی تو صحیح روایت کے مطابق اُن کا مذہب یہی ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسکے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

شرح الارشاد میں یہ بات تحریر ہے' اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی تصریح نہیں کی ہے' تاہم اُن کے شاگردوں نے یہ بات بیان کی ہے' مناسب یہی ہے' اسے رکوع کے بعد پڑھا جائے' جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے' آدمی کو اختیار ہے' وہ رکوع سے پہلے پڑھ لے یا بعد میں پڑھ لے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تائید میں جو روایت نقل کی گئی ہے' اُسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے سوید بن غفلہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں' میں نے ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ وتر کے آخر میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور یہ سب حضرات ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

میرے علم کے مطابق شارحین میں سے کسی ایک نے بھی اس حدیث کو بیان نہیں کیا اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی طرف اس کی نسبت کی ہے۔

صاحبِ ہدایہ نے احناف کی تائید میں جو روایت نقل کی ہے' اُس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: اس روایت کو صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے' جن میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ شامل ہیں' ان کی نقل کردہ روایت کو امام نسائی' امام ابن ماجہ رحمہما اللہ نے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے وتر ادا کرتے ہوئے رکوع

سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں' جبکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے' جس میں پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون کی تلاوت کرتے تھے اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ لیا کرتے تھے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' اُن کی روایت کو امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

اس روایت کی سند میں ابان بن ابوعیاش نامی راوی متروک ہے۔

خطیب نے اسی طرح کی روایت کو نقل کیا ہے' تاہم وہ اس کے حوالے سے خاموش رہے ہیں۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' اس روایت کو حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب ''الحلیہ'' میں تحریر کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت وتر ادا کیے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی' مصنف نے کہا ہے' یہ روایت غریب ہے۔

☆☆☆☆

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' جسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''معجم اوسط'' میں نقل کیا ہے' (وہ بیان کرتے ہیں:)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کرتے تھے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھا کرتے تھے''۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم اوسط میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بھی نقل کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

اسود کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے اور جب وتر کی نماز کے اندر دعائے قنوت پڑھتے تھے تو رکوع سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ کسی بھی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے' صرف وتر میں رکوع سے پہلے پڑھتے تھے''۔

امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مصنف میں علقمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرام وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں کہ پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی' جبکہ امام شافعی کی رائے اس کے برخلاف

ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: رمضان کے آخری حصے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے جو آپ ﷺ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرمایا تھا: اُس وقت جب آپ ﷺ نے انہیں دعائے قنوت کی تعلیم دی تھی (آپ ﷺ نے فرمایا تھا:)

''اسے اپنے وتر میں کسی فصل کے بغیر شامل کو لو''۔

صاحب ہدایہ کی اسی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

اور پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی اس بات کے قائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حسن بصری ابراہیم نخعی عبداللہ بن مبارک اسحاق بن راھویہ اور ابوثور ہیں۔

منصور نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

ثوری کہتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی البتہ رمضان کے آخری نصف حصے میں نہیں پڑھی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: (وہ فرماتے ہیں:) کسی بھی صورت میں وتر یا صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے: وتر میں رمضان کے آخری نصف حصے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی ایک قول کے مطابق اُن کے نزدیک بھی پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی تاہم اُن کا مستند طور پر منقول مذہب یہی ہے وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کا مستحب ہونا رمضان کے آخری نصف حصے کے ساتھ مخصوص ہے۔

الروضہ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: ایک قول کے مطابق پورے رمضان کے مہینے میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی ایک قول کے مطابق پورے سال میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تصریح کی ہے: (رمضان کے) آخری حصے میں دعائے قنوت پڑھنا سنت ہے (ایک قول کے مطابق) دن کے وقت پڑھی جائے گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں اس بارے میں اختلاف ہے ایک قول کے مطابق یہ بات جائز ہے آدمی دعائے قنوت پڑھ لے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے ایک قول کے مطابق ایسا کرنا مستحب ہے بلکہ اُن کے جمہور اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے استحباب کا حکم رمضان کے آخری حصے کے ساتھ مخصوص ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے دعائے قنوت صرف رمضان کے مہینے میں پڑھی جائے گی بعض حضرات نے یہ کہا ہے رمضان کے ابتدائی نصف حصے میں پڑھی جائے گی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دعائے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور اس کا محل صبح کی نماز ہے۔

بعض حضرات نے یہ کہا ہے ہر نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: رمضان کے آخری نصف حصے میں دعائے قنوت پڑھنے کا قول صرف امام شافعی اور امام لیث بن سعد رحمہما اللہ کا ہے۔

میں (علامہ عینی) یہ کہتا ہوں: امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''مغنی'' میں یہ بات تحریر کی ہے' حضرت علی' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما' ابن سیرین' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اُسی بات کے قائل ہیں جو امام شافعی کا قول ہے۔

صاحب ہدایہ نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' اُس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

وتر میں دعائے قنوت کے بارے میں جو روایت ہے' اُسے چار مصنفین نے ابوثور' حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات تعلیم دیئے تھے' جنہیں میں وتر میں پڑھا کروں' اور ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں: جنہیں میں وتر کی دعائے قنوت میں پڑھوں (وہ یہ ہیں:)

''اے اللہ! ان لوگوں میں مجھے بھی ہدایت دے' جنہیں تو نے ہدایت دی ہے اور اُن میں مجھے بھی عافیت نصیب کر' جن کو تو نے عافیت نصیب کی ہے اور اُن میں تو میرا بھی والی بن جا جن کا تو والی بنا ہے اور تو جو مجھے عطاء کرتا ہے' اُس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے' مجھے اُس کے شر سے بچالے' بے شک تو ہی فیصلہ کر سکتا ہے' تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور جس کا تو حامی و ناصر ہو' اے پروردگار! وہ ذلیل نہیں ہوگا' اے ہمارے پروردگار! تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے ابوثور رحراء سعدی نے نقل کیا ہے' ان صاحب کا نام ربیعہ بن شیبان ہے اور ہمارے علم کے مطابق دعائے قنوت کے بارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے زیادہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اپنی مسند میں' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں' امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مستدرک میں نقل کیا ہے اور اس بارے میں خاموشی اختیار کی ہے' امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی سنن میں نقل کیا ہے اور اس میں کچھ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

اسی طرح امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کچھ لفظ اضافی نقل کیے ہیں۔

ایک اور روایت میں بھی الفاظ کا اختلاف ہے اور اُس میں بھی اضافی الفاظ منقول ہیں۔

اس حدیث کی بنیاد پر ہمارے اصحاب نے یہ دلیل دی ہے' وتر میں دعائے قنوت پڑھنے والے کے لیے یہ مستحب ہے' وہ اس دعا کو دعائے قنوت میں پڑھے۔

---

1 تلخیص البنایہ شرح الہدایہ از حافظ بدرالدین محمود العینی

1614- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُّوذِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي وَحَدَّثَنِيْ بِهِ اَبِيْ عَنْ جَدِّي حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُمِرْتُ بِالْوِتْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيَّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
مجھے وتر کی نماز ادا کرنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مجھے اس کا پابند نہیں کیا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن سعید بن حسن بن یوسف بن عبدالرحمٰن، ابوقاسم وراق مروزی اصل۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷/۳۲۶)۔

○ حسن بن یوسف بن عبدالرحمٰن ابوعلی معروف باخی ہرش۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷/۴۵۵)۔

○ سعید بن حسن بن یوسف بن عبدالرحمٰن، ابواسحاق وراق۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹/۹۶)۔

1615- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ- قَالَ سَعِيْدٌ- فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ فَقَالَ لِيْ ابْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ قُلْتُ لَهُ خَشِيْتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ .فَقَالَ اَوَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُسْوَةٌ

١٦١٤ اخرجه ابن شاهين في الناسخ و المنسوخ رقم (١٩٨) و من طريقه ابن الجوزي في العلل المتناهية (٧٧١) من طريق مروان بن معاوية عن عبد الله بن محرر -وقال الزيلعي في نصب الراية (١/١١٥): و فيه عبد الله بن محرر و هو ساقط- قال ابن حبان: كان يكذب ا- اه- قال الحافظ في التلخيص (٢/٣٩): من رواية عبد الله بن محرر و هو ضعيف جدا ا- اه- قلت: و ابن محرر: قال فيه ابن حبان في المجروحين (٢/٢٢ ٢٣): يروي عن قتادة الزهري - روى عنه عبد الرزاق و العراقيون - و كان من خيار عباد الله- ممن يكذب ولا يعلم و يقلب الاخبار و لا يفهم ا- ثم ساق باسناده الى ابن المبارك قال: لو خيرت بين ان ادخل الجنة و بين ان القى عبد الله بن محرر لاخترت ان القاه ثم ادخل الجنة- فلما رايته كانت بعرة احب الي منه ا- و ساق الى ابن معين قال: عبد الله بن محرر ليس بثقة ا- اه -و راجع ترجمته في (الميزان) للذهبي (٢/٥٠٠)- و الحديث اخرجه عبد الرزاق (٤٥٧٢) عن عبد الله بن محرر به-

١٦١٥ اخرجه مالك (١/١٣٠) في صلاة الليل: باب الامر بالوتر- و من طريق مالك اخرجه البخاري (٩٩٩) في الوتر: باب الوتر على الدابة و مسلم (٧٠٠) في صلاة المسافرين: باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت و الترمذي (٤٧٢) في الصلاة: باب ما جاء في الوتر على الراحلة و ابو داود (١٢٢٦) في الصلاة: باب التطوع على الراحلة و الوتر و النسائي (٣/٢٣٢) في قيام الليل: باب الوتر على الراحلة و ابن ماجه (١٢٠٠) في اقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر على الراحلة و احمد (٢/٥٧) والدارمي (١/٣٧٣) و الطحاوي في المعاني (١/٤٢٩) و ابو عوانة (٢/٣٤٢ ٣٤٣) و البيهقي في الكبرى (٢/٥) و ابن خزيمة (١٢٦٨) و ابن حبان (٢٤١٣) و عبد الرزاق (٤٥١٩) و الشافعي في السنن (٧٩) قال ابن عبد البر في (الاستذكار) (٥/٢٧٢): فيه اوضح الدلائل على ان الوتر ليس بواجب فرضا ولا يشبه المكتوبات: لان الاجماع منعقد انه لا يجوز لاحد ان يصلي على الدواب شيئا من فرائض الصلوات الا في شدة الخوف خاصة- و في غلبة المطر عليه اذا كان الماء فوقه و تحته فانهم اختلفوا في ذلك- وقد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يتنفل على البعير و يوتر عليه- فبان بذلك خروج الوتر عن طريق الوجوب ا- اه- وراجع بقية كلام ابن عبد البر في (الاستذكار)-

حَسَنَةٌ قُلْتُ بَلٰى .قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ.

☆☆ سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ کے راستے میں سفر کر رہا تھا۔ سعید بیان کرتے ہیں: جب مجھے یہ اندیشہ ہوا' صبح صادق ہونے والی ہے تو میں سواری سے اُترا اور وتر کی نماز ادا کر لی' پھر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے آ کر ملا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کی: تم کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے عرض کی: مجھے صبح صادق ہونے کا اندیشہ تھا' اس لیے میں نے سواری سے اتر کر وتر کی نماز ادا کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا کافی نہیں ہے تو میں نے جواب دیا: بالکل ہے' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر قرشی عدوی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ ساتویں طبقے کے اکابر اہلِ علم میں سے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۹/۱)۔

1616- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَيُصَلِّى التَّطَوُّعَ عَلَيْهَا حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِءُ بِرَاْسِهٖ اِيْمَاءً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اوپر ہی نوافل ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے ذریعے اشارہ کر کے (رکوع اور سجدہ) کیا کرتے تھے۔

۱۶۱۶ اخرجه البخاري (۱۰۰۰) في الوتر' باب الوتر في السفر' و (۱۰۹۵) في تقصير الصلاة' و النسائي (۲۳۲/۳) في قيام الليل' باب الوتر على الراحلة' و ابن ابي شيبة (۳۰۲/۲)' و احمد (۱۳/۲)' وا لبيهقي (۶/۲)' و الطحاوي في شرح المعاني (۴۲۹/۱) من طرق عن نافع' به- وقد روى من طرق عن ابن عمر غير ما مضى' فاخرجه عبد الله بن دينار عن ابن عمر' به- اخرجه البخاري (۱۰۹۶) في تقصير الصلاة' باب الايماء على الدابة' و مسلم (۷۰۰) في صلاة المسافرين' باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت' و النسائي (۲۴۴/۱) في الصلاة' باب الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة' و في القبلة (۶۱/۲)' باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة' و مالك في الموطا (۱۵۱/۱)' و عنه الشافعي في المسند (۸۰)' و احمد (۶۶/۲)' و اخرجه ايضاً: ابو عوانة (۳۴۳/۲)' و ابن حبان (۲۵۱۷)' و البيهقي (۴/۲) من طرق عن ابن دينار' به- و اخرجه سالم عن ابيه' به- علقه البخاري في صحيح (۱۰۹۸)' ووصله الاسماعيلي في (المستخرج) كما في (التغليق) لابن حجر (۴۲۳/۲)-ووصله ايضاً مسلم في المسافرين (۷۰۰)' باب جواز صلاة النافلة على الدابة......' و النسائي (۲۴۳/۱ - ۲۴۴) في الصلاة' و ابو داود في الصلاة (۱۲۲۴)' باب التطوع على الراحلة و الوتر' و ابن خزيمة (۱۰۹۰)' و البيهقي (۶/۲ - ۴۹۱)' و ابو عوانة (۳۴۲/۲)' و ابن الجارود في (المنتقى) (۲۷۰)' و احمد (۱۳۷/۲' ۱۳۸)' و ابن حبان (۲۴۲۱) من رواية سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه' به- و له شاهد من حديث جابر بمعناه' اخرجه مسلم (۵۴۰) في المساجد' باب تحريم الكلام في الصلاة' و النسائي (۶/۳) في السهو' باب رد السلام بالاشارة في الصلاة' و ابن ماجه (۱۰۱۸) في اقامة الصلاة' باب المصلي يسلم عليه كيف يرد' من رواية الليث بن سعد: حدثنا ابو الزبير عن جابر مرفوعاً' نحوه- و اخرجه النسائي (۶/۳) من رواية عمرو بن الحارث عن ابي الزبير عن جابر' نحوه- و اخرجه البخاري (۴۱۴۰) في المغازي' باب غزوة انمار من رواية عثمان بن عبد الله بن سراقة عن جابر' نحوه- و اخرجه محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن جابر ايضاً-اخرجه البخاري في الصلاة (۴۰۰) و في تقصير الصلاة (۱۰۹۴)' (۱۰۹۹)' و عبد الرزاق (۴۵۱۰)' (۴۵۱۶)-

1617- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنی سواری کے اوپر ہی وتر نماز ادا کر لیتے تھے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرلیا کرتے تھے)

1618- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رُبَّمَا أَوْتَرَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَرُبَّمَا نَزَلَ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری کے اوپر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے جب انہوں نے وتر ادا کرنے ہوتے تھے تو سواری سے اتر کر وتر ادا کر کیا کرتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بعض اوقات اپنی سواری کے اوپر ہی وتر ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات (نیچے اتر کر پھر وتر ادا کرتے تھے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عوف بن سفیان طائی، ابوجعفر حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273 یا 272ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۹۷)۔

2-باب مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ .

باب 2: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے

1619- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ.

١٦١٨ اخرجه عبد الرزاق (٤٥٤١) عن معمر عن ايوب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر به- و هذا مخالف لكل الروايات السابقة عن ابن عمر- و نافع مقدم في ابن عمر على سعيد بن جبير- و قد ذكر نافع وغيره ان ابن عمر كان يصلي الوتر على راحلته و يذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم فعل ذلك- و هذا اولى من قول ايوب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر-

١٦١٩ اخرجه ابو داود (١٤٣١) في الصلاة: باب في الدعاء بعد الوتر- و الترمذي (٤٦٥) في الصلاة: باب ما جاء في الرجل ينام عن الوتر او ينساه- و ابن ماجه (١١٨٨) في الصلاة: باب من نام عن وتر او نسيه- و الحاكم (٣٠٢/١) و البيهقي في الكبرى (٤٨٠/٢) و السنن الصغير (٧٥٨) و احمد (٣١/٣)- و قال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين) و صححه العراقي ايضا-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص وتر ادا کیے بغیر سو جائے یا وتر ادا کرنا بھول جائے تو وہ اسے صبح کے وقت ادا کرے یا اس وقت ادا کرلے جب اسے یاد آ جائے۔

1620- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ نَبِيْرَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلِمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِيْلَ لَهٗ اِنَّ اَحَدَنَا يُصْبِحُ وَلَمْ يُوْتِرْ .قَالَ فَلْيُوْتِرْ اِذَا اَصْبَحَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: ہم میں سے کوئی ایک شخص صبح کر لیتا ہے اور اس نے ابھی وتر ادا نہیں کیے ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ صبح کے وقت ہی وتر ادا کرلے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم سمرقندی کسائی، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۴/۵)، کشف حثیث (۶۰۵)۔

○ محمد بن اسماعیل جعفری۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶۸/۶)۔

1621- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِصَامٍ رَوَّادٌ حَدَّثَنَا نَهْشَلٌ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ فَاتَهُ الْوِتْرُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْضِهِ مِنَ الْغَدِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جو شخص رات کے وقت وتر ادا نہ کر پائے' وہ اگلے دن ان کی قضاء ادا کرلے''۔

۱۶۲۰ اخرجه الطبراني في الاوسط (۸۸۴۲) من رواية عبدالرحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل' فقيل له: ان احدنا يصبح و لم يوتر؛ يغلبه النوم! قال: (فليوتر اذا اصبح)- اه-وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث موصولا عن زيد بن اسلم' الا ابنه عبد الرحمن- و اخرجه جماعة مقطوعاً عن عطاء بن يسار)- اه -قلت: الذي في مصنف عبد الرزاق (۴۵۹۲)' و كذلك (الاستذكار) لابن عبد البر (۲۸۷/۵) (۶۸۲۹) قول عطاء بن ابي رباح؛ و سئل عن رجل لم يوتر حتى فجر الفجر! فقال: (قد فاته الوتر فلا يوتر)- اه - اخرجه عبد الرزاق عن ابن جريج عن عطاء' و حكاه ابن عبد البر عن عطاء' بنحوه -فلا اسناده في انشاء نردد لمذاهب الناس في الباب-

۱۶۲۱ رواد ضعيف' و نهشل كذبه ابن راهويه' و تركه غيره- وروى البيهقي نحو هذا المعنى عن ابن عمر من قوله موقوفاً عليه- راجع السنن الكبرى (۴۸۰/۲)' و المعرفة (۵۲۹۷)' و راجع لهذا الحديث ايضا : (الكامل) لابن عدي (۱۰۳۹/۳) (۲۵۲۱/۷)-

3-باب الْوِتْرُ بِخَمْسٍ اَوْ بِثَلَاثٍ اَوْ بِوَاحِدَةٍ اَوْ بِاَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ.

باب3: وتر پانچ ہوتے ہیں، وتر تین ہوتے ہیں، وتر ایک ہوتا ہے یا وتر پانچ سے زیادہ ہوتے ہیں

1622- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِى اَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ وَّاجِبٌ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوتِرْ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ. قَوْلُهُ وَاجِبٌ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ لَا اَعْلَمُ تَابَعَ ابْنَ حَسَّانَ عَلَيْهِ اَحَدٌ.

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

وتر حق ہے اور واجب ہے، جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے، وہ تین ادا کرلے جو شخص ایک ادا کرنا چاہے تو وہ ایک رکعت وتر ادا کرلے۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: اس روایت کا لفظ ''واجب'' محفوظ نہیں ہے اور مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے، جس نے اس حوالے سے ابن حسان نامی راوی کی مطابعت کی ہو۔

•••———•••———•••

وتر کی رکعات کی تعداد کی وضاحت

وتر کی رکعات کی تعداد کی تحقیق کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی نے سب سے پہلے ایک روایت نقل کی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر رات (کے نوافل کے آخر میں) ایک رکعت ہے۔

اس کے بعد امام طحاوی نے اس روایت کی مختلف اسناد نقل کی ہیں، پھر امام طحاوی تحریر کرتے ہیں: بعض حضرات نے اس روایت کو اختیار کیا ہے انہوں نے اس کی پیروی کی ہے اور اسے واصل قرار دیا ہے۔

جبکہ بعض دیگر افراد نے ان کے برخلاف رائے نقل کی ہے یہ دو حصوں میں تقسیم ہوگئے ہیں۔

۱۶۲۲- كذا اخرجه الدارقطني من رواية محمد بن حسان عن سفيان عن الزهري مرفوعا و اعله بابن حسان و به اعله ابن الجوزي ايضا كما في (تلخيص الحبير) لابن حجر (۲/ ۱۴)- لكنه - يعني: ابن الجوزي - صحفه فتعقبه ابن حجر فذكر انه ثقة- وعلى كل حال: فقد ورد الحديث عن سفيان عن الزهري به موقوفا على ابي ايوب: اخرجه النسائي (۳/ ۲۳۹) و الطحاوي في المعاني (۱/ ۲۹۱)- و تابعه على وقفه معمر: عند عبد الرزاق (۴۶۳۳)- و ابن اسحاق عند الحاكم (۱/ ۳۰۳)- و اخرجه جماعة عن الزهري باسناده عن ابي ايوب مرفوعا- به- فاخرجه ابو الربيع الزهراني: نا محمد بن حازم ابو معاوية: نا اشعث ابن سوار عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي ايوب رفعه- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۱۹۴۴) و (الكبير) (۴/ ۱۴۷) (۳۹۶۴)- و قال في (الاوسط): (لم يرو هذا الحديث عن اشعث الا ابو معاوية)- اه- و اخرجه بكر بن وائل عن الزهري باسناده مرفوعا- اخرجه ابو داود (۱۴۲۲) في الصلاة: باب كم الوتر؟ و البيهقي في المعرفة (۵۴۷۶)- و قال البيهقي في (المعرفة): (و هذا حديث قد رفعه بكر بن وائل و تابعه على رفعه: الاوزاعي و هو امام- و سفيان بن حسين و محمد بن ابي حفصة- و كذلك اخرجه و هب بن خالد عن معمر عن الزهري- و اخرجه جماعة عن الزهري فوقفوه على ابي ايوب: فيحتمل ان يكون يرويه مر فتياه مرة و من روايته اخرى)- اه- و اخرجه الاوزاعي عن الزهري مرفوعا و اختلف عليه فيه- كما سياتي في الذي بعده-

بعض نے یہ کہا ہے' وتر کے تین رکعات ہوتی ہیں اور ان میں صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا' جبکہ بعض نے یہ کہا ہے: وتر کی تین رکعت ہوتی ہیں' لیکن دو رکعات پڑھنے کے بعد بھی سلام پھیرا جائے گا اور آخر میں بھی سلام پھیرا جائے گا۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان " (نماز کے نوافل) وتر ایک رکعت ہوتی ہے"۔

ہمارے نزدیک یہ اس بات کا احتمال رکھتا ہے جو پہلے مؤقف کے قائلین نے بیان کی ہے اور اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے' یہ رکعت جفت (دو مزید رکعت) کے ساتھ ہو' جو اس سے پہلے ادا کی جا چکی ہوں اور یہ سب مل کر وتر (یعنی طاق) بن جائیں گے تو اس صورت میں وہ ایک رکعت' جفت نماز کو طاق کر دے گی۔

اس بات کو ان حضرات نے بیان کیا جنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہیں۔

جیسا کہ نافع بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو دو کر کے ادا کی جائیں' جب تمہیں صبح صادق ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم ایک رکعت ادا کر لو' یہ تمہاری نماز کو طاق کر دے گی۔

امام طحاوی نے اس روایت کی مختلف اسناد نقل کی ہیں۔

سالم بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنی جفت اور وتر نماز کے درمیان ایک مرتبہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

تو انہوں نے یہ بات بتائی کہ پہلے وہ جفت اور پھر طاق نماز ادا کیا کرتے تھے اور یہ سب مل کر مجموعی طور پر وتر بن جاتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ کہ وہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے' اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے' سلام پھیرنے سے مراد تشہد پڑھنا ہو اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے' وہ سلام پھیرنا ہو جس سے نماز ختم ہو جاتی ہے اور اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے۔

نافع نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی نماز میں ایک اور دو وتر میں سلام پھیر دیتے تھے۔ اور اس دوران کسی کام کے لیے بھی کہہ دیتے تھے۔

سالم بن عبداللہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں' پھر اس کے بعد انہوں نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! ہمارے لیے سواری تیار کرو' پھر وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور پھر انہوں نے ایک رکعت ادا کی تو ان تمام روایات میں اس بات کا ذکر ہے' وہ تین رکعت ادا کرتے تھے اور ایک اور دو رکعت کے درمیان فصل کرتے تھے' لہٰذا وتر کی نماز کے بارے میں ان سے متفقہ طور پر یہ بات منقول ہے: وہ تین رکعت ہوتی ہیں۔

اس بارے میں ان کے حوالے سے جو ذاتی رائے منقول ہے' اس بات کی تائید کرتی ہے' ہم اس سے پہلے جو نبی اکرم ﷺ

کا فرمان ذکر کر چکے ہیں' وتر کی رکعت ایک ہوتی ہے' اس میں اسی تاویل کا احتمال موجود ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

جیسا کہ عقبہ بن مسلم نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا کہ تم دن کے وتر سے واقف ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ مغرب کی نماز ہے' تو انہوں نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے' (یا یہ فرمایا: تم نے اچھی بات بیان کی ہے)۔[1]

1623- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِخَمْسٍ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِثَلَاثٍ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ پانچ رکعت ادا کرے' جو شخص چاہے وہ تین وتر ادا کر لے اور جو شخص چاہے وہ ایک رکعت وتر ادا کر لے"۔

1624- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دُبَيْسٍ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ يُوْسُفَ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْوِتْرُ خَمْسٌ اَوْ ثَلَاثٌ اَوْ وَاحِدَةٌ .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

وتر پانچ ہوتے ہیں' تین ہوتے ہیں یا ایک ہوتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عیسیٰ بن نجیح' ابوجعفر بن طباع بغدادی' نزیل اذنہ' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

---

[1] شرح معانی الآثار از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت' کتاب الصلوۃ' باب الوتر 277/1

۱۶۲۳- اخرجه النسائي (۳/۲۳۸) في قيام الليل: باب ذكر الاختلاف على الزهري في حديث ابي ايوب في الوتر' و ابن ماجه (۱۱۹۰) في اقامة الصلاة: باب ما جاء في الوتر بثلاث و خمس و سبع و تسع' و الدارمي (۱/۳۷۱)' و الطحاوي (۱/۲۹۱)' و الحاكم (۱/۳۰۲) و صححه' و ابن حبان (۲٤۱۰) و الطبراني في (الكبير) (۳۹٦۱) من طرق الاوزاعي' به- قال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/۱۷۱-۱۷۲) (٤۹۰): (سالت ابي عن حديث اخرجه الفرياني عن الاوزاعي عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (الوتر حق' فمن شاء اوتر بثلاث' و من شاء اوتر بخمس) و اخرجه عمر بن عبد الواحد عن الاوزاعي عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً' و لم يذكر ابا ايوب-قلت لابي: ايهما اصح: مرسل ام متصل؟ قال: لا هذا' ولا هذا- هو من كلام ابي ايوب- قال ابو محمد: اخبرنا العباس بن الوليد بن مزيد عن الاوزاعي' فقال: عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم - وروى بكر بن وائل و الزبيدي و محمد بن ابي حفصة و سفيان بن حسين و وهيب عن معمر فقالوا: كلهم -: عن الزهري عن عطاء بن يزيد بن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم -واما من وقفه: فابن عيينة' ومعمر- من رواية عبد الرزاق- و شعيب بن ابي حمزة)- اه- قلت: و اخرجه ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن عطاء عن ابي ايوب مرفوعاً ايضاً' اخرجه ابن حبان (۲٤۰۷) (۲٤۱۱)-

''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۸/۲)۔

○ یزید بن یوسف حمیری، ابویوسف شامی، سکن بغداد، وحدث بھا عن جماعۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲٦٦/۷)۔

1625- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَحْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ اَخْبَرَنِي ضُبَارَةُ بْنُ اَبِي السُّلَيْكِ حَدَّثَنَا دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ،

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ صبح سات رکعت ادا کرے جو چاہے وہ پانچ رکعت ادا کرے' جو شخص چاہے وہ تین وتر ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ایک وتر ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ دوید بن نافع، اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعیسیٰ شامی، نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳٦/۱)۔

1626- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَاِنْ شِئْتَ فَاَوْمِءْ اِيمَاءً۔

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم پانچ رکعت وتر ادا کرو' اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے تو تین ادا کرو اور اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے تو تین ادا کرو' اگر تم چاہو تو اشارے کے ساتھ پڑھ لو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابومحمد، اوابوحسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ہارون الرشید کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

۱٦۲۵ اخرجه النسائي (۲۳۹/۲) باب ذكر الاختلاف على الزهري في حديث ابي ايوب في الوتر' عن عمرو بن عثمان؛ حدثنا بقية' حدثني ضبارة بن ابي السليل' ثنا دويد بن نافع' به مرفوعاً۔

۱٦۲٦ اخرجه احمد (۴۱۸/۵) عن يزيد عن سفيان بن حسين' به۔ ذكره الهيثمي في المجمع (۲۴۴/۲) و قال: ا رجاله رجال الصحيح ا۔ اه۔

ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۱۰)۔

1627- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا بِنَحْوِهٖ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1628- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِخَمْسٍ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِثَلَاثٍ وَّمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ وَّمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اِلَّا اَنْ يُّوْمِءَ فَلْيُوْمِءْ . هٰكَذَا رَوَاهُ عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مَعْمَرٍ مُسْنَدًا .وَوَقَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَّوَقَفَهُ اَيْضًا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وتر حق ہے جو شخص چاہے وہ پانچ وتر ادا کرے' جو شخص چاہے وہ تین رکعت ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ایک رکعت وتر ادا کرے اور جو شخص صرف اشارہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہو' وہ اشارہ کرے۔

ایک سند کے حوالے سے یہ روایت مستند کے طور پر منقول ہے' جبکہ دیگر اسناد کے حوالے سے موقوف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ورد بن عبداللہ، ابوزکریا تمیمی مخرمی، وثقہ بغدادی، ان کا انتقال 262ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۴/۲۱۴)۔

○ ورد بن عبداللہ تمیمی، ابومحمد طبری، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۳۰)۔

○ عدی بن فضل تیمی، ابوحاتم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 171ھ میں ہوا۔

1629- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا مَوْقُوْفًا وَاَسْنَدَهُ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ اَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1630- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ نِيخَابَ الطِّيْبِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

۱۶۲۸- كذا اخرجه عدي بن الفضل عنهم معمر مرفوعاً و سبق من رواية عبد الرزاق عن معمر موقوفاً- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/ ۱۴): (وصحح ابو حاتم و الذهلي و الدارقطني في العلل و البيهقي و غير واحد وقفه و هو الصواب)- اه-

۱۶۲۹- انظر تخريج الحديث الاول في هذا الباب-

بْنُ صَالِحِ الْوُحَاظِيُّ اَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ تَمِيمٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَبِي غَالِبٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِكَمْ اُوتِرُ قَالَ بِوَاحِدَةٍ. قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُطِيقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ فَبِثَلَاثٍ. ثُمَّ قَالَ بِخَمْسٍ ثُمَّ قَالَ بِسَبْعٍ. قَالَ اَبُو اُمَامَةَ فَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کتنے وتر ادا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک' میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تین' پھر انہوں نے فرمایا: پانچ' پھر فرمایا: سات۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کاش! اس وقت میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاء کردہ رخصت کو اختیار کرلیا ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن نجاب، ابوحسن طیبی، نزیل بغداد، قال خطیب بغدادی: ولم اسمع فیہ اخیراً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵/۴)۔ وفی (ط): احمد بن اسحاق بن بنجاب، وتصحیح من تبصیر منتبہ (۱۴۲۹/۴)۔

○ ھوابراہیم بن حسین بن علی ہمدانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مامون'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۴۸/۱-۴۹)، سیر اعلام نبلاء (۱۸۴/۱۳-۱۹۲)۔ وفی (ط): ابراہیم بن حسن ھمرانی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معتمر بن سلیمان تیمی، ابومحمد بصری، یلقب بالطفیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶۳/۲)۔

○ ابوغالب، صاحب ابی امامۃ، بصری، نزل اصبہان، قیل: اسمۃ حزور، وقیل: سعید بن حزور، وقیل: نافع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کرجاتے ہیں۔، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۰/۲)۔

1631 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوْتِرُ بَعْدَهُمَا بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَيَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ).

۱۶۲۰- الحديث ذكره الحافظ في التلخيص (۳۰/۲) ساكتاً عليه، و الذهبي امامة حديث آخر- اخرجه احمد في المسند (۲۶۹/۵) و الطبراني كما في التلخيص (۳۰/۲) من حديث ابي غالب عن ابي امامة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بتسع حتى اذا بدن و كثر لحمه: اوتر بسبع، وصلى ركعتين و هو جالس فقرا ب (اذا زلزلت) و (قل يايها الكافرون)۔

☆☆ سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن دو رکعت والی بعد کی رکعت کو وتر بناتے تھے ان دو رکعت میں "سورۃ الاعلیٰ" اور سورۃ الکافرون" پڑھتے تھے جب کہ وتر والی رکعت میں سورۃ الاخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

سعید بن عفیر: سعید بن کثیر بن عفیر انصاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۹۵)۔

4-باب لاَ تُشَبِّهُوا الْوِتْرَ بِصَلاَةِ الْمَغْرِبِ .

باب 4: وتر کی نماز کو مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو

1632- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لاَ تُوتِرُوا بِثَلاَثٍ أَوْتِرُوا

۱۶۳۱- اخرجه الحاكم (۱/۳۰۵)، و (۲/۵۲۰)، و البيهقي (۳/۳۷، ۳۸)، و البغوي في (شرح السنة) (۹۷۳)، و الطحاوي في المعاني (۱/۲۸۵)، و ابن حبان (۲۴۳۲) -وقال الحاكم (صحيح على شرط الشيخين) -و اخرجه ابن حجر في (نتائج الافكار) (۱/۵۱۳) من طريق البيهقي، ثم قال ابن حجر: (هذا حديث حسن، اخرجه محمد بن نصر في كتاب قيام الليل عن محمد بن يحيى الذهلي عن سعيد ابن كثير بن عفير، و هو المذكور في روايتنا- فوقع لنا بدلاً عالياً، و رجاله رجال البخاري، لكنه لم يخرج ليحيى بن ايوب الا استشهاداً) - اه -وقال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۱۹): (وتفرد به يحيى بن ايوب، و فيه مقال، و لكنه صدوق- قال العقيلي في الضعفاء (۴/۳۹۲): اسناده صالح، و لكن حديث ابن عباس و ابي بن كعب باسقاط المعوذتين اصح - و قال ابن الجوزي: انكر احمد و يحيى بن معين زيادة المعوذتين، وروى ابن السكن في صحيحه له شاهداً من حديث عبد الله بن سرجس باسناد غريب) - اه -و اخرجه ابو داود (۱/۴۵۱-۴۵۲) كتاب الصلاة، باب ما يقرا في الوتر (۱۴۲۴)، و الترمذي (۴۶۳) ابواب الصلاة، باب ما جاء فيما يقرا به في الوتر، و ابن ماجه (۱۱۷۳) في اقامة الصلاة السنة فيها، باب ما جاء فيما يقرا به في الوتر، و البغوي في شرح السنة (۲/۴۹۸)، و الحاكم (۲/۵۲۰-۵۲۱)، و البيهقي (۳/۳۸)، و ابن حجر في (النتائج) (۱/۵۱۲) من طريق الامام احمد (۶/۲۲۷)، من طريق محمد بن سلمة الحراني، ثنا خصيف عن عبد العزيز بن جريج قال: سالت عائشة -رضي الله عنها-: باي شيء كان يقرا رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوتر؟ قالت: كان يقرا في الركعة الاولى: (سبح اسم ربك الاعلى) و في الثانية: (قل يايها الكافرون) و في الثالثة: (قل هو الله احد) و (قل اعوذ برب الفلق) و (قل اعوذ برب الناس) -وقال الترمذي: (حسن غريب) - و قال ابن حجر: (حديث حسن) -

۱۶۳۲- اخرجه الحاكم (۱/۳۰۴) من طريق عبد الله بن سليمان شيخ الدارقطني به- وقال: صحيح على شرطهما، و اخرجه البيهقي (۳/۳۱)، و في المعرفة (۵۵۰۹) و ابن حبان (۲۴۲۹) من طرق عن ابن وهب به- و سياتي في الذي بعده من وجه آخر عن سليمان بن بلال به- و اخرجه الحاكم (۱/۳۰۴) و البيهقي (۳/۳۱، ۳۲) من رواية الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن عراك بن مالك عن ابي هريرة مرفوعاً نحوه- قال الحافظ في التلخيص (۲/۳۰): (ورجاله كلهم ثقات، ولا يضره وقف من وقفه) - اه- قال البيهقي في (المعرفة) (۵۵۱۱-۵۵۱۴): (وهذا يخالف قول من جعلها ثلاثاً كالمغرب في الظاهر- و المراد من الخبر: الزيادة فيها، و ترك الاقتصار فيها على الثلاث، كما اختاره الشافعي، و ذهب في الاختيار الى رواية الزهري- و بالله التوفيق) - اه- قلت: و سياتي في الباب الذي بعده- ان شاء الله تعالى- قول من جعلها ثلاثاً كالمغرب-

بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ وَلَاتُشَبِّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ . وَاللَّفْظُ لِمَوْهَبِ بْنِ يَزِيْدَ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین رکعت وتر ادا نہ کرو پانچ یا سات رکعت ادا کرو اور اسے مغرب کی نماز کے مشابہہ نہ کرو۔

یہ الفاظ موہب بن یزید کے ہیں اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1633- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَعَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تُوْتِرُوا بِثَلَاثٍ وَّاَوْتِرُوا بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ وَلَاتُشَبِّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین رکعت وتر ادا نہ کرو پانچ رکعت یا سات رکعت ادا کرو' اسے مغرب کی نماز کے مشابہہ نہ کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدملک بن مسلمۃ بن یزید، عن لیث وابن لھیعۃ ۔ قال ابن یونس: منکر حدیث ۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: یروی مناکیر کثیرۃ عن اھل مدینۃ ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۴۱۲)۔

1634- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدًا صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَةً فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ .

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے عشاء کے بعد ایک رکعت ادا کی تو میں نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۳۴- اخرجه الطبراني في الاوسط (۲/۲۰۰) رقم (۲۰۲۸): حدثنا احمد بن زهير قال: نا القاسم بن محمد المروزي' به- و هو في مجمع البحرين رقم (۱۰۹۱)- و اخرجه البزار في مسنده (۱/۲۵۵- كشف) رقم (۷۴۱) من طريق البخاري: ثنا عبد الله بن عثمان' به- و الحديث ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۲/۲۴۲) و قال: (فيه جابر الجعفي: و ثقه الثوري وغيره' و ضعفه الائمة)- اه- اخرجه عبد الرزاق (۴۶۴۲' ۴۶۴۷) (۴۶۵۱) من وجود عن سعد بن ابي وقاص: انه كان يوتر بواحدة- و هو عند البيهقي (۳/۲۵) و ابن نصر في قيام الليل ص (۱۱۹' ۱۲۲)- و ذكره مالك ص (۱/۱۲۵) عن ابن شهاب ان سعد بن ابي وقاص كان يوتر بعد العشية بواحدة' و قال مالك: (وليس على هذا العمل عندنا' و لكن ادنى الوتر ثلاث)- اه- و راجع (الاستذكار) لا بن عبد البر (۵/۲۸۴)- وقد ورد الوتر بواحدة مرفوعا من حديث عائشة و ابن عباس- فاما حديث عائشة: فاخرجه ابو داود (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) في الصلاة' باب في صلاة الليل' و النسائي (۲/۳۰) في الاذان' باب في ايذان المؤذنين الائمة بالصلاة' و (۳/۶۵) في السهو' و ابن ماجه (۱۱۷۷) في الاقامة' باب ما جاء في الوتر بركعة' و ابن ابي شيبة (۲/۲۹۱)- و اما حديث ابن عباس: فاخرجه مالك في الموطا (۱/۱۲۱-۱۲۲)' و من طريقه البخاري (۱۸۳ و مواضع اخرى) في الوضوء' باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره' ومسلم في صلاة المسافرين (۷۶۳)' باب الدعاء في صلاة الليل و قيامه' و الترمذي في الشمائل (۲۶۲)' و النسائي (۳/۲۱۰) في قيام الليل باب ذكر ما يستفتح به القيام' و ابو داود في الصلاة (۱۳۶۷) باب في صلاة الليل' و ابن ماجه (۱۳۶۲) في اقامة الصلاة والسنة فيها' باب ما جاء في كم يصلي بالليل-

5-باب الْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ.

باب5: وتر کی بھی تین رکعت ہوں گی جیسے مغرب کی تین رکعت ہوتی ہیں

1635- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ الدُّولَابِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وِتْرُ اللَّيْلِ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ .يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا هٰذَا يُقَالُ لَهُ ابْنُ اَبِى الْحَوَاجِبِ ضَعِيْفٌ .وَلَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْاَعْمَشِ مَرْفُوْعًا غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
رات کے وتر تین ہیں' جس طرح دن کے وتر (یعنی مغرب کی نماز) کی تین رکعت ہیں۔
اس روایت کو نقل کرنے والے راوی یحییٰ بن زکریا کو ابن ابوالحواجب کہا جاتا ہے اور یہ ضعیف ہے' صرف اسی نے اس کو اعمش نامی راوی کے حوالے سے منقول کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

- حسن بن رشیق عسکری، مصری۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲/۲۳۸)۔
- محمد بن احمد بن حماد د۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یتکلمون فیہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: منتظم (۶/۱۶۹)، و''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی (۱۴/۳۰۹)۔

1636- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر ادا کیا کرتے تھے۔

1637- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ لِى ابْنُ عُمَرَ اَلَيْسَ لَكَ فِى

۱۶۳۵- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/۴۵۱) رقم (۷۷۳) من طريق المصنف- و اخرجه البيهقي في الكبرى (۲/۳۰-۳۱) كتاب الصلاة: باب من اوتر بثلاث موصولات من رواية ابن نمير عن الاعمش' به موقوفاً مثله- ثم قال: (هذا صحيح من حديث عبد الله بن مسعود من قوله غير مرفوع- و قد رفعه يحيى بن زكريا بن ابي الحواجب الكوفي عن الاعمش' و هو ضعيف' و روايته تخالف رواية الجماعة عن الاعمش)- اه-وله شاهد عن عائشة مرفوعاً: (الوتر ثلاث كثلاث المغرب)- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۷۱۷۰) من رواية ابي بحر البكراوي: ثنا اسماعيل بن مسلم عن الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة' به مرفوعاً- و هو في مجمع البحرين رقم (۱۰۸۹)- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن الحسن الا اسماعيل بن مسلم' تفرد به ابو بحر)- اه- قال الهيثمي في المجمع (۲/۲۴۲): (فيه ابو بحر البكراوي' و فيه كلام كثير)- اه-

۱۶۳۶- تقدم في باب صفة الوتر' و انه ليس بفرض-

رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قُلْتُ بَلٰى .قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ .

☆☆ سعید بن یسار بیان کرتے ہیں: میں نے سواری سے اتر کر وتر ادا کیے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کا اسوۂ حسنہ کافی نہیں ہے' میں نے عرض کی: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری کے اوپر ہی وتر ادا کیا کرتے تھے۔

6-باب فَضِيلَةِ الْوِتْرِ. باب 6: وتر کی فضیلت

1638- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِىَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ .

☆☆ حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطاء کی ہے' جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے' وہ وتر کی نماز ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کو عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق تک اس کا وقت مقرر کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن حماد بن مسلم' تجیبی' ابوموسیٰ' انصاری' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۷/۲)۔

1639- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَبْدُ

۱۶۳۷- تقدم في باب صفة الوتر' و انه ليس بفرض-

۱۶۳۸- اخرجه ابو داود (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة' باب استحباب الوتر' رقم (۱۴۱۸) و الترمذي (۴۵۱) كتاب الوتر' باب فضل الوتر' و ابن ماجه (۱۱۶۸) في الاقامة' باب ما جاء في الوتر' و الحاكم (۳۰۶/۱) في الوتر' باب الوتر حق' و البيهقي (۴۶۹/۲) في الصلاة' باب تاكيد صلاة الوتر' من رواية يزيد بن ابي حبيب باسناده- وقال الترمذي: (غريب لا نعرفه الا من حديث يزيد بن ابي حبيب)- و قال الحاكم: (صحيح الاسناد' و لم يخرجاه)- و قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۰۹/۲): (و اخرجه ابن عدي في الكامل' و نقل عن البخاري انه قال: لا يعرف سماع بعض هؤلاء من بعض)- اه- و ذكر الذهبي في (المغني) (۳۵۷/۱) عبد الله بن ابي مرة الزوفي عن خارجة' قال: (لم يصح خبره)- و ذكر السيوطي ان عبد الله الزوفي و من فوقه' ليس لهم في السنة الا هذا الحديث- راجع (تحفة الاحوذي) للمباركفوري (۴۴۰/۲)-و اخرجه النسائي في الكنى -ايضاً- كما في نصب الراية (۱۰۹/۲) عن قتيبة بن سعيد عن الليث بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب باسناده-

۱۶۳۹- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۴۴۸/۱- ۴۴۹) رقم (۷۶۸) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الطبراني في الكبير (۲۵۳/۱۱) رقم (۱۱۶۵۲) من طريق منصور بن ابي مزاحم' ثنا عبد الحميد الحماني' به- و الحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (۱۱۰/۲) و نقل عقبه كلام الدارقطني هذا -و الحديث ذكره -ايضاً- عبد الحق الاشبيلي في الاحكام الوسطى (۴۴/۲) وقال: (والنضر هذا ضعيف عن الجميع؛ ضعفه البخاري و احمد بن حنبل و ابو حاتم و ابو زرعة و النسائي' و يحيى ابن معين يقول فيها لا تحل الرواية عنه' و قد ضعفه غير هؤلاء)- اه-

الْحَمِيْدِ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَبُوْ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْهِمْ يُرَى الْبِشْرُ اَوِ السُّرُوْرُ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَّهِیَ الْوِتْرُ. اَلنَّضْرُ اَبُوْ عُمَرَ الْخَزَّازُ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے خوشی اور سرور کی کیفیت نمایاں تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو مزید ایک نماز عطاء کی ہے اور وہ وتر کی نماز ہے۔

اس روایت کا راوی ابوعمر نضر خزاز ضعیف ہے۔

1640- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَكَثْنَا زَمَانًا لَا نَزِيْدُ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاجْتَمَعْنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ زَادَكُمْ صَلَاةً. فَاَمَرَنَا بِالْوِتْرِ. مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِیُّ ضَعِيْفٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک طویل عرصہ ایسا گزر گیا کہ ہم پانچ نمازوں کے علاوہ مزید کوئی نماز نہیں ادا کرتے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم اکٹھے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک اور نماز عطاء کی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وتر ادا کرنے کی تلقین کی۔

اس روایت کا راوی (یعنی عبیداللہ) محمد بن عبیداللہ عزیم ضعیف ہے۔

7-بَاب مَا يُقْرَاُ فِیْ رَكَعَاتِ الْوِتْرِ وَالْقُنُوْتِ فِيْهِ.

باب 7: وتر کی رکعت میں کون سی سورت کی قرأت کی جائے' اس میں دعائے قنوت پڑھنا

1641- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ- قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رُبَّمَا قَالَ الْمُسَيَّبُ عَنْ عَزْرَةَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

١٦٤٠- اخرجه احمد في (المسند) (٢/ ١٨٠، ٢٠٨) عن الحجاج بن ارطاة، و (٢/ ٢٠٦) عن المثنى بن الصباح، كلاهما عن عمرو بن شعيب به- و الحجاج مدلس، و المثنى ضعيف و العرزمي متروك، فلا يصح الحديث عن عمرو بن شعيب، و الله اعلم- و الحديث ذكره عبد الحق في الاحكام الوسطى (٢/ ٤٤)، و قال: (وكان حجاج يدلس حديث العرزمي عن عمرو ابن شعيب)- اه- و للحديث شواهد عن ابن عمر، و غيره، انظر: (نصب الراية) للزيلعي (٢/ ١١٠، ١١١)- قال البزار- كما في نصب الراية (٢/ ١١١)-: (وقد روي في هذا المعنى احاديث كلها معلولة)- اه-

١٦٤١- اخرجه النسائي (٣/ ٢٣٥) في قيام الليل: باب ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابي ابن كعب في الوتر عن اسحاق بن ابراهيم، حدثنا عيسى بن يونس بن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب، به- و اخرجه من طريق يحيى بن موسى، اخبرنا عبد العزيز بن خالد، حدثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب، به-

يَقْرَأُ فِيهَا بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَكَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَكَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ . مَرَّتَيْنِ يُسِرُّهُمَا وَالثَّالِثَةَ يَجْهَرُ بِهَا وَيَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ.

☆☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے' جن میں سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے' آپ رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے' جب آپ سلام پھیر دیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

''پاک ہے وہ بادشاہ جو ہر عیب سے پاک ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ یہ الفاظ پست آواز میں پڑھتے تھے اور تیسری مرتبہ بلند آواز میں کھینچ کر ادا کرتے تھے۔

•••——•••——•••

وتر کی نماز میں قرأت کا طریقہ

وتر کی نماز میں قرأت کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:

احناف کے نزدیک وتر کی ہر رکعت میں قرأت کرنا واجب ہے اور یہ بات مستحب ہے' پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی جائے' کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول روایت میں مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ' دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے اور آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھی جائے گی' البتہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھی جائے گی' ان رکعات کی پہلے الگ سے نیت کی جائے گی اور تیسری رکعت کی وتر کے لیے الگ سے نیت کی جائے گی' دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا جائے گا' البتہ اگر کوئی شخص کسی ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو' جو تین رکعت ہی پڑھاتا ہو تو اب اس صورت میں مقتدی نماز نہیں پڑھے گا' البتہ ایسے شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے علاوہ کسی شخص کا تنہا نماز ادا کرتے ہوئے ایک ہی مرتبہ تین رکعت ادا کر لینا مکروہ ہے' اسی طرح پہلی دو رکعت ادا کیے بغیر صرف ایک رکعت وتر ادا کرنا بھی مکروہ ہے' خواہ وہ نمازی مسافر ہو یا بیمار شخص ہو۔

شوافع کے نزدیک جو شخص تین رکعت نماز ادا کر رہا ہو' اس کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ کی دوسری رکعت میں الکافرون کی اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین کی تلاوت کرے' البتہ جو شخص تین سے زیادہ وتر ادا کرنا چاہتا ہو' اس کے لیے بھی یہ مناسب ہے' وہ انہی سورتوں کی تلاوت کرے۔

کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ' دوسری رکعت میں سورہ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص اور معوذتین کی تلاوت کرتے تھے۔

حنابلہ کے نزدیک تیسری رکعت میں صرف سورۃ الاخلاص پڑھ لینا مستحب ہے کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے مذکورہ روایت کا تقاضا یہی ہے جہاں تک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مذکور روایت کا تعلق ہے تو یہ ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کے ایک راوی یحییٰ بن ایوب کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے روایت کے الفاظ میں "معوذتین" کے اضافے کو درست قرار نہیں دیا گیا ہے۔

1642- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَيَقُولُ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ.

☆☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے اور رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے، پھر جب آپ سلام پھیرتے تھے تو "سبحان الملك القدوس" پڑھتے تھے اور آخری مرتبہ میں آواز کو بلند کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے:

رب الملائكة والروح .

"فرشتوں اور روح کا پروردگار"۔

1643- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زُبَيْدٍ وَّطَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوتِرُ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُو حَفْصٍ الْاَبَّارُ وَيَحْيَى بْنُ اَبِي زَائِدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زُبَيْدٍ وَّطَلْحَةَ . وَرَوَاهُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ مَعْنٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عن طَلْحَةَ وَحْدَهُ .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

الفقہ الاسلامی وادلتہ از ڈاکٹر وہبہ زحیلی المبحث السابع صلوٰۃ الوتر

۱۶۴۲- اخرجه البيهقي في سننه (۲/ ۳۸-۳۹) من طريق مسعر عن زبيد به- واخرجه ايضاً في سننه (۳۸/۳) كتاب الصلاة: باب ما يقرا في الوتر بعد الفاتحة من طريق حصين عن ذر عن سعيد ابن عبد الرحمن به- وسياتي بعد هذا مباشرة من طريق اخرى عن زبيد و طلحة عن ذر به-

۱۶۴۳- اخرجه البيهقي في سننه (۳۸/۳) كتاب الصلاة: باب ما يقرا في الوتر بعد الفاتحة- من طريق المصنف- و اخرجه ابو داود (۱۴۲۳) في الصلاة: باب ما يقرا في الوتر، و ابن ماجه (۱۱۷۱) في الاقامة: باب ما جاء فيما يقرا في الوتر من رواية عثمان بن ابي شيبة و ابن حبان (۲۴۳۶) باب ذكر اباحة الوتر بثلاث ركعات لمن اراد من رواية ابن معين كلاهما عن ابي حفص الابار عن الاعمش عن زبيد و طلحة عن ذر باسناده- و اخرجه ابو داود (۴۲۳) من رواية محمد بن انس عن الاعمش به- و اخرجه النسائي (۲۴۴/۳) في قيام الليل: باب نوع آخر من القراءة في الوتر من رواية ابي جعفر الرازي عن الاعمش به- و اخرجه النسائي (۲۴۴/۳) من رواية محمد بن الحسين بن ابراهيم بن اشكاب و ابن حبان (۲۴۵۰) من رواية محمد بن عبد الله بن نمير كلاهما عن محمد بن ابي عبيدة عن ابيه عن الاعمش باسناده-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعد بن عثمان دشتکی - ابومحمد رازی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۸۶/۱)۔

1644- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بِتُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لأَنْظُرَ كَيْفَ يَقْنُتُ فِي وِتْرِهِ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ ثُمَّ بَعَثْتُ أُمِّي أُمَّ عَبْدٍ فَقُلْتُ بِيتِي مَعَ نِسَائِهِ فَانْظُرِي كَيْفَ يَقْنُتُ فِي وِتْرِهِ فَأَتَتْنِي فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ .أَبَانُ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ٹھہر گیا تاکہ اس بات کا جائزہ لوں کہ وتر کی نماز میں دعائے قنوت کب پڑھتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی پھر میں نے اپنی والدہ سیدہ اُم عبد کو بھیجا اور ان سے کہا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کے ہاں ٹھہریں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں دعائے قنوت کیسے پڑھتے ہیں' تو میری والدہ نے آ کر مجھے یہ بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی تھی۔

اس روایت کا ایک راوی ابان متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن محمد بن صباح زعفرانی، ابوعلی بغدادی، صاحب شافعی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ یا اس سے ایک سال قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۰/۱)۔

1645- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي

۱۶۴۴ الحديث أخرجه ابن عدي في الكامل (۲/ ۵۸ - بتحقيقنا) و العقيلي في الضعفاء الكبير (۱/ ۳۸) من طريق أبان به- و من هذا الوجه أيضاً أخرجه ابن أبي شيبة و البيهقي (۳/ ۴۱)- وله طريق آخر ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۱۲۴) و عزاه للخطيب البغدادي في (كتاب القنوت) و ذكره ابن الجوزي في (التحقيق) من جهة الخطيب من رواية منصور بن أبي مزاحم عن شريك عن منصور عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله مرفوعاً نحوه- و شريك سيء الحفظ أيضاً- وله شواهد من حديث جماعة من الصحابة منهم: ابن عباس: أخرجه أبو نعيم في (الحلية) و استغربه؛ و ابن عمر- أخرجه الطبراني في (الأوسط) و ذكر أن سعيد بن سالم القداح تفرد به عن عبيد الله بن عمر- كما قال الزيلعي في نصب الراية (۲/ ۱۲۴) و حديث ابن عمر هذا أخرجه الطبراني في الأوسط رقم (۷۸۹۵)- و قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲/ ۱۴۱): (فيه سهل بن العباس الترمذي قال الدارقطني: ليس بثقة)- اه-

الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ- قَالَ- فَاَرْسَلْتُ اُمِّي اِلَيْهِ الْقَابِلَةَ فَاَخْبَرَتْنِي اَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ.

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگلے دن میں نے اپنی والدہ کو بھیجا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن غنام بن حفص بن غیاث۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ کذا سماہ ابن ماکولا فی اکمال (۷/ ۲۸)، ودارقطنی فی (المؤتلف والمختلف) (۴/ ۱۷۶۵)، وحکاہ ابن ناصر دین فی (توضیح مشتبہ) (۶/ ۱۸۸)۔ وحکی ایضاً عن باوردی انہ سماہ عبید اللہ بن غنام، وذکرہ مزی فی (تہذیب الکمال) (۲۰/ ۲۲۷)۔

1646- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ عَنْ سَلَامٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا يَقُولُونَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ اٰخِرِ الْوِتْرِ وَكَانُوْا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ.

★★ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی رضی اللہ عنہم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے' یہ صحابہ کرام بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1647- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد سلام نہیں

۱۶۴۶- تفرد به الدارقطني من هذا الوجه- و عمرو بن شمر منكر الحديث- كما قال البخاري و كذبه غيره - قال ابن حبان في المجروحين (۲/ ۷۵): (كان ممن يروي الموضوعات عن الثقات)- و الحديث ذكره الشوكاني في نيل الاوطار (۳/ ٤٤) و اعله بعمرو بن شمر هذا- و مع ذلك فمتنه هذا يخالف الاحاديث السابقة في القنوت قبل الركوع-

۱۶۴۷- اخرجه النسائي (۳/ ۲۳۵) في قيام الليل باب كيف الوتر بثلاث: اخبرنا اسماعيل ابن مسعود و حدثنا بشر بن المفضل حدثنا سعيد عن قتادة باسناده و مثله-و اخرجه الحاكم (۱/ ۳۰٤) من رواية يحيى بن ابي طالب ثنا عبد الوهاب بن عطاء انبا سعيد-و من رواية ابي الهيثم بن موسى: ثنا عيسى بن يونس ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة باسناده بلفظ: (لا يسلم في الركعتين الاوليين من الوتر): كذا ذكره الحاكم وقال: (صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه)- اه -وقتادة مدلس و قد عنعن في هذا الاسناد- و سعيد كان قد اختلط باخرة- وقد روى عبد الرزاق (٤٦٦٧) عن معمر عن هشام بن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بخمس ما يقعد بينهن- وروى نحو ذلك عن ام سلمة و غيرها-و عن عطاء عن ابن عباس قال: (الوتر مثل صلاة المغرب الا انه لا يجلس الا في الثالثة)- اخرجه عبد الرزاق (٤٦٧١) و اخرجه ايضاً (٤٦٧٢) عن عبد الله بن محرر عن قتادة ان ابا موسى الاشعري و ابا هريرة و ابن عمر كانوا يسلمون فيها بين الركعتين و الوتر لكن ابن محرر ضعيف جداً كما سبق-

پھیرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن سلیمان، ابوعبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۳۰/۳)۔

1648- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ الرُّكُوْعِ .

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدوھاب بن عبدمجید بن صلت، ثقفی، ابومحمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۸/۱)۔

1649- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ

١٦٤٨- اخرجه البخاري (١٠٠١) في الوتر' باب القنوت قبل الركوع و بعده' و مسلم (٦٧٧) في المساجد' باب استحباب القنوت في جميع الصلاة' و ابو داؤد (١٤٤٤) في الصلاة' باب القنوت في الصلوات' و النسائي (٢٠٠/٢) في التطبيق' باب القنوت في صلاة الصبح' و ابن ماجه (١١٨٤) في الاقامة' باب ما جاء في القنوت قبل الركوع و بعده' من رواية ايوب عن محمد بن سيرين عن انس' به-و اخرجه مسلم (٦٧٧)' و ابو داؤد (١٤٤٥)' و احمد (١٨٤/٣)' و ابو عوانة (٢٨٦/٢) من رواية حماد بن سلمة عن محمد بن سيرين عن انس' به-واخرجه مسلم (٦٧٧)' و احمد (٢٥٩/٣)' و ابو عوانة (٢٨١/٢) من طريق شعبة عن موسى ابن انس عن انس' به- و اخرجه البخاري (١٠٠٣) في الوتر' و مسلم (٦٧٧) في المساجد' والطحاوي في المعاني (٢٤٤/١)' و احمد (١١٦/٣) من رواية سليمان التيمي عن ابي مجلز-: لا حق بن حميد- عن انس بن مالك' به- و اخرجه البخاري (٢٨١٤) في الجهاد' و في المغازي (٤٠٩٥)' و مسلم (٦٧٧) في المساجد' و ابو عوانة (٢٨٦/٢)' و احمد (٢١٥/٣) من رواية مالك عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس' به- و اخرجه همام عن اسحاق بن عبد الله ابن ابي طلحة بمتابعة مالك' و من هذا الوجه اخرجه البخاري في الجهاد (٢٨٠١)' و في المغازي (٤٠٩١)' و احمد (٢١٠/٣' ٢٨٩)' و الدارمي (٣٧٤/١)' و الطحاوي (٢٤٤/١)-و اخرجه عاصم الاحول عن انس' به- اخرجه البخاري في الوتر (١٠٠٢)' و في الجنائز (١٣٠٠)' و في الجزية (٣١٧٠)' وفي المغازي (٤٠٩٦)' و في الدعوات (٦٣٩٤)' و في الاعتصام (٧٣٤١)' و مسلم (٦٧٧) في المساجد' و الدارمي (٣٧٤/١)' و عبد الرزاق (٤٩٦٣)' و احمد (١٦٧/٣)' و الطحاوي (٢٤٣/١' ٢٤٤)' و ابو عوانة (٢٨٥/٢)' و البيهقي في الكبرى (١٩٩/٢)' و البغوي (٦٢٥) من رواية عاصم الاحول عن انس' به-واخرجه قتادة عن انس' به- و من هذا الوجه اخرجه البخاري في المغازي (٤٠٨٩)' و مسلم (٦٧٧) في المساجد' و النسائي في التطبيق (٢٠٣/٢)' و الطحاوي في المعاني (٢٤٥/١) من رواية هشام الدستوائي عن قتادة' به- و تابعه سعيد بن ابي عروبة عن قتادة' به- و اخرجه البخاري في الجهاد (٣٠٦٤)' و في المغازي (٤٠٩٠)' و ابن خزيمة (٦٢٠)' و البيهقي في الكبرى (١٩٩/٢)- و تابعهما شعبة عن قتادة' به- اخرجه مسلم (٦٧٧)' والنسائي (٢٠٣/٢)' و احمد (٢١٦/٣' ٢٧٨)' و الطحاوي (٢٤٤/١)' و ابو عوانة (٢٨١/٢)- واخرجه عن انس جماعة من اصحابه غير من سبق' منهم: ابو قلابة: اخرجه البخاري (١٠٠٤)' و عبد العزيز بن صهيب: اخرجه البخاري (٤٠٨٨)' ثمامة بن عبد الله بن انس: اخرجه البخاري (٤٠٩٢)' و حميد: اخرجه ابن ماجه (١١٨٣)' و الطحاوي (٢٤٤/١)-وروى عبد الرزاق (٤٩٦٦) عن ابي جعفر عن حميد عن انس قال: قلت له: كيف كنتم تقنتون؟ قال: (كل ذلك قبل الركوع و بعده)-لكن ابا جعفر- و هو الرازي : تكلم فيه العلماء' و هو سيء الحفظ' لكنه قد توبع عند ابن ماجه والطحاوي-

مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لاَنَسٍ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ صَلاَةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ ـ قَالَ ثُمَّ سُئِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ صَلاَةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيْرًا.

★★ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (پڑھی ہے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس بارے میں سوال کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! رکوع کے تھوڑا بعد میں پڑھی ہے۔

1650- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ- رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ مَازِنٍ- عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَنَتَا فِىْ صَلاَةِ الصُّبْحِ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

★★ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابی اسرائیل ابراہیم کامجر- مروزی ابویعقوب، نزیل بغداد، انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصة (۱/۷۰)۔

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان عامری عامر قریش، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۰۸)۔

○ محمد بن عبدرحیم بن ابی زہیر بغدادی بزار، ابویحییٰ معروف بصاعقة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۳۱)۔

1651- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ اِمْلاَءً حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدًا صَلّٰى بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَةً فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ.

★★ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت ادا کرتے ہوئے

۱۶۵۰- هكذا ساقه الدارقطني و تفرد بروايته و قد اختلفت الرواية في ذلك: فروى عبد الرزاق (۴۹۴۶) عن عبد الله بن محرر عن الزهري قال: (قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم و ابو بكر و عمر و لهم لا يقنتون)- اه- وروى عبد الرزاق (۴۹۷۱) عن مبارك عن عاصم بن سليمان عن ابي عثمان النهدي: ان عمر كان يقنت في الصبح قدر مائة آية من القرآن- و اخرجه ابن نصر في (قيام الليل) ص (۱۳۶) و ابن ابي شيبة (۲/۴۳۷) عن هشيم عن علي بن زيد عن ابي عثمان به- و علي بن زيد هو ابن جدعان ليس بشيء- وروى عبد الرزاق (۴۹۸۶) عن معمر عن رجل عن الحسن ان عمر قنت بعد الركوع و ان عثمان قنت قبل الركوع: لان يدرك الناس الركعة)-

۱۶۵۱- تقدم تخريجه في باب لا تشبهوا الوتر بصلاة المغرب-

دیکھا تو دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1652- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا اِسْحَاقَ اَلَمْ اَرَكَ اَوْتَرْتَ بِوَاحِدَةٍ .قَالَ يَا اَعْوَرُ اَنْتَ تُعَلِّمُنِىْ دِيْنِىْ

☆☆ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز ادا کی، پھر ایک رکعت وتر ادا کیے تو ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: اے ابواسحاق! کیا میں نے آپ کو ایک رکعت وتر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو انہوں نے دریافت کیا، تو حضرت سعد نے فرمایا: اے اندھے! کیا تم مجھے میرے دین کی تعلیم دو گے۔

1653- حَدَّثَنَا ابْنُ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ بِهٰذَا نَحْوَهٗ وَقَالَ اَنْتَ تُعَلِّمُنِىْ صَلَاتِىْ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''کیا تم مجھے میری نماز کا طریقہ سکھاؤ گے''۔

1654- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا مَكِّىُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ هُوَ ابْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

1655- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ لَا يَغْلِبُنِى اللَّيْلَةَ عَلَى الْمَقَامِ اَحَدٌ فَجَاءَ رَجُلٌ حَتّٰى وَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَىَّ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانُ فَتَنَحَّيْتُ فَافْتَتَحَ الْقُرْآنَ فَقَرَاَهٗ فِىْ رَكْعَةٍ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً .قَالَ هِىَ وِتْرِىْ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن عثمان بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں نے سوچا کہ آج رات مجھے کوئی مقام ابراہیم سے الگ نہ کر سکے گا، ایک شخص آیا، اس نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا، میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے، میں پیچھے ہٹ گیا، انہوں نے قرآن کی تلاوت شروع کی اور ایک رکعت میں اسے پڑھ لیا، میں نے عرض کی:

١٦٥٥- اخرجه البيهقي في الكبرى (٢/ ٢٥)؛ و في المعرفة (٥٤٦٦ - ٥٤٦٧)- و قال في (المعرفة) (٥٤٦٨)؛ (و هذا يرد قول من حمل فعل عثمان هذا على الوهم؛ لانه لو كان ذلك منه سهواً؛ لتنبه له بقول عبد الرحمن؛ و لا عاد الوتر ثلاثاً؛ و لكن قال: (هي و ترى)فالمعلوم بيان الوتر بركعة غير منكر)- اه - و قد اخرجه البيهقي من طريق محمد بن المنكدر؛ باسناده- و اخرجه من طريق الشافعي؛ اخبرنا عبد المجيد عن ابن جريج عن يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد؛ ان رجلاً سال عبد الرحمن التيمي عن صلاة طلحة؛ فقال: (ان شئت اخبرتك عن صلاة عثمان .....) فذكره بمعناه-

اے امیر المؤمنین! آپ نے ایک رکعت ادا کی تو انہوں نے جواب دیا: یہ میرے وتر تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن حباب-عکلی ابوحسین خراسانی کوفی حافظ جوال۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 203ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۱/۳۵۰)۔

1656- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ مُعَاوِيَةَ اِنَّهُ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ .قَالَ اَحْسَنَ اِنَّهُ فَقِيهٌ.

★★ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر حیرت نہیں ہوتی' وہ ایک رکعت وتر ادا کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ٹھیک ہے وہ فقیہہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن ایوب طوسی ابوہاشم دلویہ- حافظ- روی عنہ بخاری وابوداود وترمذی ونسائی ووثقہ۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۱/۳۴۱)۔

○ محمد بن یزید کلاعی، مولی خولان، ابوسعید او ابویزید او ابواسحاق واسطی، اصلہ شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ثبت عابد، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۴۴۳)۔

1657- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الَّتِي يُوتِرُ بَعْدَهُمَا بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَيَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَ (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جن دو رکعت کے بعد والی رکعت وتر ہوتی تھی' ان میں آپ سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون کی تلاوت کرتے تھے اور پھر وتر والی رکعت میں سورۃ الاخلاص' سورۃ الفلق اور

۱۶۵۶- اخرجه البخاري في فضائل الصحابة (۳۷٦٥) باب: ذكر معاوية رضي الله عنه: حدثنا ابن ابي مريم' حدثنا نافع بن عمر ...... به' و اخرجه البخاري ايضاً (۳۷٦٤) من رواية عثمان بن الاسود عن ابن ابي مليكة' به' لكن بلفظ: (دعه فانه صحب رسول الله صلى الله عليه وسلم) و اخرجه الشافعي: اخبرنا عبد المجيد عن ابن جريج' اخبرني عتبة بن محمد بن الحارث' ان كريباً: مولى ابن عباس اخبره انه راى معاوية صلى العشاء' ثم اوتر بركعة واحدة لم يزد عليها' فاخبر ابن عباس فقال: (اصاب' اي بني ليس احد منا اعلم من معاوية: هي واحدة او خمس او سبع الى اكثر من ذلك' الوتر ما شاء)- و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في الكبرى (۲٦/۳)' و في (المعرفة) (٥٤٦٩)- و قال في (المعرفة): (ولا يحل لاحد ان يحمل قول ابن عباس على التقية منه' فا بن عباس كان ابعد الناس من ان يخاف معاوية في سكوته عن فعل اخطا فيه' و كان اعلم واورع من ان يقول لاصحابه في دين الله تعالىٰ ما يعتقد خلافه' و كذلك غيره من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كانوا يرتحلون الى معاوية و يصلون مسامعه بالامر بالمعروف و النهي عن المنكر' فكيف يظن بابن عباس ان يقول لاصحابه فيما بينهم: (اصاب معاوية) في شيء ينكره بقلبه!!)- الا - وراجع بقية ما ذكره البيهقي في (المعرفة) (٥٤٧٢-٥٤٧٥)-

۱۶۵۷- تقدم في باب الوتر بخمس او بثلاث او بواحدة-

سورۃ الناس کی تلاوت کرتے تھے۔

1658- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَاُ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَفِى الثَّانِيَةِ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَفِى الثَّالِثَةِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَ (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا کرتے تھے' پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھتے اور تیسری میں سورۃ الاخلاص' سورہ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔

1659- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِى حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ افْصِلْ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بِالسَّلَامِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کسی شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو رکعت اور ایک رکعت کے درمیان سلام کے ذریعے فاصلہ کر دیا کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عبداللہ بن محمد بن خرزاذ- علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 281ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب ت (۴۵۲۲)۔

1660- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اِلْيَاسَ بْنِ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِى حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ فِيهِ الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ افْصِلْ بَيْنَ الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۶۵۸- تقدم في باب الوتر بخمس او بثلاث او بواحدة-

۱۶۵۹- في اسناده ابن لهيعة و الكلام فيه مشهور' و قد اختلف عليه في هذا الحديث: فاخرجه الدارقطني هنا من رواية ابن لهيعة عن يزيد عن نافع عن ابن عمر' بلا واسطة- واخرجه عنه عن يزيد عن بكير عن نافع' به بواسطة (بكير)- و الصواب عن نافع ما اخرجه مالك في الموطا (۱/۱۲۵) عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يسلم بين الركعتين و الركعة: حتى يامر ببعض حاجته)- اه- و من هذا الوجه اورده البيهقي (۲/۲۶)- و روى عبد الرزاق (۴۶۷۰) عن معمر عن قتادة (ان ابن عمر كان يامر بحاجته في ركعتين قبل الوتر)- اه- و معمر متكلم فيه في البصريين و منهم قتادة' لكنه جيد من وجه صحيح عن ابن عمر- و حديث الباب ذكره الطحاوي في (المعاني) نحوا من رواية الوضين بن عطاء' اخبرني سالم ابن عبد الله بن عمر عن ابن عمر: انه كان يفصل بين شفعه ووتره بتسليمة- و اخبر ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك- اه- و قوى اسناده ابن حجر في (الفتح)-واورده الطحاوي ايضاً من فعل ابن عمر: انه فصل بين الركعتين و بين ركعة الوتر' و اورده من رواية سعيد بن منصور' ثنا هشيم عن منصور عن بكر بن عبد الله بن عمر' و صحح اسناده ابو الطيب في (التعليق المغني على الدارقطني)' لكن فيه هشيم- وهو ابن بشير- مدلس' و قد عنعن-

"وتر ایک رکعت ہے' تم دو اور ایک کے درمیان فصل پیدا کرو"۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن یاس بن صدقۃ مصری کباش۔ روی عن نعیم بن حماد و نصر بن عبد جبار و اَسْغ بن فرج فقیہ۔ روی عنہ طبرانی۔ ذکرہ ذہبی فی تاریخہ وفیات (۲۸۲)۔

○ نصر بن عبد جبار مرادی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، ابو اسود، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۹۳)۔

1661- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَيْنَ تَوَجَّهُ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّى عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ .

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اوپر نفل ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت ہو' آپ اس پر وتر بھی ادا کر لیتے تھے' البتہ آپ سواری پر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

1662- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِى ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر کی نماز ادا کر لیتے تھے۔

8-باب فِى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ.

باب 8: وتر کے بعد دو رکعت ادا کرنا

1663- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِى مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى سَفَرٍ فَقَالَ اِنَّ السَّفَرَ جَهْدٌ وَثِقَلٌ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ وَاِلَّا كَانَتَا لَهُ .

★★ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر مشکل اور تھکن کا باعث ہوتا ہے' جب کوئی شخص وتر ادا کرے تو وہ اس کے ساتھ دو رکعت ادا کر لے' اگر وہ بیدار ہو گیا' تو ٹھیک ہے' ورنہ یہ دو رکعت اس کے لیے کافی ہوں گی۔

1664- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَّعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَّالْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ مُوْسَى الْمَرَائِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ- زَادَ الْمَحَامِلِيُّ- وَهُوَ جَالِسٌ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت مختصر ادا کیا کرتے تھے۔

محاملی نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعت بیٹھ کر ادا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حماد بن مسعدۃ تمیمی، ابوسعید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۱۳)۔

○ میمون بن موسیٰ، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبدالرحمٰن بن صفوان بن قدامۃ مرئی، ابوموسیٰ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ مدلس، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۰۹۹)۔

1665- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ

۱۶۶۳- اخرجه الدارمي في الوتر (۱/ ۳۷۴) باب في الركعتين بعد الوتر، اخبرنا مروان عن عبد الله بن وهب عن معاوية بن صالح عن شريح بن عبيد باسناده-و اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۶۴۳۹): حدثنا محمد بن عبد الله بن عرس المصري، ثنا هارون بن سعيد الايلي، ثنا ابن وهب، حدثني معاوية بن صالح، حدثني ابو الزاهرية، حدثني جبير بن نفير، حدثني ثوبان، به-وقال الطبراني: (لا يروى هذا الحديث عن ثوبان الا بهذا الاسناد، تفرد به ابن وهب)- اه- و اخرجه ايضاً البزار (كشف الاستار) (۱/ ۳۳۲) رقم (۶۹۲)-قلت: كذا ورد الاسناد عند الطبراني، و سبق عند الدارقطني و الدارمي بشكل آخر، و سياتي في الرواية بعد الآتية عند الدارقطني بعد حديث ام سلمة الآتي- ان شاء الله- من وجه آخره عن عبد الله بن صالح، ثنا معاوية بن صالح ...... باسناده الذي هنا عند الدارقطني-و ابو الزاهرية في اسناد الطبراني: هو حدير بن كريب الحضرمي، و هو ثقة؛ و ثقه ابن معين والنسائي و غيرهما- و قد اختلف على معاوية بن صالح في هذا الاسناد: فاخرجه عند عبد الله بن صالح -كاتب الليث- وهو متكلم فيه، اخرجه عن معاوية عن شريح عن عبد الرحمن بن جبير عن ابيه عن ثوبان، و اخرجه ابن وهب عن معاوية عن ابي الزاهرية عن جبير عن ثوبان- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲/ ۲۴۹): (اخرجه البزار والطبراني في الكبير والاوسط، و في عبد الله بن صالح كاتب الليث، و فيه كلام)- اه- قال في المجمع ايضاً (۲/ ۱۶۶): (اخرجه الطبراني في الكبير والاوسط، و فيه عبد الله بن صالح -كاتب الليث- و اختلف في الاحتجاج به)- اه- و قد وهم الهيثمي في الموضع الاول؛ فان اسناد الطبراني ليس فيه عبد الله بن صالح- و الله اعلم-

۱۶۶۴- اخرجه الترمذي في الصلاة (۴۷۱) باب ما جاء لا وتران في ليلة: حدثنا محمد بن بشار، حدثنا حماد بن مسعدة، به- و قال الترمذي: (وقد روي نحو هذا عن ابي امامة و عائشة و غير و احد عن النبي صلى الله عليه وسلم)-اه-وقال الشيخ احمد شاكر: (حسن، ميمون بن موسى المرئي صدوق لا باس به)- اه-و اخرجه ابن ماجه في الاقامة (۱۱۹۵): حدثنا محمد بن بشار، به- لكنه زاد آخره: (و هو جالس)- و اخرجه كذلك احمد في مسنده (۶/ ۲۹۸) قال: حدثنا حماد بن مسعدة، به-قال البوصيري في (الزوائد): (اسناده مقال؛ لان ميمون بن موسى، قال فيه احمد: ما ارى به باسًا- و قال ابو حاتم: صدوق- و قال ابو داود: لا باس به، و لينه غير واحد و ذكره ابن حبان في الثقات و الضعفاء، وقال: منكر الحديث؛ لا يجوز الاحتجاج به اذا انفرد)- اه- وله شهاد من حديث عائشة- رضي الله عنها- قالت: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بواحدة، ثم يركع ركعتين يقرا فيهما و هو جالس، فاذا اراد ان يركع قام فركع)- اه-اورده ابن ماجه في الاقامة (۱۱۹۶) باب ما جاء في الركعتين بعد الوتر جالسًا: حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي، ثنا عمر بن عبد الواحد، ثنا الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة حدثتني عائشة، به- و قال في (الزوائد): (اسناده صحيح، رجاله ثقات)- اه-

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا السَّفَرَ جَهْدٌ وَّثِقَلٌ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ وَاِلَّا كَانَتَا لَهٗ .

★★ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے' آپ نے فرمایا: سفر پریشانی اور تھکن کا باعث ہوتا ہے تو جب کوئی شخص وتر ادا کر لے' تو اس کے بعد دو رکعت ادا کر لے' اگر وہ بیدار ہو گیا' تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے لیے یہ دو رکعت کافی ہوں گی۔

9-باب صِفَةِ الْقُنُوْتِ وَبَيَانِ مَوْضِعِهٖ .

باب 9: دعائے قنوت کا طریقہ اور اس کا مقام

1666- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَنَتَ فِىْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ .قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ لَمْ يَقُلْ فِيْهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ اِلَّا بَقِيَّةُ.

★★ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کے شعبہ کے حوالے سے ابواسحاق سے منقول ہونے کا تذکرہ' بقیہ نامی راوی نے کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن عبید بن نمیر مذحجی' ابوحسن حمصی حذاء مقری' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۶۵۳)۔

1667- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۶۶۶- هكذا اخرجه بقية بن الوليد عن شعبة معنعناً' و بقية مدلس' و لم يصرح بالتحديث' و قد تفرد بهذه الرواية عن شعبة' و خالفه ابن مهدي' و محمد بن جعفر غندر' و ابن ادريس' و وكيع' و ابو نعيم' و ابو الوليد الطيالسي' فرووه جميعاً عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء- و توبع شعبة على رواية الجماعة عنه: تابعه سفيان الثوري: مما يوك خطا بقية في قوله: (عن شعبة عن ابي اسحاق عن البراء)-

۱۶۶۷- اخرجه مسلم في المساجد (٦٧٨) باب استحباب القنوت في جميع الصلاة' و ابو داود في الصلاة (١٤٤١) باب القنوت في الصلوات' و الترمذي في الصلاة (٤٠١) باب ما جاء في القنوت في صلاة الفجر' و الدارمي (٣٧٥/١) و احمد (٢٨٠/٤' ٢٨٥' ٣٠٠) و الطيالسي (٧٣٧) و ابن ابي شيبة (٣١٨/٢) و ابن حبان (١٩٨٠) و الطحاوي في المعاني (٢٤٢/١) و ابو عوانة (٢٨٧/٢) و ابن خزيمة (٦١٦) و البيهقي في الكبرى (١٩٨/٢) من وجوه عن شعبة' به- اخرجه عن شعبة هكذا: محمد بن جعفر (غندر) و ابن مهدي' و وكيع' و ابو نعيم' و ابو الوليد الطيالسي' و ابن ادريس: و خالفهم بقية' فاخرجه عن شعبة عن ابي اسحاق عن البراء- و غلط بقية في ذلك: كما سبق في الذي قبله- و اخرجه الثوري عن عمرو بن مرة باسناده بمتابعة شعبة: اخرجه مسلم (٦٧٨) و عبد الرزاق (٤٩٧٥) و ابن حبان (١٩٨٠) و ابو عوانة (٢٨٧/٢) من طرق عن الثوري' به- و للحديث شواهد من حديث جماعة من الصحابة كالتالي: حديث ابي هريرة: نحوه- اخرجه البخاري في الاذان (٧٩٧) و مسلم في المساجد (٦٧٦) و ابو داود في الصلاة (١٤٤٠) و النسائي في التطبيق (٢٠٢/٢)-

عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْنُتُ فِى الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت ادا کیا کرتے تھے۔

1668- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ الْهَيْصَمِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِیُّ اَخْبَرَنِیْ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنِیْ مَنْ صَلّٰى مَعَ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصُّبْحَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيَّةً.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ حدیث سنائی ہے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ فجر ادا کی تھی: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کے بعد اپنا سر اُٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے (یعنی اس دوران دعائے قنوت پڑھی)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نعیم بن ھیصم، سکن بغداد۔ روی عنہ حاتم بن لیث جوھری و آخرون۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بخاری کبیر (۸/۱۰۰)، وتاریخ بغداد (۱۳/۳۰۵)، ولسان المیزان (۶/۲۲۳)۔

1669- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِی الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُصَلِّى صَلَاةً مَكْتُوْبَةً اِلَّا قَنَتَ فِيْهَا .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی فرض ادا کرتے تھے اس میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن انس، مولی آل عمر، کوفی، سکن دینور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ مغرب، یہ

١٦٦٨- اخرجه ابو داود في سننه كتاب الصلاة' الحديث (١٤٤٦) باب القنوت في الصلاة' و النسائي (٢/٢٠٠) كتاب التطبيق' باب القنوت في صلاة الصبح - كلاهما من طريق بشر بن المفضل' به- و قد تقدم تخريج حديث ابن سيرين عن انس في باب ما يقرا في ركعات الوتر و القنوت فيه-

١٦٦٩- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (٩٤٥٠) من رواية علي بن بحر بن بري' ثنا محمد ابن انس' ثنا مطرف بن طريف عن ابي الجهم عن البراء بن عازب' به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن مطرف الا محمد بن انس)- اه- وقال الهيثمي في المجمع (٢/١٤١): رجاله موثقون- اه- لكن قال ابن القيم- رحمه الله- في ((زاد المعاد)) (١/٢٨٠): (وهذا الاسناد و ان كان لا تقوم به حجة' فالحديث صحيح من جهة المعنى؛ لان القنوت هو الدعاء' و معلوم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يصل صلاة مكتوبة الا دعا فيها)- اه-

راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۷۸۷)۔

○ سلیمان بن جہم بن ابی جہم انصاری، حارثی، ابوجہم جوز جانی مولی براء، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

1670- حَدَّثَنَا الْقَاضِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السُّلَمِيُّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ صُبَيْحٍ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلٰى زُنْبُوْرٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ .مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلٰى وَعَنْبَسَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ كُلُّهُمْ ضُعَفَاءُ وَلَا يَصِحُّ لِنَافِعٍ سَمَاعٌ مِنْ اُمِّ سَلَمَةَ.

★★ عبداللہ بن نافع اپنے والد کے حوالے سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے سے منع کیا ہے۔

اس روایت کے راوی محمد بن یعلی، عنبسہ، عبداللہ بن نافع یہ سب ضعیف ہیں اور اس کے ایک اور راوی نافع کا سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص بن صبیح شیبانی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۹۱۱)۔

1671- وَقَالَ هَيَّاجٌ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا .حَدَّثَنَاهُ النَّقَّاشُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ عَنْ اَبِيْهِ بِذٰلِكَ .وَصَفِيَّةُ لَمْ تُدْرِكِ النَّبِيَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ صفیہ بنت ابوعبید کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

۱۶۷۰- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۳۶۲۲): حدثنا ابو مسلم' نا ابراهيم بن بشار الرمادي' نا محمد بن يعلى -زنبور- نا عنبسة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن نافع عن ابيه عن ام سلمة: ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن القنوت في صلاة الصبح -و قال الطبراني: (لا يروى هذا الحديث عن ام سلمة الا بهذا الاسناد' تفرد به: محمد بن يعلى)- اه- و اعاده الطبراني في الاوسط ثانية (۵۹۱۶) بلفظ آخر' فقال: حدثنا محمد بن محمد التمار' نا ابراهيم بن بشار الرمادي' باسناده السابق تماماً الا انه قال: (في صلاة العتمة) بدلاً من (صلاة الصبح) و اعاد الطبراني ما سبق له من كلام حول تفرد محمد بن يعلى -زنبور- بهذا الاسناد)- اه -و الحديث اخرجه ابن شاهين في الناسخ و المنسوخ رقم (۲۱۵) و من طريقه ابن الجوزي في العلل (۱/۴۴۱) رقم (۷۵۴)- و اخرجه ايضاً الحازمي في الاعتبار رقم (۱۱۴) كلهم من طريق زنبور' به -وقد ضعفه الدارقطني -رحمه الله- هنا بمحمد بن يعلى و عنبسة و عبد الله بن نافع' قال: ولا يصح لنافع سماع من ام سلمة- قلت: عنبسة رماه ابن معين وغيره بالوضع- و عبد الله بن نافع شديد الضعف- و الظاهر ان هذا التردد بين الصبح و العتمة من هو لاء الهلكى- و قد اورده الدارقطني بعده من رواية هياج عن عنبسة عن ابن نافع عن ابيه عن صفية بنت ابي عبيد عن النبي صلى الله عليه وسلم' و قال: (وصفية لم تدرك النبي صلى الله عليه وسلم)- اه- فهو مرسل' و مع ذلك فلا زالت العلة قائمة في عنبسة و عبد الله بن نافع' و قد خالفا هنا في الاسناد فروياه على وجه آخر غير الذي سبق: و هذا يقضي بتخليط الرواة في هذا الاسناد-

لیکن صفیہ نامی اس خاتون کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب نہیں ہوا۔

1672- قُرِءَ عَلٰی اَبِیْ مُحَمَّدٍ یَحْیٰی بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَکُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) رَکَعَ فِی الصَّلَاةِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَیْهِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ . ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران رکوع میں گئے' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور یہ دعا کی:

اے اللہ! عیاش بن ربیعہ کو نجات عطاء کر! اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطاء کر! اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطاء کر! اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطاء کر! اے اللہ! اپنی سختی مضر (قبیلے کے افراد پر) نازل کر! اے اللہ! ان کے اوپر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی مسلط کر! (اے اللہ!) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص لیثی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ لہ اوہام، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۲۲۸)۔

1673- وَحَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَیْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَا اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَاُقَرِّبَنَّ لَکُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ فَکَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَقْنُتُ فِی الرَّکْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَیَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَلْعَنُ الْکُفَّارَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طریقے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر' عشاء کی نماز میں آخری رکعت میں ''سمع اللہ لمن حمدہ'' پڑھنے کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے اور اہل ایمان کے لیے دعا کرتے تھے اور کفار پر لعنت کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معاذ بن فضالة زھرانی او طفاوی ابوزید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

۱۶۷۲- اورد الدارقطني هذا حديث ابي هريرة من رواية محمد بن عمرو عن ابي سلمة ثم اورده بعده من رواية ابن ابي كثير عن ابي سلمة و تقدم تخريج ذلك كله-

دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وھو من کبار شیوخ بخاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۸۵)۔

1674- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

1675- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ ثُمَّ تَرَكَهُ وَاَمَّا فِي الصُّبْحِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا .لَفْظُ النَّيْسَابُوْرِيِّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ دعائے قنوت پڑھی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (کفار) کے لیے دعائے ضرر کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ترک کر دیا' جہاں تک صبح کی نماز کا تعلق ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہونے تک اس میں دعائے قنوت پڑھتے رہے۔

1676- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَهْرًا .فَقَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا .

☆☆ ربیع بن انس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ان سے یہ کہا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی ہے' تو انہوں نے بتایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی

۱۶۷۴- اخرجه احمد (۱۶۲/۳)' و ابن ابي شيبة (۳۱۲/۲)' و عبد الرزاق (۱۱۰/۳) (۴۹۶۴)' و الطحاوي في المعاني (۲۴۴/۱)' و البيهقي في الكبرى (۲۰۱/۲)' و البغوي (۱۲۳/۳-۱۲۴)' و الحازمي في (الاعتبار) (۸۸)' و ابن الجوزي في العلل المتناهية (۴۴۱/۱) من رواية ابي جعفر الرازي به-قال البغوي: (قال الحاكم: اسناد هذا الحديث حسن)- اه- وقال البيهقي: (قال ابو عبد الله- يعني: الحاكم-: هذا حديث صحيح سنده' ثقة رواته- و الربيع بن انس تابعي معروف' من اهل البصرة' سمع انس بن مالك' روى عنه سليمان التيمي' و عبد الله بن المبارك' و غيرهما- و قال ابو محمد بن ابي حاتم: سالت ابي و ابا زرعة عن الربيع بن انس؟ فقالا: (صدوق ثقة)- اه-وقال الحازمي: (هذا اسناده متصل' و رواته ثقات)- اه-وقال النووي في (المجموع) (۵۰۴/۳): (حديث صحيح' اخرجه جماعة من الحفاظ و صححوه' و ممن نص على صحته: ابو عبد الله محمد بن علي البلخي' و الحاكم ابو عبد الله في مواضع من كتبه' و البيهقي)- اه-قلت: الربيع بن انس صدوق' لكن قال ابن حبان: (الناس يتقون من حديثه ما كان من رواية ابي جعفر عنه؛ لان في احاديثه عنه اضطرابا كثيرا)- اه- وهذا منها-و ابو جعفر الرازي لخص ابن القيم امره بانه: (صاحب مناكير؛ لا يحتج بما تفرد به احد من اهل الحديث البتة): كما في (زاد المعاد) (۲۷۶/۱)- و قد اطال ابن القيم في الجواب عن معنى هذا الحديث؛ فراجع كلامه بطوله في (زاد المعاد) (۲۷۵/۱-۲۸۵)-

نماز میں مسلسل دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

1677- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ- قَالَ- وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ.

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں رکوع کے بعد مسلسل دعائے قنوت پڑھتے رہے' یہاں تک کہ میں آپ سے جدا ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی نماز ادا کی ہے' وہ بھی صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ میں ان سے جدا ہو گیا (یعنی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے)۔

1678- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعُمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دعائے قنوت پڑھی ہے' یہاں تک کہ میں ان دونوں حضرات سے جدا ہو گیا (یعنی وہ دنیا سے رخصت ہو گئے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قریش بن انس انصاری، (اور ایک قول کے مطابق): اموی، ابوانس بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ تغیر بآخرہ قدر ست سنین، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۷۸)۔

1679- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَحْسَبُهُ وَرَابِعٌ حَتَّى فَارَقْتُهُمْ.

۱۶۷۷- ذکره الدارقطني هنا و في الذي بعده من رواية عمرو بن عبيد -وحده- عن الحسن' به- و اعاده بعد ذلك من رواية اسماعيل مع مسلم المكي و عمرو بن عبيد' كلاهما عن الحسن' به-و تابعه البيهقي في الكبرى (۲/۲۰۲) في هذا الوجه الاخير' وقال: (انا لا نحتج باسماعيل المكي' ولا بعمرو بن عبيد)- اه - قلت: صحح ابو حاتم و -كذلك احمد- سماع الحسن من انس؛ كما في (المراسيل) لابن ابي حاتم (۴۵، ۴۶)؛ لكن الشان في اسماعيل و عمرو؛ فالاول منهما تركه النسائي' و قال ابن معين: (ليس بشيء)- وقال ابن المديني: (لايكتب حديثه)-و الثاني منهما تركه النسائي ايضاً و قال حميد: (كان يكذب على الحسن)- و قال ابن معين: (لا يكتب حديثه)- و قال ابن حجر في (التلخيص) (۱/۲۴۵): (عمرو بن عبيد: راس القدرية' و لا يقوم بحديثه حجة)- اه -

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم (راوی کہتے ہیں' میرا خیال ہے' انہوں نے چوتھے خلیفہ کا بھی ذکر کیا تھا) نے دعائے قنوت پڑھی ہے' یہاں تک کہ میں ان حضرات سے جدا ہو گیا۔

1680- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ وَعَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَنَتُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَ عُمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

★★ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دعائے قنوت پڑھی ہے یہاں تک کہ میں ان دونوں حضرات سے جدا ہو گیا۔

1681- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الرَّسْعَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَنَتَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ .

★★ ابوطفیل' حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی اور صبح کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے قنوت پڑھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صلت بن حجاج اسدی، ابوجعفر کوفی اصم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰۰۸)۔

1682- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنِ الْحَسَنِ فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ.

★★ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں' جو شخص صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے' اس پر سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔

1683- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

★★ سعید بن عبدالعزیز اس شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں' جو شخص صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول

۱۶۸۲- في اسنادله ابراهيم بن مرزوق' و هو ابن دينار الاموي' ابو اسحاق البصري- قال الدارقطني: ثقة الا انه كان يخطئ. فيقال له: فلا يرجع- و عمران القطان: هو عمران بن داود العمي' ابو العوام القطان البصري' لم يرو عنه يحيى القطان' و ضعفه النسائي وغيره- و قال الدارقطني: كان كثير المخالفة و الوهم- وقال البخاري: صدوق يهم- ووثقه العجلي' و قال احمد: ارجو ان يكون صالح الحديث- و قال ابن معين ليس بشي.- و في رواية عنه: ليس بالقوي- و قد روى ابن ابي شيبة في المصنف (۲/ ۳۱۸) من طريق يونس عن الحسن' قال: اذا نسي القنوت في الفجر' فعليه سجدتا السهو- و ذكره ابن المنذر في الاوسط (۵/ ۲۱۸) هذا عن الحسن-

جائے اس پر سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن مزید، عذری بیروتی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی

1684- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفّٰى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّىْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَاُ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَ (اِذَا زُلْزِلَتْ) وَفِى الْاُخْرٰى بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) .قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ هٰذِهٖ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ الْبَصْرَةِ وَحَفِظَهَا اَهْلُ الشَّامِ

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے' یہ رکعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ادا کرتے تھے' اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ' سورۃ الزلزال' جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الکافرون پڑھا کرتے تھے۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ وہ طریقہ ہے' جسے نقل کرنے میں اہل بصرہ منفرد ہیں اور اہل شام نے اسے محفوظ رکھا ہے۔

1685- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَزْهَرِ بْنِ شَخَايَا السُّلَمِىُّ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مُصَبَّحِ بْنِ هِلْقَامٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْنُتُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہوگئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مصبح بن هلقام۔عن قیس بن ربیع۔وعنہ ولدہ محمد بزار۔قال ذھبی فی میزان (۴۳۳/۶): لا اعرفھما۔وان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۵۳/۶)۔

1686-خَالَفَهٗ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ حَرَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ .حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ

١٦٨٤- اخرجه البيهقي في سننه (٢/ ٣٣) كتاب الصلاة' باب في الركعتين بعد الوتر' من طريق يزيد بن عبد ربه' ثنا بقية بن الوليد عن عتبة' به- و في اسناده بقية بن الوليد' كان يدلس تدليس التسوية' و هو شر انواع التدليس' و قد تقدم ذلك كثيرا- و عتبة بن ابي حكيم صدوق' يخطئ كثيرا: كما قال الحافظ في التقريب (٢/ ٤)-

١٦٨٥- اسناده ضعيف محمد بن هلقام و ابو ضعيفان-

١٦٨٦- في اسناده عبد الله بن ميسرة: قال الحافظ في التقريب (١/ ٤٥٦): ضعيف- و الحديث ذكره ابن القيم في الزاد (١/ ٢٧١) ساكتا عليه-

الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَيْسَرَةَ اَبُوْ لَيْلٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ حُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الْقُنُوتَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِدْعَةٌ .

★★ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن داود طوسی، نزیل بغداد، ابوجعفر عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۶۶)۔

1687 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مَالِكٍ الْاِسْكَافِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ فَلَقِيْتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ مَمَرٌّ مِنَ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْاَلُهُمْ مَا هٰذَا الْاَمْرُ مَا لِلنَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ نَبِيٌّ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهُ وَاَنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيْهِ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلْتُ اَتَلَقّٰى ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَاَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ بِغِرَاءٍ- يَقُوْلُ اَحْفَظُهُ- وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهَا الْفَتْحَ وَيَقُوْلُوْنَ اَبْصِرُوْهُ وَقَوْمَهُ فَاِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا جَاءَ نَا وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ فَانْطَلَقَ اَبِيْ بِاِسْلَامِ اَهْلِ حِوَائِنَا ذَاكَ فَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَقَامَ عِنْدَهُ فَلَمَّا اَقْبَلَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَلَقَّيْنَاهُ فَلَمَّا رَآنَا قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَقًّا فَاِنَّهُ يَاْمُرُكُمْ بِكَذَا وَكَذَا وَقَالَ صَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا .فَنَظَرُوْا فِيْ اَهْلِ حِوَائِنَا ذَاكَ فَمَا وَجَدُوْا اَحَدًا اَكْثَرَ مِنِّيْ قُرْآنًا مِمَّا كُنْتُ اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ اَوْ سِتِّ سِنِيْنَ فَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ فِيْهَا صِغَرٌ فَاِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ فَكَسَوْنِيْ قَمِيْصًا مِنْ مَعْقِدِ الْبَحْرَيْنِ فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ .

ابوقلابہ کہتے ہیں: میری ملاقات حضرت عمرو سے ہوئی' تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی:

ہم لوگ ایسی جگہ رہتے تھے جہاں پانی موجود تھا اور وہ لوگوں کی گزرگاہ تھی' ہمارے وہاں سے سوار گزرا کرتے تھے تو ہم ان سے اس بارے میں سوال کرتے تھے اور لوگوں کے رویے کے بارے میں پوچھا کرتے تھے تو وہ بتاتے تھے کہ ایک صاحب ہیں

۱۶۸۷- اخرجه البخاري في المغازي (۴۳۰۲) باب رقم (۵۳) عن سليمان بن حرب باسناده- واخرجه ابو داود في الصلاة (۵۸۵-۵۸۷) باب من احق بالامامة؛ والنسائي (۲/ ۸۰، ۸۱) كتاب الامامة باب امامة الغلام قبل ان يحتلم- و قد تقدم في المواقيت-

جو یہ کہتے ہیں' وہ نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ یہ کلام وحی کیا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہ کلام یاد کرتا رہا اور وہ میرے سینے میں پختہ ہوتا رہا' عام عربوں نے اسلام قبول کرنے کو فتح مکہ کے ساتھ معلق کر دیا' وہ یہ کہتے تھے کہ ان نبی اور ان کی قوم کا جائزہ لو اگر یہ اپنی قوم پر غالب آ گئے تو یہ سچے نبی ہوں گے' جب فتح مکہ کی اطلاع ہمیں ملی تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی' میرے والد بھی اسلام قبول کرنے کے لیے اپنے قبیلے کے ساتھ تھے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' کچھ عرصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقیم رہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے واپس آئے تو ہم ان سے ملنے کے لیے گئے' جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو بولے: اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس اللہ کے سچے رسول کی طرف سے آ رہا ہوں' انہوں نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے' انہوں نے ارشاد فرمایا ہے: تم نے اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے' اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے' اس طرح اس وقت میں نماز ادا کرنی ہے' جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جس کو سب سے زیادہ قرآن آتا ہو وہ تمہاری امامت کرے' جب لوگوں نے ہمارے قبیلے میں تحقیق کی تو کسی بھی شخص کو مجھ سے زیادہ قرآن نہیں آتا تھا تو ان لوگوں نے مجھے آگے کھڑا کر دیا' میری عمر اس وقت 6 سال یا 7 سال تھی' میری ایک چادر تھی جو چھوٹی تھی' میں سجدے میں جاتا تھا تو وہ ہٹ جاتی تھی تو قبیلے کی ایک خاتون نے کہا: آپ لوگ اپنے قاری کے پیچھے والے حصے کو ڈھانپتے کیوں نہیں ہیں؟ پھر قبیلے والوں نے مجھے ایک قمیض سلوا کر دی جو بحرین کے کپڑے کی بنی ہوئی تھی' اس قمیض کے ملنے پر مجھے جتنی خوشی ہوئی' اتنی کسی اور بات پر نہیں ہوئی تھی۔

10-باب صَلَاةِ الْمَرِيضِ وَمَنْ رَعَفَ فِي صَلَاةٍ كَيْفَ يَسْتَخْلِفُ.

باب 10: بیمار شخص کی نماز: جس شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ پڑے' وہ اپنا نائب کس کو کس طرح مقرر کرے؟

1688- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَطْحَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ الْعُرَنِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يُصَلِّي الْمَرِيضُ قَائِمًا إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ صَلَّى قَاعِدًا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَسْجُدَ أَوْمَأَ وَجَعَلَ سُجُودَهُ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ صَلَّى مُسْتَلْقِيًا رِجْلَيْهِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بیمار شخص اگر کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتا ہو تو کھڑے ہو کر ادا کرے ورنہ بیٹھ کر ادا کرے' اگر وہ سجدہ کرنے کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ سجدہ اشارے کے ذریعے کرے اور اس کا سجدہ اس کے رکوع سے زیادہ پست ہو' اگر وہ اس کی بھی

استطاعت نہ رکھتا ہو کہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو پھر وہ اپنے دائیں پہلو کو قبلہ کی طرف کر کے نماز ادا کرے اگر وہ دائیں پہلو کے بل بھی نماز ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ سیدھا لیٹ کر نماز ادا کرے اور اس کے دونوں پاؤں قبلہ کی سمت ہونے چاہئیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن علی بن بطحا بن علی بن مسقلۃ تمیمی، ابو اسحاق محتسب، سمع اباہ وحماد بن محسن بن عنبسۃ وآخرین، وروی عنہ دارقطنی۔ وقال: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ فاضل۔ ویوسف بن عمر قواس وذکرہ فی جملۃ شیوخہ ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۶۴/۶)۔

○ حسین بن حکم بن مسلم حبری کوفی۔ روی عن اسماعیل بن ابان وابی حفص اعشی وحسن بن حسین عرنی۔ روی عنہ احمد بن اسحاق بن بہلول وعلی بن عبداللہ ابن مبشر واسطی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱۶۷/۲)۔

○ حسن بن حسین عرنی کوفی۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: لم یکن ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ عندھم، کان من روساء شیعۃ۔ وقال ابن عدی: لا یشبہ حدیثہ حدیث ثقات: وامام ابن حبان فرماتے ہیں یاتی عن اثبات بالملزقات ویروی مقلوبات: ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۰/۲)۔

1689- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُصَلِّى الْمَرِيْضُ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى قَفَاهُ تَلِى قَدَمَاهُ الْقِبْلَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بیمار شخص چت لیٹ کر اپنے پاؤں قبلہ کے رخ کر کے نماز ادا کرے گا۔

۱۶۸۸- اخرجه البيهقي في سننه الكبرى (۳۰۷/۲) كتاب الصلاة: باب ما روي في كيفية الصلاة على الجنب [illegible] الدارقطني به. و في اسناده الحسن بن الحسين العرني قال ابو حاتم: لم يكن بصدوق عندهم كان من رؤساء الشيعة- و قال ابن عدي: لا يشبه حديثه حديث الثقات- و قال ابن حبان: (ياتي عن الاثبات بالملزقات و يروي المقلوبات)- انظر: الميزان (۲۳۱/۲) والحديث ذكره الذهبي في منكرات حسن هذا من الميزان و قال: (اخرجه الدارقطني و هو حديث منكر- و [illegible]) و [illegible] الزيلعي في نصب الراية (۱۷۶/۲) عن عبد الحق في احكامه اعلاله و كذا ابن القطان [illegible]. و له شاهد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (يصلي المريض قائمًا فان نالته مشقة صلى جالسًا فان نالته مشقة صلى نائما يومي براسه فان نالته مشقة سبح)- اه-اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۳۹۹۷) من رواية محمد بن يحيى بن فياض الزماني ثنا حلبس بن محمد الضبعي [illegible] ابن جريج عن عطاء ونافع عن ابن عباس به- و لم يصرح ابن جريج بالتحديث في اسناده- قلت: و حلبس بن محمد: متروك الحديث. قاله الذهبي و ذكره له ابن الجوزي حديثا في (الموضوعات) ثم قال: (هذا مما عملت يداحلبس) [illegible] الميزان (۲۴۴/۲-۲۴۵)-وله شاهد من حديث عمران بن حصين في قصة مرضه ان النبي صلى الله عليه [illegible] قائما [illegible] فجالسا فان لم تستطع فعلى جنب)- اه-اخرجه البخاري في تقصير الصلاة (۱۱۱۵) و (۱۱۱۶) باب صلاة القاعد بالايماء. و النسائي في قيام الليل (۲۲۳/۳-۲۲۴) باب فضل صلاة القاعد على صلاة النائم و الترمذي في الصلاة (۳۷۱) [illegible] صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم و ابو داود (۹۵۱) في الصلاة: باب في صلاة القاعد و ابن ماجه (۱۲۳۱) في الاقامة باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم و ابن ابي شيبة (۵۲/۲) و احمد (۴۳۲/۴، ۴۳۵، ۴۴۲، ۴۴۳) و ابن خزيمة (۱۲۴۹)-وله شاهد من صلاة النبي صلى الله عليه وسلم في مرض موته قاعدا جنب ابي بكر: اخرجه مالك في قصر الصلاة (۱۱۰) [illegible] جامع الصلاة- و اخرجه الشافعي في الام (۸۰/۱) باب صلاة المريض- و اخرجه احمد (۹۶/۶، ۱۰۱) و البخاري في الصلاة باب اهل العلم و الفضل احق بالامامة-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۰۳۶)۔

1690-حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ الْغَازِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَدِّبُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَطَّامِىِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَرَعَفَ اَوْ قَاءَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَيَنْظُرْ رَجُلاً مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُسْبَقْ بِشَىْءٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ فَيُقَدِّمْهُ وَيَذْهَبْ فَيَتَوَضَّاْ ثُمَّ يَجِىْءُ فَيَبْنِىْ عَلٰى صَلَاتِهٖ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ فَاِنْ تَكَلَّمَ اسْتَاْنَفَ الصَّلَاةَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کی نکسیر پھوٹ پڑے اُسے قے آ جائے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اور حاضرین میں سے کسی ایسے شخص کا جائزہ لے جو سب سے بہتر ہو اور اسے آگے کر دے پھر وہ جا کر وضو کرے اور واپس آ کر اپنی نماز وہیں سے پڑھنا شروع کر دے جہاں چھوڑ کر گیا تھا' یہ اس وقت ہے جب اس نے درمیان میں کلام نہ کیا گیا ہو' اگر درمیان میں کلام کر لیا ہو' تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن زیاد جُمحی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوحارث مدنی، نزیل بصرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۲۵)۔

•••——•••——•••

نماز کے دوران اگر امام کو حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنا نائب کس طرح بنائے گا؟

نماز کے دوران اگر امام کو حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ کسی شخص کو اپنا نائب کس طرح بنائے گا' اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں۔

۱۶۸۹- اخرجه عبد الرزاق في باب صلاة المريض (۴۱۳۰) عن ابي بكر بن عبيد الله بن عمر عن ابيه عن نافع ...... به- و من طريق عبد الرزاق اخرجه الدارقطني لهنا' و من طريق الدارقطني اخرجه البيهقي في السنن (۲/ ۳۰۸)- وورد هذا المعنى عن ابن عمر من غير وجه: فروى عطاء' ان ابن عمر عاد صفوان بن المعطل السلمي' فحضرت الصلاة' فرآه يصلي على شيء' فقال له: ان استطعت ان تضع وجهك على الارض فافعل' و الا فاومي ايماء)- اه -اخرجه عبد الرزاق (۴۱۲۸) عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء- و اخرجه الشافعي في القديم عن ابن عيينة' به' كما في (المعرفة) للبيهقي (۴۲۵۰)- و اخرجه عبد الرزاق (۴۱۲۷) عن ابن جريج عن عطاء' نحوه- و اخرجه البيهقي في المعرفة (۴۲۵۱)' و الكبرى (۲/ ۳۰۶) من وجه آخر عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء' نحوه-
۱۶۹۰- ذكره الدارقطني لهنا من رواية عبد الرحمن بن القطامي' و ضعف الدارقطني ابن القطامي في كتاب الرضاع من السنن- و قال الفلاس: كان كذابا- راجع المغني (۲/ ۳۸۴)-لكن للحديث شواهد تقدمت عند الدارقطني في كتاب الطهارة' باب الوضوء من الخارج-

اگرا سے حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ نماز ختم کر کے چلا جائے گا اور اگر وہ امام ہو تو وہ کسی کو اپنا نائب بنا دے گا (پھر وہ وضو کرے گا اور وہیں سے نماز آگے پڑھنی شروع کر دے گا جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا) تاہم فضیلت یہ بات رکھتی ہے وہ نئے سرے سے نماز پڑھے[1]

نماز پڑھنے کے دوران کسی کو نائب بنانے کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زوحیلی تحریر کرتے ہیں:

نائب بنانے کا مفہوم یہ ہے: امام کسی عذر کی وجہ سے اپنی جگہ پر اپنے مقتدیوں میں سے کسی ایسے شخص کو امام بنا دے جو امامت کا اہل ہو اور خود امامت کی جگہ سے ہٹ جائے تاکہ وہ دوسرا شخص لوگوں کی نماز کو مکمل کروا دے ایسی صورت میں امام دوسرے شخص کے مقتدی کے حکم میں شامل ہو جائے گا۔

اس کا طریقہ یہ ہے: امام اس مقتدی کا کپڑا پکڑ کر اُسے محراب میں کھڑا کر دے خواہ وہ مقتدی مسبوق ہو تاہم بہتر یہ ہے: مدرک شخص کو (یعنی جو شخص شروع میں ہی نماز میں شریک ہوا تھا) اُسے اپنا نائب بنائے۔

امام تھوڑا سا آگے جھکے اپنا ہاتھ ناک پر رکھ کر یہ تاثر دے کہ اُس کی نکسیر پھوٹ گئی ہے اور اشارے کے ذریعہ اپنا نائب بنا دے وہ اس دوران بات نہیں کرے گا اور انگلی کے ذریعے یہ بات بیان کر دے گا کہ کتنی رکعات باقی رہ گئی ہیں اگر رکوع باقی رہتا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ کے بتائے گا اور اگر سجدہ کرنا ہو تو پیشانی پر ہاتھ رکھ کے بتائے گا اور اگر قرأت باقی رہتی ہو تو منہ پر ہاتھ رکھ کر اشارے کے ذریعے بتا دے گا۔

نائب بنانے کا بنیادی سبب یہ ہے: جب امام کو کوئی عذر لاحق ہو جاتا ہے جیسے وہ بے وضو ہو جاتا ہے یا اُس پر بیماری کا حملہ ہو جاتا ہے یا وہ واجب کی ادائیگی یعنی سورۂ فاتحہ پڑھنے یا قرأت کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے تو اس صورت میں کسی کو اپنا نائب بنائے گا۔

کسی کو اپنا نائب مقرر کرنے کے احکام اس کے اسباب اور اسکی شرائط کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس بارے میں جزوی تفصیلات ہیں۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: کسی کو اپنا نائب بنانا جائز ہے کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جس شخص کو قے آ جائے اس کی نکسیر پھوٹ جائے یا اسکے معدے سے پانی نکل آئے یا مذی خارج ہو جائے تو وہ نماز سے ہٹ جائے وضو کر کے واپس آ کر وہیں سے نماز پڑھنا شروع کر دے تاہم اس دوران کوئی بات چیت نہ کرے"۔

امام کاسانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب بدائع الصنائع میں یہ بات تحریر کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے تاہم اُن کی نقل کردہ روایت کے الفاظ ہمیں کہیں نہیں مل سکے اُسکے الفاظ یہ ہیں:

"اگر تم میں سے کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اُسے قے آ جاتی ہے یا اُس کی نکسیر پھوٹ جاتی ہے تو وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے گا اور کسی ایسے شخص کو آگے کرے گا جسے ایسا کوئی عذر درپیش نہ ہو وہ شخص وہاں سے ہٹ جائے گا وضو کرے گا اور وہیں سے آ کر نماز پڑھنی شروع کر دے گا جہاں سے اُس نے چھوڑی تھی لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے اس نے درمیان میں کوئی

[1] مختصر القدوری از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ موسسۃ الریان بیروت لبنان ص 82

کلام نہ کیا ہو''۔

تاہم اس کے مقابلے میں زیادہ مستند وہ روایت ہے جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے جس میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران پیچھے ہٹ گئے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تھی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں سے قرأت کرنا شروع کی جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا''۔

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ بات منقول ہے: ایک دفعہ نماز کے دوران اُن کا وضو ٹوٹ گیا تھا اور انہوں نے ایک شخص کو آگے کر دیا تھا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی پیش آیا تھا۔

لوگوں کے لیے چونکہ یہ بات ضروری ہے وہ امام کے ساتھ اپنی نماز کو مکمل کریں اور امام نے اس بات کا انتظام کیا تھا وہ لوگوں کو نماز پوری پڑھائے گا لیکن جب وہ خود اس بات سے عاجز آ گیا تو وہ اُس شخص کو آگے کر دے گا اور اس سے مدد لے گا اس ذمہ داری کو نبھا سکے تاکہ اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں کی ضرورت پوری ہو جائے اور کسی باہمی اختلاف کی وجہ سے اُن کی نماز میں کوئی خرابی نہ پیش آ جائے۔

اسی بنیاد پر ہم کہیں گے کہ اگر امام بے وضو ہو جاتا ہے تو وہ نماز سے ہٹ جائے گا اور کسی کو اپنا نائب بنا دے گا جو وہیں سے آگے نماز پڑھا دے گا (جہاں سے امام نے نماز کو چھوڑا تھا) البتہ امام خود وضو کر کے آنے کے بعد وہیں سے نماز پڑھنی شروع کرے گا جہاں سے اُسکا وضو ٹوٹا تھا۔

نمازیوں کے لیے یہ بات افضل ہے وضو ٹوٹنے کی صورت میں وہ نئے سرے سے نماز پڑھنا شروع کریں تاکہ جن علماء کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے اُن کے حوالے سے کسی بھی اختلاف سے بچا جا سکے۔

اگر کوئی نماز آخری قعدے میں تشہد کی مقدار میں بیٹھا نہیں تھا اور اس دوران اُسے جنون لاحق ہو گیا یا اُس نے جان بوجھ کر وضو کو توڑ دیا نیند کی وجہ سے یا خیالات کی وجہ سے یا دیکھنے کی وجہ سے یا شہوت کی وجہ سے اس کو احتلام ہو گیا یا اُس پر بے ہوشی طاری ہو گئی یا وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا اب اس پر لازم ہے وہ ازسر نو نماز ادا کرے کیونکہ یہ تمام وہ اسباب ہیں جو بہت کم پیش آتے ہیں اس لیے نص کا حکم ان صورتوں میں شامل نہیں ہوگا ان تمام صورتوں میں نئے سرے سے وضو کر کے نماز ادا کرنی ہوگی۔

کسی کو نائب بنانے کا بنیادی سبب یہ ہے: کسی احتیاط کے بغیر انسان کا وضو ٹوٹ جائے یہ وہ بات ہے جو امام کے اختیار میں نہیں ہوتی اور اسکا سبب بھی امام کے اختیار میں نہیں ہے اس کی مثال یہ ہے: جب اُسے چھینک آئے اور اس کا وضو ٹوٹ گیا اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر کوئی امام اتنی مقدار میں قرأت کرنے سے عاجز ہو جائے جسے پڑھنا نماز میں فرض ہے (تو بھی یہ حکم ہوگا) اس کی دلیل یہ ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ہے یہ بات مذکور ہے انہوں نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آہٹ سنی تو وہ قرأت نہیں کر سکے اور پیچھے ہٹ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر اس نماز کو مکمل کروایا تھا۔

اگر کسی امام کو پیشاب یا پاخانہ آتا ہوا محسوس ہو رہا ہو تو وہ اب کسی کو اپنا نائب نہ بنائے اسی طرح اگر کوئی شخص رکوع یا

کرنے سے معذور ہو جاتا ہے تو بھی کسی کو نائب نہ بنائے' بلکہ بیٹھ کر نماز مکمل کر دے۔

اگر کوئی شخص خوف کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے قرأت کو بھول گیا ہے تو بھی وہ کسی کو اپنا نائب نہ بنائے کیونکہ قرأت بھولنے کی وجہ سے امام ناخواندہ ہو گیا ہے اور سب لوگوں کی نماز ختم ہو جائے گی۔

اگر امام کے بے وضو ہونے سے پہلے کسی دوسرے شخص کی نجاست' یعنی زیادہ مقدار میں پیشاب اُسے لگ گیا' یا ایک رکن کی مقدار کے مطابق اس کا ستر بے پردہ ہو گیا تو ان تمام صورتوں میں امام کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اس کے ساتھ متقدیوں کی نماز بھی ٹوٹ جائے گی۔

کسی کو نائب بنانے کے درست ہونے کے لیے احناف کے نزدیک تین باتیں شرط ہیں:

پہلی بات یہ ہے: نماز کو جاری رکھنے کے لیے تمام شرائط موجود ہوں' کیونکہ نائب بنانے کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے' امام اب تک جو نماز ادا کر چکا ہے' اُسی نماز کو آگے جاری رکھا جائے' اس کے لیے تیرہ شرائط ہیں۔ حدث کسی خارجی سبب کے بغیر واقع ہوا ہو' وہ جسم کے اندرونی حصے کی طرف سے واقع ہوا ہو' کسی دوسرے شخص کی نجاست ہم پر نہ لگی ہو' اس حدث کی وجہ سے غسل واجب نہ ہوا ہو جیسے کچھ سوچنے سے انزال ہو جاتا ہے' حدث کسی ایسی وجہ سے لازم نہ ہوا ہو جو بہت کم پیش آتی ہے جیسے بے ہوش ہو جانا' دیوانگی' قہقہہ لگا دینا۔

حدث کی حالت میں امام نے نماز کا کوئی رکن ادا نہ کیا ہو' وہ چلا نہ ہو' اُس نے دانستہ طور پر کچھ ایسا کام نہ کیا ہو جو نماز کے منافی ہوتا ہے' جیسے جان بوجھ کر وضو کو توڑ دینا' اسی طرح اُس نے کوئی ایسا کام بھی نہ کیا ہو جس کی ضرورت ہی نہ ہو' جیسے پانی قریب تھا اور وہ چل کر اُس کی طرف چلا گیا' جیسے کسی عذر کے بغیر کسی ایک رکن کی مقدار میں تاخیر نہ کی ہو' نماز شروع کرنے سے پہلے ہی وہ بے وضو نہ ہوا ہو۔

اگر وہ صاحبِ ترتیب شخص ہے تو اُسے کوئی قضاء نماز یاد نہ آئی ہو' کیونکہ اگر وہ صاحبِ ترتیب ہے تو قضاء نماز ادا کرنے سے پہلے وہ اتنی نماز کو ادا نہیں کر سکتا۔

نماز پڑھنے والا شخص خواہ امام ہو یا مقتدی ہو' اگر وہ بے وضو ہو گیا تو اُس کے لیے یہ لازم ہے' وہ وضو کر کے واپس آ کر امام کے ساتھ ہی نماز ادا کرے گا لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے' اس دوران امام نماز پڑھ کر فارغ نہ ہو گیا ہو' اگر وہ شخص بقیہ نماز کسی اور طرف ادا کرتا ہے تو اب اُس کی نماز مکمل نہیں ہوگی' البتہ اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا تھا اور (اس دوران اسے حدث لاحق ہو گیا) تو اب وہ جہاں چاہے نماز مکمل کر سکتا ہے۔

اسی طرح امام کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی ایسے شخص کو اپنا نائب بنائے جو امامت کی صلاحیت ہی نہ رکھتا ہو' جیسے کسی بچے کو' کسی عورت کو' یا کسی ناخواندہ شخص کو اپنا نائب بنا دے' اگر امام ایسی صورت میں ان میں سے کسی ایک کو اپنا نائب بنا دیتا ہے تو ایسی صورت میں امام کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی اور باقی سب نمازیوں کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔

---

۱ الفقہ الاسلامی وادلتہ' از ڈاکٹر وہبہ زحیلی' المطلب الثانی الامامہ

كِتَابُ الْعِيدَيْنِ

عیدین کا بیان

1- باب بلاعنوان

1691- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے: آدمی (عید کی نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہ نکلے جب تک کچھ کھا نہ لے اور صدقۂ فطر نہ ادا کر دے۔

•••——•••——•••

نمازِ عید کے بارے میں حکم کی وضاحت

نمازِ عید کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں۔ علماء کا اس بارے میں اتفاق ہے' عیدین کی نماز کے لیے غسل کرنا بہتر ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے' عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی جائے گی' یہی طرزِ عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ البتہ اس بارے میں حضرت معاویہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اس کے برخلاف طرزِ عمل اختیار کیا تھا۔ شیخ ابوعمرو نے یہی بات بیان کی ہے۔

اسی طرح علماء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے' سنت یہ ہے: خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کر لی جائے' یہ بات بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

البتہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت منقول ہے' انہوں نے نماز ادا کرنے سے پہلے خطبہ دے دیا تھا تاکہ لوگ خطبے سے پہلے منتشر نہ ہو جائیں۔

اس بات پر بھی اتفاق ہے' عیدین کی نماز میں قرأت کی کوئی تعیین نہیں ہے۔

۱۶۹۱- اخرجه الطبراني في الكبير (۱۱/۱۴۱-۱۴۲) رقم (۱۲۹۶): حدثنا الحسين بن جعفر القتات الكوفي' ثنا اسماعيل بن الخليل الخزاز' ثنا علي بن مسهر عن الحجاج بن ارطاة عن عطاء عن ابن عباس' قال: (من السنة الا تخرج يوم الفطر حتى تخرج الصدقة' و تطعم شيئا قبل ان تخرج)- و في اسناده الحجاج بن ارطاة' و هو كثير الخطا و التدليس؛ كما في التقريب (۱۵۲/۱)- و اخرجه الطبراني في الاوسط رقم (۱۵۱) من طريق اسماعيل بن علية عن ابن جريج عن عطاء' به نحو لفظ الكبير- و اخرجه ايضا البزار كما في كشف الاستار (۳۱۲/۱) رقم (۶۵۱): حدثنا ابراهيم بن هانئ' ثنا محمد بن عبد الوهاب عن ابي شهاب عبد ربه بن نافع- كوفي مشهور- عن الاعمش عن مسلم بن صبيح عن ابن عباس' قال: (من السنة ان يطعم قبل ان يخرج و لو بتمرة)- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۰۲/۲): (اخرجه البزار و الطبراني في الاوسط و الكبير- و اسناد الطبراني حسن' و في اسناد البزار من لا اعرفه)- اه-

تاہم اکثر فقہاء نے اس کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کو مستحب قرار دیا ہے' کیونکہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے تواتر سے منقول ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں سورۂ قٓ اور دوسری رکعت میں سورۃ اقتربت الساعۃ کی تلاوت کی جائے گی' کیونکہ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

عیدین کی نماز کے بارے میں علماء نے مختلف مسائل میں اختلاف کیا ہے' یہ تمام مسائل مشہور ہیں اور کسی نہ کسی صحابی کے طرزِ عمل یا کسی منقول دلیل کی طرف منسوب ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں قرأت کرنے سے پہلے تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں کہی جائیں گی' اور دوسری رکعت میں سجدے کے بعد اُٹھتے ہوئے تکبیر کے ساتھ چھ تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں' پہلی رکعت میں آٹھ تکبیریں کہی جائیں گی اور دوسری رکعت میں سجدے کے بعد قیام کی طرف جاتے ہوئے تکبیر کے ساتھ چھ مزید تکبیریں کہی جائیں گی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہی جائے گی' ان میں نمازی رفع یدین کرے گا۔ پھر اس کے بعد وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے گا اور اس کے ساتھ کسی دوسری سورت کی قرأت کرے گا' اس کے بعد وہ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے گا اور اس دوران رفع یدین نہیں کرے گا' پھر جب وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گا' تو تکبیر کہے گا لیکن رفع یدین نہیں کرے گا' پھر سورۂ فاتحہ پڑھے گا' اس کے بعد کوئی اور سورت پڑھے گا' اس کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہے گا اور ان کے ساتھ رفع یدین کرے گا' پھر رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہے گا اور رفع یدین نہیں کرے گا۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ہر رکعت میں نو مرتبہ تکبیر کہی جائے گی' یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت مغیرہ بن شعبہ' حضرت انس بن مالک اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

ان کے اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں صحابہ کرام سے منقول آثار مختلف ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کو اختیار کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز ادا کی تو انہوں نے پہلی رکعت میں قرأت کرنے سے پہلے سات مرتبہ تکبیر کہی اور دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اہلِ مدینہ کا معمول بھی یہی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی روایت کو اختیار کیا ہے' لیکن انہوں نے سات تکبیروں کی تاویل یہ کی ہے' دوسری رکعت کی پانچ تکبیروں کی طرح اس میں تکبیر تحریمہ شامل نہیں تھی۔

اس بات کا بھی احتمال ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سات تکبیروں کی یہ تاویل کی ہو کہ دوسری رکعت کی پانچ تکبیروں کی طرح اس میں تکبیر تحریمہ شامل نہ ہو اور یہ بھی احتمال موجود ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سات تکبیروں میں تکبیر تحریمہ کو بھی شامل کر لیا ہو۔

جبکہ دوسری رکعت میں قیام کرنے کی تکبیر کو پانچ سے زیادہ شمار کرنے پر اس بات نے آمادہ کیا ہو کہ اہلِ مدینہ کا عام معمول یہی ہے' گویا کہ انہوں نے منقول اثر اور عام معمول دونوں کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے مفہوم کی طرح کی روایت حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے' حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز میں کس طرح تکبیر کہا کرتے تھے؟ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کی نماز کی طرح چار سے زائد مرتبہ تکبیر نہیں کہتے تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جب بصریٰ کا گورنر تھا تو اسی طرح تکبیر کہا کرتا تھا۔

ایک گروہ نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور تمام اہلِ کوفہ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیان پر اعتماد کیا ہے' ان سے یہ بات ثابت ہے' وہ لوگوں کو عیدین کی نمازوں کی تعلیم مذکورہ سنت کے مطابق دیا کرتے تھے۔

تمام فقہاء نے اس بارے میں صحابہ کرام کے اقوال ہی کو مشعل راہ بنایا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بھی بات ثابت نہیں ہے۔

اور یہ بھی ہے' صحابہ کرام کا یہ عمل توفیقی ہے کیونکہ اس میں قیاس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اسی طرح ہر تکبیر میں رفع یدین کرنے کے مسئلے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ہر رکعت میں رفع یدین کیا جائے گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی موقف ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: صرف آغاز میں رفع یدین کیا جائے گا۔

جبکہ ایک گروہ نے نمازی کو اختیار دیا ہے (وہ دونوں میں سے جس صورت کو چاہے اختیار کرے)۔

نمازِ عید ادا کرنا کس پر واجب ہے؟ اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: یہ مسافر اور مقیم سب پر لازم ہے۔

امام شافعی اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔

اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے' دیہات کے لوگ بھی نمازِ عید ادا کریں گے اور جو لوگ اجتماع نہیں کرتے' وہ لوگ بھی اس نماز کو ادا کریں گے یہاں تک کہ عورت گھر میں اس نماز کو ادا کرے گی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب اس بات کے قائل ہیں: جمعہ اور عیدین کی نماز صرف ان لوگوں پر لازم ہے' جو شہروں میں بستے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے' جمعہ اور عیدین اس شہر میں ادا ہوگی' جو جامع ہو۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: مسافر پر عید الفطر کی نماز بھی واجب نہیں ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز بھی واجب نہیں ہے۔

اختلاف کا سبب یہ ہے: اسے جمعہ پر قیاس کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے اسے جمعہ کی نماز پر قیاس کیا ہے' ان کا مسلک ان نمازوں کے بارے میں وہی ہے جو جمعے کی نماز کے بارے میں ہے۔

جن فقہاء نے ان نمازوں کو جمعہ کی نماز پر قیاس نہیں کیا' انہوں نے کہا ہے' اصل یہ ہے: ہر مکلف شخص اس کا مخاطب ہو' تاوقتیکہ کسی حکم کے ذریعے سے اس کا استثناء ثابت ہو جائے۔

قاضی ابن رُشد کہتے ہیں: عیدین اور جمعہ کی نماز کے لیے سنت نے عورتوں کا حکم الگ سے بیان کیا ہے اور یہ بات ثابت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو عیدین کی نماز ادا کرنے کے لیے نکلنے کا حکم دیا ہے' البتہ جمعے کی نماز ادا کرنے کے لیے نکلنے کا حکم نہیں دیا۔

اسی طرح نماز کی جگہ کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' بالکل اسی طرح جس طرح نمازِ جمعہ کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

یہ اختلاف تین میل کے فاصلے سے لے کر مکمل ایک دن کی مسافت تک کے بارے میں ہے۔

اس بارے میں علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے' عیدین کی نماز کا وقت سورج نکلنے سے لے کر زوال تک ہوتا ہے۔

البتہ اس شخص کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جسے زوال کے بعد یہ پتہ چلتا ہے' آج عید کا دن ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' ایسے شخص پر نمازِ عید نہ اس دن واجب ہو گی نہ اگلے دن ادا کرنا واجب ہو گا۔ امام مالک' امام شافعی اور امام ابوثور رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں۔

دوسرے فقہاء کے نزدیک ایسے لوگ اگلے دن نمازِ عید ادا کرنے کے لیے صبح کے وقت نکلیں گے۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ ابوبکر بن المنذر یہ کہتے ہیں: ہمارا بھی یہی مسلک ہے' اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور ان سے یہ فرمایا کہ جب اگلے دن صبح ہو' تو وہ عید گاہ پہنچ جائیں۔

ابن رُشد کہتے ہیں: اس روایت کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' مگر اس میں ایک مجہول صحابی سے' یہ روایت نقل کی گئی ہے' تاہم اصل یہ ہے: تمام صحابہ کرام کو عادل تسلیم کیا جائے گا۔

علماء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ اگر عید اور جمعہ کے دن ایک ہی دن آ جاتے ہیں' تو کیا عید کی نماز جمعہ کی نماز سے بے نیاز کر دے گی؟

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' عید کی نماز جمعے کی نماز سے بے نیاز کر دے گی اور اس دن صرف عصر کی نماز پڑھی جائے

گی۔ عطاء بن ابی رباح اس بات کے قائل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے بھی یہی منقول ہے۔
دوسرے گروہ کے نزدیک یہ رخصت ان دیہاتیوں کے لیے ہے جو عید اور جمعے کی نماز ادا کرنے کے لیے بطور خاص شہر آتے ہیں' جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے عید اور جمعے کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا: دیہات سے آنے والے لوگ اگر چاہیں تو جمعے کے انتظار میں ٹھہر جائیں اور اگر چاہیں تو واپس چلے جائیں۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موطأ میں نقل کیا ہے۔
اسی طرح کی ایک روایت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں بھی منقول ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: جب عید اور جمعے کی نماز اکٹھی ہو جائے تو مکلف شخص دونوں کا مخاطب ہے۔ عید کا مخاطب وہ اس لیے ہے کیونکہ یہ سنت ہے اور جمعے کا مخاطب اس لیے ہے کیونکہ وہ فرض ہے۔ ان میں سے کوئی بھی نماز دوسری کی قائم مقام نہیں بن سکتی ہے۔ اصول یہی ہے' سوائے اس کے کہ شریعت سے اس کے برخلاف کوئی بات ثابت ہو جائے اور اس پر عمل کرنا واجب ہو۔
جن فقہاء نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے: ان کا یہ قول ان کے قیاس پر مبنی نہیں تھا' بلکہ یہ ایک توفیقی عمل تھا اور یہ اصول کے دائرے سے مکمل طور پر خارج بھی نہیں ہے۔ لیکن یہ بات اصول کے دائرے سے خارج ہے' آپ ظہر اور اس کے بدل جمعہ کی نماز کو عید کی نماز کی وجہ سے ساقط قرار دے دیں۔ البتہ شریعت سے اگر کوئی ایسی بات ثابت ہو' جس پر عمل کرنا واجب ہو (تو ایسی صورت میں حکم مختلف ہوگا)۔
اگر کوئی شخص عید کی نماز امام کے ساتھ ادا نہیں کر پاتا تو ایسے شخص کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' وہ چار رکعت نماز پڑھے گا' امام احمد بن حنبل اور امام ثوری رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں اور یہی بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔
دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے' ایسا شخص صرف دو رکعت نماز پڑھے گا اس میں بلند آواز میں قرأت نہیں کرے گا اور عید کی اضافی تکبیریں بھی نہیں کہے گا۔
تیسرا گروہ اس بات کا قائل ہے' اگر عید کی نماز امام نے عیدگاہ میں پڑھائی تھی تو ایسا شخص دو رکعت نماز ادا کرے گا اور اگر امام نے عیدگاہ کی بجائے کہیں اور پڑھائی تھی تو پھر وہ چار رکعت ادا کرے گا۔
ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' ایسے شخص پر عید کی نماز قضاء کرنا سرے سے لازم ہی نہیں ہے۔
ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' وہ امام کی نماز کی طرح دو رکعت کی قضاء ادا کرے گا اور امام کی طرح ہی پوری اضافی تکبیریں کہے گا' اسی طرح بلند آواز میں قرأت کرے گا۔
امام شافعی اور امام ابوثور رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک کا قول بھی اسی کی مانند نقل کیا ہے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ہے۔

جن فقہاء نے چار رکعت کی ادائیگی کے مؤقف کو اختیار کیا ہے انہوں نے نمازِ عید کو نمازِ جمعہ کے مشابہہ قرار دیا ہے (یعنی جس طرح جمعہ کی قضاء ہو جائے تو چار رکعت ظہر پڑھی جاتی ہیں) لیکن یہ ضعیف تشبیہ ہے۔

جن فقہاء نے امام کی نماز کی طرح دو رکعت کی قضاء پڑھنے کی رائے قائم کی ہے تو اس کی وجہ یہ اصول ہے' قضاء کو اسی طرح ادا کیا جاتا ہے' جس طرح اصل وقت میں ادا کیا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے قضاء کو ممنوع قرار دیا ہے' ان کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے: یہ ایک ایسی نماز ہے جس میں جمعے کی نماز کی طرح جماعت اور امام کی موجودگی شرط ہے تو اس میں نہ دو رکعات کی قضاء واجب ہوگی اور نہ ہی چار رکعات کی قضاء واجب ہوگی کیونکہ یہ کسی بھی نماز کا بدل نہیں ہے۔

یہی دونوں اقوال بحث و مباحثہ کا موضوع رہے ہیں۔

یعنی اس حوالے سے امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کی رائے ضعیف ہے کیونکہ جمعے کی نماز تو ظہر کی نماز کا بدل ہے' لیکن عید کی نماز کسی بھی نماز کا بدل نہیں ہے' پھر قضاء کے معاملے میں انہیں ایک دوسرے پر قیاس کیسے کیا جا سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے: جس شخص کی جمعے کی نماز قضاء ہو جاتی ہے' اس کی ظہر کی نماز قضاء نہیں ہوتی' بلکہ ادا ہوتی ہے کیونکہ جب بدل فوت ہو جاتا ہے تو اصل نماز واجب ہو جائے گی۔

نمازِ عید سے پہلے اور نمازِ عید ادا کرنے کے بعد نفل پڑھنے کے بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' جمہور اس بات کے قائل ہیں: اس سے پہلے یا بعد میں نوافل ادا نہیں کیے جائیں گے۔

حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت حذیفہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات منقول ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے: عید کی نماز سے پہلے اور اس کے بعد نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں۔

حضرت انس' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اسی بات کے قائل ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس بارے میں تیسرا قول یہ ہے: نمازِ عید کے بعد نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں' لیکن اس سے پہلے ادا نہیں کیے جا سکتے۔ امام ثوری' امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

بعض فقہاء نے اس بارے میں عیدگاہ اور مسجد کے درمیان فرق بیان کیا ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مسلک یہی ہے۔

اس بارے میں اختلاف کا سبب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے:

''آپ عید کے دن نماز ادا کرنے کے لیے نکلے' آپ نے دو رکعت نمازِ عید ادا کی' آپ نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جب کوئی شخص مسجد میں آ جاتا ہے تو اسے دو رکعت نماز ادا کر لینی چاہیے''[۱]۔

1692- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لاَ تَخْرُجْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى تَطْعَمَ وَتُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (آدمی) عیدالفطر کے دن اس وقت تک نہ نکلے جب تک کچھ کھا نہ لے اور صدقۂ فطر ادا نہ کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدملک بن مروان واسطی، ابوجعفر دقیقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۴۱)۔

1693- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَشْوَعَ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ أَضْحَى لَمْ يَزَلْ يُكَبِّرُ حَتَّى أَتَى الْجَبَّانَةَ.

☆☆ حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عید قربان کے دن دیکھا' وہ مسلسل تکبیر پڑھتے رہے یہاں تک کہ عیدگاہ آ گئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عمرو بن اشوع ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ رمی بالتشیع، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۸۱)۔

1694- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

---

[۱] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی' کتاب الصلوٰۃ الباب الثامن فی صلوٰۃ العیدین

۱۶۹۲- اخرجه البيهقي في سننه (۲۸۳/۳) كتاب صلاة العيدين' باب الا كل يوم الفطر قبل الغدو' من طريق زهير: ثنا ابو اسحاق عن الحارث عن علي رضي الله عنه قال: من السنة ان يطعم الرجل يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى- و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۵۷۳۷) من طريق معمر والثوري عن ابي اسحاق عن الحارث' او عمن سمع عليا عن علي انه كان لا يخرجه يوم الفطر حتى يطعم' و يأمر بذلك- و اخرجه الطبراني في الاوسط رقم (۵۸۳۶)' من طريق ابي عبد الرحمن السلمي عن علي قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطعم يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۰۲/۲): (اخرجه الطبراني في الاوسط) و فيه سوار بن مصعب و هو ضعيف جدا)- اه- قلت: و في اسناد الدارقطني هنا الحارث الاعور و هو ضعيف: كما تقدم مرارا-

۱۶۹۳- اورده الدارقطني من رواية حنش عن علي- و حنش: قال البخاري: يتكلمون في حديثه- و قال النسائي: ليس بالقوي- و طعن ابن حبان في روايته عن علي خاصة' فقال: (كان كثير الوهم في الاخبار' ينفرد عن علي باشياء لا تشبه حديث الثقات حتى صار ممن لا يحتج بحديثه)- و قال ابن حزم في (المحلى): (ساقط)- و ذكره العقيلي و جماعة في (الضعفاء)' و هو من رجال (التهذيب)

ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ لِلْعِيدَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمُصَلّٰى وَيُكَبِّرُ حَتّٰى يَاْتِيَ الْاِمَامُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عیدین کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد سے نکلتے تھے اور عیدگاہ آنے تک مسلسل تکبیر پڑھتے رہتے تھے اور اس وقت تک تکبیر پڑھتے رہتے تھے جب تک امام نہیں آ جاتا تھا۔

1695- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانُوْا فِى التَّكْبِيْرِ فِى الْفِطْرِ اَشَدَّ مِنْهُمْ فِى الْاَضْحٰى.

☆☆ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: پہلے زمانے میں لوگ عیدالفطر کے دن عیدالاضحیٰ کے مقابلے میں زیادہ شدت کے ساتھ (یعنی بلند آواز میں) تکبیر پڑھتے تھے۔

1696- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُبُلِّيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمُصَلّٰى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن اپنے گھر سے نکلتے ہوئے تکبیر پڑھنا شروع کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے آتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس، مخزومی، ابویحییٰ او ابوبکر مکی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۳۶)۔

○ ثواب بن عتبہ مُہری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۶۵)۔

۱۶۹۴- اخرجه الحاكم (۱/ ۲۹۸) من طريق يحيى بن سعيد به- و اخرجه الشافعي في الام (۱/ ۲۳۱) باب التكبير ليلة الفطر و من طريقه البيهقي في الكبرى (۳/ ۲۷۹) و المعرفة (۶۸۱۲) من رواية ابراهيم بن محمد عن محمد بن عجلان باسناده- و اخرجه البيهقي في سننه (۳/ ۲۷۹) و المعرفة (۶۸۱۳) من رواية الشافعي: اخبرنا ابراهيم بن محمد' اخبرني عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر به-

۱۶۹۵- اخرجه الحاكم (۱/ ۲۹۸): حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا محمد بن اسحاق الصغاني به- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن (۳/ ۲۷۹) كتاب صلاة العيدين' باب التكبير ليلة الفطر و يوم الفطر-

۱۶۹۶- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۲۹۷-۲۹۸): اخبرنا ابو جعفر محمد بن عبد الله البغدادي' ثنا عبد الله بن محمد بن خنيس به- و من طريقه اخرجه البيهقي في سننه (۳/ ۲۷۹) كتاب صلاة العيدين' باب التكبير ليلة الفطر و يوم الفطر- و قال الزيلعي في نصب الراية (۲/ ۲۱۰): (وضعفه ابن القطان في كتابه' فقال: قال ابو حاتم في موسى بن محمد بن عطاء ابي الطاهر المقدسي: كان يكذب و يأتي بالاباطيل- و قال ابو زرعة: كان يكذب- و قال ابن عدي: منكر الحديث' روى الموقري عن الزهري احاديثه مناكير' و ابو الطاهر و الموقري ضعيفان- انتهى كلامه)-

1697- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ شَيْئًا حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ أُضْحِيَتِهِ .وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَتَّى يَذْبَحَ.

★★ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک (عید کی نماز ادا کر کے) واپس نہیں آجاتے تھے' پھر آپ قربانی کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

عبدالصمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہاں تک کہ آپ قربانی کر لیتے تھے۔

1698- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَدَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ يَجْهَرُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْإِمَامُ

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے' جب وہ عیدالضحیٰ کے دن یا عیدالفطر کے دن روانہ ہوتے تھے تو عیدگاہ پہنچنے تک مسلسل بلند آواز میں تکبیر پڑھتے رہتے تھے' پھر اس کے بعد اس وقت تک تکبیر کرتے رہتے تھے جب تک کہ امام آنہیں جاتا تھا۔

1699- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اس وقت تک (عید کی نماز پڑھنے کے لیے) نہیں نکلتے تھے جب تک کچھ کھجوریں نہیں کھا لیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق تعداد میں انہیں کھایا کرتے تھے۔

١٦٩٧- اخرجه الترمذي في الصلاة (٥٤٢) باب ما جاء في الاكل يوم الفطر قبل الخروج' و ابن ماجه في الصيام (١٧٥٦) باب في الاكل يوم الفطر قبل ان يخرج' و البغوي في (شرح السنة) (١١٠٤)' و ابن خزيمة (١٤٢٦)' و ابن حبان (٢٨١٢)' و الحاكم (١/ ٢٩٤)' و احمد (٥/ ٣٥٢-٣٥٣)' و الدارمي (١/ ٣٧٥)' والبيهقي في المعرفة (٦٨٤٦- ٦٨٤٨)' و في الكبرى في صلاة العيدين (٣/ ٢٨٣) باب ترك الاكل يوم النحر حتى يرجع' و الطيالسي في المسند (٨١١)' من رواية ثواب بن عتبة عن عبد الله بن بريدة عن ابيه' به- و قال الترمذي: (حديث غريب' و قال محمد: لا اعرف لثواب بن عتبة غير هذا الحديث- و قد استحب قوم من اهل العلم الا يخرج يوم الفطر حتى يطعم شيئًا- و يستحب له ان يفطر على تمر' ولا يطعم يوم الاضحى حتى يرجع)- اه- و قال الحاكم: (هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه' و ثواب بن عتبة المهري قليل الحديث' و لم يجرح بنوع يسقط به حديثه' و هذه سنة عزيزة من طريق الرواية' مستفيضة في بلاد المسلمين)- اه- و صححه ابن القطان كما في (نيل الاوطار) للشوكاني (٣/ ٣٥٥)-

١٦٩٨ تقدم تخريجه قريباً من غير وجه عن ابن عجلان' و من وجوه اخرى عن ابن عمر ايضاً-

١٦٩٩ اخرجه البخاري في العيدين (٩٥٣) باب الاكل يوم الفطر قبل الخروج' و ابن ماجه في الصيام (١٧٥٤) باب في الاكل يوم الفطر قبل ان يخرج' و ابن خزيمة (١٤٢٩)' و ابن حبان (٢٨١٤)' و الحاكم (١/ ٢٩٤)' واحمد (٣/ ١٢٦ ' ٢٣٢) من رواية عبيد الله بن ابي بكر' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مرجی بن رجاء یشکری، ابورجاء بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ربما وہم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۵۹۴)۔ مرجا بن رجاء۔

1700- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ تَمَرَاتٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (نماز پڑھنے کے لیے) اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک کھجوریں نہیں کھالیتے تھے۔

1701- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْرَاُ بِ (قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ) وَ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ)

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز میں اور عیدالضحیٰ کی نماز میں کون سی سورت کی قرأت کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ ق اور سورۂ اقتربت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

۱۷۰۰- اخرجه البخاري في صحيحه رقم (۹۵۳) من رواية سعيد بن سليمان: حدثنا هشيم به' كما اخرجه الدارقطني هنا- اخرجه الترمذي في الصلاة (۵٤۲) باب ما جاء في الاكل يوم الفطر قبل الخروج' و ابن خزيمة (۱٤۲۸)' و ابن حبان (۲۸۱۳)' و الحاكم (۱/ ۲۹٤)' و الدارمي (۱/ ۳۷۵) من رواية هشيم: حدثنا ابن اسحاق عن حفص بن عبيد الله بن انس عن انس بن مالك' به- و قال الترمذي: (حسن غريب صحيح) و صححه الحاكم- قلت: اخرجه عن هشيم هكذا قتيبة بن سعيد و ابن ابي شيبة و عمرو بن عون و احمد بن منيع عن هشيم' به- وقد صرح هشيم بالتحديث عن ابن اسحاق- و الذي عند الدارقطني من رواية ابي الربيع الزهراني: ثنا هشيم عن عبيد الله بن ابي بكر عن انس' به- و جزم ابو مسعود الدمشقي بانه كان عند هشيم على الوجهين' و نصره البيهقي و ابن حجر: كما في (فتح الباري) (۲/ ۵۱۸) (۹۵۳) باب الاكل يوم الفطر قبل الخروج' و هو قول الشيخ احمد شاكر: كما في تعليقه على الترمذي (۵٤۲)-

۱۷۰۱- اخرجه مالك في العيدين (۱/ ۱۸۰) باب ما جاء في التكبير و القراءة في صلاة العيدين' و من طريق مالك اخرجه الشافعي في (الام) (۱/ ۲۱۰) في كتاب الصلاة' باب صفة صلاة العيدين' و احمد في المسند (۵/ ۲۱۷-۲۱۸)' و مسلم في العيدين (۸۹۱) باب ما يقرا في صلاة العيدين' و ابو داود في الصلاة (۱۱۵٤) باب ما يقرا في الاضحى و الفطر' و الترمذي في الصلاة (۵۳٤) باب ما جاء في القراءة في العيدين' و البغوي في شرح السنة (۱۱۰۷)' و ابن حبان (۲۸۲۰)- و اخرجه سفيان بن عيينة عن ضمرة بن سعيد: بهذا الاسناد نحوه- اخرجه النسائي في العيدين (۳/ ۱۸۳-۱۸٤)' و الترمذي في الصلاة (۵۳۵)' و ابن ماجه في الاقامة (۱۲۸۲)- قال ابن عبد البر في (التمهيد) (۱٦/ ۲۲۸): (وقد زعم بعض اهل العلم بالحديث ان هذا الحديث منقطع: لان عبد الله لم يلق عمر- و قال غيره: هو متصل مسند- و لقاء عبيد الله لابي واقد الليثي غير مدفوع- و قد سمع عبيد الله من جماعة من الصحابة- و لم يذكر ابو داود في باب ما يقرا في العيدين الا هذا الحديث: و هذا يدل على انه عنده متصل صحيح)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ضمرة بن سعید بن ابی حنہ- انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۰۶)۔

1702- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيْرَةً سِوٰى تَكْبِيْرَةِ الْاِسْتِفْتَاحِ يَقْرَاُ بِ (ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ) وَ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ دونوں عیدوں کی نماز میں ابتدائی تکبیر کے علاوہ بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے اور آپ ﷺ ان میں سورۂ ق اور سورۂ اقتربت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

1703- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَّفِي الثَّانِيَةِ بِخَمْسٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے، یہ تکبیریں قرأت کرنے سے پہلے کہتے تھے۔

۱۷۰۲- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱۵۰) باب التكبير في العيدين، و البيهقي في العيدين (۲۸۷/۳) باب التكبير في صلاة العيدين من رواية ابن وهب عن ابن لهيعة- و اخرجه الحاكم في العيدين (۲۹۸/۱) باب تكبيرات العيدين من رواية اسحاق بن عيسى عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد باسناده- قال البيهقي في (المعرفة) (۶۸۶۸): (واخرجه ابن وهب و ابو صالح و معلى بن منصور عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد عن ابن شهاب- قال محمد بن يحيى الذهلي: المحفوظ عندنا حديث خالد بن يزيد: لان ابن وهب قديم السماع من ابن لهيعة، و من سمع منه في القديم فهو اولى: لانه خلط باخرة)- قال الحاكم: (تفرد به عبد الله بن لهيعة، و قد استشهد به مسلم في موضعين- و في الباب عن عائشة، و ابن عمر، و ابي هريرة، و عبد الله بن عمرو، رضي الله عنهم- و الطرق اليهم فاسدة- و قد قيل عن ابن لهيعة عن عقيل)- اه- قلت: اختلف على ابن لهيعة في هذا الاسناد، فاخرجه ابن وهب وغيره عنه على هذا الوجه الذي رجحه محمد بن يحيى الذهلي- و اخرجه قتيبة بن سعيد، و عمرو بن خالد، عن ابن لهيعة عن عقيل عن الزهري به- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱۴۹) باب التكبير في العيدين، و من طريقه البيهقي في المعرفة (۶۸۶۶) باب التكبير في صلاة العيدين، من رواية قتيبة عن ابن لهيعة به- و هو في سنن البيهقي ايضا (۲۸۶/۳) من رواية ابن لهيعة عن عقيل عن الزهري به- و اخرجه الحاكم في العيدين (۲۹۸/۱) باب تكبيرات العيدين سوى الافتتاح من رواية عمرو ابن خالد عن ابن لهيعة به- و هو في الحديث التالي- و اخرجه عبد الله بن يوسف عن ابن لهيعة: حدثني يزيد عن ابي حبيب و يونس عن ابن شهاب به- اخرجه الدارقطني هنا و سياتي بعد ثلاث روايات- و اخرجه ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد و عقيل- معا- عن الزهري به- اخرجه ابن ماجه في الاقامة (۱۲۸۰) باب كم يكبر الامام في صلاة العيد- واخرجه يحيى بن اسحاق: انبانا ابن لهيعة: حدثنا الاعرج عن ابي هريرة نحوه- اخرجه احمد (۳۵۷/۲): حدثنا يحيى بن اسحاق به- و اخرجه ابن لهيعة مرة فقال عن الاسود عن عروة بن الزبير عن ابي واقد الليثي و عائشة نحوه- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۷۸/۳) (۳۲۹۸)- و حكى الدارقطني في (علله) هذا الاختلاف على ابن لهيعة، و اعله بالاضطراب، فقال: (والاضطراب فيه من ابن لهيعة)- و حكى الترمذي في (علله الكبير) عن البخاري انه ضعفه، و قال: لا اعلم اخرجه غير ابن لهيعة)- ذكر ذلك كله الزيلعي في (نصب الراية) (۲۱۶/۲)- قلت: و بين الطحاوي في المعاني (۳۹۹/۲) وجوه الاختلاف فيه، وقال: (واما حديث ابن لهيعة فبين الاضطراب)- اه-

۱۷۰۳- اخرجه البيهقي (۲۸۶/۳)- وانظر تخريجه في الذي قبله-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ثابت بن اسماعیل بن ابان، ابوبکر صیدلانی، سمع محمد بن رنج بزاز، وعبید بن شریک بزار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (٣/ ٤٨)۔

○ عبید بن عبدواحد بن شریک بزار، وقیل: عبید بن خالد بن شریک بزار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (٤٣٤/٨)، سیر اعلام النبلاء (١٣/ ٣٨٥)۔

○ عمرو بن خالد بن فروخ بن سعید تمیمی، (اور ایک قول کے مطابق): خزاعی، ابوحسن حرانی، نزیل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (٢/ ٦٩)۔

1704- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ حِزَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ دینے سے پہلے ادا کر لیتے تھے۔

1705- حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قُرَيْنٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِيْبٍ وَّيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن جعفر بن محمد بن قرین، ابوحسن عثمانی، کوفی اصل۔ سمع محمد بن عبد الملک دقیقی و یحییٰ بن ابی طالب، و آخرین۔ روی عنہ ابوبکر ابھری مالکی وابوعمر بن حیویہ وعلی بن عمرو جریری، وابوحسن دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (١٣/ ٦٠)۔

1706- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَحْيَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

١٧٠٤- اخرجه البخاري في العيدين (٩٦٣) باب الخطبة بعد العيد و مسلم في صلاة العيدين (٨٨٨) و الترمذي في الصلاة (٥٣١) باب ما جاء في صلاة العيدين قبل الخطبة و النسائي في العيدين (١٨٣/٢) باب صلاة العيدين قبل الخطبة و ابن ماجه في اقامة (١٢٧٦) باب ما جاء في صلاة العيدين و البغوي في (شرح السنة) (١١٠١) و ابن خزيمة (١٤٤٣) و ابن حبان (٢٨٢٦) و احمد (٢/ ٩٢) من رواية عبيد الله عن نافع باسناده۔

وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عید کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز میں شریک ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی جو کسی اذان اور اقامت کے بغیر تھی۔

1707- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِى سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا يَعْنِى الْعِيدَ ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز سے پہلے اور اس نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی عید کی نماز۔

1708- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَقُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ فِى الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى سَبْعًا وَخَمْسًا سِوٰى تَكْبِيرَتَىِ الرُّكُوعِ ۔لَفْظُ اَبِى الطَّاهِرِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے' جو رکوع کی دو تکبیروں کے علاوہ ہوتی تھی۔

یہ لفظ ابوطاہر نامی راوی کی روایت کے ہیں۔

1709- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَذِّنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِى الْعِيدَيْنِ فِى الْاُولٰى سَبْعًا وَفِى الْاٰخِرَةِ خَمْسًا وَكَانَ يَبْدَاُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ۔

١٧٠٦- هكذا اخرجه البيهقي من رواية عبد الملك- و هو ابن ابي سليمان -عن عطاء- و تابعه ابن جريج فقال: اخبرني عطاء' به- اخرجه البخاري في العيدين (٩٥٨) باب المشي و الركوب الى العيد بغير اذان و لا اقامة- اه- و من طريق ابن جريج ايضًا اخرجه عبد الرزاق في العيدين (٥٦٢٧) باب الاذان لهما-ولاه شاهد من حديث ابن عباس اخرجه عبد الرزاق و البخاري في الموضع المذكورة سابقًا: روياه من طريق ابن جريج: اخبرني عطاء ان ابن عباس ارسل الى ابن الزبير اول ما بويع: انه لم يكن يوذن للصلاة يوم الفطر: فلا تؤذن لها- و اخرجه عبد الرزاق (٥٦٢٩) عن عمر و عثمان و علي -قلت: و له شاهد من حديث جابر بن سمرة مرفوعًا نحوه- اخرجه مسلم في العيدين (٨٨٧)' و ابو داود في الصلاة (١١٤٨)' و الترمذي في الصلاة (٥٣٢)' و البغوي في (شرح السنة) (١١٠٠) و ابن حبان في العيدين (٢٨١٩)' و احمد في المسند (٩٨/٥) من رواية سماك عن جابر بن سمرة' به-

١٧٠٩ اخرجه ابن ماجه في الاقامة (١٢٧٧) باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلاة العيدين! حدثنا هشام بن عمار' ثنا عبد الرحمن بن سعد بن عمار موذن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حدثني ابي عن ابيه عن جده: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر في العيدين في الاولى سبعًا قبل القراء ة' و في الآخرة خمسًا قبل القراء ة)-وقال في (الزوائد): (اسناده ضعيف: لضعف عبد الرحمن بن سعد و ابوه لا يعرف حاله)- اه -واخرجه الدارمي (٤٥٧/١)' و الحاكم (٦٠٧/٢)' و البيهقي (٢٨٨/٣) من رواية عبد الرحمن ابن سعد بن عمار باسناده- و اعله ابن التركماني في (الجوهر النقي) بعبد الرحمن' و قال: (منكر الحديث' و سعد بن عمار مستور' و الحديث مضطرب)-قلت: وقد ورد عن ابن ماجه: (عبد الرحمن بن سعد بن عمار' حدثني ابي عن ابيه عن جده)- و عند الحاكم: (حدثني ابي عن جدي)- و عند البيهقي و كذلك الدارمي: (عبد الرحمن بن سعد عن عبد الله بن محمد بن عمار عن ابيه عن جده)- فاختلف الروايات في ذلك' كما نرى- قال الذهبي: (عبد الله بن محمد بن عمار عن آبائه ضعفه ابن معين' قال عثمان بن سعيد: قلت ليحيى: كيف حال هؤلاء ؟ قال: ليسوا بشيء)- اه-

☆☆ عبداللہ بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے آپ ﷺ خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ، موذن مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۹۸)۔

1710- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ جُوَانٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْفَحَّامُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا سِوٰى تَكْبِيْرَةِ الصَّلَاةِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دونوں عیدوں کی نماز میں یعنی عید الاضحیٰ کی نماز میں اور عید الفطر کی نماز میں بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہوتی تھیں اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں ہوتی تھیں یہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہوتی تھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن شعبة بن جوان، ابوعلی، (اور ایک قول کے مطابق): محمد بن جوان بن شعبة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ بغدادی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۵۲/۵)۔

○ احمد بن ولید بن ابی ولید، ابوبکر علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ بغدادی، وذکرہ انہ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۸۸/۵)۔

1711- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ

۱۷۱۰- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱۵۱) باب التكبير في العيدين و ابن ماجه الصلاة (۱۲۷۸) باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلاة العيدين؛ و الطحاوي في شرح المعاني (۳۹۹/۲) و احمد (۱۸۰/۲) و ابن الجارود (۲۶۲) و البيهقي في العيدين (۳، ۲۸۵ - ۲۸۶) و في المعرفة (۶۸۶۱ -۶۸۶۲) و السنن الصغير له (۲۵۹/۱)- من رواية عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي باسناده-و نقل الترمذي في (العلل الكبير) (ص/۹۳-۹۴) عن البخاري قوله: (وحديث عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده في هذا الباب هو صحيح ايضا)- و راجع (نصب الراية) (۲۱۷/۲)-وقال الطحاوي في (المعاني): (عبد الله بن عبد الرحمن ليس عندهم بالذي يحتج بروايته و عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ليس بسماع)- اه-قلت: و عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي ضعفه جماعة منهم ابن معين: كما قال ابن القطان في (كتابه) على ما ذكر الزيلعي في (نصب الراية) (۲۱۷/۲)-

اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيَّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّكْبِيْرُ سَبْعٌ فِي الْاُوْلٰى وَخَمْسٌ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہوں گی اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں ہوں گی اور دونوں رکعت میں قرأت ان تکبیروں کے بعد ہوگی۔

1712- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ فِي الْعِيْدِ يَوْمَ الْفِطْرِ سَبْعًا فِي الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا سِوٰى تَكْبِيْرَةِ الصَّلَاةِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عیدالفطر کے دن پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں' یہ نماز کی تکبیروں کے علاوہ تھیں۔

1713- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْكَرَابِيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا زَادَ الْبُخَارِيُّ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

☆☆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز میں تکبیریں کہا کرتے تھے' پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

بخاری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

قرأت کرنے سے پہلے (تکبیریں کہتے تھے)۔

1714- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ

۱۷۱۳- اخرجه الترمذي في الصلاة (٥٣٦) باب ما جاء في التكبير في العيدين' و ابن ماجه في الاقامة (١٢٧٩) باب ما جاء في كم يكبر الامام في صلاة العيدين' و البيهقي في الكبرى (٢٨٦/٣)' و المعرفة (٦٨٦٣)' و الطحاوي في المعاني (٣٩٩/٤) من رواية كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده' به- و نقل الترمذي في (العلل الكبير)' و عنه البيهقي في (المعرفة) عن البخاري قوله: (ليس شيء في هذا الباب اصح منه' و به اقول)- اه- و قال ابن القطان- كما في نصب الراية (٢١٧/٢)-: (هذا ليس بصحيح في التصحيح' فقوله: (هو اصح شيء في الباب) يعني: اشبه ما في الباب' و اقل ضعفاً- و قوله: (و به اقول) يحتمل ان يكون من كلام الترمذي' اي: و انا اقول: ان هذا الحديث اشبه ما في الباب)- اه- قلت: و ابعد ابن القطان- رحمه الله- كلامه بما نقله عن الائمة من الطعن على هذا الاسناد' من ذلك قول احمد: (كثير بن عبد الله لا يساوي شيئاً)' و ضرب على حديثه في المسند- و تركه الدارقطني و غيره' بل قال الشافعي: هو ركن من اركان الكذب' و قال ابن حبان: (روى عن ابيه عن جده نسخة موضوعة' لا يحل ذكرها في الكتب الا على سبيل التعجب)- اه-

۱۷۱٤- اخرجه الطحاوي في المعاني (٣٩٩/٤) عن فرج بن فضالة عن عبد الله بن عامر الاسلمي عن نافع' به- و قال: (عبد الله بن عامر عندهم ضعيف' و انما اصل الحديث عن ابن عمر نفسه) ثم اخرجه عن ابن عمر- و قال ابن ابي حاتم في العلل (٢٠٧/١) (٥٩٧): (سالت ابي عن حديث اخرجه نافع بن ابي نعيم القارئ عن نافع مولى ابن عمر عن ابن عمر: انه كان يكبر في العيدين سبعاً في الاولى' و خمساً في الثانية- قال ابي: (هذا خطا' روى هذا الحديث عن ابي هريرة انه كان يكبر)- اه- قلت: و ذكر الزيلعي في نصب الراية (٢١٨/٢) عن الترمذي في (علله الكبير) قال: (سالت محمداً عن هذا الحديث' فقال: الفرج بن فضالة ذاهب الحديث' و الصحيح ما اخرجه مالك وغيره من الحفاظ عن نافع عن ابي هريرة من فعله- انتهى)- و حديث ابي هريرة المشار اليه اخرجه مالك في الموطأ (١٩٢/١) كتاب العيدين' باب التكبير و القراءة في العيدين (٩) عن نافع مولى ابن عمر انه قال: (شهدت الاضحى و الفطر مع ابي هريرة فكبر في الركعة الاولى سبع تكبيرات قبل القراءة- و في الآخرة خمس تكبيرات قبل القراءة)- اه- قال مالك: (و هو الامر عندنا)- اه- هكذا

حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى سَبْعُ تَكْبِيرَاتٍ وَّفِي الْآخِرَةِ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عیدین میں تکبیریں کہی جائیں گی، پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہوں گی اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوں گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعد بن عبدحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم انصاری، ابومعاذ مدنی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۸۸)۔

1715- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَّعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوبَاتِ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) فِي فَاتِحَةِ الْقُرْآنِ وَيَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْوِتْرِ وَيُكَبِّرُ فِي دُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ غَدَاةَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَوْمَ دَفْعَةِ النَّاسِ الْعُظْمٰى.

★★ ابوطفیل حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ فرض نماز میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں اور وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور آپ ایام تشریق میں عرفہ کے دن کی صبح کی فجر کی نماز کے پہلے سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک جس دن لوگ بڑی تعداد میں روانہ ہوتے ہیں، ہر فرض نماز کے بعد تکبیر پڑھا کرتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

محمد بن قاسم بن زکریا محاربی کوفی سودانی ابوعبداللہ، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۵/۷۳)، ومیزان (۴/۱۴)۔

1716- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا أَسِيدُ بْنُ

۱۷۱۵- تقدم اثناء الكلام على القنوت و قد اختلف فيه على عمرو بن شمر و استطرد الدارقطني هنا في سرد الروايات عنه بذلك-قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۹۲): (و في اسناده عمرو بن شمر و هو متروك عن جابر الجعفي و هو ضعيف عن عبدالرحمن بن سابط عنه قال البيهقي: لا يحتج به- ورويَ عنه من طرق اخرجه مختلفة اخرجها الدارقطني مدارها عليه عن جابر اختلف عليه فيها في شيخ جابر الجعفي- و اخرجه الحاكم من وجه آخر عن فطر بن خليفة عن ابي الطفيل عن علي و عمار وقال: هو صحيح و صح من فعل عمر و علي و ابن عباس و ابن مسعود- و في اسناده عبد الرحمن ابن سعد و هو ضعيف و سعيد بن عثمان مجهول و ان كان هو الكريزي فهو ضعيف)- اه-

زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوبَاتِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) وَكَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَكَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ وَيَقْطَعُهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ اٰخِرَ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆☆ حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن صبح کی نماز کے بعد تکبیر پڑھنا شروع کرتے تھے اور ایامِ تشریق کے آخری دن عصر کی نماز کے بعد اسے ختم کرتے تھے (یعنی ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن احمد بن ثابت بن سلام، ابوقاسم بغدادی بزاز، روی عنہ دارقطنی وابن شاہین وابن جمیع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹/۳۸۷-۳۸۸)۔

1717 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُنَيْدٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ حِينَ يُسَلِّمُ مِنَ الْمَكْتُوبَاتِ.

☆☆ امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن فجر کی نماز کے بعد تکبیر پڑھا کرتے تھے اور ایامِ تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک پڑھتے رہتے تھے یہ تکبیر آپ اس وقت پڑھتے تھے جب آپ فرض نماز کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مصعب بن سلام- تمیمی کوفی نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ لہ اوھام، وہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۱)۔

1718 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَقَطَعَ فِي اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆☆ امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن تکبیر کہتے تھے اور یہ عمل ایامِ تشریق کے آخری دن ختم کرتے تھے۔

1719- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا نَائِلُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ يُقْبِلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَقُوْلُ عَلٰى مَكَانِكُمْ ـ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ـ فَيُكَبِّرُ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن جب صبح کی نماز ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کی طرف رُخ کر کے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھنا شروع کیا۔

''اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن صبح کے وقت یہ تکبیر پڑھنا شروع کرتے اور ایامِ تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک اسے (ہر نماز کے بعد) پڑھتے رہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نائل بن نجیح حنفی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: نائل بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۳/۴۳۵)۔

1720- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعِيْدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ اِنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّجْلِسَ - يَعْنِيْ لِلْخُطْبَةِ - فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ ـ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَهٰذَا يُرْوٰى عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عید کی نماز میں شریک ہوا

۱۷۲۰- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱۵۵) باب الجلوس للخطبة، عن محمد بن الصباح باسناده- و اخرجه النسائي في العيدين (۳/ ۱۸۶) باب التخيير بين الجلوس في الخطبة للعيدين، عن محمد بن يحيى بن ايوب، و ابن ماجه في الاقامة (۱۲۹۰) باب ما جاء في انتظار الخطبة بعد الصلاة عن هدية بن عبد الوهاب المروزي و عمرو بن رافع البجلي، كلهم عن الفضل بن موسى السيناني بهذا الاسناد- و قال ابو داود: وهذا يروى عن عطاء مرسلاً عن النبي صلى الله عليه وسلم)- اه- وقال النسائي: (هذا خطا، و الصواب مرسل)- اه- قال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/ ۱۸۰) (۵۱۳): (وسئل ابو زرعة عن حديث اخرجه الفضل بن موسى السيناني عن ابن جريج عن عطاء عن عبد الله بن السائب قال: شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيد، فلما قضى الصلاة قال: (انا نخطب فمن احب ان يجلس للخطبة فليجلس و من احب فليرجع)- قال ابو زرعة: الصحيح ما حدثنا به ابراهيم بن موسى عن هشام بن يوسف عن ابن جريج عن عطاء ان النبي صلى الله عليه وسلم مرسل)- اه- و اخرجه البيهقي (۳/ ۲۸۵) من حديث سفيان عن ابن جريج عن عطاء مرسلاً - و اخرجه ايضا من طريق الفضل موصولاً - قال ابن معين: (هذا خطا، و انما هو عن عطاء فقط، و انما يغلط فيه الفضل، يقول: عن عبد الله بن السائب)- اه- قلت: و اخرجه عبد الرزاق (۵۶۷۰) عن ابن جريج، اخبرني عطاء قال: بلغني ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول: (اذا قضينا الصلاة فمن شاء فلينتظر الخطبة، و من شاء فليذهب)- قال: فكان عطاء يقول: (ليس على الناس حضور الخطبة يومئذ)- اه- فاجتمع هشام بن يوسف و سفيان و عبد الرزاق على روايته عن ابن جريج عن عطاء مرسلاً -و خالفهم الفضل، فاخرجه موصولاً بذكر عبد الله بن السائب و خطاه في ذلك ابن معين و ابو زرعة و ابو داود و النسائي-

جب آپ ﷺ نے نماز ختم کی تو ارشاد فرمایا:

اب ہم خطبہ دیں گے جو شخص چاہے وہ بیٹھا رہے (راوی بیان کرتے ہیں: یعنی خطبہ سننے کے لیے بیٹھا رہے) اور جو شخص جانا چاہے وہ چلا جائے۔

امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت عطاء کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1721- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ التَّكْبِيْرُ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ بَعْدَ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ اٰخِرُهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایامِ تشریق کی تکبیر قربانی کے دن ظہر کے بعد شروع ہوگی اور ایامِ تشریق کے آخری دن صبح کی نماز میں اسے آخری مرتبہ پڑھا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن محمد بن عباس، وقیل: عباس بن محمد بن احمد بن اسرائیل، ابومحمد جوھری، ذکر بغدادی انہ کان من جوالین فی طلب حدیث، ان کا انتقال 349ھ میں بخارا میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۶۰/۱/۲)۔

1722- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمْ كَانُوا يُكَبِّرُوْنَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ يُكَبِّرُوْنَ فِي الصُّبْحِ وَلَا يُكَبِّرُوْنَ فِي الظُّهْرِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي عَلِيٍّ اللَّهَبِيُّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَنْدَرٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فُلَانٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَبَّرَ بِنَا عُثْمَانُ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فِي الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى اَنْ صَلَّى الظُّهْرَ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَكَبَّرَ فِي الصُّبْحِ وَلَمْ يُكَبِّرْ فِي الظُّهْرِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الظُّهْرَ يَوْمَ الصَّدَرِ

۱۷۲۱- في اسناده عبد الله بن نافع، و هو ضعيف، و قد سبقت ترجمته-

۱۷۲۲- اخرجه الدارقطني عن جماعة باسانيد مختلفة- و مدار ذلك كله على محمد بن عمر الواقدي، و هو متروك الحديث، و الكلام فيه مشهور- و في رواية ابي سعيد الخدري: اسحاق بن ابي فروة، و هو متروك ايضا-

بِالْمُحَصَّبِ وَلَا يُكَبِّرَانِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ يُكَبِّرُ فِى الصَّلَوَاتِ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا.

قَالَ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: لوگ (یعنی صحابہ کرام) قربانی کے دن ظہر کی نماز کے بعد تکبیر کہنا شروع کرتے تھے اور ایام تشریق کے آخری دن ظہر کی نماز تک تکبیر کہا کرتے تھے' یہ لوگ صبح کی نماز میں تکبیر کہتے تھے اور ظہر کی نماز میں نہیں کہتے تھے۔

عبداللہ نامی راوی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے تو انہوں نے ہمارے سامنے قربانی کے دن ظہر کی نماز سے تکبیر کہنی شروع کی اور ایام تشریق کے آخری دن ظہر کی نماز ادا کرنے تک انہوں نے تکبیر کہی (ایام تشریق کے آخری دن) انہوں نے صبح کی نماز میں تکبیر کہی تھی ظہر کی نماز میں نہیں کہی۔

عبداللہ نامی راوی حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات واپسی کے دن وادیٔ محصب میں ظہر کی نماز ادا کرتے تھے اور اس کے بعد تکبیر نہیں کہتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایام تشریق میں تمام نمازوں کے بعد تکبیر کہا کرتے تھے' وہ تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابی علی لہبی مدنی، روی عن ابن منکدر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵/۱۷۸)۔

2- باب صَلَاةِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْكَعْبَةِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ.

باب 2: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنا' اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف

1728- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَيْتَ ثُمَّ خَرَجَ وَبِلَالٌ خَلْفَهُ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ هَلْ صَلَّى قَالَ لَا .قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَخَلَ فَسَاَلْتُ بِلَالًا هَلْ صَلَّى قَالَ نَعَمْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ اسْتَقْبَلَ الْجِذْعَةَ وَجَعَلَ السَّارِيَةَ الثَّانِيَةَ عَنْ يَمِينِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

باہر تشریف لائے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے' میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے (خانہ کعبہ کے اندر) نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم ﷺ پھر خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' میں نے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دو رکعت ادا کی ہیں' آپ ﷺ نے درخت کے تنے کی طرف رخ کیا تھا اور دوسرے ستون کو اپنے دائیں طرف رکھا تھا۔

•••——•••——•••

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہلِ علم کا اختلاف

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل باب قائم کیا ہے' جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے جائز ہونے کے بارے میں دو مذاہب ہیں۔

بعض فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا ناجائز ہے۔

ان حضرات نے یہ دلیل پیش کی ہے' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے اور آپ نے اس کے تمام کناروں میں دعا مانگی تھی' لیکن آپ نے وہاں نماز نہیں پڑھی تھی' پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے آئے تھے اور ارشاد فرمایا تھا: یہ قبلہ ہے (یعنی اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے گی)۔

دوسرے گروہ کے نزدیک خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے' انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں متعدد روایات پیش کی

۱۷۴۳- اخرجه البيهقي في سننه (۲/ ۳۲۹) كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة من طريق الدارقطني' به- و حسن السهيلي اسناده (الروض الانف)؛ كما في نصب الراية (۲/ ۳۲۱) و قال: (اخرجه الدارقطني في سننه' و هو من فرائده)- الا- و في اسناده محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلى: قال الحافظ في التقريب (۲/ ۱۸٤): (صدوق سيء الحفظ جدا)- قلت: واورده الدارقطني عقبه من رواية ابن ابي مليكة عن ابن عمر' نحوه- و شاركه في هذا الوجه عبد الرزاق (۹۰٦۵)' والنسائي في المناسك (۵/ ۲۱۷) باب موضع الصلاة في البيت. وللحديث طرق اخرى عن ابن عمر مرفوعاً نحوه' كالتالي؛ فاخرجه سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه: اخرجه البخاري في الحج (۱۵۹۸) باب اغلاق البيت' و مسلم في الحج (۱۳۲۹) باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره و الصلاة فيها' و النسائي في المساجد (۲/ ۳۳-۳٤) باب الصلاة في الكعبة' و البيهقي (۲/ ۳۲۷-۳۲۸)' و ابن حبان (۳۲۰۱)' و الدارمي (۲/ ۵۳)' و الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۸۹، ۳۹۰) و اخرجه الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر' اخرجه مالك في الموطا في الحج (۱/ ۳۹۸) باب الصلاة في البيت' و عنه الشافعي في الام (۱/ ۹۸) باب الصلاة في الكعبة' و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (٤٤۹٦)- والحديث اخرجه غير الشافعي عن مالك' به- و من طريق مالك اخرجه البخاري في الصلاة (۵۰۵) باب الصلاة بين السواري في غير جماعة' و ابو داود في الحج (۲۰۲۳) باب الصلاة في الكعبة' و النسائي في القبلة (۲/ ٦۳)' و البيهقي في الكبرى (۲/ ۳۲٦، ۳۲۷)' و البغوي في شرح السنة (٤٤۷)' و الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۸۹)- و اخرجه عبيد الله بن عمر عن نافع' نحوه- اخرجه مسلم في الحج (۱۳۲۹)' و ابو داود في الحج (۲۰۲۵)' و احمد في المسند (۲/ ۳۳، ۵۵)- و اخرجه حسان بن عطية عن نافع' نحوه- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۳۰٦۳) باب دخول الكعبة' و ابن حبان في الصلاة (۳۲۰۲)- و اخرجه الاوزاعي عن نافع نحوه- اخرجه الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۹۰)- و اخرجه سماك الحنفي سمعت ابن عمر نحوه- اخرجه الطيالسي (۱۸٦۷)' و عبد الرزاق (۹۰٦٦)' و ابن الجعد في مسنده (۱۵۵٦)' و من طريقه ابن حبان في الصلاة (۳۲۰۰)' و اخرجه ايضا احمد في المسند (۲/ ٤۵، ٤٦، ۸۳)' و البيهقي في الكبرى (۲/ ۳۲۸)' و الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۹۱) من رواية سماك' به- و اخرجه جميعا- عدا عبد الرزاق- من رواية شعبة عن سماك' و اخرجه عبد الرزاق وحده- من رواية مسعر عن سماك' به- و اخرجه ايضا- سليم بن اسود بن حنظلة المحاربي- عن ابن عمر' نحوه- اخرجه عبد الرزاق (۹۰۷۱)' و الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۹۰)' و ابن حبان في الصلاة (۳۲۰۵)-

ہیں' جن میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ ' حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال ؓ کے ساتھ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے' جب آپ باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال ؓ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے کہاں نماز ادا کی تھی' تو انہوں نے یہ بات بتائی: سامنے کی طرف۔

کیونکہ حضرت اسامہ بن زید ؓ کے حوالے سے اس بارے میں دو طرح کی روایات منقول ہیں' لہٰذا اس بارے میں حضرت بلال ؓ کی نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا جائے گا اور اس میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی تھی۔

اگر یہاں یہ اعتراض کیا جائے' خانہ کعبہ کی تمام عمارت قبلہ ہے (یعنی اس کی طرف رخ کیا جائے گا) اور خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے والا پورے قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا تو اس کا جواب یہ دیا جائے گا۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے' خانہ کعبہ کی عمارت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے' حالانکہ جو بھی شخص خانہ کعبہ کی عمارت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہوگا' اس کے سامنے خانہ کعبہ کا کوئی ایک حصہ ہوگا۔ تو اسی طرح اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھتا ہے اور اس کے سامنے خانہ کعبہ کا کوئی ایک حصہ ہوتا ہے تو وہ قبلہ کی طرف رخ کرنے والا شمار ہوگا۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے' یہ قبلہ ہے تو اس سے مراد یہ ہے: جو شخص باہر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا یا جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہوگا' تو اس کا رخ اس کی طرف ہونا چاہیے' اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے' اس عمارت کے اندر نماز ادا کرنا سرے سے جائز ہی نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ' امام ابویوسف اور امام محمد ؒ اسی بات کے قائل ہیں۔

خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن جزیری تحریر کرتے ہیں:

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر یا اس کی چھت کے اوپر فرض نماز ادا کرنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص اس طرح سے کھڑا ہوتا ہے' اس کی پشت خانہ کعبہ کے کسی حصے کی طرف نہ ہو یا وہ شخص خانہ کعبہ کے باہر ہو اور سجدہ خانہ کعبہ کے اندر کر رہا ہو' تو ایسی صورت میں اس کی فرض نماز ادا ہو جائے گی۔

نفل نماز اور نذر کی نماز خانہ کعبہ کے اندر اور خانہ کعبہ کی چھت پر ادا کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے' چھت کے کنارے پر سجدہ نہ کیا جائے' اگر کنارے پر سجدہ کیا گیا تو وہ نماز بھی نہیں ہوگی' کیونکہ اس صورت میں اپنے شخص کا رخ خانہ کعبہ کی طرف شمار نہیں ہوگا۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر فرض نماز ادا کرنا درست ہے۔ تاہم یہ انتہائی مکروہ ہے' مستحب یہ ہے: اگر وقت باقی ہو' تو (باہر آ کر) اس نماز کو دہرایا جائے۔ جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے تو اگر وہ غیر مؤکدہ نماز ہے تو اسے

شرح معانی الآثار از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت 389/1)

خانہ کعبہ کے اندر پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن اگر وہ مؤکدہ نماز ہو تو اسے خانہ کعبہ کے اندر ادا کرنا مکروہ ہوگا۔ البتہ بعد میں اسے دُہرایا نہیں جائے گا۔

خانہ کعبہ کی چھت پر فرض نماز پڑھنا باطل ہے نفلی اور غیر مؤکدہ نماز پڑھنا درست ہے اور مؤکدہ نوافل کے بارے میں دو اقوال ہیں البتہ دونوں کی حیثیت یکساں ہے۔

شوافع یہ کہتے ہیں' خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا درست ہے' خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو۔ البتہ اگر خانہ کعبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہو اور اس دروازے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے تو یہ درست نہیں ہوگی۔

خانہ کعبہ کی چھت کے اوپر نماز پڑھنا اس شرط کے ساتھ درست ہوگا کہ سامنے کوئی ایسی چیز ہو جو انسان کے دو تہائی ہاتھ کے برابر یا اس سے اونچی ہو۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر اور اس کی چھت کے اوپر نماز پڑھنا قطعی طور پر درست ہے' البتہ خانہ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بے ادبی کا پہلو پایا جاتا ہے۔[1]

1724 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقُلُوْسِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْكَعْبَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ- قَالَ- فَسَاَلْنَا بِلَالًا فَاَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے ہمیں بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو یوسف قلوسی: یعقوب بن اسحاق بن زیاد بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۹/ ۲۸۶)، تاریخ بغداد (۱۴/ ۲۸۵-۲۸۶)۔

1725 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِىْ حَرْبٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ

---

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمٰن الجزیری' 213/1

۱۷۲۵- اخرجه البيهقي في سننه (۲/ ۳۲۹) كتاب الصلاة' باب الصلاة في الكعبة' من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الطبراني في الكبير (۱۲/ ۲۰) برقم (۱۳۳۴۷) من طريق اسماعيل ابن عمرو البجلي' ثنا ابو مريم' حدثني حبيب بن ابي مريم' به-وقال الهيثمي: (فيه ابو مريم عبد الغفار بن القاسم و حبيب بن ابي مريم ...) و لم اعرفه' و بقية رجاله موثقون' و في بعضهم كلام)- اه-قلت: ابو مريم هو عبد الغفار بن القاسم' و قد ضعفه الهيثمي ... - و الحديث اسناده ضعيف جدًا- و عبد الغفار بن القاسم ابو مريم الانصاري' رماه ابن المديني و ابو داود بوضع الحديث' و كنيته ... الحنفي و عبد الواحد بن زياد و ابو داود' و تركه ابو حاتم و النسائي و الدارقطني - و قال الذهبي: ... منكر- ينظر: (لسان الميزان) (۴/ ۴۲-۴۳)-وقال البيهقي: (في ثبوت الحديث نظر)- و راجع: (نصب الراية) للزيلعي (۲/ ۳۲۱-۳۲۲)-

عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِىْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَيْتَ فَصَلّٰى بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بَيْنَ الْبَابِ وَالْحَجَرِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ . ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَامَ فِيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستونوں کے درمیان دو رکعت ادا کیں' پھر آپ باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان دو رکعت ادا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

اس کے بعد آپ دوسری مرتبہ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اندر کھڑے ہو کر دعا مانگی اور باہر تشریف لے آئے (اس مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر) نماز ادا نہیں کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

- عیسیٰ بن ابی حرب، ذکرہ مزی فی (تہذیب الکمال) (۳۱/۲۴۷) فیمن روی عن یحییٰ بن ابی بکیر۔
- عبدغفار بن قاسم، ابومریم انصاری، رافضی، لیس ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۳۷۹)۔

3- باب التَّشْدِيْدِ فِىْ تَرْكِ الصَّلَاةِ وَكُفْرِ مَنْ تَرَكَهَا وَالنَّهْىِ عَنْ قَتْلِ فَاعِلِهَا .

باب 3: نماز ترک کرنے کی شدید مذمت' جو شخص اسے ترک کر دے وہ کفر (کا مرتکب ہوتا) ہے تاہم ایسا کرنے والے کو قتل کرنا منع ہے

1726 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُما حِيْنَ طُعِنَ فَقَالَ الصَّلَاةَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّهُ لَا حَظَّ فِى الْاِسْلَامِ لِاَحَدٍ اَضَاعَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى عُمَرُ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا.

★★ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا جا چکا تھا' انہوں نے عرض کی: امیر المؤمنین نماز کا وقت ہو گیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص کے لیے اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے جو نماز ادا نہ کرے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی' حالانکہ اس وقت ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

1727 - حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ

۱۷۲۶- تقدم تخريجه في باب (جواز الصلاة مع خروج الدم السائل من البدن)۔

الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ الْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان بنیادی فرق نماز ادا کرنا ہے' جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن شقیق، ابوعبدالرحمٰن مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۴/۲)۔

○ عمر بن احمد بن علی بن عبدالرحمٰن، ابوحفص، جوھری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۲۸/۱۱، ۲۲۹)۔

1728- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْاِسْكَافُ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عِمْرَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ سَوَاءً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن لیث بن محمد بن یزید، ابوبکر جوھری، وثقہ بغدادی، وذکرانہ ان کا انتقال 299ھ یا 297ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۹۶/۳)۔

1729- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی

۱۷۲۷- اخرجه الترمذي في الايمان (۲٦۲۱) باب: ما جاء في ترك الصلاة' والنسائي في الصلاة (۲۳۱/۱) باب: الحكم في تارك الصلاة' و ابن ماجه في الاقامة (۱۰۷۹) باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة' و احمد (۳٤٦/۵)' و ابن حبان في باب الوعيد على ترك الصلاة (۱٤٥٤)' و الحاكم في الايمان (۷۰٦/۱) باب التشديد في ترك الصلاة' و ابن ابي شيبة (۳٤/۱۱)' و البيهقي في الكبرى (۳٦٦/۳) من طرق عن الحسين بن واقد بهذا الاسناد - وقال الترمذي: (حسن صحيح غريب)' قال الحاكم: (صحيح الاسناد' لا نعرف له علة) - اه - و اخرجه الدارقطني في الرواية الآتية من وجه آخر عن عبد الله بن بريدة' به -

۱۷۲۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۲۵/۳) من طريق العلاء' ثنا خالد بن عبيد' به - و في اسناده خالد بن عبيد' وقال ابن حبان في المجروحين (۲۷۵/۱): (يروي عن انس بن مالك نسخة موضوعة ما لها اصل' يعرفها من ليس الحديث صناعته انها موضوعة) - اه -

فرق) نماز ترک کرنا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن علاء بن موسیٰ، ابوعبداللہ، معروف بالجوز جانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۳۰۹،۹۱۰)۔

1730- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا بَيْنَ الْكُفْرِ اَوِ الشِّرْكِ وَالاِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کفر (راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ ہے:) شرک اور ایمان کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن سعید بن ہارون، ابوصالح اصبہانی، وثقہ بغدادی وذکرانہ ان کا انتقال 324ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۲۸۸)۔

1731- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الصُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے''۔

1732- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا

۱۷۲۹- اورده الدارقطني من ثلاث طرق عن سفيان عن ابي الزبير عن جابر- و قد اخرجه ابو داود في السنة (٤٦٧٨) باب: في رد الارجاء' و الترمذي في الايمان (٢٦٢٠)' و ابن ماجه في الاقامة (١٠٧٨) باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة' و ابن منده في الايمان (٢١٨)' و البغوي في شرح السنة (٣٤٧)' و ابن ابي شيبة (٣٣/١١) من طرق عن سفيان بهذا الاسناد-و تابعه عليه ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر' به- اخرجه مسلم في الايمان (٨٢)باب: اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة' و الدارمي (٢٨٠/١)' وابن منده (٢١٧)' و البيهقي في الكبرى (٣٦٦/٣) من رواية ابي عاصم عن ابن جريج ' اخبرني ابو الزبير' سمعت جابرًا-و اخرجه النسائي (٢٣٢/١) من رواية محمد بن ربيعة عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر' به- و قد صرح ابن جريج و ابو الزبير بالتحديث في الذي قبله' فلا اشكال- و تابعهما يعني: سفيان و ابن جريج - على هذا الاسناد ايضًا: موسى بن عقبة عن ابي الزبير عن جابر' به- اخرجه احمد (٣٨٩/٣) عن سريج عن ابن ابي الزناد عن موسى بن عقبة' به-و اخرجه محمد بن كثير العبدي عن الثوري عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر' به- اخرجه ابن حبان (١٤٥٣)' و ابن منده (٢١٩)- و اخرجه جرير عن الاعمش' به بمتابعة الثوري على هذا الوجه- اخرجه مسلم (٨٢)' و الترمذي في الايمان (٢٦١٨)' و البيهقي (٣٦٦/٣)-وورد من طرق عن الاعمش' به- اخرجه احمد ٣٧٠/٣)' و الترمذي (٢٦١٨) (٢٦١٩)' و ابن ابي شيبة (٣٤/١١)' و ابن منده (٢١٩)' و الطبراني في الصغير (١٤/٢)-و اخرجه حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر' به- اخرجه القضاعي في (الشهاب) (٢٦٦)' و البيهقي (٣٦٦/٣)' والطبراني في الصغير (١٣٤/١) من رواية ابي الربيع الزهراني عن حماد بن زيد' به-وللحديث شواهد في اسانيدها كلام' و قد ذكرها ابو الطيب آبادي في (التعليق المغني)-

مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ اَخْبَرَنَا هُودُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وَاجْتِهَادُهُ فَذَكَرْنَاهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاسْمِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَوَصَفْنَاهُ بِصِفَتِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ نَذْكُرُهُ كَذٰلِكَ اِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ فَقُلْنَا هُوَ هٰذَا ۔ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَتُخْبِرُونَ عَنْ رَجُلٍ عَلٰى وَجْهِهِ سَفْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ۔ فَاَقْبَلَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ قُلْتَ حِينَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ اَحَدٌ اَفْضَلُ مِنِّي وَخَيْرٌ مِنِّي ۔ فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ ۔ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا ۔ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَقْتُلُ رَجُلاً يُصَلِّي وَقَدْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ فَخَرَجَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص تھا جس کی عبادت و ریاضت ہمیں بہت پسند تھی' ہم نے اس شخص کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' ہم نے اس کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیا' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہچان نہیں سکے' جب ہم نے اس کا حلیہ بیان کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی اسے نہیں پہچان سکے' ابھی ہم اس شخص کا تذکرہ ہی کر رہے تھے کہ اسی دوران وہ شخص سامنے آ گیا' ہم نے عرض کی: یہ وہ شخص ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے ایک ایسے شخص کے بارے میں بتا رہے ہو جس کے چہرے پر شیطان کا نشان ہے' پھر وہ شخص آگے آیا اور ان لوگوں کے پاس آ کر ٹھہر گیا اس نے سلام نہیں کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے نام کی قسم دے کر یہ کہتا ہوں کہ کیا تم نے ابھی' جب تم اس محفل کے پاس آ کر ٹھہرے ہو' یہ سوچا ہے' اس وقت ان حاضرین میں کوئی بھی شخص مجھ سے زیادہ فضیلت والا اور مجھ سے بہتر نہیں ہے' اس شخص نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے' ایسا ہی ہے' پھر وہ شخص نماز پڑھنے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اسے کون قتل کرے گا؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی: میں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سوچا: سبحان اللہ! کیا میں ایسے شخص کو قتل کروں گا جو نماز ادا کر رہا ہے' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر آ گئے (اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث ذکر کی ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فرج بن عبد وارث، قرشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 236ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۰)۔

○ محمد بن زبرقان، (ابوھمام اھوازی)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ربما وھم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۶۱)۔

○ ھود بن عطاء، یمامی عن انس۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: لا یحتج به منکر روایة علی قلتها. ان کے مزید

حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مجروحین (۳/۹۶)، وجرح وتعدیل (۹/۱۱۱)۔

1733- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي هُودُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

1734- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِرَجُلٍ مَخْضُوبِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا . قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاُمِرَ بِهِ فَنُفِيَ عَنِ الْمَدِينَةِ اِلَى مَكَانٍ يُقَالُ لَهُ النَّقِيعُ- وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ- فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ لَا اِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ . وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ اُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَّبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں پر مہندی لگی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے' تو اس کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ اسے مدینہ منورہ سے نکال کر نقیع نامی جگہ پر بھیج دیا جائے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک ہیجڑے کو لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن احمد بن ربیع، ابومحمد انماطی۔ روی عنہ ابن شاذان ودارقطنی وابن شاہین وابن جمیع، وکان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷/۲۷۰)۔

۱۷۳۳- هكذا اورده الدارقطني هنا عن موسى بن عبيدة' ثم اورده من رواية زيد بن الحباب عن موسى' فقال فيه: (عن انس بن مالك ان عمر بن الخطاب......) ولم يذكر ابا بكر- ولعل هذا الاضطراب من موسى بن عبيدة وهو الربذي قال احمد في رواية: منكر الحديث- وحمل عليه في اخرى - وقال في ثالثة: لا تحل الرواية عنه' وامر بالضرب على حديثه- وقال ابو حاتم: منكر الحديث' وكذا قال الساجي' وضعفه ابن معين وجماعة- تنظر: ترجمته في (تقريب التهذيب) ت (۷۰۳۸)۔

۱۷۳٤- اخرجه ابو داود في الادب (٤۹۲۸) باب في الحكم في المخنثين' عن هارون بن عبد الله ومحمد بن العلاء ان ابا اسامة اخبرهم عن مفضل بن يونس عن الاوزاعي' باسناده-وقال المنذري: (وفي متنه نكارة' وابو يسار هذا لا اعرف اسمه- وقد قال ابو حاتم الرازي لما سئل عنه: مجهول' وليس كذلك: فانه قد روى عنه الاوزاعي والليث' فكيف يكون مجهولا !!)- اه-

○ فی (ا): ابراہیم بن عبد حمید۔

○ مفضل بن یونس جعفی، ابو یونس کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 178ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۷۲)۔

4-باب صِفَةِ مَنْ تَجُوزُ الصَّلاةُ مَعَهُ وَالصَّلاةُ عَلَيْهِ.

باب 4: اُس شخص کا تذکرہ جس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے اور جس کی نمازِ جنازہ ادا کرنا جائز ہے

1735- حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِى صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سَيَلِيكُمْ بَعْدِىْ وُلاةٌ فَيَلِيكُمُ الْبَرُّ بِبِرِّهِ وَالْفَاجِرُ بِفُجُوْرِهِ فَاسْمَعُوْا لَهُمْ وَاَطِيعُوْا فِيْمَا وَافَقَ الْحَقَّ وَصَلُّوا وَرَاءَ هُمْ فَاِنْ اَحْسَنُوْا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تمہارے اوپر کچھ حکمران مسلط ہوں گے، نیک شخص اپنی نیکی کے ہمراہ تمہارا حکمران ہوگا اور گنہگار اپنے گناہوں کے ہمراہ ہوگا تم ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا اس چیز کے بارے میں جس میں وہ راہِ حق کی پیروی کریں اور ان کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہنا اگر وہ اچھائی کریں گے تو تمہارا اجر ملے گا اور انہیں ان کا اجر ملے گا اور اگر بُرائی کریں گے تو تمہیں تمہارا اجر ملے گا انہیں ان کا گناہ ملے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروۃ بن زبیر مدنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۱۷۷)۔

1736- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مَيْمُوْنِ الْخُرَاسَانِىُّ عَنْ مُكْرَمِ بْنِ حَكِيْمٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ سَيْفِ بْنِ مُنِيْرٍ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ اَرْبَعُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ اُحَدِّثْكُمْ بِهِنَّ فَالْيَوْمَ

۱۷۳۵- اورده ابن الجوزي في (الواهيات) (۱/۴۲۱-۴۲۲) رقم (۷۱۷) من طريق المصنف- وقال ابن الجوزي: (عبد الله بن محمد بن يحيى قال ابو حاتم الرازي: متروك الحديث- و قال ابن حبان: لا يحل كتب حديثه)- اهـ- و ذكره ابن عدي في (الكامل) (۴/۱۵۰۱- ۱۵۰۲)- و قال: (و لعبد الله بن محمد بن عروة غير ما ذكرت من الحديث- و احاديثه عامتها مما لا يتابعه الثقات عليه، و لم اجد من المتقدمين فيه كلاماً، و لم اجد بداً من ذكره لما رايت من احاديثه انها غير محفوظة، لما شرطت في اول الكتاب)- اهـ- و قوله: (فان احسنوا...... الخ) قد روي من غير هذا الوجه بما سانيد اصح من هذا من حديث ابي هريرة وغيره- و حديث ابي هريرة عند البخاري (۲/۱۸۷) و البيهقي (۲/۱۲۶-۱۲۷)- و ورد من حديث عقبة بن عامر ايضاً- اخرجه ابو داؤد (۵۸۰) و ابن ماجه (۹۸۳) و الطيالسي (۱۰۰۴) و غيرهم-

۱۷۳۶- اخرجه ابن الجوزي في (الواهيات) (۱/۴۲۳) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- واخرجه العقيلي (۲/۹۰) من طريق الوليد بن الفضل به- قال العقيلي: (عبد الجبار عن مكرم بن حكيم، اسناده مجهول، غير محفوظ، و ليس في هذا المتن اسناد ثابت)- اهـ- و سيف بن منير مجهول: كما في (الميزان)- (۲/۲۵٦) ووقع عند العقيلي: (منير بن سيف) و الصواب العكس- و للحديث شواهد ياتي تخريجها عن ابن عمر وغيره-

أُحَدِّثُكُمْ بِهِنَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا تُكَفِّرُوا اَحَدًا مِنْ اَهْلِ قِبْلَتِي بِذَنْبٍ وَّاِنْ عَمِلُوا الْكَبَائِرَ وَصَلُّوا خَلْفَ كُلِّ اِمَامٍ وَّجَاهِدُوا- اَوْ قَالَ قَاتِلُوا- مَعَ كُلِّ اَمِيرٍ وَّالرَّابِعَةُ لَا تَقُولُوا فِي اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَافِي عُمَرَ وَلَافِي عُثْمَانَ وَلَافِي عَلِيٍّ اِلَّا خَيْرًا قُولُوا (تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ) .لَا يَثْبُتُ اِسْنَادُهُ مَنْ بَيْنَ عَبَّادٍ وَّاَبِي الدَّرْدَاءِ ضُعَفَاءُ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: چار خصوصیات ہیں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی' لیکن میں نے تمہارے سامنے ان کے بارے میں بیان نہیں کیا' آج میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں گا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

میرے اہل قبلہ میں سے کسی ایک کے گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو' اگرچہ وہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہوں اور ہر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرلو اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کرو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) قتال کرو اور چوتھی بات یہ ہے: ابوبکر صدیق' عمر' عثمان اور علی کے بارے میں صرف اچھی بات بیان کرو اور یہ کہو:

''یہ امت گزر چکی ہے اس نے جو اچھا عمل کیا اس کا اجر انہیں مل جائے گا اور تم جو اچھائیاں کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد جبار بن حجاج خراسانی، روی عن مکرم بن حکیم۔ قال ازدی: متروک الحدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۲۳۹)۔

○ مکرم بن حکیم خثعمی، روی خبرا باطلا، قال زدی: لیس حدیثہ بشیء۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶/۵۰۹)۔

1737- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ بِحَلَبَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا عَلٰى مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصَلُّوا خَلْفَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہر وہ شخص جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو' اس کی نمازِ جنازہ ادا کرو اور ہر اس شخص کے پیچھے نماز ادا کرلیا کرو جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو''۔

۱۷۳۷- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۴۲۱) رقم (۷۱۲) من طريق الدارقطني به- و اخرجه ابو نعيم في (تاريخ اصبهان) (۲/۳۱۷) من طريق عثمان بن عبد الرحمن باسناده- قال ابن الجوزي (۱/۴۲۴): (وعثمان قال يحيى: ليس بشيء. كان يكذب- و قال البخاري و النسائي ابو داود: ليس بشيء- و قال الدارقطني: متروك)- اه- وقال ابن الجوزي (۱/۴۲۴): (وعثمان قال يحيى: ليس بشيء. كان يكذب- و قال البخاري و النسائي و ابو داود: ليس بشيء- و قال الدارقطني: متروك)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعمر محمد بن عبداللہ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ جماعۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۸۰)۔

○ خالد بن اسماعیل مخزومی، مدنی، ابوولید۔ قال دارقطنی: متروک۔ وقال ابن عدی: کان یضع حدیث علی ثقات۔ وامام ابن حبان فرماتے ہیں: لایجوز احتجاج بہ بحال۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲/۴۰۶)۔

1738- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّابْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا عَلٰى مَنْ قَالَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَصَلُّوا وَرَاءَ مَنْ قَالَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر اس شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرو جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو اور ہر اس شخص کے پیچھے نماز ادا کرو جو لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو۔

1739- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِیِّ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْاَفْطَسُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل بن عطیہ مروزی، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۰۰)۔

1740- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلاَةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ كَانَ اَوْ فَاجِرٍ وَاِنْ هُوَ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ وَالْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرٍّ كَانَ اَوْ فَاجِرٍ وَاِنْ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ وَالصَّلاَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ بَرٍّ كَانَ اَوْ فَاجِرٍ وَاِنْ

۱۷۳۸- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۴۲۱) رقم (۷۱۶) من طريق الدارقطني به- و اخرجه الخطيب في تاريخه (۱۱/۲۹۲) من رواية ابي الوليد المخزومي باسناده و هو ضعيف نسبه ابن عدي الى الكذب-

۱۷۳۹- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۴۲۰) رقم (۷۱۳) من طريق الدارقطني و فيه (محمد بن الفضل) كذبه ابن معين و اتهمه احمد و تركه النسائي و الراجح فيه ما اخرجه عمرو بن سويد عن سالم الافطس عن سعيد بن جبير عن ابن عمر به- اخرجه ابو نعيم في (الحلية) (۱۰/۳۲۰) من رواية نصر بن الحريش عن المشمعل بن ملحان عن سويد به- و نصر ضعفه الدارقطني كما في (تاريخ بغداد) (۱۳/۲۸۶)- و المشمعل: قال ابن معين: ما ارى به باسا و وثقه ابن حبان ضعفه الدارقطني- لكن هذه الطريقة امثل من الاولى-

۱۷۴۰- اخرجه ابن الجوزي في الواهيات (۱/۴۲۲) عن الدارقطني بهذا الاسناد- وقال اشعث مجروح و بقية لا يقوم على روايته و قال الدارقطني: مكحول لم يلق ابا هريرة- اه-

عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تم پر ہر مسلمان کی اقتداء میں نماز ادا کرنا لازم ہے خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار' اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو اور تم پر ہر امیر کے ہمراہ جہاد کرنا واجب ہے' خواہ وہ نیک ہو یا گناہگار ہو' اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو' اور تم پر ہر مسلمان کی نمازِ جنازہ ادا کرنا لازم ہے جو فوت ہو جاتا ہے' خواہ وہ نیک ہو یا گناہ گار' اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن حنان۔کلبی، حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔یغرب، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۹۵)۔

○ یزید بن یزید بن جابر ازدی، دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔فقیہ، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 134ھ میں یا اس سے قبل ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۷۲)۔

1741- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْقِنَّسْرِيُّ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُلْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ اَصْلِ الدِّيْنِ الصَّلَاةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَّالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ وَّلَكَ اَجْرُكَ وَالصَّلَاةُ عَلٰى كُلِّ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ . لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ يَّثْبُتُ.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دین کی بنیادی تعلیمات میں یہ بات شامل ہے' ہر نیک اور گناہ گار کے پیچھے نماز ادا کی جائے گی اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کیا جائے' تمہیں تمہارا اجر مل جائے گا اور اہل قبلہ میں سے ہر مرنے والے شخص کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

1742- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ الدَّبَّاغُ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبِرَكِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ الْيَقْظَانِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تُكَفِّرُوْا اَهْلَ قِبْلَتِكُمْ وَاِنْ عَمِلُوْا بِالْكَبَائِرِ

۱۷۴۱- اورده ابن الجوزي في (الواهيات) (۷۱۰) من طريق الدارقطني' به-و قال ابن الجوزي: (هذا حديث لا يصح - و الحارث قال ابن المديني: كان كذابا- و فرات بن سليمان: قال ابن حبان: منكر الحديث جدا' ياتي بما لا شك انه معمول)' اه-قلت: و ابو اسحاق القنسريني: قال الذهبي في (الميزان) (۴/۴۸۹): مجهول: و محمد بن علوان: قال ابو حاتم الرازي- كما في الجرح و التعديل (۴/۴۹۱)-: (مجهول)- و قد وهم ابن الجوزي في فرات بن سليمان' و تبعه الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۲۸)' فذكرا قول ابن حبان في ترجمته- وصوابه (سلمان) بلا ياء' ترجمه ابن ابي حاتم في الجرح (۳/۲/۸۰) و حكى عن ابيه قوله: (لا باس به' محله الصدق' صالح الحديث)- اه- و مقولة ابن حبان' انما هي في فرات بن سليم' كما في المجروحين لابن حبان (۲/۲۰۷): فهذا مما وهم فيه ابن الجوزي و تبعه الزيلعي-

وَصَلُّوا مَعَ كُلِّ إِمَامٍ وَّجَاهِدُوْا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَّصَلُّوا عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ ۔ أَبُوْ سَعِيْدٍ مَجْهُولٌ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اپنے اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرو' اگر چہ وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوں اور ہر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لیا کرو اور ہر امیر کے ہمراہ جہاد میں حصہ لو اور ہر مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا کرو۔

اس روایت کا راوی ابوسعید مجہول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حماد بن ماہان دباغ، فارسی اصل، سمع من علی بن عثمان لاحقی، وعیسیٰ بن ابراہیم برکی، وعلی بن مدینی، ومحمد بن عقبۃ سدوسی۔ روی عنہ حمزۃ بن محمد دھقان، وابوسھل بن زیاد قطان، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لیس بالقوی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۷۳)، ومیزان (۶/۱۴۴)۔

○ عقبۃ بن یقظان راسبی ابوعمرو، (اور ایک قول کے مطابق): ابوزحارۃ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۵)۔

○ ابوسعید شامی، عن مکحول، مجہول، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۴۲۸)۔

1743- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَابِقٍ أَبُو سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الشَّامِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ صَلُّوا عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ مِّنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اہل قبلہ میں سے ہر مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا کرو''۔

1744-وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۴۳- اخرجه ابن الجوزي في (الواهيات) (۱/۴۲۲-۴۲۳) من طريق الدارقطني' به- وقال ابن الجوزي: (عتبة بن اليقظان: قال علي بن الحسين بن الجنيد: لا يساوي شيئاً- و فيه الحارث بن نبهان: قال يحيى: ليس بشيء- و قال النسائي: متروك- و قال ابن حبان: لا يحتج به- و ابو سعيد: قال الدارقطني: مجهول)- اه -والحديث اخرجه ابن ماجه (۱/۴۸۸) كتاب الجنائز' باب في الصلاة على اهل القبلة الحديث (۱۵۲۵) من طريق مسلم بن ابراهيم' ثنا الحارث بن نبهان' به مختصراً- قال البوصيري في الزوائد (۱/۴۹۷): (هذا اسناد ضعيف: ابو سعيد هذا هو الصواب' و اسمه: محمد بن سعيد' و عتبة بن يقظان' و الحارث بن نبهان كلهم ضعفاء)-

۱۷۴۴- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/۴۲۲) رقم (۷۱۹)' و في التحقيق (۱/۴۷۵) من طريق الدارقطني' به-واخرجه ابو داؤد في الجهاد' باب: الغزو مع ائمة الجور' و من طريقه البيهقي في الكبرى (۳/۱۲۱)' و في المعرفة (۵۹۱۹) من رواية احمد بن صالح' حدثنا ابن وهب باسناده-وقال البيهقي في المعرفة: (اسناده صحيح' الا ان فيه ارسالاً بين مكحول و ابي هريرة)- اه- قلت: و اخرجه ابن الجوزي ايضا في (الواهيات) (۱/۴۱۸-۴۱۹) واعله ابن الجوزي بالارسال بين مكحول و بين هريرة- و تبعهم على الاعلال بذلك: المنذري و ابن التركماني' و غيرهما-

وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَصَلُّوا عَلٰى كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَجَاهِدُوْا مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ . مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمَنْ دُوْنَهُ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نیک اور گناہ گار کے پیچھے نماز ادا کرلو ہر نیک اور گناہ گار کی نمازِ جنازہ ادا کرو ہر نیک اور گناہ گار کے ہمراہ جہاد میں حصہ لو۔

مکحول نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے اور اس کے علاوہ راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن بکر ابوروق ھزانی، عن فلاس وعدة۔ قال ذھبی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۲۷۷)، ولسان (۱/۳۶۲)۔

1745- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ صُبْحٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَّةِ الصَّفُّ خَلْفَ كُلِّ اِمَامٍ لَكَ صَلَاتُكَ وَعَلَيْهِ اِثْمُهُ وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ لَكَ جِهَادُكَ وَعَلَيْهِ شَرُّهُ وَالصَّلَاةُ عَلٰى كُلِّ مَيِّتٍ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ وَاِنْ كَانَ قَاتِلَ نَفْسِهِ . عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

تین چیزیں سنت ہیں: ہر امام کے پیچھے صف بنا کر (باجماعت نماز ادا کرنا) تمہیں تمہاری نماز کا ثواب مل جائے گا اور اس کے گناہ کا بوجھ اس کے ذمے ہوگا اور ہر امیر کے ہمراہ جہاد میں حصہ لینا تمہیں تمہارے جہاد کا ثواب ملے گا اور اس کا شر اس کے ذمے ہوگا اور اہلِ توحید میں سے ہر مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا کرنا اگرچہ اس نے خودکشی کی ہو۔

اس روایت کا راوی عمر بن صبح متروک ہے۔

5-باب صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَاَقْسَامِهَا .

باب 5: نمازِ خوف کا طریقہ اور اس کی اقسام

1746- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ السَّرِيِّ الْغَنَوِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ سَهْوٌ . تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ السَّرِيِّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

۱۷۴۵- اخرجه ابن الجوزي في (الواهيات) (۱/۴۱۹-۴۲۰) من طريق المصنف به- و في اسناده عمر بن صبح كذبه الازدي، عده ماه ابن حبان بوضع الحديث، و تركه الدارقطني وغيره-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نمازِ خوف میں سہو نہیں ہوتا۔

•••———•••———•••

نمازِ خوف کی شرعی حیثیت

نمازِ خوف کی شرعی حیثیت پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زُحیلی تحریر کرتے ہیں:

جمہور فقہاء کے نزدیک نمازِ خوف ادا کرنا شرعی طور پر جائز ہے اس وقت جب کفار کے ساتھ جنگ کی جا رہی ہو۔ یہ جواز کتاب و سنت سے ثابت ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور جب تم ان میں موجود ہو اور انہیں نماز پڑھانے لگو تو ایک گروہ اپنا اسلحہ تیار کر کے تمہارے پیچھے کھڑا ہو جائے جب وہ لوگ سجدہ کر لیں تو یہ لوگ پیچھے چلے جائیں اور دوسرا اگر وہ آ جائے جس نے نماز ادا نہیں کی تھی اور وہ تمہارے ساتھ آ کر نماز ادا کرے یہ بھی اپنی احتیاط کا خیال رکھیں اور اسلحہ پاس رکھیں کیونکہ کفار تو یہ چاہتے ہیں تم اپنے اسلحے اور ساز و سامان سے غافل ہو جاؤ اور وہ ایک ہی مرتبہ تم پر حملہ کر دیں''۔

اصول یہ ہے: جب تک کوئی ایسی دلیل موجود نہ ہو جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ کوئی معاملہ یا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے تو ایسی صورت میں جو امر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہوگا وہ آپ کی اُمت کے لیے بھی ثابت ہو جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''جب تم ان میں موجود ہو''۔

یہ الفاظ قرآن میں استعمال ہوئے ہیں لیکن ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ ایک دوسرے مقام پر اسی نوعیت کی آیت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کرو''۔

تو یہ حکم بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

مستند احادیث سے یہ بات ثابت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مواقع پر نمازِ خوف ادا کی ہے:

ایک غزوۂ ذات الرقاع کے موقع پر جو صحیح روایت کے مطابق غزوۂ خندق کے بعد کا واقعہ ہے۔

ایک مرتبہ بطن نخل میں

ایک مرتبہ عسفان میں

۱۷۴۶- اخرجه ابن عدي في الكامل (۵/۳۲۲) من طريق بقية عن عبد الحميد بن السري به- و هو عبد الحميد بن السري الغنوي: قال الذهبي في (الميزان): (من المجاهيل و الخبر منكر)- ثم ساقه باسناده الى ابي عتبة: احمد بن الفرج به- ثم قال: (قال ابو حاتم الرازي: عبد الحميد مجهول روى عن عبد الله بن عمر حديثا موضوعا و ضعفه الدارقطني)- اه- راجع (اللسان) لابن حجر (۳/۲۹۶-۲۹۷)- و احمد بن الفرج: ابو عتبة الحمصي لم يسلم من الطعن ايضا: فقد ضعفه جماعة و احتمله آخرون- ينظر: (لسان الميزان ۱/۲۴۵ ۲۴۶)-واخرجه الطبراني في الكبير (۱۰/۸۸) رقم (۹۹۸۶) من حديث ابن مسعود بنفس اللفظ- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲/۱۵۷): (فيه الوليد بن الفضل: ضعفه ابن حبان والدارقطني)- اه-

ایک مرتبہ ذی قرد میں۔

نبی اکرم ﷺ نے چوبیس مرتبہ نمازِ خوف ادا کی ہے اور آپ ﷺ کے نماز ادا کرنے کے طریقے کی تفاصیل احادیث میں مذکور ہیں۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ "اسی طرح نماز ادا کرو جیسے تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے"۔

صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے' نمازِ خوف ادا کی جائیگی۔ حضرت علی' حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ نے نمازِ خوف ادا کی ہے۔

جمہور کے نزدیک اور مشہور قول کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک بھی سفر اور حضر دونوں صورتوں میں نمازِ خوف ادا کرنا جائز ہے۔

فقہائے مالکیہ میں سے شیخ ابن ماجشون اس بات کے قائل ہیں: نماز خوف صرف سفر کے دوران ادا کی جا سکتی ہے۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: نمازِ خوف کا حکم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ صرف نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں جائز تھی' کیونکہ قرآن میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں:

"جب تم ان میں موجود ہو"۔

نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں آپ کے ساتھ مختص ہونے کی حکمت یہ ہے: ہر گروہ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا ثواب حاصل کر لے۔ اس کی وجہ یہ ہے: صحابہ کرام آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے حوالے سے بہت حریص تھے۔

اب نبی اکرم ﷺ کے وصالِ ظاہری کے بعد اس نوعیت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ گئی ہے تو ہر گروہ ایک ہی امام کے پیچھے پوری نماز ادا کر سکتا ہے' اس لیے نمازِ خوف ادا کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں ہوگی' جس میں چلنا پھرنا پڑے اور نماز کے دوران آنا جانا پڑے' جو اپنی اصل کے اعتبار سے نماز کے حکم کے خلاف ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کے بعد ایک امام کے پیچھے نمازِ خوف ادا نہیں کی گئی بلکہ دو اماموں کے پیچھے ادا کی جاتی رہی ہے ایک امام ایک گروہ کو دو رکعات پڑھا دیا کرتا تھا' دوسرا امام دوسرے گروہ کو دو رکعت پڑھا دیا کرتا تھا۔ جو گروہ نماز نہیں پڑھ رہا ہوتا تھا' وہ دشمن کے مقابلے میں نگرانی کرتا تھا اور اس پر نظر رکھتا تھا۔

لیکن اس استدلال کو اس بناء پر رد کر دیا گیا ہے' نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کے بعد صحابہ کرام نے بھی نمازِ خوف ادا کی ہے اور وہ اس بات سے زیادہ اچھی طرح سے واقف تھے کہ کون سا شرعی حکم ختم ہو گیا ہے اور کون سا ابھی باقی ہے۔

اس حکم کو باقی رکھنے کی بنیادی وجہ یہ ہے: اسلام یہ چاہتا ہے' لوگ ایک ہی جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں تاکہ ان کے درمیان باہمی ربط اور تعلق مضبوط ہو' مستحکم ہو اور ہمیشہ موجود رہے' یہاں تک کہ انتہائی خوف' سختی اور بحران کے دوران بھی ان کے درمیان اس باہمی تعلق کے اندر کوئی رخنہ واقع نہیں ہونا چاہیے۔

خوف کا اثر نماز کے طریقے پر پڑتا ہے' نماز کی رکعات پر نہیں پڑتا ہے اور خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات کم نہیں ہوں گی'
اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

نمازِ خوف کا سبب اور اس کی شرائط علامہ ابن عابدین نے اس بات کی تصریح کی ہے' نمازِ خوف کا بنیادی سبب دشمن کے حملے کا خوف ہے' لہٰذا نمازِ خوف کے لیے دشمن کی موجودگی شرط ہوگی' یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح مسافر کے لیے سفر کی مشقت (سفر کا) سبب ہوتی ہے اور شرعی سفر کا وجود اس کے لیے شرط ہے۔ اسی طرح خوف سے مراد دشمن کی موجودگی ہوگی اور یہ حقیقی خوف مراد نہیں ہوگا کیونکہ دشمن کی موجودگی کو خوف کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔

نمازِ خوف کا تعلق صرف لڑائی سے نہیں ہے بلکہ ہر طرح کے خوف میں نمازِ خوف ادا کرنا جائز ہوگا' جیسے سیلاب' آگ' درندے' خوفناک جانور' چور یا سانپ وغیرہ سے بھاگتے ہوئے انسان کو کوئی جائے پناہ نہ مل رہی ہو' تو ایسی صورت میں نمازِ خوف ادا کرنا جائز ہوگا۔

نمازِ خوف کے لیے درج ذیل شرائط بیان کی گئی ہیں۔

لڑائی مباح ہونی چاہیے' یعنی اس لڑائی کی اجازت ہونی چاہیے خواہ وہ واجب ہو' جیسے حربی کفار کے خلاف جنگ کی جارہی ہو یا ایسے باغیوں اور ڈاکوؤں اور لٹیروں کے خلاف جنگ کی جارہی ہو' جو خون بہاتے ہوں' عزتیں لوٹ لیتے ہوں' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ تمہیں آزمائش میں مبتلا کردیں گے' وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے''۔

یا وہ لڑائی جائز ہو' مثلاً ان لوگوں کے خلاف ہو جو مسلمانوں کے اموال چھیننا چاہتے ہوں۔

باغیوں کا اور کسی گناہ کا سفر کرتے ہوئے نمازِ خوف ادا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نمازِ خوف رحمت' تخفیف اور رخصت ہے' یہ چیز گناہ کی حالت میں دستیاب نہیں ہوسکتی' یعنی حرام اور ممنوع لڑائی کے دوران نمازِ خوف ادا کرنا درست نہیں ہوگا' یعنی جو اہل عدل کے ساتھ لڑائی کررہے ہوں یا لوگوں سے ان کے اموال چھیننے کے لیے لڑ رہے ہوں' انہیں نمازِ خوف ادا کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

اگر کوئی دشمن یا درندہ موجود ہو یا ڈوب جانے کا اندیشہ ہو یا جل جانے کا اندیشہ ہو' تو جس شخص کو دشمن کا یا کسی دوسرے خوف کا اندیشہ ہو' تو خواہ وہ جانور کا خوف ہو یا مال ضائع ہوجانے کا خوف ہو' تو ایسی صورت میں جمہور کے نزدیک اور مشہور کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک بھی انسان کے لیے سفر اور حضر کے دوران' سمندر پر' یا خشکی پر لڑائی میں یا کسی بھی حالت میں جب کہ خوف موجود ہو' تو نمازِ خوف ادا کرنا جائز ہے' کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''جب تم ان کے درمیان موجود ہو اور انہیں نماز پڑھانا چاہو''۔

یہ حکم عام ہے اور ہر حالت کے لیے ہے۔

اگر کوئی بڑی جماعت نظر آتی ہے جسے دشمن سمجھا جاتا ہے تو اس کی وجہ سے نمازِ خوف ادا کرلیتے ہیں اور بعد میں معلوم ہوتا ہے' وہ واقعی دشمن تھے تو نماز درست ہوگی' لیکن اگر یہ پتہ چلتا ہے' وہ دشمن نہیں تھے تو اب نمازِ خوف درست نہیں ہوگی۔

اگر کسی خوف کے بغیر نمازِ خوف ادا کر لی تو یہ درست نہیں ہوگا' اور بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اگر نمازِ خوف کے دوران امن کی حالت دستیاب ہو جاتی ہے تو حالتِ امن کی نماز مکمل کی جائے گی اور اگر امن کی حالت کی نماز کے دوران خوف شدید ہو جاتا ہے تو نمازِ خوف ادا کی جائے گی۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: جب امان سامنے آ جائے تو امن کی حالت والی نماز ادا کی جائے گی۔

حضر میں نمازِ خوف مکمل ادا کی جائے گی' جبکہ سفر کے دوران چار رکعات والی دو رکعات پڑھی جائیں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے: خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات کی تعداد متاثر نہیں ہوتی ہے' وہ سفر جس میں نماز کو قصر کرنا جائز ہوتا ہے' اس میں امام ہر ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا جبکہ ''حضر'' کے دوران ہر گروہ کو دو دو رکعات پڑھائے گا۔

خوف کی حالت میں نماز ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کا دو نکات پر اتفاق پایا جاتا ہے:

(۱) اہلِ ایمان کے لیے یہ بات جائز ہے' وہ دو الگ' الگ اماموں کی اقتداء میں نماز ادا کریں' ان میں سے ہر ایک گروہ اپنے امام کی اقتداء میں نماز پڑھے۔

(۲) اگر خوف زیادہ شدید ہو اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا مشکل ہو' تو سب لوگ سوار یا پیدل جس حالت میں بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں' اپنے مورچوں میں ہوں یا خندقوں میں ہوں' الگ' الگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ رکوع اور سجدے کی جگہ اشارہ کریں گے اور ان کا رخ جس طرف بھی ہوگا خواہ قبلہ کی طرف ہو یا کسی اور طرف' ان کی نماز درست ہوگی۔

البتہ اگر ان کے لیے یہ بات ممکن ہو' تو نماز کے آغاز میں قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر تحریمہ کہیں ورنہ جس طرف بھی ان کا رخ ہو' اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ لیں کیونکہ یہ مجبوری کی حالت ہے' جس میں ارکان اور قبلہ کی طرف رخ کرنے کی شرط باقی نہیں رہتی ہے۔

اگر تمام لشکر ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے تو اس طرح سے نماز ادا کرنی چاہیے' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی ہے' اور احادیث میں اس کے مختلف طریقے منقول ہیں' جن میں سے کچھ روایات صحیح مسلم سے منقول ہیں' کچھ روایات سنن ابوداؤد میں ہیں' کچھ روایات ابن حبان میں ہیں۔

ان میں نو طریقے ہیں' ہر دفعہ نبی اکرم ﷺ نے وہ طریقہ اختیار کیا ہے جو نماز کے لیے زیادہ مناسب تھا اور دشمن پر نگاہ رکھنے کے حوالے سے بھی زیادہ بہتر تھا۔

ان میں سے سات طریقے زیادہ مشہور ہیں' جمہور نے ان میں سے موزوں اور صحیح طور پر منقول طریقے کو اختیار کیا ہے' جبکہ بعض نے ان تمام طریقوں کو جائز قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ترجیح دی ہے' جو درج ہے:

پہلا طریقہ

عسفان کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نمازِ خوف ادا کرنا' اگر دشمن قبلہ کی سمت موجود ہو' تو شوافع اور حنابلہ نے اس روایت پر

اعتماد کیا ہے لوگ امام کے پیچھے دو یا ایک سے زیادہ صفیں بنا کر کھڑے ہو جائیں گے اور امام ان سب کو ایک رکعت پڑھائے گا اور جب سجدہ کرے گا' تو پہلی صف امام کے ساتھ سجدے میں چلی جائے گی اور پیچھے والی صف کھڑے ہو کر نگرانی کرتی رہے گی۔

جب وہ لوگ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں گے تو پچھلی صف والے سجدہ کر کے ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔

دوسری رکعت میں جو صف پہلی رکعت کے سجدے کے دوران نگرانی کرتی رہی تھی' امام کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جائے گی اور پہلی صف کے نمازی نگرانی کرتے رہیں گے۔ جب امام تشہد کے لیے بیٹھ جائے گا' تو پہلی صف کے نمازی سجدہ کر کے پھر ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے' پھر امام ان سب کے ساتھ ایک ہی مرتبہ سلام پھیر دے گا۔

یہ قصر نماز تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت سفر کی حالت میں تھے۔ اس طرح نماز پڑھنے کے لیے فقہاء کے نزدیک یہ بات شرط ہے' مسلمانوں کو پیچھے کی طرف سے حملے کا اندیشہ نہ ہو اور کفار کے لشکر کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہونا چاہیے جو مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو اور مسلمانوں کی تعداد اتنی ہونی چاہیے کہ دو گروہوں میں تقسیم کیا جا سکے' یعنی ہر گروہ میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر گروہ کے لیے جمع کا لفظ استعمال کیا ہے اور جمع کا اطلاق کم از کم تین افراد پر ہوتا ہے۔

اگر مسلمانوں کو پیچھے کی جانب سے حملے کا اندیشہ ہوتا ہے یا ایسی صورت میں نماز ادا کرنے سے کفار کے لشکر کا کوئی حصہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے یا ان کی تعداد چھ سے کم ہوتی ہے تو پھر وہ کسی دوسرے طریقے کے مطابق نماز ادا کریں گے۔

غزوۂ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنے کا طریقہ

اگر دشمن قبلہ کے علاوہ کسی اور سمت میں موجود ہو' تو شوافع کے نزدیک مستحسن طریقہ یہ ہے جبکہ مالکیوں کے مشہور مذہب کے مطابق مطلق طور پر نماز خوف ادا کرنے کا یہی طریقہ سب سے بہتر ہے' خواہ دشمن قبلہ کی سمت ہو یا کسی اور طرف ہو۔

وہ طریقہ یہ ہے: امام اپنی فوج کے افراد کو دو حصوں میں تقسیم کر دے گا' ایک حصہ نماز میں شریک ہو جائے گا اور دوسرا حصہ دشمن کے مدمقابل کھڑا رہے گا۔ امام پہلے گروہ کو اذان اور اقامت کے ساتھ نماز پڑھائے گا' اگر وہ دو رکعت والی نماز تھی تو ایک رکعت' اگر تین یا چار رکعات والی نماز تھی تو دو رکعات پڑھائے گا' پھر ہر گروہ اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیر کے دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا اور دوسرا گروہ آ کر امام کی اقتداء میں دو رکعات والی نماز میں دوسری اور چار رکعات والی نماز میں دوسری دو اور مغرب کی نماز میں تیسری رکعت ادا کرے گا۔ پھر امام سلام پھیر دے گا' پھر یہ گروہ سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک سورت پڑھ کر اپنی باقی نماز کو مکمل کر لے گا۔

مالکیہ کے نزدیک امام کے سلام پھیرنے کے بعد جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک امام تشہد میں ان کا انتظار کرے گا اور پھر ان کے ساتھ سلام پھیرے گا' جیسا کہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے' امام جب دوسری رکعت کے دوران دوسرے گروہ کا انتظار کر رہا ہوگا' تو اس دوران سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھے گا۔

اسی طرح تشہد کے دوران ان کے انتظار میں امام دوبارہ تشہد پڑھے گا یا دعا کو لمبا کر دے گا۔

شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ان سے پہلے امام سلام نہیں پھیرے گا' کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''پھر دوسرے گروہ کو آ جانا چاہیے جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی' وہ تمہاری اقتداء میں نماز ادا کریں''۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے' ان لوگوں کی پوری نماز امام کے ساتھ ہوگی اور دونوں گروہوں میں توازن بھی اسی طرح قائم ہو سکتا ہے' پہلا گروہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ میں شریک ہو جائے اور دوسرا گروہ امام کے ساتھ سلام پھیرنے میں شریک ہو جائے۔

تیسرا طریقہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت

احناف نے اس طریقے کو اختیار کیا ہے' وہ طریقہ یہ ہے: لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں' ایک گروہ دشمن کے سامنے رہے گا' دوسرا امام کے پیچھے آ جائے گا۔ امام اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا۔ جمہور کے نزدیک یہ گروہ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر سلام پھیر کر اپنی نماز مکمل کر کے دشمن کے سامنے چلا جائے گا جبکہ احناف کے نزدیک نماز مکمل کیے بغیر یہ دشمن کے مدمقابل چلے جائیں گے' دوسرا گروہ آ کر امام کے ساتھ دوسری رکعت اور سجدے میں شریک ہو جائے گا۔ امام اکیلا ہی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے گا اور یہ گروہ احناف کے نزدیک سلام پھیرے بغیر چل کر دشمن کے مقابلے میں چلا جائے گا۔ ان کی حیثیت ''مسبوق'' شخص کی مانند ہوگی۔

جمہور کے نزدیک یہ گروہ سورۂ فاتحہ اور کسی سورت کی تلاوت کے ساتھ اپنی باقی نماز کو مکمل کر کے دشمن کے مقابلے میں جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: پہلا گروہ اپنی جگہ پر آ جائے گا یا جہاں وہ ہیں' وہیں پر اپنی نماز مکمل کرے گا تاکہ اسے زیادہ چلنا نہ پڑے' لیکن وہ اس رکعت میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھیں گے کیونکہ ان کی حیثیت لاحق کی ہے' پھر وہ تشہد پڑھ کے سلام پھیر دیں گے اور دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں گے' پھر دوسرا گروہ آئے گا' تو وہ سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک اور سورت پڑھ کر اپنی نماز کو مکمل کر لے گا کیونکہ یہ لوگ شروع سے امام کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے' اسی لیے ان کا حکم ''مسبوق'' شخص کا ہوگا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اشہب نے اس حوالے سے احناف کے مؤقف کی تائید کی ہے۔

اگر امام مقیم ہوتا ہے تو وہ چار رکعت والی نماز میں پہلے گروہ کو دو رکعت پڑھائے گا اور پھر دوسرے گروہ کو آخری دو رکعت پڑھائے گا تاکہ دونوں میں یکسانیت ہو جائے۔

چاروں فقہی مذاہب کے نزدیک مغرب کی نماز میں پہلے گروہ کو پہلی دو رکعت پڑھائے گا' دوسرے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا' کیونکہ جب برابری کا کوئی طریقہ باقی نہ رہے تو پہلے گروہ کو ترجیح حاصل ہوگی' دوسرے گروہ کو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

فجر کی نماز میں امام دونوں گروہوں کو ایک ایک رکعت پڑھائے گا۔

چوتھا طریقہ: ''بطن نخل'' میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اگر دشمن قبلے کے علاوہ کسی اور سمت میں ہو تو غزوہ ذات الرقاع کی نماز کے بعد شوافع کے نزدیک یہ طریقہ زیادہ قابل اعتماد ہوگا اور وہ طریقہ یہ ہوگا کہ امام دونوں مرتبہ ہر گروہ کو الگ الگ پوری نماز پڑھائے اور پھر سلام پھیر دے۔ یہ طریقہ عمدہ ہے اس میں کوئی وقت بھی نہیں ہے کسی گروہ کو امام سے الگ بھی نہیں ہونا پڑے گا نہ اس نماز کا طریقہ بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

اس میں صرف اس بات کی صورت پائی جاتی ہے امام کی دوسری نماز نفل ہوگی اور اس نفل نماز میں وہ فرض نماز ادا کرنے والوں کی امامت کر رہا ہوگا اور ایسا کرنا بالاتفاق جائز ہے۔

البتہ حنابلہ اور احناف کے نزدیک نمازِ خوف میں ایسا کرنا جائز ہے باقی نمازوں میں ایسا کرنا ممنوع ہے (یعنی نفل ادا کرنے والا فرض ادا کرنے والے کی امامت نہیں کر سکتا)۔

پانچواں طریقہ: غزوۂ ذات الرقاع میں نبی اکرم ﷺ کا نماز کا طریقہ

اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے اس کا طریقہ یہ ہے: امام چار رکعت والی نماز میں پوری چار رکعت پڑھائے گا جو امام کے حوالے سے پوری نماز ہوگی جبکہ ہر گروہ قصر نماز کے طور پر دو دو رکعت ادا کرے گا۔ گویا امام کی چار رکعت پوری ہوں گی اور ہر گروہ نے یعنی مقتدیوں نے دو دو رکعت ادا کی ہوں گی۔

چھٹا طریقہ: ذی قرد کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عباس حضرت حذیفہ حضرت زید بن ثابت اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے۔

تاہم اکثر فقہاء نے اس روایت کے مطابق فتویٰ نہیں دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ روایت ثابت نہیں کیونکہ خوف کی وجہ سے نماز کی رکعات میں کمی نہیں ہوتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ اس بارے میں مستند احادیث منقول ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے: امام چار رکعت والی نماز کو قصر کے طور پر دو رکعت ادا کرے گا ہر گروہ امام کے پیچھے ایک ایک رکعت ادا کرے گا اور دوسری رکعت کو چھوڑ دے گا اسے قضاء نہیں کرے گا۔

ساتواں طریقہ: غزوۂ نجد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا

اس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں (طریقہ یہ ہے کہ) امام کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہو جائے گا اور دوسرا گروہ قبلہ کی طرف پشت کر کے دشمن کے سامنے کھڑا رہے گا دونوں گروہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہیں گے ان میں سے ایک گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کرنے کے بعد دشمن کے مقابل چلا جائے گا پھر دوسرا گروہ آ کر پہلے ایک رکعت ادا کرے گا امام

دوران کھڑا رہے گا' ہر امام ان لوگوں کو دوسری رکعت پڑھائے گا' پھر جو گروہ دشمن کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا وہ آ جائے گا اور وہ اپنی ایک رکعت کو مکمل کرے گا' اسی دوران امام بیٹھا رہے گا' پھر وہ سب لوگ امام کے ساتھ سلام پھیریں گے' یعنی دونوں گروہ اپنی نماز کا آغاز اور اختتام امام کے ساتھ ہی کریں گے۔[1]

1747- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِىُّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ نَبِىُّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ مَعَهُ اُنَاسٌ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا ثُمَّ قَامَ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَتَاَخَّرَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا مَعَهُ وَحَرَسُوا اِخْوَانَهُمْ وَجَاءَ تِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِىْ صَلَاةٍ يُكَبِّرُوْنَ وَلٰكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کھڑے ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی تکبیر کہی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان میں سے کچھ لوگ رکوع میں چلے گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو وہ لوگ بھی سجدے میں گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے' جنہوں نے آپ کے ہمراہ سجدہ کیا تھا اور وہ اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے' پھر دوسرا گروہ آیا اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی' سب لوگ نماز میں تکبیر کہہ رہے تھے لیکن اس کے ساتھ وہ ایک دوسرے کی حفاظت بھی کر رہے تھے۔

1748- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ الدِّمَشْقِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِىِّ عَنِ الزُّهْرِىِّ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

1749- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِىُّ عَنِ الزُّهْرِىِّ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1750- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ حَزْمٍ الْقُطَعِىُّ وَالْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْبَاهِلِىُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ

---

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ از: ڈاکٹر وہبہ زحیلی' صفحہ 577/2

۱۷۴۷- اخرجه البخاري في الخوف (۹۴۴) باب: يحرس بعضهم بعضا في صلاة الخوف' و النسائي في صلاة الخوف (۳/۱۶۹-۱۷۰)' و ابن حبان (۲۸۸۰) في صلاة الخوف' و البيهقي في الكبرى (۳/۲۵۸) من طريق محمد بن حرب' بهذا الاسناد-

۱۷۵۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳/۲۵۸) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه احمد (۱/۲۶۵)' و البيهقي (۳/۲۵۸-۲۵۹) من طريق يعقوب بن ابراهيم بن سعد' حدثنا ابي عن ابن اسحاق' حدثني داود بن الحصين: مولى عمرو بن عثمان عن عكرمة عن ابن عباس'

النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَلَاةِ الْخَوْفِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا الصَّفَّانِ كِلَاهُمَا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَثَبَتَ الْآخَرُونَ قِيَامًا يَحْرُسُونَ إِخْوَانَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ وَقَامَ خَرَّ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ سُجُودًا فَسَجَدُوا سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا فَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ الَّذِي يَلِيهِ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَرَكَعَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا وَسَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَثَبَتَ الْآخَرُونَ قِيَامًا يَحْرُسُونَ إِخْوَانَهُمْ فَلَمَّا قَعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَّ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ سُجُودًا فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نمازِ خوف ادا کرنے کا حکم دیا' نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' ہم آپ ﷺ کی اقتداء میں دوصفوں میں کھڑے ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی اور رکوع میں گئے' ہم بھی سب لوگ دونوں صفیں رکوع میں چلے گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور سجدے میں چلے گئے' تو وہ صف سجدے میں چلی گئی جو نبی اکرم ﷺ کے قریب تھی اور دوسرے لوگ اپنی جگہ پر کھڑے رہے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کرتے رہے' جب نبی اکرم ﷺ سجدے سے فارغ ہوئے تو پیچھے والی صف سجدے میں گئی' انہوں نے دو سجدے کیے' پھر یہ لوگ کھڑے ہوگئے' پھر وہ صف پیچھے ہٹ گئی جو نبی اکرم ﷺ کے پاس تھی اور پیچھے والی صف آگے آگئی' نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو یہ سب لوگ بھی رکوع میں گئے' نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو جو نبی اکرم ﷺ کے قریب صف تھی' وہ لوگ سجدے میں چلے گئے اور دوسرے لوگ کھڑے ہوئے' اپنے بھائیوں کی حفاظت کرتے رہے' پھر جب نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے تو پیچھے والی صف سجدے میں چلی گئی' ان لوگوں نے سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ بن زکریا، ابوالفضل باھلی...... حدث عن ابی داود طیالسی، ومومل بن اسماعیل، ویحییٰ بن سعید قطان، وحجاج بن منھال۔ روی عنہ احمد بن عبداللہ بن نصر بن بجیر قاضی، وقاضی محاملی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/ ۴۵۸)۔

1751- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۷۵۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٤٢٤١) و من طريق عبد الرزاق اخرجه مسلم في صلاة الخوف (٨٣٩) و احمد (٢/ ١٤٧) و البيهقي (٣/ ٢٦٠) -و اخرجه يزيد بن زريع عن معمر باسناده- اخرجه البخاري في المغازي (٤١٣٣) باب: غزوة ذات الرقاع' و الترمذي في الصلاة (٥٦٤) باب: ما جاء في صلاة الخوف' و النسائي في صلاة الخوف (٣/ ١٧١) و ابو داود في الصلاة (١٢٤٣) باب: من قال (يصلي بكل طائفة ركعة' ثم يسلم' فيقوم كل صف' فيصلون لا نفسهم' و البيهقي (٣/ ٢٦٠)' و البغوي في (شرح السنة) (١٠٩٢)- و اخرجه عبد الاعلى عن معمر' باسناده- اخرجه ابن خزيمة (١٣٥٤)- و اخرجه شعيب بن ابي حمزة عن الزهري' باسناده- اخرجه البخاري في الخوف (٩٤٢)' و في المغازي (٤١٣٢)' و الدارمي (١/ ٣٥٧-٣٥٨)' و النسائي (٣/ ١٧١) و البيهقي (٣/ ٢٦٠) و الطحاوي في المعاني (١/ ٣١٢)- و اخرجه فليح عن الزهري' باسناده- اخرجه مسلم (٨٣٩) و الطحاوي في المعاني (١/ ٣١٢)- و اخرجه سماك الحنفي عن ابن عمر' بنحوه- اخرجه ابن خزيمة (١٣٤٩)' و البيهقي (٣/ ٢٦٢)-

الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَّالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ صَلّٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَّهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً.

تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنُ جُرَيْجٍ وَّالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ وَّغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف میں دو گروہوں میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑا رہا' پھر وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو گئے اور دوسرے والے لوگ آگے آ گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک رکعت پڑھائی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا' پھر اُنہوں نے بھی ایک رکعت ادا کر لی اور انہوں نے بھی ایک رکعت ادا کر لی۔

1752- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مُصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مُصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جنگ کے دوران نمازِ خوف پڑھائی تو ایک گروہ آپ کی اقتداء میں کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دشمن کے درمیان کھڑا رہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی' پھر یہ لوگ ان دوسرے لوگوں کی صف کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ پر آ گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا' پھر دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت بعد میں ادا کر لی۔

1753- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيْعِ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعُسْفَانَ فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الظُّهْرَ فَقَالُوْا قَدْ كَانُوْا عَلٰى حَالٍ لَوْ اَصَبْنَا غِرَّتَهُمْ ثُمَّ قَالُوْا تَاْتِيْ عَلَيْهِمُ الْاٰنَ صَلَاةٌ هِيَ

۱۷۵۲- اخرجه البيهقي (۳/ ۲٦۰) و الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۱۲) من رواية قبيصة بن عقبة عن سفيان الثوري به- و تابعه يحيى بن آدم عن الثوري به-اخرجه مسلم في المسافرين (۸۳۹) باب: صلاة الخوف و النسائي في صلاة الخوف (۳/ ۱۷۳) و ابن ابي شيبة (۲/ ٤٦٤) و البيهقي (۳/ ۲٦۰-۲٦۱) -واخرجه ابن ماجه في الاقامة (۱۲۵۸) باب: ما جاء في صلاة الخوف و ابن حبان في الصلاة (۲۸۸۷) باب: صلاة الخوف من طريق محمد بن الصباح اخبرنا جرير بن عبد الحميد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر به

۱۷۵۳- اخرجه الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۱۸) و ابن حبان في الصلاة (۲۸۷۵) باب: صلاة الخوف و احمد (٤/ ۵۹، ٦۰) من طريق سفيان به- و انظر الحديث التالي-

اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَبْنَائِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ .قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ) قَالَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخَذُوا السِّلَاحَ فَصَفَّنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ- قَالَ- ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيعًا- قَالَ- ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا جَمِيعًا- قَالَ- ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْهِ- قَالَ- وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوْا وَقَامُوا جَلَسَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا فِيْ مَكَانِهِمْ- قَالَ- ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ فِيْ مُصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مُصَافِّ هٰؤُلَاءِ- قَالَ- ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوْا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوْا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ الْاٰخَرُوْنَ سَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ- قَالَ- فَصَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِعُسْفَانَ وَمَرَّةً فِيْ اَرْضِ بَنِيْ سُلَيْمٍ .

☆☆ حضرت ابوعیاش زرقی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس عسفان کے مقام پر موجود تھے۔ مشرکین ہمارے سامنے آئے ان کے امیر خالد بن ولید تھے۔ وہ مشرکین ہمارے اورقبلہ کے درمیان میں آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' ان مشرکین نے کہا: یہ اس وقت ایسی حالت میں ہیں' اگر ہم ان لوگوں پر ان کی غفلت کی حالت میں حملہ کر دیں (تو یہ مناسب ہوگا) ان لوگوں کی نماز کا وقت ہوگیا ہے جوان کے نزدیک ان کی اولاد اور ان کی اپنی جانوں سے زیادہ محبوب ہے تو حضرت جبرائیل ظہر اور عصر کے درمیانی وقت میں یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔

''اور جب تم ان کے درمیان موجود ہو تو انہیں نماز پڑھاؤ''۔

جب نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت لوگوں نے اپنے ہتھیار سنبھال لئے' ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں دو صفیں قائم کرلیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو ہم سب بھی رکوع میں چلے گئے' پھر آپ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا تو ہم سب نے بھی سر اُٹھا لیے۔ پھر نبی اکرم ﷺ سمیت وہ صف سجدے میں چلی گئی جو آپ کے قریب موجود تھی' جبکہ دوسری صف کے لوگ کھڑے رہ کر اُن کی حفاظت کرتے رہے۔ جب ان پہلی صف والوں نے سجدہ کرلیا اور پھر کھڑے ہوئے تو پیچھے کی صف کے لوگ سجدے میں چلے گئے۔ پھر پیچھے کی صف والے آگے کی صف والوں کی جگہ آ گئے اور آگے والے پیچھے والوں کی جگہ چلے گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے تو ان کے ساتھ سب لوگوں نے رکوع کیا' پھر آپ نے سر اُٹھایا تو سب لوگوں نے سر اُٹھایا' پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے قریب موجود تھی۔ دوسری صف والے کھڑے ہو کر ان کی حفاظت کرتے رہے۔ پھر جب وہ لوگ بیٹھ گئے تو دوسری صف والوں نے سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب لوگوں سمیت سلام پھیرا۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس طرح دو مرتبہ نماز پڑھائی۔ایک مرتبہ عسفان میں اور ایک مرتبہ بنو سلیم کے علاقے میں۔

1754- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَسَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِى عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ . صَحِيحٌ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1755- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ السَّرَّاجُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِى مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ مُحَاصِرًا بَنِى مُحَارِبٍ بِنَخْلٍ ثُمَّ نُودِىَ فِى النَّاسِ اَنَّ الصَّلاَةَ جَامِعَةٌ فَجَعَلَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةً مُقْبِلَةً عَلَى الْعَدُوِّ يَتَحَدَّثُونَ وَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ اِخْوَانِهِمْ وَجَاءَ تِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَانِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل کے مقام پر بنومحارب کا محاصرہ کرلیا۔ پھر لوگوں میں اعلان ہوا کہ نماز ہونے لگی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ ایک حصے کا رُخ دشمن کی طرف تھا، یہ لوگ آپس میں بات چیت بھی کررہے تھے۔ دوسرے گروہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھا کر سلام پھیرلیا۔ وہ لوگ اُٹھے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے گئے۔ پھر دوسرا گروہ آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں۔ یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوئیں اور ہر گروہ نے دو رکعات ادا کیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمود بن منذر بن ثمامة، ابوبکر سراج اطروش۔ حدث عن ابی ھشام رفاعی، وزیاد بن ایوب، ومحمد بن عمرو بن ابی مذعور، وابی اشعث احمد بن مقدام، وعلی بن مسلم طوسی۔ روی عنہ قاضی جراحی، وابوحفص بن شاھین، ویوسف بن عمر قواس، وقد ذکر ابا بکر سراج فی جملة شیوخہ ثقات۔ وروی عنہ ایضاً ابوقاسم صیدلانی، وعبداللہ بن صفار۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

۱۷۵۴- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۲۳٦) باب: صلاة الخوف، و الحاكم في المستدرك (۱/ ۳۳۷- ۳۳۸)، و البيهقي في الكبرى (۳/۲۵٦- ۲۵۷)، و ابن حبان (۲۸۷٦)، و البغوي في (شرح السنة) (۱۰۹٦)، و الطبري (۱۰۳۲۳)، من طريق جرير بن عبد الحميد، باسناده- و صححه الحاكم و البيهقي - وعدد من طرق اخرى عن منصور، باسناده: فاخرجه شعبة عن منصور، به- اخرجه ابن ابي شيبة (۲/ ٤٦۵)، و النسائي (۳/۱۷٦- ۱۷۷)، و احمد (٤/ ٦۰)- و اخرجه عبد العزيز بن عبد الصمد عن منصور، به- اخرجه النسائي (۳/ ۱۷۷- ۱۷۸)، و الطبري (۱۰۳۷۸)- و اخرجه ورقاء عن منصور، به- اخرجه الطيالسي (۱۳٤۷)، و البيهقي (۳/ ۲۵٤- ۲۵۵)- واخرجه شيبان النحوي و اسرائيل عن منصور، به- اخرجه الطبري (۱۰۳۲٤)- و جود ابن حجر اسناده في (الاصابة) (٤/ ۱٤۳)، و نسبه لابي داود و النسائي-

۱۷۵۵- اورده الدارقطني من رواية الحسن عن جابر، و قد ورد من طرق عن الحسن: اخرجه ابن خزيمة (۱۳۵۳)، و البيهقي (۳/ ۲۵۹)، و ابن ابي شيبة (۲/ ٤٦٤) و الدارقطني هنا- وقد اختلف فيه على الحسن، فقيل: عنه عن جابر- وقيل: عنه عن ابي بكرة- وسيرد ذلك، ان شاء الله تعالى- و قد ورد هذا الحديث من غير و جه عن جابر- فاخرجه ابن ابي شيبة (۲/ ٤٦٤- ٤٦۵): حدثنا عفان، حدثنا ابان بن يزيد، حدثنا يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن جابر، به- و من طريق ابن ابي شيبة اخرجه مسلم في المسافرين (۸٤۳) باب صلاة الخوف، و ابن حبان في صلاة الخوف (۲۸۸٤)- و اخرجه احمد (۳/ ۳٦٤)، و البيهقي (۳/ ۲۵۹)، و البغوي في (شرح السنة) (۱۰۹۵) من وجه آخر عن عفان، به- و اخرجه الطحاوي في المعاني (۱/ ۳۱۵) من رواية موسى بن اسماعيل عن ابان، به- و اخرجه مسلم (۸٤۳)، و ابن خزيمة (۱۳۵۲) من رواية يحيى بن حسان عن معاوية بن سلام عن يحيى بن ابي كثير، به- و علقه البخاري في المغازي (٤۱۳٦) باب: غزوة ذات الرقاع، عن ابان به مطولاً- و راجع (تغليق التعليق) لابن حجر (٤/ ۱۲۰- ۱۲۱)-

تاریخ بغداد (۲۶۱/۳)۔

1756 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى مَالِكٌ .وَحَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلاَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلاَةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ تُجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوا لاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَصَفُّوا تُجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلاَتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوا لاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ .وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ حَتّٰى اَتَمُّوا لاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ بِهٰذَا كَانَ يَاْخُذُ مَالِكٌ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ لِيْ مَالِكٌ اَحَبُّ اِلَيَّ هٰذَا ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَكُوْنُ قَضَاؤُهُمْ بَعْدَ السَّلاَمِ اَحَبَّ اِلَيَّ .صَحِيْحٌ .

صالح بن خوات اس صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں غزوۂ ذات الرقاع میں نماز خوف ادا کی تھی۔ (وہ صحابی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک گروہ نے صف قائم کی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھ والے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔ پھر وہ لوگ خود کھڑے ہوئے اور انہوں نے بقیہ نماز خود ادا کر لی۔ پھر وہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے مقابلے میں صف بنالی۔ پھر دوسرا گروہ آیا نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز کی باقی رہ جانے والی رکعت انہیں پڑھائی' پھر آپ بیٹھے رہے اور اس گروہ نے اپنی نماز مکمل کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب سمیت سلام پھیر دیا۔

ابن مہدی کہتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

۱۷۵۶- اخرجه مالك في صلاة الخوف (۱۸۲/۱) باب: صلاة الخوف' و من طريقه الشافعي في (الرسالة) ص (۱۸۲) رقم ۱۴۴) و البخاري في المغازي (۴۱۲۹) باب: غزوة ذات الرقاع' و مسلم في المسافرين (۸۴۲) باب: صلاة الخوف' و ابو داود في الصلاة (۱۲۳۸) باب: من قال: اذا صلى ركعة و ثبت قائما' اتموا لانفسهم ركعة' و النسائي في صلاة الخوف (۱۷۱/۳) و الطحاوي في المعاني (۳۱۲/۱-۳۱۳) و البغوي في شرح السنة (۱۰۹۴) و الطبري (۱۰۲۴۵) و البيهقي (۲۵۲/۳-۲۵۳) و الدارقطني هنا من طرق عن مالك عن يزيد ابن رومان باسناده-و اخرجه مالك في صلاة الخوف (۱۸۳/۱-۱۸۴) باب: صلاة الخوف' عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات عن سهل بن ابي حثمة' به- و من طريق مالك هكذا اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۲۳۹) باب: من قال: اذا صلى ركعة و ثبت قائما' اتموا لانفسهم ركعة' و ابن حبان في صلاة الخوف (۲۸۸۵) و البيهقي في الكبرى (۲۵۴/۳) و الطحاوي في المعاني (۳۱۴/۱) و احمد (۴۴۸/۳)- و اخرجه عن يحيى بن سعيد هكذا جماعة بمتابعة مالك- فاخرجه شعبة عن يحيى بن سعيد' به- اخرجه احمد (۴۴۸/۳) و ابن حبان (۲۸۸۵) و الطبراني في (الكبير) (۵۶۳۱)-و اخرجه مسدد عن يحيى بن سعيد' به- اخرجه البخاري في المغازي (۴۱۳۱) باب: غزوة ذات الرقاع- و اخرجه محمد بن بشار عن يحيى بن سعيد' به- اخرجه الترمذي في الصلاة (۵۶۵) باب: ما جاء في صلاة الخوف' و ابن ماجه في الاقامة (۱۲۵۹) و الدارمي (۳۵۸/۱)' و ابن خزيمة (۱۳۵۶) و البيهقي في الكبرى (۲۵۳/۳) و الطبري (۱۰۲۵۰)- و اخرجه ابو موسى عن يحيى بن سعيد' به- اخرجه ابن خزيمة (۱۳۵۶)- و اخرجه يزيد بن هارون عن يحيى بن سعيد الانصاري' به- اخرجه ابن ابي شيبة (۴۶۶/۲) و الطبري (۱۰۲۴۹)- و اخرجه ابن ابي حازم عن يحيى' به- اخرجه البخاري في المغازي (۴۱۳۱)- و اخرجه عبد الوهاب عن يحيى' به- اخرجه الطبري (۱۰۲۴۸)-

ابن وہب کہتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے مجھ سے کہا: مجھے یہ روایت سب سے زیادہ پسند ہے۔ لیکن انہوں نے پھر اس موقف سے رجوع کرلیا اور بولے: میرے نزدیک سب سے پسندیدہ یہ ہے کہ وہ لوگ سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز مکمل کریں۔

1757- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِبَعْضِ اَصْحَابِهٖ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَتَاَخَّرُوْا وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّلِلْمُسْلِمِيْنَ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نمازِ خوف پڑھائی۔ آپ نے کچھ اصحاب کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ وہ لوگ پیچھے چلے گئے پھر دوسرے لوگ آئے آپ نے انہیں دو رکعات پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات ہوگئیں اور مسلمانوں نے دو دو رکعات ادا کیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن عباس، ابوبکر باہلی بصری، قدم بغداد، وحدث بھا عن عبدوھاب ثقفی، سفیان بن عیینہ، وابی ضمرۃ انس بن عیاض، ومحمد بن جعفر غندر، ومحمد بن ابی عدی، وغیرھم، روی عنہ عبداللہ بن احمد بن حنبل، وعبداللہ بن محمد بغدادی، ویحییٰ بن محمد بن صاعد، وجماعۃ آخرھم قاضی محاملی، نقل خطیب توثیقہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳/۱۲۷)، و ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۴/۱۹-۲۰)۔

○ سعید بن عامر ضبعی، ابومحمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ صالح، امام ابوحاتم فرماتے ہیں: ربما وھم۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۵۱)۔

1758- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى بِالْاٰخَرِيْنَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فِىْ صَلَاةِ الْخَوْفِ.

۱۷۵۷- اخرجه ابن حبان في صحيحه رقم (۲۸۸۱) و البيهقي (۳/۲۵۹) من طريق سعيد ابن عامر' به- و اخرجه ابو داود في صلاة الخوف (۱۲۴۸) باب: من قال: يصلي بكل طائفة ركعتين' عن عبيد الله بن معاذ' ثنا ابي' ثنا الاشعث' به- و اخرجه الدارقطني في الرواية بعد الآتية من رواية عمرو بن خليفة البكراوي: حدثنا اشعث' به-و اخرجه الدارقطني في الرواية الآتية من رواية حماد بن سلمة: ثنا قتادة عن الحسن' فجعله عن جابر بدلاً من ابي بكرة- وقد مضى تخريج حديث جابر من غير طريق الحسن عنه- و اما حديثه عن ابي بكرة من رواية الاشعث عنه- و السابق لفظه عند ابي داود- فقد اخرجه ايضاً: النسائي في صلاة الخوف (۳/۱۷۹) و الطحاوي في المعاني (۱/۳۱۵) و ابن حبان (۲۸۸۱) و البيهقي (۳/۲۶۰) و احمد (۵/۳۹) من رواية الاشعث' به- و اخرجه الطحاوي (۱/۳۱۵) و كذا الطيالسي (۸۷۷) من رواية واصل بن عبد الرحمن ابي حرة البصري عن الحسن' به بمتابعة الاشعث-

۱۷۵۸- اخرجه النسائي (۳/۱۷۸) من طريق عمرو بن عاصم' حدثنا حماد بن سلمة عن قتادة' به' و ابن خزيمة رقم (۱۳۵۲) من طريق يونس عن الحسن' به-

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف میں انہیں دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ نے دوسرے افراد کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیرا۔

1759- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النَّجَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلِيفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِالْقَوْمِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلَّى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سِتُّ رَكَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ .

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں لوگوں کو تین رکعات پڑھائیں۔ پھر آپ نے نماز ختم کر دی پھر دوسرے لوگ آئے آپ نے انہیں بھی تین رکعات پڑھائیں۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ رکعات ہوئیں اور لوگوں نے تین' تین رکعات ادا کیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معمر بن ربعی قیسی بصری بحرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے اکابر محدثین میں سے ایک ہیں۔۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۵۳)۔

○ عمرو بن خلیفۃ، اخوھوزۃ بن خلیفۃ۔ یروی عن محمد بن عمرو، وسلیمان تیمی۔ روی عنہ ابوقلابۃ رقاشی۔ کنیۃ ابوعثمان، ربما کان فی بعض روایۃ بعض مناکیر، واخرجہ لہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۲۲۹/۷)، ولسان (۴/۴۱۷)۔

1760- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً .وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هَؤُلَاءِ الْعَدُوَّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوْا فَقَامُوا مَقَامَ اُولَئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ فَرَجَعَ

۱۷۵۹- اخرجه ابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۳۶۸)' و اخرجه البيهقي في السنن (۲/ ۲۶۰) كتاب صلاة الخوف' باب الامام يصلي بكل طائفة ركعة و يسلم من طريق محمد بن معمر بن ربعي' به-

۱۷۶۰- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۲۴۴) باب: يصلي بكل طائفة ركعة' و الطحاوي في شرح المعاني في صلاة الخوف (۱/ ۳۱۱)' و البيهقي في صلاة الخوف (۲/ ۲۶۱) من طريق خصيف باسناده- قال البيهقي: (هذا الحديث مرسل' ابو عبيدة لم يدرك اباه- وخصيف الجزري ليس بالقوي)- اه- و ابو عبيدة لم يسمع من ابيه شيئا: قاله ابو حاتم و جماعة ' كما في (جامع التحصيل) للعلائي ص (۲۰۴- ۲۰۵) (۳۲۴)- و كذلك قاله الترمذي' كما في سننه (۱/ ۲۸)- و خصيف قال احمد: مضطرب الحديث' و ضعفه في سائر الروايات عنه' و كذلك ضعفه النسائي وغيره- ووثقه ابن معين في رواية و ابن سعد- ينظر: (التهذيب) (۳/ ۱۴۳- ۱۴۴)- و قال ابن حجر في (التقريب) (۱/ ۲۲۴): (صدوق سيء الحفظ' خلط بآخره' و رمي بالارجاء)- اه-

اُولٰئِكَ اِلٰى مَقَامِ هٰؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ خوف پڑھائی۔ لوگوں نے دو صفیں بنالیں۔ ایک صف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کھڑی ہوگئی اور دوسری دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر دوسرے لوگ ان کی جگہ آ کر کھڑے ہوگئے اور یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور پھر سلام پھیر دیا۔ پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیرا۔ پھر یہ لوگ گئے اور پہلے والے لوگوں کی جگہ دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہوگئے۔ پہلے والے لوگ اس جگہ واپس آئے انہوں نے ایک رکعت خود ادا کی اور سلام پھیر لیا۔

6-باب مَا جَاءَ فِيْ مَا يَجُوْزُ اَنْ تُصَلِّيَ فِيْهِ الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ.

باب 6: عورت کے لیے کتنے کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہے

1761- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَّخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ قَالَ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا .قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّبَكْرُ بْنُ مُضَرَ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ وَّحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّاِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَوْلَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کیا: کیا عورت صرف قمیص اور چادر کے اندر نماز ادا کر سکتی ہے جبکہ اس نے تہبند نہ باندھا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس کی قمیص اتنی لمبی ہو کہ اس کے دونوں پاؤں کو بھی ڈھانپ لیتی ہو (تو ایسا کرنا جائز ہے)۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم ان اسناد کے ہمراہ یہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے قول کے طور پر منقول ہے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۷٦۱- اخرجه ابو داود في الصلاة (٦٤٠) باب: في كم تصلي المراة؛ و الحاكم في الصلاة (١/٢٥٠) و صححه، و البيهقي في الكبرى (٢/٢٣٢) باب: ما تصلي فيه المراة من الثياب، من حديث عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار، باسناده مرفوعاً- و قال ابو داود: (روى هذا الحديث مالك بن انس، و بكر بن مضر، و حفص بن غياث، و اسماعيل بن جعفر، و ابن ابي ذئب، و ابن اسحاق، عن محمد بن زيد عن امه عن ام سلمة، لم يذكر احد منهم النبي صلى الله عليه وسلم، قصروا به على ام سلمة)- اهـ- و هذه الروايات المشار اليها في الموطا (١/١٤٢) باب: الرخصة في صلاة المراة في الدرع و الخمار، و السنن الكبرى للبيهقي (١/٢٣٢-٢٣٣)- وصحح عبد الحق و غيره الموقوف، و هو الصواب، و راجع: (تلخيص الحبير) لا بن حجر (١/٢٨٠)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مجاھد بن موسیٰ خوارزمی ختلی، ابوعلی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۵۲۵)۔

○ محمد بن زید بن مھاجر بن قنفذ تیمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۳۱)۔

7-باب صِفَةِ صَلاَةِ الْخُسُوفِ وَالْكُسُوفِ وَهَيْئَتِهِمَا .

باب 7: سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا طریقہ

1762- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اَبِى دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ الْيَحْصَبِىُّ اَنَّهُ سَاَلَ الزُّهْرِىَّ فَقَالَ الزُّهْرِىُّ اَخْبَرَنِى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً فَنَادَى فَقَالَ اِنَّ الصَّلاَةَ جَامِعَةٌ . قَالَ لَنَا ابْنُ اَبِى دَاوُدَ هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَرْوِهِ اِلَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ النِّدَاءَ لِصَلاَةِ الْكُسُوفِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا' اس نے اعلان کیا کہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی۔

ابن ابی داؤد نامی راوی کہتے ہیں: یہ سنت ہے اور اسے نقل کرنے میں اہل مدینہ منورہ منفرد ہیں۔

زہری کے حوالے سے عبدالرحمٰن نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے' نمازِ کسوف کے لیے اعلان کیا جائے۔

•••——•••——•••

نمازِ کسوف کا حکم

نمازِ کسوف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے' کسوف (یعنی سورج گرہن کے وقت) نماز ادا کرنا سنت ہے اور یہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی۔

اس نماز کے طریقے اس میں قرأت کے طریقے اور نماز کے اوقات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اسی طرح یہ اختلاف بھی ہے' آیا خطبہ دینا اس کے لیے شرط ہے یا نہیں ہے؟

۱۷۶۲- اخرجه ابن حبان في صلاة الكسوف (۲۸٤۲) عن عمر بن محمد الهمداني' حدثنا عمرو بن عثمان القرشي' حدثنا الوليد بن مسلم باسناده- واخرجه النسائي في الكسوف (۳/ ۱۲۷) باب: الامر بالنداء لصلاة الكسوف' و ابو داود في الصلاة (۱۱۹۰) باب: ينادي فيها بالصلاة' من رواية عمرو بن عثمان باسناده- و اخرجه البخاري في الكسوف (۱۰۶۵-۱۰۶۶) باب: الجهر بالقراءة في الكسوف' و مسلم في الكسوف (۹۰۱) باب: صلاة الكسوف' و النسائي في الكسوف (۳/ ۱۳۲)' و البغوي في (شرح السنة) (۱۱٤۶) من رواية الوليد بن مسلم باسناده-

یہ بھی اختلاف ہے چاند گرہن کا وہی حکم ہے جو سورج گرہن کا ہے؟
اس بارے میں پانچ اصولی مسائل ہیں:

پہلا مسئلہ: نمازِ کسوف کا طریقہ

امام مالک امام شافعی جمہور اہلِ حجاز اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف میں دو رکعات ادا کی جائیں گی اور ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ کوفہ اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف میں نمازِ عیدین اور نمازِ جمعہ کی طرح دو رکعات ادا کی جائیں گی۔ اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے اور بعض روایات قیاس کے خلاف ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں:
ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قیام کیا اور طویل قیام کیا' پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور کافی دیر تک کھڑے رہے۔ پھر اس کے بعد آپ نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اس کے بعد آپ نے سر مبارک اُٹھایا اور پھر سجدے میں چلے گئے' پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا تو اس کے بعد آپ نے سلام پھیر دیا' اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث سے بھی یہی طریقہ ثابت ہے' ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔
شیخ ابوعمرو فرماتے ہیں: یہ دونوں روایات اس بارے میں منقول مستند ترین روایات ہیں۔
جن فقہاء نے ان دونوں روایات کو اختیار کیا ہے اور منقول ہونے کے حوالے سے انہیں دیگر روایات پر ترجیح دی ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' نمازِ کسوف میں ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا جائے گا۔

حضرت ابوبکرہ' حضرت سمرہ بن جندب' حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عیدین کی طرح نمازِ کسوف میں دو رکعت ادا کی تھیں۔

شیخ ابن عبدالبر اندلسی فرماتے ہیں: یہ تمام روایات مشہور اور مستند ہیں اور ان میں سب سے بہترین وہ روایت ہے جسے شیخ ابوقلابہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ کسوف پڑھائی' بالکل اسی طرح جس طرح تم لوگ نماز ادا کرتے ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھائیں' آپ نے ہر رکعت میں رکوع اور سجدہ کیا' اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے' یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔

جن فقہاء نے احادیث کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے اور قیاس کے حوالے سے' یعنی دیگر تمام نمازوں کے طریقے سے ہم آہنگ ہونے کی وجہ سے ان روایات کو ترجیح دی ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے' نمازِ کسوف میں دو رکعات ہوں گی۔

علامہ ابن رُشد کہتے ہیں: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: خلاصۂ کلام یہ ہے: ہر فریق اپنے اسلاف کے طریقہ کار پر عمل پیرا ہے' اس لیے بعض اہلِ علم نے اسے اختیار دینے پر محمول کیا ہے۔ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

ابن رشد کہتے ہیں: یہی بہتر بھی ہے کیونکہ نسخ کے مقابلے میں جمع اور تطبیق زیادہ بہتر ہے۔

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: نمازِ کسوف کی دو رکعات کے دوران دس مرتبہ رکوع کرنے' آٹھ مرتبہ رکوع کرنے' چھ مرتبہ رکوع کرنے اور چار مرتبہ رکوع کرنے کی روایات بھی منقول ہیں' لیکن یہ تمام روایات ضعیف طریقے پر منقول ہیں۔

شیخ ابوبکر بن المنذر کہتے ہیں: اسحٰق بن راہویہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس بارے میں جو کچھ بھی منقول ہے وہ سب ایک دوسرے کے قریب ہے اور اس میں اختلاف نہیں ہے' کیونکہ اس میں اصل قابلِ اعتبار چیز سورج گرہن کا ختم ہونا ہے۔ رکوع میں اضافہ اس وجہ سے ہوا ہوگا کہ جس گرہن کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تھی' وہ گرہن ختم کتنی دیر میں ہوا تھا؟

شیخ علاء بن زیاد کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کے قائل تھے کہ جب نمازی سر اُٹھائے اور آفتاب کی طرف دیکھے تو اگر وہ روشن ہو چکا ہو' تو سجدے میں چلا جائے اور پھر دوسری رکعت ادا کرے' لیکن اگر پہلے رکوع کے دوران سورج روشن نہ ہو' تو وہ دوسرا رکوع کرے گا' پھر وہ سورج کا جائزہ لے گا' تو اگر وہ روشن ہو گیا ہو' تو سجدے میں چلا جائے گا اور دوسری رکعت کا اضافہ کرے گا۔ لیکن اگر سورج روشن نہیں ہوا ہے تو وہ تیسری مرتبہ رکوع کرے گا۔ اسی طرح پہلی رکعت میں رکوع کی تعداد بڑھاتا جائے گا' یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔

اسحاق بن راہویہ نے یہ بات کہی ہے' ہر رکعت میں چار سے زیادہ مرتبہ رکوع نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ اس سے زیادہ مرتبہ رکوع کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

شیخ ابوبکر بن المنذر کہتے ہیں: ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے' نمازِ کسوف میں اختیار ثابت ہے' اس میں نمازی کو اختیار ہے' وہ چاہے تو ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کرے اور چاہے تو تین مرتبہ رکوع کرلے یا چار مرتبہ کرلے۔ لیکن یہ مؤقف درست نہیں ہے کیونکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مرتبہ گرہن کے موقعے پر نماز پڑھائی تھی۔

شیخ ابن رُشد کہتے ہیں: جس حدیث کا تذکرہ انہوں نے کیا ہے اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' مجھے یہ نہیں معلوم کہ علامہ ابن عبدالبر نے یہ کیسے کہہ دیا ہے' یہ ضعیف حوالے سے منقول ہے۔

دو رکعات میں دس مرتبہ رکوع کرنے کی روایت کو صرف امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

دوسرا مسئلہ: نمازِ کسوف کے دوران قرأت کرنا

اس بارے میں بھی علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف کے دوران پست آواز میں قرأت کی جائے گی' جبکہ امام ابویوسف' امام محمد بن حسن شیبانی اور امام اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم

کہتے ہیں: بلند آواز میں قرأت کی جائے گی۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول احادیث کے مفہوم میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں پست آواز میں قرأت کی تھی کیونکہ اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ کی قرأت جتنا طویل قیام کیا۔

یہی مفہوم آپ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو گیا لیکن میں نے آپ کی زبانی کسی ایک حرف کی تلاوت بھی نہیں سنی۔

اسی طرح ابن اسحٰق نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی تو مجھے اندازہ ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سورۂ بقرہ تلاوت کی ہوگی۔

جن فقہاء نے ان احادیث کو ترجیح دی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: نمازِ کسوف میں پست آواز میں قرأت کی جائے گی۔

اور کیونکہ ان احادیث میں صراحت موجود ہے' اس لیے امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

دوسری رکعت میں سورۂ آلِ عمران کی تلاوت کرنا مستحب ہے' تیسری رکعت میں سورۂ بقرہ کی ڈیڑھ سو آیات جتنی تلاوت مستحب ہے اور چوتھی رکعت میں سورۂ بقرہ کی پچاس آیات جتنی تلاوت مستحب ہے۔ اسی طرح ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کی قرأت کرنے کو مستحسن قرار دیا گیا ہے۔

ان حضرات نے اپنے مسلک کی تائید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

دن کی نماز گونگی ہوتی ہے (یعنی اس میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے)۔

جبکہ اس کے برخلاف روایات بھی منقول ہیں' ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں ایک رکعت میں سورۂ نجم کی تلاوت کی تھی۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے' وہ قرأت بلند آواز میں تھی۔

امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہما نے اس مسئلے کی تائید میں سفیان کے حوالے سے منقول وہ روایت بھی دلیل کے طور پر پیش کی ہے جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں بلند آواز میں قرأت کی تھی۔

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: سفیان بن حسن نامی راوی قوی نہیں ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی متابعت عبدالرحمٰن بن سلیمان نے کی ہے اور یہ سب زہری کی احادیث نہیں ہیں۔

پھر اسی کے ساتھ یہ بات بھی ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ابن اسحق نے جو روایت نقل کی ہے، وہ بھی اس کے خلاف ہے۔

ان فقہاء نے اپنے مسلک کی تائید میں قیاس کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے، وہ یہ کہتے ہیں: یہ بات سنت ہے، دن کی باجماعت نماز ہے، اس لیے اس کی اصل عیدین اور استسقاء کی نمازیں ہوں گی۔

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب سے برعکس رائے اختیار کی ہے، وہ جمع اور تطبیق کی راہ ہے۔ ہم یہ کہہ چکے ہیں اگر ممکن ہو تو ترجیح کے مقابلے میں زیادہ افضل طریقہ یہ ہے: جمع اور تطبیق کی کوشش کی جائے۔

میرے علم کے مطابق علمِ اصول کے ماہرین کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

تیسرا مسئلہ: نمازِ کسوف کا وقت

اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف کسی بھی وقت میں ادا کی جا سکتی ہے خواہ اس وقت میں عام نماز ادا کرنا ممنوع ہو۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ممنوع اوقات میں نمازِ کسوف ادا نہیں کی جا سکتی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ابن وہب نے یہ روایت نقل کی ہے، وہ اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف صرف اس وقت میں ادا کی جا سکتی ہے جس میں کوئی بھی نفل نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔

جبکہ ابن قاسم نے یہ روایت نقل کی ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: سنت یہ ہے: چاشت سے لے کر زوال کے درمیانی وقت میں اس نماز کو ادا کیا جائے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اس نماز کی جنس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، جو ممنوع اوقات میں نہیں پڑھی جاتی۔

ان فقہاء نے یہ نقطۂ نظر اختیار کیا ہے، یہ اوقاتِ نماز کی تمام اقسام کے ساتھ مخصوص ہیں، انہوں نے ان اوقات میں نمازِ کسوف اور دیگر کسی بھی نماز کو ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جبکہ جن حضرات نے اس کو اختیار کیا ہے، یہ اوقات نوافل کے ساتھ مخصوص ہیں تو انہوں نے نمازِ کسوف کو سنت قرار دیا ہے، لہٰذا انہوں نے ان اوقات میں نمازِ کسوف کی ادائیگی کو جائز قرار دیا ہے۔

شیخ ابن قاسم نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے، اس کی کوئی دلیل میری سمجھ میں تو نہیں آتی ماسوائے اس کے کہ آپ نمازِ کسوف کو نمازِ عید کے مشابہہ قرار دیں۔

چوتھا مسئلہ: نمازِ کسوف کے بعد خطبہ دینا

علماء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے، نمازِ کسوف ادا کر لینے کے بعد خطبہ دینا شرط ہے یا نہیں؟

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: خطبہ دینا شرط ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: نمازِ کسوف میں کوئی خطبہ نہیں ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب اس علت کے سلسلے میں اختلاف ہے جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں سلام پھیر لینے کے بعد خطبہ دیا تھا جس کی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کی ہے' وہ روایت کرتی ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو اس دوران سورج روشن ہو چکا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ دونوں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ اس لیے دیا تھا' نمازِ عیدین اور نمازِ استسقاء کی طرح نمازِ کسوف میں خطبہ دینا سنت قرار دیں۔

جبکہ بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت خطبہ اس لیے دیا تھا کیونکہ بعض لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے۔

پانچواں مسئلہ: چاند گرہن کا حکم

اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: سورج گرہن کی طرح چاند گرہن میں بھی باجماعت نماز ادا کی جائے گی۔

امام احمد بن حنبل' امام داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہما اور ایک جماعت اس بات کی قائل ہے۔

امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: چاند گرہن کی صورت میں باجماعت نماز ادا نہیں کی جائے گی' البتہ لوگ انفرادی طور پر دوسری نفل نمازوں کی طرح دو رکعت نماز ادا کرلیں گے۔

اس اختلاف کا سبب درج ذیل حدیث کے مفہوم میں اختلاف ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور نماز ادا کرو' یہاں تک کہ یہ ختم ہو جائے اور صدقہ وخیرات کرو۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کیا ہے۔

جن فقہاء نے اس نماز سے ایک ہی مفہوم مراد لیا ہے' یعنی وہ طریقہ جس کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز ادا کی تھی' انہوں نے چاند گرہن کے موقع پر بھی باجماعت نماز ادا کرنے کو سنت قرار دیا ہے۔ جبکہ جن فقہاء نے اس سے مختلف معنی مراد لیا ہے' کیونکہ چاند گرہن کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا منقول نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' اس حدیث سے یہ مفہوم ظاہر ہوتا ہے' اس سے وہ کمتر ترین چیز مراد لی جائے جس پر شریعت کی روشنی میں لفظ صلوٰۃ کا اطلاق ہوتا ہے اور وہ انفرادی طور پر نفل نماز ادا کرنا ہے۔

گویا یہ فقہاء یہ سمجھتے ہیں' اصل یہ ہے: شریعت میں لفظ صلوٰۃ کو اس کے قلیل ترین مفہوم پر محمول کیا جائے' جس پر اس لفظ کا اطلاق کیا جا سکے' ماسوائے اس صورت کے کہ جب اس کے برخلاف کوئی دلیل موجود ہو۔

جب سورج گرہن کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل نے اس کے خلاف دلیل فراہم کردی تو چاند گرہن کی نماز کا حکم اپنے اصل پر باقی رہے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سورج گرہن کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کو اس مجمل کی توضیح قرار دیتے ہیں جو نماز کے حکم میں موجود ہے' اس لیے اس پر عمل کرنا ان کے نزدیک واجب ہے۔

علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ان حضرات نے چاند گرہن کے موقع پر دو رکعت باجماعت ادا کی تھیں اور ہر رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا تھا' جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

ایک گروہ کے نزدیک زلزلہ' آندھی اور طوفان وغیرہ کے آنے کے موقع پر یا کوئی بھی نشانی ظاہر ہونے کے موقع پر نماز پڑھنا مستحب ہے' انہوں نے اس سلسلے میں سورج اور چاند گرہن کے اوقات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی علت پر قیاس کیا ہے' یعنی علت یہ ہے: یہ اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے تو ان حضرات کے نزدیک قیاس کی سب سے قوی جنس یہ ہے کیونکہ اس میں علت کا قیاس ہے جس پر نص موجود ہے۔

البتہ امام مالک' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ علم کی ایک جماعت اس بات کی قائل نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: جب زلزلہ آئے تو اس وقت نماز پڑھ لی جائے تو اچھا ہے' ورنہ کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک مرتبہ زلزلہ آنے پر بھی سورج گرہن کی طرح نماز ادا کی تھی۔[۱]

1763- قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ وَتَابَعَهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ .حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1764- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَارِثِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

[۱] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی' کتاب الصلوٰۃ الباب السادس فی صلوٰۃ الکسوف

۱۷۶۳- اخرجه مسلم (۲/ ۶۲۰) كتاب الكسوف' باب صلاة الكسوف' الحديث (۴/ ۹۰۱)' و النسائي (۳/ ۱۳۲) كتاب الكسوف' باب نوع آخر منه عن عائشة' من طريق الوليد ابن مسلم عن الاوزاعي' به- و الحديث اخرجه البخاري في صحيحه (۲/ ۲۵۲) كتاب الكسوف' باب الجهر بالقراءة في الكسوف' الحديث (۱۰۶۶) من طريق الوليد بن مسلم قال: قال الاوزاعي وغيره...... فذكره- قال الحافظ: و صله مسلم عن محمد بن مهران عن الوليد بن مسلم' حدثنا الاوزاعي وغيره...... فذكره-

وَسَلَّمَ) قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِىْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِىَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ . ثُمَّ فَعَلَ فِى الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لے گئے' آپ ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے تکبیر کہی' لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی' نبی اکرم ﷺ نے طویل قرأت کی' پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے گئے اور آپ نے طویل رکوع کیا' پھر آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا اور سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد پڑھا اور پھر آپ نے کھڑے ہو کر قرأت کرنا شروع کی' لیکن یہ پہلے والی قرأت سے کم تھی' پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے طویل رکوع کیا' لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد پڑھا' پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور آپ نے ان دو رکعت میں چار مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ سجدہ کیا' آپ ﷺ کی نماز ختم کرنے سے پہلے سورج روشن ہو چکا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلمۃ بن ابی فاطمۃ مرادی جملی، ابوحارث مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں ''ثبت'' شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۵۸)۔

1765 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَكَانَ كَثِيْرُ بْنُ الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى فِىْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ مِثْلَ حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ صَلّٰى فِىْ كُلِّ

1764- اخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) باب: صلاة الكسوف و النسائي في الكسوف (۳/ ۱۳۰-۱۳۱) باب: نوع آخر منه عن عائشة و ابو داود في الصلاة (۱۱۸۰) باب من قال: اربع ركعات من رواية محمد بن سلمة المرادي عن ابن وهب بهذا الاسناد- و اخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) من رواية حرملة بن يحيى عن ابن وهب بهذا الاسناد- و اخرجه البخاري في العمل في الصلاة (۱۲۱۲) باب: اذا انفلتت الدابة في الصلاة من رواية محمد بن مقاتل عن عبد الله- و هو ابن المبارك- عن يونس بإسناده- و اخرجه ابن حبان (۲۸٤۱) من رواية حبان بن موسى: اخبرنا عبد الله- و هو ابن المبارك ايضا - اخبرنا يونس بإسناده- و اخرجه البخاري في التفسير (٤٦٢٤) من رواية حسان بن ابراهيم عن يونس بإسناده-

1765- اخرجه البخاري في الكسوف (۱۰٤٦) باب: خطبة الامام في الكسوف و ابو داود في الصلاة (۱۱۸۱) باب: من قال: اربع ركعات كلاهما عن احمد بن صالح بإسناده- و ورد من رواية الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن الزهري بإسناده نحوه- اخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۱) و النسائي في الكسوف (۳/ ۱۲۹) و ابن حبان في الكسوف (۲۸۳٦) و الطبراني في الكبير (۱۰٦٤٥) - و اخرجه محمد بن الوليد الزبيدي عن الزهري نحوه- اخرجه مسلم (۹۰۲) في الكسوف-

رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز ادا کی ہے۔

یہ روایت اسی طرح منقول ہے جیسے سیدہ عائشہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے ہر ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کیا تھا۔

1766- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ اَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً يَجْهَرُ بِهَا يَعْنِیْ فِیْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ .قَالَ ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ هٰذِهٖ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْجَهْرَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورج گرہن کی نماز میں) طویل قرأت کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی تھی' راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں ایسا کیا تھا۔

ابن ابوداؤد نامی راوی بیان کرتے ہیں: بلند آواز میں قرأت کرنے کو نقل کرنے میں اہل مدینہ منفرد ہیں۔

1767- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النِّيْلِیُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ يَقْرَاُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند گرہن اور سورج گرہن کی نماز میں چار رکعت میں آٹھ مرتبہ رکوع کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک رکعت میں قرأت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن محمد عابد، ابومحمد، (اور ایک قول کے مطابق): ابواسماعیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرا

۱۷۶۶- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱۸۸) باب القراءة في صلاة الكسوف، قال: حدثنا العباس بن الوليد فذكره- و اخرجه عن الزهري هكذا جماعة: فاخرجه عنه عبد الرحمن بن نمر، و تقدم تخريج حديثه هنا، و هو اول حديث ذكره الدارقطني في الكسوف- اخرجه عقيل بن خالد عن الزهري، به- اخرجه احمد (۶/۶۵)- و اخرجه سفيان بن حسين عن الزهري، به- اخرجه الترمذي في الصلاة (۵۶۳) باب: ما جاء في صفة القراءة في الكسوف-

۱۷۶۷- اخرجه مسلم في الكسوف (۹۰۸) باب: ذكر من قال: انه ركع ثماني ركعات في اربع سجدات، و النسائي في الكسوف (۳/ ۱۲۸، ۱۲۹) باب: كيف صلاة الكسوف؟ و ابو داود في الصلاة (۱۱۸۳) باب: من قال: اربع ركعات، و البغوي في (شرح السنة) (۱۱۴۴)، و احمد (۱/ ۲۲۵، ۳۴۶)، و الدارمي (۱/ ۳۵۹)، و الطبراني في الكبير (۱۱۰۱۹) من طرق عن سفيان الثوري عن حبيب، باسناده- و قال ابن حبان في (صحيحه) (۷/ ۹۸): (ليس بصحيح؛ لان حبيباً لم يسمع من طاوس هذا الخبر)- اه- وقال البيهقي في الكبرى (۳/ ۳۲۷): (وحبيب و ان كان من الثقات، فقد كان يدلس، و لم اجده ذكر سماعه في هذا الحديث عن طاوس، و يحتمل ان يكون حمله عن غير موثوق به عن طاوس- و قد روى سليمان الاحول عن طاوس عن ابن عباس من فعله: انه صلاها ست ركعات في اربع سجدات، فخالفه في الرفع و الع جميعاً- و فيه علة اخرى: وهي الشذوذ؛ فقد روى غير واحد عن ابن عباس: (انها اربع ركعات، و اربع سجدات)- اه-

دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۳۷)۔

1768– حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ حَفْصٍ خَالُ النُّفَيْلِيِّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِالْعَنْكَبُوْتِ اَوِ الرُّوْمِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (يٰس)۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز میں (دو رکعت میں) چار مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سورۂ عنکبوت اور سورۂ روم کی تلاوت کی تھی' جبکہ دوسری رکعت میں سورۂ یٰسین کی تلاوت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، ابوابراہیم زہری۔ سمع علی بن جعد جوہری، وعلی بن یحییٰ بن بری، ومحمد بن سلام جمحی، واسحاق بن موسیٰ انصاری، وآخرین۔ وروی عنہ عبداللہ بن محمد بغوی، ویحییٰ بن محمد بن صاعد، وقاضی محاملی وغیرہم۔ وکان مذکوراً بالعلم وفضل، موصوفاً بالصلاح وزھد، من اھل بیت کلھم علماء ومحدثون، ونقل خطیب انہ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۱۸۱-۱۸۳)۔

1769– حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ يُوْنُسَ اَبُوْ يُوْنُسَ الرَّامُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ . الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اِذَا تَجَلّٰى لِشَيْءٍ مِّنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ فَاِذَا كَسَفَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند یہ دونوں نشانیاں ہیں۔

۱۷۶۸– تقدم تخریج حدیث عائشة من وجوہ عن الزھري- و تفرد الدارقطني بروایة اسحاق ابن راشد عنه- و سعید بن حفص خال النفیلي: قال ابن القطان: لا اعرف حاله: کما في نصب الرایة (۲/۲۳۱)-

۱۷۶۹– سبق قریباً قول الدارقطني: (الحسن لم یسمع من ابي بکرة) لکن تعقبه العلائي في ذلك في کتابه (جامع التحصیل) ص (۱۹۶) و بین ان البخاري ساق للحسن عن ابي بکرة غیرما حدیث-و قد اورد الدارقطني الحدیث ھنا و في الذي بعدہ من وجھین عن الحسن- و قد ورد من وجوہ عن الحسن کالتالي :فاخرجه یونس بن عبید عن الحسن' به- اوردہ الدارقطني في الروایة الآتیة' و شارکه فیه النسائي في الکسوف (۳/۱۲۶-۱۲۷) باب: الامر بالصلاة عن الکسوف حتی تنجلي' و ابن حبان في الکسوف (۲۸۳۲) (۲۸۳۵)- و من ھذا الوجه ایضاً: اخرجه البخاري في الکسوف (۱۰۴۰) باب: الصلاة في کسوف الشمس' و (۱۰۴۸) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) کل ذلك في الکسوف- و في اللباس (۵۷۸۵) باب: من جر ازارہ' و ابن خزیمة (۱۳۷۴)- و اخرجه مبارك بن فضالة عن الحسن' به- اخرجه ابن حبان (۲۸۳٤)-و اخرجه اشعث عن الحسن' به- اخرجه النسائي في الکسوف (۳/۱۴۷، ۱٤۶)' و الحاکم في المستدرك (۱/۳۳٤-۳۳۵)' و حسن اسنادہ الامام الذھبي - و صححه ابن حبان (۲۸۳۷)-

اس روایت میں یہ بھی ہے آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز پر تجلی کرتا ہے تو وہ اس کی بارگاہ میں خشوع وخضوع کے ساتھ (جھک جاتی ہے) تو جب ان دونوں میں سے کوئی ایک گرہن ہو جائے تو تم نماز ادا کرو اور دعا مانگو۔

1770 - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِیْسَى بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبِ الْبُنَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِیْنَارِ الطَّاحِیُّ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَجَلّٰى لِشَیْءٍ مِّنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ. تَابَعَهٗ نُوْحُ بْنُ قَیْسٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ۔

★★ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز کے لیے تجلی فرماتا ہے تو وہ اس کی بارگاہ میں جھک جاتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محبوب، بنانی - بضم موحدة وخفة نون - بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۴/۲)۔

○ محمد بن دینار ازدی، ثم طاحی - ابوبکر بن ابی فرات بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے یہ ''قدریہ'' عقائد کے مالک تھے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۰/۲)۔

1771 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدِ الْاِصْطَخْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ یَعِیْشَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ لِمَهْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ تَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ۔

★★ محمد بن علی (اس سے مراد امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ ہو سکتے ہیں) فرماتے ہیں: ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جو آسمان و زمین کی تخلیق کے بعد کبھی رونما نہیں ہوئیں وہ رمضان کی پہلی رات میں چاند گرہن ہونا اور پندرھویں تاریخ کو سورج گرہن ہونا آسمان و زمین کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اس وقت سے لے کر اب تک (اس تاریخ میں یہ دونوں گرہن نہیں ہوئے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن حارث بن عبد مطلب، ہاشمی نوفلی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔

راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۵/۲)۔

○ عبید بن یعیش، محاملی، ابومحمد، کوفی عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ یا اس کے بعد میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۴۶/۱)۔

1772- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ دونوں کسی کے مرنے یا کسی کے پیدا ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے' یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' جب تم ان دونوں کو (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز (کسوف) ادا کرو۔

۱۷۷۲- اخرجه البخاري في الكسوف (۱۰٤۲) باب: الصلاة في الكسوف' و في بدء الخلق (۳۲۰۱) باب: صفة الشمس والقمر' و مسلم في الكسوف (۹۱٤) باب: ذكر النداء بصلاة الكسوف الصلاة جامعة' و النسائي في الكسوف (۱۲۵/۳-۱۲٦) باب: الامر بالصلاة عند كسوف الشمس' و احمد (۱۰۹/۲)' و ابن حبان (۲۸۲۸)' و الطبراني في الكبير (۱۳۰۹۵) من طرق عن ابن وهب باسناده- وله شاهد من حديث ابي مسعود الانصاري- اخرجه الشافعي في مسنده (٤۸۳) عن سفيان عن اسماعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم عن ابي مسعود الانصاري' نحوه- وله شاهد آخر عن المغيرة بن شعبة' نحوه- اخرجه البخاري في الكسوف (۱۰٦۰)' و في الادب (٦۱۹۹)' و مسلم في الكسوف (۹۱۵)' و ابن حبان (۲۸۲۷)' و الطبراني في الكبير (۱۰۱٤) (۱۰۱۵) (۱۰۱٦) من طرق عن زياد بن علاقة عن المغيرة بن شعبة' نحوه-

كِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء

1-باب

بلاعنوان

1773- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلٰى اُمِّ يَحْيٰى بِنْتِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيبَ لَكُمْ مِنْ اَجْلِ شَاْنِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ایک نبی لوگوں کے ساتھ نمازِ استسقاء ادا کرنے کے لیے نکلے وہاں ایک چیونٹی بھی تھی جس نے اپنے پاؤں (یعنی ہاتھ) آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے تھے تو اس نبی نے فرمایا: تم لوگ واپس چلے جاؤ کیونکہ اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن محمد بن عبید بن عبداللہ بن حساب، ابوحسن بزاز، نقل بغدادی قول ابی حسین بن المتیم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امینا، حافظا عارفا۔ ان کا انتقال 330ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷۴/۱۲)۔

○ عبدعزیز بن ابی سلمۃ بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر ابوعبدالرحمٰن، مدنی، نزیل بغداد، لا باس بہ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰۹/۱)۔

۱۷۷۳- اخرجه الحاكم (۱/۳۲۵-۳۲۶): حدثنا ابو الحسن علي بن محمد بن عقبة الشيباني بالكوفة؛ ثنا ابراهيم بن اسحاق الزهري؛ ثنا عبد العزيز؛ به- و قال: (صحيح الاسناد، و لم يخرجاه)-(و محمد بن عون و ابوه لم اجد من ترجمهما)- و قال الالباني في الارواء (۱۳۷/۲): (و الغالب في مثلهما الجهالة)- اه- لكن الحديث اخرجه الطحاوي في مشكل الآثار (۲۷۲/۱) قال: حدثنا محمد بن عزيز؛ حدثنا سلامة بن روح عن عقيل عن ابن شهاب؛ به- و اخرجه الخطيب في التاريخ (۶۰/۱۲)؛ و هو ضعيف الاسناد ايضا- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف رقم (۴۹۲۱) عن معمر عن الزهري ان سليمان بن داود خرج هو و اصحابه يستسقون؛ فراى نملة الخ بنحوه- و انظر: تلخيص الحبير (۹۸/۲)-

نمازِ استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کی وضاحت

نمازِ استسقاء کے حکم کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے' بارش نازل ہونے کے لیے دعا مانگنے کے لیے شہر سے باہر نکلنا' اس کے لیے دعا مانگنا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خشیت اور آہ وزاری کا اظہار کرنا ایک ایسی سنت ہے جو نبی اکرم ﷺ نے قائم کی ہے' البتہ بارش طلب کرنے کے لیے نماز ادا کرنے میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں: نمازِ استسقاء ادا کرنا سنت ہے' البتہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک استسقاء کی سنت میں نماز پڑھنا شامل نہیں ہے' اختلاف کا سبب یہ ہے: بعض احادیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے بارش کے حصول کے لیے دعا مانگی تھی۔ اور نماز ادا کی تھی جبکہ بعض روایات میں نماز ادا کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

نمازِ استسقاء کی دلیل میں مشہور ترین روایت وہ ہے جس کو عباد بن تمیم نے اپنے چچا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے لوگوں کے ساتھ تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی' اس میں بلند آواز میں قرأت کی' آپ نے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیے' پھر آپ نے اپنی چادر کو پلٹ دیا اور قبلہ کی طرف رخ کر لیا اور بارش کے لیے دعا کی۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کیا ہے۔

بعض وہ روایات جن میں بارش طلب کرنے اور دعا مانگنے کا ذکر ہے' لیکن نماز کا ذکر نہیں ہے' ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مویشی تباہ ہو گئے ہیں' راستے ختم ہو گئے ہیں' آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے دعا کی تو اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔

اس سلسلے کی دوسری روایت حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے' آپ نے بارش کے لیے دعا کی' جب آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا تو چادر کو پلٹا دیا۔

اس میں بھی نماز پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

جن حضرات نے اس حدیث کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا ہے' انہوں نے اس کی تائید میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کو بھی نقل کیا ہے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلے تھے تو انہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی۔

جمہور کے حق میں دلیل یہ پیش کی جاتی ہے' اس میں راوی نے کسی ایسی چیز کا ذکر نہیں کیا' اسی لیے یہ ان لوگوں کے خلاف حجت نہیں ہو سکتی' جو نماز کا تذکرہ کرتے ہیں۔

احادیث کے اختلاف کی وجہ سے جو بات میری سمجھ میں آتی ہے' وہ یہ ہے: نمازِ استسقاء کی صحت کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے' کیونکہ یہ بھی ثابت ہے' نبی اکرم ﷺ نے بارش کے لیے منبر پر ہی دعا کی تھی۔

لیکن یہ کہنا بھی درست نہیں ہے' نمازِ استسقاء ادا کرنا سرے سے سنت ہی نہیں ہے جیسا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے۔

جن حضرات نے نمازِ استسقاء کو سنت قرار دیا ہے' ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے' اس میں خطبہ دینا بھی سنت میں شامل ہے' کیونکہ اس بارے میں منقول احادیث میں اس بات کا تذکرہ ہے۔

شیخ ابن المنذر یہ کہتے ہیں: یہ بات ثابت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ استسقاء ادا کی تھی اور اس میں خطبہ دیا تھا۔

علماء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' یہ خطبہ نماز سے پہلے ہوگا یا نماز کے بعد ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: اس بارے میں مذکور احادیث میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک گروہ نے عیدین کی نماز پر قیاس کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے' نمازِ استسقاء میں بھی خطبہ نماز کے بعد دیا جائے گا۔

امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں۔

شیخ لیث بن سعد نے یہ بات بیان کی ہے' اس میں خطبہ نماز سے پہلے ہوگا۔

شیخ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تھی اور نماز سے پہلے خطبہ دیا تھا۔

اسی طرح کی ایک روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے اور ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ابن رُشد یہ کہتے ہیں: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات مختلف حوالوں سے نقل کی ہے' ہمارے علم کے مطابق جن راویوں نے نمازِ استسقاء میں خطبہ دینے کا ذکر کیا ہے' ان سب نے نماز سے پہلے خطبے کا تذکرہ کیا ہے۔

اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' نمازِ استسقاء میں بلند آواز سے قرأت کی جائے گی۔

علماء کے درمیان اختلاف اس بارے میں پایا جاتا ہے' عیدین کی نماز کی طرح اس میں بار بار تکبیر ہی جائے گی یا نہیں؟

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح تکبیر کہی جائے گی۔

جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اس میں عیدین کی نماز کی طرح اضافی تکبیریں کہی جائیں گی۔

اختلاف کا سبب یہ ہے: اس نماز کو عیدین کی نماز پر قیاس کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مسلک کی تائید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ روایت دلیل کے طور پر پیش کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ہمیں دو رکعات اسی طرح پڑھائیں' جس طرح آپ ہمیں عیدین کی نماز پڑھاتے تھے۔

علماء کا اس بات پر بھی اتفاق پایا جاتا ہے' نمازِ استسقاء میں یہ بات بھی سنت ہے' امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر دعا مانگے' اپنی چادر کو پلٹ دے اور دونوں ہاتھوں کو بلند کرے جیسا کہ احادیث میں یہ بات مذکور ہے۔

البتہ اس کی کیفیت کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اسی طرح اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ اس فعل کو کس وقت سرانجام دیا جائے گا۔

اس کی کیفیت کے بارے میں جمہور کا یہ اتفاق ہے چادر کے دائیں ہاتھ والے حصے کو بائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا اور بائیں ہاتھ والے حصے کو دائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: چادر کے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا جائے گا اور نیچے والے حصے کو اوپر کر دیا جائے گا۔ بائیں ہاتھ والے کو دائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا اور دائیں ہاتھ والے حصے کو بائیں ہاتھ پر ڈال دیا جائے گا۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب تو یہی ہے اس بارے میں منقول احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعا مانگنے کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا آپ نے اپنی چادر کو پلٹا دیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔

بعض روایات میں یہ بات مذکور ہے: راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف کے حصے کو بائیں طرف اور بائیں طرف کے حصے کو دائیں ہاتھ پر رکھا تھا یا اوپر والے حصے کو نیچے کی طرف کر دیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! بلکہ بائیں طرف کے حصے کو دائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور دائیں طرف والے حصے کو بائیں ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ صراحت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایک سیاہ چادر اوڑھی ہوئی تھی آپ نے اس کے نیچے کے حصے کو اوپر کر دیا جب وہ کپڑا بھاری محسوس ہوا تو آپ نے اسے اپنے کندھے پر ہی پلٹ دیا۔

چادر پلٹنے کا یہ عمل کس وقت سرانجام دیا جائے گا؟

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: خطبے سے فارغ ہونے کے بعد امام چادر کو پلٹ دے گا۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: وہ اپنی چادر کو اس وقت پلٹ دے گا جب خطبے کا ابتدائی حصہ گزر چکا ہو۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں: تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جب امام قیام کی حالت میں ہو اور اس وقت اپنی چادر کو پلٹ دے تو مقتدی بھی بیٹھے اپنی چادر کو پلٹ دے گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے:

''امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے''۔

البتہ امام محمد بن حسن شیبانی امام لیث بن سعد اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بعض شاگردوں کی رائے اس سے مختلف ہے ان حضرات کے نزدیک مقتدی اپنی چادریں نہیں اُلٹائیں گے کیونکہ یہ بات منقول نہیں ہے۔

علماء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے نمازِ استسقاء کے لیے نکلنے کا وقت وہی ہے جو نمازِ عیدین کے نکلنے کا وقت ہے۔

صرف شیخ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس بات کے قائل ہیں: نمازِ استسقاء کے لیے نکلنے کاوقت وہ ہے جب سورج ڈھل جاتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء ادا کرنے کے لیے اس وقت نکلے جب سورج کی شعاعیں نمودار ہو چکی تھیں [1]

1774- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الطَّبَّاعُ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ لِيَتَحَوَّلَ الْقَحْطُ.

★★ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا مانگتے ہوئے اپنی چادر کو اُلٹا دیا تاکہ قحط سالی ختم ہو جائے۔

1775- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ اِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ .قَالَ سُفْيَانُ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ.

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے تاکہ نمازِ استسقاء

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی، کتاب الصلوٰۃ الباب السابع فی صلوٰۃ الاستسقاء

۱۷۷۴- اخرجه البيهقي في سننه (۳۵۱/۳) كتاب صلاة الاستسقاء، باب ما قيل من المعنى في تحويل الرداء، من طريق الدارقطني مرسلاً- و اخرجه الحاكم (۳۲۶/۳): اخبرنا ابو عبد الله الحافظ، ثنا ابو جعفر عبد الله بن اسماعيل بن ابراهيم بن المنصور، املاء، محمد بن يوسف بن عيسى الطباع، حدثني اسحاق بن عيسى، ثنا حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر...... فذكره موصولاً- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في سننه (۳۵۱/۳)- و قد صححه الحاكم في المستدرك، و وافقه الذهبي-

۱۷۷۵- اخرجه مالك في الاستسقاء (۱۹۰/۱) باب: العمل في الاستسقاء، و البخاري في الاستسقاء (۱۰۰۵) باب: الاستسقاء و خروج النبي صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء، و (۱۰۱۲) باب تحويل الرداء في الاستسقاء، و (۱۰۲۶) باب: صلاة الاستسقاء ركعتين، و (۱۰۲۷) الاستسقاء في المصلى، و مسلم في الاستسقاء (۸۹٤)، و النسائي في الاستسقاء (۱۵۷/۳)، و ابن ماجه في الاقامة (۱۲٦۷) باب: ما جاء في صلاة الاستسقاء، و ابن خزيمة (۱٤۰٦) (۱٤۱٤)، و الطحاوي في المعاني (۳۲۳/۱، ۳۲٤)، و احمد في المسند (۳۹/٤، ٤۱) من طرق عن عبد الله بن ابي بكر، باسناده- و اخرجه ابن ابي ذئب عن الزهري عن عباد بن تميم، باسناده- اخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۲٤) (۱۰۲۵) ابو داود في الصلاة (۱۱٦۲) باب: جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها، و النسائي في الاستسقاء (۱۵۷/۳، ۱٦۳)، و ابن حبان الاستسقاء (۲۸٦٤) (۲۸٦۵) من طرق عن ابن ابي ذئب، به- و اخرجه جماعة عن الزهري عن عباد، باسناده نحوه: فاخرجه معمر الزهري- اخرجه عبد الرزاق (٤۸۸۹)، و من طريق الترمذي (۵۵٦) في الاستسقاء، و قال الترمذي: (حسن صحيح)- و اخرجه ابو داود (۱۱٦۱) و احمد (۳۹/٤) و ابن خزيمة (۱٤۱۰)- و اخرجه الزبيدي عن الزهري، به- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱٦۳)- و اخرجه ابن ... عن الزهري، به- اخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۲۳)، والنسائي (۱۵۸/۳)، و الدارمي (۳٦۱/۱)، و الطحاوي في المعاني (۳۲۳/۱)، ... خزيمة (۱٤۱۰)، و احمد (٤۰/٤)- و اخرجه يونس عن الزهري، به- اخرجه مسلم في الاستسقاء (۸۹٤)، و ابو داود (۱۱٦۲)، و النسائي (۱٦۳/۳)، و ابن حبان (۲۸٦٦)- و ورد من وجوه اخرى عن عباد بن تميم، به- فاخرجه ابو بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عباد- اخرجه البخاري في الدعوات (٦۳٤۳) باب: الدعاء مستقبل القبلة، سياتي تخريجه، ان شاء الله قريبا- واخرجه عمرو بن يحيى عن عباد- اخرجه عمارة بن غزية عن عباد، به- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱٦٤)، و ابن خزيمة (۱٤۱۵)، وابن حبان (۲۸٦۷)، و الطحاوي في (۳۲٤/۱) و احمد (٤۰/٤، ٤۱)-

ادا کریں (دعا مانگتے ہوئے) آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا' آپ نے اپنی چادر کو اُلٹا دیا اور دو رکعت (نماز استسقاء) ادا کی۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: چادر کو اُلٹا کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن نیروز، ابوبکر انماطی، ذکر بغدادی انہ من شیوخ دارقطنی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/ ۴۰۸)۔

1776- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ مَرْوَانُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنْ سُنَّةِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ سُنَّةُ الْاِسْتِسْقَاءِ سُنَّةُ الصَّلَاةِ فِي الْعِيْدَيْنِ اِلَّا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَلَبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ يَمِيْنَهُ عَلٰى يَسَارِهِ وَيَسَارَهُ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَّقَرَاَ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَقَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ (هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) وَكَبَّرَ فِيْهَا خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ ۔

☆☆ طلحہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مروان نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے نماز استسقاء کا سنت طریقہ دریافت کر سکوں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: استسقاء (یعنی بارش کی دعا کے لیے) سنت یہ ہے: عیدگاہ میں نماز استسقاء ادا کی جائے' البتہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کو اُلٹا بھی دیا تھا' آپ ﷺ نے اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصہ کو دائیں طرف کر دیا تھا' آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی تھی' آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سات بار تکبیر کہی تھی اور سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی' جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کی' آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

1777- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَسْقِيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُوْ فَدَعَا وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے لوگوں کے ساتھ نکلے' آپ نے وہاں لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں جن میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کو اُلٹا دیا اور اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگی۔ آپ نے بارش کے نزول کی دعا کی۔ آپ کا رُخ قبلہ کی طرف تھا۔

۱۷۷۶- اخرجه الحاكم في الاستسقاء (۱/ ۳۲٦) و صححه من رواية سهل بن بكار به- و تعقبه الذهبي في (التلخيص) بقوله: (ضعف عبد العزيز)- الخ- و اخرجه البيهقي في الاستسقاء (۳/ ۳٤۸) من طريق الحاكم و قال: (محمد بن عبد العزيز هذا غير قوي)- و محمد بن عبد العزيز ضعفه ابو حاتم الرازي و تركه النسائي- و قال البخاري: منكر الحديث-

1778- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ "هَانِئٍ" حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِيْ بِهِمْ فَدَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَسُقُوا.

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے لوگوں کے ساتھ نکلے' آپ عیدگاہ تشریف لائے' وہاں آپ نے بارش کے لیے دعا مانگی' نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کی' قبلہ کی طرف رخ کر اور اپنی چادر کو اُلٹا دیا تو لوگوں کو سیراب کر دیا گیا (یعنی بارش نازل ہوگئی)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن حانی، ابواسحاق نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ فاضل۔ ان کا انتقال 265ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۰۶/۶)۔

1779- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالاسْتِسْقَاءِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین اور استسقاء کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتے تھے۔

1780- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَسْقِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ اَقْبَلَ بِوَجْهِهِ اِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے تشریف لائے' آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا' جب آپ دعا مانگنے لگے تو آپ ﷺ نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کیا اور اپنی چادر اُلٹا دیا۔

1781- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ

۱۷۷۹- في اسناده عبد الله بن نافع' و هو ضعيف تقدمت ترجمته' لكن اجمعوا على ان القراءة في الاستسقاء جهرا' كما ذكر ابن رشد (بداية المجتهد) (۱۷۵/۲)-

۱۷۸۱- اخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۲۸) و مسلم (۸۹۴)' و النسائي (۱۶۲/۳) باب: كم صلاة الاستسقاء' و ابن ماجه في الصلاة (۱۲۶۷)' و ابن خزيمة (۱۴۰۷)' و الطحاوي في المعاني (۳۲۲/۱-۳۲۴)' و الدارمي (۳۶۰/۱) من طريق ابي بكر بن محمد باسناده-

★★ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ عبداللہ بن زید کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل منقول ہے۔

1782- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَاضِي الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَارِثِ اللَّيْثُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ هِشَامَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ اَمِيرَ الْمَدِينَةِ اَرْسَلَهُ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ ح.

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ اَمِيرَ الْمَدِينَةِ اَرْسَلَهُ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي سَلْهُ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ اسْتَسْقٰى بِالنَّاسِ فَقَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلاً فَصَنَعَ فِيهِ كَمَا يَصْنَعُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى .وَقَالَ الْقَاضِي فِي حَدِيثِهِ مُتَبَذِّلاً وَّلَمْ يَقُلْ مُتَذَلِّلاً.

★★ اسحٰق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کے گورنر ولید بن عتبہ نے انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا' اس نے کہا: اے میرے بھتیجے! تم ان سے یہ دریافت کرنا کہ نبی اکرم ﷺ نے بارش کی دعا کے سلسلے میں کیا کیا تھا' جب آپ نے لوگوں کے لیے بارش کی دعا مانگی تھی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ خشوع وخضوع کی کیفیت کے ساتھ تشریف لے گئے تھے' آپ نے وہاں اسی طرح کیا تھا جس طرح عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں کرتے ہیں۔

یہاں پر ایک لفظ نقل کرنے میں راوی نے اختلاف کیا ہے۔

__راویانِ حدیث کا تعارف:__

○ اسماعیل بن ربیعۃ بن ھشام بن اسحاق۔ ذکرہ مزی فی تہذیب الکمال فیمن روی عن جدہ ھشام آتی ترجمتہ۔

○ ھشام بن اسحاق بن عبداللہ بن حارث بن کنانۃ، ابوعبدالرحمٰن مدنی، قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۷/۲)۔

۱۷۸۲- اخرجه الدارقطني هنا و في الذي بعده' من طريق هشام بن اسحاق' باسناده-وقد ورد من طرق عن هشام: فاخرجه اسماعيل بن ربيعة بن هشام بن اسحاق عن هشام بن اسحاق' به-اخرجه ابن خزيمة (۱۴۱۹) و الحاكم (۳۲۶/۱) و الطبراني في الكبير (۱۰۸۱۹) و احمد (۲۶۹/۱)- و اخرجه حاتم بن اسماعيل عن هشام' به- اخرجه ابو داود في الصلاة (۱۱۶۵) باب: جماع ابواب صلاة الاستسقاء و تفريعها' و الترمذي في الصلاة (۵۵۸) باب ما جاء في صلاة الاستسقاء' والنسائي في الاستسقاء (۱۵۶/۳) باب: جلوس الامام على المنبر للاستسقاء' و البيهقي في الكبرى (۳۴۴/۳) و الطحاوي في المعاني (۳۲۴/۱) باب: صلاة الاستسقاء- وسياتي في الذي بعده من رواية سفيان عن هشام-

○ اسحاق بن عبداللہ بن حارث بن کنانہ عامری، (اور ایک قول کے مطابق): ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۶۹)۔

1783- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَنِي اَمِيرٌ مِنَ الْاُمَرَاءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ- وَقَالَ هَارُوْنُ وَيُوْسُفُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ- فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ اَنْ يَسْاَلَنِي خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا مُتَرَسِّلًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيْدِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ .

☆☆ ہشام بن اسحاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک امیر نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں دریافت کروں۔ ہارون اور یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تا کہ میں ان سے بارش کی دعا کے سلسلے میں پڑھی جانے والی نماز کے بارے میں دریافت کرسکوں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے خود مجھ سے کیوں نہیں دریافت کیا' (پھر انہوں نے بتایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خشوع وخضوع کے عالم میں گریہ وزاری کی کیفیت میں (عیدگاہ) تشریف لے گئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت اس طرح ادا کی تھی جس طرح آپ عید کی نماز میں ادا کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کی طرح خطبہ نہیں دیا تھا۔

1784- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْقَوَارِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ

۱۷۸۳- اخرجه الترمذي في الصلاة (۵۵۹) باب: ما جاء في صلاة الاستسقاء' و النسائي في الاستسقاء (۳/ ۱۶۳) باب: كيف صلاة الاستسقاء! و احمد (۱/ ۲۳۰)' و ابن خزيمة (۱۴۰۵)' و ابن حبان (۲۸۶۲)' و ابن ماجه في الاقامة (۱۲۶۶)' و الحاكم في الاستسقاء (۱/ ۳۲۶-۳۲۷)' و البيهقي في الاستسقاء (۳/ ۳۴۴) من طريق وكيع باسناده-وقال الترمذي: (حسن صحيح)- و اخرجه عبد الرحمن عن سفيان به- اخرجه النسائي (۳/ ۱۵۶)' و ابن خزيمة (۱۴۰۸)- و اخرجه ابو نعيم عن سفيان' به- اخرجه الطبراني في الكبير (۱۰۸۱۸)-

۱۷۸۴- اخرجه الدارقطني من طرق عن سعيد عن قتادة عن انس' فاخرجه من طريق يزيد ابن زريع ويحيى بن سعيد القطان' و خالد بن الحارث وابي اسامة' كلهم عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس- ورواياتهم كالتالي: رواية يزيد عن سعيد بن ابي عروبة: اخرجها البخاري في المناقب (۳۵۶۵) باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم ' و ابو داؤد في الصلاة (۱۱۷۰) باب: رفع اليدين في الاستسقاء-ورواية خالد بن الحارث و ابي اسامة: تفرد بهما الدارقطني -ورواية يحيى بن سعيد عن سعيد بن ابي عروبة: اخرجها البخاري في الاستسقاء (۱۰۳۱) باب: رفع الامام يده في الاستسقاء' و مسلم في الاستسقاء (۸۹۵) باب: رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء' النسائي في الاستسقاء (۳/ ۱۵۸) باب: كيف يرفع ا' و البغوي في (شرح السنة) (۱۱۶۲)- و تابعهم ابن ابي عدي عن سعيد' به- اخرجه البخاري في الاستسقاء (۱۰۳۱)' و مسلم في الاستسقاء (۸۹۵)- و اخرجه عبد الاعلى عن سعيد' به- اخرجه مسلم (۸۹۵)- و اخرجه محمد بن جعفر عن سعيد' به- اخرجه احمد (۳/ ۲۸۲)- و اخرجه عبدة عن سعيد به- اخرجه الدارمي (۱/ ۳۶۱)-وقد ورد الحديث من طريق ثابت عن انس' نحوه- اخرجه مسلم في الاستسقاء (۸۹۵)' و النسائي في قيام الليل (۳/ ۲۴۹) باب: ترك رفع اليدين في الدعاء في الوتر' و ابن خزيمة في صحيحه (۱۴۱۲)' و البغوي في شرح السنة (۱۱۶۴)' و كذلك ابو داؤد في الاستسقاء (۱۱۷۱)-

قَالُوْا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ اِلَّا عِنْدَ الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ .هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ اُسَامَةَ وَقَالَ ابْنُ مَنِيْعٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف بارش کی دعا مانگتے ہوئے دعا کے دوران ہاتھ اُٹھائے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران اتنے ہاتھ بلند کیے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

ایک اور سند کے ہمراہ یہ الفاظ منقول ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگتے ہوئے کبھی ہاتھ بلند نہیں کیے' صرف بارش کی دعا مانگتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا اور ہاتھوں کو اتنا بلند کیا تھا' آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنائز کا بیان

1-باب الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ.

باب 1: جنازے کے آگے چلنا

1785- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ.

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے آگے چلا کرتے تھے۔

•••——•••——•••

جنازے کے آگے چلنے کا حکم

''الکافی'' کے مصنف حاکم شہید تحریر کرتے ہیں: ہمارے نزدیک اس (جنازے) کے آگے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم اس کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جنازے کے آگے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ان کی دلیل وہ روایت ہے' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔

۱۷۸۵- اخرجه البيهقي في المعرفة (۷۶۸۲) و الحميدي (۶۰۷) و من طريقه ابن حبان (۳۰۴۷) و اخرجه ايضاً: ابن ابي شيبة (۲/ ۴۷۷) باب: المشي امام الجنازة' و الطيالسي (۱۸۱۷) و احمد (۲/ ۸) و ابو داود في الجنائز (۳۱۷۹) باب: المشي امام الجنازة' و الترمذي في الجنائز (۱۰۰۸) باب: ما جاء في المشي امام الجنازة' و النسائي في الجنائز (۴/ ۵۶) باب: مكان الماشي امام الجنازة' و الطحاوي في المعاني (۱/ ۴۷۹) باب: المشي في الجنازة' و ابن ماجه في الجنائز (۱۴۸۲) باب: ما جاء في المشي امام الجنازة' و البيهقي (۴/ ۲۳' ۲۴) باب: المشي امام الجنازة' و البغوي في (شرح السنة) (۱۴۸۸) من طرق عن ابن عيينة عن الزهري' باسناده- واخرجه الشافعي في (المسند) (۵۹۱) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷۶۸۶)' و الترمذي (۱۰۰۸) و النسائي (۴/ ۵۶) و البيهقي في الكبرى (۴/ ۲۴) و المعرفة (۷۶۸۷) و الطبراني في الكبير (۱۳۱۳۳) (۱۳۱۳۴) (۱۳۱۳۶) و الطحاوي في المعاني (۱/ ۴۷۹' ۴۸۰) و ابن حبان (۳۰۴۸) و احمد (۳۷' ۱۲۲' ۱۴۰) من طرق عن الزهري' به موصولاً- و اخرجه مالك في الجنائز (۱/ ۲۲۵) باب المشي امام الجنازة عن ابن شهاب مرسلاً- و تابعه على ارساله جماعة- و رجح المرسل على الموصول جماعة منهم : البخاري' و النسائي' و الطحاوي- و حكى الترمذي ذلك عقب رواية ابن عيينة' فقال: (اهل الحديث كلهم يرون ان الحديث المرسل في ذلك اصح)- الخ- و راجع: (شرح السنة) للبغوي (۵/ ۳۳۲) و شرح المعاني للطحاوي (۱/ ۴۷۹- ۴۸۰)' و سنن البيهقي (۴/ ۲۴) و المعرفة له (۵/ ۲۶۹- ۲۷۰) و نصب الراية (۲/ ۲۹۳- ۲۹۴) و تلخيص الحبير (۲/ ۱۱۱- ۱۱۲)-

اسی طرح (دوسری دلیل یہ ہے) کہ لوگ میت کے لیے سفارشی ہوتے ہیں اور رواج بھی ہے' سفارشی آگے چلتا ہے' اس شخص سے' جس کی اس نے سفارش کرنی ہوتی ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے (جس میں یہ بات مذکور ہے:)

''نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں (شرکت کرتے ہوئے جنازے کے) پیچھے چلے تھے''۔

اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ جنازے کے پیچھے چلا کرتے تھے' ان سے کہا گیا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں حضرات تو جنازے کے آگے جایا کرتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات پر رحم کرے' وہ دونوں یہ بات جانتے تھے کہ جنازے کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' لیکن وہ دونوں یہ چاہتے تھے کہ لوگوں کے لیے سہولت پیدا کر دیں۔

اس کا مفہوم یہ ہے: لوگ جنازے کے آگے چلنے سے احتراز کرنے لگے تھے تو اگر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے پیچھے چلتے تو راستہ تنگ ہونے کی وجہ سے جنازے میں شریک ہونے والوں کو دشواری پیش آتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں' جنازے کے پیچھے چلنے کو جنازے کے آگے چلنے پر وہی فضیلت حاصل ہے جو فرض نماز کو نوافل پر حاصل ہوتی ہے۔

سرخسی کہتے ہیں: جنازے کے پیچھے چلنے میں وعظ و نصیحت کا پہلو زیادہ پایا جاتا ہے' کیونکہ جب انسان جنازے کی طرف دیکھتا ہے تو اپنی پھر حالت کے بارے میں بھی جائزہ لیتا ہے' وہ اس صورتِ حال سے نصیحت حاصل کرتا ہے' اس طرح بعض اوقات جنازے کو اُٹھانے میں اس کے تعاون کی ضرورت ہو سکتی ہے' تو جب لوگ جنازے کے پیچھے چل رہے ہوں گے تو ضرورت کے وقت یہ تعاون کر سکیں گے' اس لیے یہی افضل ہے۔[1]

1766 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مِثْلَهٗ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2- باب اَلْمُسْلِمُ لَيْسَ بِنَجَسٍ.

باب 2: مسلمان نجس نہیں ہوتا

1767 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ الْعِجْلُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تُنَجِّسُوْا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ حَيًّا وَّلَا مَيِّتًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے مرحومین کو نجس قرار نہ دو'

---

[1] المبسوط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت' 88/2

کیونکہ مسلمان زندگی اور موت کسی بھی حالت میں نجس نہیں ہوتا۔

3-باب مَكَانِ قَبْرِ اٰدَمَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالتَّكْبِيْرِ عَلَيْهِ اَرْبَعًا.

باب 3: حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کی جگہ اور اُن پر چار تکبیروں کا کہا جانا

1788- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنَا صَبَّاحُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعُرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا صَلّٰى جِبْرِيْلُ بِالْمَلَائِكَةِ يَوْمَئِذٍ وَّدُفِنَ فِىْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَاُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَلُحِدَ لَهٗ وَسُنِّمَ قَبْرُهٗ .عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ مَتْرُوْكٌ .وَرَوَاهُ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِىْ حَزْرَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَوْلَهٗ بَعْضَ هٰذَا الْكَلَامِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی' انہوں نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھی تھی' حضرت جبریل علیہ السلام نے فرشتوں کو اسی دن نماز پڑھائی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کو ''مسجد خیف'' میں دفن کیا گیا' ان کا رخ قبلے کی طرف کیا گیا تھا اور ان کے لیے لحد بنائی تھی اور ان کی قبر پر چونا لگا دیا گیا تھا۔

اس روایت کا راوی عبدالرحمٰن بن مالک متروک ہے' دیگر راویوں نے اس روایت کے بعض حصے کو عروہ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے۔

۱۷۸۷- اخرجه الحاكم (۳۸٦/۱) آخر كتاب الجنائز من رواية خالد بن مخلد: ثنا سليمان ابن بلال عن عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس' مرفوعاً بنحوه-وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري' و لم يخرجاه- و فيه رفض لحديث مختلف فيه على محمد بن عمرو باسانيد: (من غسل منا فليغتسل)- اه- و تعقبه الذهبي بقوله: (بل نعمل بهما: فيستحب الغسل)- اه-و اخرجه الحاكم ايضاً (۳۸۵/۱) من رواية ابي بكر و عثمان ابني ابي شيبة عن سفيان: : باسناده مرفوعاً- و علقه البخاري في الجنائز (۱۵۰/۲) باب: (غسل الميت ووضوئه بالماء و السدر) موقوفاً على ابن عباس فقال: (وقال ابن عباس- رضي الله عنهما-: المسلم لا ينجس حيا ولا ميتا)- قال ابن حجر في (الفتح)(۱۵۲/۳): (وصله سعيد بن منصور: حدثنا سفيان عن عمرو ابن دينار عن عطاء عن ابن عباس- رضي الله عنهما- قال: (لا تنجسوا موتاكم: فان المومن ليس بنجس حيا ولا ميتا)- اسناده صحيح -وقد روي مرفوعاً: اخرجه الدارقطني من رواية عبد الرحمن بن يحيى المخزومي عن سفيان- و كذلك اخرجه الحاكم من طريق ابي بكر و عثمان ابني ابي شيبة عن سفيان- و الذي في مصنف ابن ابي شيبة عن سفيان موقوف: كما اخرجه سعيد بن منصور- وروى الحاكم' نحوه مرفوعاً ايضاً من طريق عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما)- اه-قلت: و الاثر عن ابن عباس موقوف عند ابن ابي شيبة (۹۲/٤) و عبد الرزاق (٤۰۵/۲) في الجنائز باب من غسل ميتا اغتسل او توضا-وله شواهد موقوفة عندهما عن عائشة' و ابن مسعود' و ابن عمر' و غيرهم- و ذكر له البخاري شاهداً عن سعد بن ابي وقاص من قوله هو- و ذكر له البخاري شاهداً مرفوعاً: (المومن لا ينجس)- و قد روى هذا الحديث عن ابي هريرة-رضي الله عنه- مرفوعاً-اخرجه البخاري في الغسل (۲۸۳) باب: عرق الجنب' و ان المسلم لا ينجس' و (۲۸۵) باب: الجنب يخرج و يمشي في السوق وغيره' و مسلم في الحيض (۳۷۱) باب: الدليل على ان المسلم لا ينجس' و ابو داود في الطهارة (۲۳۱)' و الترمذي (۱۲۱) باب ما جاء في مصافحة الجنب' و النسائي (۱۴۵/۱) في الطهارة' و ابن ماجه في الطهارة (۵۳٤) باب: مصافحة الجنب' و ابن ابي شيبة (۱۷۳/۱)' و ابو عوانة (۲۷۵/۱)' و ابن الجارود (۹٦)- و له شاهد من حديث حذيفة مرفوعاً' نحوه- اخرجه مسلم (۳۷۲)' و ابو داود (۲۳۰)' و النسائي (۱٤۵/۱)' و ابن ماجه (۵۳۵)' و احمد (۳۸٤/۵' ٤۰۲)' و ابو عوانة (۲۷۵/۱)' و ابن ابي شيبة (۱۷۳/۱)-

۱۷۸۸- هكذا اورده الدارقطني من رواية هذا المتروك- و اخرجه الحاكم (۳۸٦/۱) من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعاً- و في اسناده الفرات بن السائب الجزري-قال الحاكم عقبه: (لست ممن يخفى عليه ان الفرات بن السائب ليس من شرط هذا الكتاب' و انما اخرجته شاهداً)- اه- و قال الذهبي في (التلخيص): (فرات ضعيف)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن سلیمان، ابوحسن علاف معروف ب (ابن فافا): قال خطیب بغدادی: و ماعلمت من حالہ اخیرا ۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵/۲۳،۲۴)۔

1789- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ صَلَّتْ عَلٰى اٰدَمَ فَكَبَّرَتْ عَلَيْهِ اَرْبَعًا وَقَالُوْا هٰذِهِ سُنَّتُكُمْ يَا بَنِيْ اٰدَمَ.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی' انہوں نے ان پر چار تکبیریں پڑھی تھی' انہوں نے یہ کہا تھا: اے اولادِ آدم! تمہارا (نمازِ جنازہ ادا کرنے کا) یہ طریقہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن صباح، بغدادی، سمسار، اصلہ من نھاوند، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التہذیب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۱۰)۔

1790- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيٍّ عَنْ اُبَيٍّ بِهٰذَا مَوْقُوْفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ رحمۃ بن مصعب واسطی۔ قال ابن معین: لیس بشیء۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۲۷)، و الضعفاء والمتروکین) لابن جوزی (۱/۲۸۳)۔

1791- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ

۱۷- اخرجه الدارقطني لهنا من طريق عثمان بن سعد و يونس عن الحسن' و اخرجه البيهقي (۴/۳۶) من طريق ابي عبيدة عن عثمان بن سعد' به-و اخرجه الحاكم (۱/۳۴۴، ۳۴۵) من رواية يونس عن الحسن' باسناده- وقال: (صحيح الاسناد و لم يخرجاه' و هو من النوع الذي لا يوجد للتابعي الا الراوي الواحد' فان عتي بن ضمرة السعدي' ليس له راو غير الحسن- و عندي ان الشيخين عللاه بعلة اخرى' و هو انه روي عن الحسن عن ابي' بدون ذكر عتي)- اه- ثم ساقه الحاكم (۱/۳۴۵) من رواية يزيد بن عبد الله بن اسامة بن الهاد عن الحسن عن ابي بن كعب' به بدون ذكر عتي' ثم قال: (لهذا لا يعلل حديث يونس بن عبيد: فانه اعرف بحديث الحسن من اهل المدينة و مصر- و الله اعلم)- اه-

۱۷- اعله ابو الطيب آبادي في (التعليق المغني) برحمة بن مصعب' و ذكر قول ابن معين فيه: (ليس بشيء)-وفاته ان يعله بداود بن المحبر' و هو متروك الحديث' بل رمي بالوضع' لكن ورد الحديث من وجه آخرجه عن يونس: فاخرجه الحاكم (۱/ ۳۴۴ ۳۴۵) من رواية اسماعيل عن يونس عن الحسن عن عتي عن ابي' به مرفوعا: كما سبق في الذي قبله-

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن روح مدینی۔ قال ابن حجر فی لسان المیزان (۳۴۰/۳): من ثقات، ولقبہ عبدوس۔ وذکر مزی فی رواۃ عن شبابۃ بن سوار، قال: وعبداللہ بن روح مدائنی۔

○ خارجۃ بن مصعب بن خارجۃ، ابوحجاج، سرخسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ وکان یدلس عن کذابین، (اور ایک قول کے مطابق): ان ابن معین کذبہ۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 168ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۱۱/۲)۔

1792- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَلَانِسِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ كَذَا قَالَ كَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اٰدَمَ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَرْبَعًا وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ صُهَيْبٌ عَلٰى عُمَرَ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيٍّ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ اَرْبَعًا . مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ هٰذَا ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں کہی تھی٬ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار تکبیریں کہی تھیں٬ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں٬ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں٬ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں٬ حضرت امام حسین نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس روایت کا راوی محمد بن ولید ضعیف ہے۔

4-باب التَّسْلِيْمُ فِي الْجَنَازَةِ وَاحِدٌ وَّالتَّكْبِيْرُ اَرْبَعًا وَخَمْسًا وَقِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ

باب 4: نمازِ جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا٬ چار یا پانچ تکبیریں کہی جائیں گی اور سورۂ فاتحہ پڑھی جائے گی

1793- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۹۲- اخرجه الحاكم في المستدرك (۳۸۵/۱) باب: التكبير على الجنائز اربعاً من رواية ابي الوليد محمد بن احمد بن برد الانطاكي ثنا الهيثم بن جميل باسناده وقال: (صحيح الاسناد ولم يخرجاه والمبارك بن فضالة من اهل الزهد والعلم بحيث لا يجرح الا ان الشيخين لم يخرجاه لسوء حفظه) - اه - وقال الذهبي: (مبارك ليس بالحجة) كما في (التلخيص) للذهبي بذيل المستدرك (۳۸۵/۱)-

وَسَلَّمَ) صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نمازِ جنازہ ادا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں چار تکبیریں پڑھی اور ایک سلام پھیرا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعنبس کوفی نخعی، اسمہ عمرو بن مروان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ذکرہ ابن حجر تمییزاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵۷/۲)۔

○ مروان نخعی۔ قال ابن ابی حاتم فی جرح وتعدیل (۲۷۲/۸): روی عن علی- رضی اللہ عنہ- روی عنہ عمران، سمعت ابی یقول ذلک ویقول: مجہول۔ وانظر ترجمتہ فی لسان (۲۲/۶)، ومغنی فی ضعفاء (۶۵۲/۲)۔

•••———•••———•••

نمازِ جنازہ کا طریقہ

نمازِ جنازہ کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوالحسن احمد بن محمد قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

نماز (جنازہ کا طریقہ یہ ہے): آدمی پہلے ایک مرتبہ تکبیر کہے' پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے' پھر ایک تکبیر کہے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے' پھر ایک تکبیر ہے اور اسکے بعد اپنے لیے' میت کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا

۱۷۹۲- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤٢/٤) و ابن ابي شيبة في المصنف (١١٨/٤) عن حفص بن غياث' باسناده- و اخرجه عبد الرزاق (٦٤٤٧) عن معمر قال: بلغني عن ابي هريرة: انه سلم على جنازة حتى سمعه من يليه- وقاله ابن جريج عن ابي هريرة- اه- هكذا من فعل ابي هريرة موقوفا غير مرفوع- و اخرجه مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة في قصة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي' قال: (وكبر اربع تكبيرات) و لم يذكر التسليم- هكذا اخرجه مالك في الجنائز (٢٢٦/١) باب: التكبير على الجنائز' و من طريقه الشافعي' و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (٧٥٧٧)- و من طريق مالك - ايضا- اخرجه البخاري في الجنائز (١٢٤٥) باب: الرجل ينعي على اهل الميت بنفسه' و باب: التكبير على الجنائز اربعا (١٣٣٣) و مسلم في الجنائز (٩٥١) باب: في التكبير على الجنازة' و احمد (٤٣٨/٢' ٤٣٩) و ابو داود في الجنازة (٣٢٠٤) باب: في الصلاة على المسلم يموت في بلاد الشرك' و النسائي في الجنائز (٧٢/٤) باب: عدد التكبير على الجنازة' و البغوي في (شرح السنة (١٤٨٩) و ابن حبان في الجنائز (٣٠٦٨)- و اخرجه عبيد الله بن عمر عن الزهري باسناده- اخرجه احمد (٢٨٩/٢) و ابن حبان في الجنائز (٣١٠٠)- و اخرجه معمر عن الزهري باسناده- اخرجه البخاري في الجنائز (١٣١٨) باب: الصفوف على الجنازة' و الترمذي في الجنائز (١٠٢٢) باب: ما جاء في التكبير على الجنائز' و ابن ماجه في الجنائز (١٥٣٤) باب في الصلاة على النجاشي' و ابن ابي شيبة (٣٠٠/٣' ٣٦٢-٣٦٣)- واخرجه صالح عن الزهري به- اخرجه مسلم في الجنائز (٩٥١)- واخرجه عقيل عن الزهري' به- اخرجه البخاري في الجنائز (١٣٢٨) و في مناقب الانصار (٣٨٨١) باب: موت النجاشي' و مسلم في الجنائز (٩٥١)- و اخرجه زمعة بن صالح عن الزهري' به- اخرجه الطيالسي (٢٣٠٠) و احمد (٤٧٩/٢)- واخرجه ابن عيينة فقال: عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة' به- اخرجه احمد (٢٤١/٢) و البغوي في (شرح السنة)- و جمع بين الروايتين عن الزهري جماعة- واخرجه محمد بن ابي حفصة عن الزهري عن سعيد و ابي سلمة عن ابي هريرة' به- اخرجه احمد (٥٢٩/٢)- و تابعه معمر عن الزهري عنهما' به- اخرجه عبد الرزاق (٦٣٩٢) و من طريقه احمد (٢٨٠/٢)- و تابعهما عقيل عن الزهري عنهما' به- اخرجه البخاري في الجنائز (١٣٢٧) باب: صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز' و مسلم في الجنائز (٩٥١) باب: في التكبير على الجنازة- و تابعهم صالح عن الزهري عنهما' به- اخرجه البخاري في مناقب الانصار (٣٨٨٠) و مسلم في الجنائز (٩٥١) و البيهقي في الكبرى (٤٩/٤)- و تابعهم يونس عن الزهري عنهما' به- اخرجه ابن حبان في الجنائز (٣١٠١)-

کرے پھر چوتھی مرتبہ تکبیر کہے اور سلام پھیر دے۔

نمازِ جنازہ میں تکبیرات کی تعداد

نمازِ جنازہ میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

ابتدائی دور میں تکبیرات کی تعداد کے بارے میں بڑا اختلاف تھا' صحابہ کرام سے تین سے لے کر سات تک تکبیروں کی روایات منقول ہیں' تاہم فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے' نمازِ جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی جائے گی۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ اور جابر بن زید پانچ تکبیروں کے قائل ہیں۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ایک روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع اسی دن مل گئی تھی جس دن وہ فوت ہوا تھا' آپ لوگوں کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لائے' آپ نے ان کی صفیں قائم کروائیں اور نمازِ جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی''۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

یہی وجہ ہے' جمہور فقہاء نے اس روایت پر عمل کیا ہے۔

ایک اور حدیث اسی مفہوم کی منقول ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غریب عورت کی نمازِ جنازہ ادا کی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے' ایک مرتبہ نمازِ جنازہ میں انہوں نے پانچ مرتبہ تکبیر کہی' جب ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی (پانچ مرتبہ) تکبیریں کہا کرتے تھے۔

شیخ ابوخیثمہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں کبھی چار' کبھی پانچ' کبھی چھ' کبھی سات اور کبھی آٹھ مرتبہ تکبیر کہا کرتے تھے۔ جب نجاشی کا انتقال ہوا اور لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں قائم کر لیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نمازِ جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی' پھر اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصالِ ظاہری تک چار تکبیریں ہی کہتے رہے۔

اس روایت میں جمہور فقہاء کے لیے واضح دلیل موجود ہے۔

نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرنے پر علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے' جبکہ باقی تکبیروں کے بارے میں اختلاف ہے۔

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' تمام تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کیا جائے گا جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک باقی

---

[1] مختصر القدوری' از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ موسسۃ الریان' بیروت' لبنان' ص ۱۱۱

تکبیروں میں رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں تکبیر کہتے ہوئے پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے اور اپنا دایاں دستِ مبارک بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔

جن فقہاء نے اس روایت کے ظاہر کو ترجیح دی اور جو لوگ عام نمازوں میں صرف تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین کرنے کے قائل ہیں: انہوں نے نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کا حکم بیان کیا اور جو فقہاء ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کے قائل ہیں: انہوں نے دوسری تکبیرات کو پہلی تکبیر کے مشابہ قرار دیا ہے کیونکہ قیام اور استواء کے حوالے سے تمام تکبیریں ایک جیسی حیثیت رکھتی ہیں۔

نمازِ جنازہ میں سلام پھیرنے کا حکم

نمازِ جنازہ میں سلام پھیرنے کے حکم کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا جائے گا یا دومرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں: نمازِ جنازہ میں ایک مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: نماز میں دومرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے مزنی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور ایک قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی ہے۔

اس اختلاف کا سبب عام نماز میں سلام پھیرنے کے بارے میں ان حضرات کا اختلاف ہے اور نمازِ جنازہ کو فرض نمازوں پر قیاس کرنا ہے۔

جن فقہاء کے نزدیک فرض نماز میں ایک ہی سلام پھیرا جاتا ہے اور انہوں نے نمازِ جنازہ کو بھی فرض نمازوں پر قیاس کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: نمازِ جنازہ میں بھی ایک ہی سلام پھیرا جائے گا۔

جن فقہاء کے نزدیک فرض نماز میں دوسلام پھیرے جاتے ہیں' ان کے نزدیک نمازِ جنازہ میں بھی عام نماز کی طرح دو مرتبہ سلام پھیرا جائے گا۔

اگر نماز میں سلام پھیرنے کو سنت قرار دیا جائے تو نمازِ جنازہ میں بھی سلام پھیرنا سنت ہوگا اور اگر وہاں اسے فرض سمجھا جائے تو یہاں بھی فرض شمار ہوگا۔ اسی طرح مالکی مسلک میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' سلام پھیرتے ہوئے پست آواز میں سلام پھیرا جائے گا یا بلند آواز میں سلام پھیرا جائے گا۔[1]

1794- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْفَحَّامُ وَيَحْيَى بْنُ زَيْدِ بْنِ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا خُنَيْسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْفُرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ الْجَزَرِيُّ- كَذَا قَالَ الْفَحَّامُ- عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اٰخِرُ مَا كَبَّرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْجَنَائِزِ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى عُمَرَ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيٍّ اَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ اَرْبَعًا وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعًا. اِنَّمَا هُوَ فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری مرتبہ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت امام حسن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھی اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔

اس روایت کا راوی فرات بن سائب یہ متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خنیس بن بکر بن خنیس۔ قال صالح بن محمد جزرۃ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۶۲/۲)۔

1795- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلّٰى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ اَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ.

☆☆ طلحہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک نمازِ جنازہ پڑھائی تو انہوں نے اس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی میں نے اس سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مکمل سنت یہ ہے۔

•••———•••———•••

۱۷۹۵- اخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۳۵) باب: قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز و ابو داود في الجنائز (۳۱۹۸) باب: ما يقرا على الجنازة و الترمذي في الجنائز (۱۰۲۷) باب: ما جاء في القراءة على الجنازة بفاتحة الكتاب و ابن الجارود في (المنتقى) (۵۳۵) و الحاكم (۳۸٦/۱) و البيهقي في الكبرى (۳۸/٤) من طريق سليمان باسناده- و تابعه شعبة عن سعد بن ابراهيم به- اخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۳۵) باب: قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز و النسائي في الجنائز (۷۵/٤) باب: الدعاء و الطيالسي (۲۷٤۱) و الحاكم (۳۵۸/۱) البيهقي (۳۹/٤)- و تابعهما ابراهيم بن سعد عن سعد عن ابيه سعد بن ابراهيم به- اخرجه الشافعي في الام (۲۷۰/۱) باب: الصلاة على الجنازة و التكبير فيها و في المسند (۵۷۹) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷۵۹۹) و اخرجه ايضا النسائي في الجنائز (۷٤/٤-۷۵) باب: الدعاء و البغوي في (شرح السنة) (۱٤۹٤) و ابن حبان في الجنائز (۳۰۷۱) (۳۰۷۲) و البيهقي في الكبرى (۳۸/٤) ابن الجارود في الجنائز (۵۳۷)- و اخرجه الشافعي في المسند (۵۸۰) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷۵۹۹) و هو عند الحاكم المستدرك (۳۵۸/۱) و السنن الكبرى للبيهقي (۳۹/٤) من طريق ابن عيينة عن محمد ابن عجلان عن سعيد بن ابي سعيد المقبري سمعت ابن عباس به- و اخرجه زيد بن طلحة قال: سمعت ابن عباس بنحوه- اخرجه ابن الجارود في المنتقى (۵۳٦)-

نمازِ جنازہ میں قرأت کرنے کا حکم

نمازِ جنازہ میں قرأت کرنے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

نمازِ جنازہ میں قرأت کرنے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ اس بات کے قائل ہیں: نمازِ جنازہ میں کوئی بھی قرأت نہیں ہوگی' یہ صرف ایک دعا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے حوالے سے ہمارے ملک میں کہیں بھی عمل نہیں کیا جاتا۔

یہ اس بات کے قائل ہیں: پہلی تکبیر کے بعد حمد وثناء بیان کی جائے گی' پھر اس کے بعد دوسری تکبیر کہنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے گا۔ تیسری تکبیر کہنے کے بعد میت کے لیے بخشش کی دعا کی جائے گی اور پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی جائے گی' پھر اسی طرح تمام تکبیروں میں کیا جائے گا۔

امام احمد بن حنبل اور امام داؤد ظاہری رحمہما اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب عام معمول کا ایک منقول روایت سے مختلف ہونا ہے۔

یہاں یہ مسئلہ بھی ہے' نمازِ جنازہ پر لفظ صلوٰۃ کا اطلاق ہوگا یا نہیں ہوگا؟

عام معمول کی حکایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علاقے کے بارے میں بیان کی ہے' جبکہ حدیث سے مراد وہ روایت ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے طلحہ بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' میں نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نمازِ جنازہ ادا کی تو انہوں نے اس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی اور فرمایا: تمہیں یہ بات پتہ ہونی چاہیے کہ یہ ایک سنت ہے۔

جن فقہاء نے اس حدیث کو عام معمول پر ترجیح دی ہے' ان کے نزدیک لفظ صلوٰۃ کا اطلاق نمازِ جنازہ پر بھی ہوتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے''۔

ان حضرات نے نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کو واجب قرار دیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کے حق میں ان روایات کو دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے' جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نمازِ جنازہ کی مختلف دعائیں منقول ہیں' ان میں سے کسی بھی روایت میں تلاوت کا ذکر نہیں ہے۔

اس بنیاد پر وہ روایات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف تصور کی جائیں گی۔ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی توضیح کی ہے:

''سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے' حضرت ابوامامہ جو اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں اور ان کے والد غزوۂ بدر میں شہید ہونے والوں میں شامل تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں' ایک صحابی نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نمازِ جنازہ میں یہ بات سنت ہے' امام تکبیر کہے' پھر اس کے بعد پست آواز میں سورۂ فاتحہ پڑھے' پھر تین تکبیریں کہنے کے بعد صرف دعا کرے۔

اس روایت کے راوی ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت کو محمد سوید فہری کو سنایا تو وہ بولے: میں نے ضحاک بن قیس کو حبیب بن مسلمہ کے حوالے سے نمازِ جنازہ کے بارے میں اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے[1]

1796- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَمِنَّا مَنْ يَغْتَسِلُ وَمِنَّا مَنْ لَا يَغْتَسِلُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم میت کو غسل دیتے ہیں تو ہم میں سے کوئی غسل کر لیتا ہے اور کوئی غسل نہیں کرتا (یعنی میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا لازم نہیں ہے)۔

1797- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الشَّهِيدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا .وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

☆☆ ایوب بن نعمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی' تو انہوں نے اس میں پانچ تکبیریں کہیں۔

راوی نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن نعمان۔ قال دارقطنی: لیس بقوی، کذا نقلہ ذھبی فی میزان (۱/۴۶۶)، وانظر: لسان (۱/۶۱۲)، ومغنی

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

۱۷۹۶- صحح ابن حجر اسناده في التلخيص (۱/ ۲۳۹)- وقد اخرجه الخطيب البغدادي في (تاريخ بغداد) (۵/ ۴۲۴) والبيهقي في الكبرى (۱/ ۳۰۶) من طريق المخزومي به- وله شواهد عن ابن عمر عند ابن ابي شيبة (۲/ ۲۶۷- ۲۶۸) وعبد الرزاق (۳/ ۴۰۷- ۴۰۸) والبيهقي في الكبرى (۱/ ۳۰۶- ۳۰۷) بالفاظ مختلفة-

۱۷۹۷- هكذا اورده الدارقطني هنا موقوفاً من رواية ايوب بن النعمان' وقد رفعه ابن ابي ليلى وايوب بن سعيد بن حمزة والمرفوع عن زيد' وياتي تخريج رواية ابن ابي ليلى' ان زيدا' به مرفوعا- وسياتي عند الدارقطني رواية ايوب ابن سعيد بن حمزة والمرفوع عن زيد بن ارقم من فعله' موقوفاً- واما رواية السلف- وقد اخرجه ابو القاسم البغوي في (الجعديات) (۲۲۵) من رواية شعبة عن الحكم عن زيد بن ارقم من فعله' موقوفاً- واما رواية ابي ليلى عن زيد بالرفع' فرواها مسلم في الجنائز (۹۵۷) باب: الصلاة على القبر' وابو داود في الجنائز (۳۱۹۷) باب التكبير على الجنازة' والترمذي (۱۰۲۳) والنسائي في الجنائز (۴/ ۷۲) باب: عدد التكبير على الجنازة' وابن ماجه في الجنائز (۱۵۰۵) باب ما جاء فيمن كبر خمساً' واحمد في المسند (۴/ ۳۶۷' ۳۶۸' ۳۷۲) والطحاوي في المعاني (۱/ ۴۹۳) وابن ابي شيبة (۳/ ۳۰۲- ۳۰۳) والبيهقي في الكبرى (۴/ ۳۶) وابن حبان في الجنائز (۳۰۶۹) من طريق شعبة عن عمرو بن مرة' سمعت ابن ابي ليلى' باسناده-

ضعفاء (۱/ ۹۸)، و جرح و تعدیل (۲/ ۲۶۰)۔

1798- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَنْ نَدَعَهَا لِاَحَدٍ.

حدیث 1844: ایوب بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیریں کہی تھیں' اس لیے ہم کسی بھی شخص کی وجہ سے انہیں ترک نہیں کریں گے۔

1799- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا وَعَلٰى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ خَمْسًا وَعَلٰى سَائِرِ النَّاسِ اَرْبَعًا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اہل بدر پر چھ تکبیریں کہی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر پانچ تکبیریں کہی تھیں اور دیگر تمام لوگوں پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدملک بن سلع، ہمدانی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/ ۵۱۹)۔

1800- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الشَّهِيْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الْمُرَقَّعِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَنْ اَدَعَهَا لِاَحَدٍ بَعْدَهُ.

☆☆ مرقع نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے اس میں پانچ مرتبہ تکبیر کہی' انہوں نے یہ بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک نماز جنازہ ادا کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ مرتبہ تکبیر کہی تھی' اس لیے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی شخص کی وجہ سے انہیں ترک نہیں کروں گا۔

1801- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْاَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى التَّيْمِيِّ عَنْ عِيْسٰى مَوْلٰى حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ مَوْلَايَ وَوَلِيِّ نِعْمَتِي الْعَبْدِ الصَّالِحِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ قَالَ مَا وَهِمْتُ وَلٰكِنِّي كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ خَلِيْلِي اَبُو

۱۷۹۹- اخرجه البيهقي في سننه (۴/ ۳۷) كتاب الجنائز' باب من ذهب في زيادة التكبير على الاربع الى تخصيص اهل الفضل بها من طريق المصنف' به- واخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۱/ ۴۹۷): حدثنا فهد' قال: ثنا محمد بن سعيد' قال: انا حفص بن غياث' به- و فيه عبد الملك بن سلع: قال الحافظ في (التقريب) (ت۴۲۱۱): صدوق' لكن نقل عن ابن حبان انه ذكره في الثقات' وقال: (يخطى.)- ينظر: التهذيب (۶/ ۳۹۶)-

۱۸۰۱- تقدم' و عيسى مولى حذيفة' ضعفه الدارقطني-

الْقَاسِمِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

★★ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام عیسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے آقا (حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ) جو ایک نیک آدمی ہیں' ان کی اقتداء میں ایک نمازِ جنازہ ادا کی تو انہوں نے پانچ مرتبہ تکبیر کہی' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ مجھے کوئی وہم لاحق نہیں ہوا' بلکہ میں نے اسی طرح تکبیر ادا کی ہے' جیسے میرے خلیل حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تکبیر کہی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن زیاد احمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۰/۱)۔

○ یحییٰ بن عبداللہ بن حارث جابر، (اور ایک قول کے مطابق): مجبر - تیمی، بکری، ابوحارث کوفی، یہ لین الحدیث ہیں' یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وروایۃ عن مقدام مرسلۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۱/۲)۔

1802- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ قَالَ صَلّٰى بِنَا سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَمَّا كَبَّرَ تَكْبِيْرَتَهُ الْاُوْلٰى قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى اَسْمَعَ مَنْ خَلْفَهُ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ تَكْبِيْرَهُ حَتّٰى اِذَا بَقِيَتْ تَكْبِيْرَةٌ وَّاحِدَةٌ تَشَهَّدَ تَشَهُّدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ كَبَّرَ وَانْصَرَفَ .

★★ عبید بن سباق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز جنازہ پڑھائی' جب انہوں نے پہلی تکبیر کہی تو اس کے بعد انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی یہاں تک کہ ان کی آواز ان کے پیچھے موجود لوگوں تک آئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ مسلسل تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ ایک تکبیر باقی رہ گئی' تو انہوں نے نماز کے تشہد کے الفاظ پڑھے' پھر انہوں نے تکبیر کہی اور نماز کو ختم کر دیا۔

1803- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ

۱۸۰۲- اخرجه الشافعي في الام (۲۷۰/۱) باب الصلاة على الجنازة؛ عن مطرف بن مازن عن معمر عن الزهري؛ اخبرنا ابو امامة بن سهل انه اخبره رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم به- و مطرف الكلام فيه مشهور- و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (۳٦۰۱) و هو في الكبرى للبيهقي ايضا (۳۹/۴)- و اخرجه البيهقي في المعرفة (۷٦۰۵) من رواية عبيد الله بن ابي زياد الرصافي عن الزهري به- و اخرجه الشافعي في الام (۲۷۱/۱) و من طريقه البيهقي في المعرفة (۷٦۰۸) عن بعض اصحاب الشافعي عن الليث عن الزهري به مختصرا- و اخرجه سفيان ابن حسين عن الزهري عن ابي امامة عن ابيه؛ و اخرجه الاوزاعي عن الزهري عن ابي امامة بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - ذكر ذلك البيهقي في (المعرفة) (۲۹۵/۵) (۷۵۷۹) (۷۵۸۰) و راجع : السنن الكبرى للبيهقي (۲۵/۴)-

رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ يَوْمٍ مِّنْ جَنَازَةٍ بِالْبَقِيعِ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا فِىْ رَاْسِى وَاَنَا اَقُوْلُ وَارَاْسَاهُ فَقَالَ بَلْ اَنَا وَارَاْسَاهُ- ثُمَّ قَالَ مَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِى فَكَفَّنْتُكِ ثُمَّ صَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ . قَالَتْ كَاَنِّىْ بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ رَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِىْ فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ بُدِءَ فِىْ وَجَعِهِ الَّذِىْ تُوُفِّىَ فِيْهِ

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع (کے میدان میں کسی شخص کے جنازے میں شریک ہوکر واپس آئے) مجھے اپنے سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا' میں یہ کہہ رہی تھی: ہائے میرا سر! (اس کا بامحاورہ ترجمہ یہ ہو گا: ہائے! میں مرگئی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ ہائے میرا سر! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کر جاتی ہو' تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا کیونکہ میں تمہیں کفن دوں گا' تمہاری نماز جنازہ ادا کروں گا' تمہیں دفن کروں گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! جب آپ ایسا کرلیں گے تو واپس میرے گھر میں آئیں گے اور یہاں اپنی ایک نئی زوجہ محترمہ کے ساتھ رات گزاریں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تکلیف کا آغاز ہوا' جس میں آپ کا وصال ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبدملک بن واقد حرانی، ابویحییٰ اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ تکلم فیہ بلا حجۃ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۰)۔

1804- حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اَبِىْ وَقَالَ فِيْهِ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

"تو میں تمہیں غسل دوں گا اور تمہیں کفن دوں گا"۔

1805- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْاٰدَمِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا وَقَالَ فِيْهِ فَغَسَّلْتُكِ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

"تو میں تمہیں غسل دوں گا"۔

۱۸۰۳- اخرجه احمد (۶/۲۲۸) و عنه ابن ماجه في الجنائز (۱۴۶۵) باب: ما جاء في غسل الرجل امرأته و غسل المرأة زوجها عن محمد بن سلمة به- و من هذا الوجه اخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۱۱/۴۸۲) و ابن حبان في كتاب التاريخ (۶۵۸۶) باب: مرض النبي صلى الله عليه وسلم' و البيهقي في الكبرى (۳/۳۹۶) من طريق محمد بن سلمة به- و قد اخرجه البيهقي في الدلائل (۷/۱۶۸-۱۶۹) من رواية يونس عنه بالسماع من يعقوب- قال البوصيري في (الزوائد) (رجاله ثقات و اخرجه البخاري من وجه آخر مختصراً)- المعلقة: رواية البخاري في المرض (۵۶۶۶) باب: ما رخص للمريض ان يقول: اني وجع' و كذلك البيهقي في الدلائل (۷/۱۶۸)' كلاهما من طريق يحيى بن سعيد' سمعت القاسم بن محمد قال: قالت عائشة: و ارأساه...... الحديث مختصراً' دون ذكر الصداع' و ليس فيه قوله: (ثم بدئ في وجعه الذي توفي فيه صلى الله عليه وسلم)-

قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنا

قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بارے میں احکام کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اگر پہلی نمازِ جنازہ باجماعت ادا کی گئی ہو' تو احناف اور مالکیوں کے نزدیک دوبارہ نمازِ جنازہ ادا کرنا مکروہ ہوگا' لیکن اگر پہلی مرتبہ باجماعت ادا نہ کی گئی ہو' تو دفن کرنے سے پہلے دوبارہ باجماعت نمازِ جنازہ ادا کرنا مستحب ہوگا۔

شوافع اور حنابلہ نے اس بات کی اجازت دی ہے' جو لوگ پہلی نمازِ جنازہ میں شریک نہ ہو سکے ہوں' وہ دوبارہ نمازِ جنازہ ادا کر سکتے ہیں خواہ میت کو دفن کیا جا چکا ہو۔

بلکہ شوافع کے نزدیک ایسا کرنا سنت ہے اور کئی صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے' یہ متفق علیہ ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرے جو تازہ بنی تھی' لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں قائم کر لیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار تکبیریں کہیں۔

اگر کسی شخص کی نمازِ جنازہ ادا نہ کی گئی ہو' تو اس کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بارے میں فقہاء کا اتفاق پایا جاتا ہے' اس کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون کی قبر پر اس کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

یہاں یہ بات مناسب محسوس ہوتی ہے' اس بارے میں فقہاء کی عبارات کو نقل کر دیا جائے تاکہ دفن کے بعد نمازِ جنازہ کے جواز کے بارے میں ان کی بیان کردہ قیود کا علم ہو سکے۔

احناف یہ کہتے ہیں کہ جس شخص کو نمازِ جنازہ ادا کیے بغیر دفن کر دیا گیا ہو' تو استحسان کا تقاضا یہ ہے: اس کی قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی جائے جب تک اس بات کا غالب گمان ہو کہ اس کی لاش پھول کر پھٹ نہیں گئی ہوگی۔ لاش کے خراب ہونے کا تعلق' جگہ کے ساتھ' میت کی حالت کے ساتھ اور وقت کے ساتھ ہے اور اس بارے میں اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر نمازِ جنازہ ادا کیے بغیر کسی کو دفن کر دیا گیا ہو' تو اگر ابھی دفن سے فارغ نہیں ہوئے تو میت کو نکال کر اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔ اور اگر دفن کر چکے ہوں تو جب تک لاش خراب نہ ہو اس وقت تک قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں: اگر نمازِ جنازہ ادا کیے بغیر کسی کو دفن کر دیا گیا ہو' تو قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔ کیونکہ قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔

اگر کسی شخص کو غسل دیئے بغیر یا قبلہ کی طرف اس کا منہ کیے بغیر کسی دوسری سمت میں رخ کر کے دفن کر دیا گیا ہو' تو اب اگر قبر کھودنے کی وجہ سے لاش کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو' تو قبر کو کھود کر میت کو نکال کر اسے غسل دے کر اسے قبلہ کی طرف منہ کر کے دفن کیا جائے گا کیونکہ یہ کام واجب ہے۔ اگر واجب کا ادا کرنا ممکن ہو' تو اسے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے' لیکن اگر کسی خرابی کا اندیشہ ہو' تو قبر کو نہیں کھودا جائے گا' کیونکہ اب واجب کی ادائیگی مشکل ہو چکی ہے اور جب وہ مشکل ہو جائے تو واجب ساقط

جاتا ہے۔ جیسے زندہ شخص کا وضو کرنا یا نماز کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

اگر میت کو قبر میں رکھ دیا گیا ہو لیکن ابھی اس پر مٹی نہ ڈالی گئی ہو' تو اس کی میت کو نکال کر نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر میت کو قبلہ کی طرف رخ کرنے کی بجائے کسی اور سمت میں دفن کیا گیا ہو یا نمازِ جنازہ ادا کیے بغیر اسے دفن کر دیا گیا ہو' تو اب قبر کو کھود کر اسے قبلہ کی طرف دفن کیا جائے گا تاکہ واجب ادا ہو جائے اور اگر نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی تھی تو نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائے گی کیونکہ نماز کی شرط موجود ہے' اگر کفن نہیں پہنایا گیا تھا تو اسے کفن نہیں پہنایا جائے گا۔

نماز کے بارے میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ فلاں صحابی انتقال کر گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ' پھر نبی اکرم ﷺ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے اس کی قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی۔

اگر دفن ہوئے ایک مہینے سے زائد عرصہ گزر چکا ہو' تو اب نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

کیونکہ سعید بن مسیب نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ انتقال کر گئیں' نبی اکرم ﷺ اس وقت مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھے' جب آپ واپس تشریف لائے تو ان کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ اس وقت اس خاتون کے انتقال کو ایک مہینہ گزر چکا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس بارے میں ہمیں جو مدت معلوم ہوئی ہے اس کی زیادہ سے زیادہ حد یہی ہے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کی قبر پر ایک ماہ کے بعد نمازِ جنازہ ادا کی تھی' یہ اتنی مدت ہے' غالباً اتنے وقت کے دوران میت خراب نہیں ہوتی' اس لیے اس مدت تک نمازِ جنازہ ادا کرنا جائز ہے جیسا کہ تیس دن گزرنے سے پہلے' یا پھر یہ ہے' غالب گمان یہ ہو کہ لاش خراب نہیں ہوئی ہو گی۔

5–باب وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرٰى وَرَفْعِ الْاَيْدِىْ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ.

باب 5: (نمازِ جنازہ کے دوران) دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا' تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا

1806– حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ نَصْرٍ الْقَارِءُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَي

الفقہ الاسلامی وادلتہ' از ڈاکٹر وہبہ زحیلی

۱۸۰۶- اخرجه الترمذي في الجنائز (۱۰۷۷) باب: ما جاء في رفع اليدين على الجنازة' و البيهقي في الجنائز (۳۸/٤) باب: وضع اليمنى على اليسرى' من رواية يحيى بن يعلى عن ابي فروة يزيد بن سنان عن زيد بن ابي انيسة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة مرفوعاً به- و قال الترمذي: (غريب' لا نعرفه الا من هذا الوجه)- اه- و قال البيهقي: (تفرد به يزيد بن سنان)- اه- و به اعله ابن القطان' و قد ضعفه احمد و جماعة-قال الترمذي: (و اختلف اهل العلم في هذا: فرأى اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و غيرهم' ان يرفع الرجل يديه في كل تكبيرة على الجنازة- و هو قول ابن المبارك و الشافعي و احمد و اسحاق- وقال بعض اهل العلم: لا يرفع يديه الا في اول مرة- و هو قول الثوري و اهل الكوفة-و ذكر عن ابن المبارك انه قال: في الصلاة على الجنازة-: (لا يقبض بيمينه على شماله)-ورأى بعض اهل العلم: ان يقبض بيمينه على شماله: كما يفعل في الصلاة- و قال ابو عيسى: (يقبض احب الي)- قلت: و لم يرد ذكر زيد بن ابي انيسة في هذا الاسناد' و اخرجه الدارقطني عقبه من هذا الوجه' و فيه ذكر زيد ابي انيسة' و لعل هذا الاضطراب من ابي فروة يزيد بن سنان: فقد لحقه الطعن في حفظه-

الْاَسْلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلٰى جَنَازَةٍ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز جنازہ ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن حماد بن کسیب - حضرمی، ابوعلی بغدادی، یلقب سجادۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 241ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۶۵)۔

1807 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کی نماز جنازہ ادا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے' پھر اس کے بعد اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھ لیتے تھے۔

1808 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے' پھر اس کے بعد آپ نماز جنازہ میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبیداللہ بن جریر بن جبلة بن ابی رواد، ابوعباس، وقیل: ابوحسن، عتکی، بصری، وثقہ بغدادی، ان کا انتقال 262

۱۸۰۷- اخرجه البيهقي في السنن (۴/۲۸) - من طريق محمد بن سليمان الواسطي' به- و انظر الحديث السابق-

۱۸۰۸- اخرجه العقيلي في الضعفاء الكبير (۲/۴۴۹) في ترجمة (الفضل بن السكن) قال: حدثنا عيسى بن موسى الختلي' حدثنا عبيد بن جرير بن جبلة... فذكر الحديث- و عزاه الزيلعي في نصب الراية (۲/۲۸۵) للدارقطني قال: (وسكت عليه' لكن اعله العقيلي في كتابه بالفضل بن السكن' و قال: انه مجهول- انتهى- و لم اجده في ضعفاء ابن حبان)- اه- ثم قال: (حديث آخر يعارض ما تقدم' اخرجه الدارقطني في علله عن عمر بن شبة' حدثنا يزيد بن هارون' انبا يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر ان النبي - عليه السلام - كان اذا صلى على الجنازة رفع يديه في كل تكبيرة' و اذا انصرف سلم- انتهى- قال الدارقطني: هكذا رفعه عمر بن شبة' و خالفه جماعة' فرووه عن يزيد بن هارون موقوفاً' و هو الصواب- انتهى- و لم يرو البخاري في كتابه المفرد في رفع اليدين شيئاً في هذا الباب الا هذا موقوفاً على ابن عمر' و حديثاً موقوفاً على عمر بن عبد العزيز رضي الله عنهم - والله اعلم)- اه-

میں "واسط" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۰/۳۲۵)۔

1809- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَةً نَصْرَانِيَّةً مَاتَتْ وَفِىْ بَطْنِهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ فَاَمَرَ عُمَرُ اَنْ تُدْفَنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ اَجْلِ وَلَدِهَا.

★★ عمرو بیان کرتے ہیں: ایک عیسائی عورت کا انتقال ہو گیا' جس کے پیٹ میں ایک مسلمان (کا) بچہ تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ اس عورت کو اس بچے کی وجہ سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

1810- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الرَّمَادِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَلْمَانَ قَالَ صَلّٰى زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا لَهُ وَهِمْتَ اَمْ عَمْدًا قَالَ بَلْ عَمْدًا اِنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّيْهَا.

★★ ابوسلمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو انہوں نے پانچ مرتبہ تکبیر کہی' جب انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے ان سے کہا: آپ نے غلطی سے ایسا کیا ہے یا جان بوجھ کر ایسا کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: جان بوجھ کر کیا ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح اسے ادا کیا کرتے تھے۔

1811- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ اُمَّهٗ تُوُفِّيَتْ وَهِىَ نَصْرَانِيَّةٌ وَّهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّحْضُرَهَا فَقَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارْكَبْ دَابَّتَكَ وَسِرْ اَمَامَهَا فَاِنَّكَ اِذَا كُنْتَ اَمَامَهَا لَمْ تَكُنْ مَّعَهَا . هٰذَا لَا يَثْبُتُ وَاَبُوْ مَعْشَرٍ ضَعِيْفٌ .

★★ عبداللہ بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے بتایا: ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے جو عیسائی تھی اور وہ یہ چاہتے تھے کہ اپنی والدہ کی آخری رسومات میں شریک ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سواری پر سوار ہو جاؤ اور جنازے کے آگے چلو' اگر تم اس کے آگے چل رہے ہو گے تو تم اس کے ساتھ شمار نہیں ہو گے۔

۱۸۰۹- اخرجه عبد الرزاق (٦٥٨٥) عن ابن جريج : اخبرني عمرو بن دينار ان شيخًا من اهل الشام اخبره عن عمر بن الخطاب-و اخرجه ابن ابي شيبة عبد الرزاق (٦٥٨٥) عن ابن جريج : اخبرني عمرو بن دينار ان شيخًا من اهل الشام اخبرة عن عمر بن الخطاب-واخرجه ابن ابي شيبة (١٤٦/٤) عن ابن عيينة ع عمرو بن دينار' به- و اخرج عبد الرزاق (٦٥٨٢) (٦٥٨٤) عن الزهري وعطاء-من قولهما-: انها تدفن في مقابر اهل دينها-و اخرجه عبد الرزاق (٦٥٨٦)' و ابن ابي شيبة (١٤٦/٤) عن ابن جريج عن سليمان بن موسى: ان واثلة بن الاسقع دفن امرأة من النصارى ماتت و هي حبلى من مسلم في مقبرة ليست بمقبرة النصارى و لا مقبرة المسلمين' بين ذلك- قال سليمان: و يليها اهل دينها- انتهى-

۱۸۱۰- تقدم و ابو سلمان جهله الدارقطني-

۱۸۱۱- تفرد به الدارقطني' و ضعف ابا معشر-و هو مخالف لما ثبت عن ابن عمر- و تقدم تخريجه مطولاً-: (ان النبي صلى الله عليه وسلم و ابن بكر و عمر' كانوا يمشون امام الجنازة)- اه-فهو من ادلة الجمهور من الفقهاء في جواز المشي امام الجنازة؛ مما يدل على ضعف مقالة ابي معشر هذه- و ابو سفيان نقل فيه صاحب التعليق المغني (٧٥/١) عن الدارقطني انه قال: مجهول-

(امام دارقطنی بیان کرتے ہیں:) یہ روایت ثابت نہیں ہے اس روایت کا ایک راوی معشر ضعیف ہے۔

6-باب حَثْيِ التُّرَابِ عَلَى الْمَيِّتِ.

باب 6: مٹھیوں میں مٹی لے کر میت (یعنی قبر) پر ڈالنا

1812- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ- وَاللَّفْظُ لَهُ- قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ دَفَنَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا وَحَثَا عَلَى قَبْرِهِ بِيَدِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنَ التُّرَابِ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ رَاْسِهِ.

★★ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے جب آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن کروایا (تو اس سے پہلے) آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے ان پر چار مرتبہ تکبیر کہی (بعد میں دفن کے بعد) آپ ﷺ نے دونوں مٹھیوں میں تین مرتبہ مٹی لے کر ان کی قبر پر ڈالی آپ ﷺ ان کے سرہانے کی طرف کھڑے ہوئے تھے۔

1813- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ صَلَّى عُمَرُ عَلَى بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَاُصَلِّيَنَّ عَلَيْهَا مِثْلَ آخِرِ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى مِثْلِهَا فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا.

★★ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں

۱۸۱۲ اخرجه البيهقي (۳/۴۱۰) كتاب الجنائز: باب اهالة التراب في القبر بالمساحي وبالايدي من طريق محمد بن اسحاق: انبا علي بن حفص المدائني به-قال البيهقي: (اسناده ضعيف الا ان له شاهدا من جهة جعفر بن محمد عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا والله اعلم)- الا- و اخرجه البزار (۱/۳۹۶-كشف الاستار) باب: رش الماء على القبر ويروى عن ابي هريرة-رضي الله عنه- مرفوعا- و الله اعلم)- الا- و اخرجه الجزري (۸۴۲): حدثنا محمد ... ابن عبد الله: ثنا يونس العمري عن عاصم بن عبيد الله: باسناده-قال الهيثمي (۳/۴۵): اخرجه ... رجاله موثقون الا ... شيخ البزار: محمد بن عبد الله: لم اعرفه)- الا- قلت: و عاصم بن عبيد الله: تكلموا فيه: فعدلي تضعيفه ... وجه عن ابن معين: وضعفه ايضا: ابن عيينة و ابن سعد و الجوزجاني وغيرهم- ينظر: تهذيب الكمال (۱۳/۵۰۰-۵۰۶)- و له شاهد من رواية ابي المنذر: (ان النبي صلى الله عليه وسلم حثا في قبر ثلاثا)-اخرجه ابو داود في (المراسيل) ص (۴۱۱) عن احمد بن ... حماد بن خالد عن هشام ابن سعد عن زياد عن ابي ابي المنذر: بهذا-

۱۸۱۳ في اسناده جابر الجعفي: و قد سبقت ترجمته: و يحيى بن ابي انيسة: هو الغنوي: ابو زيد الجزري: لحديث عنه يحيى ... الرحمن- قال زيد بن ابي انيسة: اخي يحيى يكذب فلا تخبروا به احدا- وقال الامام احمد: متروك الحديث- و قال ابن معين ... بشيء- وقال مرة: لا يكتب حديثه: و قال في رواية ابن ابي خيثمة عنه: ضعيف الحديث: ليس حديثه بشيء: و ضعفه ايضا ابن ... ابو هاشم الرازي وغيرهما- و تركه النسائي و الدارقطني: ينظر: تهذيب الكمال (۳۱/۲۳۲-۲۲۹) و اخرجه عبد الرزاق في ... (۶۲۹۷) من طريق عبد الرحمن بن ابزى: قال: كبر عمر على زينب بنت جحش اربع تكبيرات: وكان اذاجاء النبي صلى الله عليه ... من يدخلها ... و اخرجه ايضا ابن ابي شيبة (۴/۱۱۶) (۴/۱۲۸) و البيهقي في سننه (۴/۳۷)-

انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: میں اس خاتون کی نمازِ جنازہ اس طرح پڑھاؤں گا' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے آخری مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھائی تھی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ تکبیر کہی۔

1814 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ وَالْقَوَارِيْرِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِى الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ.

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دعا کے دوران دونوں ہاتھ بلند نہیں کیا کرتے تھے' صرف نمازِ استسقاء میں ایسا کیا کرتے تھے' آپ اس میں دونوں ہاتھ اتنے بلند کرلیا کرتے تھے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن حاتم بن وردان بصری ابومحمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 236ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۵۹)۔

1815 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِىْ مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ اِذَا غَسَّلْتُمُوْهُ وَاِنَّ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجِسٍ حَسْبُكُمْ اَنْ تَغْسِلُوْا اَيْدِيَكُمْ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی ہے: جب تم مردے کو غسل دو تو تم پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ تمہارا مردہ نجس نہیں ہوتا' تمہارے لیے اتنا کافی ہے' تم اپنے ہاتھ دھولیا کرو۔

7-باب الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ.

باب 7: قبر پر (نمازِ جنازہ) ادا کرنا

1816 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ رِفَاعَةَ اَبُوْ هِشَامٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِىُّ عَنِ الشَّعْبِىِّ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ حَدِيْثًا فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ

۱۸۱۵- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۱/۳۰۶) في الطهارة' باب: الغسل من غسل الميت' من طريق ابي شيبة عن خالد بن مخلد باسناده- قال البيهقي: (هذا ضعيف والحمل فيه على ابي شيبة: كما اظن- وروي بعضه من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعا)-ثم اورده من رواية ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس مرفوعا ثم قال: (وهكذا روي من وجه آخر غريب عن ابن عيينة والمعروف موقوف)- الاسوقال البيهقي: (ضعيف هذا مرفوعا ولا يصح رفعه)-

اَرْبَعًا ۔ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ۔

★★ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس صاحب قبر کو کچھ عرصہ پہلے دفن کیا گیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی اور آپ ﷺ نے نمازِ جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے پوچھا: آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک قابلِ اعتماد شخصیت نے سنائی ہے' جو اس موقع پر موجود تھے' وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

1817- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّاِسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُعْبَةَ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ زَائِدَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَتَابَعَهُمْ مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِى الْاَسْوَدِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ كُلُّهُمْ قَالَ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جو الگ تھلگ تھی' آپ ﷺ نے اس کی (نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار مرتبہ تکبیر کہی۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اور ان سب راویوں نے یہی بات نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

1818- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَبِى الْعَنْبَسِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً.

۱۸۱٦- اخرجه مسلم في الجنائز (۹٥٤) باب: الصلاة على القبر' و ابو داود في الجنائز (۳۱۹٦) باب التكبير على الجنازة' و البيهقي (٤٥/٤) من طريق عبد الله بن ادريس' باسناده - و اخرجه سفيان عن سليمان الشيباني عن الشعبي' به- اخرجه مسلم في الجنائز (۹٥٤) باب: الصلاة على القبر- و اخرجه ابو معاوية عن سليمان الشيباني' به-اخرجه البخاري في الجنائز (۱۲٤۷) باب: الاذن بالجنازة' و ابن ماجه في الصلاة (۱٥۳۰) باب: ما جاء في الصلاة على القبر- و اخرجه زائدة عن سليمان الشيباني' به- اخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۳٦) باب: صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز- و اخرجه هشيم عن سليمان الشيباني' به- اخرجه مسلم في الجنائز (٤٦/٤)' و اخرجه عبد الواحد بن زياد عن الشيباني' به-اخرجه البخاري في الجنائز (۳۱۲۱) باب: صفوف الصبيان مع الرجال في الجنائز' و مسلم في الجنائز (۹٥٤) باب: الصلاة على القبر- و اخرجه ابو حصين عن الشعبي بمتابعة الشيباني- اخرجه مسلم في الجنائز (۹٥٤) باب: الصلاة على القبر- و اختلف على شعبة في اسناد هذا الحديث: فاخرجه محمد بن جعفر غندر' و ابو الوليد الطيالسي و مسلم بن ابراهيم' و حجاج بن منهال' و سليمان بن حرب' و معاذ ' كلهم عن شعبة عن سليمان الشيباني عن الشعبي باسناده-اخرجه البخاري في الاذان (۸٥۷) باب: وضوء الصبيان' و في الجنائز (۱۳۱۹) باب: الصفوف على الجنازة' و فيها ايضا (۱۳۲۲) باب: سنة الصلاة على الجنائز' و باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن (۱۳۳٦)' و مسلم في الجنائز (۹٥٤)' و النسائي في الجنائز (۸٥/٤) باب: الصلاة على القبر' و ابن حبان في الجنائز (۳۰۸۸)' و البيهقي في الجنائز (٤٥/٤)-و خالفهم وهب بن جرير' فاخرجه عن شعبة عن اسماعيل بن ابي خالد عن الشعبي' به- اخرجه مسلم في الجنائز (۹٥٤) باب: الصلاة على القبر' و ابن حبان في الجنائز (۳۰۹۰)' و البيهقي (٤٦/٤)- و رواية الجماعة اولى بالصواب- و قد اشار الدارقطني عقب الرواية الآتية- ان شاء الله- الى بعض روايات هذا الحديث-

۱۸۱۸- مضى الكلام على ذلك في تخريج مرويات التكبير على الجنازة-

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی نمازِ جنازہ پڑھائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں چار مرتبہ تکبیر کہی اور ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

1819- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَزَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً كَانَ يُنَظِّفُ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَدُفِنَ لَيْلاً فَاُتِيَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاُخْبِرَ فَقَالَ انْطَلِقُوا اِلٰى قَبْرِهِ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقُوا اِلٰى قَبْرِهِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مُمْتَلِئَةٌ عَلٰى اَهْلِهَا ظُلْمَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا بِصَلاَتِيْ عَلَيْهَا . فَاَتَى الْقَبْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ .وَهٰذَا لَفْظُ عَلِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد (نبوی) کی صفائی کیا کرتا تھا' اس کا انتقال ہو گیا اور اسے رات میں دفن کر دیا گیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی قبر کی طرف چلو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگ اس شخص کی قبر پر تشریف لے گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قبریں اپنے اہل (یعنی مُردوں) کے لیے تاریکی سے بھرپور ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ میرے ان لوگوں کی نماز جنازہ ادا کرنے کی وجہ سے ان کی قبروں کو ان کے لیے روشن کر دیتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی قبر پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

روایت کے یہ الفاظ علی بن مسلم نامی راوی کے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن رستم مزنی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعامر خزاز- بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ کثیر خطا، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 152ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۰/۱)۔

1820- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ رَاَيْتُ فِيْ كِتَابِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِئٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا

۱۸۱۹- اخرجه البيهقي في الجنائز (٤٦/٤) من رواية خالد بن خداش عن حماد بن زيد عن ثابت عن انس مرفوعًا- ثم قال: (وقد اخرجه ثابت عن ابي رافع عن ابي هريرة' و هو محفوظ من الوجهين جميعًا)-ثم اورده (٤٧/٤) من رواية سليمان بن حرب: ثنا حماد عن ثابت عن ابي رافع عن ابي هريرة' نحوه- و عزاه للبخاري- ثم اورده من طريق مسدد عن حماد بن زيد' وعزاه لمسلم-وقد اخرجه البخاري في الصلاة (٤٥٨) (٤٦٠) و في الجنائز (١٣٣٧) و مسلم في الجنائز (٩٥٦) من حديث ابي هريرة-وقد استطرد البيهقي -رحمه الله- في بيان طرق هذه الزيادة' و اعلها بالارسال: فراجع كلامه في السنن الكبرى (٤٧/٤)-

۱۸۲۰- اخرجه احمد في المسند (١٣٠/٣) و من طريقه ابن ماجه في سننه (١٥٣٦) كتاب الجنائز' باب ماجاء في الصلاة على القبر- و البيهقي في سننه (٤٧/٤) كتاب الجنائز' باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن الميت' عن غندر-: محمد بن جعفر- عن شعبة' به-و اخرجه مسلم في صحيحه كتاب الجنائز (٩٥٥) باب الصلاة على القبر من طريق ابراهيم بن محمد بن عرعرة: حدثنا غندر به مختصرًا بلفظ: (ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قبر)- و انظر: الحديث السابق-

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى عَلٰى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ .هٰذَا لَفْظُ ابْنِ هَانِئٍ وَّقَالَ زُهَيْرٌ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ امْرَاَةٍ قَدْ دُفِنَتْ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے دفن ہو جانے کے بعد اس کی قبر پر تشریف لائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی قبر پر (اس کی نماز جنازہ) ادا کی تھی اس خاتون کے دفن ہو جانے کے بعد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا کی تھی)۔

1821- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ وَالْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبْرًا حَدِيْثًا فَقَالَ اَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٰذَا قَالُوْا كُنْتَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ .وَزَادَ بَعْضُهُمُ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نئی بنی ہوئی قبر دیکھی تو دریافت کیا: تم نے مجھے اس کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟ لوگوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سوئے ہوئے تھے ہمیں یہ اچھا نہیں لگا کہ ہم آپ کو بیدار کریں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اس کی نماز جنازہ ادا کی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دائیں طرف کر لیا۔

بعض راویوں نے اس میں کچھ اضافی الفاظ اور مفہوم نقل کیا ہے تاہم اس کا مطلب ایک ہی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن احمد بن عبداللہ بن عمر ابوحسن جوار بی، قدم بغداد وحدث بھا عن یزید بن ہارون، وابی احمد زبیری، وموسیٰ بن اسماعیل حبلی۔ روی عنہ محمد بن محمد باغندی، وقاضی محاملی وغیرھما۔ وثقہ خطیب بغدادی۔ وانظر ترجمۃ فی تاریخ (۳۱۴/۱۱)، وانساب (۱۰۲/۲)۔ وفی (ط): علی بن احمد جوابی۔

○ محمد بن عبدملک بن مروان واسطی، ابوجعفر دقیقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 266ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۶/۲)۔

۱۸۲۱- تقدم تخریجہ بمعانیہ فی ھذا الباب۔

1822 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ بَعْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے انتقال کے تین دن کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

1823 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ شَهْرٍ. تَفَرَّدَ بِهِ بِشْرُ بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (دفن ہو جانے کے) ایک ماہ کے بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

ابوعاصم نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں بشر بن آدم نامی راوی منفرد ہیں۔

1824 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ كَانَ يُجَاءُ بِقَتْلَى أُحُدٍ تِسْعَةً وَحَمْزَةُ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلِّي عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ يَدْفِنُونَ التِّسْعَةَ وَيَدَعُونَ حَمْزَةَ وَيُجَاءُ بِتِسْعَةٍ وَحَمْزَةُ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلِّي عَلَيْهِمْ فَيَرْفَعُونَ التِّسْعَةَ وَيَدَعُونَ حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

★★ حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد میں شریک ہونے والے نو افراد کو لایا گیا' ان کے ساتھ دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی نمازِ جنازہ ادا کی' پھر ان نو افراد کو دفن کر دیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دفن نہیں کیا گیا' پھر نو مزید افراد کو لایا گیا ان کے ساتھ دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی بھی نمازِ جنازہ ادا کی' پھر ان نو افراد کو دفن کر دیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دفن نہیں کیا گیا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ بار بار ادا کی)۔

1825 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ

۱۸۲۲- اخرجه البيهقي في سننه (۴۶/۴) كتاب الجنائز' باب الصلاة على القبر بعدما يدفن الميت من طريق الدارقطني' به- و انظر الحديث الملاء في هذا الباب-

۱۸۲۳- اخرجه البيهقي في سننه (۴۶/۴) كتاب الجنائز' باب الصلاة على القبر من طريق الدارقطني' به- و انظر الحديث السابق-

۱۸۲۴- اخرجه ابو داؤد في المراسيل رقم (۴۲۷) (۴۲۵) و ابن ابي شيبة (۳۰۴/۳) و الطحاوي في شرح المعاني (۵۰۳/۱) من طريق حصين' به- و اخرجه ابن سعد في الطبقات (۱۱/۳) عن وكيع و الفضل بن دكين عن شريك عن حصين عن ابي مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى احد عشرة' عشرة' يصلي على حمزة مع كل عشرة-

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ۔

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد میں شہید ہونے والوں کی نمازِ جنازہ آٹھ سال بعد ادا کی تھی۔

1826- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اصْنَعُوْا لآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهُ قَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ اَوْ اَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو چونکہ انہیں ایک ایسی صورتِ حال لاحق ہوگئی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

1827- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَنْدَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ فَاطِمَةَ اَوْصَتْ اَنْ يُغَسِّلَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ وَّاَسْمَاءُ فَغَسَّلَاهَا ۔

☆☆ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت کی تھی کہ انہیں ان کے شوہر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اسماء (بنت عمیس) غسل دیں گے تو ان دونوں نے ہی انہیں غسل دیا۔

1828- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى سَبْعِ جَنَائِزَ رِجَالٍ وَّنِسَاءٍ فَجَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيْهِ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَصَفَّ

باب: الميت يصلى على قبره بعد حين
۱۸۲۵- اخرجه البخاري في المغازي (۴۰۴۲) باب: غزوة احد' و ابو داود في الجنائز (۳۲۲۴) باب: الميت يصلى على قبره بعد حين' من طريق ابن المبارك عن ابن لهيعة عن يزيد' به-و اخرجه البغوي (۲۸۴۲) من طريق ابن المبارك عن حيوة بن شريح عن يزيد' به-
طريق ابن المبارك عن حيوة بن شريح عن يزيد' به-و اخرجه عبد الله بن الحكم و سعيد بن ابي اخرجه ابن و هب عن ابن لهيعة' به- اخرجه الطحاوي في المعاني (۱/۵۰۴) في الجنائز-و اخرجه عبد الله بن الحكم و سعيد بن ابي
اخرجه ابن و هب عن ابن لهيعة' به- اخرجه الطبراني في الكبير (ج:۱۷) رقم (۷۶۸)- و اخرجه الليث بن سعد عن يزيد' به- اخرجه البخاري في
عن ابن لهيعة' به- اخرجه الطبراني في الكبير (ج:۱۷) رقم (۷۶۸)- و اخرجه الليث بن سعد عن يزيد' به- اخرجه البخاري في الجنائز (۱۳۴۴) باب: الصلاة على الشهيد' و مسلم في الفضائل (۲۲۹۶) باب: اثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم و صفاته' و النسائي في الجنائز (۴/۶۱-۶۲) باب: الصلاة على الشهداء' و ابو داود في الجنائز (۳۲۲۳) باب: الميت يصلى على قبره بعد حين-
۱۸۲۶- اخرجه الترمذي في الجنائز (۹۹۸) باب: ماجاء في الطعام يصنع لاهل الميت' و ابو داود في الجنائز (۳۱۳۲) باب: صنعة الطعام لاهل الميت' و ابن ماجه في الجنائز (۱۶۱۰) باب : ما جاء في الطعام يبعث الى اهل الميت' و البغوي في الجنائز (۱۵۵۲) باب: الطعام لاهل الميت- من رواية سفيان' به- وقال الترمذي: (حسن صحيح)- اه- و قال البغوي: (حديث حسن' وجعفر هذا: هو جعفر بن خالد بن سارة المخزومي' و هو ثقة' روى عنه ابن جريج)- اه-
۱۸۲۷- اخرجه البيهقي في الجنائز من الكبرى (۳/۳۹۷) و المعرفة (۲۰۷۶) من طريق محمد بن موسى' باسناده- و اخرجه الشافعي' و من طريق البيهقي عن ابراهيم بن محمد عن عمارة -يعني: ابن مهاجر- عن ام محمد بنت محمد بن جعفر بن ابي طالب' عن جدتها اسماء بنت عميس' به-و اخرجه البيهقي في المعرفة (۲۰۷۷) بنحوه من رواية الدراوردي عن يزيد بن الهاد عن محمد ابن ابراهيم التيمي عن اسماء بنت عميس' نحوه مختصرا-
۱۸۲۸- اخرجه عبد الرزاق عن ابن جريج' سمعت نافعا...... به-اخرجه النسائي في الجنائز (۴/۷۳) باب: اجتماع جنائز الرجال و النساء' و ابن الجارود في الجنائز (۵۴۵) كلاهما من طريق عبد الرزاق' به- و له شاهد من حديث عمار' بنحوه- اخرجه النسائي في الجنائز (۴/۷۳) باب: اجتماع جنازة صبي و امراة' و ابو داود في الجنائز (۳۱۹۳) باب: اذا حضر جنائز رجال و نساء من يقدم-

صَفًّا وَاحِدًا- قَالَ- وَوَضَعَ جَنَازَةَ اُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَاَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بْنُ عُمَرَ وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ يَوْمَئِذٍ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ سَعِيدٍ وَّاَبُوْ قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالُوا السُّنَّةُ .

★★ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سات افراد کی نمازِ جنازہ ایک ساتھ پڑھائی' جن میں مرد بھی تھے اور خواتین بھی تو آپ نے مردوں کو اپنے آگے رکھا اور خواتین کو قبلے والی سمت میں رکھا' آپ نے ان سب کے لیے ایک ہی صف بنا دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحب زادے کی میت رکھی گئی۔

ان صاحب زادے کا نام زید بن عمر تھا۔

ان دنوں حضرت سعید بن العاص گورنر تھے اور حاضرین میں حضرت عبداللہ بن عباس' ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہم تھے۔

میں نے دریافت کیا: یہ کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ سنت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن اسلم صفار، ابوبکر بغدادی، من مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۲۹)۔

8-باب صَلَاةِ الضُّحٰى فِيْ جَمَاعَةٍ

باب 8: چاشت کی نماز با جماعت ادا کرنا

1829- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَّحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى فِيْ بَيْتِهِ سَاعَةَ الضُّحٰى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلَّوْا.

★★ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں چاشت کے وقت نوافل ادا کیے' لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بھی نماز ادا کی۔

•••——•••——•••

۱۸۲۹- اخرجه البخاري في التهجد (۱۱۸۶) باب: صلاة النوافل في جماعة' من حديث عتبان بن مالك الانصاري- رضي الله عنه- مطولاً-

چاشت کی نماز کے احکام

چاشت کی نماز کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

چاشت کی نماز مستحب ہے یعنی مؤکد نہیں ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے خلیل (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی:

''ہر مہینے میں تین روزے رکھنا' چاشت کی دو رکعت ادا کرنا اور سونے سے پہلے وتر ادا کرلینا''۔

چاشت کی نماز میں زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں جیسا کہ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز ادا کی۔

سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے مکمل ادا کیے تھے۔

چاشت کی نماز کا وقت وہ ہے جب سورج بلند ہو جاتا ہے اور اس کی تپش تیز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹنی کے بچے کو گرمی محسوس ہونے لگے''۔

بعض حنابلہ کے نزدیک چاشت کی نماز کو باقاعدگی سے ادا کرنا مستحب نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باقاعدگی سے ادا نہیں کیا۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اسی طرح ایک دلیل یہ بھی ہے باقاعدگی سے پڑھنے کی صورت میں یہ عمل فرض نماز کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا۔

جبکہ بعض دیگر حنابلہ نے یہ رائے بیان کی ہے: نماز چاشت کو باقاعدگی سے ادا کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اس بات کا حکم دیا ہے اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص چاشت کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا' اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔

ویسے بھی اللہ تعالیٰ اس عمل کو پسند کرتا ہے جسے باقاعدگی سے سرانجام دیا جائے (جیسا کہ یہ بات حدیث سے بھی ثابت ہے) [1]

---

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ از ڈاکٹر وہبہ زحیلی

9-باب جَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِى الصَّلاَةِ وَمَا يَلْزَمُ الْمُغْمى عَلَيْهِ مِنَ الْقَضَاءِ وَوَقْتِ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ.

باب 9: نماز کے دوران تھوڑا عمل کرنا جائز ہے اور جس شخص پر بے ہوشی طاری ہو جائے اس پر کون سی نماز کی قضاء لازم ہوگی' نفل نماز ادا کرنے کا وقت

1830- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَن ...مَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّى فَاِذَا ...فَعَ اِنْسَانٌ الْبَابَ فَتَحَ لَهُ مَا كَانَ فِىْ قِبْلَتِهِ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهِ اَوْ عَنْ يَّسَارِهِ وَلَا يَسْتَدْبِرُ الْقِبْلَةَ.

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' اگر اس دوران کوئی شخص دروازے پر ...دیتا تو اگر دروازہ آپ کے سامنے کی طرف یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف یا بائیں طرف ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ کھول ...رتے تھے' البتہ قبلے کی طرف پیٹھ کر کے (اس طرف منہ موڑ کر) دروازہ نہیں کھولتے تھے۔

1831- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمِّى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ ...عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّى وَالْبَابُ عَلَيْهِ ...قٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِى ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرْتُ اَنَّ الْبَابَ كَانَ فِى الْقِبْلَةِ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے اور دروازہ بند ہوتا' ...دوران میں آتی اور دروازہ کھولنے کے لیے کہتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے آتے اور میرے لیے دروازہ کھول دیتے' پھر ...صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز پر تشریف لے جاتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ذکر کی تھی کہ وہ دروازہ قبلہ کی سمت میں تھا۔

1832- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمِّى وَشَاذَانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرْدٍ اَبِى الْعَلَاءِ ...الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَائِمٌ يُصَلِّى ...ى عَنْ يَّمِيْنِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ فَفَتَحَ لِى ثُمَّ عَادَ اِلٰى مَقَامِهِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں دروازہ کھولنے کے لیے کہتی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھڑے ...نوافل ادا کر رہے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں طرف بائیں طرف سے آکر دروازہ کھول دیتے اور پھر واپس اپنی جگہ ...

محمد بن حميد الرازي: ضعفه جماعة لكن ورد الحديث من وجه آخر عن عروة به- راجع ما بعده-

اخرجه ابو داود في الصلاة (۹۲۲) باب: العمل في الصلاة' و الترمذي في الصلاة' (٦٠١) باب: ما يجوز من المشي و العمل في ...ة التطوع' و النسائي في السهو (۱۱/۳) باب: المشي امام القبلة خطاء يسيرة' من طريق برد بن سنان باسناده- و هو عند ابي داود ...وصفها من رواية بشر بن المفضل عن برد' به- و اخرجه النسائي من طريق حاتم بن وردان عن برد' به- و اخرجه الامام احمد في ...د (۳۱/٦) من رواية بشر بن المفضل' به-

تشریف لے جاتے۔

1833- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّ سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيٍّ حَدِّثْنَا عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- . فَقَالَ وَمَنْ يُطِيْقُهُ قَالَ قُلْنَا حَدِّثْنَا بِهٖ نُطِيْقُ مِنْهُ مَا اَطَقْنَا .قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَ وَسَلَّمَ) يُمْهِلُ فَاِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَطَلَعَتْ فَكَانَ مِقْدَارُهَا مِنَ الْعَصْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَفْ فِيْهِنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ يُمْهِلُ حَتّٰى ارْتَفَعَ الضُّحٰى فَكَانَ مِقْدَارُهَا مِنَ الظُّهْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ صَلّٰى اَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيْهِنَّ مِثْلَ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ يُمْ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَصَلّٰى اَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيْهَا بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ يُصَلِّىْ بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ يَفْصِلُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ يُصَلِّىْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بِ ذٰلِكَ.

★★ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں نبی اکرم ﷺ کے نوافل کے با میں کوئی حدیث سنائیں' تو انہوں نے فرمایا: ان کی طاقت کون رکھ سکتا ہے' راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی کہ آپ ہمیں بارے میں بتائیں جہاں تک ہماری طاقت ہوگی ہم اتنے ادا کرلیا کریں گے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ (نماز ادا کرلینے کے بعد) انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج بلند ہوجاتا۔ اور مشرق کی سمت میں اتنا بلند ہوجاتا جتنا عصر کے (مغرب کی سمت میں بلند ہوتا ہے)۔ پھر نبی اکرم ﷺ دو رکعات ادا کرتے' آپ ان کے درمیان فصل کرتے ہوئے فرشتوں' انبیاء کرام اور ان کے پیروکار مومنین اور مسلمانوں پر سلام بھیجتے پھر اس کے بعد آپ انتظار کرتے رہتے یہاں تک چاشت کے وقت وہ اتنا بلند ہوجاتا کہ جتنی ظہر کے وقت میں مشرق کی سمت اس کی مقدار ہوتی۔ پھر آپ چار رکعت کرتے جن کے درمیان سابقہ طریقے کے مطابق فصل کرتے۔ پھر آپ انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا تو آ کر چار رکعت نماز ادا کرتے اور ان میں آپ مقرب فرشتوں' انبیاء کرام اور ان کے پیروکار مومنوں اور مسلمانوں پر سلا فصل کرتے۔ اس کے بعد آپ ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرتے ہیں اور اس کی مانند فصل کرتے۔ پھر آ سے پہلے چار رکعات (سنت) ادا کرتے ہیں اور ان کے درمیان بھی اسی طرح فصل کرتے۔

1834- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيْسَى بْنِ اَبِىْ حَيَّةَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْسُفَ بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۱۸۳۳- اخرجه الترمذي في الصلاة (٤٢٤) (٤٢٩) و ابن ماجه في الاقامة (١١٦١) باب: ما جاء فيما يستحب من التطوع بالنهار من رواية سفيان باسناده- و اخرجه شعبة عن ابي اسحاق' به- اخرجه النسائي في الصلاة (٢/١١٩) باب: الصلاة قبل (١/٨٥ ' ١٤٣) من رواية سفيان باسناده- و اخرجه شعبة عن ابي اسحاق' به- اخرجه النسائي في الصلاة (٢/١١٩) باب: الصلاة قبل الترمذي في الصلاة (٥٩٨) (٥٩٩) باب: كيف كان تطوع النبي صلى الله عليه وسلم بالنهار و ابن خزيمة (١٢١١)- و اخرجه الترمذي في الصلاة (٥٩٨) (٥٩٩) باب: كيف كان تطوع النبي صلى الله عليه وسلم بالنهار- اخرجه احمد (١/١٤٧)- وقال الشيخ شاكر في تعليقه ابي اسحاق' به- اخرجه احمد (١/١١١)- و اخرجه معمر عن ابي اسحاق' به- اخرجه النسائي في الكبرى في الصلاة المسند (١٢٥٧): اسناده صحيح- و اخرجه عبد الملك بن ابي سليمان عن ابي اسحاق' به- و اخرجه حصين بن عبد باب ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي في ذلك' رقم (٣٣٧)- و اخرجه حصين بن عبد عن ابي اسحاق' به- اخرجه النسائي في الكبرى ايضا في الصلاة (٣٣٨)-

عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ قُلْنَا مَا اَطَقْنَا . قَالَ كَانَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قَدْرَ مَغْرِبِهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَّطْلَعِهَا قَدْرَ مَغْرِبِهَا صَلَاةَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَ الزَّوَالِ اَرْبَعًا وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا .

★★ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں' ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔ ہم نے عرض کی: ہم طاقت نہیں رکھتے (لیکن آپ ہمیں اس بارے میں بتائیں)۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے مقام سے اتنا دور ہو جاتا جتنا عصر کے وقت غروب ہونے کی جگہ سے دور ہوتا ہے اس وقت آپ دو رکعت نماز ادا کرتے۔ پھر آپ انتظار کرتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے مقام سے اتنا دور ہو جاتا جتنا غروب ہونے کے مقام سے دور ہوتا (یعنی زوال کا وقت ہو جاتا)۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرتے' ظہر کے بعد آپ دو رکعت سنت ادا کرتے اور عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن یوسف بن عیسیٰ، ابو یحییٰ بن طباع۔ حدث عن حلبس بن محمد کلبی وقیل: کلابی، وابن فدیک وخلق۔ ان کا انتقال 244ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۱۶۲، ۱۶۳)۔

10–باب الرَّجُلُ يُغْمٰى عَلَيْهِ وَقَدْ جَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ هَلْ يَقْضِيْ اَمْ لَا

باب 10: جس شخص پر مدہوشی طاری ہو جائے اور نماز کا بھی وقت ہو چکا ہو تو کیا وہ اس نماز کی قضاء ادا کرے گا یا نہیں؟

1835– حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلٰى عَمَّارٍ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاَفَاقَ نِصْفَ اللَّيْلِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ .

★★ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے غلام یزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر مدہوشی طاری ہو گئی جو ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کے وقت تک برقرار رہی' نصف رات کے وقت جب اُن کو ہوش آیا تو انہوں نے ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔

1835- اخرجه البيهقي في المعرفة (٥٥٠) من طريق الدارقطني' به- و نقل عن الشافعي انه قال: (وليس هذا بثابت عن عمار)- اه- قال البيهقي: (و انما قال الشافعي في حديث عمار: (انه ليس بثابت)؛ لان راويه يزيد مولى عمار' و هو مجهول' و الراوي عنه اسماعيل بن عبد الرحمن السدي و كان يحيى بن معين يستضعفه' و لم يحتج به البخاري' و كان يحيى بن سعيد و عبد الرحمن بن مهدي لا يريان به باسا)- اه-

بے ہوش شخص کے لیے نماز کا حکم

جو شخص بے ہوش رہا ہو اسکے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن قدامہ رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

ان احکام میں یہ بات بھی شامل ہے' جس شخص پر بے ہوشی طاری ہوئی ہو اس کا حکم سوئے ہوئے شخص کی مانند ہوگا'
اس پر کسی بھی واجب چیز کی قضاء ساقط نہیں ہوگی' ایسی واجب چیز جس کی قضاء لازم ہوتی ہے' اس شخص پر جو سویا ہوا ہو' جیسے
اور روزہ ہیں۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بے ہوش شخص پر نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی' صرف اس نماز کی قضاء لازم ہ
جس نماز کے وقت کے دوران اس شخص کو افاقہ ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے' کیا وہ شخص
نماز کو ترک کرے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: ایسے شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی' ماسوائے اس
شخص کے جس پر بے ہوشی طاری ہو' اور پھر اس نماز کے وقت کے دوران اسے افاقہ ہو جائے تو وہ شخص اس نماز کو ادا
کر لے گا''۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر پانچ نمازوں کے وقت تک اس پر بے ہوشی طاری رہتی ہے تو وہ ان کی قضاء کر
لیکن اگر اس سے زیادہ وقت ہو جاتا ہے تو اب ان تمام نمازوں کی قضاء کا فرض اس سے ساقط ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ
اب یہ صورت حال تکرار میں داخل ہو جائے گی تو یہ قضاء کو ساقط کر دے گی اور اس کی مثال جنون کی طرح ہو جائے گی۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے' حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی جو کچھ دنوں تک برقرار رہی' انہوں نے اس دوران نم
نہیں کی۔ پھر جب وہ تین دن کے بعد ٹھیک ہوئے تو دریافت کیا کہ کیا میں نے نماز ادا کی تھی؟ تو انہیں بتایا گیا کہ آپ
دن سے نماز ادا نہیں کی' تو انہوں نے فرمایا: مجھے وضو کے لیے پانی دو! پھر انہوں نے وضو کیا اور پھر اس رات میں وہ تمام ن
ادا کیں۔

اسی طرح ابومجلز نے یہ روایت نقل کی ہے: ایک مرتبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص جس
ہوشی طاری ہو اور وہ نماز ترک کر دے یا جس کی نماز ترک ہو جاتی ہے تو ایسا شخص ہر نماز کے ساتھ اس نماز کی مانند نماز ادا ک
گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' وہ ان تمام نمازوں کو ادا کرے گا۔

شیخ اثرم نے ان دونوں روایات کو اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔

یہ صحابہ کرام کا طرز عمل ہے اور یہ ان کا قول ہے اور اس کے برخلاف کسی کا قول منقول نہیں ہے تو یہ ان کا اجماع شا
اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' ایسی بے ہوشی کی وجہ سے روزے کا فرض ساقط نہیں ہوتا[1]

---

[1] المغنی از شیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی' ص 446/1

1836 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الْأَيْلِيِّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الرَّجُلِ يُغْمَى عَلَيْهِ فَيَتْرُكُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ لِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ قَضَاءٌ إِلَّا أَنْ يُغْمَى عَلَيْهِ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَيُفِيقُ وَهُوَ فِي وَقْتِهَا فَيُصَلِّيهَا . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّ خَارِجَةَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر مدہوشی طاری ہو جاتی ہے اور وہ نماز چھوڑ دیتا ہے۔ سیّدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: ایسے شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی' قضاء اس وقت لازم ہوگی' جب کسی شخص کو کسی نماز کے وقت کے دوران اس پر بے ہوشی طاری ہو اور پھر اسی وقت کے دوران اسے ہوش آ جائے تو وہ شخص اس نماز کو ادا کرے گا۔

اس روایت کے دونوں راویوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں' تاہم سند میں کچھ فرق ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن حسین ازدی، ابوحریز- بصری، قاضی بجستان -علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ بخاری تعلیقا والاربعۃ- تقریب التہذیب (۱/۴۰۹)، وانظر: تہذیب الکمال (۱۴/۴۲۰)۔

○ اسماعیل بن داود بن عبداللہ بن مخراق، وبعضھم ینسبہ الی جدہ، فیقول: اسماعیل بن مخراق- روی عن مالک بن انس۔ هشام بن سعد روی عنہ اسماعیل بن ابی اویس وبکر بن خلف وغیرهما- امام ابوحاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے- امام ابن حبان فرماتے ہیں: کان یسرق حدیث- انظر: جرح وتعدیل (۲/۱۶۷)، ومیزان (۱/۳۸۳) ترجمۃ (۱۲۷۸)۔

۱۸۳۶- اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۱/۳۷٤-۳۷۵) (٦۳۰) و في التحقيق (۱/۱۱۲) من طريق الدارقطني به- و قال ابن الجوزي في العلل: (هذا حديث لا يصح: قال احمد: لا ينبغي ان يروي عن الحكم شيء- و قال يحيى: ليس بشيء- و قال ابو حاتم: تركوا حديثه)-اهـ و اخرجه البيهقي في الصلاة (۱/۳۸۸) باب: المغمى عليه يفيق بعد ذهاب الوقتين' من طريق الحافظ ابن عدي عن محمد بن عبد الرحمن الدغولي عن خارجة باسناده- و اورده البيهقي عقبه من رواية ابن عدي باسناده' الا انه قال فيه: (عن عبد الله بن عطاء عن الحكم عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ذلك)-قال البيهقي: (وكذلك اخرجه احمد بن خالد عن خارجة الا كبر' و كذلك روي عن سليمان ابن بلال عن ابي حسين' و هو عبد الله بن حسين بن عطاء بن يسار' ذكره البخاري في التاريخ' وقال: فيه نظر- و الحكم بن عبد الله الايلي تركوه' كان ابن المبارك يوهنه' و نهي احمد بن حنبل عن حديثه)- اهـ- و رماه ابن حبان في المجروحين (۱/۲٤۸) بالوضع' فقال: (احاديث الحاكم بن عبد الله كلها موضوعة)- اهـ-

1837 - حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمْ يَقْضِ .وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اُغْمِيَ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِنْ يَوْمَيْنِ فَلَمْ يَقْضِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ ایک دن اور ایک رات بے ہوش رہے تو انہوں نے اس دوران کی نمازوں کی قضاء نہیں کی۔

ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دو دن سے زیادہ عرصے تک بے ہوش رہے تو انہوں نے (اس دوران گزر جانے والی) نمازوں کی قضاء نہیں کی۔

1838 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اُغْمِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيهِنَّ فَلَمْ يَقْضِ .

★★ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ تین دن اور تین راتوں تک بے ہوش رہے تو آپ نے اس دوران (قضاء ہو جانے والی نمازوں) کی قضاء نہیں کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن حسن حربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ حجۃ۔ سمع ھوذۃ وغیرہ۔ وعنہ ابوبکر شافعی قطیعی وغیرھما۔ وثقہ ابراہیم حربی و دارقطنی، وقال ابن منادی: کتب ناس عنہ، ثم کرھوہ؛ لالحاقات بین سطور فی مراسیل ظاھر صنعۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۳۴۰، ۳۴۱)۔

11-باب الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلَاةِ بِعُذْرٍ.

باب 11: کسی عذر کی وجہ سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا

1839 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَلْتَفِتُ فِىْ صَلَاتِهِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَّلَا يَلْوِىْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ .تَفَرَّدَ بِهِ الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدَ مُتَّصِلًا وَّاَرْسَلَهُ غَيْرُهُ

۱۸۳۷- اوردہ الدارقطني من طرق عديدة و بالفاظ' و راجع له: موطا مالك برواية يحيى (۱/۱۲) (۲۴) باب: جامع الوقوت' و الموطا برواية ابي مصعب الزهري (۱/۱۲) (۲۸)' و الاستذكار لابن عبد البر (۱/۲۸۷) و مصنف عبد الرزاق (۲/۴۷۹) و السنن الكبرى للبيهقي (۱/۲۸۷)-

۱۸۳۹- اخرجه الترمذي في الصلاة (۵۸۷) باب: ما ذكر في الالتفات في الصلاة' و ابو داود- كما في التحفة (۵/۱۱۷)- و النسائي في السهو (۳/۹) باب: الرخصة في الالتفات في الصلاة يميناً و شمالاً' و احمد في المسند (۱/۲۷۵) (۱/۳۰۶) و الحاكم ۱/۲۳۶-۲۳۷ من طريق الفضل' باسناده موصولاً- و خالفه وكيع' فاخرجه عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند عن بعض اصحاب عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً- و راجع ما بعده- و قد صحح الحاكم هذا الحديث على شرط الشيخين' و وافقه الذهبي-

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران دائیں بائیں طرف دیکھ لیا کرتے تھے البتہ آپ گردن موڑ کر اپنی پشت کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

اس روایت کو متصل روایت کے طور پر نقل کرنے میں فضل بن موسیٰ نامی راوی منفرد ہیں۔

دیگر راویوں نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن سعید بن ابی ھند فزاری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوبکر مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 143ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۱۲) (ت ۳۳۷۸)۔

○ یعقوب بن عتبة بن مغیرة بن اخنس ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ص ۱۰۸۹) (ت ۷۸۷۹)۔

•••———•••———•••

نماز میں التفات کا حکم

الکافی کے مصنف امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ شہید تحریر کرتے ہیں:

اور وہ (نمازی) نماز کے دوران التفات نہیں کرے گا۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں: اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

اگر نمازی کو یہ پتہ چل جائے' وہ کس کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہے تو وہ (اِدھر اُدھر) التفات نہ کرے۔

اس کی دلیل وہ روایت بھی ہے' جب نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران التفات کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک طریقہ ہے جس کے ذریعے شیطان کسی شخص کی نماز کو اچک لیتا ہے۔

مکروہ التفات کی حد یہ ہے: انسان اپنی گردن اور چہرے کو اس طرح سے موڑے کہ اس کا چہرہ کعبہ کی سمت کی طرف نہ رہے' جہاں تک صرف نظر کو دائیں بائیں کر کے گردن موڑے بغیر دیکھنے کا تعلق ہے تو یہ بات مکروہ نہیں ہے۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے:

نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اپنی آنکھیں گھما کر اپنے اصحاب کو ملاحظہ کر لیا کرتے تھے۔[1]

1848 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَلْحَظُ فِي

[1] المبسوط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت' 114/1

الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّلْوِیَ عُنُقَهٗ.

☆☆ عبداللہ بن سعید اپنی سند کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی گردن موڑے بغیر نماز کے دوران اِدھر اُدھر ملاحظہ فرمالیا کرتے تھے۔

12-باب الْاِشَارَةِ فِی الصَّلَاةِ

باب 12: نماز کے دوران اشارہ کرنا

1841- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُكَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ اَبِیْ غَطَفَانَ الْمُرِّیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ وَمَنْ اَشَارَ فِیْ صَلَاتِهٖ اِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْیُعِدْهَا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (امام کو متوجہ کرنے کے لیے) ''سبحان اللہ'' کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لیے ہے اور جو شخص نماز کے دوران کوئی ایسا اشارہ کرے جو سمجھ میں آ جائے تو وہ شخص دوبارہ اس نماز کو ادا کرے گا۔

•••——•••——•••

نماز میں اشارہ کرنے کا حکم

نماز کے دوران اشارہ کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن جزیری تحریر کرتے ہیں:

(نماز کے دوران) آنکھ یا ہاتھ وغیرہ کے ذریعے اشارہ کرنا مکروہ ہے' البتہ اگر انتہائی ضروری ہو' تو حکم مختلف ہوگا' جیسا سلام کا جواب دینا وغیرہ' ایسی صورت میں اشارہ کرنا مکروہ نہیں ہوگا۔

اس مسئلے کے بارے میں شوافع اور حنابلہ کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے۔

احناف یہ کہتے ہیں: (نماز کے دوران) اشارہ کرنا مطلق طور پر حرام ہے' خواہ سلام کا جواب دینے کے لیے ہی کیوں نہ ہو' البتہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزر رہا ہو' تو اسے اشارے کے ذریعے روکا جاسکتا ہے' جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

۱۸۴۰- اخرجه الترمذي في الصلاة (۵۸۸) باب: ما ذكر في الالتفات في الصلاة' و احمد في المسند (۲۷۵/۱)' و ابو داود: كما في التحفة (۱۱۷/۵)' و البيهقي (۱۳/۲) من رواية وكيع باسناده- و قال ابو داود: (وهذا اصح)- اه- وقد استطرد الشيخ احمد شاكر في الكلام على هذا الحديث في شرحه لسنن الترمذي و مسند احمد (۲۴۸۵' ۲۴۸۶)-

۱۸۴۱- اخرجه ابو داود في الصلاة (۹۴۴) باب: الاشارة في الصلاة' قال: حدثنا عبد الله بن سعيد ... فذكره- و اخرجه الطحاوي في شرح المعاني في الصلاة (۴۵۳/۱) باب: الاشارة في الصلاة- وقال ابو داود: (هذا الحديث وهم)- اه- و قد اعله الدارقطني ايضا في العلل الآتية- و اما الجزء الخاص بالتسبيح للرجال و التصفيق للنساء' فقد ورد باسانيد صحيحة عند البخاري في العمل في الصلاة (۱۲۰۳) و مسلم في الصلاة (۴۲۲)' و غيرهما- لكن من غير طريق ابي غطفان- وحديث النهي عن الاشارة رده الطحاوي من حيث معناه' استطرد في ذلك في (المعاني) الموضع السابق-

مالکیہ یہ کہتے ہیں: سلام کا جواب ہاتھ یا سر کے اشارے سے دینا لازم ہے اور سلام کے لیے پہلے اشارہ کر لینا بھی ایک قول کے مطابق مالکیوں کے نزدیک جائز ہے۔ اسی طرح کسی بھی ضرورت کی وجہ سے اشارہ کرنا بھی جائز ہے' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے' وہ معمولی ہونا چاہیے' ورنہ اسے ممنوع قرار دیا جائے گا۔

چھینک کا جواب دینے کے لیے اشارہ کرنا مکروہ ہے۔[1]

1842- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ غَطَفَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَشَارَ فِىْ صَلَاتِهِ اِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ . قَالَ لَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ اَبُوْ غَطَفَانَ هٰذَا رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ . وَآخِرُ الْحَدِيْثِ زِيَادَةٌ فِى الْحَدِيْثِ وَلَعَلَّهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ اِسْحَاقَ وَالصَّحِيْحُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ كَانَ يُشِيْرُ فِى الصَّلَاةِ رَوَاهُ اَنَسٌ وَّجَابِرٌ وَّغَيْرُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ اَيْضًا .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز کے دوران کوئی ایسا اشارہ کرے جو سمجھ میں آ جائے تو وہ شخص دوبارہ اپنی نماز ادا کرے گا۔

اس روایت کا ایک راوی مجہول ہے' اور روایت کا آخری حصہ روایت میں اضافہ ہے' ہو سکتا ہے' یہ راوی کے الفاظ ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مستند طور پر ثابت ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اشارہ کر دیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو حضرت انس' حضرت جابر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شیخ ابوالحسن (یعنی امام دارقطنی) فرماتے ہیں: اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم نے بھی روایت کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معاویۃ بن اعین نیسابوری، خراسانی، نزیل بغداد ثم مکۃ، متروک- مع معرفتہ- لانہ کان یتلقن، وقد اطلق علیہ ابن معین کذب، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 229ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۹۷) (ت ۶۳۵۰)۔

1843- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْعَجَمِيُّ وَخُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ

---

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از شیخ عبدالرحمٰن الجزیری' کتاب الصلوٰۃ' باب الاشارۃ فی الصلوٰۃ

۱۸۴۲- ابو غطفان بن طریف المری: نقل الدارقطنی ھنا عن ابن ابی داود انہ جہلہ' بینما قال النسائی: ابو غطفان ثقۃ- و قال ابن معین: ثقۃ- ینظر: تہذیب الکمال للمزی (۳۴/ ۱۷۷-۱۷۸)- وقد اشار ابن ابی داود و الدارقطنی الی ورود الاشارۃ فی الصلاۃ من حدیث انس' و جابر' و ابن عمر' و عائشۃ- و یاتی تخریج حدیث انس و ابن عمر-

يُشِيرُ فِي الصَّلاةِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اشارہ کرلیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مسعود بن یوسف نیسابوری، ابوجعفر بن عجمی، نزیل طرسوس ومصیصۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۹۵) (ت ۶۳۲۸)۔

1844- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اشارہ کردیا کرتے تھے۔

13-باب مَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا.

باب 13: جو شخص صبح کی نماز میں سورج نکلنے سے پہلے ایک سجدہ پالے اس نے نماز کو پالیا

1845- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَوْرٍ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ وَّوَفَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ ال

١٨٤٣- اخرجه عبد الرزاق في الصلاة (٣٢٧٦) باب: الاشارة في الصلاة' و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد في المسند (١٣٨/٣) و ابو داود في الصلاة (٩٤٣) باب: الاشارة في الصلاة' و ابن خزيمة في الصلاة (٨٨٥) و البيهقي في الصلاة (٢٦٢/٢) باب: الاشارة فيما ينوبه في صلاته: يريد بها افهاماً-

١٨٤٤- اخرجه البيهقي في الصلاة (٢٦٢/٢) باب: الاشارة فيما ينوبه في صلاته يريد بها افهاماً' من طريق عبد الرزاق به-و اخرجه الطحاوي في المعاني (٤٥٣/١- ٤٥٤) باب: الاشارة في الصلاة من وجوه اخرى عن نافع عن ابن عمر' به-قال الطحاوي: (ففي هذه الآثار قد دل على ان الاشارة لا تقطع الصلاة' و قد جاءت مجيئا متواترا' غير مجيء الحديث الذي خالفها' فهي اولى منه- وليست الاشارة في النظر من الكلام في شيء: لان الاشارة انما هي حركة عضو' و قد راينا حركة سائر الاعضاء غير اليد في الصلاة لا تقطع الصلاة فكذلك حركة اليد)- اه -والحديث اخرجه احمد في المسند (١٢/٦)' و ابو داود في كتاب الصلاة (٩٢٧) باب رد السلام في الصلاة' و الترمذي في ابواب الصلاة (٣٦٨) باب ما جاء في الاشارة في الصلاة- من طريق هشام بن سعد عن نافع عن ابن عمر قال: قلت لبلال: كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه و هو في الصلاة؟ قال: (كان يشير بيده)- و قال الترمذي- وقال الترمذي: حسن صحيح - و اخرجه الحميدي رقم (١٤٨)' و احمد (١٠/٢)' و النسائي (٥/٣)' و ابن ماجه رقم (١٠١٧) و ابن خزيمة في صحيحه (٨٨٨)' من طريق سفيان بن عيينة' قال: حدثنا زيد بن اسلم عن عبد الله بن عمر قال: (اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجد قباء يصلي فيه' فجاءت رجال من الانصار يسلمون عليه- فسالت صهيبا- و كان معه-: كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرد عليهم؟ قال: كان يشير بيده)-

١٨٤٥- اخرجه احمد في مسنده (٣٩٩/٢) من طريق زائدة قال: حدثنا عبد الله بن ذكوان ابو الزناد فذكره- و اخرجه النسائي (٢٧٣/١) و ابن خزيمة رقم (٩٨٥)' و ابن حبان في صحيحه رقم (١٤٨٤) من طرق عن الاعرج عن ابي هريرة' به- و اخرجه زيد بن اسلم عن ابي صالح و بسر بن سعيد و الاعرج -ثلاثتهم- عن ابي هريرة' به- اخرجه ابن ماجه في الصلاة (٦٩٩) باب: وقت الصلاة في العذر و الضرورة' و ابو عوانة في صحيحه (٣٥٨/١)' و الطيالسي (٢٣٨١)' و البيهقي في الصلاة (٣٧٨/١)- و اخرجه سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة مختصرا' اخرجه ابن خزيمة في صحيحه (٩٨٥) و الطحاوي في المعاني (١٥٠/١)- و له طرق اخرى مبسوطة في تخريج هذا الكتاب-

بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا اَوْ سَجْدَةً قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کا ایک سجدہ پالے اس نے اس نماز کو پالیا' یا سورج غروب ہونے سے پہلے (عصر کی نماز کا) سجدہ پالے اس نے اس نماز کو پالیا۔

•••———•••———•••

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

یہ بات جان لیں کہ جب پوری نماز کو اس کے اس وقت میں ادا کیا جائے جو وقت اس نماز کے لیے مخصوص ہے تو پھر اس نماز کو ''ادا'' سمجھا جائے گا۔

اگر کسی ایسے خلل کی وجہ سے جس سے نماز ٹوٹ گئی ہو' اسی وقت میں نماز کو دوبارہ ادا کیا جائے گا' تو اسے ''اعادہ'' کہا جاتا ہے اور اگر وقت کے گزر جانے کے بعد نماز کو ادا کیا جائے تو وہ ''قضاء'' شمار ہوتی ہے' کسی بھی واجب کو اس کے مخصوص وقت کے بعد ادا کرنے کو قضاء کہا جاتا ہے۔

اگر کوئی نمازی نماز کے کچھ حصے کو اس کے مخصوص وقت کے اندر ادا کر لیتا ہے تو کیا اس کی وہ نماز ادا شمار ہوگی؟

فقہاء کی اس بارے میں دو آراء ہیں۔

پہلی رائے احناف کی ہے اور حنابلہ کی بھی رائے یہی ہے جبکہ دوسری رائے مالکیوں اور شوافع کی ہے۔

پہلی رائے جو احناف اور حنابلہ کی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول دو روایات میں سے مستند روایت کے مطابق ہے' وہ یہ ہے: اگر کوئی نمازی نماز کے لیے مختص وقت میں اتنا وقت پالیتا ہے' وہ اس میں تکبیر تحریمہ کہہ لے تو اس کی وہ ساری نماز ادا شمار ہوگی۔ قضاء شمار نہیں ہوگی خواہ اس نے کسی عذر کی وجہ سے اس نماز کو مؤخر کیا ہو جیسے حیض والی عورت اس وقت میں پاک ہوئی ہو یا دیوانہ شخص اسے افاقہ ہو گیا ہو یا کسی عذر کے بغیر اس نماز کو مؤخر کیا گیا ہو۔

اس کی دلیل سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول یہ روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کے ایک سجدے کو پالیتا ہے یا سورج کے نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کے ایک سجدے کو پالیتا ہے' وہ اس نماز کو پالیتا ہے''۔

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ اپنی نماز کو مکمل کرے''۔

اس کی مثال اس طرح ہوگی جیسے مسافر شخص مقیم کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتا ہے یا کوئی شخص بعد میں آ کر جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے تو باقی نماز اس نماز کے تابع ہوگی جو وقت میں ادا کی گئی ہے۔

جبکہ دوسری رائے مالکیوں اور شوافع کی صحیح تر روایت کے مطابق رائے ہے۔
اگر ایک رکعت دونوں سجدوں سمیت وقت کے اندر ادا کر لی جائے تو ساری نماز وقت کے اندر شمار ہوگی اور اگر ایک رکعت سے کم نماز وقت کے اندر ادا کی گئی تو ساری نماز قضاء شمار ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے: صحیحین میں یہ روایت منقول ہے:
''جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی' اس نے اس نماز کو پالیا'' یعنی اس کی وہ نماز ادا شمار کی جائے گی۔
اس کا مفہوم یہ ہے: جس شخص کو پوری ایک رکعت (نماز کے مخصوص وقت کے دوران) نہ ملی ہو' اس کی نماز کو ادا نہیں سمجھا جائے گا۔
ان دونوں میں فرق یہ ہے: ایک رکعت نماز کے اکثر افعال پر مشتمل ہوتی ہے اور بعد کے افعال عام طور پر پہلی رکعت کا اعادہ ہوتے ہیں اور اس کے تابع ہوتے ہیں۔
بظاہر یہی رائے درست سمجھی جاتی ہے کیونکہ سجدے سے مراد رکعت بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور محدثین کی ایک جماعت نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں:
''جو شخص صبح کی ایک رکعت کو پالے (اس نے اس نماز کو پالیا)'' [1]

14-باب تَكْرَارِ الْمَسَاجِدِ.

باب 14: کئی مسجدیں بنانا

1846- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ مَسَاجِدَ مَعَ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْمَعُ اَهْلُهَا تَاْذِينَ بِلَالٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيُصَلُّوْنَ فِي مَسَاجِدِهِمْ اَقْرَبُهَا مَسْجِدُ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ مَبْذُوْلٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ وَمَسْجِدُ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَمَسْجِدُ بَنِيْ عُبَيْدٍ وَمَسْجِدُ بَنِيْ سَلِمَةَ وَمَسْجِدُ بَنِيْ رَاتِجٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَمَسْجِدُ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَمَسْجِدُ بَنِيْ غِفَارٍ وَمَسْجِدُ اَسْلَمَ وَمَسْجِدُ جُهَيْنَةَ وَيَشُكُّ فِي التَّاسِعِ.

☆☆ بکیر بن اشج بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی مسجد مبارکہ کے ساتھ نو مسجدیں تھیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ان مسجدوں کے آس پاس رہنے والے لوگ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سنتے تھے لیکن وہ اپنی مسجدوں میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے' ان میں سب سے زیادہ قریب مسجد بنو عمرو تھی' جس کا تعلق بنو نجار سے تھا' ایک مسجد بنو ساعدہ تھی' ایک مسجد بنو عبید تھی' ایک مسجد بنو سلمہ تھی' ایک مسجد بنو راتج تھی جس کا تعلق بنو عبدالاشہل سے تھا' ایک مسجد بنو زریق تھی' ایک مسجد بنو غفار تھی' ایک مسجد اسلم تھی اور ایک مسجد جہینہ تھی' نویں مسجد کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ' از ڈاکٹر وہبہ زحیلی

۱۸۴۶- ورد من غير وجه ان بعض الصحابة اتخذ مسجداً في بيته او قريباً من داره' وذلك في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] التصميم بتسع' فلم نره الا في هذا الاثر الضعيف الاسناد لارساله وضعف راويه ابن لهيعة.

15-باب الْإِعَادَةُ عَلٰى مَنْ يُصَلِّي اِلٰى رَجُلٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَهُ.

باب15: جو شخص کسی دوسرے شخص کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرے جسے وہ اپنے سامنے قبلے کی سمت میں دیکھ رہا ہو اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم ہے

1847- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَاٰى رَجُلاً يُصَلِّي اِلٰى رَجُلٍ فَاَمَرَهُ اَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ اَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ .فَقَالَ اِنَّكَ صَلَّيْتَ وَاَنْتَ تَنْظُرُ اِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَهُ .

☆☆ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو دوسرے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ نماز ادا کرے اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں تو مکمل نماز ادا کر چکا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے نماز ایسی حالت میں ادا کی ہے تم قبلہ کی سمت میں ایک دوسرے شخص کی طرف دیکھ رہے تھے۔

•••——•••——•••

کسی انسان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت

کسی انسان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح شیخ ابن بطال تحریر کرتے ہیں:

علماء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کوئی دوسرا شخص اس کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔ تاہم اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: انسان کا نماز کے دوران کسی دوسرے شخص کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے (یعنی دوسرے شخص کو سترے کے طور پر آگے کرنا مکروہ ہے)۔

نافع نے یہ بات نقل کی ہے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مسجد میں سترہ بنانے کے لیے کوئی ستون نہیں ملتا تھا تو وہ مجھے یہ ہدایت کرتے تھے کہ میں ان کی طرف اپنی پیٹھ کرلوں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

شیخ اشہب نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کوئی شخص کسی دوسرے کی پیٹھ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرلے لیکن کسی دوسرے شخص کے پہلو کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔

۱۸۴۷- اخرجه ابو داود في المراسيل ص (۸۱) باب: ما جاء في السترة في الصلاة عن محمد بن كثير باسناده و من طريق ابي داود ساقه المصنف هنا- و محمد بن الحنفية لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم - و عبد الاعلى: هو ابن عامر صدوق لكنه يهم: كما قال الحافظ في التقريب (۱/۴۶۵)-

ابراہیم نخعی اور قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے' جب کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو' تو وہ کسی دوسرے شخص کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔
حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے' انسان کسی نمازی کے لیے سترہ بن سکتا ہے۔ حسن بصری نے یہاں یہ شرط عائد نہیں کی ہے' سترہ بننے والا شخص بیٹھا ہوا ہو اور نہ ہی انہوں نے یہ شرط عائد کی ہے' دوسرے شخص کی پیٹھ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جا سکتی ہے۔
فقہائے احناف' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' اگر کچھ لوگ بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے بھی نماز ادا کی جا سکتی ہے (جبکہ ان کی پیٹھ کی طرف رخ کیا گیا ہو)۔
ابن سیرین نے یہ بات بیان کی ہے' کوئی شخص کسی نمازی کے لیے سترہ نہیں بن سکتا ہے۔ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہاں حدیث نقل کی ہے) اس باب کی یہ حدیث ان فقہاء کی دلیل ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی انسان نمازی کے لیے سترہ بن سکتا ہے کیونکہ اس حدیث' میں یہ بات مذکور ہے' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو ایک خاتون تھیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان میں موجود تھیں' تو کسی مرد کی طرف بدرجہ اولیٰ رخ کر کے نماز ادا کی جا سکتی ہے۔
جن فقہاء نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے' انہوں نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے' جب کوئی مرد کسی نمازی کے سامنے بیٹھا ہوا ہو گا' تو اس بات کا اندیشہ موجود ہو گا کہ انسان کی توجہ نماز کے دوران اسی شخص کی طرف مذکور رہے گی۔ یہی وجہ ہے' جب کچھ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ کر بات چیت کر رہے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کچھ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض افراد کا رخ اس نمازی کی طرف ہو گا۔ تاہم یہ اُمید ہے' گنجائش موجود ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی بات چیت کرنے والے لوگوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔
سعید بن جبیر کہتے ہیں: جب لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے متعلق بات چیت کر رہے ہوں تو ایسے لوگوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

16- باب تَخْفِيفِ الْقِرَاءَةِ لِحَاجَةٍ.

باب 16: کسی کام کی وجہ سے قرأت کو مختصر کر دینا

1848- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ مِنَ الأَئِمَّةِ طَرَّادِينَ . زَادَ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ قَتَادَةُ لاَ

[1] شرح ابن بطال' ابوالحسن علی بن خلف بن عبدالملک بن بطال ''شرح صحیح بخاری''
۱۸۴۸- اخرجه المصنف من طريق ابي داود' و هو عند ابي داود في المراسيل ص (۸۷) باب: ما جاء في تخفيف الصلاة۔

اَعْلَمُ الطَّرَّادِيْنَ اِلَّا الَّذِينَ يُطَوِّلُوْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَطْرُدُوْنَهُمْ عَنْهُ.

★★ حضرت عباس جشمی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بعض امام بھگانے والے تے ہیں۔

اس روایت کے راوی قتادہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہاں بھگانے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو امامت کے دران طویل قرأت کرتے ہیں یہاں تک کہ لوگ انہیں چھوڑ کر چلے جائیں۔

اویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عبداللہ جشمی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ وذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۴۸۹) (ت ۳۲۱۲)، وتھذیب (۱۴/۲۶۴)۔

1849- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سفْيَانُ عَنْ اَبِي السَّوْدَاءِ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَاَ بِسِتِّيْنَ اٰيَةً فَسَمِعَ وْتَ صَبِيٍّ فَرَكَعَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ اٰيَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَ .

★★ ابن سابط بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی' آپ ﷺ نے ں میں سات آیات تلاوت یں' پھر آپ نے ایک بچے (کے رونے) کی آواز سنی تو آپ رکوع میں چلے گئے' پھر اس کے بعد آپ (دوسری رکعت ں) کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے دو آیات کی تلاوت کی اور رکوع میں چلے گئے۔

اویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن سابط، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبداللہ بن سابط، وھو صحیح، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبد د بن عبدالرحمٰن، جمحی مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ بکثرت مرسل روایات نقل کرتے ہیں۔ یہ ابعیوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 118ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۷۹) (ت ۳۸۹۲)۔

1850- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ بِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ اُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ الْخَفِيْفَةِ اَوِ الْقَصِيْرَةِ.

- ساقه المصنف من طريق ابي داود' و هو عند ابي داود في المراسيل ص (۸۷) باب: ما جاء في تخفيف الصلاة-
- اخرجه مسلم في صحيحه كتاب الصلاة: (۱۹۱/۴۷۰) باب امر الائمة بتخفيف الصلاة في تمام' و ابن خزيمة في صحيحه (۳/۵۰) م (۱۶۰۹) من طريق جعفر بن سليمان الضبعي به-و قد ورد الحديث بمعناه من طرق عن انس مرفوعا بلفظ: (اني لا دخل في الصلاة' ما اريد اطالتها' فاسمع بكاء الصبي: فاتجوز في صلاتي: مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه)-اخرجه يزيد بن زريع عن سعيد بن ابي روبة عن قتادة عن انس' به- اخرجه البخاري في الاذان (۷۰۹) (۷۱۰) باب: من اخف الصلاة عند بكاء الصبي' و مسلم في الصلاة (۴۷۰) باب امر الائمة بتخفيف الصلاة في تمام' و ابن ماجه في اقامة (۹۸۹) باب: الامام يخفيف الصلاة اذا حدث امر- و اخرجه حميد عن س' به- اخرجه الترمذي في الصلاة (۳۷۶) باب: ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اني لا سمع بكاء الصبي في الصلاة: فخفف)-

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنی ماں کے ساتھ موجود کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تھے آپ اس وقت نماز کی حالت میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (چھوٹی سی سورت پڑھ کر) رکوع میں چلے جایا کرتے۔

1851- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِى رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِى ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ قَالَ قَالَ لِى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَكْشِفْ عَنْ فَخِذِكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَّلَا مَيِّتٍ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنے زانوں کو کسی کے سامنے بے پردہ نہیں کرنا اور کسی بھی زندہ یا مرحوم شخص کے زانوں کی طرف نہیں دیکھنا (کیونکہ زانوں ستر کا حصہ ہیں)۔

1852- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى يَحْيَى الْكَعْبِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُؤَذِّنٌ يُطْرِبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْاَذَانَ سَهْلٌ سَمْحٌ فَاِنْ كَانَ اَذَانُكَ سَمْحًا سَهْلًا وَّاِلَّا فَلَا تُؤَذِّنْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مؤذن تھا جو طربیہ انداز میں اذان دیتا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان آسان اور نرمی کا کام ہے اگر تم آسانی اور نرمی کے ساتھ اذان دے سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ اذان نہ دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابی یحییٰ کعبی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: نقل عن ثقات بما لا یشبہ حدیث اثبات۔ وقال حافظ: ھالک یاتی بالمناکیر عن اثبات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۱۹۴)۔

1853- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

۱۸۵۱- تقدم تخریجه في باب بیان العورة و الفخذ منها-
۱۸۵۲- اخرجه ابن حبان في (المجروحین) (۱۳۷/۱) ترجمة: (اسحاق بن ابي یحیی الکعبي) من طریق علي بن معبد' باسناده مثله
حبان: (ولیس لهذا الحدیث اصل من حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم)- اه-قلت: واسحاق الکعبي هالك' یاتي بالمناکیر
الاثبات: کذا قال الذهبي' و قال ایضا: (ومن اوابده عن ابن جریج حدیث: ان کان اذانك سهلاً سمحاً و الا فلا تؤذن)-وقال ابن
في الکامل (۵۵۰/۱- بتحقیقنا): (لم ار له الا مقدار عشرة او اقل' و مقدار ما رایته منکر)- ینظر: لسان المیزان (۳۸۰/۱)-
۱۸۵۴- هکذا اخرجه الدارقطني عن کعب موقوفًا علیه- و قد روي مرفوعًا من وجه آخر-اخرجه ناهض بن سالم الباهلي: حدثنا عمار ابو
هاشم عن الربیع بن لوط عن عمه البراء بن عازب عن النبي صلی الله علیه وسلم : (من صلی قبل الظهر اربعًا کان کمن تهجد
من لیلته ومن صلاهن بعد العشاء کن کمثلهن من لیلة القدر)- اخرجه الطبراني في الاوسط (۶۳۳۸)- و قال الطبراني: (لم یرو هذا
الحدیث عن الربیع بن لوط الا عمار ابو هاشم' تفرد به ناهض بن سالم)- اه-قال الهیثمي في المجمع (۲۲۱/۲): وفیه ناهض بن سالم
الباهلي وغیره و لم اجد من ذکرهم)- اه-

بْنُ اَيْمَنَ مَوْلٰى بَنِى مَخْزُوْمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَيْمَنَ عَنْ تُبَيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَقَرَاَ فِيْهِنَّ وَاَحْسَنَ رُكُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ كَانَ اَجْرُهُ كَاَجْرِ مَنْ صَلَّاهُنَّ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ .

★★ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت ادا کرے' ان میں قرأت کرے' ان میں اچھی طرح رکوع اور سجدہ کرے تو اس شخص کو اس نماز کا اسی طرح اجر ملے گا جس طرح شب قدر میں ان رکعت کو ادا کرنے کا اجر ملتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالواحد بن ایمن مخزومی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوقاسم مکی، لا باس بہ، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۶۳۰) (ت ۴۲۹۶)۔

○ تبیع بن عامر حمیری ابن ماراۃ کعب، یکنی ابا عبیدۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ عالم بالکتب قدیمۃ، یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مخضرم۔ انظر: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۸۰۲)۔

1854- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا النُّفَسَاءُ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حیض اور نفاس والی عورتیں قرآن کا کوئی بھی حصہ تلاوت نہ کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن مروان۔ روی حاکم عن دارقطنی، قال: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کا انتقال 290ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۱/۱۳۳)۔

1855- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ

1854- اخرجه ابو نعيم في الحلية (٤/٢٢) و ابن عدي في الكامل (٦/٢١٧٢) من طريق محمد بن الفضل به- قال ابن عدي: (و هذا لا يرويه الا عن محمد بن الفضل عن ابيه عن طاوس)-قلت: و محمد بن الفضل: كذبه ابن معين وغيره- ينظر: تهذيب الكمال (٢٦/ ٢٨٠)-و ابوه ضعفه الفلاس و ابن عدي ايضاً- ينظر: الجرح والتعديل (٧/ ٦٤) و الميزان (٣/ ٣٥٤)-و اخرجه الدارقطني (١/ ١٢١) باب النهي للجنب و الحائض عن قراءة القرآن من طريق يحيى ابن ابي انيسة عن ابي الزبير عن جابر من قوله- و اعله الدارقطني بيحيى بن ابي انيسة-وقال البيهقي (١/ ٨٩): (وروي عن جابر بن عبد الله من قوله في الجنب و الحائض و النفساء و ليس بقوي)- اه -واخرجه ابن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر نحوه- اخرجه ابن المنذر في الاوسط (٢/ ٩٧) (٦٢١) و سبق الكلام في ابن لهيعة ايضا- و قد ضعفه مرفوعا ابن عبد الهادي في التنقيح (١/ ٤٢٤-٤٢٥) و الزيلعي في (النصب) (١/ ١٩٥) و ضعفه ابن حجر في التلخيص (١/ ١٣٨) مرفوعا و موقوفا- و للحديث شاهد من حديث ابن عمر -رضي الله عنه- سبق تخريجه عند الدارقطني-

1855- تقديم تخريجه قريبا في باب الصلاة على القبر-

عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهُ قَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ . اَوْ اَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ .

★★ حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ وہ ایک ایسی صورتِ حال سے دوچار ہو گئے ہیں جس نے انہیں مصروف کر دیا ہے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن یزید ازدی مدائنی، منکر حدیث؛ کما قالہ ابن عدی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۸۸/۴)۔

1856- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ اَعْمَى اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَسْمَعُ النِّدَاءَ وَلَعَلِّي لَا اَجِدُ قَائِدًا .قَالَ اِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ فَاَجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

★★ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اذان کی آواز سنتا ہوں لیکن بعض اوقات مجھے ساتھ لے کر آنے والا کوئی شخص نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اذان کی آواز سنو تو اللہ کی طرف دعوت دینے والے شخص کی دعوت قبول کرو (یعنی نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد میں آؤ)۔

1857- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اجْعَلُوْا اَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ فَاِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ . هٰذَا عِنْدِي هُوَ عُمَرُ

۱۸۵۶- اخرجه ابو نعيم في اخبار اصبهان (۱۲۲/۲) من طريق محمد بن سليمان بن ابي داؤد' به- و سليمان بن ابي داؤد: قال ابن حبان في المجروحين (۳۳۱/۱): (منكر الحديث جدا يروي عن الاثبات ما يخالف حديث الثقات،حتى خرج عن حد الاحتجاج به الا فيما وافق الاثبات من رواية ابنه عنه) - اه -قال ابن ابي حاتم في العلل (۱۵۹/۱) (۴۴۹): (سالت ابي عن حديث اخرجه محمد بن سليمان بن ابي داؤد الحراني عن ابيه عن عبد الكريم الجزري عن زياد بن ابي مريم عن عبد الله ابن معقل عن كعب بن عجرة ان اعمى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم .....) فذكر الحديث' ثم قال: (قال ابي: هذاحديث منكر' و محمد بن سليمان منكر الحديث' و ابوه ضعيف جدا) اه -قلت: لكن ورد معناه من وجه صحيح' فاخرجه مسلم في المساجد (۶۵۳) باب: يجب اتيان المسجد على من سمع النداء' من حديث ابي هريرة قال: اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل اعمى- فقال: يا رسول الله' انه ليس لي قائد يقودني الى المسجد- فسال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرخص له فيصلي في بيته- فرخص له- فلما ولى دعاه ' فقال: (هل تسمع النداء بالصلاة؟) فقال: نعم- قال: (فاجب)-

۱۸۵۷- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۴۷۲/۱) من طريق المصنف' به- و اخرجه البيهقي في الكبرى (۹۰/۳) في الصلاة' باب (اجعلوا ائمتكم خياركم) من طريق الحسين ابن نصر' به- وقال: (اسناد هذا الحديث ضعيف)- اه- و قال ابن القطان ..... كما في نصب الراية (۲۶/۲): (و حسين بن نصر لا يعرف)- اه-

بْنُ يَزِيْدَ قَاضِي الْمَدَائِنِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنے بہترین لوگوں کو اپنا امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان نمائندے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

میرے نزدیک اس روایت کا راوی عمر بن یزید مدائن کا قاضی ہے۔

17-باب نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَهُ.

باب 17: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات سے منع کرنا کہ امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس سے پیچھے ہوں

1858- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ زَحْمَوَيْهِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِيْ اَسْفَلَ مِنْهُ .لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ زِيَادٍ الْبَكَّائِيِّ وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ هَمَّامٍ فِيْمَا اَعْلَمُ.

★★ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس سے پیچھے موجود ہوں۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اس سے نیچے زمین پر موجود ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ واسطی، لقبہ: زحمویہ۔ وثقہ اسلم فی تاریخ واسط۔ قال اسلم: وان کا انتقال 235ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۲/۵۶۴)۔

1859- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْاَسْلَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسَى عَنِ الْقَاسِمِ الشَّامِيِّ - مِنْ وَلَدِ سَامَةَ بْنِ لُؤَيٍّ - عَنْ مَرْثَدِ بْنِ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ - وَكَانَ بَدْرِيًّا - قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَرَّكُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ فَاِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ .اِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ .وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ضَعِيْفٌ .

۱۸۵۸- اخرجه ابو داود في الصلاة (۵۹۷) باب: الامام يقوم مكاناً ارفع من مكان القوم' من طريق يعلى' ثنا الاعمش' باسناده- و فيه قصة- وهو كذلك عند ابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۵۲۳)- و اخرجه ابو داود (۵۹۸) بنحوه من حديث حذيفة بن اليمان' و فيه قصة لحذيفة مع عمار-

۱۸۵۹- اخرجه الحاكم (۳/۲۲۲) في الفضائل من يحيى بن يعلى' به- و اخرجه الطبراني من وجوه من حديث يحيى بن يعلى به: كما في نصب الراية للزيلعي (۲/۲۶)' و قال الهيثمي في المجمع (۲/۶۷): (اخرجه الطبراني في الكبير' و فيه يحيى بن يعلى الاسلمي' و هو ضعيف)- وقد مضى شاهد لهذا الحديث من رواية ابن عمر' و هو الحديث قبل السابق-

☆☆ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو جائے تو تمہارے بہترین لوگ تمہاری امامت کریں کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان نمائندے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس روایت کی سند ثابت نہیں ہے' اس روایت کا راوی عبداللہ بن موسیٰ ضعیف ہے۔

•••——•••——•••

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا حکم

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا حکم کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح شیخ ابن بطال تحریر کرتے ہیں:

اس مسئلے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اگر امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہو' تو اس کا حکم کیا ہوگا؟ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' ایسا کرنا جائز ہے۔ انہوں نے دلیل کے طور پر اس روایت کو پیش کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے' امام اپنے پیچھے موجود مقتدیوں کو تعلیم دینے کا ارادہ کرے گا اور سجدہ زمین پر کرے گا۔

اس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف چہرہ مبارک کر کے یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ فیصلہ اس لیے کیا تھا تاکہ تم لوگ میری پیروی کرو اور میرے نماز کے طریقے سے واقفیت حاصل کرلو۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نمازِ جمعہ سے متعلق باب میں نقل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' ایسا کرنا مکروہ ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: البتہ ایسی صورت میں نماز ادا ہو جائے گی۔[1]

---

[1] شرح ابن بطال' ابوالحسن علی بن خلف بن عبدالملک بن بطال ''شرح صحیح بخاری''

کِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

1- باب بلاعنوان

1860- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ . وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب لوگ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اور وہ لوگ نماز قائم کریں' زکوٰۃ ادا کریں تو وہ اپنی جان اور اپنے مال مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ ان کا حق برقرار رہے گا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا (پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ مجھے ایک ایسی رسّی کی ادائیگی سے بھی انکار کریں جسے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس بات پر بھی ان کے ساتھ جنگ کروں گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن سہل بن ابراہیم اعرج بغدادی، اصلاً من خراسان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ

١٨٦٠- اخرجه المروزي في مسند ابي بكر (٧٧-١٤٠) من وجوه عن عمرو بن عاصم' به- و اخرجه النسائي في تحريم الدم (٧/ ٧٦-٧٧)' و ابو يعلى في مسنده (٦٨) من رواية عمرو بن عاصم' به- و في اسناده عمران القطان: و هو عمران بن داود القطان البصري' لم يرو عنه يحيى بن سعيد' و ليس هو بشي.: هكذا قال ابن معين' فيما نقله عنه الدوري- و قال ابن معين: ليس بالقوي' و قال ايضاً : ضعيف' و قال مرة: كان يرى راي الخوارج' و لم يكن داعية- و ضعفه النسائي' و ابن عدي و غيرهما- و من ثم قال ابن حجر في (التقريب): (صدوق يهم' و رمي براي الخوارج)- اه- ينظر: تاريخ الدوري عن ابن معين (٢/ ٤٣٧)' و رواية ابن محرز عنه (رقم/ ١٥٦)' و تهذيب الكمال (٢٢/ ٣٢٩- ٣٣٠)- و قد خولف عمران في روايته لهذا الحديث عن معمر' اشار الى ذلك الترمذي عقب حديث رقم (٢٦١٠)- وقد ورد من وجه آخر عن انس- رضي الله عنه- لم يذكر ابان بكر' فاخرجه حميد عن انس ابن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (امرت ان اقاتل......) الحديث' بنحوه من مسند انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بلا واسطة- اخرجه البخاري في الصلاة (٣٩٢) باب: فضل استقبال القبلة' و ابو داود في الجهاد (٢٦٤١) باب: علام يقاتل المشركون؟ و الترمذي في الايمان (٢٦٠٨) باب: ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم : (امرت بقتالهم حتى يقولوا: لا اله الا الله' و يقيموا الصلاة)' و النسائي في تحريم الدم (٧/ ٧٦)- و راجع العلل لابن ابي حاتم (٢/ ١٥٩) (١٩٧٠)' و مجمع الزوائد (١/ ٣٠)-

ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۷۸۲) (ت ۵۴۳۸)۔

1861- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيْلَ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اُمِرْتُ بِثَلَاثَةٍ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيْمُوا الصَّلاَةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے تین باتوں کا حکم دیا گیا ہے' مجھے یہ حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' وہ نماز ادا کریں' زکوٰۃ ادا کریں' جب وہ ایسا کرلیں گے تو اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے البتہ ان کا حق باقی رہے گا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

1862- حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيْمُوا الصَّلاَةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حَرُمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمایا ہے: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں

۱۸۶۱- اخرجه ابن ماجه في المقدمة (۱/ ۲۷) باب: في الايمان (۷۱) من رواية ابي جعفر عن يونس عن الحسن عن ابي هريرة- و ابو جعفر الرازي ضعيف: سبقت ترجمته- و الحسن لم يسمع من ابي هريرة: كما قال الترمذي في مواضع من (السنن) له- و قاله النسائي ايضاً. ينظر: تحفة الاشراف للمزي (۹/ ۲۱۷، ۲۱۹)- و الحديث قد اخرجه البخاري في صحيحه في كتاب الصلاة (۳۹۲) باب: فضل استقبال القبلة. يستقبل باطراف رجليه القبلة- و ابو داود (۲۶۴۱) و الترمذي (۲۶۰۸) و النسائي (۷/ ۷۵، ۷۶) (۸/ ۱۰۹) و احمد في (۳/ ۹۹، ۲۲۴) من طرق عن حميد عن انس بلفظ: (امرت ان اقاتل الناس......) الحديث-

۱۸۶۲- اخرجه ابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۲٤۸) من طريق محمد بن ابان عن ابي نعيم' به- و اخرجه احمد في مسنده (۲/ ۳٤٥) من طريق عبد الواحد بن زياد عن ابي العنبس' به-و كثير بن عبيد: ذكره ابن حبان في (الثقات) (۵/ ۳۳۰)- و قال ابن حجر في (التقريب) (۲/ ۱۳۲): (مقبول)- و ابنه سعيد بن كثير: و ثقه ابن معين و الدارقطني' و قال ابو حاتم: صالح الحديث' وذكره ابن حبان في (الثقات). ينظر: تاريخ الدوري عن ابن معين (۲/ ۲۰۶) و الجرح و التعديل (٤/ رقم ۲٤٦) و تهذيب الكمال (۱۱/ ۳۵-۳۶)- و للحديث طرق عن ابي هريرة منها: طريق سعيد بن المسيب عنه- اخرجه البخاري في صحيحه (۶/ ۱۱۲) كتاب الجهاد و السير' باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم الناس الى الاسلام و النبوة و الا يتخذ بعضهم بعضا اربابا ...... الحديث (۲۹٤٦)- و مسلم في صحيحه رقم (۱) كتاب الايمان' و النسائي في السنن (۶/ ٤) من طريق ابن شهاب قال: حدثنا سعيد بن المسيب عن ابي هريرة' به-

نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ ایسا کرلیں گے تو ان کے جان و مال میرے لئے قابلِ احترام ہو جائیں گے۔ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حمدویہ بن سہل بن یزداذ، ابونصر مروزی، سکن بغداد و حدث بھا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ کما جاء فی تاریخ بغداد، ان کا انتقال 327ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۳۲/۵)۔

○ کثیر بن عبید تیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، رضیع عائشۃ، نزل کوفۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۸۰۹) (ت۵۶۵۴)۔

1863- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهْتَدِیْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْهُرِقِ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیُؤْمِنُوْا بِیْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ فَاِذَا اَقَرُّوْا بِمَا جِئْتُ بِهٖ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہ مجھ پر، میری لائی ہوئی (تعلیمات) پر ایمان لائیں، جب وہ میری لائی ہوئی تعلیمات کا اقرار کرلیں گے تو اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے، البتہ ان کا حق برقرار رہے گا اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

2- بَابُ وُجُوْبُ الزَّكَاةِ بِالْحَوْلِ.

باب 2: سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

1864- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحِ الْحَلَبِیُّ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُو التَّقِیِّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) لَا زَكَاةَ فِیْ مَالِ امْرِءٍ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ. رَوَاهُ مُعْتَمِرٌ وَغَیْرُهُ عَنْ عُبَیْدِ

1863- اخرجه مسلم في الايمان (۵۲/۱) باب: الامر بقتال الناس حتى يقولوا: لا اله الا الله محمد رسول الله، و البيهقي في الكبرى (۲/۳) و ابن منده في الايمان (۴۰۲) من رواية العلاء بن عبد الرحمن، به-

1864- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲۸/۲) من طريق الدارقطني، به- و اخرجه البيهقي في سننه (۱۰۴/۴) كتاب الزكاة باب: لا يعد عليهم بما استفادوه من غير نتاجها ... من طريق ابن نمير عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر موقوفا- و على المرفوع فقال: (و اخرجه بقية عن اسماعيل بن عياش عن عبيد الله بن عمر مرفوعا و ليس بصحيح)- اه- ثم ذكر طريق زيد بن اسلم الآتية بعد [illegible] و اسناد ضعيف: اسماعيل بن عياش ضعيف في روايته عن غير الشاميين- و انظر: نصب الراية (۳۲۹/۲)-

اللّٰهِ مَوْقُوْفًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی کے مال میں اس وقت تک زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی جب تک ایک سال نہ گزر جائے۔

دیگر راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن عبدملک بن عمران یزنی-حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 251ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۱۰۲۲) (ت ۷۳۵۰)۔

○ یحییٰ بن محمد بن عبداللہ بن مہران مدنی، مولی بنی نوفل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۶۶) (ت ۷۶۸۸)۔

1865- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْمُسْتَفِيدِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مالِ مستفید میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

۱۸۶۵- اخرجه البيهقي في سننه (۴/ ۱۰۴) كتاب الزكاة' باب لا يعد عليهم بما استفادوه من غير نتاجها...... و ابن الجوزي في التحقيق (۲/ ۲۸)' كلاهما من طريق الدارقطني ' به- اخرجه الترمذي في الزكاة (۳/ ۲۵-۲۶) باب: ما جاء لا زكاة على المال المستفاد حتى يحول عليه الحول (۶۳۱)' و اخرجه البيهقي في الكبرى في كتاب الزكاة (۴/ ۱۰۴) باب: لا يعد عليهم بما استفادوه من غير نتاجها حتى يحول عليه الحول' و البغوي في شرح السنة رقم (۱۵۷۰) من حديث عبد الرحمن بن زيد بن اسلم' به- ثم اخرجه الترمذي عقبه (۶۳۲) من حديث ايوب عن نافع عن ابن عمر' قال: من استفاد مالاً' فلا زكاة فيه حتى يحول عليه الحول عند ربه- وقال الترمذي: (وهذا اصح من حديث عبد الرحمن بن زيد بن اسلم - وروى ايوب و عبيد الله بن عمر و غير واحد عن نافع عن ابن عمر موقوفاً- و عبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث- ضعفه احمد بن حنبل و علي بن المديني وغيرهما من اهل الحديث' و هو كثير الغلط- و قد روي عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان لا زكاة في المال المستفاد حتى يحول عليه الحول- وبه يقول مالك بن انس و الشافعي و احمد و اسحاق- و قال بعض اهل العلم: اذا كان عنده مال تجب فيه الزكاة' ففيه الزكاة- و ان لم يكن عنده سوى المال المستفاد' ما تجب فيه الزكاة لم يجب عليه في المال المستفاد زكاة حتى يحول عليه الحول- فان استفاد مالا قبل ان يحول عليه الحول' فانه يزكي المال المستفاد مع ماله الذي و جبت فيه الزكاة- و به يقول سفيان الثوري و اهل الكوفة)- اه -وقال الدارقطني في (العلل) - كما في (نصب الراية) (۲/ ۳۲۹-۳۳۰)-: (حديث نافع عن ابن عمر عن' و اختلف عليه فيه: فاخرجه اسماعيل بن عياش عنه عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً و اخرجه سويد ابن عبد العزيز عن عبيد الله مرفوعاً' و الصحيح عن عبيد الله موقوفاً: كذا قاله عنه معمر و ابن نمير و محمد بن بشر و شجاع بن الوليد وغيرهم- و اخرجه ايوب عن نافع عن ابن عمر موقوفاً' و كذلك قاله يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر موقوفاً- و اخرجه اسحاق بن ابراهيم الحنيني عن مالك عن نافع عن ابن عمر فرفعه' و لم يرفعه عن مالك غيره' و الصحيح عن مالك موقوف المشهور)- اه-

1866- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِیْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجَوَارِبِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِی الْمَالِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ . قَالَ نَصْرٌ لَا زَكَاةَ فِیْ مَالٍ . وَقَالَ الْبَاقُوْنَ لَيْسَ فِی الْمَالِ زَكَاةٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

یہاں پر بعض الفاظ نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری نزیل بغداد، کاتب واقدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ انظر: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۳/۲)۔

1867- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ مِثْلَهٗ سَوَاءً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ امام محدث حافظ ابوجعفر محمد بن حسین بن موسیٰ بن ابی حنین حنینی کوفی صاحب (المسند)۔ سمع عبیداللہ بن موسیٰ، وابا نعیم، والقعنبی، وابا غسان نهدی ومسدد ا، وحدث (بالموطا) عن قعنبی۔ حدث عنہ ابن مخلد، وابوعبداللہ محاملی وغیرهما۔ وثقہ دارقطنی وغیرہ۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا۔ انظر: "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۲۴۳/۱۳): و تاریخ بغداد (۲۲۵/۲-۲۲۶)، ومنتظم (۱۰۹/۵)۔

1868- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدِّلُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَسَدِیُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ

۱۸۶۶- اخرجه ابن ماجه في الزكاة (۵۷۱/۱) باب: من استفاد مالاً (۱۷۹۲)، و البيهقي في الزكاة (۹۵/۴) باب: لا زكاة في مال حتى يحول عليه الحول، و ابو عبيد في الاموال (ص/۵۰۵) كتاب الصدقة و احكامها، باب: فروض زكاة الذهب و الورق و ما فيهما من السنن- كلهم من حديث حارثة- و هو ابن ابي الرجال- باسناده- قال الزيلعي في نصب الراية (۳۳۰/۲): (و حارثة هذا ضعيف، قال ابن حبان رحمه الله- في (كتاب الضعفاء): (كان من كثر وهمه، و فحش خطوه، تركه احمد و يحيى)- اه-

لَيۡسَ فِيۡ مَالٍ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيۡهِ الۡحَوۡلُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

1869- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡقَاسِمِ بۡنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوۡ كُرَيۡبٍ حَدَّثَنَا ابۡنُ اَبِيۡ زَائِدَةَ عَنۡ اَبِيۡهِ عَنۡ اَبِيۡ اِسۡحَاقَ عَنۡ عَاصِمٍ عَنۡ عَلِيٍّ قَالَ لَيۡسَ فِيۡ مَالٍ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيۡهِ الۡحَوۡلُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

1870- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوۡ كُرَيۡبٍ حَدَّثَنَا ابۡنُ اَبِيۡ زَائِدَةَ عَنۡ حَارِثَةَ عَنۡ عَمۡرَةَ عَنۡ عَائِشَةَ مِثۡلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1871- حَدَّثَنَا عُمَرُ بۡنُ اَحۡمَدَ بۡنِ عَلِيٍّ الدَّرۡبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ الۡوَلِيۡدِ الۡبُسۡرِيُّ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنۡ اَيُّوۡبَ عَنۡ نَافِعٍ اَنَّ ابۡنَ عُمَرَ قَالَ لَا زَكَاةَ فِيۡ مَالٍ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيۡهِ الۡحَوۡلُ عِنۡدَ رَبِّهٖ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے مالک کے پاس ایک سال نہ رہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ولید بن عبد مجید قرشی بسری۔ بضم موحدة وسكون مهملة۔ بصری، يلقب حمدان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۱۶)۔

○ سعید بن مسعود بن عبدالرحمٰن، محدث مسند، ابوعثمان، مروزی، احد ثقات۔ ان کا انتقال 271ھ میں ہوا۔ سیر اعلام النبلاء، (۱۲/۵۰۴، ۵۰۵)۔

۱۸۶۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۲/۷۷۹) في ترجمة: حسان بن سياه الازرق' من رواية محمد بن سليمان' به- ثم قال عقبه: (سمعت صاعد يقول: وروي في هذا الباب' عند لوين حديث في هذا الباب عن حسان بن سياه عن ثابت عن انس' فطلبته فيما عندي عنه' اجده' فحدثناه محمد بن بشر بن مطر عنه- قال ابن عدي: و هذا الحديث لا اعلم يرويه عن ثابت عن انس غير حسان بن سياه)- هو في ذخيرة الحفاظ لابن طاهر رقم (٤٦٨٤)-

۱۸٦۹- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/۲۳۰) باب في زكاة السائمة (۱۵۷۳)' و عبد الرزاق في الزكاة (٤/۳۲-۳٤) باب: الحول (٦٨٧٩)' و احمد في المسند (۱/۱٤۸)' و ابن عدي في الكامل (۲/۷۰٤) في ترجمة الحسن بن عمارة' و البيهقي في الزكاة (٤/۱۱۸) باب: لا صدقة في المال من رواية عاصم بن ضمرة عن علي' به-واخرجه عبد الله بن احمد في (زوائد المسند) من رواية عاصم بن ضمرة عن علي ايضا-وتكلم في عاصم- و راجع: نصب الراية (۲/۳۲۸-۳۲۹)- و قد نقل الزيلعي هناك عن النووي قوله: (و هو حديث صحيح او حسن) اه-

۱۸۷۰- تقدم تخريجه قريباً- انظر تخريج الحديث (۱۸٦٦)-

۱۸۷۱- تقدم تخريجه قريباً (۱۸٦۵)-

1872- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اسْتَفَادَ الرَّجُلُ مَالاً لَمْ يَحِلَّ فِيْهِ الزَّكَاةُ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب آدمی کوئی مال حاصل کرتا ہے تو اس میں زکوٰۃ اس وقت تک حلال نہیں ہوتی (یعنی اس وقت تک فرض نہیں ہوتی) جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

3-باب وُجُوبِ زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَالْمَاشِيَةِ وَالثِّمَارِ وَالْحُبُوبِ.

باب 3: سونے' چاندی' جانور' پھلوں' اناج میں زکوٰۃ کی فرضیت

1873- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَاْخُذُ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا نِصْفَ دِيْنَارٍ وَّمِنَ الْاَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا.

★★ عبداللہ بن واقد' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر بیس دینار میں سے نصف دینار اور ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار (یعنی اڑھائی فیصد زکوٰۃ) وصول کیا کرتے تھے۔

•••——•••——•••

کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی اور کون سے مال میں ادائیگی واجب نہیں ہوگی؟

کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی اور کون سے مال میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی' اس بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

جن اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے ان میں سے بعض کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے جبکہ بعض کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جن اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' ان میں معدنیات میں سے سونا اور چاندی ہیں جنہیں زیور کے طور پر استعمال نہ کیا جا رہا ہو' حیوانات میں سے تین اصناف ہیں: اونٹ' گائے اور بکری۔ غلے میں سے دو اقسام ہیں: گیہوں اور جَو' جبکہ پھلوں میں سے بھی دو اقسام ہیں: کھجور اور منقّٰی' تیل کے بارے میں ایک شاذ

۱۸۷۲- تقدم تخریجه قریباً فی الحدیث (۱۸٦٤)-

۱۸۷۳- اخرجه ابن ماجه فی الزکاة (۵۷۱/۱) باب: زکاة الورق و الذهب (۱۷۹۱) من طریق عبید الله بن موسی به- وقال البوصیری فی الزوائد: (اسناد الحدیث ضعیف: لضعف ابراهیم بن اسماعیل)- اه-

اختلافی رائے ہے۔

سونے کے زیورات کے سلسلے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ حجاز کے فقہاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ان زیورات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ وہ ذاتی استعمال اور زیب و زینت کے لیے ہوں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک ان زیورات میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے: اسے گھر کے عام ساز و سامان کے مشابہہ قرار دیا جائے گا یا سونے اور چاندی کے سکوں کے مترادف قرار دیا جائے گا' جن سے لین دین کیا جاتا ہے۔

جن فقہاء نے اسے گھر کے ساز و سامان کے ساتھ تشبیہ دی ہے' جس کا بنیادی مقصد ذاتی استعمال ہوتا ہے' ان کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی اور جن حضرات نے زیورات کو سونے اور چاندی کے سکوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے' جس کا بنیادی مقصد لین دین ہوتا ہے' انہوں نے زیورات میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

اس اختلاف کا ایک اور سبب بھی ہے اور وہ یہ ہے: اس بارے میں جو روایات منقول ہیں' ان میں سے ایک روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''زیورات میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی''۔

عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی' اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کا ایک کنگن موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس لڑکی نے نفی میں جواب دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ تو اس نے وہ کنگن اتار دیا اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرتے ہوئے عرض کی: یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔

یہ دونوں روایات ضعیف ہیں' خاص طور پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت ضعیف ہے۔

اس لیے ان حضرات کے درمیان اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہوگا کہ ذاتی استعمال کیا جانے والا زیور یا تو سونے اور چاندی کے سکوں کی مانند ہوگا' جن کا بنیادی مقصد ذاتی استعمال نہیں ہوتا بلکہ وہ لین دین کے لیے استعمال ہوتے ہیں یا پھر اسے گھر کے ساز و سامان کی مانند سمجھا جائے گا' جس کا بنیادی مقصد سونے اور چاندی کے سکوں کے برعکس ہوتا ہے (یعنی وہ ذاتی استعمال کے لیے ہوتے ہیں)۔

لین دین کے مطلب یہ ہے: قیمت کے عوض میں سودا کیا جائے۔

کرائے پر دینے کے لیے جو زیورات بنائے جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف اقوال منقول ہیں' کبھی انہوں نے اسے ذاتی استعمال کے لیے پہننے والے زیورات کے مشابہہ قرار دیا ہے اور کبھی انہوں نے تجارتی لین دین

لیے بنائے گئے سونے کے اور چاندی کے سکوں کی مانند قرار دیا ہے۔

جن جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہونے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' ان میں سے بعض جانوروں کی نوع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور بعض کی صنف کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جس جانور کی نوع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ گھوڑا ہے' جمہور اس بات کے قائل ہیں: گھوڑے میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: اگر وہ گھوڑا چرنے والا ہو اور اس کا بنیادی مقصد افزائش نسل ہو' تو اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ نر ہو یا مادہ ہو۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: ایک لفظ کے مقابلے میں قیاس آ رہا ہے اور ایک لفظ کے مقابلے میں دوسرا لفظ آ رہا ہے۔

جس لفظ کے ذریعے یہ بات لازم ہوتی ہے' گھوڑے میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہے' وہ اس حدیث میں استعمال ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے''۔

اس کے مقابلے میں مفہوم مخالف کا قیاس یہ ہے: جو گھوڑا چرنے کے لیے ہو' جس کا بنیادی مقصد افزائشِ نسل ہو' اسے اونٹ اور بکری کے مشابہہ قرار دیا جائے گا۔

روایت کے اس لفظ کے مقابلے میں جو دوسرا لفظ سامنے آتا ہے' وہ حدیث ہے' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ذکر کیا ہے' کسی شخص کے پاس گھوڑا موجود ہو اور وہ اس کی گردن اور پیٹھ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو فراموش نہ کرے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: یہاں اللہ تعالیٰ کے حق سے مراد زکوٰۃ ہے اور یہ بیان اس گھوڑے کے بارے میں ہے جو چرنے والا ہوتا ہے (یعنی جسے افزائش نسل اور خرید و فروخت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے)۔ شیخ ابن رُشد کہتے ہیں: زیادہ مناسب یہ ہے: اس لفظ کو عام سمجھنے کی بجائے اسے مجمل سمجھا جائے تاکہ زکوٰۃ کے حکم کے بارے میں اس سے استدلال کیا جا سکے۔

اس مسئلے کے بارے میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کی رائے امام ابوحنیفہ سے مختلف ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مستند طور پر منقول ہے' وہ گھوڑوں کی زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے۔

ایک قول کے مطابق یہ لوگوں کی طرف سے اختیاری ادائیگی تھی۔

جانوروں کی صنف کے بارے میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ اونٹ' گائے اور بکری میں سے چرنے والے اور نہ چرنے والے (یعنی ذاتی استعمال کے اور قابلِ فروخت جانوروں) کے بارے میں ہے۔

ایک گروہ کے نزدیک ان تینوں اصناف میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی' خواہ وہ ذاتی استعمال کے لیے ہوں یا خرید و فروخت کے لیے ہوں۔

امام لیث بن سعد اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

دیگر تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: تمام اصناف میں سے وہ جانور جو چرنے والے نہیں ہیں (یعنی جنہیں خرید وفروخت کے لیے نہیں رکھا گیا ہے) ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: مطلق کے مقابلے میں مقید سامنے آ رہا ہے اور قیاس لفظ کے مفہوم کے مخالف آ رہا ہے۔

مطلق مفہوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

جبکہ مقید الفاظ اس حدیث میں ہیں:

''چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

جن فقہاء نے مطلق کو مقید پر غالب قرار دیا ہے' انہوں نے اس بارے میں چرنے والے اور نہ چرنے والے دونوں طرح کے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے اور جن فقہاء نے مقید کو غالب تصور کیا ہے' انہوں نے صرف چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

یہ بھی کہا جا سکتا ہے' اس اختلاف کا ایک سبب یہ بھی ہے' خطاب کی دلیل عموم کی مخالف ہے کیونکہ اس روایت کے یہ الفاظ ''چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہے''۔ یہ دلیلِ خطاب کا تقاضا کرتے ہیں' یعنی جو جانور چرنے والے نہیں ہیں' ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

جبکہ جس حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہے''۔ اس کے عموم کا تقاضا ہے: اس میں چرنے والے اور نہ چرنے والے دونوں کا حکم برابر ہونا چاہیے۔

لیکن عموم چونکہ دلیل خطاب سے زیادہ قوی ہوتا ہے اور مقید کو مطلق پر غالب کرنا' مطلق کو مقید پر غالب ماننے سے زیادہ مشہور ہے۔

شیخ ابن حزم اس بات کے قائل ہیں: مطلق' مقید کا فیصلہ کرتا ہے تو بکریوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی خواہ وہ چرنے والی ہوں یا چرنے والی نہ ہوں۔

اسی طرح کا اختلاف اونٹ کے بارے میں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں صدقہ نہیں ہوتا''۔

کیونکہ گائے کے بارے میں اس طرح کی کوئی روایت منقول نہیں ہے' اس لیے اس میں اجماع پر عمل کرنا لازم ہوگا' یعنی گائے چرنے والی ہے' ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

تو اس حوالے سے گائے اور دیگر دو طرح کے جانوروں کے درمیان فرق کرنا تیسرا قول ہوگا۔

روایت کے یہ الفاظ: ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔ اس کے عموم کا مخالف قیاس یہ ہے: جو جانور چرنے والے ہوتے ہیں' ان میں سے بنیادی مقصد ان کی افزائش ہوتی ہے اور یہ چیز گائے میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے اور زکوٰۃ تو مال کا اضافی حصہ ہوتا ہے اور یہ اضافی حصہ چرنے والے جانوروں میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے' اسی لیے اس میں ایک سال گزرنے کو شرط قرار دیا گیا ہے۔

جن حضرات نے اس قیاس کے ذریعے اس عموم کی تخصیص کی ہے' انہوں نے نہ چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو واجب قرار نہیں دیا ہے اور جنہوں نے اس کی تخصیص نہیں کی ہے' انہوں نے عموم کو زیادہ مستند سمجھا ہے اور انہوں نے دونوں اقسام میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے۔

جن حیوانات میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا تھا' ان کی نوعیت یہ تھی۔

اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' حیوانات سے خارج ہونے والی کسی بھی چیز کے بارے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' صرف شہد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جمہور اس بات کے قائل ہیں: شہد میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ فقہاء کا ایک گروہ اس میں بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیتا ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب اس بارے میں منقول روایات کے مستند ہونے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(شہد کے) دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزے کی ادائیگی لازم ہوگی''۔[1]

1874 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةِ دِرْهَمٍ زَكَاةٌ إِلَّا اَنْ يَّشَاءَ صَاحِبُهَا فَإِذَا تَمَّتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ الدَّرَاهِمِ فَإِذَا زَادَتْ فَعَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: 190 درہم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو وہ کوئی ادائیگی کر سکتا ہے) جب وہ پورے 200 ہو جائیں گے تو ان میں سے 5 درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' جب وہ اس سے زیادہ ہوں گے' پھر اُسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔

1875 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی' کتاب الزکوٰۃ

۱۸۷۴- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۴۰۰) من طريق ابي عوانة عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي -رضي الله عنه- عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (ليس في تسعين و مائة شيء، فاذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم)- اه- و الحديث ذكره المتقي الهندي في الكنز رقم (۱۵۸۶۹)- و للحارث و عاصم بن ضمرة حديث آخر عن علي- انظره في الحديث التالي-

۱۸۷۵- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/۲۳۰) باب: في زكاة السائمة (۱۵۷۲ و ۱۵۷۳)، و عبد الرزاق في الزكاة (۴/۳۳، ۳۴) باب: الخيل (۶۸۷۹) من رواية ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة و الحارث الاعور عن علي' به-

الْمُنْذِرِ اَبُوْ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَاتُوا رُبُعَ الْعُشُوْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الْمِائَتَيْنِ شَىْءٌ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر چالیس درہموں میں سے دسویں حصے کا چوتھائی حصہ (یعنی اڑھائی فیصد) وصول کرو' 200 سے کم (درہموں میں) کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ جب وہ 200 جائیں گے تو ان میں پانچ درہموں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب وہ اس سے زیادہ ہوں گے تو ادائیگی اسی حساب سے لازم ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن جابر بن سیار یمامی حنفی۔ قال یحییٰ: قال یحییٰ: لیس بشیء، وقال ابن مدینی: یضع حدیث۔ وقال ابوزرعۃ: واہ۔ وقال فلاس: صالح۔ وقال حافظ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۱۲)۔

1876- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا يَحِلُّ فِى الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا يَحِلُّ فِى الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ اَوَاقٍ وَلَا يَحِلُّ فِى الْاِبِلِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گندم اور کھجور میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی' جب تک وہ پانچ وسق کی مقدار تک نہ پہنچ جائیں اور چاندی میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک پانچ اوقیہ نہ ہو جائے اور اونٹوں میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اونٹ نہ ہو جائیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص اموی، ابوامیہ، سعیدی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۱/۲)۔

○ یحییٰ بن عبداللہ بن سالم بن عبداللہ بن عمر مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ آٹھ

۱۸۷۶- اخرجه ابن خزيمة (۲۳۰۱) و ابن حبان (۳۲۷۶)' كلاهما من رواية روح' به- و اخرجه الشافعي في الزكاة من الام (۲/ ۱) باب: النبي اذا بلغته الابل كان فيها صدقة' و من طريقه البيهقي في الزكاة من المعرفة (۶/ ۱۲-۱۳) (۷۸۴۸)' قال الشافعي: اخبرنا سفيان' عن عمرو بن يحيى المازني باسناده- و اخرجه من طريق سفيان' به- عبد الرزاق في الزكاة (۷۲۵۳)' و الحميدي في المسند (۷۳۵)' و احمد في مسنده (۶/۳)' و مسلم في الزكاة (۶۷۴/۲)' و النسائي في الزكاة (۱۷/۵) باب: زكاة الابل' و ابن خزيمة في الزكاة (۲۲۶۳) (۲۲۹۸) و البيهقي في الكبرى (۱۳۳/۴)- و اخرجه جماعة عن عمرو بن يحيى المازني' به-

طبقے کے اکابر راویوں میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۵۱)۔

1877- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَّمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى الْمَازِنِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1878- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1879- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِىْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ شَىْءٌ وَّلَا فِىْ اَقَلَّ مِنْ اَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ شَىْءٌ وَّلَا فِىْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ شَىْءٌ وَّلَا فِىْ اَقَلَّ مِنْ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِّنَ الذَّهَبِ شَىْءٌ وَّلَا فِىْ اَقَلَّ مِنْ

۱۸۷۷- اخرجه مالك في الموطا في الزكاة (۱/۲۴۴، ۲۴۵) باب: ما تجب فيه الزكاة' و من طريق مالك اخرجه الشافعي في الزكاة (۱/۲۳۱، ۲۳۲) الباب الثاني: فيما يجب اخذه من رب المال من الزكاة وما لا ينبغي ان يوخذ' و البخاري في الزكاة (۳/۳۱۰) (۱۴۴۷) باب: زكاة الورق' و ابو داود في الزكاة (۲/۲۰۸) باب: ما تجب فيه الزكاة (۱۵۵۸)' و الطحاوي في المعاني في الزكاة (۲/۳۵)- و اخرجه شعبة عن محمد بن يحيى المازني' به- اخرجه احمد في المسند (۳/۴۴-۴۵، ۷۹)' و ابن خزيمة في الزكاة (۲۲۶۳)-

۱۸۷۸- اخرجه مسلم في صحيحه (۲/۶۷۵) كتاب الزكاة' الحديث (۹۸۰)' و ابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۲۹۹)' و البيهقي في سننه (۴/۱۲۰) كتاب الزكاة' باب: النصاب في زكاة الثمار من طريق ابن وهب' قال: اخبرني عياض' به- و اخرجه ايضا ابن ماجه رقم (۱۷۹۴)' و ابن خزيمة رقم (۲۳۰۴، ۲۳۰۵)' و احمد (۳/۲۹۶) من طرق عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله' نحوه-

۱۸۷۹- تفرد به الدارقطني من هذا الوجه' لكن ذكر الزيلعي في نصب الراية (۲/۳۶۹) من طريق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ليس فيما دون مائتي درهم شيء' و لا فيما دون عشرين مثقالا من الذهب شيء' و في المائتين خمسة دراهم' و في عشرين مثقالا ذهبا نصف مثقال)- و عزاه الى ابي احمد بن زنجويه في (كتاب الاموال): حدثنا ابو نعيم النخعي' ثنا العرزمي عن عمرو بن شعيب' به- وقد اخرجه سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه مرفوعا' بنحوه مختصرا على الجزء الاخير منه: (فيما سقت السماء......) الى آخره - اخرجه البخاري في الزكاة (۳/۳۴۷) باب: العشر فيما يسقى من ماء السماء' و بالماء الجاري (۱۴۸۳)' و ابو داود في الزكاة (۲/۲۵۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹۶)' و الترمذي في الزكاة (۲/۷۵) باب: ما جاء في الصدقة فيما يسقى بالانهار و غيرها (۶۳۵)' و النسائي في الزكاة (۵/۴۱) باب: ما يوجب العشر' و ما يوجب نصف العشر' و ابن ماجه في الزكاة (۱/۵۸۱) باب: صدقة الزروع والثمار (۱۸۱۷)-

مِائَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ وَّلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَيْءٌ وَّالْعُشْرُ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَمَا سُقِيَ سَيْحًا فَفِيْهِ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد' اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ سے کم اونٹوں میں (زکوٰۃ کی) ادائیگی لازم نہیں ہوتی' چالیس سے کم بکریوں میں لازم نہیں ہوتی' تیس سے کم گائے میں ادائیگی لازم نہیں ہوتی' بیس مثقال سے کم سونے میں کوئی ادائیگی لازم ہوتی' دوسو درہم سے کم (چاندی) میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی' پانچ وسق سے کم (اناج میں) کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوتی جبکہ عشر کھجور' انگور' گندم' جو میں سے وصول کیا جائے گا جس کو قدرتی طریقے سے سیراب کیا جاتا ہے اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس کو ڈول کے ذریعے (مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے اس میں عشر کے نصف حصے کی ادائیگی لازم ہوگی۔

4-باب لَيْسَ فِي الْكَسْرِ شَيْءٌ .

باب 4: (سونے یا چاندی کے) ٹکڑے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی

1880- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاِصْطَخْرِيُّ الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ نَجِيْحٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَهُ حِيْنَ وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَنْ لَّا تَاْخُذَ مِنَ الْكَسْرِ شَيْئًا اِذَا كَانَتِ الْوَرِقُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَخُذْ مِنْهَا خَمْسَةَ الدَّرَاهِمِ وَلَا تَاْخُذْ مِمَّا زَادَ شَيْئًا حَتّٰى يَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا فَخُذْ مِنْهَا دِرْهَمًا .الْمِنْهَالُ بْنُ الْجَرَّاحِ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَهُوَ اَبُو الْعَطُوْفِ وَاسْمُهُ الْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَكَانَ ابْنُ اِسْحَاقَ يَقْلِبُ اسْمَهُ اِذَا رَوٰى عَنْهُ وَعُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذٍ .

★★ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں جب یمن بھیجا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ (سونے یا چاندی کے کسی) ٹکڑے میں سے کچھ بھی وصول نہ کریں' جب چاندی دوسو درہم جتنی ہو جائے تو اس میں سے پانچ درہم وصول کر لینا' اس سے زیادہ میں اس وقت تک کچھ مزید وصولی نہ کرنا جب تک وہ چالیس درہم نہ ہو جائے' جب وہ چالیس درہم ہو جائے تو پھر اس میں سے ایک درہم وصول کرنا (یعنی ہر چالیس کے حساب سے ایک وصول کرنا)۔

اس روایت کا ایک راوی منہال بن جراح متروک الحدیث ہے' اس کی کنیت ابوعطوف ہے جبکہ اس کا نام جراح بن منہال ہے' ابن اسحٰق نامی راوی نے اس کے نام کو اُلٹ نقل کر دیا ہے' اس روایت کے دوسرے راوی عبادہ بن نُسی نے حضرت معاذ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

۱۸۸۰- اخرجه البيهقي في سننه (۴/ ۱۳۵) كتاب الزكاة' باب ذكر الخبر الذي ورد في و قص الورق' من طريق يونس بن بكير عن ابن اسحاق' به -ثم روى عقبه قول الدارقطني المذكور هنا ثم قال: (مثل هذا لو صح لقلنا به' و لم نخالفه: الا ان اسناده ضعيف جدا' و الله اعلم)- اه- والحديث ضعفه الدارقطني هنا بالمنهال' و بعدم سماع عبادة من معاذ -ولمعاذ حديث آخر في مقادير الزكاة' اخرجه ابو داود رقم (۱۵۷۷' ۱۵۷۸' ۲۰۳۹)' و الترمذي رقم (۶۲۳)' و النسائي (۵/ ۲۵' ۲۶)' و ابن ماجه رقم (۱۸۰۳)' و ابن خزيمة (۲۲۶۸)' و الحاكم (۱/ ۴۰۱) من طريق مسروق عن معاذ' به -و اخرجه ابو داود رقم (۱۵۷۶' ۳۰۳۸) و النسائي (۵/ ۲۶) من طريق ابي وائل عن معاذ-

1881- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِى حَدَّثَنَا اَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قِيلَ لَهُ بِمَا اُمِرْتَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا اَوْ تَبِيعَةً وَّمِنْ اَرْبَعِينَ مُسِنَّةً قِيلَ لَهُ اُمِرْتَ فِى الْاَوْقَاصِ بِشَىْءٍ قَالَ لَا وَسَاَسْاَلُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَا وَهُوَ مَا بَيْنَ السِّنَّيْنِ . يَعْنِى لَا تَاْخُذْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے' میں ہر تیس گائے میں سے ایک تبیع/تبیعہ اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کروں۔

ان سے پوچھا گیا: کیا آپ کو اوقاص کے بارے میں بھی کوئی حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں! میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کروں گا: جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! (یعنی اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی)۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ جانور ہے جو دو برسوں کے درمیان میں ہو اور الفاظ سے مراد یہ ہے: اس میں سے کوئی چیز وصول نہیں کی جائے گی۔

5-باب مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْحَبِّ

باب 5: کتنے اناج میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے

1882- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَطَّافٍ حَدَّثَنَا الْعَرْزَمِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْجَوْهَرِ وَالدُّرِّ وَالْفُصُوصِ وَالْخَرَزِ وَعَنْ نَبَاتِ الْاَرْضِ الْبَقْلِ وَالْقِثَّاءِ وَالْخِيَارِ فَقَالَ لَيْسَ فِى الْحَجَرِ زَكَاةٌ وَّلَيْسَ فِى الْبُقُولِ زَكَاةٌ اِنَّمَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو سے جواہر' موتیوں' قیمتی پتھروں' چھوٹے موتیوں (یا حبشی موتیوں) کے بارے میں اور زمین میں اُگنے والے نباتات جیسے جواہرات' موتی' نگینہ' ریشم' زمین میں سے اُگنے والی سبزی' ترکاری' ککڑی وغیرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کسی بھی پتھر میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

1881- سبق تخريج حديث ابن عباس في بعث معاذ الى اليمن من غير هذا الوجه بلفظ آخر- وقد اورده الدارقطني بهذا السياق هنا من طريق الحسن بن عمارة' و هو متروك-

1882- اخرجه ابن ماجه في الزكاة (۱/ ۵۸۰) باب: ما تجب فيه الزكاة من الاموال (۱۸۱۵) من رواية محمد بن عبيد الله- و هو العرزمي- واسناده ضعيف: لان محمد بن عبيد الله هو العرزمي؛ قال الامام احمد: ترك الناس حديثه- و قال الحاكم: متروك الحديث بلا خلاف بين ائمة النقل فيه- وقال الساجي: اجمع اهل النقل على ترك حديثه' و عنده مناكير)- اه- وقال الزيلعي في نصب الراية (۲/ ۳۸۹): (و العرزمي متروك)- اه-

اور سبزیوں میں بھی زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' نبی اکرم ﷺ نے صرف گندم'جو' کھجور اور انگور میں (عشر کی) ادائیگی فرض کی ہے۔

1883- اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ اَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِىَّ حَدَّثَهُمْ فِىْ سَنَةِ سِتٍّ وَّعِشْرِيْنَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِىُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَدَقَةَ فِى الزَّرْعِ وَلَا فِى الْكَرْمِ وَلَا فِى النَّخْلِ اِلَّا مَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یہ دونوں بیان کرتے ہیں: زراعت' کھجور اور کھجور کے درخت میں زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ وسق نہ ہو جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عمرو بن زہیر بن عمرو بن جمیل ضبی، ابوسلیمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۳/۱)۔

6-باب لَيْسَ فِى الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

باب 6: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

1884- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ النَّحْوِىُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا الصَّقْرُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِىَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِى الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِى الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِىْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِى الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِى الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ. قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

۱۸۸۳- اخرجه البيهقي (۱۲۸/٤) كتاب الزكاة' باب جماع ابواب صدقة الزرع' و ابو نعيم في الحلية (۲۵۲/۳) من طريق داود بن عمرو الضبي' به- قال ابو نعيم: (غريب من حديث عمرو لم يجمعهما الا محمد بن مسلم)- اه -وقد تقدم حديث جابر في باب وجوب الذهب و الورق' و حديث ابي سعيد -ايضاً- في نفس الباب-

۱۸۸٤- اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۷/۲)من طريق الدارقطني' به-وذكره ابن حبان في (المجروحين) (۳۷۱/۱) في ترجمة (الصقر من حبيب السلولي' و قال: (ليس هذا من كلام النبي صلى الله عليه وسلم' و انما يعرف هذا باسناد منقطع' فقلبه هذا الشيخ على ابي رجاء عن ابن عباس عن علي عليه السلام)- اه - و الصقر بن حبيب: هو الصقر بن حبيب- و قد علقه البيهقي في (۱۳۰/٤) بصيغة التمريض' فقال وروي عن علي -رضي الله عنه- مرفوعاً الى النبي صلى الله عليه وسلم - قال الحافظ في التلخيص (۱٦٥/۲):(فيه الصقر بن حبيب' و هو ضعيف جداً)- اه -واخرجه قيس بن الربيع عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال: فذكره موقوفاً عليه- اخرجه عبد الرزاق (۷۱۸۸)' و ابن ابي شيبة (۱۹/٤)' و البيهقي (۱۲۹/٤)- و اخرجه معمر عن ابي اسحاق عن عاصم عن علي' مثله- اخرجه عبد الرزاق (۷۱۸۹)-

اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' "عرایا" میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' عوامل میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور پیشانی میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

صقر بن حبیب نامی راوی بیان کرتے ہیں: پیشانی سے مراد گھوڑا' خچر اور غلام ہے۔

کھیت (کی پیداوار) اور پھلوں کی زکوٰۃ کا حکم

کھیت (یعنی سبزیوں) کی پیداوار اور پھلوں کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

زکوٰۃ کی فرضیت کی جو عام دلیل کتاب و سنت کے حوالے سے پہلے ذکر کی گئی ہے' اس کے علاوہ بطورِ خاص اس مسئلے میں ایک اور دلیل بھی موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"اور جب تم اس کی فصل کاٹنے لگو تو اس کا حق ادا کرو"۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

"جو چیز آسمان (یعنی بارش' یعنی قدرتی ذرائع) سے سیراب ہوتی ہے' اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس چیز کو ڈول یا رہٹ (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے' اس میں بیسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی"۔

اس حدیث میں اس حکم کی تفصیل ہے' جس کا ذکر قرآن کریم کی آیت میں اجمالی طور پر کیا گیا ہے۔

اس کی تمام شرائط وہی ہیں' جو زکوٰۃ کے وجوب کی عام شرائط ہیں' جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ البتہ اس کے لیے کچھ مزید شرائط بھی موجود ہیں' جس کی تفصیل فقہاء کے اختلاف کے مطابق ذیلی حاشیے میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(اس کے بعد جزیری نے حاشیے میں یہ بات بیان کی ہے) احناف یہ کہتے ہیں: زکوٰۃ کی عام شرط یہ ہے: وہ عاقل اور بالغ شخص پر لازم ہوتی ہے' بچے اور مجنون شخص کے مال سے زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی' لیکن کھیت اور پھلوں کی زکوٰۃ میں یہ شرط نہیں ہوگی' یہی وجہ ہے' جو زمین کسی بچے یا مجنون کی ملکیت ہو' اس کی پیداوار میں زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہوگی۔

ان دونوں اشیاء میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے لیے مذکورہ بالا شرائط کے علاوہ مزید شرط یہ ہے: وہ زمین عشری ہونی چاہیے' یعنی جس پر عشر کو عائد کیا جا سکے' اس لیے خراج والی زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے ایک اور شرط یہ ہے: زمین سے جو پیداوار حاصل ہو رہی ہے' اسے پیداواری اعتبار سے زراعت کہا جا سکتا ہو' اس لیے لکڑی' گھاس' بانس' نرسل اور کھجور کے درخت وغیرہ پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' کیونکہ اس نوعیت کی اشیاء کے ذریعے زمین میں نمو کا مفہوم نہیں پایا جاتا' بلکہ یہ چیز کم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اگر ان چیزوں کو کاٹ کر ان سے نفع کمایا جائے تو پھر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی' لیکن اس کے لیے بھی یہ بات شرط ہے' وہ رقم زکوٰۃ کے نصاب کو مکمل کرتی ہو۔

زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لیے یہ بات بھی ضروری ہے' زمین پر فی الواقع زراعت کی گئی ہے' جبکہ خراج کا حکم اس سے

مختلف ہے کیونکہ خراج کی ادائیگی اسی وقت لازم ہو جاتی ہے جب وہ زمین پیداوار کے قابل ہو خواہ عملی طور پر اس پر پیداوار نہ کی گئی ہو۔

اس طرح یہ بات بھی ضروری ہے' اس زمین کا مالک زراعت کرنے کے قابل ہونا چاہیے' لہٰذا اگر کوئی شخص زمین پر زراعت کرنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن عملی طور پر زراعت نہیں کرتا تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہو گی جبکہ خراج کی صورت میں لازم ہو گا' اس کی وجہ یہ ہے: اس زمین میں نمو یعنی افزائش کی صلاحیت موجود ہے' مختصر یہ کہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے' زمین میں نشوونما کا عمل جاری ہو' جبکہ خراج کے واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے' زمین میں نمو کی صلاحیت موجود ہونی چاہیے۔

زرعی پیداوار اور پھلوں پر زکوٰۃ کا حکم یہ ہے: جب اس زمین کو بارش یا نالیوں (یعنی قدرتی ذرائع کے ذریعے) سیراب کیا جائے۔ سیح سے مراد وہ پانی ہے جسے نالی کے ذریعے کھیت تک پہنچایا جائے (تو ان صورتوں میں عشر یعنی دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہو گی)۔

لیکن اگر زمین کو رہٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے تو اس صورت میں عشر کے نصف (یعنی بیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہو گی' یہ زکوٰۃ ہر قسم کی پیداوار پر لازم ہو گی جیسے گندم' جَو اور باجرہ' جوار دیگر تمام اقسام کے دانے' سبزیاں' خوشبودار پھول' گلاب' گنا' خربوزہ' کھیرا' ککڑی' بینگن' زعفران' کھجور' انگور وغیرہ' خواہ وہ پھل دیرپا ہوں یا دیرپا نہ ہوں' وہ تھوڑے ہوں یا زیادہ ہوں' ان کے لیے نصاب کی کوئی شرط نہیں ہے اور نہ ہی سال گزرنا شرط ہے۔

پٹ سن' اس کے بیج' اخروٹ' بادام' زیرہ' دھنیے پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو گی۔

اسی طرح ان پھلوں پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو گی جو جنگلات میں سے یعنی کسی کی ملکیت والے حصے کے علاوہ کسی جگہ سے چنے جاتے ہیں۔ جیسے پہاڑی علاقوں کے درخت وغیرہ۔

ایسے دانوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہو گی جنہیں زراعت کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا' جیسے خربوزہ اور مہندی کے بیج' میتھی اور بینگن کے بیج۔

زمین سے اُگنے والے درختوں جیسے کھجور کا درخت اور دیگر درختوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہو گی۔

اسی طرح ان اشیاء پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہو گی جو درخت سے پھوٹ کر نکلتی ہیں جیسے گوند اور تارکول۔

کھیتی باڑی کے حوالے سے جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے' اس کی ادائیگی کاشت کار کے ذمے ہوتی ہے' لہٰذا جو بھی پیداوار ہو گی اس پر زکوٰۃ نکالی جائے گی اور ان اخراجات کو پیداوار میں سے وضع نہیں کیا جائے گا۔ اگر کسی تیار شدہ کھیت کو اس کے مکمل ہونے سے پہلے ہی فروخت کر دیا جائے تو اب زکوٰۃ کی ادائیگی خریدار پر واجب ہو گی لیکن اگر دانے کے پک جانے کے بعد اسے فروخت کیا گیا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فروخت کرنے والے کے ذمے ہو گی۔

پھل دار درخت کی زکوٰۃ اس وقت لازم ہو گی جب اس میں پھل لگ چکا ہو اور اس پھل کے خراب ہونے کا اندیشہ

رہے یعنی ان پھلوں کی صورتِ حال ایسی ہو چکی ہو کہ انہیں استعمال کیا جا سکے' پھر اس پیداوار پر جو ادائیگی واجب ہو گی' اس کو اس وقت ادا کیا جائے گا' جب پھلوں کو اتارا جائے گا۔

جبکہ غلے کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت وہ ہے جب اسے تولا اور صاف کر لیا جائے۔

اگر زمین کے مالک کے کسی اپنے عمل کے بغیر (یعنی قدرتی طور پر) پیداوار ضائع ہو جاتی ہے تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ساقط ہو جائے گی۔

یہی حکم اس صورت میں بھی ہو گا جب اسے توڑنا انتہائی ضروری ہو۔[1]

1885- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ الْبُنْدَارُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِيْمَا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ مِنَ الْخُضَرِ زَكَاةٌ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: زمین سے جو سبزیاں اُگتی ہیں' ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وھب بن ھیثم بن خداش، ابوبکر بندار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ بغدادی۔ ان کا انتقال 305ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۳۶)۔

1886- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى ابْنِ جَحْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ اَمَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا وَمِنْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

---

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمٰن الجزیری' کتاب الزکوٰۃ' باب زکاۃ الزرع والثمار' 984/1

1885- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۳۶/۲) من طريق الدارقطني- وعزاه الزيلعي في (نصب الراية) (۳۸۸/۲) للدارقطني وحده- ثم نقل تضعيف صالح بن موسى' كما ذكر ما في الاسناد من الاختلاف- و خلاصة القول في صالح بن موسى انه متروك؛ كما في التقريب (۳۶۳/۱)-

1886- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۳۷/۲) من طريق المصنف' به- و محمد بن ابي يحيى متروك؛ كما تقدم مرارًا- و اخرجه الترمذي في الزكاة (۳۰/۲) باب: ما جاء في زكاة الخضروات (۶۳۸) من رواية الحسن بن عمارة عن محمد بن عبد الرحمن بن عبيد عن عيسى بن طلحة عن معاذ' بنحوه- قال الترمذي: (اسناد هذا الحديث ليس بصحيح - و ليس يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء- و انما يروى هذا عن موسى بن طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً- و العمل على هذا عند اهل العلم: ان ليس في الخضروات صدقة- قال الترمذي: و الحسن: هو ابن عمارة ' و هو ضعيف عند اهل الحديث: ضعفه شعبة وغيره' و تركه ابن المبارك)- اهـ

☆☆ حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تھا تو انہیں یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار وصول کریں' ہر دو سو درہم میں سے پانچ درہم وصول کریں اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1887- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ زَكَاةٌ.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1888- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1889- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السِّنْجَارِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ السِّنْجَارِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ. مَرْوَانُ السِّنْجَارِيُّ ضَعِيْفٌ.

۱۸۸۷- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/ ۳۹) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه البزار (۸۸۵- كشف) و ابن عدي في (۲/ ۶۶۰- بتحقيقنا) في ترجمة الحارث بن نبهان- و الطبراني في الاوسط (۵۹۲۱) كلهم من طريق ابي كامل الجحدري عن الحارث بن نبهان عن عطاء بن السائب به- و هو عندهم بلفظ: (ليس في الخضروات صدقة)-قال الطبراني: لم يصل هذا الحديث عن موسى بن طلحة عن ابيه الا عطاء بن السائب' ولا اخرجه موصولاً- عن عطاء الا الحارث بن نبهان' تفرد به ابو كامل الجحدري)- اه- قلت: كذا قال هو- رحمه الله- فقد تابع ابا كامل عليه عبد الرحمن بن عمرو؛ كما هو عند الدارقطني هنا' لكن الحارث بن نبهان (متروك)؛ كما قال الحافظ في التقريب (۵ ۱۰۵۱)-وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۳/ ۷۱): (اخرجه الطبراني في الاوسط و البزار' و فيه الحارث بن نبهان هو متروك' و قد وثقه ابن عدي)- اه-قلت: ان لم يكن هذا خطا من الناسخ' فقد وهم الهيثمي- رحمه الله- فان ابن عدي قال فيه بعد ان ذكر له احاديثه انكرت عليه: (وللحارث غير ما ذكرت احاديث حسان' و هو ممن يكتب حديثه)- اه- و لا يعتبر هذا توثيقاً للحارث: فالذي يكتب حديثه لا يعتبر ثقة' ولا تقبل روايته الا فيما يتابع عليه- وقد تابع الحارث عليه محمد بن جابر' فاخرجه عن الاعمش عن موسى بن طلحة عن ابيه-وهذا يرد على عبارة الطبراني المتقدمة ايضا- لكن محمد هذا نقل الزيلعي في نصب الراية (۲/ ۳۸۷): (قال فيه ابن معين: ليس بشيء' و قال الامام احمد- رضي الله عنه-: لا يحدث عنه الا من هو شر منه)- اه-

۱۸۸۹- قال الحافظ ابن حجر في تلخيص الحبير (۲/ ۱۶۵): (اخرجه الدارقطني من طريق مروان بن محمد السنجاري عن جرير عن عطاء بن السائب' فقال: (عن انس) بدل قوله: (عن ابيه)؛ و لعله تصحيف منه- و مروان مع ذلك ضعيف جدا)- اه -قلت مروان بن محمد السنجاري: قال ابن حبان في المجروحين (۳/ ۱۴): (شيخ يروي المناكير' لا يحل الاحتجاج به)- اه- و انظر: الميزان (۴/ ۹۲) و اللسان (۶/ ۱۸)-

☆☆ موسیٰ بن طلحہ٬ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

اس روایت کا راوی مروان سنجاری ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مروان بن محمد سنجاری۔ ضعفہ دارقطنی ، امام ابن حبان فرماتے ہیں: فی ثقات (۱۷۹/۹): مستقیم حدیث۔ وانظر: ترجمۃ فی میزان (۴۰۰/۶)، ولسان المیزان (۲۱/۶)۔

1890- قُرِءَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَادَرَائِيِّ بِالْبَصْرَةِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمُ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الزَّكَاةَ فِي هَذِهِ الأَرْبَعَةِ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

☆☆ موسیٰ بن طلحہ٬ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے٬ گندم٬ جو٬ کشمش اور کھجور۔

1891- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ .

☆☆ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مکتوب موجود ہے٬ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات تحریر ہے٬ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم٬ جو٬ کشمش اور کھجور میں زکوٰۃ وصول کی ہے۔

1892- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الأَزْرَقِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّفَّاحِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْبَعْلُ وَالسَّيْلُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ .يَكُونُ ذَلِكَ فِي التَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالْحُبُوبِ فَأَمَّا الْقِثَّاءُ وَالْبِطِّيخُ وَالرُّمَّانُ وَالْقَصَبُ

۱۸۹۱- اخرجه احمد في المسند (۲۲۸/۵) و البيهقي في سننه (۱۲۸/٤-۱۲۹) كتاب الزكاة: باب الصدقة فيما يزرعه الآدميون - كلاهما من طريق عبد الرحمن بن مهدي: به-واخرجه الحاكم (٤٠١/۱) وقال: موسى تابعي كبير لا ينكر له لقي معاذ- و تعقبه الحافظ في التلخيص (۳۲۱/۲) بقوله: (قلت: قد منع ذلك ابو زرعة و قال ابن عبد البر: لم يلق معاذا ولا ادركه)- اه- و انظر: الحديث الثالث في هذا الباب-

۱۸۹۲- اخرجه البيهقي في سننه (۱۲۹/٤) كتاب الزكاة: باب الصدقة فيما يزرعه الآدميون من طريق الدارقطني: به- و قد وقع في اسناد عند البيهقي (محمد بن محمد بن النفاح) بدلا من (محمد بن احمد)- و الله اعلم بالصواب- و قد اخرجه الحاكم في المستدرك (٤٠۲/۱) و من طريقه البيهقي في السنن (۱۲۹/٤) من طريق ابن نافع حدثني اسحاق: به- لكن في اسناده اسحاق بن يحيى بن طلحة بن عبيد الله و هو ضعيف: كما في التقريب (۳۹۰-عوامة)- و قال الحافظ في التلخيص (۱٦٥/۲- هاشمي): (و فيه ضعف و انقطاع)- اه- و انظر الحديث السابق-

وَالْخُضَرُ فَعَفُوٌ عَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ موسیٰ بن طلحہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس زمین کو آسمان، بعل (پانی کے قریب کھجور کا درخت لگانا تاکہ وہ درخت خود ہی زیرِ زمین پانی سے سیراب ہو جائے) اور بہتے ہوئے پانی (یعنی نہر وغیرہ) کے ذریعے سیراب کیا جائے، اس میں عشر کی ادائیگی لازم قرار دی جائے گی اور جس زمین کو پانی چھڑک کر (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جائے، اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

کھجور، گندم، دانوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی، البتہ ککڑی، تربوز، سیب، قصب اور دیگر سبزیوں میں یہ معاف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف قرار دیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ امام محدث ثبت مجود زاہد قدوۃ، ابوحسن محمد بن محمد بن عبداللہ بن نفاخ بن بدر باہلی بغدادی۔ ان کا انتقال 314ھ میں ہوا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ثبتا صاحب حدیث مقللا من دنیا۔ وانظر ترجمۃ فی "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۱۴/۲۹۵)، وتاریخ بغداد (۳/۲۱۴)۔ وفی (ط): محمد بن احمد بن نفاح۔

1893- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ زَكَاةٌ.

☆☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سبزیوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1894- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1895- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

1896- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّ

۱۸۹۵- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/ ۳۷) و فيه نصر بن حماد؛ قال الحافظ في التقريب (۷۱۰۹) - عوامة (ا ضعيف افرط الازدي فزعم انه يضع)- ۵۱- و موسى بن طلحة؛ اختلفوا هل لقي معاذا ام لا-

۱۸۹۶- حديث مرسل، وقد ذكر الدارقطني في العلل: هذا الاختلاف على موسى بن طلحة، و صحح هذا الوجه المرسل- راجع نصب الراية (۲/ ۲۸۸-۲۸۹)- و قد صوب الترمذي ايضا هذا المرسل-

هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَی اَنْ يُؤْخَذَ مِنَ الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ .

★★ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' سبزیوں میں سے زکوٰۃ وصول کی جائے۔

1897- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مِثْلَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1898- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا الْحُنَيْنِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰی عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَی الْيَمَنِ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ اَمْرَ دِيْنِهِمْ لَا تَاْخُذُوا الصَّدَقَةَ اِلَّا مِنْ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ الشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ.

★★ ابوبردہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں حضرات کو یمن بھیجا تو ان دونوں نے لوگوں کو دینی احکام کی تعلیم دی' (اور یہ فرمایا:) تم لوگ صرف ان چار چیزوں میں سے زکوٰۃ وصول کرنا جَو' گندم' کشمش اور کھجور۔

1899- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی الثَّلْجِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّسَائِیُّ بُنَانٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لَا زَكَاةَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْحَرْثِ حَتّٰی يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ فَاِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ فَفِيْهِ الزَّكَاةُ وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا وَلَا زَكَاةَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْفِضَّةِ حَتّٰی يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوَاقٍ وَّالْوُقِيَّةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی بھی کھیت (زرعی پیداوار) میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی' جب تک وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے جب وہ پانچ وسق تک پہنچ جائے گی' تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور چاندی میں زکوٰۃ اس وقت تک فرض نہیں ہوتی جب تک وہ پانچ اوقیہ نہ ہو جائے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعباس احمد بن حسین بن عباد بزاز، ولقبہ بنان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن ابی حاتم رازی، ودارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۹۴-۹۵)۔

۱۸۹۸- اخرجه الحاكم (۱/۴۰۱) من طريق محمد بن غالب' ثنا ابو حذيفة' به- و صحح الحاكم اسناده' ووافقه الذهبي-

۱۸۹۹- اخرجه الحاكم في الزكاة في المستدرك (۱/۴۰۱)' و عنه البيهقي في المعرفة في الزكاة (۶/۱۱۵) باب: ما يوخذ من الاشجار (۸۱۹۰)-

1900- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمْعَانَ اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تُؤْخَذُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَرْثِ حَتّٰى يَبْلُغَ حَصَادُهُ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھیت (یعنی زرعی پیداوار) میں سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے' جب تک اس کی پیداوار پانچ وسق نہ ہو جائے۔

1901- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا السَّيِّدُ بْنُ عِيسٰى عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ اَرِقَّائِكُمْ وَخَيْلِكُمْ وَلٰكِنْ هَاتُوا صَدَقَةَ اَوْرَاقِكُمْ وَحَرْثِكُمْ وَمَاشِيَتِكُمْ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ' بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے تمہیں تمہارے (غلاموں' کنیزوں) اور گھوڑوں کی زکوٰۃ معاف کردی ہے' البتہ تم اپنی چاندی' زرعی پیداوار اور جانوروں کی زکوٰۃ لے کر آؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سید بن عیسیٰ کوفی۔ قال ازدی: لیس بذاک۔ وذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۵۲/۳)، لسان المیزان (۱۵۲/۳)۔

1902- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاٰدَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ الْاَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ مَخْتُومًا.

۱۹۰۰- في اسناده عبد الله بن سمعان: و هو عبد الله بن زياد بن سليمان بن سمعان المخزومي: ابو عبد الرحمن المدني' مولى ام سلمة- سئل مالك عنه! فقال: كذاب- وقال هشام ابن عروة: حدث عني باحاديث' و الله ما حدثته بها' و لقد كذب علي- و قال احمد: متروك الحديث- و قال ابن معين: ليس بثقة- وقال مرة: ليس بشيء' و كذبه في رواية عنه- و ضعفه ابن المديني و الفلاس جدا- وقال احمد بن صالح: كان يغير الاسماء يقول: حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن-قال احمد: و هو كذب- و قال ابن وهب: قلت لابن سمعان: ابن لقيت عبد الله بن عبد الرحمن الذي رويت عنه! قال: بالبحر- و كذبه ابو داود وغيره' و شدد الكلام فيه البخاري و آخرون: و من ثم امتنع ابو زرعة من قراءة حديثه- و ذكره يعقوب في باب من يرغب عن الرواية عنهم - ينظر: تهذيب التهذيب (۵/ ۲۱۹' ۲۲۱)-

۱۹۰۱ الحارث هو الاعور' و قد سبق الكلام فيه' في باب وجوب زكاة الذهب و الورق' كما سبقت الترجمة لابي سعيد الاشج-

۱۹۰۲ اخرجه النسائي في الزكاة (۴۱/۵) باب: القدر الذي تجب فيه الصدقة' و ابو داود في الزكاة (۹۶/۲) باب: ما تجب فيه الزكاة (۱۵۵۹)' و ابن ماجه في الزكاة (۵۸۶/۱) باب: الوسق ستون صاعاً (۱۸۳۲)' و احمد (۵۹/۳' ۹۷)' و ابن خزيمة رقم (۲۳۱۰) من رواية ادريس الاودي' به- اخرجه عن ادريس هكذا محمد بن عبيد الطنافسي عند ابي داود و ابن ماجه والدارقطني هنا- و تابعه وكيع عند النسائي و احمد (۹۷/۳)- و تابعهما يعلى بن عبيد عند الدارقطني هنا و احمد (۵۹/۳)' و تابعهم القاسم بن معن عند الدارقطني في الرواية الآتية' كلهم رووه عن ادريس الاودي' باسناده- وقال ابو داود عقبه: (ابو البختري لم يسمع من ابي سعيد)- اه- وقال ابو حاتم الرازي: (ابو البختري الطائي لم يدرك ابا سعيد الخدري)- اه- ينظر: المراسيل لابن ابي حاتم ص (۶۶' ۶۸) (رقم ۱۱۵' ۱۲۱)-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور ایک وسق ساٹھ مختوم کے برابر ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن اودی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۵۰)۔

○ ابوحسن محمد بن اسماعیل بن اسحاق بن ابراہیم مروزی، خاتمۃ اصحاب علی بن حجر۔ حدث عن علی بن حجر وعلی بن خشرم و ربیع بن سلیمان وغیرھم۔ روی عنہ طاہر بن محمد بن سھلویہ، وابومحمد بن حسن بن احمد مخلدی، ومحمد بن حسن علوی وغیرھم۔ ترجمۃ فی ''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی (۱۴/۵۵۰)، وقال ذھبی: لم اظفر لہ بوفاۃ۔

1903- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِسْحَاقَ الرَّاشِدِيُّ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ . وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

1904- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْيَسَعُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ اُتِيَ مُعَاذٌ فِي وَقَصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَاْمُرْنِي النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيهَا بِشَيْءٍ . قَالَ وَهِيَ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گائے کا بچہ لایا گیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کی تعداد 30 سے کم تھی۔

1905- حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۹۰۴- اليسع بن اسماعيل البغدادي عن سفيان بن عيينة: ضعفه الدارقطني - ينظر: لسان الميزان (۶/۲۹۸) و طاوس لم يسمع معاذ بن جبل- و انظر التهذيب (۹/۵)-۱۹۰۵- اخرجه مالك في الزكاة من الموطا (۱/۲۵۹) باب: ما جاء في صدقة البقر- و من طريقه الشافعي في الزكاة من الام (۲/۹) باب: صدقة البقر- و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في الزكاة من السنن الكبرى (۴/۹۸)- قال ابن عبد البر في (الاستذكار) (۹/۱۵۷): (ظاهر هذا الحديث الوقوف على معاذ بن جبل من قوله الا ان في قوله: (انه لم يسمع من النبي صلى الله عليه وسلم دون الثلاثين و الاربعين من البقر شيئا)- دليلا و اضحا على انه قد سمع منه- عليه السلام- في الثلاثين و في الاربعين ما عمل به في ذلك مع ان مثله لا يكون رايا انما هو توقيف ممن امر باخذ الزكاة من الذين يطهرهم و يزكيهم بها صلى الله عليه وسلم - و لا خلاف بين العلماء ان السنة في زكاة البقر ما في حديث معاذ هذا و انه النصاب المجتمع عليه فيها- و حديث طاوس هذا عندهم عن معاذ غير متصل- و الحديث عن معاذ ثابت متصل من رواية معمر و الثوري عن الاعمش عن ابي وائل عن مسروق عن معاذ بمعني حديث مالك) انتهى -وراجع الاستذكار ايضا (۹/۱۵۸-فما بعد)- و قد تقدم في باب: ليس في الكسر شيء-

مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً جَذَعًا اَوْ جَذَعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً بَقَرَةً مُسِنَّةً .فَقَالُوْا فَالْاَوْقَاصُ قَالَ مَا اَمَرَنِىْ فِيْهَا بِشَىْءٍ وَّسَاَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَدِمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَاَلَهُ عَنِ الْاَوْقَاصِ فَقَالَ لَيْسَ فِيْهَا شَىْءٌ . قَالَ الْمَسْعُوْدِىُّ وَالْاَوْقَاصُ مَا دُوْنَ الثَّلَاثِيْنَ وَمَا بَيْنَ الْاَرْبَعِيْنَ اِلَى السِّتِّيْنَ فَاِذَا كَانَتْ سِتُّوْنَ فَفِيْهَا تَبِيْعَانِ فَاِذَا كَانَتْ سَبْعُوْنَ فَفِيْهَا مُسِنَّةٌ وَّتَبِيْعٌ فَاِذَا كَانَتْ ثَمَانُوْنَ فَفِيْهَا مُسِنَّتَانِ فَاِذَا كَانَتْ تِسْعُوْنَ فَفِيْهَا ثَلَاثُ تَبَابِيْعَ قَالَ بَقِيَّةُ قَالَ الْمَسْعُوْدِىُّ الْاَوْقَاصُ هِىَ بِالسِّيْنِ الْاَوْقَاسُ فَلَا تَجْعَلْهَا بِصَادٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ہر تیس گائے میں سے ایک تبیع یا ایک تبیعہ ایک جذع یا ایک جذعہ وصول کریں اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کریں' لوگوں نے دریافت کیا: گائے کے بچوں کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا' جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں گا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرلوں گا' پھر جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گائے کے بچھڑے کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

مسعودی نامی راوی بیان کرتے ہیں: اوقاس (سے مراد یہ ہے:) جب ان کی تعداد تیس سے کم ہو' جب گائے کی تعداد چالیس سے ساٹھ تک ہو' تو اس میں دو تبیعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جب وہ ستر ہو جائیں گی' تو ایک مسنہ کی ادائیگی اور ایک تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی جب وہ اسی ہو جائیں گی' تو اس میں دو مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جب وہ نوے ہو جائیں گی' تو تین تبیع کی ادائیگی لازم ہوگی۔

مسعودی فرماتے ہیں: لفظ اوقاس ''س'' کے ساتھ لکھا جاتا ہے' تم اسے ''ص'' کے ساتھ نہ لکھو۔

1906- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْجَرَوِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيْرَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ .

★★ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم اناج (

۱۹۰۶- اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۱۱/۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹۹) و ابن ماجه في الزكاة (۵۸۰/۱) باب: ما تجب فيه الزكاة من الاموال (۱۸۱٤) من رواية ابن وهب عن سليمان' به- و اخرجه الحاكم في الزكاة من المستدرك (۳۸۸/۱) من رواية ابن وهب' به- ثم قال: (صحيح على شرط الشيخين ان صح سماع عطاء بن يسار من معاذ بن جبل؛ فاني لا اتقنه)- اه- فتعقبه الذهبي بقوله: (لم يلقه)- اه- وقال ابن حجر في (التلخيص) (۱۸۰/۲): (لم يصح؛ لانه ولد بعد موته او في سنة موته او بعد موته بسنة- و قال البزار: لا نعلم ان عطاء سمع من معاذ)- اه-

زکوٰۃ میں) اناج وصول کرنا' بکریوں کی زکوٰۃ میں بکری وصول کرنا' اونٹوں کی زکوٰۃ میں اونٹ وصول کرنا اور گائے کی زکوٰۃ میں گائے وصول کرنا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عبدعزیز بن وزیر، ابوعلی جذامی، ویعرف بالجروی، من اھل مصر، قدم بغداد وحدث بھا۔ قال بغدادی: وکان جروی من اھل دین وفضل، مذکوراً بالورع و علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ موصوفاً بالعبادۃ۔ ونقل بغدادی توثیق ابی حاتم لہ، وذکرہ قول دارقطنی فیہ: لم یر مثلہ فضلاً وزھداً۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۴/ ۳۳۹)۔

1907- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لاَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُونِى بِخَمِيسٍ اَوْ لَبِيسٍ اٰخُذُ مِنْكُمْ فِى الصَّدَقَةِ فَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِّلْمُهَاجِرِينَ بِالْمَدِينَةِ . قَالَ عَمْرٌو ائْتُونِى بِعَرْضِ ثِيَابٍ .هٰذَا مُرْسَلٌ .طَاوُسٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذًا.

★★ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اہلِ یمن سے یہ کہا تھا: تم میرے پاس خمیس یا لبیس لے کر آؤ' میں تم سے زکوٰۃ وصول کروں گا' یہ تمہارے لیے آسان بھی ہوگا اور مدینہ منورہ میں رہنے والے مہاجرین کے لیے یہی زیادہ بہتر ہے۔

عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "تم میرے پاس چوڑے کپڑے لے کر آؤ"۔

یہ روایت مرسل ہے کیونکہ طاؤس نامی راوی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1908- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَرْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ عَدِىِّ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ لَمْ تَكُنِ الْمَقَاثِى فِيمَا جَاءَ بِهِ مُعَاذٌ اِنَّمَا اَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَيْسَ فِى الْمَقَاثِى شَىْءٌ وَقَدْ كَانَتْ تَكُوْنُ عِنْدَنَا الْمَقْثَاةُ تُخْرِجُ عَشْرَةَ اٰلاَفٍ فَلاَ يَكُوْنُ فِيهَا شَىْءٌ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مقاثی ان چیزوں میں نہیں تھے جنہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گندم' جو' کھجوروں اور کشمش میں زکوٰۃ وصول کی تھی' مقاثی میں کوئی چیز وصول نہیں کی تھی' ہمارے پاس مقثات (زرعی زمین) تھی جس سے دس ہزار کی پیداوار ہوتی تھی' لیکن اس میں کوئی چیز (یعنی زکوٰۃ) لازم نہیں ہوئی۔

۱۹۰۷- اخرجه يحيى بن آدم في الخراج رقم (۵۲۶) من طريق سفيان بن عيينة عن ابراهيم به- و من طريق يحيى اخرجه البيهقي في السنن (۱۱۳/۴)- واخرجه يحيى رقم (۵۲۵) من طريق سفيان عن عمرو به و من طريقه ايضاً اخرجه البيهقي (۱۱۳/۴)- قال الشافعي: (و طاوس عالم بامر معاذ و ان كان لم يلقه و قال عبد الحق في احكامه: و طاوس لم يلق معاذاً)- اھ- راجع: نصب الراية (۲۴۷/۲)- و قال ابن التركماني: (لم يسمع طاوس من معاذ شيئاً)- اھ- و قال ابو حاتم الرازي: (طاوس عن معاذ مرسل)- ينظر: المراسيل لابن ابي حاتم ص (۸۹) (رقم/ ۱۵۱)-

۱۹۰۸- عدي بن الفضل: قال ابن معين- في رواية- و النسائي و غيرهما: ليس بثقة و تركه الرازيان و الدارقطني وغيرهما و ضعفه غيرهم- و ابطل ابن حبان الاحتجاج به- ينظر: تهذيب التهذيب (۱۶۹/۷-۱۷۰)-

1909- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ اَبِي اَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ عُثْمَانَ جَاءَهُ اَبُوْ ذَرٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ كَيْفَ اَنْتَ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ بِخَيْرٍ. ثُمَّ قَامَ اِلَى سَارِيَةٍ فَقَامَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَاحْتَوَشُوْهُ فَكُنْتُ فِيْمَنِ احْتَوَشَهُ فَقَالُوْا يَا اَبَا ذَرٍّ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ فِي الْاِبِلِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَزِّ صَدَقَتُهُ. قَالَهَا بِالزَّايِ.

☆☆ مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے حضرت ابوذر! آپ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ٹھیک ہوں' پھر وہ ایک ستون کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے' لوگ بھی اُٹھ کر ان کی طرف گئے اور انہیں گھیر لیا' میں بھی انہیں گھیرنے والوں میں شامل تھا' لوگوں نے کہا: اے ابوذر! آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیں تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے' بکریوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے' گائے میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے اور کتان (ریشم) میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے یہ لفظ ''ز'' کے ساتھ ذکر کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمران بن ابی انس قرشی، عامری، مدنی، نزل اسکندریہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۲/۲)۔

1910- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الْاِبِلِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَزِّ صَدَقَتُهُ وَمَنْ دَفَعَ دَنَانِيْرَ اَوْ دَرَاهِمَ اَوْ تِبْرًا اَوْ فِضَّةً لَا يَعُدُّهَا لِغَرِيْمٍ وَلَا يُنْفِقُهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ كَنْزٌ يُكْوَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. كَتَبَهُ مِنَ الْاَصْلِ الْعَتِيْقِ وَفِي الْبَزِّ مُقَيَّدٌ.

☆☆ مالک بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فر

۱۹۰۹- في اسناده موسى بن عبيدة الربذي: و هو ضعيف: سبقت الترجمة له- و راجع ما بعده- قال الحافظ في التلخيص (۲/ ۲٤٥): اسـ غير صحيح مداره على موسى بن عبيدة الربذي و له عنده طريق ثالث من رواية ابن جريج عن عمران بن ابي انس عن مالك بن اوس ابي ذر' و هو معلول: لان ابن جريج اخرجه عن عمران انه بلغه عنه)- اه -وقد تابعه سعيد بن سلمة بن ابي الحسام: ثنا عمران بن ا انس- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۳۸۸)' و صححه على شرط الشيخين' و وافقه الذهبي - وله متابعة اخرى' و هي التي اشار ا الحافظ' و ستاتي عند الدارقطني بعد الحديث التالي-

ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے' بکریوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے' گائے میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے اور بز (ریشم) میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے' جو شخص دینار' درہم' سونے کا ٹکڑا' چاندی اکٹھی کرے گا جسے اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے نہیں رکھا' یا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے نہیں رکھا تو یہ خزانہ شمار ہوگا جس کے ذریعے قیامت کے دن اسے داغ لگایا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن سلمۃ بن ابی حسام، عدوی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعمرو مدنی، وھوابوعمرو سدوسی ذی روی عنہ مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ من ط، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۹۷/۱)۔

1911- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْاِبِلِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَزِّ صَدَقَتُهُ.

☆☆ مالک بن اوس' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اونٹوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے' بکریوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے' گائے میں زکوٰۃ ہوتی ہے اور بھیڑوں میں زکوٰۃ ہوتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن معاویۃ بن موسیٰ جمحی ابوجعفر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 243ھ میں ہوا۔ وانظر: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۶۵۵)۔

1912- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَّالثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَّمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں ہدایت کی کہ وہ ہر تیس گائے میں سے ایک تبیع یا ایک تبیعہ وصول کریں اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کریں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر ''معافر'' وصول کریں۔

اخرجه احمد (۱۷۹/۵) و الحاکم في الزکاۃ (۳۸۸/۱) و کذلك الترمذي في (العلل الکبیر) (۱۷۱) من روایة محمد بن بکر، باسناده- ونقل الترمذي عن البخاري قوله: (ابن جریج لم یسمع من عمران بن ابي انس، یقول: حدثت عن عمران بن ابي انس)- اھ- وراجع الحدیث قبل السابق-

1913- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .وَقَالَ فِيْهِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَالِمٌ .وَقَالَ مَعْمَرٌ حَالِمَةٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

1914- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَّمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ .

☆☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ہر تیس گائے میں سے ایک تبیع یا ایک تبیعہ اور ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ وصول کریں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر ''معافر'' وصول کریں۔

7-باب لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

باب 7: گھریلو استعمال کے جانوروں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی

1915-حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوْفِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الْمُؤَدِّبُ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الرَّقِّيُّ عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْاِبِلِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ . كَذَا قَالَ غَالِبٌ الْقَطَّانُ وَهُوَ عِنْدِيْ غَالِبُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھریلو استعمال کے اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1916- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَمْعَانَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى

۱۹۱۴- اخرجه الترمذي رقم (۱۵۷۷) و رقم (۳۰۲۹)، و النسائي (۵/ ۲۶)، و ابن خزيمة رقم (۲۲۶۸) من طريق الاعمش عن ابراهيم وانظر السابق-

۱۹۱۵- اخرجه ابن عدي في الكامل (۶/ ۲۰۲۵) في ترجمة: غالب القطان، قال: حدثنا احمد بن الحسن الصوفي، به- و من طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في الزكاة من الكبرى (۴/ ۱۱۶) باب: ما يسقط الصدقة عن الماشية: اخبرنا ابو سعد الماليني، انا ابو احمد بن عدي، ثنا بن الحسن الصوفي، به- قال ابن عدي: (وغالب: الضعف على احاديثه بين)- اه-

۱۹۱۶- اخرجه الطبراني في الكبير (۱۰۹۷۴)، و ابن عدي في الكامل (۳/ ۱۲۹۲) في ترجمة: سوار بن مصعب الهمداني، كلاهما عن الواسطي، به- و قال ابن عدي: (ولسوار غير ما ذكرت من الحديث، و عامة ما يرويه ليست محفوظة- و هو ضعيف كما ذكروه) وقال الهيثمي في المجمع (۳/ ۷۵): (وفيه ليث بن سليم، و هو ثقة، و لكنه مدلس، و اخرجه ابن عدي في الكامل، و اعله بسوار بن مصعب و نقل تضعيفه عن البخاري و النسائي و ابن معين، و غيرهم، و قال: عامة ما يرويه غير محفوظ)- اه- و له طريق آخر عن ابن عباس تقدم في اول باب: ليس في الخضروات صدقة-

الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا سَوَّارٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَّطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَّلٰكِنْ فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ وَّفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنٌّ اَوْ مُسِنَّةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: گھریلو استعمال کی گائے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی تاہم ہر تیس گائے میں ایک تبیع اور چالیس گائے میں ایک مِسنہ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

1917- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ وَعَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ شَىْءٌ. وَفِيْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ لَيْسَ عَلَى الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ شَىْءٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

گھریلو استعمال کی گائے میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔

ایک دوسری روایت میں الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

1918- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَنْجِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِىْ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: گھریلو استعمال کی گائے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1919- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَا يُؤْخَذُ مِنَ الْبَقَرِ الَّتِىْ يُحْرَثُ عَلَيْهَا مِنَ الزَّكَاةِ شَىْءٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس گائے کو کھیتی باڑی میں استعمال کیا جاتا ہو اُس میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1917- اخرجه البيهقي في الزكاة من الكبرى (١١٦/٤) باب: ما يسقط الصدقة عن الماشية من رواية عثمان بن احمد باسناده- وقال: (رفعه ابو بدر شجاع بن الوليد عن زهير من غير شك- و اخرجه النفيلي عن زهير بالشك فقال: قال زهير: احسب عن النبي صلى الله عليه وسلم - و اخرجه غيره عن ابي اسحاق موقوفا)- اه- ثم ورده من طريق ابي عمرو بن السماك عن محمد بن عبيد الله بن ابي داود عن ابي احمد عن علي بن صالح ثنا ابو اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي موقوفاً عليه من قوله لم يرفعه- و انبع ذلك برواية ابي بكر بن عياش عن ابي اسحاق به موقوفاً ايضا-قلت: وقد اخرجه ابن ابي شيبة عن ابي بكر بن عياش به موقوفاً في المصنف (١٣٠/٣) كتاب الزكاة باب: في البقر العوامل من قال: ليس فيها صدقة- و يويد رواية الوقف- ايضاً- رواية معمر و الثوري عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي موقوفاً اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (١٩/٤) باب: ما لا يوخذ من الصدقة-وروي من وجه آخر عن علي مرفوعاً لكنه ضعيف- راجع: نصب الراية للزيلعي (٢٥٦/٢-٢٥٧)-

1918- اخرجه ابن ابي شيبة في الزكاة (١٣٠/٣) باب: في البقر العوامل من قال: ليس فيها صدقة و البيهقي في الكبرى في الزكاة (١١٦/٤) باب: ما يسقط الصدقة عن الماشية عن ابي بكر بن عياش به-

1919- اخرجه البيهقي في الزكاة (١١٦/٤-١١٧) من طريق الدارقطني باسناده- ثم قال: (هكذا موقوفاً و هو اسناده صحيح و هو قول مجاهد و سعيد بن جبير و عمر بن عبد العزيز وابراهيم النخعي- وقال الحسن البصري: ليس في البقر العوامل صدقة اذا كانت في مصر)- اه- واورده البيهقي في (١١٦/٤) من رواية زياد بن سعد عن ابي الزبير عن جابر مرفوعاً ثم قال: (وفي اسناده ضعف و الصحيح موقوف)- اه- و هو عند عبد الرزاق (١١٩/٤) من وجه آخر عن ابي الزبير عن جابر موقوفاً كما ذكر البيهقي-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین ابوجعفر مصری، قال ابن عدی کذبوہ، وھو صاحب حدیث کثیر، انکرت علیہ اشیا رواہ، وھو ممن یکتب حدیثہ مع ضعفہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: کامل (۱/۱۹۸)، والمیزان (۱/۲۷۸)، والل (۱/۳۶۳-۳۶۴)۔

8-باب تَفْسِيْرِ الْخَلِيطَيْنِ وَمَا جَاءَ فِي الزَّكَاةِ عَلَى الْخَلِيطَيْنِ

باب 8: دو چیزوں کو ملانے کی وضاحت' دو ملی ہوئی چیزوں پر زکوٰۃ لازم ہونے کا حکم

1920- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَحِبْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَذَكَرَ كَلَامًا فَقَالَ اِلَّا اَنِّيْ سَمِعْتُهُ ذَا يَوْمٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَالْخَلِيطَا اجْتَمَعَ عَلَى الْحَوْضِ وَالرَّاعِي وَالْفَحْلِ.

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں' اس کے بعد انہوں کوئی کلام ذکر کیا' پھر انہوں نے یہ بھی بتایا: ایک دن انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (زکوٰۃ کی وصولی یا زکوٰۃ سے بچنے کے لیے) اکٹھے مال کو الگ' الگ نہیں کیا جا اور الگ' الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور دو حصے دار وہ لوگ ہوں گے جو حوض' چرواہے اور (جفتی کے لیے دینے وا جانور کے بارے میں حصے دار ہوں گے۔

1921- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْمُثِيْرَةِ صَدَقَةٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مثیرہ (یعنی وہ گائے چلانے کے لئے استعمال ہوتی ہے) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1922- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءً عَنِ النَّفَرِ الْخُلَطَاءِ لَهُمْ اَرْبَعُوْنَ شَاةً فَقَالَ عَلَيْهِمْ شَاةٌ .قُلْتُ فَاِنْ كَانَتْ لِوَاحِدٍ تِسْعٌ وَثَلَاثُوْنَ وَ شَاةٌ .قَالَ عَلَيْهِمَا شَاةٌ.

۱۹۲۰ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/۳۹) من طريق المصنف' به-و اخرجه البيهقي في سننه (۴/۱۰۶) كتاب الزكاة' باب الخلطاء' من طريق ابي الاسود: ثنا ابن لهيعة' به- و ابن لهيعة ضعيف' و قد تقدم الكلام عليه كثيرا-

۱۹۲۱ علقه البيهقي في الزكاة من الكبرى (۴/۱۱۶)' وقال عقبه: (وفي اسناده ضعف و الصحيح موقوف)- اه- وقد اخرجه عبد الرز الزكاة (۱/۱۹) باب: ما لا يؤخذ من الصدقة' عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر موقوفا عليه لم يرفعه' و لم يذكر فيه (زياد بن سعد

☆☆ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا جو ایک دوسرے کے حصے دار ہوں' ان کی چالیس بکریاں ہوں تو ان سب پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' میں نے دریافت کیا: اگر ان میں سے ایک شخص کی ۳۹ بکریاں ہوں اور دوسرے شخص کی ایک بکری ہو؟ تو انہوں نے یہی فرمایا: ان دونوں پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو گی۔

1923- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بِصَحِيفَةٍ فِيهَا مَسَائِلُ يَسْاَلُهُ عَنْهَا فَمَا تَتَعْتَعَ فِىْ شَىْءٍ مِّنْهَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اَرْبَعِيْنَ شَاةً بَيْنَ نَفْسَيْنِ فَقَالَ فِيهَا شَاةٌ عَلَيْهِمَا.

☆☆ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ایک شخص حسن بصری کے پاس ایک صحیفہ لے کر آیا جس میں مختلف مسائل تحریر تھے' اس نے اُن سے اس صحیفے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے اُن مسائل میں کوئی غلطی نہیں نکالی' البتہ جب یہ مسئلہ آیا کہ چالیس بکریاں دو لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہوں تو انہوں نے فرمایا: ان دونوں پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمید بن ھلال عدوی، ابونصر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عالم، توقف فیہ ابن سیرین؛ لدخولہ فی عمل سطان، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ جماعۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۷۲)۔

1924- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ مَّيْسَرَةَ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ اَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ- قَالَ- فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ فِىْ عَهْدِىْ اَنْ لَّا اٰخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ شَيْئًا قَالَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ. وَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْ هٰذِهٖ. فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَهَا.

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص ہمارے پاس آیا' میں اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُسے یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ مجھے اس بات کا پابند کیا گیا ہے' میں دودھ پلانے والا کوئی جانور وصول نہ کروں اور (زکوٰۃ کی وصولی کرتے ہوئے) الگ' الگ سال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ' الگ نہ کیا جائے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اس کے پاس ایک شخص اونچی کوہان والی اونٹنی لے کر آیا اور

1923- اخرجه البيهقي في سننه (١٠٦/٤) كتاب الزكاة' باب صدقة الخلطاء' من طريق الدارقطني' به-
1923- اخرجه البيهقي في سننه (١٠٦/٤) من طريق الحجاج بن منهال عن حماد' به-
1924- اخرجه النسائي في سننه (٢٩/٥) كتاب الزكاة' باب الجمع بين المتفرق' و التفريق بين المجتمع' و احمد في مسنده (٣٥/٤) من طريق هلال بن خباب' به- و اخرجه ابو داود في كتاب الزكاة (١٥٧٩) باب في زكاة السائمة- و الطبراني في الكبير (٩١/٧) رقم (٦٤٧٢) من طريق ابي عوانة عن هلال بن خباب عن ميسرة ابي صالح عن سويد بن غفلة' قال: (سرت- او اخبرني من سار- مع مصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم)- و للحديث طريق آخر عن ابي ليلى الكندي عن سويد' سياتي بعد الحديث التالي مباشرة-

بولا: تم اسے وصول کرلو اس نے اُسے وصول کرنے سے انکار کردیا۔

1925- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْجَلَّابُ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَيْسَرَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ اَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَعَدْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اَيْشٍ فِيْ كِتَابِكَ فَقَالَ اَنْ لَّا اُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا اَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَاَبَى اَنْ يَّقْبَلَهَا .

☆☆ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والے ایک شخص ہمارے پاس آیا' میں اس کے پاس بیٹھ گیا' میں نے اس سے دریافت کیا: تمہاری تحریر میں کیا لکھا ہے؟ اس نے بتایا: اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کروں اور الگ' الگ مال کو اکٹھا نہ کروں۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر ایک شخص اس کے پاس اونچی کوہان والی اونٹنی لے کر آیا تو اس نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ادریس ابوحمید جلاب۔ حدث عن هشيم بن بشير۔ روى عنه قاضى محاملى۔ ذكره خطيب فلم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلًا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۳۸-۳۹)۔

1926- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ لَيْلَى الْكِنْدِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَقَرَاْتُ فِيْ كِتَابِهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ قَالَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ عَظِيمَةٍ حَسْنَاءَ مُلَمْلَمَةٍ فَاَبَى اَنْ يَّاْخُذَهَا وَقَالَ مَا عُذْرِيْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَخَذْتُ هٰذِهِ مِنْ مَّالِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ .قَالَ يَحْيَى ثُمَّ سَمِعْتُ شَرِيكًا بَعْدُ يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ فَذَكَرْتُهُ لِوَكِيعٍ فَقَالَ اِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ عُثْمَانَ .

★★ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا ایک شخص آیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کی تحریر میں یہ بات پڑھی کہ الگ' الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ' الگ نہ کیا جائے' زکوٰۃ (ادائیگی یا وصولی) سے بچنے کے لیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس کے بعد اس کے پاس ایک شخص بڑی اونٹنی لے کر آیا جو بہت خوبصورت اور صحت مند تھی' تو اس نے اونٹنی کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ وہ بولا: اگر میں نے ایک مسلمان کے مال میں سے اسے وصول کرلیا' تو پھر میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کیا عذر پیش کروں گا۔

۱۹۲۶- اخرجه ابو داؤد كتاب الزكاة (۲/۱۰۵) باب التغليظ في منع الزكاة' الحديث (۱۵۸۰)' و ابن ماجه في سننه (۱/۵۷۶) كتاب الزكاة باب ما ياخذ المصدق من الابل' الحديث (۱۸۰۱)' و الطبراني في الكبير (۷/۱۰۸) رقم (۶۴۷۶) من طريق شريك عن عثمان به- و شريك ضعيف-

کروں گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں کچھ اختلاف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن مغیرۃ ثقفی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوالمغیرۃ کوفی اعشی، وھوعثمان بن ابی زرعۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۴/۲)۔

9-باب مَا اُدِّیَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

باب9: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے اسے کنز نہیں کہا جائے گا

1927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْطَاكِيُّ قَاضِي الْمِصِّيصَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ ثَابِتٍ يَعْنِيْ ابْنَ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَسَاَلَتْ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ اِذَا اَدَّيْتِ زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ . الْمَعْنٰى وَاحِدٌ.

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے سونے کا ہار پہنا ہوا تھا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' انہوں نے دریافت کیا: کیا اسے کنز کہا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی تو یہ کنز شمار نہیں ہوگا۔

اس کا مفہوم ایک ہی ہے۔

1928- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ نَشِيْطٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَطَاءٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۹۲۷- اخرجه الحاكم في الزكاة (۱/۳۹۰) باب: التغليظ في منع الزكاة' عن ابي العباس محمد بن يعقوب' ثنا عنبسة بن احمد بن الفرج' ثنا عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار' ثنا محمد ابن مهاجر...... به وقال: (صحيح على شرط البخاري' و لم يخرجاه)- اه- واخرجه البيهقي في الزكاة (٤/۸۳) باب: تفسير الكنز الذي ورد الوعيد فيه' عن الحاكم' به- قلت: و اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/۹۷) باب: الكنز ما هو؟ وزكاة الحلي (۱٥٦٤)' عن محمد بن عيسى' ثنا عتاب- يعني: ابن بشير- عن ثابت بن عجلان عن عطاء...... به- واعله البيهقي بتفرد ثابت بن عجلان- و راجع نصب الراية (۲/۳۷۱-۳۷۲)-

۱۹۲۸- اخرجه ابو داود في في الزكاة (۲/۹۷-۹۸) باب: الكنز ما هو؟ وزكاة الحلي (۱٥٦٥) عن محمد بن ادريس الرازي' ثنا عمرو بن الربيع بن طارق' ثنا يحيى بن ايوب عن عبيد الله بن ابي جعفر ان محمد بن عمرو بن عطاء اخبره عن عبد الله بن شداد' به- و اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۳۸۹)' و البيهقي في الزكاة (٤/۱۳۹) من هذا الوجه- وقول الدارقطني هنا: (محمد بن عطاء: مجهول) و تعقبه على ذلك البيهقي و ابن القطان و غيرهما- راجع : نصب الراية للزيلعي (۲/۳۷۱)-

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَاٰى فِيْ يَدَىَّ فَتَخَاتٍ مِّنْ وَرِقٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَآئِشَةُ . فَقُلْتُ صَنَعْتُهُنَّ اَتَزَيَّنُ لَكَ فِيْهِنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ اَتُؤَدِّيْنَ زَكَاتَهُنَّ فَقُلْتُ لَا اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ .قَالَ هُنَّ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ هٰذَا مَجْهُوْلٌ .

☆☆ عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ میں چاندی کے کنگن دیکھے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عائشہ! یہ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے عرض کی: انہیں میں نے بنایا ہے تاکہ انہیں پہن کر آپ ﷺ کے سامنے آؤں' یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں! (یا جو بھی اللہ نے چاہا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے جہنم (میں عذاب ہونے) کے لیے کافی ہیں۔

محمد بن عطاء نامی راوی مجہول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ہارون بن ابراہیم ربعی، ابوجعفر بغدادی بزاز، ابونشیط، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۹۹)۔

1929- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ مَسْعَدَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُوْلُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِطَوْقٍ فِيْهِ سَبْعُوْنَ مِثْقَالًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ مِنْهُ الْفَرِيْضَةَ .فَاَخَذَ مِنْهُ مِثْقَالًا وَّثَلَاثَةَ اَرْبَاعِ مِثْقَالٍ .اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ مَتْرُوْكٌ وَّلَمْ يَاْتِ بِهٖ غَيْرُهٗ .

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک زنجیر لے کر آئی جس میں ستر مثقال سونا تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس میں سے زکوٰۃ وصول کرلیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس میں سے ایک مثقال اور تین چوتھائی مثقال وصول کرلی۔

اس روایت کا ایک راوی ابوبکر ہذلی متروک ہے اور اس روایت کو اس کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ نصر بن مزاحم ابوالفضل منقری کوفی۔ حدث عن ثوری، وشعبۃ، وحبیب بن حسان، وعبدالعزیز بن سیاہ وغیرھم۔ روی عنہ [illegible]

1929- اخرجہ ابو نعیم في "اخبار اصبهان" (۲۴۲/۱) في ترجمة: شيبان بن زكريا الصغاني عن عبد الله بن محمد بن جعفر ثنا محمد [illegible] جعفر الدهني ثنا عبد الرحمن بن عمر ثنا ابو سليمان صالح بن مهران ثنا شيبان بن زكريا عن عباد بن كثير عن شعيب بن الحبحاب به.

لبہ حسین بن نصر، ونوح بن حبیب قومسی، وابوصلت ہروی وغیرھم۔ قال عقیلی: شیعی، فی حدیثہ اضطراب، وخطا کثیر۔ وقال ابوخیثمۃ: کان کذابا۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: واھی حدیث متروک۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۸/ ۴۶۸)، وتاریخ بغداد (۱۳/ ۲۸۲)، ومیزان (۷/ ۲۴)، ولسان (۶/ ۲۰۴-۲۰۵)۔

○ اسید بن عاصم بن عبداللہ، مولی ثقیف، ابوحسین اصبہانی۔ روی عن عامر بن ابراہیم، وسعید بن عامر ضبعی، وعبداللہ بن بکر سہمی، وبشر بن عمر زہرانی، وبکر بن بکار، وحسین بن حفص، وطبقتھم۔ وصنف (المسند)۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وقال ذہبی: حافظ محدث امام۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۲/ ۳۱۸)، وتاریخ اصبہان (۱/ ۲۷۲)، وسیر اعلام النبلاء (۱۲/ ۳۷۸)۔

○ شعیب بن حجاب ازدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) معولی، ابوصالح بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۱۱)۔

1930- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ بِهٰذَا مِثْلَهُ وَزَادَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ قَالَ نَعَمْ. ثُمَّ قَرَاَ (وَآتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهِ)

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کوئی حق ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ اپنی ہی پسند کے ساتھ اپنا مال دیتا ہے''۔

1931- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْخُتُّلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ غَالِبٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ مَيْمُوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

وَعَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ. اَبُوْ حَمْزَةَ هٰذَا مَيْمُوْنٌ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت قیس ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: زیورات میں زکوٰۃ ہوتی ہے۔

۱۹۳۰- قد توبع الهذلي على روايته عند ابي نعيم في اخبار اصبهان-

۱۹۳۱- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/ ۴۴) من طريق المصنف به- قال البيهقي في المعرفة (۲/ ۲۹۸- ۲۹۹): (والذي يرويه بعض فقهائنا مرفوعا: (ليس في الحلي زكاة) لا اصل له انما يروى عن جابر من قوله غير مرفوع، والذي يروى عن عافية بن ايوب عن الليث عن ابي الزبير عن جابر مرفوعا لا اصل له، فمن احتج به مرفوعا كان مغرورا بدينه داخلا فيما يعيب به المخالفين من الاحتجاج برواية الكذابين، والله يعصمنا من امثاله)- اه-

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں: زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔

اس روایت کا راوی ابوحمزہ اس کا نام میمون ہے اور یہ ضعیف الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن عمرو، عن ابان۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مغنی (۳۰۴/۱) ولسان (۲۰۵/۳)۔

○ میمون، ابوحمزۃ قصاب، مشہور بکنیتہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۰۶)۔

1932 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لاَ بَأْسَ بِلُبْسِ الْحُلِيِّ إِذَا أُعْطِيَ زَكَاتُهُ. وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ إِلَى خَازِنِهِ سَالِمٍ أَنْ يُخْرِجَ زَكَاةَ حُلِيِّ بَنَاتِهِ كُلَّ سَنَةٍ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: زیورات پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے جب ان کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنے منشی سالم کو یہ خط لکھا کہ ان کی صاحبزادیوں کے زیورات کی ہر سال زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔

1933 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنَّ لِي حُلِيًّا وَإِنَّ زَوْجِي خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ لِي بَنِي أَخٍ أَفَيُجْزِي عَنِّي أَنْ أَجْعَلَ زَكَاةَ الْحُلِيِّ فِيهِمْ قَالَ نَعَمْ. هَذَا وَهَمٌ وَالصَّوَابُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مُرْسَلٌ مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میرے پاس کچھ زیورات ہیں اور میرے شوہر غریب آدمی ہیں' میرے کچھ بھتیجے بھی ہیں' تو کیا میرے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ میں ان زیورات کی زکوٰۃ ان لوگوں پر خرچ کر دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

یہ روایت وہم ہے' درست یہ ہے: یہ روایت ابراہیم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ سے مرسل اور موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

۱۹۳۲- اخرجه البيهقي في سننه (۱۳۹/۴) كتاب الزكاة: باب من قال: في الحلي زكاة من طريق الدارقطني' به-واما اثر عبد الله بن عمرو فاخرجه ابن ابي شيبة (۱۵۴/۳) في الزكاة: باب: في الحلي' عن وكيع عن جرير بن حازم عن عمرو بن شعيب عن عبد الله بن عمرو نحوه. واخرجه عبد الرزاق نحوه في الزكاة (۸۲/۴) (۷۰۵۷) باب: التبر و الحلي' عن الثوري عن ابي موسى عن عمرو بن شعيب عن عبد الله بن عمرو' نحوه-

۱۹۳۳- هكذا اخرجه الدارقطني من طريق قبيصة عن سفيان عن حماد باسناده موصولاً مرفوعاً' و رجح الدارقطني ارساله ووقفه ثم عقبه مرسلاً موقوفاً' فراجع الرواية الآتية-

پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن مقاتل، ابوبکر رازی، قدم بغداد وحدث بھا عن ابیہ وحسین بن عیسیٰ بن میسرۃ، واحمد بن بکر بن سیف۔ روی عنہ عبد باقی بن قانع، وابوقاسم طبرانی، وحسین بن مھدی مروزی۔ ذکرہ خطیب فلم یذکر فیہ جرحاً و لا تعدیلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۹۸/۵)۔

1934- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ امْرَاَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَاَلَتْهُ عَنْ حُلِيٍّ لَهَا قَالَ اِذَا بَلَغَ مِائَتَيْنِ فَفِيْهِ الزَّكَاةُ . قَالَتْ اِنَّ فِىْ حَجْرِى بَنِىْ اَخٍ لِى اَفَاَضَعُهُ فِيْهِمْ قَالَ نَعَمْ . مَوْقُوْفٌ.

☆☆ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے اپنے زیورات کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: جب وہ دوسو (درہم جتنے قیمتی) ہوں تو اُن میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اس خاتون نے کہا میرے بھتیجے میرے زیر پرورش ہیں' کیا میں اسے ان پر خرچ کردوں؟ تو حضرت عبداللہ نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

10-باب لَيْسَ فِىْ مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ حَتَّى يَعْتِقَ .

باب10: مکاتب غلام جب تک آزاد نہ ہوجائے' اس کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی

1935- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِىْ بْنُ قَانِعٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِىْ مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ حَتَّى يَعْتِقَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مکاتب غلام کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک وہ آزاد نہ ہوجائے۔

۱۹۳۴- ھکذا اخرجہ الفریابی عن الثوری' و تابعہ عبد الرزاق عن الثوری' بہ- مصنف عبد الرزاق فی الزکاۃ (۸۳/٤) (۷۰۵٦) باب: التبر والحلی-واخرجہ البیہقی فی سننہ (۱۳۹/٤) من طریق عبد اللہ بن الولید عن سفیان بہ- و اشار الی المرفوع' ورجع ھذا الموقوف- و اخرجہ معمر عن حماد عن ابراھیم عن ابن مسعود' بنحوہ- اخرجہ عبد الرزاق فی الزکاۃ (۷۰۵۵)-

۱۹۳۵- عبد اللہ بن بزیع الانصاری عن روح بن القاسم: قال الدارقطنی: لیس بمتروک- و قال ابن عدی: لیس بحجۃ' و ھو قاضی تستر' عامۃ احادیثہ لیست بمحفوظۃ-و مناکیر عبد اللہ: حدیث یحیی بن غیلان قال: حدثنا عبد اللہ بن بزیع عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر-رضی اللہ عنہ- قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (لیس فی مال المکاتب زکاۃ حتی یعتق' اخرجہ الدارقطنی فی السنن)- النصوص- وقال الساجی: لیس بحجۃ' روی عنہ یحیی بن غیلان مناکیراھ- کل ذلک من لسان المیزان لابن حجر (۲٦۲/۳)-والصواب فی ھذا الحدیث الوقف: فقد اخرجہ عبد الرزاق و ھو اوثق و اجل من ابن بزیع' موقوفاً' اخرجہ عبد الرزاق عن ابن جریج: اخبرنا ابو الزبیر' انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول: (لا صدقۃ فی مال العبد' ولا المکاتب حتی یعتقا)- و مصنف عبد الرزاق فی الزکاۃ (۷۱/٤) باب: صدقۃ العبد و المکاتب (۷۰۰۸)- و تابعہ محمد بن بکر عن ابن جریج' بہ موقوفاً- اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی الزکاۃ (۳۰/٤)-

1936- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَيْهِمَا اَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيَسُرُّكُمَا اَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِاَسْوِرَةٍ مِّنْ نَارٍ . قَالَا لَا .قَالَ فَاَدِّيَا حَقَّ هٰذَا .وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَلَيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَّقَالَ اَيْضًا فَاَدِّيَا حَقَّ هٰذَا عَلَيْكُمَا . يَعْنِي الزَّكَاةَ .حَجَّاجٌ هُوَ ابْنُ اَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والی دو خواتین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے سونے کنگن پہنے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اس بات کو پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم دونوں اس کا حق ادا کرو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے' اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) پھر تم دونوں اس کا حق ادا کرو جو تم پر لازم ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد زکوٰۃ تھی۔

اس روایت کا راوی حجاج' یہ حجاج بن ارطاۃ ہے اور یہ مستند نہیں ہے۔

1937- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ لِامْرَاَتِي حُلِيًّا مِّنْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا .قَالَ فَاَدِّ زَكَاتَهُ نِصْفَ مِثْقَالٍ .يَحْيَى بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ مَتْرُوكٌ وَّهٰذَا وَهَمٌ وَّالصَّوَابُ مُرْسَلٌ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: میری بیوی کے بیس مثقال کے زیورات ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی نصف مثقال زکوٰۃ ادا کرو۔

اس روایت کا ایک راوی یحییٰ بن ابوانیسہ متروک ہے' اور یہ روایت وہم ہے' درست یہ ہے: یہ روایت مرسل ہے اور موقوف ہے۔

۱۹۳۶- اخرجه ابن ابي شيبة في الزكاة (۲/ ۵۳) باب: في الحلي' عن حجاج' به- و اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۴/ ۸۵) باب: التبر و الحلي' عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب' باسناده- و اخرجه الترمذي في الزكاة (۲/ ۹۷) باب: الكنز ما هو ا وزكاة الحلي من حديث ابن لهيعة (۶۳۷) و ابو داود في الزكاة (۲/ ۹۷) باب: الكنز ما هو ا وزكاة الحلي (۱۵۶۳) من حديث حسين كو هو المعلم- و النسائي في الزكاة (۵/ ۳۸) باب: زكاة الحلي من حديث حسين ايضا' كلاهما- حسين و ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب' به- و قال الترمذي: (و هذا حديث قد اخرجه المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب' نحو هذا- و المثنى بن الصباح و ابن لهيعة يضعفان في الحديث- ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء)- اه-

۱۹۳۷- اعله الدارقطني بيحيى بن ابي انيسة وصوب المرسل الموقوف' و يحيى لم يحدث عنه عبد الرحمن و لا القطان' و كذبه اخوه زيد' و تركه الامام احمد و غيره- وقال ابن معين: ليس بشيء- و ضعفه يعقوب بن سفيان و الرازيان و البخاري و غيرهم- ينظر تهذيب الكمال (۳۱/ ۲۲۲- ۲۳۰)-

1938- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ امْرَاَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ سَاَلَتْهُ عَنْ طَوْقٍ لَهَا فِيهِ عِشْرُونَ مِثْقَالاً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَتْ اُزَكِّيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَمْ قَالَ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ قَالَتْ اُعْطِيهَا فُلَانًا ابْنُ اَخٍ لَهَا يَتِيمٌ فِي حَجْرِهَا .قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ.

☆☆ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے ان سے اپنے ایک ہار کے بارے میں دریافت کیا جو بیس مثقال کا تھا اور سونے سے بنا ہوا تھا' اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں اس کی زکوٰۃ ادا کروں گی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اس خاتون نے دریافت کیا: کتنی؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پانچ درہم' اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں یہ فلاں شخص کو ادا کر دوں' اس خاتون نے اپنے بھتیجے کے بارے میں دریافت کیا جو یتیم تھا اور اس خاتون کے زیرِ پرورش تھا' تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ایسا کر سکتی ہو۔

1939- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ لِامْرَاَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ حُلِيٌّ فَقَالَتْ لِابْنِ مَسْعُودٍ اُعْطِي زَكَاتَهُ قَالَ نَعَمْ .قَالَتْ اُعْطِي ابْنَ اَخِي يَتِيمًا قَالَ نَعَمْ.

☆☆ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے زیورات تھے' اس خاتون نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا میں اس کی زکوٰۃ ادا کروں گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس خاتون نے دریافت کیا: کیا میں اپنے یتیم بھتیجے کو یہ دے دوں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

1940- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْحُلِيِّ فَقَالَ لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ.

☆☆ علی بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے زیورات کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عبید اللہ بن ابی رجاء ثغری، یکنی ابا جعفر نجار طرسوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۸)۔

○ علی بن سلیم، ابو سلیم حرانی۔ سمع انسا۔ روی عنہ مسعر بن کدام، و اسرائیل، و شریک و ابوعوانۃ۔ ذکرہ بخاری، و بن ابی حاتم، فلم یذکرا فیہ جرحا ولا تعدیلا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ کبیر (۶/۲۷۷)، و جرح و تعدیل

۱۹۳۸- علقہ نحوہ عن ابن مسعود عبد الرزاق في مصنفه في الزكاة (٤/٨٢) باب: التبر و الحلي (٧٠٥٥)-
۱۹۳۹- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٤/٨٢) باب: التبر و الحلي (٧٠٥٦)-
۱۹۴۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/١٣٨) كتاب الزكاة' باب من قال: لا زكاة في الحلي من طريق الدارقطني' به-

(۱۸۸/۶)۔

1941- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ تُصْدَقُ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَتَجْعَلُ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ حُلِيًّا بِاَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ وَلَايَرٰى فِيْهِ صَدَقَةً.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادیوں میں سے ایک خاتون کوایک ہزار درہم دیے گئے اس خاتون نے اس کے زیورات بنالیے جو چارسو دینار کے بنے، لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی تھی۔

1942- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَا زَكَاةَ فِي الْحُلِيِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زیورات پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

1943- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحَلِّي بَنَاتِهِ بِاَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ وَلَايُخْرِجُ زَكَاتَهُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی صاحبزادیوں کے لیے چارسو دینار کے زیورات بنوائے لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کی۔

1944- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُحَلِّي بَنَاتِهَا بِالذَّهَبِ وَلَاتُزَكِّيْهِ نَحْوًا خَمْسِيْنَ اَلْفًا.

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنی صاحبزادیوں کے لیے سونے زیورات بنوائے اوران کی زکوٰۃ ادا نہیں کی، ان زیورات کی قیمت پچاس ہزار کے قریب تھی۔

11- باب وُجُوبِ الزَّكَاةِ فِيْ مَالِ الصَّبِيِّ وَالْيَتِيمِ

باب 11: بچے اور یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

1945- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ

۱۹۴۱- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۸۲/٤) باب: التبر و الحلي (۷۰٤۷)- من طريق عبيد الله به-

۱۹۴۲- مصنف عبد الرزاق في الزكاة (۸۲/٤) باب: التبر و الحلي (۷۰٤۷)-

۱۹۴۳- اخرجه البيهقي في سننه (۱۳۸/٤) كتاب الزكاة، باب من قال: لا زكاة في الحلي- من طريق ابي العباس الاصم، ثنا يحيى بن ابي طالب، به- و اخرجه البيهقي من طريق مالك بن انس و اسامة بن زيد و يونس بن يزيد وغير واحد: ان نافعا حدثهم عن عبد الله بن عمر انه قال: (ليس في الحلي زكاة)- واخرجه من طريق مالك عن نافع بن عبد الله بن عمر - رضي الله عنهما - كان يحلي بناته و جواريه الذهب، فلا يخرج منه الزكاة-

۱۹۴۴- اخرجه ابن ابي شيبة في الزكاة (۱۵۵/۳) باب: من قال: ليس في الحلي زكاة: حدثنا وكيع، به-

عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَامَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ لَهُ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسے یتیم کا سرپرست ہے جس یتیم کا مال موجود ہو تو وہ اس یتیم کے لیے اس مال کی تجارت کرے اس مال کو ایسے ہی نہ چھوڑ دے کہ اسے زکوۃ ختم کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن غلیب ازدی مصری، لیس بہ باس، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۸۶)۔

1946 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْعَطَّارُ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) احْفَظُوا الْيَتَامٰى فِيْ اَمْوَالِهِمْ لَا تَاْكُلُهَا الزَّكَاةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات، ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے مال کی حفاظت کرنا انہیں زکوۃ ختم نہ کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن اسحاق عطار کوفی۔ ضعفہ یحیی، امام بخاری فرماتے ہیں: عندہ مناکیر و قال ازدی: متروک الحدیث، امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مغنی (۴۱۸/۳)، جرح والتعدیل (۴۰۱/۵)، ولسان (۱۳۸/۴)۔

1947 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

۱۹۴۵- اخرجه الترمذي في الزكاة (۳۲/۲) باب: ما جاء في زكاة مال اليتيم' من حديث الوليد بن مسلم عن المثنى بن الصباح' باسناده- وقال: (و انما روي هذا الحديث من هذا الوجه' و في اسناده مقال: لان المثنى بن الصباح يضعف في الحديث- و روى بعضهم هذا الحديث عن عمرو بن شعيب ان عمر بن الخطاب...... فذكر هذا الحديث)- قال الترمذي: (وعمرو بن شعيب: هو ابن محمد بن عبد الله بن عمرو بن العاص- و شعيب قد سمع من جده عبد الله بن عمرو- وقد تكلم يحيى بن سعيد في حديث عمرو بن شعيب' وقال: هو عندنا واه- و من ضعفه فانما ضعفه من قبل انه يحدث من صحيفة جده عبد الله بن عمرو- و اما اكثر اهل الحديث فيحتجون بحديث عمرو بن شعيب فيثبتونه منهم: احمد و اسحاق و غيرهما)- اه -والحديث اخرجه البيهقي (۱۰۷/٤) من طريق المثنى بن الصباح' به-

۱۹۴۶- مندل: هو ابن علي العنزي' ضعفه احمد و ابن معين في بعض الروايات عنه' و ضعفه ايضاً النسائي و ابو زرعة و غيرهما- و قال ابن معين في رواية: (ليس به باس' يكتب حديثه)- اه- ينظر: تهذيب الكمال (۴۹۲/۲۸-۴۹۸)-

جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكَاةٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یتیم کے مال میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبداللہ بن یزید بن ازوق رقی مالکی قطان جصاص، ابوعلی۔ سمع ہشام بن عمار، وابراہیم بن ہشام غسانی و ولید بن عتبہ، واسحاق بن موسیٰ خطمی، ومخلد بن مالک، و طبقتھم۔ حدث عنہ جعفر خلدی، و حافظ ابوعلی نیسابوری، وابوبکر بن سنی، و ابوحاتم بستی، وابواحمد بن عدی، وخلق۔ وثقہ دارقطنی، وقال ذھبی: حافظ مسند علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ رجال مصنف۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۲۸۶/۱۴)۔

1948- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ ابْتَغُوْا بِاَمْوَالِ الْيَتَامٰى لَا تَاْكُلُهَا الصَّدَقَةُ.

☆☆ سعید بن میسب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے مال کا خیال رکھو انہیں زکوٰۃ ختم نہ کردے۔

1949- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ صَلْتٍ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُهُمْ عِنْدَ عَلِيٍّ فَلَمَّا دَفَعَهَا اِلَيْهِمْ وَجَدُوْهَا بِنَقْصٍ فَحَسَبُوْهَا مَعَ الزَّكَاةِ فَوَجَدُوْهَا تَامَّةً فَاَتَوْا عَلِيًّا فَقَالَ كُنْتُمْ تَرَوْنَ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدِيْ مَالٌ لَا اُزَكِّيْهِ.

☆☆ ابن ابورافع بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کے اموال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اموال انہیں واپس کیے تو ان لوگوں نے ان میں کچھ کمی پائی' پھر جب انہوں نے زکوٰۃ کے ساتھ اس کا حساب کیا' تو انہیں مکمل پایا۔ وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے تھے کہ میرے پاس کوئی مال موجود ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کروں گا۔

1950- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ صَلْتٍ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اَقْطَعَ اَبَا رَافِعٍ اَرْضًا فَلَمَّا

۱۹۴۷- رواه بن الجراح تركه الدارقطني و ضعفه غيره-ينظر: تهذيب الكمال (۹/ ۲۲۷-۲۳۰)- و شيخه محمد بن عبيد الله: هو العرزمي تقدمت ترجمته-

۱۹۴۸ اشار الترمذي الى هذه الرواية' فيما سبق نقله عنه قريبا- و اخرجه البيهقي في الزكاة (۱۰۷/۴) باب: من تجب عليه الصدقة عن الدارقطني' به-وقال البيهقي: (هذا اسناد صحيح' وله شواهد عن عمر رضي الله عنه)- اه- و تعقبه ابن التركماني في (الجوهر

۱۹۴۹- اخرجه البيهقي في الزكاة (۱۰۷/۴) باب: من تجب عليه الصدقة' معلقا-

مات ابو رافع باعها عمر بثمانين الفا فدفعها الى علي بن ابي طالب رضي الله عنهما فكان يزكيها فلما قبضها ولد ابي رافع عدوا مالهم فوجدوه ناقصا فاتوا عليا فاخبروه فقال احسبتم زكاتها قالوا لا. قال فحسبوا زكاتها فوجدوها سواء فقال علي اكنتم ترون يكون عندي مال لا اؤدي زكاته.

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین جاگیر کے طور پر عطاء کی، جب حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو ۸۰ ہزار کے عوض میں فروخت کر دیا اور وہ مال حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے، جب حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اولاد نے اس مال کو اپنے قبضے میں لیا، تو انہوں نے اپنے مال کی گنتی کی تو اسے کم پایا، وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ کا حساب لگایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے اس کی زکوٰۃ کا حساب لگایا تو اسے پورا پایا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ سمجھتے تھے کہ میرے پاس کوئی مال موجود ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کروں گا۔

12-باب استقراض الوصي من مال اليتيم.

باب12: یتیم کے مال میں سے وصی کا قرض کے طور پر کچھ لینا

1951- حدثنا محمد بن اسماعيل الفارسي حدثنا يحيى بن ابي طالب حدثنا عبد الوهاب حدثنا ابن عون وصخر بن جويرية عن نافع ان ابن عمر كان عنده مال يتيم فكان يستقرض منه وربما ضمنه وكان يزكي مال اليتيم اذا وليه.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک یتیم کا مال موجود تھا، وہ اس میں سے قرض کے طور پر لے لیتے تھے، بعض اوقات وہ اس کے ضامن بھی بن جاتے تھے اور جب وہ یتیم کے مال کے سرپرست بنتے تھے تو اس کی زکوٰۃ بھی ادا کیا کرتے تھے۔

1952- حدثنا محمد حدثنا يحيى حدثنا عبد الوهاب حدثنا ابو الربيع السمان عن عمرو بن دينار عن عبيد بن عمير ان عمر بن الخطاب قال ابتغوا باموال اليتامى لا تستهلكها الزكاة.

☆☆ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یتیموں کے اموال کو خیال

اخرجه البيهقي في الزكاة (١٠٧/٤-١٠٨) باب: من تجب عليه الصدقة من طريق الدارقطني به- وقال البيهقي: واخرجه حسن بن جرير بن عبد الحميد عن اشعث وقال: عن ابن ابي رافع- وهو الصواب)- اه-

اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٧١/٤) باب: صدقة مال اليتيم و الالتماس فيه و اعطاء زكاته (٦٩٩٢) و باب ليف يحمي ... عليها (٧٠٠١) و ابن ابي شيبة (٢٥/٤) في الزكاة، كلاهما من حديث نافع عن ابن عمر بنحوه-

اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٦٩/٤) باب: صدقة مال اليتيم والالتماس فيه واعطاء زكاته (٦٩٨٩) (٦٩٩٠) (٦٩٩١) و ابن ابي ... في الزكاة (٢٥/٤) و البيهقي في الزكاة (١٠٧/٤) باب: من تجب عليه الصدقة من وجوه عن عمر بنحوه- وقد تقدم في الباب من طريق ابن المسيب عن عمر-

رکھوانہیں زکوٰۃ ختم نہ کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اشعث بن سعید بصری، ابوربیع سمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۷)۔

1953 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَيُّوْبَ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ وَيَسْتَقْرِضُ مِنْهُ وَيَدْفَعُهُ مُضَارَبَةً .

★★ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے' وہ اس میں سے قرض طور پر کچھ لیتے تھے اور اسے مضاربت کر طور پر آگے دے دیتے تھے۔

1954 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقِرْمِيسِينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْاَصْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُنِيرُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَعْطَى اَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ اَرْضًا فَعَجَزَ فَمَاتَ فَبَاعَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمِائَتَيْ اَلْفٍ وَثَمَانِيَةِ الَافِ دِيْنَارٍ وَاَوْصَى اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ عَنْهُ فَكَانَ يُزَكِّيهَا كُلَّ سَنَةٍ حَتَّى اَدْرَكَ بَنُوهُ فَدَفَعَهُ اِلَيْهِمْ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ نَاقِصًا فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا نَاقِصًا .فَقَالَ اَحَسَبْتُمْ زَكَاتَهُ قَالُوْا لَا .قَالَ احْسِبُوْا زَكَاتَهُ .فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سَوَاءً .

★★ مجاہد' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام ابورافع رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین عطاء کی' وہ اس کا خیال نہیں رکھ سکے' ان کا انتقال ہو گیا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس زمین لاکھ اسی ہزار دینار کے عوض میں فروخت کر دیا' انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اس رقم کا نگران مقرر کیا' علی رضی اللہ عنہ ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ جب حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے بچے بڑے ہو گئے تو حضرت علی وہ مال ان کے سپرد کر دیا' ان لوگوں نے اس کا حساب لگایا تو اسے کم پایا' پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بو اپنا مال کم لگا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے زکوٰۃ کا حساب لگایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کی زکوٰۃ کا حساب لگاؤ' جب انہوں نے اس کا حساب لگایا تو اسے پورا پایا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن حسن، ابواسحاق مقری قرمیسینی، محدث صادق صالح جوال رحال۔ سمع کدیمی، و بشر عبدالرحمٰن نسائی، وعبدالرحمٰن بن قاسم و طبقتھم۔ حدث عنہ دارقطنی، وحسن بن حسن بن منذر، وابوحسن بن حمامی، وآخرو

1953- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٤/ ٧٠) (٦٩٩٨) (٦٩٩٩) و ابن ابي شيبة في الزكاة (٤/ ٢٥) عن ابن عمر' بنحوه-

1954- مجاهد بن وردان لم يعرفه ابن معين' ووثقه ابو حاتم الرازي' و ذكره ابن حبان في الثقات' وقال: يخطئ - وقال ابو ... تهذيب الكمال (٢٧/ ٢٢٨-٢٢٩) تقريب التهذيب ٥ (٦٥٢٦)- ... ثقات ابن حبان (٧/ ١٩٩)'

[خط]یب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ صالحاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ [بغد]اد (۱۶-۱۴/۶)، وسیر اعلام النبلاء (۱۶/۱۳۶-۱۳۷)۔

○ منیر بن علاء۔ روی عن اشعث۔ وعنہ سلمۃ بن فضل۔ ضعفہ دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مغنی (۶۸۰/۲)، ومیزان (۵۲۸/۶)، ولسان (۱۳۸/۶)۔

1955- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى اَنَّ عَلِيًّا زَكّٰى اَمْوَالَ بَنِي اَبِي رَافِعٍ - قَالَ - فَلَمَّا دَفَعَهَا اِلَيْهِمْ وَجَدُوهَا بِنَقْصٍ فَقَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَاهَا بِنَقْصٍ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَرَوْنَ اَنَّهُ يَكُوْنُ عِنْدِي مَالٌ لَا اُزَكِّيهِ.

★★ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اولاد کے مال کی زکوٰۃ ادا کی [تھ]ی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ مال ان لوگوں کے سپرد کیا' تو ان لوگوں نے اس مال کو کم پایا' ان لوگوں نے کہا: ہمیں یہ مال کم لگا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میرے پاس کوئی مال ہوگا اور میں اس کی زکوٰۃ ادا [نہ]یں کروں گا۔

[ر]اویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عمیر، (اور ایک قول کے مطابق): ابن قیس، وصواب ان قیساً جد ابیہ، وھو عثمان بن ابی حمید ایضاً، جبلی [ابو الی]قظان کوفی اعمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ذا ختلط، وکان یدلس ویغلو فی تشیع، یہ راویوں کے [چھٹ]ے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵۳۹)۔

1956- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ [لَ]هِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَجِبُ عَلٰى مَالِ الصَّغِيرِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ .ابْنُ لَهِيعَةَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نابالغ کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' اس وقت زکوٰۃ لازم ہوتی ہے جب اس پر نماز پڑھنا بھی لازم ہو جائے (یعنی جب وہ بالغ ہو جائے)۔

اس روایت کے راوی ابن لہیعہ کو مستند قرار نہیں دیا گیا۔

1957- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ

۱۹۵۵- اخرجه البيهقي في الزكاة (۱۰۸/۱) باب: من تجب عليه الصدقة' من طريق الدارقطني' به- و ابو اليقظان هو عثمان بن عمير [ا]لبجلي قال ابن معين: ليس حديثه بشيء' و في رواية عنه: ليس بذاك- وضعفه محمد بن عبد الله بن نمير' و ابو حاتم الرازي' و الدارقطني [ف]ي العلل' وقال مرة: متروك' و ضعفه غيرهم' و لم يحدث عنه عبد الرحمن و يحيى- ينظر: تهذيب الكمال (۱۹/۴۶۹-۴۷۲)-

۱۹۵۶- اعله الدارقطني بابن لهيعة وقد سبقت ترجمته-

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَّابْنَتُهَا مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى الـ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِىْ يَدِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ هَلْ تُعْطِينَ زَكَاةَ هٰذَا . قَالَتْ لَا . قَالَ فَيَسُرُّكِ
يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ . قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اپنی صاحبزادی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ہاتھ میں سونے سے بنے ہوئے دو کنگن نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: کیا تم یہ بات پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس نے ان دونوں کو اتار دیا اور عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کی نذر ہیں۔

13-باب زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ.

باب 14: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

1958- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ قُوهِي بِالْمَفْتَحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الدُّولَابِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْـ
يَحْيٰى عَنِ ابْنِ اَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدْنَا فِىْ كِتَابِ عُمَرَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِىْ صَدَقَةِ الْإِبِلِ فِىْ خَمْسٍ مِّنَ الْإِبِلِ سَائِمَةٍ شَاةٌ وَّفِىْ عَشْرٍ شَاتَا
وَفِىْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَّفِىْ عِشْرِينَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ وَّفِىْ خَمْسٍ وَّعِشْرِينَ خَمْسُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِـ
فَفِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَاِنْ لَّمْ تُوجَدْ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِينَ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُونٍ اِلٰـ

۱۹۵۷- سبق تخریجه، وذکر متابعاته من روایة حسین فی باب: لیس فی مال المکاتب زکاة حتی یعتق-

۱۹۵۸- اعله الدارقطنی بسلیمان بن ارقم، وحکم علیه بالترك، ووافقه علی ترکه ابو حاتم الرازی و الترمذی و النسائی و عبد الر بن یوسف بن خراش و ابو احمد الحاکم وغیرهم، و من ثم قال البخاری: ترکوه- وقال الجوزجانی: ساقط- وقال احمد: لا یسوی شیئا، ولا یروی عنه الحدیث - وقال ابن معین: لیس بشیء-ینظر: تهذیب الکمال (۱۱/ ۳۵۱-۳۵۵) -وقد توبع ابن ارقم علی رفعه للحد عن الزهری: تابعه : سفیان بن حسین عن الزهری- اخرجه الترمذی فی الزکاة (۳/ ۱۷) باب: ما جاء فی زکاة الابل و الغنم (۶۲۱) و داود فی الزکاة (۲/ ۹۹-۱۰۰) باب: فی زکاة السائمة (۱۵۶۸) (۱۵۶۹)- و ابن خزیمة رقم (۲۲۶۷)- وقال الترمذی: (وقد روی یونس یزید وغیر واحد عن الزهری عن سالم بهذا الحدیث و لم یرفعوه- و انما رفعه سفیان بن حسین)- اه-قلت: و سفیان بن حسین ضعـ الحدیث فی الزهری: فلا یفرح بهذه المتابعة، قال یعقوب بن شیبة: (وفی حدیثه ضعف: ما روی عن الزهری)- و قال ابن معین: (ثقة غیر الزهری لا یدفع، و حدیثه عن الزهری لیس بذاك، انما سمع منه بالموسم)، وقالمرة: (ثقة، و هو ضعیف الحدیث عن الزهر وقال النسائی: (لیس به باس الا فی الزهری)-وقال ابن عدی: (هو فی غیر الزهری صالح الحدیث، و فی الزهری یروی اشیاء خالف الناس)- اه- ینظر: تهذیب الکمال (۱۱/ ۱۳۹-۱۴۲)- و تابعهما علی روایة الرافع عن الزهری ایضا: سلیمان بن کثیر - اخرجه ابن ماجه الزکاة (۱/ ۵۷۳) باب: صدقة الابل (۱۷۹۸)- قلت: ولا یفرح بهذه المتابعة ایضا: فابن کثیر کان یصحب سفیان بن حسین، و ضعفه معین مطلقا- و قال النسائی: (لیس به باس الا فی الزهری: فانه یخطئ علیه)- و ضعف روایته عن الزهری کل من محمد بن یحیی و حبان و غیرهما: و منهم قال ابن حجر: (لا باس به فی غیر الزهری)- اه- ینظر: تهذیب الکمال (۱۴/ ۵۶ 58)-قلت: وروایة یونس اشار الیها الترمذی قبل رواها ابو داود فی الزکاة (۲/ ۱۰۰-۱۰۱) باب: فی زکاة السائمة (۱۵۷۰)- عن یونس عن ابن شهاب قال: هذه نسـ کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی کتبه فی الصدقة، و هو عند آل عمر بن الخطاب- قال ابن شهاب: اقرانیها سالم بن عبد بن عمر فوعیتها علی وجهها فذکر الحدیث بتمامه، و سیاتی بعد حدیثین-

خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ جَذَعَةٌ وَّفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ ۔ كَذَا رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ مَتْرُوْكٌ ۔

✰✰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات پائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' دس اونٹوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پندرہ میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' بیس میں چار کی ادائیگی لازم ہوگی' پچیس میں پانچ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر جب وہ زیادہ ہو جائیں گے تو ان میں بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر وہ نہ ملے' تو ایک ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی جو نر ہو' ۳۴ اونٹوں تک یہی حکم ہوگا اگر وہ ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ۴۵ تک ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر اگر وہ ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ساٹھ تک یہی حکم چلے گا' پھر اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ۷۵ تک یہی حکم ہے' پھر اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم نوے تک ہے' اگر ان میں ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ۱۲۰' اونٹوں تک ہے' اگر ان سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی اور ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

سلمان بن ارقم نامی راوی نے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ شخص ضعیف الحدیث ہے اور متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن علی بن قوھی۔ ذکر حموی فی معجم بلدان ان دارقطنی سمع منہ بالمفتح، قریۃ بین بصرۃ وواسط، وھی من اعمال البصرۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معجم بلدان (۵/۱۹۰)۔

1959 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ فِيْ اٰخَرِيْنَ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ هٰذَا الْكِتَابَ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهٖ فِيْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ

1959- اخرجه ابن ماجه في الزكاة (۱۸۰۰) باب: اذا اخذ المصدق سنا دون سن او فوقه سن. و ابن خزيمة في الزكاة (۲۲۶۱) (۲۲۷۹) (۲۲۹۱) (۲۲۹۷) و ابن حبان في الزكاة (۳۲۶۶) من حديث محمد بن عبد الله الانصاري به- و من هذا الوجه ايضا رواه: البخاري في الزكاة (۱۴۴۸) باب: العرض في [illegible] و في باب: لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع (۱۴۵۰) و باب: ما كان من خليطين: فانهما يتراجعان بينهما بالسوية (۱۴۵۱) و مواضع اخرى من صحيحه. وشاركه فيه ايضا البيهقي في الزكاة (۸۵/۴) و الطحاوي في المعاني (۳۳)-

الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فَفِيهَا فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَإِنْ تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهُ تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ تَيَسَّرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَصَدَقَةُ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشُورِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَالٌ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. وَقَالَ يُوسُفُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ. وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللَّهِ سَطْرٌ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا' تو انہوں نے حضرت انس

مالک رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا اور انہیں یہ تحریر لکھ کر دی:

یہ زکوٰۃ کے بارے میں حکم نامہ ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا تھا' جس مسلمان سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے وہ اس کی ادائیگی کر دے' جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے وہ ادائیگی نہ کرے' ۲۴ تک یا اس سے کم میں بکریوں کی ادائیگی کی جائے گی جن میں سے ہر پانچ کے عوض میں ایک بکری کی جائے گی' جب وہ پچیس ہوں تو ۳۴ تک میں ایک بنت مخاض مؤنث کی ادائیگی کی جائے گی' جب وہ ۳۶ سے لے کر ۴۵ تک ہوں تو ان میں ایک بنت لبون مؤنث کی ادائیگی کی جائے گی' ۴۶-۶۰ تک میں ایک حقہ کی ادائیگی کی جائے گی' جسے جفتی کے لیے دیا جا سکے' جب ان کی تعداد ۶۱-۷۵ تک ہو' تو ان میں جذعہ کی ادائیگی ہوگی' جب ان کی تعداد ۷۶-۹۰ تک ہو' تو ان میں دو بنت لبون کی ادائیگی ہو' جب ان کی تعداد ۹۱-۱۲۰ تک ہو' تو ان میں ایک حقہ کی ادائیگی ہوگی' جنہیں جفتی کے لیے دیا جا سکے' جب ان کی تعداد ۱۲۰ سے زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی اور ہر پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر اونٹوں کی عمر اس سے مختلف ہو جس کی ادائیگی زکوٰۃ میں لازم ہوتی ہے تو جس شخص نے جذعہ زکوٰۃ میں ادا کرنا ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو' بلکہ حقہ موجود ہو' تو اس سے حقہ وصول کیا جائے گا اور اس کے ساتھ دو بکریاں لی جائیں گی' اگر وہ آسانی سے دے سکتا ہے' یا پھر بیس درہم لیے جائیں گے' جس شخص نے حقہ ادا کرنا تھا اور اس کے پاس حقہ نہیں تھا' بلکہ اس کے پاس جذعہ تھا' اس سے جذعہ وصول کیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کر دے گا' جس شخص نے زکوٰۃ میں حقہ ادا کرنا تھا اور اس کے پاس صرف بنت لبون موجود ہو' تو اس سے بنت لبون وصول کی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں دے گا یا بیس درہم دے گا' جس شخص نے بنت لبون زکوٰۃ میں ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہیں تھی' بلکہ اس کے پاس حقہ موجود تھا تو اس سے حقہ کو وصول کر لیا جائے گا' اور زکوٰۃ وصول کرنے والے شخص سے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا' جس شخص نے بنت لبون ادا کرنی تھی اور اس کے پاس وہ نہیں ہو اور اس کے پاس بنت مخاض موجود ہو' تو اس سے بنت مخاض قبول کی جائے گی اور اس کے ساتھ اسے بیس درہم دیئے جائیں گے' یا دو بکریاں ادا کی جائیں گی' جس شخص نے بنت مخاض ادا کرنا تھی اور اس کے پاس وہ نہ ہو' بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو' تو اُسے اس سے لے لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا' اگر اس شخص کے پاس بنت مخاض نہ ہو بلکہ اس کے پاس ابن لبون مذکر ہو' تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں لی جائے گی' جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں اس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' (البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو ادائیگی کر سکتا ہے) جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے گی' تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' اس طرح بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: جب ان کی تعداد ۴۰-۱۲۰ تک ہو' تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر تعداد ۱۲۰ سے زیادہ ہو جائے تو ۲۰۰ تک میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' جب تعداد ۲۰۰ سے زیادہ ہو جائے تو ۳۰۰ تک میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب تعداد ۳۰۰ سے زیادہ ہو جائے تو ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔

زکوٰۃ میں ٹوٹے ہوئے سینگ والی' کانی' لنگڑی بکری قبول نہیں کی جائے گی' (البتہ اگر صدقہ وصول کرنے والا چاہے تو

ایسے کسی جانور کو قبول کر وصول کر سکتا ہے) اور زکوٰۃ سے بچنے کے لیے الگ الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہیں کیا جائے گا' جو چیز دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو' تو ان دونوں سے برابر کی بنیاد پر وصول کی جائے گی۔ اگر کسی شخص کی بکریاں ۴۰ سے ایک بھی کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ کی ادائیگی واجب نہیں ہوگی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔ غلاموں میں ''عشر'' کے چوتھائی حصے (یعنی اصل قیمت کا اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر کسی شخص کے مال میں صرف ۱۹۰ (درہم) ہوں تو ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔

یوسف نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر انہیں اس وقت لکھ کر دی تھی جب انہیں بحرین بھیجا تھا۔ (اس میں یہ الفاظ ہیں:)

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے' یہ زکوٰۃ کی فرضیت (کا حکم نامہ) ہے۔

فضل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا' تو انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا اور انہیں یہ تحریر لکھ کر دی اور اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر لگائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر مبارک پر یہ الفاظ کندہ تھے: لفظ محمد ایک سطر میں' لفظ رسول ایک سطر میں اور لفظ اللہ ایک سطر میں۔

یہ زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم نامہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے' جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

1960- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخَذْنَا هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هٰذِهِ فَرَائِضُ صَدَقَةِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلْيُعْطِهَا عَلٰى وَجْهِهَا وَمَنْ سُئِلَهَا عَلٰى غَيْرِ وَجْهِهَا فَلَا يُعْطِهَا فِىْ كُلِّ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا الْغَنَمُ فِىْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِىْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِىْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ فَاِنْ تَبَايَنَ اَسْنَانُ الْاِبِلِ فَبَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ جَذَعَةً وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَّعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا فَاِنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ حِقَّةً وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ

۱۹۶۰- اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۵۶۷) باب في زكاة السائمة' و النسائي في الزكاة (۵/۱۸-۲۳) باب زكاة الابل' و في باب زكاة الغنم (۵/۲۷-۲۹)' و البيهقي في الزكاة (۴/۸۶)' و احمد في المسند (۱/۱۱-۱۲) من حديث حماد بن سلمة' به۔

مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَاِذَا بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ حِقَّةً وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عِنْدَهُ ابْنَةَ لَبُونٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَّعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي الْمُصَدِّقُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَاِنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتَ لَبُونٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي الْمُصَدِّقُ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَاِنَّهُ يُؤْخَذُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَّمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتِ الْاِبِلُ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَّفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِينَ اِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً اِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ اِلَى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً اِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَاِذَا نَقَصَتْ سَائِمَةُ الْغَنَمِ مِنْ اَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً وَّاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشُورِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَالٌ اِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا . اِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَّكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں:

مسلمانوں کے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں یہ حکم نامہ ہے' جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا ہے' اہل ایمان میں سے جس شخص سے اس کے مطابق مطالبہ کیا جائے وہ اس کے مطابق ادائیگی کر دے اور جس سے اس کے علاوہ کوئی مطالبہ کیا جائے وہ دوسری کوئی ادائیگی نہ کرے' ہر چوبیس اونٹوں یا اُس سے کم میں ہر پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہوگی' ۲۵-۳۵ تک میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر بنت مخاض موجود نہ ہو' تو ابن لبون کی ادائیگی ہوگی جو مذکر ہو' پھر ۳۶-۴۵ تک میں بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر ۴۶-۶۰ تک میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ۶۱-۷۵ تک میں جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ۷۶-۹۰ تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' ۹۱-۱۲۰ تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ۱۲۱ سے آگے یہ حکم ہوگا کہ ہر چالیس میں ایک بنت لبون کی ادائیگی اور پچاس میں ایک حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر اونٹوں کی عمر میں فرق آ جائے تو جس شخص کے ذمے جذعہ کی ادائیگی بطور زکوٰۃ لازم ہوگی' تو اگر اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ موجود ہو' تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور وہ شخص اس کے ساتھ دو بکریاں ادا کرے گا' اگر یہ ادا کرنا اس کے لیے ممکن ہو' یا پھر بیس درہم ادا کرے گا' اگر اس شخص کے ذمے حقہ کی ادائیگی لازمی تھی اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس جذعہ ہو' تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کر دے گا' جس شخص کے ذمے حقہ کی ادائیگی لازم تھی اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو' اس سے وہی وصول کر لی جائے گی اور وہ شخص اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم

ادا کرے گا' جس شخص نے بنت لبون ادا کرنا تھی اور اس کے پاس بنت لبون نہ ہو' بلکہ اس کے پاس حقہ ہو' تو اس سے وہی وصول کر لی جائے گی اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا۔

اگر زکوٰۃ میں بنت لبون کی ادائیگی لازم تھی اور وہ اس شخص کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت مخاض ہو' تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور وہ شخص اس کے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا' جس شخص نے زکوٰۃ میں بنت مخاض ادا کرنی تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون ہو' تو اس سے وہی وصول کی جائے گی' اور صدقہ وصول کرنے والا شخص اسے دو بکریاں یا بیس درہم ادا کر دے گا۔

جس شخص کے ذمے زکوٰۃ میں بنت مخاض ادا کرنا تھی اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس ابن لبون ہو جو مذکر ہو' تو اس سے وہی وصول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز وصول نہیں کی جائے گی' جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو صدقہ کے طور پر) کوئی ادائیگی کر سکتا ہے' جب پانچ اونٹ ہو جائیں گے تو ان میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بکریوں کے بارے میں حکم یہ ہے: ۴۰۔۱۲۰ تک میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' ۱۲۱۔۲۰۰ بکریوں میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' ۳۰۰۔۲۰۰ تک میں (اس سے زیادہ میں) ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی۔

زکوٰۃ میں کوئی سینگ ٹوٹی ہوئی' کانی یا لنگڑی بکری ادا نہیں کی جائے گی' البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے (تو ایسا کوئی جانور وصول کر سکتا ہے) زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچنے کے لیے الگ' الگ مال کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اکٹھے مال کو الگ' الگ نہیں کیا جائے گا' جو چیز دو لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہو' تو ان دونوں سے برابری کی بنیاد پر وصولی کی جائے گی' اگر بکریوں کی تعداد چالیس سے ایک بھی کم ہو' تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو اس سے کوئی ادائیگی کر سکتا ہے۔

غلاموں میں عشر کے چوتھائی حصے (یعنی اصل قیمت کا اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اگر کسی شخص کے پاس مال میں صرف ۱۹۰ درہم ہوں تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا (البتہ اگر ان کا مالک چاہے تو صدقے کے طور پر کوئی ادائیگی کر سکتا ہے)۔

اس روایت کی سند مستند ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1961- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهٖ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الَّتِىْ كَتَبَ فِى الصَّدَقَةِ هُوَ عِنْدَ اٰلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَقْرَاَنِيْهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلٰى وَجْهِهَا وَهِىَ الَّتِى انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حِيْنَ اُمِّرَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَاَمَرَ عُمَّالَهٗ بِالْعَمَلِ بِهَا وَكَتَبَ بِهَا اِلَى الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَاَمَرَ

۱۹۶۱- اخرجه ابو داؤد في الزكاة (۲/۱۰۰-۱۰۱) باب: في زكاة السائمة (۱۵۷۰) من حديث ابن المبارك' به- و راجع تخريج الحديث الاول في لهذا الباب-

الْوَلِيْدُ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْخُلَفَاءُ يَأْمُرُوْنَ بِذٰلِكَ بَعْدَهُ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا هِشَامُ ابْنَ هَانِئٍ فَنَسَخَهَا اِلٰى كُلِّ عَامِلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَهُمْ بِالْعَمَلِ بِمَا فِيْهَا وَلَايَتَعَدَّوْنَهَا وَهٰذَا كِتَابُ تَفْسِيْرِهَا لَا يُؤْخَذُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْاِبِلِ الصَّدَقَةُ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عَشْرًا فَاِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فَفِيْهَا شَاتَانِ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ عِشْرِيْنَ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اُفْرِضَتْ فَكَانَ فِيْهَا فَرِيْضَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ فَاِنْ لَمْ تُوْجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا كَانَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ حَتّٰى تَبْلُغَ سِتِّيْنَ فَاِذَا كَانَتْ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَسَبْعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعِيْنَ فَاِذَا كَانَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا حِقَّةٌ وَبِنْتَا لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَاَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا بَلَغَتْ سِتِّيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا اَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ سَبْعِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا حِقَّةٌ وَثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ ثَمَانِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتَا لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا اَرْبَعُ حِقَاقٍ اَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ اَيُّ السِّنِيْنَ وَجَدْتَ فِيْهَا اَخَذْتَ عَلٰى عِدَّةِ مَا كَتَبْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ ثُمَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنَ الْاِبِلِ عَلٰى ذٰلِكَ يُؤْخَذُ عَلٰى نَحْوِ مَا كَتَبْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ وَلَايُؤْخَذُ مِنَ الْغَنَمِ صَدَقَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ شَاةً فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً فَفِيْهَا شَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا شَاتَانِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَاِذَا كَانَتْ شَاةً وَمِائَتَيْنِ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِمِائَةِ شَاةٍ فَلَيْسَ فِيْهَا اِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعَمِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَمِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا خَمْسُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ سِتَّمِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتَّمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا سِتُّ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ سَبْعَمِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ سَبْعَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا سَبْعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ ثَمَانَمِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ ثَمَانَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا ثَمَانُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعَمِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ تِسْعَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا تِسْعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ اَلْفَ شَاةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اَلْفَ شَاةٍ فَفِيْهَا عَشْرُ شِيَاهٍ ثُمَّ فِيْ كُلِّ مَا زَادَتْ مِائَةَ شَاةٍ شَاةٌ.

☆☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا نسخہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے بارے میں تحریر کیا تھا اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس موجود ہے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سالم بن عبداللہ بن عمر نے یہ مجھے پڑھ کر سنایا اور میں نے اسے اسی طرح محفوظ کر لیا' یہ وہی نسخہ ہے جس کی ایک نقل عمر بن عبدالعزیز نے عبداللہ بن عمر اور سالم بن عبداللہ سے لی تھی' جب انہیں مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔

عمر بن عبدالعزیز نے اپنے سرکاری اہلکاروں کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا اور یہی لکھ کر ولید بن عبدالملک کے پاس بھیج دیا تھا' ولید نے بھی اپنے اہلکاروں کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا' اس کے بعد خلفاء اس کے مطابق حکم دیتے رہتے ہیں' پھر ہشام بن ہانی کے حکم کے تحت اس کی نقل ہر مسلمان اہلکار تک پہنچادی گئی' اس نے اس پر موجود احکام پر عمل کرنے کا حکم بھی دیا اور یہ ہدایت کی کہ وہ اس سے تجاوز نہ کریں۔

یہ تحریر اس کی وضاحت کرتی ہے:

''اونٹ میں زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت لازم ہوگی جب ان کی تعداد پانچ ہو جائے' جب وہ پانچ ہو جائیں گے تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ وہ دس ہو جائیں' جب وہ دس ہو جائیں گے تو ان پر دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب وہ پندرہ ہو جائیں گے تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد بیس ہو جائے' اور جب وہ بیس ہو جائیں گے تو ان پر چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ وہ ۲۵ ہو جائیں' جب وہ ۲۵ ہو جائیں گے تو ان میں ایک بنت مخاض کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' اگر بنت مخاض نہ مل سکے تو مذکر ابن لبون کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۳۵ ہو جائے۔

جب ان کی تعداد ۳۶ـ۴۵ تک ہو تو ان کے اندر ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' ۴۶ـ۶۰ تک ان میں ایک حقہ ادائیگی لازم ہوگی جسے جفتی کے لیے دیا جا سکے' ۶۱ـ۷۵ تک میں اسے ایک جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' ۷۶ـ۹۰ تک میں دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' ۹۱ـ۱۲۰ تک میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' جسے جفتی کے لیے دیا جا سکے۔

۱۲۱ـ۱۲۹ تک میں تین بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' ۱۳۰ـ۱۳۵ تک میں ایک حقہ اور دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' ۱۴۰ تک میں دو حقہ اور ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۴۹ ہو جائے' جب ان کی تعداد ۱۵۰ ہو جائے تو ان میں تین حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۵۹ ہو جائے' جب ان کی تعداد ۱۶۰ ہو جائے گی' تو ان میں چار بنت لبون کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' ۱۶۹ تک میں یہی حکم ہے' جب ان کی تعداد ۱۷۰ ہو جائے گی' تو ان میں ایک حقہ اور تین بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ۱۷۹ تک میں ہے' جب ان کی تعداد ۱۸۰ ہو جائے تو ان میں دو حقہ اور دو بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ۱۸۹ تک ہے' جب ان کی تعداد ۱۹۰ ہو جائے تو ان میں تین حقہ اور ایک بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ۱۹۹ تک ہے' جب ان کی تعداد ۲۰۰ ہو جائے تو ان میں چار حقہ یا پانچ بنت لبون کی ادائیگی لازم ہوگی' خواہ دونوں میں سے جو بھی ہو' جو بھی تمہیں ملے گا تم اسے وصول کر لو گے' اس گنتی کے مطابق جو ہم نے اس کتاب میں تحریر کیا ہے۔

اس کے بعد اونٹوں کی تمام قسموں میں اس کے مطابق وصولی کی جائے گی جو ہم نے اس کتاب میں تحریر کر دیا ہے۔

بکریوں میں زکوٰۃ اس وقت وصول نہیں کی جائے گی جب تک ان کی تعداد ۴۰ نہ ہو جائے' جب ان کی تعداد ۴۰ ہو جائے گی' تو ان پر ایک بکری کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' یہ حکم ۱۲۰ بکریاں ہونے تک ہے' جب ان کی تعداد ۱۲۱ ہو جائے گی' تو ان میں دو بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' یہ حکم ۲۰۰ کی تعداد ہے' جب ان کی تعداد ۲۰۱ ہو جائے گی' تو ان میں تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' یہ حکم ۳۰۰ تک ہے' جب ان کی تعداد ۳۰۰ سے زیادہ ہو جائے گی' تو ۴۰۰ تک میں صرف تین بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جب ان کی تعداد ۴۰۰ ہو جائے گی' تو اس میں چار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم پانچ سو کی تعداد تک ہے جب ان کی تعداد ۵۰۰ تک ہوگی' تو ان میں ایک مزید بکری کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ۶۰۰ تک ہے جب ان کی تعداد ۶۰۰ تک ہو جائے گی' تو ان میں ۶ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۷۰۰ تک ہو جائے' جب ان کی تعداد ۷۰۰ تک ہو جائے تو ان میں ۷ بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' یہاں تک کہ ان کی تعداد ۸۰۰ ہو جائے' جب ان کی تعداد ۸۰۰ ہو جائے گی' تو ۸ بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی' یہاں تک کہ ان کی تعداد ۹۰۰ ہو جائے گی' جب ان کی تعداد ۹۰۰ ہو جائے گی' تو ان میں ۹ بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۰۰۰ ہو جائے' جب ۱۰۰۰ بکریاں ہو جائیں گی' تو ان میں دس بکریوں کی ادائیگی لازم ہو جائے گی' پھر اس کے بعد جو بھی تعداد زیادہ ہوگی' ہر ایک سو میں ایک بکری کی ادائیگی (بطور زکوٰۃ) لازم ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن اسماء بن عبید ضبعی - ابوعبدالرحمٰن بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 231ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۵۴۱) (ت ۳۶۰۲)۔

1962 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيْقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ اَرْسَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَلْتَمِسُ عَهْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّدَقَاتِ فَوُجِدَ عِنْدَ الِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ كِتَابُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ وَوُجِدَ عِنْدَ الِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كِتَابُ عُمَرَ اِلٰى عُمَّالِهِ فِي الصَّدَقَاتِ بِمِثْلِ كِتَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عُمَّالَهُ عَلَى الصَّدَقَاتِ اَنْ يَّاْخُذُوْا بِمَا فِيْ ذَيْنِكَ الْكِتَابَيْنِ فَكَانَ فِيْهِمَا فِيْ صَدَقَةِ الْاِبِلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلَى التِّسْعِيْنَ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ وَّاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتِ الْاِبِلُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيْمَا لَا يَبْلُغُ الْعَشْرُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَشْرَ .

۱۹۶۲- هذا الحديث و جادة' و قد ورد حديث عمرو بن حزم موصولاً مطولاً و اعله الحفاظ: راجع: نصب الراية للزيلعي (۲/۳۳۹-۳۴۲)۔

☆☆ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے مدینہ منورہ پیغا
بھیجا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے تعلق رکھنے والا زکوٰۃ کے بارے میں کوئی حکم نامہ تلاش کریں' تو حضرت عمرو بن
حزم رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس وہ حکم نامہ مل گیا نبی اکرم ﷺ نے جو مکتوب حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا' جو زکوٰۃ کے بار
میں تھا' اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ مکتوب مل گیا جو انہوں نے زکوٰۃ کے بار
میں اپنے اہل کاروں کو لکھا تھا اور یہ اس کے مطابق تھا جو نبی اکرم ﷺ کے مکتوب میں تحریر ہے جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عم
بن حزم رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔

عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل کاروں کو زکوٰۃ کے بارے میں یہ حکم دیا کہ وہ ان دونوں مکتوبات کی روشنی میں وصو
کریں۔

اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں ان دونوں میں یہی بات تحریر تھی کہ اگر ان کی تعداد نوے سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان
میں دو حقہ کی ادائیگی لازم ہوگی یہ حکم ایک سو بیس تک ہے' اگر وہ ایک سو بیس سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں تین بنت لبو
کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم ایک سو انتیس تک ہے' جب اونٹوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائے گی' تو اگلے دس ہونے تک کو
ادائیگی لازم نہیں ہوگی' یہاں تک کہ اگلا دس کا ہدف پورا ہو جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن ابی حبیب جرمی، بصری انماطی، اسم ابیہ یزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے
روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حا
ابن حجر عسقلانی ص (۲۱۸) (ت ۱۰۹۴)۔

14-باب لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

باب 14: خوشحال اور صاحب حیثیت شخص کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں ہے

1963-حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ اَحْمَدَ الصُّوفِيُّ الشَّيْخُ الصَّالِحُ يُعْرَفُ بِوَلِيدِ مِصْرَ حَدَّ
اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْ
بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَرَّحَتْنِيْ اُمِّيْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَتَيْتُهُ فَقَعَدْ
فَاسْتَقْبَلَنِيْ وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى اَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ اَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَكْفَ كَفَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَالَ وَلَهُ قِيْمَ

۱۹۶۳- اخرجه النسائي في الزكاة (۹۸/۵) باب: من الملحف-واخرجه احمد (۹/۳-۷)' و ابو داود (۱۱۶/۲) كتاب الزكاة' باب من يعطي الصدقة؛ و حد الغنى' الحديث (۱۶۲۸)' و ابن خزيمة رقم (۲۴۴۷)' و البيهقي (۱۷۷/٤) كتاب الزكاة' جماع ابواب صدقة التطوع التحريض على الصدقة من طريق ابن ابي الرجال' به-و اخرجه مالك في الموطا (۹۹۷/۲) عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد عن ابي سعيد' بنحوه- و من طريق مالك؛ اخرجه البخاري في الزكاة (۱۴۶۹)' و مسلم في الزكاة (۱۰۵۳)- و اخرجه سعيد المقبري عن ابي سعيد الخدري بنحوه- اخرجه ابن حبان (۳۳۹۹)- و اخرجه ابو نضرة عن ابي سعيد' بنحوه- اخرجه الطيالسي (۲۱۶۱)' و احمد (۳/۲)- و اخرجه عطاء بن يسار عن ابي سعيد' بنحوه- اخرجه احمد (۱۲/۳' ٤۷)- و اخرجه ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابي سعيد' بنحوه- اخرجه الطيالسي (۲۲۱۱)

اُوقِيَّةٍ فَقَدْ اَلْحَفَ . فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ اُوقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا' میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیٹھ گیا' آپ نے میری طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: جو شخص بے نیاز رہنا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے' جو شخص پاک دامن رہنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پاک دامنی نصیب کرتا ہے' جو شخص کفایت حاصل کرنا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے کفایت نصیب کرتا ہے' جو شخص کسی دوسرے سے کوئی چیز مانگے حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چاندی) کی قیمت موجود ہو' تو اس نے زیادتی کی۔ (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے سوچا کہ میری اونٹنی یاقوتہ تو ایک اوقیہ سے مہنگی ہے تو میں واپس آ گیا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں مانگا۔

1964- حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال شخص اور صاحبِ حیثیت شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

1965- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُجَشِّرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْمُعَدِّلُ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال اور صاحبِ حیثیت شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابوزکریا قطان۔ حدث عن عمر بن حبیب قاضی، والسکن بن نافع۔ روی عنہ یحییٰ بن صاعد، ومحمد بن مخلد۔ ان کا انتقال 289ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۱۹/۱۴)۔

1966- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ بِهٰذَا مِثْلَهُ .

۱۹۶۵- اخرجه النسائي في الزكاة (۹۹/۵) باب: اذا لم يكن له دراهم و كان له عدلها' و ابن ماجه في الزكاة (۱۸۳۹) باب: من سال عن ظهر غنى' و البيهقي (۱۴/۷)' من حديث ابي بكر بن عياش عن ابي حصين عن سالم بن ابي الجعد' به-

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1967- حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں ایک لفظ کا فرق ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ریحان بن یزید عامری بدوی۔ روی عن عبد اللہ بن عمرو بن عاص حدیث: (لاتحل صدقۃ لغنی)۔ روی عنہ سعد بن ابراہیم۔ قال حافظ فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی: مقبول۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۳۳۱)(ت ۱۹۸۷)۔

1968- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةٌ فَرَكِبَهُ النَّاسُ فَقَالَ اِنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِصَحِيحٍ سَوِيٍّ وَلَا لِعَامِلٍ قَوِيٍّ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ (کا مال) آیا' لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لینا کسی خوشحال شخص کے لیے' کسی صاحبِ حیثیت شخص کے لیے اور کام کاج کی قوت رکھنے والے شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔

1969- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَنِي رَجُلَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْاَلَانِهِ مِمَّا بِيَدَيْهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَفَعَ فِيهِمَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآهُمَا جَلْدَيْنِ

۱۹۶۷- اخرجه الترمذي في الزكاة (۲/ ۴۲) باب: ما جاء: من لا تحل له الصدقة؛ (۶۵۲) عن ابي بكر محمد بن بشار' حدثنا ابو داود الطيالسي ...... به- وقال: (حديث حسن- وقد روى شعبة عن سعد بن ابراهيم هذا الحديث' و لم يرفعه)- اه- واخرجه ابو داود في (۲/ ۱۱۶) باب: من يعطى من الصدقة؛ وحد الغنى (۱۶۳۴) عن عباد بن موسى الانباري الختلي' ثنا ابراهيم- يعني: ابن سعد- قال: اخبرني ابي ...... به- وقال: (اخرجه سفيان عن سعد بن ابراهيم؛ كما قال ابراهيم- و اخرجه شعبة عن سعد قال: (لذي مرة قوي) و الاحاديث الاخر عن النبي صلى الله عليه وسلم بعضها: (لذي مرة قوي) و بعضها: (لذي مرة سوي) و قال عطاء بن زهير: انه لقي عبد الله بن عمرو' فقال: (ان الصدقة لا تحل لقوي' ولا لذي مرة سوي)- اه- و رواية شعبة المشار اليها عند البيهقي في الكبرى (۷/ ۱۳)-

۱۹۶۸- الوازع بن نافع هو العقيلي الجزري' قال ابن معين: ليس بثقة- وقال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي: متروك- وقال ابن الجوزي ليس بثقة- وقال ابن عدي: عامة ما يرويه غير محفوظ- وقال ابو داود: ليس بثقة- و ذكره الدولابي و العقيلي و الساجي و ابن الجارود و ابن السكن و جماعة في الضعفاء- و قال ابو حاتم: لا يعتمد على روايته؛ لانه متروك الحديث' و ضعفه غيرهم- وقال الحاكم: روى احاديث موضوعة- ينظر: لسان الميزان (۶/ ۲۱۳- ۲۱۴)-

۱۹۶۹- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۲۱) باب: من يعطى من الصدقة؛ و حد الغنى (۱۶۳۳) عن مسدد عن عيسى بن يونس عن هشام بن عروة ...... به- واخرجه النسائي في الزكاة (۵/ ۹۹- ۱۰۰) باب: مسالة القوي' و احمد (۴/ ۲۲۴) من حديث يحيى عن هشام' به- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۴/ ۱۰۹) باب: كم الكنز؛ و لمن الزكاة؛ (۷۱۵۴)-

قَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا مِنْهَا وَلَاحَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَالِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ .

☆☆ عبیداللہ بن عدی بیان کرتے ہیں: دو صاحبان نے مجھے یہ بات بتائی' دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حجۃ الوداع پر حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس جو زکوٰۃ کا مال موجود تھا' اس میں سے کچھ آپ ﷺ سے مانگا' نبی اکرم ﷺ نے نگاہ اُٹھا کر ان دونوں کا جائزہ لیا' آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ دونوں طاقت ور اور توانا ہیں' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو اس میں سے دے دیتا ہوں' ویسے کسی خوشحال شخص اور کمانے کی صلاحیت رکھنے والے شخص کے لیے اسے لینا جائز نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن کرامۃ -کوفی، ہم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ بخاری وابوداود وترمذی وابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۰/۲)(ت ۵۲۱)۔

15-باب بَيَانِ مَنْ يَّجُوْزُ لَهٗ اَخْذُ الصَّدَقَةِ .

باب 15: کس شخص کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے؟

1970- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَسْتَعِيْنُهُ فِيْ حَمَالَةٍ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدَنَا فَاِمَّا اَنْ نَتَحَمَّلَهَا وَاِمَّا اَنْ نُعِيْنَكَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً عَنْ قَوْمٍ فَسَاَلَ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اَذْهَبَتْ مَالَهٗ فَسَاَلَ حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتّٰى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِى الْحِجَى اَوْ مِنْ ذَوِى الصَّلَاحِ مِنْ قَوْمِهٖ اَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ سُحْتٌ يَاْكُلُهٗ صَاحِبُهٗ سُحْتًا يَا قَبِيْصَةُ .

☆☆ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے حمالہ کے لیے مدد مانگی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے پاس ٹھہرے رہو یا ہم تمہیں حمالہ کے لیے کچھ دے دیں گے یا ویسے تمہاری مدد کر دیں گے' یہ بات یاد رکھنا کہ مانگنا کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں ہے' صرف تین طرح کے لوگ دوسروں سے کچھ مانگ سکتے ہیں: ایک وہ شخص جس نے کچھ لوگوں کو ادائیگی کرنی ہو اور پھر وہ کسی سے مانگے' جب وہ اس ادائیگی کو کر دے تو پھر کچھ نہ لے' ایک وہ شخص جس (کی پیداوار کو) کوئی آفت لاحق ہو جائے اور وہ اس کے مال کو ضائع کر دے' وہ شخص مانگ سکتا

۱۹۷۰- اخرجہ احمد (۶۰/۵) و النسائي في الزكاة (۸۹،۸۸) و ابن خزيمة (۲۳۵۹) من طريق ايوب به- اخرجه مسلم في الزكاة (۷۲۲/۲) باب: من تحل له المسالة؛ (۱۰۴۴) و ابو داود في الزكاة (۱۲۲/۲) باب: مايجوز فيه المسالة؛ و النسائي في الزكاة (۸۸/۵، ۸۹) باب: الصدقة لمن تحمل بحمالة' من حديث حماد بن زيد عن هارون بن رئاب به- واخرجه عبد الرزاق في مصنفه رقم (۲۰۰۸) و من طريقه اخرجه الطبراني في الكبير (۳۷۰/۱۸) رقم (۹۴۶) عن معمر عن هارون بن رئاب به- و سياتي في الذي بعده من طريق سفيان-

ہے یہاں تک کہ اس کے لیے اپنی ضروریات پوری کرنے کا سامان ہو جائے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر اس کے بعد وہ شخص رُک جائے اور ایک وہ شخص جسے کوئی شدید ضرورت لاحق ہو یہاں تک کہ تین سمجھ دار (یہاں کے بارے میں راوی کو شک ہے) افراد جو اس کی قوم سے تعلق رکھتے ہوں وہ یہ گواہی دیں کہ اب اس شخص کے لیے مانگنا ہو چکا ہے (تو صرف یہی لوگ مانگ سکتے ہیں) اس کے علاوہ مانگنا حرام ہوگا' اسے لینے والا شخص حرام کے طور پر اسے کھائے اے قبیصہ!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ کنانہ بن نعیم عدوی، ابوبکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ مسلم وابوداود ونسائی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۳۷)۔

•••———•••———•••

زکوٰۃ کے مصارف کے حکم کی وضاحت

زکوٰۃ کے مصارف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

ان میں سے ایک فقیر ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس اتنا تھوڑا مال ہو جو نصاب کی مقدار سے کم ہو یا نصاب کے برابر ہو' تو اس میں اضافہ نہ ہوتا ہو' یا وہ مال اس کی بنیادی ضروریات سے زیادہ نہ ہو۔

اگر کوئی شخص مختلف قسم کے نصابوں کا مالک ہوتا ہے' لیکن ان میں اضافہ نہیں ہوتا تو اگر وہ اس کی بنیادی ضروریات سے زیادہ نہیں ہے تو وہ شخص فقیر کے حکم میں ہوگا' یہ بات فتح القدیر میں تحریر ہے۔

جاہل وغریب آدمی کے مقابلے میں عالم غریب آدمی کو صدقہ دینا فضیلت رکھتا ہے' یہ بات زاہدی میں تحریر ہے۔

ان میں سے ایک مسکین ہے' مسکین سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی بھی چیز نہ ہو' وہ اپنی خوراک کے لیے اور جسم کو ڈھانپنے کے لیے لوگوں سے مانگنے کا محتاج ہو' اس کے لیے سوال کرنا (یعنی مانگنا) جائز ہو' اس سے پہلے جس فقیر کا ذکر کیا گیا ہے' اس کا حکم اس سے مختلف ہے کیونکہ فقیر کے لیے کسی سے مانگنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے کسی بھی شخص کے لیے دوسرے سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے جو اپنا بدن خود ڈھانپ سکتا ہو (یعنی اس کے پاس لباس موجود ہو) اور وہ ایک دن کی خوراک کا مالک ہو' یہ بات فتح القدیر میں تحریر ہے۔

ان میں سے ایک (زکوٰۃ کی وصولی کا سرکاری) اہل کار ہے' جسے حاکم وقت نے صدقہ (یعنی زکوٰۃ) اور عشر وصول کرنے کے لیے مقرر کیا ہو' یہ بات الکافی میں تحریر ہے۔

حاکم وقت اسے اتنا معاوضہ دے گا' جو اسے اور اس کے ساتھیوں کے (اس کام کے لیے) آنے اور جانے کی درمیانی خرچ ہو' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے' اس ادائیگی کے بعد زکوٰۃ کی وصولی کا مال بچ جانا چاہیے۔ اگر خرچ اتنا

زکوٰۃ کی وصولی کا تمام مال اسی میں ادا کیا جا رہا ہو تو پھر وہ نصف سے زیادہ ادائیگی نہیں کرے گا' یہ بات البحر الرائق نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص خود جا کر اپنے مال کی زکوٰۃ حاکمِ وقت کو ادا کر دیتا ہے' تو اب اس میں سے سرکاری اہل کار کو کچھ بھی نہیں ملے گا' یہ بات ''ینابیع'' نامی کتاب میں تحریر ہے' اور یہی بات ''محیط سرخسی'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر وہ سرکاری اہل کار ہاشمی ہو' تو نبی اکرم ﷺ سے اس کی رشتہ داری کی وجہ سے شبہ سے بچنے کے لیے لوگوں کے میل (یعنی زکوٰۃ میں سے) کچھ لینا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

لیکن اگر وہ اہل کار خود خوشحال ہو (یعنی اس پر زکوٰۃ دینا فرض ہو) تو اس کے لیے معاوضے کے طور پر (اس زکوٰۃ میں سے وصولی کرنا) جائز ہوگا۔ یہ بات ''تبیین'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی ہاشمی شخص یہ خدمت سرانجام دیتا ہے اور اسے کسی دوسرے مال میں سے معاوضہ ادا کر دیا جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ بات ''الخلاصہ'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر اس اہل کار کے پاس سے زکوٰۃ کا مال ضائع ہو جاتا ہے یا ہلاک ہو جاتا ہے تو اب اس اہل کار کا اپنا حق بھی ساقط ہو جائے گا' البتہ جن لوگوں نے زکوٰۃ ادا کر دی تھی ان کے ذمے سے فرض ادا ہو جائے گا' یہ بات ''سراج الوہاج'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔ زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص اگر زکوٰۃ وصول کرنے سے پہلے اپنے کام کا معاوضہ لے لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے' تاہم زیادہ فضیلت اسی میں ہے' وہ پیشگی وصولی نہ کرے۔ یہ بات ''الخلاصہ'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک غلام ہیں' یعنی مکاتب غلام یعنی ان کی آزادی کے لیے ان کے ساتھ تعاون کیا جائے گا' یہ بات محیط سرخسی نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اگر کوئی مکاتب غلام خوشحال ہوتا ہے تو اسے بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے' اگرچہ اس کے خوشحال ہونے کا علم ہو یا نہ ہو۔ الخلاصہ نامی کتاب میں اور محیط سرخسی نامی کتاب میں اس طرح تحریر ہے۔

کسی ہاشمی کے مکاتب غلام کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ملکیت کے اعتبار سے آقا کے لیے بھی ثابت ہوتی ہے تو ایسا حقیقت کے حکم میں ہوگا۔ یہ بات محیط سرخسی میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک مقروض شخص ہے' یعنی جس نے کسی کا قرض ادا کرنا ہو اور وہ اپنے قرض سے زیادہ کسی نصاب کا مالک نہ ہو یا پھر لوگوں کے پاس اس کا مال ہو' لیکن وہ اس مال کو وصول نہ کر سکتا ہو' یہ بات ''التبیین'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

کسی فقیر کو دینے کے مقابلے میں مقروض شخص کو زکوٰۃ دینا اولیٰ ہے' یہ بات ''مضمرات'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

ان مصارف میں سے ایک اللہ کی راہ میں دینا ہے۔ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے: ان لوگوں کو زکوٰۃ دی جائے جو اپنی غربت کی وجہ سے جنگ میں شریک نہیں ہو سکتے' جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنی غربت کی وجہ سے حج کرنے نہیں جا سکتے۔ تاہم امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول درست ہے۔ یہ بات مضمرات نامی کتاب میں تحریر

ہے۔

ان مصارف میں سے ایک مسافر ہے یعنی وہ مسافر جو اپنے مال سے دور ہو یہ بات ''البدائع'' میں تحریر ہے۔ ایسے مسافر کو زکوٰۃ کے مال میں سے اپنی ضرورت کے مطابق وصولی کرنا جائز ہے لیکن اپنی ضرورت سے زیادہ لینا جائز نہیں ہے۔

اس شخص کا بھی یہی حکم ہوگا جو اپنے شہر میں ہو لیکن اپنے مال سے الگ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے: اعتبار ضرورت کا کیا جائے گا' اگر ایسے شخص کی ضرورت پوری ہو جانے کے بعد اس مال میں سے کچھ اس کے پاس بچ جاتا ہے تو جب وہ اپنے مال کو حاصل کرے گا اس وقت اس کے لیے اس مقدار کے مطابق صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی غریب شخص جب خوشحال ہو جاتا ہے تو اب اس پر اس رقم کے مطابق صدقہ کرنا لازم نہیں ہوتا (جو اس نے زکوٰۃ کے طور پر وصول کی تھی) یہ ''تبیین'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

مسافر کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے: وہ زکوٰۃ لینے کی بجائے کسی سے قرض لے۔ یہ بات ظہیریہ میں تحریر ہے۔

یہ زکوٰۃ کے مختلف مصرف ہیں' زکوٰۃ دینے والے شخص کو اس بات کا اختیار ہے' وہ ان میں سے ہر ایک قسم کے فرد کو تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ دیدے یا کسی ایک ہی قسم کے آدمی کو ساری زکوٰۃ دیدے۔ یہ بات ''الہدایہ'' میں تحریر ہے۔

زکوٰۃ دینے والے کو اس بات کا بھی اختیار ہے' وہ ایک ہی شخص کو ساری زکوٰۃ ادا کر دے۔ یہ بات ''فتح القدیر'' میں تحریر ہے۔

زکوٰۃ دینے والا شخص جو ادائیگی کرتا ہے اگر وہ زکوٰۃ کے نصاب کی مقدار کے برابر نہیں ہے تو پھر وہ رقم ایک ہی شخص کو دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ یہ بات ''زاہدی'' میں تحریر ہے۔

کسی شخص کو دو سو درہم یا اس سے زیادہ زکوٰۃ کے طور پر دینا مکروہ ہے' تاہم اگر کوئی شخص دے دیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔ یہ بات ''الہدایہ'' میں تحریر ہے۔

یہ حکم اس وقت ہے جب وہ فقیر مقروض نہ ہو۔ اگر وہ مقروض ہوتا ہے' پھر اس کو اتنی رقم دی جائے گی کہ قرض کی ادائیگی کے بعد اس کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے یا دو سو درہم سے کم باقی رہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا' اگر اس کے اہل و عیال زیادہ ہوں تو اسی حساب سے ادائیگی کرنا جائز ہوگا کہ اگر وہ تمام اہل و عیال پر تقسیم کرتا ہے تو ہر ایک کو دو سو درہم سے کم وصولی ہو' یہ بات ''فتاویٰ قاضی خان'' میں تحریر ہے۔

اور اس کی اتنی مقدار دینا مستحب ہے' اس دن میں اس شخص کو کسی سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ یہ بات ''تبیین'' کتاب میں تحریر ہے۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے' زکوٰۃ ذمی (یعنی غیر مسلم) کو نہیں دی جا سکتی' البتہ نفلی طور پر صدقہ دینا جائز ہے' اس بات پر بھی اتفاق ہے۔

صدقۂ فطر نذر کی رقم یا کفارے کی رقم (غیر مسلم کو) دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابوحنیفہ اور

محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے' تاہم وہ رقم کسی مسلمان فقیر کو دینا زیادہ بہتر ہے۔ یہ بات ''شرح طحاوی'' میں تحریر ہے۔

دارالحرب سے تعلق رکھنے والا جو شخص امان لے کر اسلامی سلطنت کی حدود میں آ جاتا ہے' ایسے شخص کو زکوٰۃ یا کوئی بھی لازمی صدقہ (یعنی صدقۂ فطر' کفارے کی رقم یا نذر کی رقم) دینا جائز نہیں ہے' اس بات پر اتفاق ہے' البتہ نفلی طور پر دیا جانے والا صدقہ دینا جائز ہے' یہ بات ''سراج الوہاج'' میں تحریر ہے۔

زکوٰۃ کے مال میں سے مسجد بنانا' پل بنا دینا' پینے کے لیے کوئی انتظام کر دینا' راستہ درست کروا دینا' نہر کھود دینا' حج یا جہاد کے لیے کوئی چیز دے دینا' یعنی ایسی تمام صورتیں جن میں کسی شخص کو مالک نہیں بنایا جاتا' یہ سب صورتیں جائز نہیں ہیں۔

زکوٰۃ کی رقم میں سے میت کو کفن دینا' یا میت کا قرض ادا کر دینا بھی جائز نہیں ہے' یہ بات ''تبیین'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

اسی طرح زکوٰۃ کی رقم میں سے کسی غلام کو اس نیت سے خریدنا کہ بعد میں آزاد کر دے گا' یہ بھی درست نہیں ہے۔

اپنی اصل میں سے کسی ایک کو یعنی ماں' باپ یا دادا' دادی یا نانا نانی یا اس کے اوپر کے جو رشتے دار ہیں یا اپنی کسی فرع کو یعنی بیٹا' بیٹی یا ان کی اولاد یا ان کی اولاد کی اولاد وغیرہ کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ یہ بات ''الکافی'' نامی کتاب میں تحریر ہے۔

جس بیٹے کے نسب کا انسان نے انکار کر دیا تھا یا جو بیٹا زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا' اسے بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ یہ بات ''تمرتاشی'' میں تحریر ہے۔

اپنی بیوی کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ عام رواج یہی ہے' خواتین اس منافع میں شریک ہوتی ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عورت کے لیے بھی یہ بات جائز نہیں ہے' وہ اپنے شوہر کو زکوٰۃ کی رقم دے۔ یہ بات ''الہدایہ'' میں تحریر ہے۔

اسی طرح اپنے غلام یا اپنے مکاتب غلام یا مدبر غلام یا اپنی اُم ولد کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اپنے ایسے غلام کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی جس کے کچھ حصے کو آزاد کر دیا ہو' یعنی وہ غلام جس کا انسان پہلے مالک تھا' پھر اس نے اس غلام میں سے ایک حصے کو آزاد نہیں کیا اور اس کے لیے غلام کو یہ اختیار دیا کہ وہ محنت مزدوری کر کے اس حصے کی قیمت ادا کر دے۔

1971- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَسْاَلُهُ فِيْهَا فَقَالَ نُؤَدِّيْهَا عَنْكَ وَنُخْرِجُهَا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ اَوْ اِذَا جَاءَتْ نَعَمُ الصَّدَقَةِ .ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ حُرِّمَتْ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ حَاجَةٌ وَّفَاقَةٌ حَتّٰى

ل فتاویٰ ہندیہ المعروف بہ فتاویٰ عالمگیری' زکوٰۃ کا بیان' زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

۱۹۷۱- اخرجه الحميدي في مسنده (۸۹): حدثنا سفيان عن هارون' به- و عن سفيان اخرجه احمد- ايضا- في المسند (۳/ ۴۷۷)' و تابع سفيان على روايته هذه' تابعه ايوب و حماد بن زيد وغيرهما' كما سبق في الرواية السابقة-

شَهِدَ- وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً حَتَّى تَكَلَّمَ- ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ اَنْ قَدْ اَصَابَهُ فَقْرٌ وَّحَاجَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتَّى يَجِدَ قَوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ سَدَادًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَوَامًا مِّنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسْاَلَةِ فَهِيَ سُحْتٌ.

☆☆ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک ادائیگی کرنا تھی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تاکہ اس بارے میں آپ سے مدد مانگوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم تمہاری طرف سے ادائیگی کر دیں گے اور صدقے کے اونٹوں میں سے اسے نکال دیں گے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جب صدقے کے اونٹ آئیں گے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! مانگنا حرام ہے' صرف تین لوگ مانگ سکتے ہیں' ایک وہ شخص جس نے کوئی ادائیگی کرنی ہو اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ادائیگی کو ادا کر دے اور پھر اس کے بعد رک جائے' ایک وہ شخص جسے شدید ضرورت اور فاقہ لاحق ہو جائے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھ دار افراد اس بات کی گواہی دیں (یہاں پر راوی کو شک ہے' شاید یہ لفظ ہے:) یہ بات بیان کریں کہ اسے ایسا فاقہ اور ضرورت لاحق ہوئی ہے تو ایسے شخص کے لیے بھی مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائے اور ایک وہ شخص جسے آفت لاحق ہو اور وہ اس کے مال کو ضائع کر دے' ایسے شخص کے لیے بھی مانگنا جائز ہے' یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو جائے' پھر اس کے بعد رک جائے' اس کے علاوہ مانگ کر جو بھی لیا جائے گا وہ حرام ہوگا۔

1972- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّالثَّوْرِيُّ جَمِيعًا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَحِلُّ الْمَسْاَلَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ الْعَامِلِ عَلَيْهَا وَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْغَارِمِ اَوِ الرَّجُلِ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ اَوْ مِسْكِينٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَاَهْدٰى لِغَنِيٍّ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خوشحال شخص کے لیے کسی سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے' صرف پانچ آدمیوں کا حکم مختلف ہے' ایک وہ شخص جو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے مقرر ہو' ایک اللہ کی راہ میں جہاد میں شریک ہونے والا نمازی' ایک وہ شخص جس نے قرض ادا کرنا ہو' ایک وہ شخص جس نے اپنے مال میں سے اسے خریدا' ایک وہ مسکین جسے صدقہ کیا گیا اور پھر وہ کسی خوشحال کو ہدیے کے طور پر دیدے۔

۱۹۷۲- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۱۰۹/٤) باب: كم الكنز؟ و لمن الزكاة؟ (۷۱۵۱)، عن معمر عن زيد بن اسلم' به- ثم اخرجه (۷۱۵۲) عن الثوري عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ...... مثله- و اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۲۲/۲) باب: من يجوز له اخذ الصدقة و هو غني؟ (۱۶۳۵) عن عبد الله بن مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار مرسلاً و اخرجه (۱۶۳۶) معمر عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري- ثم قال: (واخرجه ابن عيينة عن زيد' كما قال مالك' و اخرجه الثوري عن زيد قال: حدثني الثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم)- اه- و الحديث اخرجه ابن ماجه (۱۸۴۱) و احمد (۵۶/۳) و ابن خزيمة (۲۳۷٤) من طريق عبد الرزاق' به- ثم اخرجه ابو داود (۱۶۳۷) من وجه آخر عن عطية عن ابي سعيد' به مرفوعاً موصولاً- و عطية هو العوفي' تقدم بيان ضعفه-

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن ابراہیم بن مالک، ابوعباس مارستانی ضریر۔ حدث عن رزق اللہ بن موسیٰ واسحاق بن بھلول۔ روی عنہ: دارقطنی وابن شاھین ویوسف بن عمر قواس۔ قال ابن قانع: تکلم فیہ۔ تاریخ بغداد (۳۸۲/۹)۔

1973- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

16-باب الْغِنَى الَّذِىْ يُحَرِّمُ السُّؤَالَ.

باب16: وہ خوشحالی جو مانگنے کو حرام کر دیتی ہے

1974- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنِى الْحُسَيْنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَاَلَ مَسْاَلَةً عَنْ ظَهْرِ غِنًى اسْتَكْثَرَ بِهَا مِنْ رَضْفِ جَهَنَّمَ . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ظَهْرُ الْغِنَى قَالَ عَشَاءُ لَيْلَةٍ . عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص خوشحال ہونے کا باوجود کچھ مانگتا ہے وہ اس عمل کے ذریعے جہنم کے عذاب میں اضافہ کرتا ہے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا میسر ہونا۔

عمر بن خالد نامی راوی متروک ہے۔

•••———•••———•••

غنی کے حکم کی وضاحت

غنی کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے کنز الدقائق کے مصنف نے یہ بات تحریر کی ہے:

۱۹۷۴- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۵۰۲/۲) من طريق الدارقطني' به-واخرجه عبد الله بن احمد في زوائد المسند (۱۴۷/۱) و البيهقي في السنن (۲۵/۷) و ابن عدي في الكامل (۲۲۰/۶- بتحقيقنا) في ترجمة عمرو بن خالد' و العقيلي في الضعفاء (۲۲۴/۱) في ترجمة الحسن بن ذكوان' والطبراني في الاوسط (۱۳۲/۷) رقم (۷۰۷۸)' و في (۱۳۸/۸) رقم (۸۲۰۵)' كلهم من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث عن ابيه عن الحسن بن ذكوان عن حبيب بن ابي ثابت' به- و لم يذكر عبد الصمد عمرًا بن خالد) في الاسناد' لكن اخرجه الدارقطني هنا من طريق ابي معمر عن عبد الوارث......فذكر (عمرًا) فيه' و هو الصواب: لان الحسن بن ذكوان لم يسمع من حبيب بن ابي ثابت شيئًا- قال ابن ابي حاتم في المراسيل (۱۷) عن ابن معين: (الحسن بن ذكوان لم يسمع من حبيب بن ابي ثابت شيئًا' انما سمع من عمرو بن خالد عنه' و عمرو بن خالد لا يسوى حديثه شيئًا' انما هو كذاب)- اه-و عمرو بن خالد متروك - قال ابن عدي في الكامل: (هذا الحديث يرويه الحسن بن ذكوان عن عمرو بن خالد' و عمرو متروك الحديث' اسقطه الحسن بن ذكوان من الاسناد: لضعفه)- اه - قلت: و الحسن بن ذكوان: قال الحافظ في التقريب (۱۲۴۰-عوامة) (صدوق يخطئ' رمي بالقدر' وكان يدلس)- اه - وقال الشيخ احمد شاكر في تعليقه على المسند (۳۰۶/۲): (اسناده ضعيف جدًا: لانقطاعه : فان الحسن بن ذكوان لم يسمع من حبيب بن ابي ثابت)- اه - وقد علل الهيثمي الحديث في مجمع الزوائد (۹۷/۳) بعمرو بن خالد-

''ایسے کسی غنی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی جو نصاب کا مالک ہو''۔
اس کی وضاحت کرتے ہوئے تبیین الحقائق کے مصنف تحریر کرتے ہیں:
یعنی نصاب کا مالک ہونے کی وجہ سے کسی خوشحال شخص کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ مصنف نے لفظ نصاب کی ملکیت استعمال کیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے: غنی کے تین مرتبے ہیں۔
پہلا مرتبہ یہ ہے: جس کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔
دوسرا مرتبہ وہ ہے: جس کے ساتھ صدقۂ فطر کی ادائیگی اور قربانی کرنا لازم ہوتا ہے اور وہ مرتبہ یہ ہے: انسان اپنی بنیادی ضروریات کے بعد اضافی طور پر نصاب کی مقدار کا مالک ہو اور یہاں یہی مراد ہے کیونکہ زکوٰۃ کے وصول نہ کرنے کا تعلق اسی کے ساتھ ہے۔
تیسری صورت یہ ہے: جس خوشحالی کی وجہ سے مانگنا حرام ہو جاتا ہے تو عام علماء کے نزدیک وہ ایسی کیفیت ہے' انسان اپنے جسم کو ڈھانپنے کے لباس کے ساتھ ایک دن کی غذا کا مالک ہو۔
اسی طرح وہ غریب شخص جو طاقتور ہے اور کما سکتا ہے' اس کے لیے بھی مانگنا حرام ہے۔
امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہا نے یہ بات بیان کی ہے' زکوٰۃ ایسے خوشحال شخص کو دی جاسکتی ہے جو جنگ میں شریک ہونے کے لیے جا رہا ہو' اس وقت جب اسے سرکاری طور پر اس کام کی تنخواہ نہ ملتی ہو اور اس نے مالِ غنیمت میں سے کچھ وصول بھی نہ کیا ہو۔اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''صرف پانچ قسم کے غنی کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا حلال ہے: اللہ کی راہ میں جنگ میں شریک ہونے والا' زکوٰۃ وصول کرنے کا عامل' جس نے قرض ادا کرنا ہو' وہ شخص جو اپنے مال میں سے صدقہ خریدے اور وہ شخص جس کا کوئی پڑوسی ہو' وہ اسے صدقہ کر دے اور پھر وہ غریب شخص اسے کسی غنی کو تحفے کے طور پر دیدے''۔

اس کی دوسری دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے غنی کو فقراء اور مساکین کے ساتھ حصے دار قرار دیا ہے' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور اللہ کی راہ میں''۔

تو کیونکہ ان دونوں کے ذکر کے بعد اس کا ذکر کیا گیا ہے تو اس سے لازمی طور پر یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ان دونوں کے علاوہ ہوگا۔
ہماری دلیل وہ روایت ہے جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم انہیں بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ لازم قرار دی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کو واپس کر دی جائے گی''۔ متفق علیہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: ''زکوٰۃ لینا کسی غنی شخص کے لیے جائز نہیں ہے''۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہم نے نقل کیا ہے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما نے جو روایت نقل کی ہے، وہ مستند نہیں ہے۔ اگر اسے مستند تسلیم کر لیا جائے تو وہ اس صورت [میں قابل قب]ول ہوگی کہ جب وہ شخص جسمانی قوت کے اعتبار سے غنی ہو یا ہم یہ کہیں گے کہ وہ شخص غنی اس وقت تک ہوگا جب تک وہ مقیم [ہو]، پھر جب وہ جنگ میں شریک ہونے کے لیے نکلا تو اب اسے اسلحہ وغیرہ کے حوالے سے کئی چیزوں کی ضرورت ہوگی تو اب [اس]کے پاس جو مال ہے وہ اس کے لیے کافی نہیں ہوگا، اس کے لیے ایسی صورت میں زکوٰۃ وصول کرنا جائز قرار دیا جائے گا۔

1975- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اللَّبَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النُّبَيْرَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْغِنَى قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ . ابْنُ أَسْلَمَ ضَعِيفٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص خوشحال ہونے کے باوجود لوگوں [س]ے مانگتا ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا، تو اس کے چہرے پر داغ ہوگا (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک [ہ]ے)۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔

ابن اسلم نامی راوی ضعیف ہے۔

[ر]اویانِ حدیث کا تعارف:

○ ھو ابوفضل محمد بن ابراہیم نبیرۃ؛ بنون مفتوحۃ ثم موحدۃ مکسورۃ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: توضیح مشتبہ [..]/۳۴۵)۔

1976- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الأُبُلِّيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا [أَبُ]و فُلَيْحٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ [أَبِ]يهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِرَجُلٍ لَهُ خَمْسُونَ [دِ]رْهَمًا . أَبُو شَيْبَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ ضَعِيفٌ وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ ضَعِيفٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایسے شخص کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے جس کے پاس پچاس درہم موجود ہوں۔

ابوشیبہ نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن اسحاق ہے اور یہ ضعیف ہے، اسی طرح بکر بن خنیس نامی راوی بھی ضعیف ہے۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ص 485/3

[۱۹]۷۵- ضعفه الدارقطني بابن اسلم، لكن ورد من وجوه اخرى عن ابن مسعود ياتي ذكرها-

[۱۹]۷۶- اعله الدارقطني بعبد الرحمن بن اسحاق و بكر بن خنيس، لكن ورد من غير طريقهما: كما ياتي في الذي بعده-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن هیثم بن مهلب، ابواسحاق بلدی۔ سکن بغداد وحدث بها عن علی بن عیاش وابی یمان حمصیین۔ قال ذهبی ثقه دارقطنی وخطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۱/۲۰۱) (ت ۲۴۴) تاریخ بغداد (۶/۲۰۶)۔

○ ابوشیبۃ عبدالرحمٰن بن اسحاق بن حارث واسطی، (اور ایک قول کے مطابق): کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداود وترمذی، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۷۲)۔

1977- حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ بَكْرِ بْنِ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَهُوَ غَنِىٌّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِىْ وَجْهِهٖ كُدُوْحٌ وَّخُدُوْشٌ . فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا غِنَاهُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا ذَهَبًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص خوشحال ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگے' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کے چہرے پر داغ موجود ہوگا (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چالیس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن حمزۃ بن صالح ابوبکر انطاکی، نزیل بغداد یلقب اباہریرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے بارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ عشرۃ، ان کا انتقال 323ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۹۴)۔

1978- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا

۱۹۷۷- هكذا اخرجه اسرائيل عن ابي اسحاق عن محمد بن عبد الرحمن بن يزيد عن ابيه عن ابن مسعود- و راجع تعقيب الدارقطني ذلك في الرواية الآتية-

۱۹۷۸- اخرجه احمد (۱/۳۸۸، ۴۴۱)، و ابو داود في الزكاة (۲/۲۷۷، ۲۷۸) باب: من يعطي من الصدقة وحد الغنى (۱۶۲۶)، و الترمذي في الزكاة (۳/۸۰، ۸۱) باب: من تحل له الزكاة (۶۴۵)، و النسائي في الزكاة (۵/۹۷) باب: حد الغنى، و ابن ماجه في الزكاة (۱/۵۸۹) باب: من سال عن ظهر غنى (۱۸۴۰)، و الدارمي في الزكاة (۱/۳۸۶) باب: من تحل له الصدقة كلهم من حديث سفيان الثوري عن حكيم بن جبير به- قال الترمذي: (حديث حسن- و قد تكلم شعبة في حكيم بن جبير من اجل هذا الحديث)- وقال النسائي: (لا نعلم احدا قال في هذا الحديث: (عن زبيد) غير يحيى بن آدم، و لا نعرف هذا الحديث الا من حديث حكيم بن جبير، و حكيم ضعيف- و سئل شعبة عن حكيم بن جبير فقال: اخاف النار- وقد كان روى عنه قديما)- اه-

غریب حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا . قَالَ الشَّيْخُ الْأَوَّلُ وَهَمٌ قَوْلُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَإِنَّمَا هُوَ حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ تَرَكَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں "پچاس درہم" کے الفاظ ہیں۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: پہلی روایت میں راوی کو وہم ہوا ہے انہوں نے اسے ابواسحٰق کے حوالے سے نقل کر دیا ہے' یہ صاحب حکیم بن جبیر ہیں اور یہ ضعیف ہیں' شعبہ اور دیگر محدثین نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔

1979- قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ أَبُو يَعْقُوبَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ غِنًى جَاءَ وَفِي وَجْهِهِ كُدُوحٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ خُمُوشٌ . قِيلَ وَمَا غِنَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ . حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی سے کچھ مانگے حالانکہ وہ خوشحال ہو' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کے چہرے پر داغ ہوگا (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس کی خوشحالی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا (موجود ہونا)۔

حکیم بن جبیر نامی راوی متروک ہے۔

1980- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ قَالَا لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ .

☆☆ حسن بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس پچاس درہم یا ان کی قیمت جتنا سونا موجود ہو' اس کے لیے کسی سے کچھ مانگنا جائز نہیں ہے۔

۱۹۷۹- اخرجه الترمذي في الزكاة (٦٥٠)' و الدارمي في الزكاة ايضا (٣٨٦/١) من حديث شريك' به- وقد اعله الدارقطني بحكيم بن جبير' وحكى كلام شعبة فيه' و قد قال احمد: ضعيف الحديث مضطرب- و قال ابن معين: ليس بشيء- وقال يعقوب بن سفيان: ضعيف الحديث- و تركه الدارقطني وغيره- وكذبه السعدي- ينظر : تهذيب الكمال (١٦٥/٧-١٦٨)-

۱۹۸۰- اخرجه ابن ابي شيبة في الزكاة (١٨٠/٣) باب: من قال: لا تحل له الصدقة اذا ملك خمسين درهما' عن عبد الرحيم بن سليمان عن الحجاج به- ووورد نحو هذا عن ابراهيم النخعي و الضحاك بن مزاحم- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (١١٠/٤-١١١) باب: كم الكنز؟ و ليس الزكاة؟ رقم (٧١٥٧-٧١٥٩)' و ابن ابي شيبة في الموضع السابق-

17- باب تَعْجِيلِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْحَوْلِ .

باب 17: سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینا

1981- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّدَقَةِ فَقِيلَ لَهُ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا هِيَ لَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا: ابن جمیل' خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل کا قصور یہ ہے: وہ غریب تھا' اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول نے اسے غنی کر دیا' خالد کا جہاں تک تعلق ہے تو تم لوگوں نے خالد کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے تمام زرہیں اور اپنا تمام تر ساز و سامان اللہ تعالیٰ کی راہ کے لیے وقف کر دیا ہوا ہے' جہاں تک جناب عباس کا تعلق ہے تو یہ ادائیگی میرے ذمہ ہے اور اس کے ساتھ اتنی ہی مزید ادائیگی میں انہیں بھی کر دوں گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یعیش محاملی، ابومحمد کوفی عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۶۵۳) (ت ۴۴۳۵)۔

1982- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرَ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدٌ

۱۹۸۱- الحديث في اسناده ابن اسحاق و هو مدلس' وقد عنعنه' لكن تابع ابن اسحاق عليه جمع' فرواه: ورقاء و عبد الرحمن بن ابي الزناد' و شعيب بن ابي حمزة' و موسى بن عقبة: اربعتهم عن ابي الزناد عن الاعرج' به- اما طريق ورقاء: فسياتي في الحديث التالي' اما طريق شعيب: فاخرجه البخاري في الزكاة (۱۴۶۸) باب: قوله تعالى: (وفي الرقاب الغارمين و في سبيل الله .....)- و النسائي (۵/ ۳۳) في الزكاة' باب اعطاء السيد المال بغير اختيار' و ابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۳۳۰) من طريق شعيب بن ابي حمزة عن ابي الزناد' به- طريق عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه: فاخرجه احمد في مسنده (۲/ ۳۲۲)- و اما طريق موسى بن عقبة: فاخرجه ابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۳۲۹)- واخرجه ايضا النسائي (۵/ ۳۴) في الزكاة' باب: اعطاء السيد المال بغير اختيار المصدق- و انظر كلام البيهقي على الحديث في السنن (۴/ ۱۱۱- ۱۱۲)-

۱۹۸۲- اخرجه مسلم في صحيحه في الزكاة (۹۸۳) باب: في تقديم الزكاة و منعها' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۳۲- ۳۳) باب تعجيل الزكاة' الحديث (۱۶۲۳)' والترمذي في كتاب المناقب (۵/ ۶۱۱) باب: مناقب العباس..... الحديث (۳۷۶۱)' و احمد في المسند (۲/ ۳۲۲)' و ابن خزيمة رقم (۲۳۳۰)' و البيهقي (۴/ ۱۱۱) كتاب الزكاة' باب: تعجيل الصدقة من طريق ورقاء عن ابي الزناد' به- و انظر الحديث السابق

فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا وَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ۔ ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اَوْ صِنْوُ الْاَبِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ابن جمیل' خالد بن ولید اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل نے یہ حرکت اس لیے کی ہے' پہلے وہ غریب تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے خوشحال کر دیا ہے جہاں تک خالد کا تعلق ہے تو تم نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے اپنی زر ہیں اور ساز و سامان پہلے ہی اللہ کی راہ میں وقف کر دیئے ہوئے ہیں' جہاں تک حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ اللہ کے رسول کے چچا ہیں' ان کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور اس کے ساتھ مزید اتنی ہی ادائیگی ہوگی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں پتا نہیں ہے' آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن یعقوب، ابوفضل صندلی، سمع ابراہیم بن مجشر کاتب وحسن بن محمد زعفرانی، وعنہ عبدعزیز بن جعفر خرقی و یوسف بن عمر قواس۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۷/۲۱۱)۔

1983- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ الْمُسَيَّبُ بْنُ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ عَبَّاسًا سَاَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيُعَجِّلُ زَكَاةَ مَالِهٖ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا وہ اپنے مال کی زکوٰۃ مخصوص وقت گزرنے سے پہلے ادا کر سکتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات کی اجازت دی۔

1984- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا بِهٰذَا اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ الْعَامِ عَامَ الْاَوَّلِ .

خَالَفَهٗ اِسْرَائِيْلُ فَقَالَ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کر لی تھی۔

۱۹۸۳- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/۳۲-۳۳) باب: في تعجيل الصدقة (۱٦۲٤)، و الترمذي في الزكاة (۲/۲۹) باب: ما جاء في تعجيل الزكاة (٦۷۸) و ابن ماجه في الزكاة (۱/۵۷۲) باب: تعجيل الزكاة قبل محلها (۱۷۹۵)، والدارمي في الزكاة (۱/۳۸۵) باب: تعجيل الزكاة، و الحاكم في المستدرك في معرفة الصحابة (۳/۳۳۲) في مناقب العباس، و ابن خزيمة رقم (۲۳۳۱)، و البيهقي في الزكاة (٤/۱۱۱) باب: تعجيل الصدقة، كلهم من حديث اسماعيل بن زكريا به- وقال ابو داود: (روى هذا الحديث هشيم عن منصور بن زاذان عن الحكم عن الحسن بن مسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم - و حديث هشيم اصح)- اه- وقال الترمذي: (حديث اسماعيل ابن زكريا عن الحجاج عندي اصح من حديث اسرائيل عن الحجاج)-اه-

1985- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِعُمَرَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ زَكَاةَ الْعَامِ عَامَ الْاَوَّلِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہی وصول کر لی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حجر عدوی، قال ابن حجر: قیل: حجیۃ بن عدی، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وقال فی ترجمۃ حجیۃ: بوزن علیۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۵۵)۔

1986- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا وَلِيْدُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اِنَّا كُنَّا احْتَجْنَا اِلَى مَالٍ فَتَعَجَّلْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ مَالِهِ لِسَنَتَيْنِ . اخْتَلَفُوا عَلَى الْحَكَمِ فِي اِسْنَادِهِ وَالصَّحِيْحُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے ہمیں اس وقت کچھ مال کی ضرورت تھی تو ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مال کی زکوٰۃ دو سال پہلے ہی وصول کر لی تھی۔

اس روایت کی سند میں حکم نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے' صحیح یہ ہے: یہ روایت حسن بن مسلم نامی راوی سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1987- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَائِلَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عُمَرَ سَاعِيًا- قَالَ- فَاَتَى الْعَبَّاسَ يَطْلُبُ صَدَقَةَ مَالِهِ قَالَ فَاَغْلَظَ لَهُ الْعَبَّاسُ فَخَرَجَ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخْبَرَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْعَبَّاسَ قَدْ اَسْلَفَنَا زَكَاةَ مَالِهِ الْعَامَ وَالْعَامَ الْمُقْبِلَ.

۱۹۸۵- اخرجه الترمذي في الزكاة (۲/۲۹) باب: ما جاء في تعجيل الصدقة (۶۷۹) و البيهقي في الزكاة (۴/۱۱۱) باب: تعجيل الصدقة' من طريق اسرائيل' به-

۱۹۸۶- اخرجه البيهقي في الزكاة (۴/۱۱۱) باب: تعجيل الصدقة' من حديث الحسن بن عمارة' به-

۱۹۸۷- اخرجه البيهقي في الزكاة (۴/۱۱۱) باب: تعجيل الصدقة' من حديث محمد بن عبيد الله' به-

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا' وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کی زکوٰۃ کا مطالبہ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ سختی کا مظاہرہ کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس سال اور آئندہ سال کی زکوٰۃ پہلے ہی ہمیں دے دی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نعمان بن عبدسلام بن حبیب تیمی، ابومنذر اصبہانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عابد فقیہ، راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداود والنسائی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۴/۲)۔

1988 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَكَمِ - وَقَالَ الْمَطِيرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ - عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَرَجَعَ وَهُوَ يَشْكُو الْعَبَّاسَ فَقَالَ اِنَّهُ مَنَعَنِيْ صَدَقَتَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا عُمَرُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اِنَّ الْعَبَّاسَ اَسْلَفَنَا صَدَقَةَ عَامَيْنِ فِيْ عَامٍ . كَذَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاِنَّمَا اَرَادَ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا' وہ واپس آئے تو انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا شکوہ کیا اور بتایا: انہوں نے اپنی زکوٰۃ مجھے ادا نہیں کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو سال کی زکوٰۃ (پہلے ہی) ایک ساتھ ادا کر دی تھی۔

راوی نے دوسرے راوی کا نام عبیداللہ بن عمر نقل کیا ہے' لیکن ان کی مراد یہ تھی کہ یہ روایت محمد بن عبیداللہ سے منقول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1989 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عُمَرَ سَاعِيًا فَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَبَّاسِ شَيْءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اِنَّ

۱۹۸۸- بين الدارقطني عقبه ان المراد: محمد بن عبيد الله: و هو العرزمي المتروك- تقدمت ترجمته غير مرة-

۱۹۸۹- اخرجه الطبراني في الاوسط (۷۸۶۲) و هو في مجمع البحرين رقم (۱۳۷۲) من طريق اسحاق الازرق عن اسماعيل المكي عن سليمان الاحول عن ابي رافع' به-وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۸۲/۳): (اخرجه الطبراني في الاوسط' و فيه اسماعيل المكي' و فيه كلام كثير' وقد وثق)-اه-

الْعَبَّاسَ اَسْلَفَنَا صَدَقَةَ الْعَامِ عَامَ الْاَوَّلِ .

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اس دوران ان کی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ تکرار ہوگئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے' حضرت عباس نے اس سال کی زکوٰۃ گزشتہ سال ہمیں پہلے ہی دے دی تھی۔

1990- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ بْنُ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ مَا تَسُدُّ مِنَ الشَّبْعَانِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ایسا کرو' چونکہ یہ بھوکے کے لئے بھی اسی طرح رکاوٹ بنتی ہے جس طرح سیراب شخص کے لئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شیبان بن فروخ ابی شیبۃ حبطی - بمھملة وموحدة مفتوحة - ابومحمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان پر یہ الزام ہے' یہ "قدریہ" عقائد کے مالک تھے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اضطر ناس یہ اخیر ا۔ یہ نویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ روی لہ مسلم و ابوداود و النسائی۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۵۶)۔

1991- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ

۱۹۹۰- ابو امية بن يعلى هو اسماعيل: قال النسائي و الدارقطني و ابن معين –في رواية–: متروك الحديث- وقال البخاري: سكتوا عنه- ضعفه ابو حاتم و ابو زرعة والساجي وغيرهم- و ذكره له ابن عدي حديثه هذا في ترجمته في (الكامل) من طريق بشر بن معاذ عنه- ختم ترجمته بقوله: (وهو في جملة الضعفاء' و هو ممن يكتب حديثه)- اه- ينظر: الكامل لابن عدي (۱/۳۱۱)' لسان الميزان (۱/۵) اخرجه البزار- كما في كشف الاستار (۹۳۷) من حديث محمد بن زياد عن ابي هريرة' به مختصرًا- وقال: (قد روى عن ابي هريرة من غير هذا الوجه' و هذا الاسناد عن ابي هريرة احسن اسناد يروي في ذلك و اصحه' ويروي عن عائشة' و عدي' و انس' و ابي رجاء' و ابن عباس' و جرير بن عبد الله)- اه- وقال الهيثمي في المجمع (۳/۱۰۶): (واخرجه البزار' و فيه عثمان بن عبد الرحمن الجمحي' قال ابو حاتم: يكتب حديثه' ولا يحتج به' و حسن البزار حديثه)- اه- و لفظ البزار السابق ليس فيه تحسين للحديث- قلت: و اللفظ المذكور بتمامه اخرجه البزار من حديث ابي بكر مرفوعًا- كما في كشف الاستار (۹۳۳) عن محمد بن اسماعيل عن زيد بن الحباب عن ابي عبد الله عن شرحبيل بن سعد عن جابر عن ابي بكر' به مرفوعًا- وقال: (لا نعلم احدًا حدث به عن زيد الا محمد بن اسماعيل' و لم يتابع عليه' و لا يروى عن ابي بكر الا بهذا الاسناد وحده)- اه- قال الهيثمي (۳/۱۰۵): (وفيه محمد بن اسماعيل الوساوسي' و هو ضعيف جدًا)- و في الباب عن عدي بن حاتم عند البخاري في الزكاة (۱۴۱۳) باب: الصدقة قبل الرد' و مسلم في الزكاة (۱۰۱۶) باب: الحث على الصدقة و لو بشق تمرة- و لكنه مختصر على الجزء الاول فقط في التصدق بشق تمرة- و مثله حديث النعمان بن بشير' و عائشة' و انس عند البزار- كما في كشف الاستار- كتاب الزكاة (۱/۴۴۲-۴۴۳) باب: الحث على الصدقة (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶)-

۱۹۹۱- اخرجه الترمذي في الزكاة (۳/۴۸) باب: ما جاء ان في المال حقا سوى الزكاة (۶۵۹) من حديث الاسود بن عامر عن شريك' و اخرجه (۶۶۰) من طريق محمد بن الطفيل عن شريك' به- ثم قال: (هذا حديث اسناده ليس بذاك- و ابو حمزة ميمون الاعور يضعف' وروى بيان او اسماعيل بن سالم عن الشعبي هذا الحديث قوله- وهذا اصح)- اه- و الحديث اخرجه ابن عدي في الكامل (۴/۸) في ترجمة شريك النخعي' من حديث بشر بن الوليد عن شريك' به-وقال: (وهذا قد اخرجه عن شريك: محمد بن الطفيل الكوفي' عن شريك عن رجل عن الشعبي عن فاطمة و لم يسم ابا حمزة)- اه-

عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ فِى الْمَالِ حَقًّا سِوٰى الزَّكَاةِ . ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوا وُجُوْهَكُمْ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

☆☆ سیدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہوتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

''نیکی صرف یہ نہیں ہے تم اپنے چہروں کو پھیر دو''۔

یہ آیت آخر تک ہے۔

1992- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِىْ مُزَاحِمٍ اَبُوْ نَصْرٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1993- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ عَمْرِو بْنِ حَمَاسٍ اَوْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ عَمْرِو بْنِ حَمَاسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاُدْمَ وَالْجِعَابَ فَمَرَّ بِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِىْ اَدِّ صَدَقَةَ مَالِكَ . فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا هُوَ فِى الْاُدْمِ . قَالَ قَوِّمْهُ ثُمَّ اَخْرِجْ صَدَقَتَهُ .

☆☆ ابوعمرو بن حماس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سالن اور ترکش فروخت کیا کرتا تھا' ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو' میں نے کہا: اے امیرالمؤمنین! یہ سالن میں ہے' تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی قیمت کا اندازہ لگاؤ' پھر اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

18-باب زَكَاةِ مَالِ التِّجَارَةِ وَسُقُوطِهَا عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ.

باب18: تجارت کے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا نیز گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کرنا

1994-اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَانَ الشِّيْرَازِىُّ فِيْمَا كَتَبَ اِلَىَّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُوْسَى الْحَارِثِىَّ حَدَّثَهُمْ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَحْرٍ الْكِرْمَانِىُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الْاِصْطَخْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ

1992- اشار ابن عدي الى هذه الرواية' و قد اجتمع محمد بن الطفيل و بشر بن الوليد على تسمية شيخ شريك في اسناده' فقال: (عن ابي حمزة) بخلاف ما قاله منصور عن شريك' و قد صوب الترمذي انه من قول الشعبي - و راجع ما قبله-

1993- ابو عمرو بن حماس لم يعرف له اسم - و قال الذهبي: (مجهول)- و قال ابن حجر: (مقبول)- ينظر: (الميزان) (٤/ الترجمة ١٠٤٦) و تهذيب الكمال (٣٤/ ١١٩)- و قال الدارقطني في ترجمة ابنه (شداد بن ابي عمرو بن حماس): (لا يعرف فيمن يروى عنه الحديث' و ابوه معروف)- تهذيب التهذيب (٤/ ٣١٨)-

1994- اخرجه البيهقي في الكبرى في الزكاة (٤/ ١١٩) باب: ضراف في الخيل صدقة- والخطيب في تاريخه (٦/ ٣٩٨) و من طريقه ابن الجوزي في العلل (٢/ ٤٩٦)' و الطبراني في الاوسط رقم (٧٦٦٥)' كلهم من طريق اسماعيل بن يحيى به- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٣/ ٧٢): (فيه الليث بن حماد و غورك' و كلاهما ضعيف)- وغورك مترجم في اللسان (٤/ ٤٢١)' ولم يزد في ترجمته على ما هنا- كما لم يزد في ترجمة ليث بن حماد (٤/ ٤٩٣) على قوله: (ضعفه الدارقطني)- اه-

غُورَكِ بْنِ الْحِصْرِمِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فِی الْخَیْلِ السَّائِمَةِ فِیْ کُلِّ فَرَسٍ دِیْنَارٌ. تَفَرَّدَ بِهٖ غُورَكٌ عَنْ جَعْفَرٍ وَّهُوَ ضَعِیْفٌ جِدًّا وَمَنْ دُوْنَهٗ ضُعَفَاءُ.

☆☆ امام جعفر صادق رٹی اللہ اپنے والد (امام محمد الباقر رٹی اللہ) کے حوالے سے حضرت جابر رٹی اللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: گھوڑے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک گھوڑے کی طرف سے ایک دینار ادا کیا جائے گا۔

امام جعفر صادق رٹی اللہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں غورک نامی راوی منفرد ہے اور یہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ غورک بن حصرم۔ قال ابن ناصر دین فی مشتبہ: (الحصرمی۔ بمھملات مع کسر اولہ، وسکون ثانیہ، وکسر راء ومیم) وذکرہ ذھبی فی میزان ومغنی فی ضعفاء وکذا ابن حجر فی لسان، وذکروا فیہ قول دارقطنی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ جدا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۵/۴۰۷)، مغنی (۲/۵۰۷)، لسان (۴/۴۹۶) وتوضیح مشتبہ (۳/۲۵۱)۔

•••——•••——•••

سامانِ تجارت کی زکوٰۃ کا حکم

سامانِ تجارت سے مراد وہ چیز ہے جو چاندی یا سونا نہ ہو' خواہ وہ سکے کی شکل میں ہو جیسے پاؤنڈ یا ریال یا سکے کی شکل میں نہ ہو جیسے خواتین کا زیور۔

تین امام اس بات پر متفق ہیں' سونے اور چاندی کو مطلق طور پر سامانِ تجارت میں شامل نہیں کیا جائے گا' فقہائے مالکیہ نے اس حوالے سے اختلافی رائے دی ہے' جب وہ سکے کی شکل میں نہ ہو' وہ یہ کہتے ہیں: اگر سونے اور چاندی کا سکہ نہ ہو' تو اسے مالِ تجارت میں شمار کیا جائے گا' اسے نقدی میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے اس پر لباس اور لوہے (کی تجارت کی طرح) تجارت کے مال کی زکوٰۃ لازم ہوگی۔

تو جو شخص اس کی تجارت کرتا ہوگا' اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس کی زکوٰۃ دسویں حصے کا چوتھائی (یعنی چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی فیصد) ادا کرے۔

اس کی شرائط اور طریقہ کار کی تفصیل ذیلی حاشیے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

شوافع یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے چھ چیزیں شرط ہیں' پہلی شرط یہ ہے: وہ مال کسی چیز کے عوض میں' یعنی خریدنے کی وجہ سے حاصل ہوا ہو' لہٰذا اگر کوئی شخص تجارت کا مال خریدتا ہے تو خواہ اس نے وہ نقد لیا ہو یا اُدھار ہو' وہ سودا دست بدست ہوا ہو یا میعادی ہو' اس مال پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی' اس کا طریقہ آگے ذکر کیا جائے گا۔

لیکن اگر وہ مال کسی چیز کے عوض میں حاصل نہ ہوا ہو' جیسے کسی شخص کو وراثت میں مالِ تجارت مل گیا ہو' تو اب اس مال

زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب تک اسے تجارت کی غرض سے استعمال نہیں کیا جاتا۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: تجارت کرنے کی نیت مبادلہ یا مجلسِ عقد میں ہی کر لی گئی ہو۔ اگر اس وقت تجارت کی نیت نہیں کی گئی تھی تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ ہر تبادلے کے وقت الگ سے نیت کرنا شرط ہوگا' جب پورا رأس المال ادا کر دیا جائے تو سامانِ تجارت کو لیتے وقت نیت کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ اس مال کو پہلے ہی تجارت کا مال قرار دیا جا چکا ہے اور وہی کافی ہے۔

اس کے لیے تیسری شرط یہ ہے: اس مال کو روک لینے کا ارادہ ہوتا کہ اسے اپنے کام میں استعمال کیا جا سکے' اس کی تجارت کا ارادہ نہ ہو۔ اگر ایسا ارادہ ہوگا' تو سال کی مدت منقطع ہو جائے گی' اگر بعد میں تجارت کا ارادہ بن جاتا ہے تو اسے کاروبار میں لگانے کے ساتھ ہی نئے سرے سے تجارت کی نیت کرنی ہوگی۔

اس کے لیے چوتھی بات یہ شرط ہے' مال کا مالک بن جانے کے بعد اس پر ایک سال گزر جانا چاہیے' اگر ایک سال نہیں گزرتا ہے تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' تاہم اگر مال کی قیمت یعنی وہ قیمت جس سے اس مال کو خریدا گیا ہے' رائج الوقت نقدی کی شکل میں ہو اور اس کی مقدار نصاب کے برابر ہو یا نصاب سے کم ہو اور پھر بعد میں وہ شخص دوسرے مال کا بھی مالک بن جائے اور ان دونوں اموال کو ملا کر نصاب پورا ہو رہا ہو' تو اب ان دونوں صورتوں میں مالِ تجارت اور زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو جائے گی جبکہ اصل مال یعنی اس نقدی پر ایک سال گزر چکا ہو۔

اس کے لیے پانچویں شرط یہ ہے: اس سال کے دوران وہ تمام مالِ تجارت ایسی نقدی کی شکل میں منتقل نہ کیا گیا ہو جس سے مال کی قیمت لگائی جاتی ہے' جیسا کہ تجارت کے مال کی زکوٰۃ کے طریقے میں اس کا بیان آئے گا۔ اسی طرح اس کی مقدار نصاب سے کم بھی نہیں ہونی چاہیے۔ اگر تمام مال نقدی کی شکل میں آ جاتا ہے اور اس کی مقدار نصاب سے کم ہو جاتی ہے تو اب سال کا تسلسل ٹوٹ جائے گا۔

اب اگر وہ شخص اسی نقدی کے ذریعے پھر دوبارہ تجارت کا مال خریدتا ہے تو اس خریدنے کے وقت سے نئے سال کا آغاز ہوگا اور سابقہ وقت کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

لیکن اگر یہ صورتِ حال ہو کہ مالِ تجارت میں سے کچھ تو نقدی کی شکل میں آ گیا ہو جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے اور کچھ مال کی شکل میں باقی رہ گیا ہو یا سارے کا سارا مال نصاب کے برابر قیمت کی شکل میں نقد یا مال کے بدلے میں فروخت کر دیا گیا ہو یا نقدی کے عوض میں فروخت کر دیا گیا ہو لیکن سال کے آخر تک اس کی قیمت نہ لگائی گئی ہو جیسا کہ آگے اس کا ذکر کیا جائے گا' تو اس صورت میں مال کا اعتبار ختم نہیں ہوگا۔

اس کے لیے چھٹی شرط یہ ہے: مال کی قیمت سال کے آخر میں نصاب کے برابر پہنچ جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے: زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے سال کے آخری حصے کا اعتبار کیا جاتا ہے' پورے سال یا سال کے دونوں کناروں کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

اگر تجارت کا مال اس قسم کا ہو کہ اس کی زکوٰۃ ویسے ہی لازم ہو رہی ہو جیسے سائمہ جانور ہیں یا پھلوں کی زکوٰۃ ہے تو اس

صورت میں دیکھا جائے گا کہ اگر نصاب زکوٰۃ کے مال کے اعتبار سے اور قیمت کے اعتبار سے پورا ہو رہا ہے تو پھر اس کی زکوٰۃ جانوروں یا پھلوں کی زکوٰۃ کے اصول کے مطابق نکالی جائے گی' قیمت کے اعتبار سے ادا نہیں کی جائے گی۔

اگر صورتِ حال ایسی ہو کہ ان دونوں میں سے ایک کے حوالے سے نصاب پورا ہو رہا ہو' یعنی تجارت کے مال کی قیمت کے اعتبار سے یا مویشیوں اور پھلوں کی مقدار کے اعتبار سے تو اسی کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ تجارت کے مال کی زکوٰۃ کو اتنی ہی مرتبہ ادا کیا جائے گا جتنی مرتبہ اس پر سال گزر جاتا ہے' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے' ہر سال نصاب مکمل ہونا چاہیے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہوگا کہ جو مال خریدا گیا تھا' اسے سونے یا چاندی کی چیز کے عوض میں خریدا گیا تھا' اس کی قیمت کے اعتبار سے حساب لگایا جائے گا۔ اگر اسے نقدی کے عوض میں نہیں خریدا گیا تو اس نقدی کے حساب سے اس کی قیمت لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہو۔ اور جب سال مکمل ہونے پر اس کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا' تو اس وقت دو عادل ماہر لوگ اس کی قیمت لگائیں گے جو قیمت کے گواہ کی حیثیت رکھتے ہوں گے' اس کے لیے متعدد شواہد کا ہونا ضروری ہے۔ اب جو قیمت لگائی جائے گی اس کے چالیسویں حصے (یعنی اڑھائی فیصد) کی ادائیگی لازم ہوگی۔

احناف یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال میں زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے چند شرائط ہیں۔

ایک شرط یہ ہے: اس کی قیمت سونے یا چاندی کے حساب سے نصاب کو پورا کر رہی ہو' اور یہ اختیار ہے' سونے یا چاندی کے سکوں میں سے جس بھی سکے سے چاہے قیمت لگائی جائے۔

اگر دونوں طرح کے سکوں میں سے کسی ایک قسم کے سکوں کے حساب سے نصاب پورا نہ ہو رہا ہو اور دوسری قسم کے سکے کے حساب سے پورا ہو رہا ہو تو خاص طور پر اسی سکے کے حساب سے قیمت لگائی جائے گی جس سے نصاب پورا ہو رہا ہو۔ اور مال کی قیمت وہ لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہے۔

اگر اس مال کو کسی ایسی غیر آباد جگہ پر بھیجا جاتا ہے (جہاں پر قیمت رائج ہونے کا امکان نہیں ہوتا) تو اس علاقے کے قریب جو شہر ہے وہاں کی قیمت کے اعتبار سے اس کی مالیت کا اندازہ لگایا جائے گا۔

قیمت کا اندازہ لگاتے وقت ایک مال کی مالیت کو دوسرے مال کی مالیت کے ساتھ ملا دیا جائے گا' اگرچہ ان کی اقسام مختلف ہوں۔

اس کے لیے ایک بات یہ بھی شرط ہے' اس مال پر ایک سال گزر چکا ہو اور اس بارے میں سال کے دونوں سروں کا حساب رکھا جائے گا' لہٰذا اگر کوئی شخص سال کے آغاز میں نصاب کا مالک ہوا تھا اور درمیان میں وہ مال نصاب کی مقدار سے کم ہو گیا لیکن سال کے اختتام تک وہ دوبارہ نصاب کے برابر ہو گیا تو اب اس شخص پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ لیکن اگر سال کے آغاز میں یا سال کے اختتام پر مال کی مالیت نصاب سے کم رہی تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جیسا کہ زکوٰۃ کی شرائط میں یہ بات بیان کر کی گئی ہے۔

اسی طرح اگر مال کی قیمت سال کے آخر میں نصاب سے زیادہ ہو جاتی ہے تو اس اضافے کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے

اس کے لیے ایک یہ شرط بھی ہے' اس مال سے تجارت کی نیت کی گئی ہو اور نیت کے ساتھ عملی طور پر تجارتی کام کا آغاز بھی گیا ہو۔ اس لیے اگر کسی جانور کو ذاتی استعمال کے لیے خریدا گیا ہو اور پھر یہ ارادہ کر لیا گیا ہو کہ اس کی تجارت کی جائے تو ان تجارت شمار نہیں ہوگا' جب تک عملی طور پر اسے فروخت نہیں کیا جاتا یا کرائے پر دینے کا آغاز نہیں کیا جاتا۔
اگر کسی شخص کو نقدی کے علاوہ کوئی مالِ تجارت عطیے کے طور پر ملتا ہے یا کوئی شخص اس کے حق میں اس مالِ تجارت کی وصیت ہا ہے یا عطیے اور وصیت کے وقت اس مال سے تجارت کی نیت کی جاتی ہے تو اب یہ نیت تسلیم نہیں کی جائے گی جب تک عملی اس مال کے ذریعے کاروبار کا آغاز نہیں کیا جاتا۔
اگر کوئی شخص کسی تجارتی مال کو اسی طرح کے کسی دوسرے تجارتی مال کے ساتھ تبادلے کے طور پر لین دین کر لیتا ہے تو اب انحصار اصل مالِ تجارت پر ہوگا۔ اس تبادلے پر نیت منحصر نہیں ہوگی' اس لیے تبادلے کی صورت میں ملنے والا مال بھی مالِ ت ہی سمجھا جائے گا اور اس بارے میں بنیادی طور پر جو نیت کی گئی تھی' وہ کافی شمار ہوگی۔ تاہم اگر تبادلے کے وقت تجارت ت نہیں تھی تو اب وہ مال تجارت شمار نہیں ہوگا۔
اس کے لیے ایک یہ بھی شرط ہے' اس مال میں وہ صلاحیت موجود ہونی چاہیے کہ اس میں تجارت کی نیت کرنا درست ہو۔ لیے اگر کوئی شخص کوئی عشری زمین خرید لیتا ہے یا اس میں کاشت کرتا ہے یا کسی ایسی زمین میں تیار شدہ کھیت کو یا اس کی رکو خرید لیتا ہے تو اب اس زمین سے جو پیداوار ہوگی اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی' زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔
لیکن اگر کوئی شخص عشری زمین میں زراعت نہیں کرتا تو اب اس زمین کی قیمت پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ خراج والی کا یہ حکم نہیں ہے' کیونکہ اس پر خراج لازم ہوتا ہے خواہ اس میں زراعت نہ بھی کی گئی ہو۔
اگر کسی شخص کے پاس سامانِ تجارت کے طور پر جانور موجود ہوں اور ابھی سال نہ گزرا ہو' اس سے پہلے ہی وہ شخص ان وں سے تجارت کا ارادہ ترک کر دے اور ان جانوروں کو دودھ حاصل کرنے کے لیے یا نسل بڑھانے کے لیے استعمال ے یا اسی طرح کے کسی اور کام کے لیے استعمال کرے' جس کا ذکر ہم سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کے باب میں ذکر کر چکے ہیں یں جنگل میں چرنے کے لیے چھوڑ دے تو اب مالِ تجارت کے اعتبار سے سال کا حساب ختم ہو جائے گا اور سال کا حساب قت سے شروع ہوگا جب سے اس نے ان جانوروں کو سائمہ بنایا ہے' پھر جب سال پورا ہو جائے گا' تو اب ان کی زکوٰۃ جانوروں کی تعداد پر نکالی جائے گی۔ قیمت کے حوالے سے ادا نہیں کی جائے گی۔
اگر سونے اور چاندی کی تجارت ہو رہی ہو' تو اس کی زکوٰۃ نقدی کی زکوٰۃ کے طریقے کے مطابق ادا کی جائے گی۔
ان کی زکوٰۃ لازم ہونے کے لیے تجارت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس تجارت کا مال کئی سال تک پڑا ہے پھر اسکے بعد وہ اسے فروخت کر دیتا ہے تو اب اس پر ہر ایک سال کی ادائیگی لازم ہوگی' صرف ایک سال کی ادائیگی لازم ہوگی۔

فقہائے مالکیہ یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال میں مطلق طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی' خواہ سوداگر ذخیرہ اندوزی کر
والا ہو یا عام تجارت کرنے والا ہو۔

اس کی پوری تفصیل قرض کے مال کی زکوٰۃ کے احکام کے بارے میں ذکر کی جاچکی ہے۔

سامانِ تجارت کی زکوٰۃ کے حوالے سے پانچ شرائط ہیں اور اس کی ادائیگی کا مخصوص طریقہ ہے۔

اس کے لیے پہلی چیز یہ شرط ہے' سامانِ تجارت ایسی اشیاء پر مشتمل ہونا چاہیے جن کی زکوٰۃ میں اس چیز کو بعینہٖ ہی ادا
جاتا ہو جیسے کپڑا یا کتابوں کی تجارت ہے۔

اگر اس چیز کو بعینہٖ زکوٰۃ میں ادا کیا جاتا ہو جیسے سونا اور چاندی کے زیور ہیں یا اونٹ' گائے' بھیڑ' بکریاں ہیں تو ان کی ز
اسی طریقے کے مطابق واجب ہوگی جو جانوروں اور سونے چاندی وغیرہ کی زکوٰۃ کے بارے میں' ذکر کیا جاچکا ہے' لیکن اس
لیے یہ بات شرط ہے' ان کی تعداد نصاب کی مقدار کے برابر ہونی چاہیے۔

اگر وہ نصاب مکمل نہ ہو رہا ہو' تو ان کی زکوٰۃ دوسرے سامانِ تجارت کی طرح قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی لیکن
کے لیے بھی یہ بات شرط ہے' اس مال کو رائج الوقت طریقے کے مطابق تبادلے کے طور پر حاصل کیا گیا ہو' جیسے خرید کر یا
کے طور پر حاصل کیا گیا ہو' وہ ایسا مال نہیں ہونا چاہیے جو وراثت میں یا خلع لینے کے نتیجے میں یا ہبہ کرنے کی صورت میں یا
کرنے کی صورت میں حاصل ہوا ہو۔

لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک طریقے کے ذریعے مال کا مالک بن جاتا ہے اور پھر اس مال کے ذریعے تجار
ارادہ کر لیتا ہے اور اسے فروخت کر لیتا ہے تو اب اس کے نتیجے میں جو قیمت حاصل ہوئی' اگلے برس کا حساب اسی دن
لگایا جائے گا' جب اس نے اس قیمت کو وصول کیا تھا' اس مال کے مال ہونے کے دن سے اس کا حساب نہیں لگایا جائے گا
اگر اس مال کو فروخت نہ کیا گیا ہو' تو اب اس کی مالیت لگائی جائے گی اور نہ ہی اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اگر
ایسا مال ہو جو عام تجارت میں استعمال ہوتا ہو۔

اس کے لیے تیسری شرط یہ ہے: مالِ تجارت کو خریدنے کے وقت تجارت کا ارادہ ہو' خواہ یہ محض تجارت کا ارادہ ہو' خو
کے ذریعے مال حاصل کرنا یا خود نفع اُٹھانا بھی پیش نظر ہو۔ جیسے کوئی شخص تجارت کے لیے کوئی مکان خرید کر اسے کرائے پر
دیتا ہے یا یہ ارادہ کرتا ہے' اس میں کچھ عرصہ خود رہائش رکھے گا اور جب اس میں منافع محسوس ہوگا' تو اسے فروخت کر دے
ان تمام صورتوں میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی' جس کا طریقہ مال کی زکوٰۃ کے بیان میں آگے ذکر کیا جائے گا۔

لیکن اگر کوئی شخص کوئی مال خریدتا ہے اور اس سے سرمایہ حاصل کرنے کے لیے یا اسے کام میں لانے کے لیے رو
نیت کرتا ہے یا کوئی بھی نیت نہیں کرتا تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے چوتھی شرط یہ ہے: اس مالِ تجارت کو نقد ادائیگی کر کے یا کسی مالی معاوضے کے عوض میں حاصل کیا گیا
اس مال کے عوض میں کوئی ایسا سامان دیا گیا ہو جو ہبہ یا وراثت کی صورت میں ملا ہو' تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم

البتہ اگر اسے فروخت کر دیا جائے اور اس کی قیمت وصول کرنے کے بعد ایک سال گزر چکا ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو

اس کے لیے پانچویں شرط یہ ہے: وہ مال ذخیرہ شدہ ہونا چاہیے اور اسے سونے یا چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر
ت کے عوض میں فروخت کیا گیا ہو یا وہ عام لین دین والا مال ہو اور اس میں سے کسی بھی مقدار میں خواہ وہ مقدار ایک درہم ہو
کی قیمت کے عوض میں اسے فروخت کیا گیا ہو۔
اگر ذخیرہ شدہ مال کو پورے نصاب کی قیمت میں فروخت نہیں کیا گیا تھا یا عام لین دین کے مال کو سونے چاندی کی کسی بھی
دار کے عوض میں فروخت نہیں کیا گیا تھا تو اب زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی البتہ اگر ذخیرہ کرنے والے شخص کے پاس اتنا
ہو کہ جو وراثت میں ملے ہوئے مال کے ساتھ مل کر چاندی یا سونے کے نصاب کو مکمل کر رہا ہو تو سال گزر جانے کے بعد
ۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ اسی طرح اگر کان سے نکلنے والے مال کے ذریعے نصاب پورا ہو رہا ہو تو سال نہ بھی گزرا ہو تو زکوٰۃ
ادائیگی لازم ہو جائے گی۔
مال تجارت کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے: اگر وہ تاجر ذخیرہ اندوز ہے تو اس میں سے جتنا بھی اس نے سونے یا
ندی کے عوض میں فروخت کیا ہے اسے اپنے پاس موجود مال کے ساتھ ملا کر ایک سال کی زکوٰۃ نکالے گا (لیکن اس کے لیے
یہ بات شرط ہے وہ نصاب کی مقدار کے برابر ہو)۔
اس سے قطع نظر کہ وہ مال ذخیرہ کتنے ہی سال اس کے پاس رہا ہو۔
ان قرضوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جو مال تجارت کی فروخت سے واجب الوصول ہوں۔
البتہ جب وہ قرض وصول ہو جاتا ہے تو اب اس پر ایک سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔
اگر تجارت کا تمام مال ذخیرے والا نہیں ہے تو پورے مال کی قیمت کو ہر سال لگا کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی خواہ کساد بازاری
وجہ سے کئی سال تک وہ مال پڑا رہے اور اس مال کی جو قیمت ہے اسے اپنے پاس موجود نقدی کے ساتھ ملا کر ان کی اکٹھی
زکوٰۃ ادا کی جائے گی اسی طرح جو قرضے وصول کرنے ہیں اگر وہ نقدی کی صورت میں ہیں اور ان کی میعاد پوری ہو چکی ہے یا وہ
قرض جنہیں تازہ وصول کیا ہے ان دونوں صورتوں میں قرض کی وصولی مقروضوں سے متوقع ہوگی تو وہ سب اس گنتی میں شمار ہو
جائیں گے اور انہیں دوسری نقدی کے ساتھ شامل کر لیا جائے گا جو انسان کے پاس موجود ہے۔
اگر قرضہ مال تجارت کی شکل میں واجب الوصول ہے یا نقدی کی شکل میں طویل المیعاد قرض ہے اور اس کے وصول ہونے
کی توقع ہے تو اس مال کی مالیت کا اندازہ لگا کر جو قیمت بنتی ہے اسے سابقہ مال میں شامل کر لیا جائے گا اور پھر اس سب مال کی
زکوٰۃ ادا کر دی جائے گی۔ جس مال کو طویل المیعاد قرضے کے طور پر دیا گیا ہو اس کی مالیت کا اندازہ لگانے کا طریقہ یہ ہوگا
کہ جو رقم واجب الطلب ہوگی اسے موجودہ مال کے ساتھ موازنہ کیا جائے گا پھر جتنے مال کی وہ قیمت بنتی ہے اس مال کی قیمت کو
موجودہ سونے اور چاندی کے ساتھ حساب کیا جائے گا۔

جیسے کسی شخص نے دس پاؤنڈ وصول کرنے ہیں تو اب اس بات کا اندازہ لگایا جائے گا کہ اتنی رقم میں کتنا کپڑا خریدا جا
ہے اگر یہ پتہ چلتا ہے' اس سے پانچ تھان کپڑا خریدا جا سکتا ہے تو اب اس بات کو دیکھا جائے گا کہ وہ پانچ تھان موجودہ نقد
کے اعتبار سے کتنی قیمت میں فروخت ہوں گے۔

اگر ان کی قیمت آٹھ پاؤنڈ لگتی ہے تو یہ آٹھ پاؤنڈ ان دس پاؤنڈوں کے برابر تصور کیے جائیں گے جو طویل المیعاد قر
کے طور پر واجب الوصول ہیں۔ اب ان آٹھ پاؤنڈوں کو موجودہ نقدی اور دوسرے سامانِ تجارت کی قیمت میں شامل کر لیا جا
گا' اگر وہ سب مل کر نصاب کی مقدار کی قیمت کو پہنچ جاتے ہیں تو زکوٰۃ نکالی جائے گی ورنہ نہیں نکالی جائے گی۔

اگر وہ قرض ایسا ہو جس کی وصولیابی کی توقع نہ ہو' تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو گی لیکن اگر وہ رقم وصول ہو جاتی
تو وصول ہو جانے کے بعد صرف ایک سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو گی بالکل یہی حکم اُدھار مال کے قرض کا ہے۔ اس کی زکو
وصول ہو جانے کے بعد صرف ایک سال کی ادا کی جائے گی۔

جو مالِ تجارت ذخیرہ اندوزی والا نہ ہو' اس میں سال کا آغاز اس وقت سے مانا جائے گا جب کوئی شخص اس کی قیمت
مالک ہوتا ہے' جس سے اس نے مالِ تجارت خریدا تھا' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے' اس کی زکوٰۃ پہلے ادا نہ کی گئی ہو۔

اگر اس رقم پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو چکی ہو' تو اب اس کے مال کا آغاز اس وقت سے ہو گا جب وہ اس اصل کا مالک
تھا یا پھر اس وقت سے ہو گا جب اس کی زکوٰۃ نکال لی گئی۔ اس صورت میں جبکہ وہ نصاب سے کم ہو جیسا کہ یہ بات پہلے بیان
جا چکی ہے۔ اور بعض کے قول کے مطابق یہ حکم اس صورت میں ہو گا جب تجارت کے چلنے میں دیر ہوئی ہو۔

جہاں تک ذخیرہ شدہ مال کا تعلق ہے تو اس کے سال کا آغاز ایک قول کے مطابق اس وقت ہو گا جب اس نے اصل پر
قبضہ کیا ہو یا پھر اس وقت سے ہو گا جب اس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو' اس شرط پر کہ جب اسے ادا کیا جا چکا ہو' یہ بات یاد رکھیں کہ
مال عام حالات میں چل رہا ہو' اس میں اس چیز کی قیمت نہیں ہوتی جس میں تجارت کا مال رکھا جاتا ہے اور نہ ہی پیشہ ورانہ ا
کی قیمت لگائی جاتی ہے۔

اگر کوئی تاجر کچھ مال کو ذخیرے کی شکل میں رکھتا ہے اور کچھ مال کو تجارت کی شکل میں رکھتا ہے تو اس کی زکوٰۃ کے بار
میں تفصیلی احکام ہیں' جن کا خلاصہ آگے ذکر کیا جائے گا۔

اگر چالو مال اور ذخیرہ شدہ مال دونوں برابر ہوتے ہیں تو پہلی قسم کے مال کی زکوٰۃ چالو مال کے قاعدے کے اعتبار
کی جائے گی' یعنی ہر سال اس کی مالیت لگائی جائے گی اور دوسرے قسم کے مال کی زکوٰۃ کو ذخیرہ شدہ مال کی زکوٰۃ کے اصول
مطابق نکالا جائے گا' یعنی اس مال کی جس قدر بھی قیمت وصول ہوئی ہے' صرف ایک سال کی زکوٰۃ دی جائے گی۔

یہی حکم اس صورت میں ہو گا کہ جب چالو مال کم ہو اور ذخیرہ شدہ مال زیادہ ہو' تو دونوں کے لیے وہی حکم ہو گا جو پہلے ذ
کیا گیا ہے۔ یعنی چالو مال کی ہر سال قیمت لگائی جائے گی اور دوسرے قسم کے مال کی زکوٰۃ کے لیے اس کے فروخت ہو
قیمت کے وصول ہونے کا انتظار کیا جائے گا۔ اس کے برعکس اگر چالو مال زیادہ ہوتا ہے اور اس کے زیادہ ہونے کی وج

سارے مال کو چالو قرار دے کر سارے مال کی ہر سال قیمت لگائی جائے گی۔

یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ مال کی مالیت قائم کرنے کے لیے ایک ہی شخص کافی ہے' اس کے لیے متعدد افراد کا ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ شہادت سے متعلق مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک حکم ہے جس کے لیے حاکم کا متعدد ہونا شرط نہیں ہے۔

بعض فقہاء یہ کہتے ہیں: تجارت کے مال کی قیمت نصاب تک پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے دو چیزیں شرط ہیں' اس کے لیے پہلی شرط یہ ہے: کسی شخص کو مال پر اس کے عمل کے ذریعے یعنی خرید کر قبضہ حاصل ہوا ہو' اگر کسی ذاتی عمل کے نتیجے میں وہ مال حاصل نہیں ہوا' جیسے وراثت میں مل گیا ہو' تو اب اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: مال کا مالک ہونے کے وقت اس نے تجارت کی نیت کی ہو' یعنی اُس مال کے ذریعے کمائی کرنا مقصود ہونا چاہیے اور یہ بات ضروری ہے' اس کی نیت پورے سال تک برقرار رہے' اگر کوئی شخص کسی مال کو اپنے پاس رکھنے کے لیے خریدتا ہے اور پھر اس کے بعد اس مال کے ذریعے تجارت کا ارادہ کر لیتا ہے تو اب اس مال کو تجارت کا مال قرار نہیں دیا جائے گا۔ البتہ اگر وہ مال زیور ہو جسے ذاتی طور پر پہننے کے ارادے سے خریدا گیا ہو اور پھر بعد میں پہننے کی بجائے اس سے تجارت کا ارادہ کر لیا گیا ہو' تو اب اس ارادے کے ساتھ ہی وہ تجارت کا مال تصور کیا جائے گا۔

یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ تجارت کے مال کی مالیت سال گزرنے کے بعد لگائی جائے گی اور اس کی قیمت چاندی یا سونے کے حساب سے لگاتے وقت دونوں میں سے اس کو ترجیح دی جائے گی جس صورت میں غریب کو زیادہ فائدہ حاصل ہو رہا ہو۔

اس کے لیے یہ بات ضروری نہیں ہے' وہ قیمت شہر میں موجود رائج رقم کے مطابق لگائی جائے۔

مال کی قیمت کو سونے اور چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب تک پہنچ جانا چاہیے یا دونوں کو ملا کر نصاب پورا ہو جائے اور مال کی قیمت لگاتے وقت اس بات کا بھی خیال نہ رکھا جائے کہ کس قسم کی نقدی سے اور کتنی مقدار کے عوض میں اس مال کو خریدا گیا تھا' یعنی اگر مال کی قیمت لگانے کے وقت وہ قیمت خرید سے کم ہو رہا ہو یا زیادہ ہو رہا ہو' تو اس سے کچھ اثر نہیں پڑے گا' اس وقت جب سال گزرنے کے بعد اس کی مالیت معلوم کی جاتی ہے۔

اگر کوئی شخص سائمہ جانوروں کی تجارت کرتا ہے اور وہ جانوروں کے حساب سے نصاب کا مالک بن جاتا ہے اور اس پر ایک سال بھی گزر جاتا ہے تو یہاں سوم اور تجارت کی نیت دونوں باتیں پائی جا رہی ہیں' اس پر مالِ تجارت کے طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔ سائمہ جانور کے طور پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص نصف سال تک تجارتی سائمہ جانوروں کا مالک رہتا ہے' پھر تجارت کا ارادہ ترک کر دیتا ہے تو اب جانوروں کے طور پر ان کی ادائیگی کا وقت اس وقت سے شروع ہوگا جب یہ ارادہ ترک کیا گیا تھا۔ لہٰذا ان جانوروں کی زکوٰۃ تجارت ترک کرنے کی نیت کے بعد پورا ایک سال گزرنے کے بعد سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کے طور پر دی جائے گی۔

اگر کوئی شخص تجارت کی غرض سے زمین خرید کر اس پر زراعت کر لیتا ہے اور اس کی قیمت نصاب تک پہنچ جاتی ہے یا تجارت

کے لیے خریدی ہوئی زمین پر تجارتی بیج بو دیتا ہے تو ان سب کی قیمت کا اندازہ لگا کر زکوٰۃ کو ادا کیا جائے گا اور اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ قیمت نصاب کے برابر ہونی چاہیے[1]

1995- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ إِنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوا إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا كُرَاعًا وَرَقِيقًا وَإِنَّا نُحِبُّ أَنْ نُزَكِّيَهُ قَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِي وَلَا أَفْعَلُهُ حَتَّى أَسْتَشِيرَ فَشَاوَرَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالُوا حَسَنٌ .وَسَكَتَ عَلِيٌّ فَقَالَ أَلَا تَكَلَّمُ يَا أَبَا حَسَنٍ فَقَالَ قَدْ أَشَارُوا عَلَيْكَ وَهُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ تَكُنْ جِزْيَةً رَاتِبَةً يُؤْخَذُونَ بِهَا بَعْدَكَ .قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الرَّقِيقِ عَشَرَةَ الدَّرَاهِمِ وَرَزَقَهُمْ جَرِيبَيْنِ مِنْ بُرٍّ كُلَّ شَهْرٍ وَأَخَذَ مِنَ الْفَرَسِ عَشَرَةَ الدَّرَاهِمِ وَرَزَقَهُ عَشَرَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلَّ شَهْرٍ وَأَخَذَ مِنَ الْمَقَارِيفِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ وَرَزَقَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلَّ شَهْرٍ وَأَخَذَ مِنَ الْبَرَاذِينِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَرَزَقَهَا خَمْسَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلَّ شَهْرٍ .قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا جِزْيَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْطِيَاتِنَا زَمَانَ الْحَجَّاجِ وَمَا نُرْزَقُ عَلَيْهَا .قَالَ الشَّيْخُ الْمُقْرِفُ مِنَ الْخَيْلِ دُونَ الْجَوَادِ.

☆☆ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: مصر سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ زمین اور کچھ غلام ملے ہیں' ہم چاہتے ہیں' ان کی زکوٰۃ ادا کردیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو آقاؤں نے جو عمل نہیں کیا' میں بھی وہ اس وقت تک نہیں کروں گا' جب تک اس بارے میں مشورہ نہ لوں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اس بارے میں مشورہ لیا' تو ان سب نے اسے ٹھیک قرار دیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات کیوں نہیں کررہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: ان حضرات نے آپ کو جو مشورہ دیا ہے یہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ ایسا ٹیکس نہ ہو جو آپ کے بعد بھی انہیں ادا کرنا پڑے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کی طرف سے 10 درہم وصول کیے اور انہیں گندم کے دو جریب ماہانہ خوراک کی فراہمی لازم قرار دی۔ گھوڑے کی طرف سے 10 درہم وصول کیے۔ اور اسے جَو کے دس جریب ماہانہ خوراک کی فراہمی لازم قرار دی۔ عام گھوڑے کی طرف سے 8 درہم وصول کیے اور اسے 8 جریب جَو ماہانہ خوراک کی ادائیگی لازم قرار دی۔ خچر کی طرف سے 5 درہم وصول کیے اور اسے 5 جریب جَو ماہانہ خوراک کے طور پر دینا لازم قرار دیا۔

ابواسحاق نامی راوی کہتے ہیں: حجاج کے زمانے میں ہم سے یہ وصول کرلی جاتی تھی مگر ہمارے حصے کی ادائیگی نہیں کی جاتی تھی۔

شیخ (امام دارقطنی) فرماتے ہیں: ''مقرف'' وہ گھوڑا ہوتا ہے جو تیز رفتار گھوڑے سے کم رفتار ہی چلتا ہے۔

---

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمٰن الجزیری' کتاب الزکوٰۃ' باب زکاۃ عروض التجارۃ' 975/1

۱۹۹۵- اخرجه احمد (۱/ ۱۴) عن ابن مهدي عن سفيان عن ابي اسحاق' به- واخرجه ابن خزيمة (۲۲۹۰)' و الحاكم (۱/ ۴۰۰)' و البيهقي (۴/ ۱۱۸) من طريق محمد بن المثنى' عن ابن مهدي' حدثنا سفيان عن ابي اسحاق' به- و اخرجه زهير عن ابي اسحاق' به ايضاً- اخرجه احمد (۲۱۸)- و اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۶۸۸۷) عن معمر عن ابي اسحق' به بدون ذكر حارثة بن مضرب-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معلّٰی بن حسن بن طالب بن عبداللہ، ابوعبداللہ شونیزی، سمع محمد بن عبداللہ مخرمی، روی عنہ ابوحفص بن زیات۔ قال ابوقاسم ابندونی: لا باس بہ۔ وقال احمد بن شاذان: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۳/۳۱۰)۔

○ حارثہ بن مضرب- بتشدید راء مکسورۃ قبلھا معجمۃ- عبدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ غلط من نقل عن ابن مدینی انہ ترکہ۔ اخرجہ لہ بخاری فی ادب مفرد و اصحاب سنن۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۰۷۰)۔

1996- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالُوْا اِنَّا قَدْ اَصَبْنَا اَمْوَالاً خَيْلاً وَّرَقِيقًا نُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ لَنَا فِيْهَا زَكَاةٌ وَّطَهُوْرٌ فَقَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَاىَ قَبْلِىْ فَاَفْعَلُهُ فَاسْتَشَارَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ فَقَالَ هُوَ حَسَنٌ اِنْ لَمْ تَكُنْ جِزْيَةً يُؤْخَذُوْنَ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ رَاتِبَةً.

☆☆ حارثہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ اموال حاصل ہوئے ہیں جو گھوڑے ہیں اور غلام ہیں ہم یہ چاہتے ہیں ان میں سے بھی ہم سے زکوٰۃ وصول کی جائے تاکہ یہ پاک ہو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو آقاؤں نے جو کام نہیں کیا میں وہ کروں گا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے یہ مشورہ لیا' ان اصحاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے اگر اسے ایسا جزیہ قرار نہ دیا جائے جو آپ کے بعد بھی ان سے وصول کیا جاتا رہے۔

1997- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الْمِائَتَيْنِ زَكَاةٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تمہیں معاف کر دی ہے اور دوسو (درہم) سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

1998- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۹۹۶- اخرجه احمد (۱/ ۱٤) و ابن خزيمة (۲۲۹۰) و الحاكم (۱/ ٤۰۰) و البيهقي (٤/ ۱۱۸) من حديث ابن مهدي به- وابو اسحاق كان قد اختلط لكن سفيان سمع منه قبل اختلاطه- تنظر ترجمة ابي اسحاق من تهذيب الكمال (۲۲/ ۱۰۲-۱۱۳)-

۱۹۹۷- سبق تخريجه مع الكلام على اسناده-

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ اِلَّا اَنَّ فِي الرَّقِيقِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' البتہ غلام کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

1999- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غلام میں کوئی صدقہ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا' البتہ صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عراک بن مالک غفاری، کنانی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال عبدالملک کے عہد خلافت میں ہوا۔ اخرج لہ جماعۃ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۴۵۸۱)۔

2000- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ قَالَ لَا صَدَقَةَ عَلَى الرَّجُلِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ اِلَّا زَكَاةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کے گھوڑے اور اس کے غلام میں کسی قسم کے صدقے (یعنی زکوٰۃ) کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' البتہ غلام کی طرف سے صدقہ فطر وہ ادا کرے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین بن سعد، ابوجعفر مصری، روی عن ابن ابی مریم۔ قال ابن ابی حاتم: سمعت منہ بمصر لم احدث عنہ لما تکلموا فیہ۔ وقال ابن عدی: لہ مناکیر و یکتب حدیثہ، وھو کثیر حدیث عن حفاظ بحدیث مصر۔ جرح وتعدیل (۲/۷۵)، وکامل لابن عدی (۱/۱۹۸)۔

۱۹۹۸- اخرجہ البیہقی فی السنن (۴/۱۱۷) کتاب الزکاۃ من طریق المصنف' بہ- واخرجہ الطبرانی فی الاوسط (۶۲۶۶/ ط: الطحان) حدیث یزید بن موھب الرملی بامنادہ- و قال: (لم یرو ھذا الحدیث عن عبید اللہ بن عمر الا ابن ابی زائدۃ' تفرد بہ یزید) سیاتی من طریق عراک بن مالک فی الذی یلیہ-

۱۹۹۹- اخرجہ مسلم فی الزکاۃ (۲/۶۷۶) باب: لا زکاۃ علی المسلم فی عبدہ و فرسہ (۹۸۲)' و احمد (۲/۴۲۰)' و ابن خزیمۃ (۲۲۸۹) البیہقی (۴/۱۶۰) من طریق عبد اللہ بن وھب' بہ- و انظر الحدیث التالی-

۲۰۰۰- اخرجہ البیہقی فی سننہ (۴/۱۶۰) کتاب الزکاۃ' باب اخراج زکاۃ الفطر عن نفسہ وغیرہ من طریق المصنف' بہ- و اخرجہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ (۲۲۸۸) عن محمد بن سھل بن عسکر' حدثنا ابن ابی مریم بامنادہ- و انظر التالی-

2001- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَنِىْ مَكْحُوْلٌ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِىْ فَرَسِهٖ وَلَا فِىْ عَبْدِهٖ وَلَا فِىْ وَلِيْدَتِهٖ.

قَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمان شخص کے گھوڑے اور اس کے غلام اور اس کی کنیز میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2002- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ حَبِيْبُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ دَاوٗدَ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ خُبَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اِلٰى بَنِيْهِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَاْمُرُنَا بِرَقِيْقِ الرَّجُلِ اَوِ الْمَرْاَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تِلَادٌ لَهٗ وَهُمْ عَمَلَةٌ لَا يُرِيْدُ بَيْعَهُمْ فَكَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ لَّا نُخْرِجَ عَنْهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا وَّكَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ مِنَ الرَّقِيْقِ الَّذِىْ يُعَدُّ لِلْبَيْعِ.

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ (تحریر کیا):

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ سمرہ بن جندب کی جانب سے ان کے بیٹوں کے لیے ہے' تم سب کو سلام ہو! امابعد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمارے غلاموں کے بارے میں یہ حکم دیا تھا' وہ غلام جو آدمی کے کام کاج کے لیے استعمال ہوتے ہیں' آدمی نے انہیں فروخت نہیں کرنا ہوتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا' ہم ان میں سے کوئی زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ

۲۰۰۱- اخرجه احمد (۲ / ۲۷۹، ۴۳۲، ۴۷۷) و ابو داود في الزكاة (۲ / ۲۵۱، ۲۵۲) باب: صدقة الرقيق (۱۵۹۵) و النسائي في الزكاة (۵ / ۳۵) باب: زكاة الخيل من حديث مكحول به- و اخرجه سليمان بن يسار عن عراك بن مالك به- اخرجه مالك في الموطا (۱ / ۲۷۷) و عبد الرزاق (۶۸۷۸) و احمد (۲ / ۲۴۲) و ابن ابي شيبة في الزكاة (۳ / ۱۵۱) و البخاري في الزكاة (۱۴۶۴) باب: ليس على المسلم في فرسه صدقة و مسلم في الزكاة (۹۸۲) باب: لا زكاة على المسلم في عبده و فرسه و ابو داود في الزكاة (۱۵۹۵) باب: صدقة الرقيق و الترمذي في الزكاة (۶۲۸) باب: ما جاء ليس في الخيل و الرقيق صدقة و النسائي في الزكاة (۵ / ۳۵) باب: زكاة الخيل و ابن ماجه في الزكاة (۱۸۱۲) باب: صدقة الخيل و الرقيق- و اخرجه خيثم بن عراك عن ابيه به- اخرجه البخاري في الزكاة (۱۴۶۳) و مسلم فيرها (۹۸۲) و الطحاوي في المعاني (۲ / ۲۹) و البيهقي في الزكاة (۴ / ۱۱۷) باب: لا صدقة في الخيل-

۲۰۰۲- اخرجه ابو داود في سننه (۲ / ۹۵) كتاب الزكاة باب العروض اذا كانت للتجارة هل فيها من زكاة! الحديث (۱۵۶۲): حدثنا محمد بن داود بن سفيان قال: حدثنا يحيى بن حسان قال: حدثنا سليمان بن موسى ابو داود قال: حدثنا جعفر بن سعد به- قال الذهبي في (الميزان (۱ / ۴۰۷) (۱۵۰۴): (جعفر بن سعد بن سمرة عن ابيه و عنه سليمان بن موسى و غيره- له حديث في الزكاة عن ابن عم له- رده ابن حزم فقال: هما مجهولان- قلت: ابن عمه هو خبيب بن سليمان بن سمرة يجهل حاله عن ابيه- قال ابن القطان: ما من هولاء من يعرف حاله وقد جهد المحدثون فيهم جهدهم- و هو اسناد يروى به جملة احاديث قد ذكر البزار منها نحو المائة- و قال عبد الحق الازدي: خبيب ضعيف و ليس جعفر ممن يعتمد عليه)- قال الذهبي: (و بكل حال هذا اسناد مظلم لا ينهض بحكم)- اه-

جس غلام کو فروخت کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے اس کی زکوٰۃ ہم ادا کریں گے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن حسن بن داود بن محمد بن عبیداللہ، ابوقاسم قزاز، سمع ابا مسلم کجی، روی عنہ دارقطنی وابوحفص بن شاہی قال خطیب: سالت برقانی عن حبیب قزاز؟ فقال: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ مستورًا۔ تا بغداد (۸/۲۵۴)۔

○ مروان بن جعفر بن سعد بن سمرۃ، روی صحیفۃ سمرۃ وروی عن ابی بکر بن عیاش، روی عنہ ابوحاتم وابوزرعۃ، امام ابوحا فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ صالح حدیث۔ جرح وتعدیل (۸/۲۷۶) و''میزا اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۶/۳۹۶)۔

○ محمد بن ابراہیم بن خبیب، قال ابن ابی حاتم: روی عن جعفر بن سعد بن سمرۃ بن جندب، روی عنہ مروان بن جعفر سعد بن سمرۃ رسالۃ سمرۃ، سمعت ابی یقول ذلک۔ جرح وتعدیل (۷/۱۸۶) وانظر تاریخ کبیر للبخاری (۱/۲۶)۔

○ جعفر بن سعد بن سمرۃ، عن ابیہ، وعنہ سلیمان بن موسیٰ وغیرہ، قال حافظ فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی: یہ ق (مستند) نہیں ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۹۴۹)۔

○ خبیب- ابن سلیمان بن سمرۃ بن جندب ابوسلیمان کوفی، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ و ذھبی: تجھل حالہ عن ابیہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۷۱۰) ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین (۲/۱۳۵)۔

○ سلیمان بن سمرۃ بن جندب فزاری، قال فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی: علم حدیث کے ماہرین نے ا ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ابوداود۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملا التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۵۸۴)۔

19- باب فِيْ قَدْرِ الصَّدَقَةِ فِيْمَا اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ وَخَرْصِ الثِّمَارِ

باب 19: زمین سے ہونے والی پیداوار میں صدقے کی مقدار کیا ہوگی؟ نیز پھلوں کا اندازہ لگانا

2003- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النَّقَّاشِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسٰى الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِ

۲۰۰۳- اخرجه الطبراني في الاوسط (۲٤۱) عن احمد بن رشدين' حدثنا يحيى بن سليمان الجعفي باسناده- وقال: (لم يرو هذا الحديث منصور بن المعتمر الا صالح بن موسى)- اه- و قال الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۳/۷۰): (اخرجه الطبراني في الاوسط' و فيه صالح موسى الطلحي' و هو ضعيف)- اه- كذا في المجمع' و الصواب (صالح بن موسى)- قلت: و قد اعاده الطبراني في الاوسط (٥٨٩ محمد بن هشام المستملي عن عبد الله بن عمر بن ابان عن صالح بن موسى الطلحي' به- و اعاد قوله السابق هنا ايضا-

صَدَاقِ النِّسَاءِ اثْنَا عَشَرَ أُوقِيَّةً الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا ۔فَذٰلِكَ ثَمَانُونَ وَأَرْبَعُمِائَةٍ وَّجَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ وَّالْوُضُوْءِ رَطْلَيْنِ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ وَّجَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الْحِنْطَةُ وَالشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا فَذٰلِكَ ثَلَاثُمِائَةِ صَاعٍ بِهٰذَا الصَّاعِ الَّذِي جَرَتْ بِهِ السُّنَّةُ .لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مَّنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ صَالِحِ بْنِ مُوْسَى الطَّلْحِيِّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے مہر کے بارے میں یہ سنت مقرر کی تھی کہ وہ بارہ اوقیہ ہونا چاہیے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے' تو یہ کل چار سواسّی درہم ہو جائیں گے اور اللہ کے نبی نے یہ حد بھی مقرر کی ہے' غسل جنابت ایک صاع پانی کے ذریعے ہوگا اور وضو دو رطل پانی کے ذریعہ ہوگا' ایک صاع میں آٹھ رطل آتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت بھی قائم کی ہے' زمین سے جو پیداوار ہوتی ہے یعنی گندم' جَو' کشمش' کھجور جب یہ پانچ وسق ہو جائیں' ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے' تو یہ کل تین سو صاع ہوں گے جو اس صاع کے حساب سے ہوں گے جو سنت سے متعلق ہیں۔

اس روایت کو منصور کے حوالے سے صرف صالح بن موسیٰ نے نقل کیا ہے اور یہ شخص ضعیف الحدیث ہے۔

2004- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ الْبُنْدَارُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسَى عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا فَذٰلِكَ ثَلَاثُمِائَةِ صَاعٍ مِّنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَيْسَ فِيْمَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْخُضَرِ زَكَاةٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت مقرر کی ہے' پانچ وسق سے کم اناج پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے' تو یہ کل تین سو صاع ہو جائیں گے' جو گندم' جَو' کھجور' انگور کے ہوں گے' زمین سے جو سبزیاں پیدا ہوتی ہیں' ان میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وھب بن ھیثم بن خداش ابوبکر بندار، سمع احمد بن علی بربھاری، ومحمد بن اسحاق انصاری، وعلی بن احمد بن نضر، وغیرھم۔ روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے

۲۰۰۴- وقد تفرد به صالح' كما ذكر الطبراني في الاوسط' وسبق ذكر كلامه في الرواية السابقة- و صالح: هو ابن موسى بن اسحاق بن طلحة بن عبيد الله' الطلحي الكوفي- قال ابن معين: (ليس بثقة) و قال في موضع آخر: (لا يكتب حديثه) و في ثالث: (ليس بشيء)- و قال ابو حاتم: (منكر الحديث جدا' كثير المناكير عن الثقات) وقال: (ليس يعجبني حديثه)- اه- ينظر: تاريخ الدوري (۲۶۶/۲)-وقال البخاري: (منكر الحديث عن سهيل بن ابي صالح)- اه- و تركه النسائي وغيره' و لم يرضه احمد' و ضعفه غير واحد' و قال ابن حبان: (يروي عن الثقات ما لا يشبه حديث الاثبات حتى يشهد المستمع لها انها معمولة او مقلوبة- لايجوز الاحتجاج به)- اه- ينظر في ترجمته: المجروحين لا بن حبان (۳۶۹/۱)' و تهذيب الكمال (۱۳/۹۵-۹۸)' و تهذيب التهذيب (۴۰۴/۴)' و ديوان الضعفاء (۱۹۲۵)' و تقريب التهذيب (۳۶۳/۱)-

مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۶/۴)۔

2005- حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشِّيرَازِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ . وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ اوقیہ سے (چاندی) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبیداللہ بن موسیٰ بن اسحاق بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن یزید، ابواسود انصاری خطمی، حدث عن بشر بن الولید، قاف، ومحمد بن سعد عوفی، وجعفر بن محمد بن ابی عبداللہ شیرازی، وغیرھم۔ روی عنہ ابوحسن جراحی، وابوحسن دارقطنی وغیرھما۔ خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد (۳۵۳/۱۰)۔

2006- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ اَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا كَانَ بَعْلًا اَوْ سَيْلًا اَوْ عَثَرِيًّا فَفِي كُلِّ عَشَرَةٍ وَاحِدٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو (زمین) بعل' سیل عثری ہواس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔ (ترجمہ کرنا ہے)

۲۰۰۵- اخرجه مالك في الموطا في الزكاة (۱/ ۲۴۴، ۲۴۵) باب: ما تجب فيه الزكاة' عن عمرو بن يحيى بن عمارة المازني عن ابيه' به- و من طريق مالك اخرجه الشافعي في الزكاة كما في ترتيب المسند (۱/ ۲۳۱، ۲۳۲) باب: فيما يجب اخذه من رب المال من الزكاة' و ما لا يجب ان يوخذ' و البخاري في الزكاة (۳/ ۳۱۰) باب: زكاة الورق (۱۴۴۷)' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۲۰۸) باب: ما تجب فيه الزكاة (۱۵۵۸) و ابن خزيمة (۲۲۶۳) (۲۲۹۸)' و الطحاوي في المعاني (۲/ ۳۵)- و اخرجه شعبة عن عمرو بن يحيى' به- اخرجه احمد (۳/ ۴۴، ۴۵، ۷۹)- و اخرجه سفيان عن عمرو بن يحيى' به- اخرجه الشافعي في الزكاة (۱/ ۲۳۱، ۲۳۲)' و عبد الرزاق (۷۲۵۳)' و احمد (۳/ ۶)' و مسلم في الزكاة (۲/ ۶۷۴) حديث: (۹۷۹)' و النسائي في الزكاة (۵/ ۱۷) باب: زكاة الابل' و البيهقي في الزكاة (۴/ ۱۲۱) باب: النصاب في زكاة الثمار- و اخرجه محمد بن يحيى بن حبان عن يحيى بن عمارة' به- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۷۲۵۴)' و مسلم في اول الزكاة (۹۷۹)' و النسائي في الزكاة (۵/ ۳۷) باب: زكاة الرسل' و احمد في مسنده (۹۷۹)-

۲۰۰۶- اخرجه ابن حبان في الزكاة (۸/ ۸۱) باب: ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان هذا الخبر تفرد به يونس عن الزهري (۳۲۸۶) حديث ابراهيم بن المنذر الحزامي: حدثنا عبد الله بن نافع' به- و في اسناده: عاصم بن عمر' و هو عاصم بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب العمري' المدني ضعفه احمد و ابن معين -في رواية- ابو حاتم و غيرهم- و قال ابن معين في رواية: ليس بشيء و تركه النسائي في رواية' و قال في اخرى: ليس بثقة- و قال البخاري وغيره: منكر الحديث- ينظر في ترجمته: المجروحين لابن حبان (۲/ ۱۲۷)' و تهذيب الكمال للمزي (۱۲/ ۵۱۷، ۵۱۹)-

2007- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ وَمَا كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آسمان (یعنی بارش) نہر اور چشمے کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین میں اور جو زمین عثری (یعنی قدرتی طریقے سے سیراب ہوتی ہو) اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشر (یعنی پیداوار کے دسویں حصے کی ادائیگی) مقرر کی ہے اور جسے (مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر (یعنی بیسویں حصے کی ادائیگی) مقرر کی ہے۔

2008- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ فِي الْبَعْلِ وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرَ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ .

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعل (پانی کے قریب موجود درخت کے ذریعے زمین سیراب ہونے) آسمان، نہر، چشمے کے ذریعے سیراب ہونے والی (زمین کی پیداوار کے) دسویں حصے کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے اور جسے مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جاتا ہے اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2009-حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ الْبَعْلُ الَّذِيْ بَلَغَتْ اُصُوْلُهُ الْمَاءَ .

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ ربیع یہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، روایت میں استعمال ہونے والا لفظ ''البعل'' سے مراد یہ ہے: جس کی جڑیں پانی تک پہنچتی ہوں۔

2010- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

۲۰۰۷- اخرجه البخاري في الزكاة (۳/ ۳٤۷) باب: العشر فيما يسقى من ماء السماء و بالماء (۱٤۸۳) و ابو داود في الزكاة (۲/ ۲۵۲) باب: صدقة الزرع (۱۵۹٦) و الترمذي في الزكاة (۳/ ۷۵) باب: ما جاء في في الصدقة فيما يسقى بالانهار و غيرها (٦۳۵) و النسائي في الزكاة (۵/ ٤۱) باب: ما يوجب العشر و ما يوجب نصف العشر و ابن ماجه في الزكاة (۱/ ۵۸۱) باب: صدقة الزروع و الثمار (۱۸۱۷) و الطحاوي في الزكاة (۲/ ۳٦) باب: زكاة ما يخرج من الارض و البيهقي في الزكاة (٤/ ۱۳۰) باب: قدر الصدقة فيما اخرجت الارض كلهم من طريق ابن وهب به-

۲۰۰۸- اخرجه الطحاوي في الزكاة (۲/ ۳٦) باب: زكاة ما يخرج من الارض من طريق ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب به- و ابن لهيعة تقدم بيان ضعفه لكن سبق في الرواية السابقة من وجه آخر في الصحيح-

۲۰۰۹- اخرجه البيهقي في (المعرفة) في الزكاة (۳/ ۲۸٦) باب: قدر الصدقة فيما اخرجت الارض (۲۳۲۸/ ط: الكتب العلمية) من طريق الدارقطني به-وقال البيهقي هناك: (و فيما بلغني عن الزعفراني عن الشافعي انه قال: البعل: العثري- و النضح: الدلو تسقى به الابل و الرجال- و قال غير الشافعي في العثري: انه الذي يسقى بماء السماء- و قال بعضهم في البعل مثله- وقال آخرون مثل ما اخرجه الربيع و حكاية الربيع اشبه بما روينا في حديث ابن عمر: فانه فصل بينهما)- اه- و هو في الام (۲/ ۱٤۷)-

۲۰۱۰- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٤/ ۱۳٤-۱۳۵) باب: ما تسقي السماء (۷۲۳۵) و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا- و الرشاء: الحبل او حبل الدلو و نحوها: هكذا في (الوسيط) (رشا)-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس زمین کو بارش' نہر یا چشمے کے ذ
سیراب کیا جاتا ہو'اس میں عشر کی ادائیگی لازمی ہوگی اور جسے ڈول کے ذریعے سے (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب کیا جا
اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2011- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْ
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ
الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَّمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ مَّعَافِرَ وَهَمْدَانَ اِنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ صَدَقَةَ الْعَقَارِ عُشْرُ مَا
الْعَيْنُ وَسَقَتِ السَّمَاءُ وَعَلٰى مَا سَقَى الْغَرْبُ نِصْفُ الْعُشُورِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کو خط لکھا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث
عبد کلال اور یمن میں رہنے والے ان کے دیگر ساتھیوں کو یہ خط میں لکھا تھا جن کا تعلق معافر اور ہمدان سے تھا: اہل زمین (
پیداوار) کی زکوٰۃ لازم ہوگی جو چشمے کے ذریعے اور آسمانی پانی کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین میں سے دسویں ح
ادائیگی لازم ہوگی اور ڈول (یعنی مصنوعی طریقے سے) سیراب ہونے والی زمین (کی پیداوار میں سے) بیسویں حصے کی اد
لازم ہوگی۔

2012- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو
الْحَارِثِ حَدَّثَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ
سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِىَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

☆☆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی
یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جس زمین کو نہر یا چشمے کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو'اس میں دسویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی او
زمین کو سانیہ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہو اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

2013- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح
عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا

۲۰۱۱- اخرجه ابن ابي شيبة في الزكاة (۳/ ۱۴۵)' باب: ما قالوا فيهم يسقي سيحا و بالدوالي عن محمد بن بكر' به- واخرجه البيه
الزكاة (۴/ ۱۳۰) من وجه آخر عن محمد ابن بكر' به- و اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۴/ ۱۳۵-۱۳۶)' باب: ما تسقي السماء (۷۲۲۹)
جريج' به-

۲۰۱۲- اخرجه مسلم في الزكاة (۲/ ۶۷۵) باب: ما فيه العشر او نصف العشر (۹۸۱)' و النسائي في الزكاة (۵/ ۴۱' ۴۲)' باب: ما
العشر' و ما يوجب نصف العشر' و البيهقي في الزكاة (۴/ ۱۳۰) باب: قدر الصدقة فيما اخرجت الارض' من طريق ابن وهب به-

۲۰۱۳- اخرجه البيهقي في الزكاة (۴/ ۱۳۶) باب: ما يحرم على صاحب المال من ان يعطي الصدقة من شر ماله' من حديث علي
العزيز' ثنا سعيد بن سليمان' به- و قال: (وكذلك اخرجه محمد بن ابي حفصة عن الزهري)-قلت: رواية محمد بن ابي حفصة عن ال
به- اخرجها ابن ابي شيبة في الزكاة (۳/ ۲۲۶) باب: من كره ان يتصدق الرجل بشر ماله' عن ابي اسامة عن محمد بن ابي حفص
اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۶۰۷)' و ابن خزيمة في صحيحه (۲۳۱۳)' كلاهما عن محمد ابن يحيى عن سعيد بن سليمان به- و
الطبراني في الكبير (۵۵۶۷) (۶/ ۹۲) من حديث سعيد بن سليمان و جعفر بن محمد بن جعفر المدائني' كلاهما عن عباد بن العوام

الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَدَقَةٍ فَجَآءَ رَجُلٌ مِنْ هٰذَا السَّخْلِ بِكَبَائِسَ - قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الشِّيْصَ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ جَاءَ بِهٰذَا . وَكَانَ لَا يَجِيءُ اَحَدٌ بِشَيْءٍ اِلَّا نُسِبَ اِلَى الَّذِيْ جَاءَ بِهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ) قَالَ وَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ اَنْ يُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ .قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِيْنَةِ .وَقَالَ يُوْسُفُ اِلَّا نَسَبُوْهُ .

★★ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے بارے میں حکم دیا تو ایک شخص کچی کھجوریں لے آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون لے کر آیا ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) جو شخص جو بھی چیز لے کر آتا تھا وہ چیز اسی شخص کی طرف منسوب کی جاتی تھی جو اسے لے کر آتا تھا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کر دو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' زکوۃ میں جعرور اور لون الحبیق کو وصول کیا جائے۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: یہ مدینہ منورہ کی دو مخصوص قسم کی کھجوریں ہیں۔

روایت میں یوسف نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

2014- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2015- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ الْجُعْرُوْرِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ .قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَيَمَّمُوْنَ شَرَّ ثِمَارِهِمْ فَيُخْرِجُوْنَهَا فِي الصَّدَقَةِ فَنُهُوْا عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ وَنَزَلَتْ (وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ) .وَقَالَ يُوْسُفُ قَالَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ سُلَيْمَانُ قَالَ عَنْ اَبِيْهِ وَقَدْ كَانَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فِي الْمَجْلِسِ .وَصَلَهُ اَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيْرٍ وَّاَرْسَلَهُ عَنْهُ غَيْرُهُ.

★★ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی کھجوریں (زکوۃ کے طور پر ادا کرنے) سے منع کیا ہے: جعرور اور لون احبیق۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض لوگ جان بوجھ کر اپنے خراب پھل لے کر زکوۃ میں ادا کرتے تھے تو انہیں اس دو طرح کی

اخرجه البيهقي في الزكاة (٤/١٣٦): باب ما يحرم على صاحب المال من ان يعطي الصدقة من شر ماله' و الطبراني في الكبير (...) من حديث ابي الوليد الطيالسي' به- وقال البيهقي: (اسنده ابو الوليد' و ارسله مسلم بن ابراهيم و محمد بن كثير عن سليمان بن كثير)- اه-

کھجوروں کی ادائیگی سے منع کیا گیا' اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کردو''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' بعض نے اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض نے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2016- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى الْبِرْتِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَا... وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَيَمَّمُو... شَرَّ ثِمَارِهِمْ فَيُخْرِجُوْنَهَا فِى الصَّدَقَةِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ لَوْنَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَ... يَقُوْلاَ عَنْ اَبِيْهِ .اَرْسَلَهُ مُسْلِمٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض لوگ اپنے پھلوں میں سے خراب پھل زکوٰۃ میں ادا کر دیتے تھے تو... اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی کھجوریں زکوٰۃ کے طور پر لینے یا ادا کرنے سے منع کر دیا' پھر اس کے بعد انہوں نے حسب ... حدیث نقل کی ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن ازہر برتی بغدادی حنفی عابد، سمع ابانعیم، وقعنبی، ومحمد بن کثیر، وعدة۔ وحدث عنه ابومحمد بن صا... ابن مخلد، واسماعیل صفار وجماعة غیرھم۔ قال خطیب: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ثبتاً حجة، یذکر بال... وعبادة۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاح... تاریخ بغداد (۵/۶۱) وسیر اعلام النبلاء (۱۳/۴۰۷)۔

○ عبد جلیل بن حمید تحصبی، ابو مالک مصری، لا باس بہ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ن... ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت۳۷۷۰)۔

2017- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ... بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْجَلِيْلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصُبِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْ... حُنَيْفٍ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِىْ قَالَ اللّٰهُ (وَلاَتَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ) قَالَ هُوَ الْجُعْرُوْرُ وَلَوْنُ ابْنِ حُبَيْقٍ... رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّقْبَلَهُمَا فِى الصَّدَقَةِ .

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

۲۰۱۶- هكذا قال مسلم و ابن كثير عن سليمان' و سبق مسندًا من رواية ابو الوليد الطيالسي عن سليمان' به-

۲۰۱۷- اخرجه النسائي في الزكاة (۵/۴۲) باب: قوله عزوجل: (ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون)' و الطبراني في الكبير (... ابن جرير الطبري في تفسيره (۵/۵۶۱) رقم (۶۱۴۳) من حديث ابن وهب به-

''اور تم اس میں سے گھٹیا چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد جعرور اور لون بن حبیق ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ میں انہیں وصول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

2018- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِى إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأُمَامِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِىُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَمَرَنِى رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ أَخْرُصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ خَرْصَ النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا

خَالَفَهُ الْوَاقِدِىُّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَزَادَ فِى الْإِسْنَادِ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ .

☆☆ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا تھا' میں ثقیف قبیلے کے انگور کے درختوں کا اندازہ لگاؤں کہ ان کے درختوں پر کتنا پھل لگا ہوا ہے' پھر ان کی زکوٰۃ انگوروں کی شکل میں ادا کر دی جائے گی' جس طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں ادا کر دی جاتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2019- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِىِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ.

قَالَ الْوَاقِدِىُّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَخْرُصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ كَخَرْصِ النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا .

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ' حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا

۲۰۱۸- ھکذا اخرجه عبد الرحمن بن عبد العزیز الامامی عن الزهری عن سعید عن عتاب ابن اسید- و عبد الرحمن و ثقه یعقوب بن شیبة و ابن سعد- و ذکره ابن حبان فی الثقات' لکن جرحه ابن معین- وقال ابو حاتم: شیخ مضطرب الحدیث- و قال الازدی: لیس بالقوی عندهم- ینظر: تهذیب التهذیب، (۲۲۰/۶)-قال ابن حجر فی (التلخیص) (۱۸۱/۲): (و مداره علی سعید بن المسیب عن عتاب- قال ابو داؤد: لم یسمع منه- و قال ابن قانع: لم یدرکه- و قال المنذری: انقطاعه ظاهر: لان مولد سعید فی خلافة عمر' و مات عتاب یوم مات ابو بکر' سبقه الی ذلک ابن عبد البر- وقال ابن السکن: لم یرو عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من وجه غیر هذا)- اه- و سیاتی بقیة الکلام علی الحدیث فی الروایات الآتیة عقب هذه الروایة-

۲۰۱۹- هکذا اخرجه الواقدی عن محمد بن مسلم عن الزهری عن سعید عن عتاب: کذا قال الواقدی فی روایة احمد بن الخلیل عنه' ووافقه علی هذه الروایة جماعة منهم: عبد الرحمن بن عبد العزیز فی روایة اسحاق بن محمد عنه' و هی الروایة السابقة' و منهم ایضاً : عبد الرحمن بن اسحاق عن الزهری و هی الروایة الآتیة عقب هذه- و تابعهم محمد بن صالح التمار' و ستاتی روایته هذه عن الزهری-لکن اخرجه سواه- عن عبد الرحمن بن عبد العزیز عن الزهری عن سعید عن المسور بن مخرمة عن عتاب' به' فزاد فیه: (المسور بن مخرمة) و تفرد بهذه الزیادة' و الواقدی متروک علی کل حال کما سبق- و لا تصح هذه الزیادة: لامور' منها: ضعف الواقدی' و تفرده بها لدون سائر رواة الحدیث' و منها مخالفته لروایة اسحاق بن محمد السابقة عن عبد الرحمن بن عبد العزیز باسناده دون ذکر المسور فی اسناده' و قد صوب ابو حاتم و ابو زرعة الارسال فی هذا الحدیث' کما سیاتی-

تھا' ثقیف قبیلے کے انگور کے درختوں کا اسی طرح اندازہ لگایا جائے جس طرح کھجور کے درختوں (پر لگے ہوئے پھل) کا اندازہ لگایا جاتا ہے' پھر ان سے انگور کی زکوٰۃ لی جائے' جس طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں وصول کر لی جاتی ہے۔

2020- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ وَاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ ح.

وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّفَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ كِيْلَجَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِخَرْصِ الْعِنَبِ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ فَتُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤْخَذُ صَدَقَةُ النَّخْلِ تَمْرًا .تَابَعَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ .وَرَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عتاب بن اُسید سے منقول ہے۔

حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کا اندازہ لگانے کا حکم دیا تھا' جس طرح کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور ان کی زکوٰۃ کو منقّی کی شکل میں وصول کر لیا گیا جس طرح کھجور کے درختوں کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں وصول کر لی جاتی ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

2021- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمِصْرِيِّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِيْ زَكَاةِ الْكَرْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكَاتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكَاةُ النَّخْلِ

۲۰۲۰- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۲) باب: في خرص العنب (۱۶۰۳)' والنسائي في الزكاة (۵/ ۱۱۰) باب: شراء الصدقة' و ابن خزيمة في الزكاة (۴/ ۴۱)' باب: السنة في خرص العنب: لتوخذ زكاته زبيبًا: كما توخذ زكاة النخل تمرا: و البيهقي في الزكاة (۴/ ۱۲۲)' كلهم من رواية عبد الرحمن بن اسحاق' به-قال ابو زرعة: (ولا اعلم احدا تابع عبد الرحمن بن اسحاق في هذه الرواية)- اه- و سياتي نص كلام كلاملاً- و عبد الرحمن تابعه جماعة' كما سبق' و سياتي ايضا-

۲۰۲۱- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۸۸۳۷' ۹۰۱۹/ ط: الحرمين) عن شيخه' مقدام' باسناده- و قال: (لم يرو هذا الحديث عن الزهري الا محمد بن صالح التمار)- اه-واخرجه الحاكم في المستدرك (۳/ ۵۹۵) في معرفة الصحابة' في ذكر عتاب بن اسيد الاموي' من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم' ثنا خالد بن نزار الايلي......به- ولم يتكلم عليه الحاكم' و لم يرد في (تلخيص) الذهبي للمستدرك واخرجه الشافعي في الام (۲/ ۳۱) باب: (كيف توخذ زكاة النخل و العنب)' عن عبد الله بن نافع عن محمد بن صالح التمار' به- و من طريق الشافعي اخرجه ابن خزيمة في الزكاة (۴/ ۴۱) باب: السنة في خرص العنب' لتوخذ زكاته...... (۲۳۱۶)' و البيهقي في الكبرى (۴/ ۱۲۲)' و في المعرفة (۶/ ۱۰۸-۱۰۹) باب: كيف توخذ زكاة النخل' و العنب-واخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۲) باب: في خرص العنب (۱۶۰۴)' و الترمذي في الزكاة (۲/ ۲۷) باب ما جاء في الخرص (۶۴۴)' و ابن ماجه في الزكاة (۱۸۱۹) باب: في خرص النخل و العنب' من طريق عبد الله بن نافع' به-وقال الترمذي: (حديث حسن غريب- و قد روى ابن جريج هذا الحديث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة- و سالت محمدا عن هذا الحديث؟ فقال: حديث ابن جريج غير محفوظ- و حديث ابن المسيب عن عتاب بن اسيد اثبت واصح)- اه-

تمرًا .تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

★★ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس کا اسی طرح اندازہ لگایا جائے گا جس طرح کھجور کے درخت (پر لگی ہوئی کھجوروں) کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور پھر اس کی زکوٰۃ کشمش (یا منقّی) کی شکل میں ادا کر دی جائے گی' جس طرح کھجور کے درخت کی زکوٰۃ کھجور کی شکل میں ادا کر دی جاتی ہے۔

ایک اور راوی نے اس کی متابعت کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خالد بن نزار غسانی، ایلی- علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ء، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرجہ لہ ابوداود ونسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۹۲)۔

2022- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ .وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْمُزَنِيُّ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِيْ زَكَاةِ الْكَرْمِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

★★ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکوٰۃ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے۔

2023- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ قَالَا

۲۰۲۲- اخرجه الشافعي في الام (۲/۳۱) باب: كيف توخذ زكاة النخل و العنب؛ به- و من طريق الشافعي اخرجه ابن خزيمة في الزكاة (۴/۴۱) باب: السنة في خرص العنب: لتوخذ زكاته..... (۲۳۱۶)' و البيهقي في الكبرى (۴/۱۲۲)' و في (المعرفة) (۶/۱۰۸-۱۰۹) باب: كيف توخذ زكاة النخل و العنب؛- قال الشافعي: (و احسب امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بخرص النخل و العنب: لشيئين: احدهما: ان ليس لاهله منع الصدقة منه' و انهم مالكون لتسعة اعشاره' و عشره لاهل السهمان- و كثير من منفعة اهله به انما تكون اذا كان رطبًا و عنبًا؛ لانه اغلى ثمنًا منه: تمرًا او زبيبًا' فلو منعوه تمرًا او زبيبًا: ليوخذ عشره اضر بهم' ولو ترك خرصه ضيع حق اهل السهمان فيه: فانه يوخذ ولا يحصى: فخرص- و الله اعلم- وخلى بينهم و بينه: للرفق بهم' و الاحتياط لاهل السهمان)- اه-

۲۰۲۳- هكذا اخرجه الدارقطني هنا من رواية الزبير بن بكار عن عبد الله بن نافع' وسبق من غير وجه عن عبد الله' كماسبق ذكر رواياته عن الزهري ايضا- قال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/۲۱۳) (۶۱۷): (سالت ابي و ابا زرعة عن حديث اخرجه عبد الله بن نافع الصائغ عن محمد بن صالح التمار عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن اسيد: ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يخرص العنب كما يخرص التمر؛ فقالا: هذا خطا اخرجه عبد الرحمن بن اسحاق عن الزهري عن سعيد: ان النبي صلى الله عليه وسلم امر عتاب بن اسيد- واخرجه يونس بن يزيد فقال: عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم امر عتاب بن اسيد' و لم يذكر سعيد بن المسيب- قال ابو زرعة: الصحيح عندي: عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم ..... ولا اعلم احدًا تابع عبد الرحمن بن اسحاق في هذه الرواية- قال ابي: الصحيح عندي- و الله اعلم-: عن الزهري عن سعيد بن المسيب قال: كان يخرص العنب كما يخرص التمر: كذا اخرجه بعض اصحاب الزهري)- اه-قلت: اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۴/۱۲۲) باب: الخرص (۷۲۰۳) عن ابن جريج عن ابن شهاب مرسلاً في قصة الخرص لاهل خيبر' لكن اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۱۲۳) من طريق حجاج عن ابن جريج' قال: اخبرت عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة' به- و الظاهر ان الارسال عن سعيد هو الصحيح- كما قال ابو حاتم- فقد اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۴/۱۲۵) باب: الخرص (۷۲۰۸)

حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ كُرُومَهُمْ وَثِمَارَهُمْ

☆☆ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو ان لوگوں کے پاس بھیجتے تھے جو ان کی انگوروں اور پھلوں کی پیداوار کا اندازہ لگالیتا تھا (اور اسی حساب سے زکوٰۃ وصول کی جاتی تھی)۔

2024- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ اَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ زَبِيبًا كَمَا يُخْرَصُ التَّمْرُ .

☆☆ حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا کہ انگور کے درخت کی پیداوار کا حساب لگا کر انگور کی شکل میں زکوٰۃ وصول کر لی جائے جس طرح کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے (یا اندازہ لگا کر کھجور وصول کی جاتی ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق بن محمد بن عبدالرحمٰن مسیبی، من ولد میتب بن عابد مخزومی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۷۶۰)۔

2025- قُرِئَ عَلَى ابْنِ مَنِيعٍ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ عَلَى رَسُولِهِ فَاَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اَنْتُمْ اَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَيَّ قَتَلْتُمْ اَنْبِيَاءَ اللّٰهِ وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ يَحْمِلُنِي بُغْضِي اِيَّاكُمْ اَنْ اَحِيفَ عَلَيْكُمْ قَدْ خَرَصْتُ عِشْرِينَ اَلْفَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَاِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَاِنْ اَبَيْتُمْ فَلِي . قَالُوا بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ قَدْ اَخَذْنَاهَا . قَالَ فَاخْرُجُوا عَنَّا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا علاقہ اپنے رسول کو مالِ فئے کے طور پر عطاء کیا' تو اللہ کے رسول نے ان (یہودیوں) کو وہیں رہنے دیا اور یہ معاہدہ کیا کہ وہاں کی پیداوار اُن یہودیوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (برابر کی بنیاد پر تقسیم ہوگی)' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا' انہوں نے وہاں کی پیداوار کا اندازہ

۲۰۲٤- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/۱۱۲-۱۱۳) باب: في خرص العنب (۱٦۰٤)' عن محمد بن اسحاق المسيبي' به-

۲۰۲۵- اخرجه البيهقي في سننه (۱۲۳/٤) كتاب الزكاة' باب خرص التمر...... اخبرنا ابو بكر بن الحارث' انبا ابو محمد بن حيان الاصبهاني: انبا ابو يعلى' ثنا ابو خيثمة...... فذكر الحديث-واخرجه الطحاوي في (شرح المعاني) (۳۱۷/۱) في الزكاة من حديث ابراهيم بن طهمان' به-واخرجه ابن ابي شيبة (٤۹/٤) في الزكاة' عن محمد بن بكر' و عبد الرزاق في الزكاة (۱۲٤/٤) باب: الخرص (۷۲۰۵)' كلاهما- محمد بن بكر و عبد الرزاق- عن ابن جريج' اخبرني ابو الزبير...... بنحوه مختصرًا-

یااور پھر فرمایا: اے یہودیو! تم میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ناپسندیدہ ترین مخلوق ہو تم نے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو قتل کیا' تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی' لیکن تمہارے بارے میں میری ناپسندیدگی مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کرے گی کہ میں تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کروں' میں نے یہ اندازہ لگایا ہے' یہ کھجور کی پیداوار بیس ہزار وسق ہے' اگر تم چاہو تو اس حساب سے تمہیں مل جائے گا اور اگر تم نہیں مانتے تو میں اتنا وصول کروں گا' تو انہوں نے کہا: اسی (انصاف اور عدل پروری) کی وجہ سے آسمان اور زمین قائم ہیں' ہم اس حساب سے وصولی کر لیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اتنی پیداوار مجھے نکال کر دے دو (یعنی ادائیگی کر دو)۔

2026- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ اَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ زَبِيبًا كَمَا يُخْرَصُ التَّمْرُ .

حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا کہ انگور کے درخت کی پیداوار کا حساب لگا کر انگور کی شکل میں زکوٰۃ وصول کر لی جائے جس طرح کھجور کا اندازہ لگایا جاتا ہے (یا اندازہ لگا کر کھجور وصول کی جاتی ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن صقر بن نصر بن موسیٰ ابوعباس سکری، سمع ابراہیم بن منذر حزامی، روی عنہ جعفر خلدی و ابوحفص زیات۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وامام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ تاریخ بغداد (۹/۴۸۲)۔

2027- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَاْنَ خَيْبَرَ- قَالَتْ- وَكَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ اِلَى الْيَهُوْدِ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ تَطِيبُ اَوَّلُ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْهَا ثُمَّ يُخَيِّرُ يَهُوْدَ يَاْخُذُوْنَهَا بِذٰلِكَ الْخَرْصِ اَوْ يَدْفَعُوْنَهَا اِلَيْهِمْ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ وَاِنَّمَا كَانَ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ اَنْ

۲۰۲۶- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۲ -۱۱۳) باب: في خرص العنب (۱٦۰٤) عن محمد بن اسحاق المسيبي به-

۲۰۲۷- اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٤/ ۱۲۹) باب: متى يخرص او اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۳) باب: متى يخرص التمر (۱٦۰٦) عن يحيى بن معين' ثنا حجاج عن ابن جريج' قال: اخبرت عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة' به- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/ ۱۸۲): (واعلّه بجهالة الواسطة' وقد اخرجه عبد الرزاق عن ابن جريج عن الزهري' ولم يذكروا سطة' وهو مدلس - و ذكر الدارقطني الاختلاف فيه' فقال: فاخرجه صالح بن ابي الاخضر عن الزهري عن ابن المسيب عن ابي هريرة' و ارسله معمر و مالك و عقيل لم يذكروا ابا هريرة- و اخرجه ابو داود في طريق ابن جريج' اخبرني ابو الزبير انه سمع جابرا يقول: خرصها ابن رواحة اربعين الف وسق)- اه- قلت: و اخرجه عبد الرزاق في الزكاة (٤/ ۱۳۳) باب: الخرص (۷۲۰۳) عن ابن جريج عن ابن شهاب..... فذكره مطولاً من مراسيل ابن شهاب الزهري-

تُؤْكَلَ الثِّمَارُ وَتُفَرَّقَ .رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ اَبِی الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ .وَاَرْسَلَهُ مَالِكٌ وَّمَعْمَرٌ وَّعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرْسَلاً.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ خیبر کے بارے میں ذکر کر رہی تھیں' انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کی طرف بھیجا' جب پھل تیار ہوگیا' تو انہوں نے کھجوروں کے درختوں کی پیداوار کا اندازہ لگایا' پھر انہوں نے یہودیوں کو اختیار دیا کہ وہ اس اندازے کے حساب سے وصولی کرلیں یا اس اندازے کے حساب سے انہیں ادائیگی کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگانے کا حکم دیا تھا تاکہ زکوٰۃ کی گنتی پھل کے تیار ہونے سے پہلے کرلی جائے اور اسے الگ کر دیا جائے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام مالک نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2028- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2029- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَهُ خَارِصًا فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا حَثْمَةَ قَدْ زَادَ عَلَيَّ فِي الْخَرْصِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ ابْنَ عَمِّكَ يَزْعُمُ اَنَّكَ زِدْتَ عَلَيْهِ فِي الْخَرْصِ .فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ تَرَكْتُ لَهُ قَدْرَ خُرْفَةِ اَهْلِهِ وَمَا يُطْعِمُ الْمَسَاكِينَ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ زَادَكَ ابْنُ عَمِّكَ وَاَنْصَفَ .

☆☆ حضرت سہل بن حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اندازہ لگانے کے لیے بھیجا' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوحثمہ نے اندازہ لگاتے ہوئے ہماری طرف زیادہ ادائیگی

۲۰۲۸- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۲) باب: متى يخرص التمر (۱۶۰۶) عن يحيى ابن معين' باسناده-

۲۰۲۹- اخرجه البخاري في (التاريخ الكبير) (۹۷/٤) (۲۰۹۱) في ترجمة (سهل ابن ابي حثمة الانصاري المدني الحارثي)' عن ابراهيم بن المنذر' نا محمد بن صدقة ... به-و اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۹۱۵۰/ط: الحرمين) عن حميد بن مسعدة' ثنا ابراهيم بن المنذر' ثنا محمد بن صدقة ... به- و قال الطبراني: (لا يروى هذا الحديث عن سهل بن ابي حثمة الا بهذا الاسناد' تفرد به: ابراهيم بن المنذر) - و قد ورد الحديث عن سهل بن ابي حثمة مرفوعاً بلفظ: (اذا خرصتم فخذوا و دعوا الثلث' فان لم يدعوا او تجدوا الثلث فدعوا الربع)- و بهذا اللفظ اخرجه شعبة عن خبيب بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن مسعود قال: جاء نا سهل بن ابي حثمة الى مجلسنا' قال: امرنا رسول الله ... فذكره-اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۳) باب: في الخرص (۱۶۰۵)' و الترمذي في الزكاة (۲/ ۲۵) باب: ما جاء في الخرص (٦٤٢)' و النسائي في الزكاة (٥/ ٤٢) باب: كم يترك الخارص' و ابن خزيمة في صحيحه (۲۳۱۹) (۲۳۲۰)' و الحاكم في المستدرك (۱/ ٤٠٢) و صححه من حديث شعبة' به-

لازم کر دی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا اور فرمایا: تمہارے چچازاد کا یہ کہنا ہے تم نے اندازہ لگانے میں اس پر زیادہ ادائیگی لازم کر دی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کے لیے اتنی کھجوریں زیادہ چھوڑی ہیں یہ اپنے گھر والوں کو بھی کھلا سکے اور مسکینوں کو بھی کھلا سکے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے چچازاد نے تمہیں زیادہ چھوٹ دی ہے اور انصاف سے کام لیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن شبیب، ابو سعید ربعی، قال ذھبی: اخباری علامۃ، لکنہ واہ۔ قال ابو احمد حاکم: ذاھب حدیث یروی عن اصحاب مالک۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: یقلب اخبار ویسرقہا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۱۱۸/۴) ومغنی (۳۴۲/۱)۔

20-باب الْحَثِّ عَلٰى اِخْرَاجِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ قِسْمَتِهَا.

باب 20: صدقہ دینے کی ترغیب اور اس کی تقسیم کا طریقہ

2030- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْاَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَلَيْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تُفْرِدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِيْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْءُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری راہنمائی کریں جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کلام مختصر کرو تو مانگنے سے گریز کرو غلام کو آزاد کرو گردن کو چھڑا دو (غلام یا کنیز کو آزاد کر دو) اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! جان کو آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے: تم اسے آزاد کر دو اور گردن کو چھڑانے کا مطلب یہ ہے: تم اس کی قیمت کی ادائیگی میں اس کی مدد کرو زیادہ دودھ دینے والی (اونٹنی یا بکری کو) کسی معاوضے کے بغیر دے دو اور زیادتی کرنے والے رشتہ دار کے ساتھ تعلق برقرار رکھو اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو اپنی زبان سے صرف بھلائی کی بات کہو۔

۲۰۳۰- اخرجه احمد في مسنده (٤/٢٩٩) و الطيالسي في (المسند) (٧٣٩) و الحاكم في المستدرك (٢/٢١٧) و البيهقي في الكبرى (١٠/٢٧٢، ٢٧٣) من حديث عيسى بن عبد الرحمن به- و قال الهيثمي في (مجمع الزوائد) (٤/٢٤٠) بعد عزوه لاحمد: (ورجاله ثقات)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن عوسجہ ہمدانی کوفی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قتل بالزاویۃ مع ابن اشعث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۹۹۷)۔

2031- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيَّ يَقُوْلُ جَاءَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَسَاَلَهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَنَا حَاضِرٌ اَوْ قَالَ جَاءَنِىْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَسَاَلَنِىْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

☆☆ ابواحمد زبیری کہتے ہیں: سفیان ثوری تشریف لائے تو انہوں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں۔ سفیان ثوری میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔

2032- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا وَزَادَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: بھوکے کو کھانا کھلاؤ' پیاسے کو پلاؤ' نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے منع کرو۔

2033- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَغَوِىُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ تَاْتِىْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِىْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَا تُحْجَبُ. وَقَالَ يَعْقُوْبُ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا:

۲۰۳۲- و لهذه الزيادة المذكورة وردت- ايضاً في رواية ابي احمد الزبيري و يحيى بن آدم' كلاهما عن عيسى بن عبد الرحمن' بها' كما عند احمد في (المسند) (۲۹۹/٤)-

۲۰۳۳- اخرجه البخاري في الزكاة (۲٦١/۳) باب: و جوب الزكاة (۱۳۹۵)' و مسلم في الايمان (٥٠/١) باب: الدعاء الى الشهادتين و شرائع الاسلام (۱۹)' و ابو داود في الزكاة (۱۰۷/۲) باب في زكاة السائمة (۱٥٨٤)' و الترمذي في الزكاة (٦٩/۲) باب: ما جاء في كراهية اخذ خيار المال في الصدقة (٦۲۱)' و النسائي في الزكاة (٥/۲) باب: و جوب الزكاة' و ابن ماجه في الزكاة (٥٦٨/١) باب فرض الزكاة (۱۷۸۳)' كلهم من حديث زكريا بن اسحاق' به-

ان لوگوں کے پاس جا رہے جو اہلِ کتاب ہیں' تم انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں' اگر وہ اس بات میں تمہاری اطاعت کر لیں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری اطاعت کر لیں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان کے اموال میں ان پر زکوٰۃ لازم کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے لے کر غریب لوگوں کو دے دی جائے گی' اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں تو لوگوں کے اچھے اموال وصول کرنے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا' کیونکہ اس کے (اور اللہ تعالیٰ کے درمیان) کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن صیفی، (اور ایک قول کے مطابق) یحییٰ بن محمد، (اور ایک قول کے مطابق): یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۶۳۹)۔

2034- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ تَوْحِيدُ اللَّهِ فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوا بِذَلِكَ فَخُذْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا: تم اہلِ کتاب کے پاس جا رہے ہو' تم نے انہیں سب سے پہلے اس بات کی دعوت دینا ہے' اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں جب وہ اس بات کو جان لیں گے تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں روزانہ فرض کی ہیں اور تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال کی زکوٰۃ ان پر فرض کی ہے جو ان کے خوشحال لوگوں سے لے کر ان کے غریب لوگوں کو دے دی جائے گی' اگر وہ اس بات کا اقرار کر لیں تو تم اسے وصول کر لینا اور لوگوں کے (خاص طور پر) اچھے اموال وصول کرنے سے بچنا۔

2035- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُوسُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ

۲۰۳۴- اخرجه البخاري في الزكاة (۱۴۵۸) باب: لا توخذ كرائم اموال الناس في الصدقة' و مسلم في الايمان (۱۹) باب: الدعاء الى الشهادتين و شرائع الاسلام' و الطبراني في الكبير (۱۲۲۰۷) من طريق اسماعيل بن امية ...... به-

۲۰۳۵- اخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۲۳۷۹) قال: حدثنا محمد بن بشار قال: حدثنا عمر بن علي بن عطاء بن مقدم المقدمي' به- واخرجه الترمذي في سننه (۳/ ۴۰) كتاب الزكاة' باب ما جاء ان الصدقة توخذ من الاغنياء فترد في الفقراء (۶۴۹) و ابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۳۶۲) من طريق حفص بن غياث عن اشعث عن عون بن ابي جحيفة ...... به- و قال الترمذي: (حديث حسن)- اه- ومدار هذا الحديث على اشعث بن سوار' قال الحافظ في التقريب (۵۲۸): (ضعيف)- و الحديث اورده الغساني في تخريجه الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني رقم (۴۸۳) و قال: (اشعث هذا ليس بالقوي)- اه-

سَوَّارٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ بَعَثَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَاعِيًا فَاَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَقَسَمَهَا فِیْ فُقَرَائِنَا وَاَمَرَ لِیْ بِقَلُوْصٍ.

☆☆ عون بن ابو حجیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص بھیجا' اس نے ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی اور پھر ہمارے غریب لوگوں میں تقسیم کی' اس نے مجھے ایک قلوص دینے کی ہدایت کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدوس بن بشر بن شعیب، ابو محمد۔ رازی اصل، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لا باس به من اهل ری، حدث ببغداد قبل ستین، یعتبر به۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۱۱۶)۔

2036- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ اَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْنَا سَاعِيًا فَاَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَرَدَّهَا فِیْ فُقَرَائِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيْمًا لَا مَالَ لِیْ فَاَعْطَانِیْ قَلُوْصًا.

☆☆ عون بن ابو حجیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا اہلِ کار ہماری طرف بھیجا' اس نے ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے غریب لوگوں کو دے دی' میں اس وقت یتیم (یا نابالغ) لڑکا تھا' میرے پاس کوئی مال نہیں تھا تو اس نے مجھے ایک قلوص دی۔

2037- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا تَخْرُجُ الزَّكَاةُ مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ اِلَّا لِذِیْ قَرَابَةٍ .مَوْقُوْفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: زکوٰۃ کی رقم کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل نہیں کیا جائے گا' البتہ قریبی رشتہ داروں کو دینے کے لیے ایسا کیا جا سکتا ہے۔

یہ روایت موقوف ہے۔

2038- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَبْعَثُ اِلٰى قَوْمِیْ جَيْشًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْبِسْ جَيْشَكَ فَاَنَا لَكَ بِاِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ

۲۰۳۶- فی اسنادہ ابو خالد الاحمر: قال الحافظ فی التقریب (۲۵۶۲): (صدوق یخطئ) لکن تابعہ عمر بن علی بن عطاء و حفص بن غیاث لکن فی الاسناد اشعث بن سوار' و هو ضعیف۔

۲۰۳۷- اخرجہ البیهقی فی السنن الکبیر (۷/۱۰) کتاب الصدقات' باب من قال: لا یخرج صدقة قوم منهم ...... من طریق الدارقطنی قال البیهقی: (موقوف و فی اسنادہ ضعف)- اه- و الاثر اوردہ الغسانی فی (تخریج الاحادیث الضعاف) رقم (۴۸۱) و قال: (سوار بن مصعب متروك' و الحدیث موقوف)- اه-

وَكَتَبْتُ اِلٰى قَوْمِي فَجَآءَ اِسْلَامُهُمْ وَطَاعَتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا اَخَا صُدَاءٍ الْمُطَاعَ فِي قَوْمِهٖ قَالَ قُلْتُ بَلْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَهَدَاهُمْ .قَالَ ثُمَّ جَاءَهٗ رَجُلٌ يَسْاَلُهٗ عَنِ الصَّدَقَاتِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَرْضَ فِي الصَّدَقَاتِ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَّلَا غَيْرِهٖ حَتّٰى جَزَّاَهَا ثَمَانِيَةَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ كُنْتَ مِنْ اَهْلِ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ اَعْطَيْتُكَ .

☆☆ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میری قوم کی طرف ایک لشکر روانہ کرنے والے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنے لشکر کو روک لیں' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضمانت دیتا ہوں کہ وہ لوگ اسلام قبول کرلیں گے اور فرماں برداری بھی کریں گے' میں اپنی قوم کو خط لکھتا ہوں وہ لوگ اسلام قبول کرتے ہوئے اور فرماں برداری کرتے ہوئے آ جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے صداء قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص! جس کی قوم اس کی بات مانتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر احسان کیا ہے' انہیں ہدایت نصیب کی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کی رقم مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کے بارے میں کسی بھی نبی یا کسی بھی دوسرے شخص کے فیصلے سے اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک وہ شخص اس زکوٰۃ کو آٹھ اجزاء میں تقسیم نہ کردے' اگر تم ان اجزاء کے اہل ہو' تو میں تمہیں دے دیتا ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن حارث صدائی- یہ صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۰۷۴)۔

2039- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ يَعْقُوْبَ عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ اَنَّ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوْا اِنَّا اَصَبْنَا اَمْوَالًا وَّخَيْلًا وَّرَقِيْقًا وَّاِنَّا نُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ لَنَا فِيْهِ زَكَاةٌ وَّطُهُوْرٌ .فَقَالَ

۲۰۳۸- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۲۰-۱۲۱) باب: من يعطى من الصدقة؛ و حد الغنى' الحديث (۱۶۳۰)؛ و البيهقي في سننه (۴/ ۱۷۴)؛ من حديث عبد الرحمن بن زياد...... به-و عبد الرحمن بن زياد: هو ابن انعم الافريقي' ترك يحيى و عبد الرحمن التحديث عنه؛ و ضعفه هشام بن زياد: هو ابن انعم الافريقي' ترك يحيى و عبد الرحمن التحديث عنه؛ و ضعفه هشام بن عروة و احمد و ابن معين و ابو حاتم و ابو زرعة وغيرهم-وقال ابن عدي: عامة حديثه لا يتابع عليه' و وثقه احمد بن صالح - ينظر: تهذيب التهذيب (۶/ ۱۷۳-۱۷۶)-

۲۰۳۹- اخرجه احمد في مسنده (۱/ ۱۴) عن عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن ابي اسحق عن حارثة بن مضرب- قال ابن كثير في (مسند الفاروق) (۱/ ۲۴۸)؛ (فهذا اسناده جيد قوي)- اه-واخرجه عبد الرزاق في الزكاة (۴/ ۳۵) باب: الخيل (۶۸۸۷) عن معمر عن ابي اسحاق قال: اتى اهل الشام عمر...... فذكره' بنحوه' و لم يذكر في اسناده؛ حارثة بن مضرب-وقد اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۱۱۸) من طريق ابن مهدي' به كما ساقه الامام احمد رحمه الله-

مَا فَعَلَهُ صَاحِبَایَ فَافْعَلُهُ . قَالَ اِسْحَاقُ مَا فَعَلَهُ مَنْ کَانَ قَبْلِی فَافْعَلُهُ .فَاسْتَشَارَ النَّاسَ فَکَانَ فِیمَنِ اسْتَشَارَ عَلِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ حَسَنٌ اِنْ لَمْ یَکُنْ جِزْیَةً یُؤْخَذُ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ .قَالَ اِسْحَاقُ اِنْ لَمْ یَکُنْ مُرَتَّبَةً لِمَنْ بَعْدَكَ فَوَضَعَ عَلٰی کُلِّ فَرَسٍ دِیْنَارًا .

☆☆ حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے بتایا: ہمیں کچھ اموال' گھوڑے اور غلام حاصل ہوئے ہیں' ہم یہ چاہتے ہیں' ان میں سے زکوٰۃ کریں تاکہ یہ پاک ہو جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دونوں آقاؤں نے جو کیا ہے میں ویسا ہی کروں گا۔

اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' مجھ سے پہلے نے جو کیا ہے' میں بھی ویسا ہی کروں گا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس بارے میں مشورہ کیا' جن لوگوں سے مشورہ کیا ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' انہوں نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے اگر اسے ایسا جزیہ نہ بنایا جائے جو آپ کے بعد بھی وصول کیا جائے۔

اسحاق نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اسے اس ترتیب کے ساتھ نہ رکھا جائے کہ آپ کے بعد والا بھی اسے وصول کرے (تو یہ ٹھیک ہے)۔

(راوی کہتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑے کی طرف سے ایک دینار کی ادائیگی لازمی قرار دی۔

•••——•••——•••

جزیہ کے احکام

جزیہ کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: عرب میں بسنے والے مشرکین سے صرف اسلام یا تلوار (یعنی جنگ) قبول کیے جائیں گے۔ عرب میں بسنے والے اہلِ کتاب اور عجم میں بسنے والے تمام کفار سے جزیہ قبول کیا جائے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اس بارے میں یہ ہے جیسا کہ شیخ ابن القاسم نے اس کو ذکر کیا ہے' ان سب لوگوں سے وصول کیا جائے گا۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: عربوں کو قیدی نہیں بنایا جا سکتا' ہوازن قبیلے کے لوگوں کو قیدی بنایا گیا تھا لیکن پھر نبی اکرم نے انہیں چھوڑ دیا تھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جزیہ صرف اہل کتاب سے وصول کیا جائے گا' خواہ وہ عرب ہوں یا عجمی ہوں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: ابن شہاب نے عروہ کے حوالے سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور وہ بنو عامر بن لوی کے حلیف بھی تھے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا' وہ وہاں سے جزیہ لے کر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین کے ساتھ صلح کر لی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاء بن حضرمی کو ان لوگوں کا امیر مقرر کیا

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے' جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کے بارے میں سنا تو فجر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں وہ لوگ بکثرت شریک ہوئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر مسکرا دیئے اور ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے' تم نے یہ بات سن لی ہے' ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آیا ہے۔ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے لیے خوشخبری ہے! اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے' دنیا کو تمہارے لیے کشادہ کر دیا جائے گا' جس طرح یہ تم سے پہلے لوگوں کے لیے کشادہ کر دی گئی تھی اور تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔ جس طرح وہ لوگ راغب ہو گئے تھے اور یہ تمہیں ہلاکت کا شکار کر دے گی جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ سب لوگ مجوسی تھے (یعنی بحرین کے رہنے والے لوگ مجوسی تھے) اس کی دلیل یہ ہے: قیس بن مسلم نے حسن بن محمد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے رہنے والے مجوسیوں کو خط لکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ ان میں سے جن لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تھا' ان کی اس بات کو قبول کیا گیا تھا جنہوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا' ان پر جزیہ عائد کر دیا گیا' ان (مجوسیوں) کے ذبیحے کو نہیں کھایا جا سکتا اور ان کی خاتون کے ساتھ نکاح نہیں کیا جا سکتا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے (اپنے گورنر) عدی بن ارطات کو خط لکھا: امابعد! تم حسن بصری سے اس بارے میں دریافت کرو کہ ہم سے پہلے کے ائمہ نے ان مجوسیوں کے بارے میں کیا فتویٰ دیا ہے جو اس طرح کی عورتوں کو نکاح میں جمع کر لیتے ہیں جو مجوسیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں کرتا' تو انہوں نے اس بارے میں حسن سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ قبول کیا تھا اور انہیں اپنی مجوسیت پر برقرار رہنے دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت علاء بن حضرمی کو ان کا امیر مقرر کیا تھا۔ ان کے بعد حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: اللہ کی قسم! مجھے یہ معلوم نہیں ہے' میں مجوسیوں کے ساتھ کیا طرزِ عمل اختیار کروں؟ تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اُٹھے اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے ساتھ اہل کتاب کا سا رویہ اختیار کرو۔

زہری نے سعید بن میتب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "ہجر" کے رہنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوڈان کے رہنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بربر

قبیلے سے تعلق رکھنے والے مجوسی لوگوں سے اسے وصول کیا تھا۔

جہاں تک سفیان ثوری کے اس قول کا تعلق ہے' عربوں کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا (تو یہ بات غلط ہے) کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بنو مصطلق کو قیدی بنایا تھا اور انہیں غلام بنالیا تھا' ان میں سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ اور شبیب بن فزارہ بھی یہ ایک سریہ میں ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا تھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' عربوں سے جزیہ وصول نہیں کیا جائے

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام ابو یوسف کے حوالے سے یہ بات صرف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

جزیہ کی مقدار

ہمارے اصحاب اور حضرت حسن بن حیی نے یہ بات بیان کی ہے (اس کی مقدار) بارہ (دینار یا درہم) چوبیس یا اڑتالیس (درہم یا دینار) ہوگی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جن لوگوں کے ہاں سونے کا سکہ چلتا ہو' ان سے چار دینار لیے جائیں گے جن کے چاندی کا سکہ چلتا ہو' ان سے چالیس درہم لیے جائیں گے۔ اس بارے میں خوشحال شخص اور غریب برابر ہیں۔ کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوگی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خوشحال شخص اور غریب شخص پر ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو آپ ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی' میں ہر بالغ شخص سے ایک دینار وصول کروں یا اس کے کستوری وصول کرلوں۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مذکور ہے' انہوں نے عثمان بن حنیف بھیجا تو انہوں نے سواد کے رہنے والے لوگوں پر جزیہ مقرر کیا' جو (خوشحال شخص پر) اڑتالیس درہم (درمیانے درجے کے پر) چوبیس درہم اور (غریب لوگوں پر) بارہ درہم تھا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کا سونے کے سکوں کا لین دین ان پر چار دینار کی ادائیگی اور جو لوگ چاندی کا لین دین کرتے ہوں ان پر چالیس درہم کی ادائیگی مقرر کی تھی' اس کے ساتھ مسلمانوں کو خوراک فراہم کرنی تھی اور تین دن تک ان کی مہمان نوازی بھی کرنی تھی۔

یہاں یہ احتمال ہوسکتا ہے' یہ مہمان نوازی اور خوراک کی فراہمی اڑتالیس درہم پورے کرنے کے لیے ہو۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن آدم نے یہ بات بیان کی ہے' جزیہ میں کوئی متعین مقدار نہیں ہے لیکن یہ رائے اجماع کے خلاف ہے۔ کون لوگ جزیہ کے پابند ہیں؟!

[1] مختصر اختلاف العلماء' از امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:
اہلِ ذمہ پر جزیہ کی ادائیگی لازم قرار دینے کے لیے کچھ شرائط ہیں:

۱) عقل اور بلوغت کے اعتبار سے اہل ہونا' لہٰذا یہ بچوں اور پاگل لوگوں پر واجب نہیں ہوگا کیونکہ وہ لوگ قتال کرنے کے اہل نہیں ہیں۔

۲) مذکر ہونا' تو یہ خواتین پر لازم نہیں ہوگا کیونکہ خواتین بھی قتال کی اہل نہیں ہوتی ہیں' اللہ تعالیٰ نے جزیہ ان لوگوں پر واجب قرار دیا ہے جو جنگ میں حصہ لیتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تم ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے دن پر (ایمان نہیں رکھتے)''۔

تو جنگ میں حصہ لینا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ قتال کو یعنی جنگ دونوں طرف سے پائی جا رہی ہو۔

۳) صحت اور مال پر قدرت رکھنا' لہٰذا یہ ایسے بیمار شخص پر لازم نہیں ہوگا جو ایک سال سے بیمار ہو یا سال کے اکثر حصے میں بیمار رہا ہو' اس کی وجہ یہ ہے: اکثر پر کل کا حکم عائد کیا جاتا ہے۔

اسی طرح یہ ایسے کسی غریب شخص پر بھی لازم نہیں ہوگا' جو کوئی کام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور ان راہبوں پر بھی لازم نہیں ہوگا جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے۔

۴) ان تمام چیزوں سے محفوظ ہونا جو آدمی کو بیکار کر دیتی ہیں جیسے کوئی ایسی بیمار جو بے کار کر دے' نابینا ہونا' عمر رسیدہ ہونا وغیرہ۔

۵) آزاد ہونا' لہٰذا غلام پر جزیے کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی کیونکہ وہ مال کا مالک نہیں ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے' جزیے کی ادائیگی کے لیے بالغ ہونا' آزاد ہونا اور مذکر ہونا شرط ہے' لہٰذا کسی تون' بچے' مجنون' لنجے' نابینے' مقروض اور عمر رسیدہ شخص پر یہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ یہ دشمن کی طرف سے جنگ میں حصہ لینے کے لے کے طور پر واجب ہوا ہے اور یہ سب لوگ اہلیت نہ ہونے کی وجہ سے جنگ میں حصہ نہیں لے سکتے۔

اسی طرح ایسے غریب شخص پر بھی جزیہ لازم نہیں ہوگا جو کوئی کام نہ کر سکتا ہو یعنی کچھ کما نہ سکتا ہو' کیونکہ یہ بات اس کی قت سے باہر ہے۔ اسی طرح یہ ان راہبوں پر بھی لازم نہیں ہوگا جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ لوگ جنگ میں حصہ نہیں لیتے ہیں۔

جزیہ میں اصل یہ ہے: قتل کو ساقط کیا جائے۔ غرباء کی تمام اقسام پر جزیے کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

شوافع اور حنابلہ نے تیسری اور چوتھی شرط کے بارے میں مختلف رائے دی ہے' ان کے نزدیک عذر کی وجہ سے جزیہ کی ائیگی ساقط ہو جائے گی۔[1]

2040 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ بِخَيْلٍ وَّرَقِيقٍ

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ از ڈاکٹر وہبہ زحیلی

فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خُذْ صَدَقَتَهَا .فَقَالَ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا فَعَلَهُ قَبْلِي حَتَّى اَسْاَلَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ گھوڑے اور غلام لے کر آئے' انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان کی زکوۃ وصول کرلیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے علم کے مطابق مجھ سے پہلے کسی نے ایسا نہیں کیا' میں اس بارے میں دریافت کروں گا (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2041- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ- يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ- قَالَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِىْ كِتَابِهٖ فَهُوَ حَلَالٌ وَّمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَّمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِيَةٌ فَاقْبَلُوْا مِنَ اللّٰهِ عَافِيَتَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا . ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا)

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے' (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس چیز کو حلال قرار دیا ہے' وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام قرار دیا ہے' وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے میں کوئی حکم ذکر نہیں کیا وہ عافیت ہے' تو تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی اس کی عافیت کو قبول کرو' اللہ تعالیٰ کوئی بات بھولا نہیں ہے (یا بھولتا نہیں ہے)۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے''۔

۲۰۴۱- اخرجه الحاكم في التفسير من المستدرك (۲/ ۳۷۵) من حديث احمد بن حازم الغفاري؛ ثنا ابو نعيم باسناده- ومن طريقه الحاكم اخرجه البيهقي في سننه (۱۰/ ۱۲)-وانظر: تفسير ابن كثير (۵/ ۲۴۵)؛ و الدر المنثور للسيوطي (۴/ ۲۷۹)-

کِتَابُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کے احکام

1-باب

باب 1: بلاعنوان

2042- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَتِيْقٍ الْعَبْسِيُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِيْ سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّدَفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةُ الْفِطْرِ طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةٌ لِلْمَسَاكِيْنِ مَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ . لَيْسَ فِيْهِمْ مَجْرُوْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقۂ فطر روزہ دار کے لیے لغو اور رفث سے پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے اور غریب آدمی کو کھانے کے طور پر مل جاتا ہے' جو شخص اسے نماز سے پہلے ادا کر دے گا' تو یہ مقبول صدقہ ہوگا اور جو شخص اسے نماز کے بعد ادا کرے گا' تو یہ عام صدقہ ہے۔

اس روایت کے راویوں میں کوئی بھی مجروح نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فی (ط): عتیق عنسی، وھو ابراھیم بن عثمان ابوشیبۃ مولی بنی عبس من اھل کوفۃ، ولی قضاء واسط، کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۱۱۱) وانساب (۴/۱۴۰)۔

○ سیار بن عبدالرحمٰن صدفی، مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۲۷۳۱)۔

•••———•••———•••

2042- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/۱۱۱) باب: زكاة الفطر (۱۶۰۹)' و ابن ماجه في الزكاة (۱/۵۸۵) باب: صدقة الفطر (۱۸۲۷)' و الحاكم في الزكاة (۱/۴۰۹)' و البيهقي في الكبرى (۴/۱۶۳)' و في (المعرفة) في الزكاة (۶/۱۸۸- ۱۸۹) باب: من يلزمه زكاة الفطر (۸۴۳۸ - ۸۴۳۹) من حديث مروان بن محمد الدمشقي...... به- وقال الحاكم: على شرط البخاري و لم يخرجاه- و قال الشيخ في (الامام): لم يخرجه الشيخان لابي يزيد و لا لسيار شيئا- ينظر: نصب الراية (۲/۴۱۱)-

صدقہ فطر کے احکام

صدقہ فطر کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن جزیری تحریر کرتے ہیں:

ہر صاحبِ استطاعت آزاد مسلمان پر صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس کا حکم اس سال دیا تھا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تھے اور یہ زکوٰۃ کے لازم ہونے سے پہلے کی بات ہے' اس وقت جب نبی اکرم ﷺ عید الفطر سے پہلے خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے اس کی ادائیگی کی ہدایت کی تھی۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد بن ثعلبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

''گندم کا ایک صاع' کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع' ہر آزاد اور غلام' چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ادا کرو''۔

اس کے مسائل اور اس کی مقدار کی تفصیل مختلف مسالک کے حوالے سے حاشیے میں درج ہے۔

احناف یہ کہتے ہیں: صدقۂ فطر واجب ہے' فرض نہیں ہے' اس کے واجب ہونے کے لیے تین چیزیں شرط ہیں: مسلمان ہونا' آزاد ہونا اور بنیادی ضروریات کے بعد نصاب کی مقدار کے مطابق اضافی مال کا مالک ہونا۔

صدقۂ فطر کے لیے نصاب کی افزائش یا مخصوص عرصے تک اسکا باقی رہنا شرط نہیں ہے۔

اس لیے کہ کوئی شخص جو صدقۂ فطر واجب ہونے کے بعد نصاب کا مالک رہتا ہے' لیکن اس کے ادا کرنے سے پہلے ہی اس کا وہ مال اس کے پاس باقی نہیں رہتا تو اب اسکے ذمے صدقۂ فطر ساقط نہیں ہوگا' اسکے برخلاف زکوٰۃ کا حکم مختلف ہے کیونکہ اس کے لیے مخصوص عرصے تک باقی رہنا شرط ہے' جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

اسی طرح اس میں عاقل اور بالغ ہونا شرط نہیں ہوتا' اس لیے نابالغ بچے اور فاتر العقل شخص کے مال میں سے بھی صدقۂ فطر کی ادائیگی واجب ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر ان کے ولی نے اس صدقے کو ادا نہ کیا تو وہ گناہگار ہوگا اور ان کے بالغ ہو جانے یا جنون سے افاقہ پا جانے کے بعد فقیروں کو صدقۂ فطر دینا واجب ہوگا۔

صدقۂ فطر عید الفطر کی فجر کے طلوع ہونے کے وقت واجب ہوتا ہے اور اس کا ادا کرنا اس سے پہلے یا اس کے بعد درست ہے کیونکہ اسے پوری عمر میں ادا کیا جا سکتا ہے' لہٰذا صدقۂ فطر کو کسی وقت بھی ادا کیا جائے تو وہ ادا ہو جائے گا' اسے قضا نہیں کیا جائے گا۔

یہی حکم تمام ایسے واجبات کا ہے جن میں وقت کی گنجائش رکھی گئی ہے' تاہم مستحب یہ ہے: عید گاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیا جائے' جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس دن (یعنی عید کے دن) انہیں (یعنی غریب لوگوں کو) مانگنے سے بے نیاز کر دو''۔

صدقۂ فطر اپنی طرف سے' اپنے چھوٹے زیر کفالت بچوں کی طرف سے' اپنے خادم کی طرف سے' اپنے ایسے بڑے بیٹے کی طرف سے جو مجنون ہو' واجب ہے۔

اگر لڑکا عاقل ہو تو اس کی طرف سے ادائیگی باپ پر لازم نہیں ہوگی خواہ وہ لڑکا محتاج ہی کیوں نہ ہو البتہ باپ نفل کے طور پر یہ ادائیگی کرسکتا ہے۔ اسی طرح شوہر پر یہ بات لازم نہیں ہے وہ اپنی بیوی کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے البتہ اگر وہ ثواب کے حصول کی نیت سے ایسا کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا خواہ وہ بیوی کی اجازت کے بغیر ایسا کرے۔

صدقۂ فطر میں چار چیزیں ادا کی جاسکتی ہیں: گندم جو، کھجور اور منقی [1]

2043- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اَبِى وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ بَعْضَ الْبَادِيَةِ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالُوْا هَلْ عَلَيْنَا زَكَاةُ الْفِطْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هِىَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ اَقِطٍ .

☆☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ السلام) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کچھ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کیا ہم پر صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام مسلمان پر لازم ہے جو کھجور کا جو کا یا پنیر کا ایک صاع ہوگا۔

2044- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کو خواہ وہ آزاد ہو یا غلام نابالغ ہو یا بالغ، کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2045- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الدَّبَرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ زَنْجَوَيْهِ سَوَاءً .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ فِيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .وَكَذَا رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ وَّالْمُعَلَّى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِىُّ وَكَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَّيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ كَذٰلِكَ.

---

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمٰن الجزیری

۲۰۴۳- اورده الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۴۱۱) عن الدارقطني و حده، و قال: (قال الشيخ في الامام: و في اسناده بعض من يحتاج الى معرفة حاله- انتهى- و هذه الالفاظ تمنع تاويل الفرض المذكور في الصحيح بالفرض التقديري، و الله اعلم)- اه-

۲۰۴۴- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/۳۱۴) باب: زكاة الفطر (۵۷۶۳) عن الثوري، به-

۲۰۴۵- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/۳۱۴) باب: زكاة الفطر (۵۷۶۳) عن الثوري عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر، و عن ابن ابي ليلى عن نافع عن ابن عمر، به-وله طرق عن نافع ياتي تخريجها عقب هذه الرواية ان شاء الله تعالى-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں لفظ ''مسلمانوں'' کا اضافہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شیخ عالم مسند علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ابویعقوب، اسحاق بن ابراہیم بن عباد صنعانی دبری، راویۃ عبد رزاق، یہ 195ھ میں پیدا ہوئے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ما رایت فیہ خلافاً۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۴۱۶/۱۳)۔

2046- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِىُّ وَاَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان شخص پر خواہ وہ غلام ہو یا آزاد مرد ہو یا عورت ہو نابالغ ہو یا بالغ ہو کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع رمضان کے بعد صدقۂ فطر کے طور پر ادا کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2047- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَنِ الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع دینا لازم قرار دیا ہے جو صدقۂ فطر کے طور پر ہر غلام یا آزاد' مذکر اور مؤنث' ہر نابالغ اور بالغ مسلمان کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا ہے' لوگوں کے نمازِ عید پڑھنے جانے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

2048- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِىُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ

۲۰۴۶- اخرجه احمد (۲/ ۱۵۷)' ومسلم في الزكاة (۲/ ۶۷۷) باب: الامر باخراج زكاة الفطر قبل الصلاة (۹۸۴)' و ابن خزيمة في صحيحه (۲۴۲۱)' و البيهقي في الكبرى (۴/ ۱۶۲)' من حديث ابن ابي فديك ...... به- و اخرجه البخاري في الزكاة (۱۵۰۹) باب: الصدقة قبل العيد' و مسلم في السابق' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۲۶۴' ۲۶۵) باب كم يودى في صدقة الفطر؟ (۱۶۱۱)' و النسائي في الزكاة (۵/ ۵۴) باب الوقت الذي يستحب ان يودى فيه صدقة الفطر' و الترمذي في الزكاة (۲/ ۶۱) باب: ما جاء في تقديمها قبل الصلاة (۶۷۷)' من حديث الضحاك بن عثمان ...... به-

۲۰۴۷- اخرجه البخاري في الزكاة (۱۵۰۳) باب: فرض صدقة الفطر' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۴- ۱۱۵) باب: كم يودى في صدقة الفطر (۱۶۱۲)' و النسائي في الزكاة (۵/ ۴۸)' من حديث يحيى بن السكن ...... به-

۲۰۴۸- اخرجه ابن حبان في الزكاة (۸/ ۹۶' ۹۷) باب: صدقة الفطر (۳۳۰۴)' من حديث شريح بن يزيد

حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اَرْطَاةُ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر میں کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر مسلمان خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا' آزاد ہو یا غلام کی طرف سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2049- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مسلمان پر فرض ہے جو کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

2050-وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ . وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع بطور صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان پر لازم قرار دی ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

2051- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد یا غلام مذکر یا مؤنث مسلمان پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع بطور صدقۂ فطر لازمی قرار دیا ہے۔

2052- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا

۲۰۴۹- اخرجه الحاكم و صححه' لكنه سقط من المستدرك' وعدد في تلخيصه للذهبي (۱/ ۴۱۰)-

۲۰۵۰- اخرجه احمد في مسنده (۲/ ۵'۵۵'۶۳'۶۶'۱۰۲) من طرق عن عبيد الله بن عمر عن نافع' به-

۲۰۵۱- اشار ابو داود الى رواية عبد الله بن عمر عن نافع لهذه في الزكاة (۲/ ۱۱۵) باب: كم يؤدى في صدقة الفطر؟ عقب رقم (۱۶۱۲)- و اخرجه الحاكم في الزكاة (۱/ ۴۱۰) من حديث سعيد بن عبد الرحمن الجمحي عن عبد الله ابن عمر عن نافع به-

۲۰۵۲- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۱۶۱) من لهذا الوجه' قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۴۱۳): (وهو مرسل: فان جد علي بن موسى: هو جعفر الصادق بن محمد بن علي ابن الحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم- و جعفر لم يدرك الصحابة و قد اخرجه له الشيخان- و قال ابن حبان في الثقات: يحتج بحديثه- مالم يكن من رواية اولاده عنه' فان في حديث ولده مناكير كثيرة)- اه-

اِسْمَاعِيلُ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اٰبَائِهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثَى مِمَّنْ تَمُونُونَ ۔

☆☆ امام علی رضا رضی اللہ عنہ' امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے دادا (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے آباء و اجداد (یعنی امام زین العابدین' امام حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے حوالے سے) یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے اور بڑے اور مذکر و مؤنث پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازمی قرار دی ہے۔ جو آپ کے زیر کفالت ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ہاشمی، یلقب رضا علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 20ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۸۴۲ھ)۔

2053- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْاَبْيَضُ بْنُ الْاَغَرِّ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِمَّنْ تَمُونُونَ. رَفَعَهُ الْقَاسِمُ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے اور بڑے' آزاد اور غلام کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو تمہارے زیر کفالت ہوں۔

قاسم نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' یہ راوی قوی نہیں ہے اور درست یہ ہے: یہ روایت موقوف ہے۔

2054- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ عِدَّةً مِنْهُمُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ جَمِيعِ اَهْلِهِ كَبِيرِهِمْ وَصَغِيرِهِمْ عَمَّنْ يَعُولُ وَعَنْ رَقِيقِهِ وَعَنْ رَقِيقِ نِسَائِهِ.

☆☆ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے' جن میں چھوٹے بڑے سب شامل تھے وہ سب لوگ جو ان کے زیر کفالت تھے' اپنے غلاموں' اپنی بیویوں کے غلاموں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

۲۰۵۲- هكذا اورده الدارقطني هنا بهذا اللفظ من حديث الضحاك' و صوب وقفه' و من طريق اخرجه البيهقي في السنن (۴/۱) ومضى من هذا الوجه قريبا بلفظ آخر' و ياتي عقبه موقوفاً على ابن عمر بنحو ما هنا-

2055- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اعلان کرنے کے لیے بھیجا جس نے مکہ کی گلیوں میں یہ اعلان کیا: یاد رکھنا ہر مسلمان پر، ہر مذکر و مؤنث، آزاد و غلام، چھوٹے اور بڑے پر صدقہ فطر کی ادائیگی لازم ہے جو گندم کے دو مُد ہوں گے اور اس کے علاوہ دیگر تمام قسم کے اناج کا ایک صاع ہوگا۔

2056- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ صَارِخًا يَصْرُخُ فِي بَطْنِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا جس نے مکہ کے نشیب میں بلند آواز میں یہ اعلان کیا: یاد رکھنا صدقہ فطر (کی ادائیگی لازم ہے)۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ہر شہری اور دیہاتی پر لازم ہے۔

2057- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ صَارِخًا يَصْرُخُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ .ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

☆☆ عمرو بن شعیب یہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ پتا چلا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا جس نے یہ اعلان کیا: ہر مسلمان پر (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2058- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ أَنْبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَ صَائِحًا صَاحَ إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ.

۲۰۵۵- اخرجه الترمذي في الزكاة (۳/ ٦٠) باب: ما جاء في صدقة الفطر (٦٧٤) عن عقبة بن مكرم البصري: حدثنا سالم بن نوح به- و قال الترمذي: (حديث حسن غريب)- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ٤٢٠): (واعله ابن الجوزي في التحقيق بسالم بن نوح، قال ابن معين: ليس بشيء، و تعقبه صاحب التنقيح، فقال: هو صدوق، روى له مسلم في صحيحه- وقال ابو زرعة: صدوق ثقة و وثقه ابن حبان- و قال النسائي: ليس بالقوي- وقال الدارقطني: فيه شيء- وقال ابن عدي: عنده غرائب، و افراد، و احاديثه مقاربة مختلفة)- اه-

۲۰۵٦- اخرجه عبد الرزاق في العيدين (۳/ ۳۲۱) باب: وجوب زكاة الفطر (٥٨٠٠) وهو معضل: كما قال الزيلعي في نصب الراية (۲/ ٤٢١)-

۲۰۵۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/ ١٧٣) من طريق عبد الوهاب بن عطاء، و لم يسق لفظه- و عبد الوهاب بن عطاء، قال البخاري: ليس بالقوي عندهم، و تكلم فيه غيره، و مشاه جماعة، و وثقه الدارقطني- ينظر: تهذيب التهذيب (٦/ ٤٥٠- ٤٥٣)-

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ صدقۂ فطر حق ہے اور ہر چھوٹے بڑے مذکر مؤنث آزاد غلام شہری دیہاتی مسلمان پر اسے ادا کرنا لازم ہے جو گندم کے دو مُد ہوں گے اور جو یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

2059- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَدَّادُ وَحَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبَّادٍ السَّعْدِيُّ - وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ صَارِخًا بِبَطْنِ مَكَّةَ مِثْلَهُ سَوَاءً وَزَادَ اَلَا اِنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا: وہ وادیٔ مکہ کے ایک نشیب میں یہ اعلان کریں۔

تاہم اس روایت میں یہ الفاظ زائد درج ہیں: یاد رکھنا اولاد صاحبِ فراش کی ہوتی ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عباد سعدی، مجہول، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ وقال ابوداود: لا اعرفہ، وحدیثہ منکر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۷۶۲۷)، ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۱۹۳/۷) و لسان (۳۴۵-۳۴۴/۶)۔

2060- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيرٍ الْحُرُّ وَالْعَبْدُ فِيهِ سَوَاءٌ.

۲۰۵۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۷۲/٤)؛ قال الزيلعي في نصب الراية (۴۲۰/۲): (قال ابن الجوزي: و علي بن صالح ضعفوه)- قال صاحب التنقيح: هذا خطا منه، و لا نعلم احدًا ضعفه، لكنه غير مشهور الحال- قال ابن ابي حاتم: علي بن صالح روى عن ابن جريج، روى عنه معتمر بن سليمان، سالت ابي عنه! فقال: مجهول لا اعرفه- وذكر غير ابي حاتم انه مكي معروف، و هو احد العباد، و كنيته: ابو الحسن، وروى عن عمرو بن دينار و عبد الله بن خثيم و يحيى بن جرجة و الاوزاعي و عبيد الله بن عمر و جماعة- و روى عنه سعيد بن سالم القداح و معتمر بن سليمان و سفيان الثوري- وروى له الترمذي في جامعه، و ذكره ابن حبان في كتاب الثقات، وقال: يغرب- و توفي سنة احدى و خمسين و مائة- انتهى -واخرجه البيهقي كذلك عن المعتمر بن سليمان عن علي بن صالح، قال: و اخرجه سالم بن نوح عن ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده مرفوعًا، ثم قال: قال الترمذي: سالت محمد بن اسماعيل عن هذا الحديث! فقال: ابن جريج لم يسمع من عمرو بن شعيب- انتهى كلامه)-

۲۰۵۹- اخرجه الحاكم في الزكاة من المستدرك (۴۱۰/۱)، و عنه البيهقي في الكبرى (۱۷۲/٤) من طريق داود بن شبيب ..... به- و قال الحاكم: (صحيح الاسناد، و لم يخرجاه بهذه الالفاظ)- اه -و تعقبه الذهبي بقوله: (قلت: بل خبر منكر جدًا- قال العقيلي: يحيى بن عباد عن ابن جريج حديثه يدل على الكذب- وقال الدارقطني ضعيف)- اه- وقال البيهقي: (تفرد به يحيى ابن عباد عن ابن جريج، و اخرجه غيره عن ابن جريج عن عطاء من قوله في المدين)- اه- قال ابن الجوزي في التحقيق -كما في نصب الراية ۴۱۹/۲-: (وقد ذكره العقيلي في يحيى هذا، و ضعفه، و كذلك ضعفه الدارقطني، قال الازدي: منكر الحديث جدًا عن ابن جريج - انتهى)-

۲۰۶۰- اشار البيهقي الى هذه الرواية في كلامه السابق على الرواية الماضية، وكانه مال الى ترجيح هذه الرواية- راجع: ما قبله -

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: گندم کے دو مُد ہوں گے اور کھجور یا جَو کا ایک صاع ہوگا' اس بارے میں آزاد اور غلام شخص کا حکم برابر ہے۔

2061- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ وَّيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَطَّارَانِ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَتَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الزَّكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ.

☆☆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان پر لازم قرار دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا کشمش کا ایک صاع ہوگا یا پنیر کا ایک صاع ہوگا یا جَو کا ایک صاع ہوگا۔

2062- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنِيْ جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ اَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حَاضِرٍ وَّبَادٍ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ وَّحُرٍّ وَّعَبْدٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ہر شہری اور دیہاتی' چھوٹے اور بڑے' آزاد اور غلام شخص کو کھجور کا ایک صاع' جَو کا ایک صاع یا گندم کے دو مُد بطور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2063- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الدِّيبَاجِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ مُدَّانِ مِنْ حِنْطَةٍ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ وَّحُرٍّ وَّعَبْدٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقہ فطر کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جَو کا ایک صاع ہوگا یا گندم کے دو مُد ہوں گے اور یہ ہر چھوٹے بڑے' آزاد غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

2064- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ

۲۰۶۱- عزاه الزيلعي (۴۲۵/۲) للدارقطني ثم قال: (وكثير هذا مجمع على تضعيفه، ولم يوافق الترمذي على تصحيح حديثه في موضع وتحسينه في آخر- قال احمد: ليس بشيء- وقال الشافعي -رحمه الله-: هو ركن من اركان الكذب- وقال ابن معين: ليس حديثه بشيء- وقال النسائي والدارقطني: متروك)-اه-

۲۰۶۲- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۵۲/۲) من طريق الدارقطني به- والواقدي ضعيف سبقت ترجمته-

۲۰۶۳- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۵۲/۲) باسناده المصنف به- وداود بن الزبرقان: تركه ابو زرعة او غيره- وقال ابن معين: ليس بشيء وضعفه جماعة- وبقية: سبق الكلام حوله-

فَضَالَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَدَقَةَ رَمَضَانَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مذکر، مؤنث، آزاد و غلام پر رمضان کا صدقہ لازم قرار دیا ہے، جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا اناج کا ایک صاع ہوگا۔

2065- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقُلُوْسِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَضَّ عَلٰى صَدَقَةِ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ قَمْحٍ. بَكْرُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو رمضان کا صدقہ (یعنی صدقہ فطر) ادا کرنے کی ترغیب دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جَو کا ایک صاع ہوگا یا گندم کا ایک صاع ہوگا۔

اس روایت کا ایک راوی بکر بن اسود قوی نہیں ہے۔

2066- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نُعْطِيَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ مَنْ اَدّٰى بُرًّا قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ اَدّٰى شَعِيْرًا قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ اَدّٰى زَبِيْبًا قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ اَدّٰى سُلْتًا قُبِلَ مِنْهُ- قَالَ وَاَحْسَبُهُ قَالَ وَمَنْ اَدّٰى دَقِيْقًا قُبِلَ مِنْهُ- وَمَنْ اَدّٰى سَوِيْقًا قُبِلَ مِنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے، ہم ہر چھوٹے بڑے، آزاد و غلام کی طرف سے رمضان کا صدقہ (یعنی صدقہ فطر) اناج کا ایک صاع ادا کریں جو شخص گندم ادا کرے گا، تو وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی، جو شخص جَو ادا کرے تو وہ اس کی طرف سے قبول کیا جائے گا، جو شخص کشمش ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی، جو شخص گندم ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے، روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: جو شخص آٹا ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کیا جائے گا اور جو شخص ستو ادا کرے گا وہ اس کی طرف سے قبول کیے جائیں گے۔

2067- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يُوْسُفَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

٢٠٦٤- اعله ابن الجوزي في التحقيق بمبارك بن فضالة' و نقل تضعيفه عن احمد و ابن معين و النسائي' و تعقبه صاحب التنقيح بان واحد من الائمة حسن امره' و ذكر ما يويد ذلك عن عفان بن مسلم و القطان و ابي زرعة الرازي- راجع (نصب الراية) (٢/٤٢٤)-

٢٠٦٥- اخرجه الحاكم في الزكاة من المستدرك (١/٤١٠) من حديث بكر بن الاسود' به- و صححه الحاكم-

٢٠٦٦- اخرجه النسائي في الزكاة (٥/٥١) باب: مكيلة زكاة الفطر' عن علي بن ميمون عن مخلد عن هشام...... به- و ذكره ابن ابي حاتم في علله (١/٢١٦) (٦٢٧) من حديث نصر بن علي عن عبد الاعلى عن هشام' به- و سال اباه عنه' فقال ابوه: (حديث منكر)- الخ الزيلعي (٢/٤٢٥) عن صاحب التنقيح قوله: (رجاله ثقات غير ان فيه انقطاعاً؛ قال احمد و ابن المديني و ابن معين و البيهقي: محمد بن سيرين لم يسمع من ابن عباس شيئاً)- الخ-

الْحُنَيْنِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى عَبْدٍ وَّحُرٍّ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ.

☆☆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہر چھوٹے بڑے مذکر مؤنث غلام وآزاد پر صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا اناج کا ایک صاع ہوگا کشمش کا ایک صاع ہوگا یا جَو کا ایک صاع ہوگا یا پنیر کا ایک صاع ہوگا۔

2068- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى بْنِ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ. كَذَا قَالَ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کا ایک صاع' گندم کا ایک صاع' صدقۂ فطر کے طور پر ادا کرنا مقرر کیا ہے۔

راوی نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: یہ ہر آزاد وغلام' مذکر ومؤنث مسلمان پر لازم ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبدالرحمٰن جمحی، من ولد عامر بن حذیم ابوعبداللہ مدنی، قاضی بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت۲۳۶۳)۔

2069- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

۲۰۶۷- سبق هذا الحديث قريباً و سبق بيان ضعف كثير بن عبد الله- و اسحاق الحنيني ايضا تكلم فيه البخاري و النسائي و الازدي و ابن معين: كما ذكر الزيلعي (۲/۴۲۶)-

۲۰۶۸- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۴۱۰) و البيهقي في الكبرى (۴/۱۶۶) من حديث الجمحي به- و صححه الحاكم- و قال البيهقي: (هكذا قال سعيد بن عبد الرحمن الجمحي- و ذكر البر فيه ليس بمحفوظ)-قال الحاكم: (و اشهر منه حديث ابي معشر عن نافع الذي علونا فيه' لكني تركته: لانه ليس من شرط هذا الكتاب- انتهى)- و هذا الذي اشار اليه الحاكم اخرجه في (علوم الحديث)- كما في نصب الراية (۲/۴۲۵)- من حديث ابي معشر عن نافع ...... به- و ابو معشر: نجيح السندي' كان يحيى لا يحدث عنه و يضعفه' و كان ابن مهدي يحدث عنه- وقال احمد: حديثه مضطرب لا يقيم الاسناد' و لكن اكتب حديثه: اعتبر به- و ضعفه ابن معين و ابو داود وغيرهما- وقال البخاري: منكر الحديث- ينظر: تهذيب التهذيب (۱۰/۴۱۹-۴۲۲)-

۲۰۶۹- محمد بن شرحبيل الصنعاني: ضعفه الدارقطني' و ذكره ابن حبان في (الثقات)' وقال: مستقيم الحديث- (لسان الميزان) (۵/۱۹۹)-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کے بارے میں حضرت عمرو بن حزم کو حکم دیا تھا' وہ گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع وصول کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مکی بن عبدان بن محمد بن بکر بن مسلم بن راشد ابوحاتم تمیمی لنیسابوری، سمع احمد بن حفص بن عبید اللہ، وعبداللہ بن ہاشم طوسی وغیرھما، وروی عنہ کافۃ اھل بلدہ، وقدم بغداد وحدث بھا، وثقہ خطیب فی تاریخہ، ولد سنۃ اثنتین واربعین و مائتین، وتوفی سنۃ خمس وعشرین وثلاثمائۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۳/۱۱۹، ۱۲۰)۔

2070- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِى رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فِى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَاعَ شَعِيرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ سُلْتٍ اَوْ زَبِيبٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ مَكَانًا مِّنْ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں لوگ جو کا ایک صاع یا کھجور ایک صاع یا گیہوں کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع صدقۂ فطر کے طور پر ادا کرتے تھے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو گندم زیادہ ہوگئی' تو انہوں نے گندم کا نصف صاع ان تمام چیزوں کی جگہ مقرر کردیا۔

2071- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِىُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى سَرْحٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ- وَذَكَرُوْا عِنْدَهُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ فَقَالَ- لَا اُخْرِجُ اِلَّا مَا كُنْتُ اُخْرِجُ فِى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ .فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ قَالَ لَا تِلْكَ قِيمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا اَقْبَلُهَا وَلَا اَعْمَلُ بِهَا .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے ان کے سامنے صدقۂ فطر کا ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں تو وہی صدقہ فطر ادا کروں گا جو میں زمانۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کیا کرتا تھا' وہ کھجور کا ایک صاع' گندم کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع ہوگا۔ ان کی قوم سے تعلق رکھنے والے شخص نے ان سے کہا: یا گندم

۲۰۷۰- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۵) باب: كم يودى في صدقة الفطر؟ (۱٦۱٤) عن الهيثم بن خالد الجهني عن حسين بن علي الجعفي عن زائدة ...... به- و اخرجه النسائي في الزكاة (٥/ ٥٤) باب: السلت' عن موسى بن عبد الرحمن عن حسين عن زائدة ...... به- اعله ابن الجوزي في التحقيق بابن ابي رواد' و قد سبقت ترجمته-

۲۰۷۱- اخرجه البخاري في الزكاة (۳/ ۳۷٥) باب: الصدقة قبل العيد (۱٥۱۰)' و مسلم في الزكاة (۲/ ٦۷۸) باب: زكاة الفطر على المسلمين من التمر و الشعير (۹۸٥)' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱٥-۱۱٦) باب: كم يودى في صدقة الفطر؟ (۱٦۱٦)' و الترمذي في الزكاة (۳/ ٥٩) باب: ما جاء في صدقة الفطر (٦٦۸)' و النسائي في الزكاة (٥/ ٥۱) باب: التمر في زكاة الفطر' و ابن ماجه في الزكاة (۱/ ٥۸٥) باب: صدقة الفطر' من طرق عن عياض بن عبد الله بن ابي سرح ...... به-

یا آٹے) کے دومُد ہوں گے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ قیمت ہے' میں اسے قبول نہیں کروں گا اور نہ ہی اس پہ عمل کروں گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عبداللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام اسدی حزامی- (اور ایک قول کے مطابق): عبیداللہ بن عبداللہ مقبول یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۳۴۳)۔

2072- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوْسُفَ الْمَرْوَرُوذِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ- الَّذِیْ كَانَ يَسْكُنُ الْجَزِيْرَةَ وَهُوَ سَابِقٌ- عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعَ طَعَامٍ اَوْ صَاعَ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ فَخَطَبَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فَقَالَ اِنِّیْ لاَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ وَّكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا ذَكَرَ النَّاسُ الْمُدَّيْنِ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم عید الفطر کے دن صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے جو اناج کا ایک صاع ہوتا تھا یا کھجور کا ایک صاع ہوتا تھا یا جَو کا ایک صاع ہوتا تھا یا کشمش کا ایک صاع ہوتا تھا یا پنیر کا ایک صاع ہوتا تھا' ہم اسی طرح ادائیگی کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے شام سے ہمارے پاس تشریف لائے' وہ اس وقت خلیفۂ وقت تھے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر لوگوں کو خطبہ دیا' انہوں نے صدقہ فطر کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی: میں یہ سمجھتا ہوں کہ شام کی گندم کے دومُد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس وقت لوگوں نے سب سے پہلے دومُد کا ذکر کیا۔

2073- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنِیْ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ وَقَالَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اناج کا ایک صاع۔

2074- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ

۲۰۷۲- هكذا اورده الدارقطني هنا من رواية ابي سعيد سابق' و قد مضى من غير وجه' و ياتي من وجهين آخرين عن عياض بن عبد الله...... به-و انظر في ترجمة سابق: ثقات ابن حبان (٦/٤٣٢)؛ و لسان الميزان (٣/٢-٣)-

۲۰۷۳- اخرجه مسلم في الزكاة (٢/٦٧٨) باب: زكاة الفطر على المسلمين من التمر و الشعير (٩٨٥)؛ و ابو داود في الزكاة (٢/١١٥-١١٦) باب: كم يودى في صدقة الفطر؛ و النسائي في الزكاة (٥/٥٣) باب: الشعير و (٥/٥١) باب: الزبيب؛ و ابن ماجه في الزكاة (١٨٢٩) باب: صدقة الفطر؛ و ابن خزيمة (٢٤١٨) من طريق داود بن قيس' به-

عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ مَا اَخْرَجْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَّا صَاعًا مِّنْ دَقِيْقٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ سُلْتٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ .قَالَ اَبُو الْفَضْلِ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَهُوَ مَعَنَا يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَحَدٌ لَا يَذْكُرُ فِيْ هٰذَا الدَّقِيْقَ .فَقَالَ بَلٰى هُوَ فِيْهِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں آٹے کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا گیہوں کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔

2075- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ اَشْرَسَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْاَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهُمْ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ زَبِيْبٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ صَاعٌ مِنْ اَقِطٍ صَاعٌ مِنْ دَقِيْقٍ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کے بارے میں انہیں یہ فرمایا تھا: یہ کشمش کا ایک صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا پنیر کا ایک صاع ہوگا یا آٹے کا ایک صاع ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن اشرس، کان حافظ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ انظر: تاریخ بغداد (۴/ ۳۲۷)۔

2076- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ الْخَوَارِزْمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صُهْبَانَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخْرِجُوا زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ .قَالَ وَطَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الْبُرُّ وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ وَالْاَقِطُ.

☆☆ مالک بن اوس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقۂ فطر میں اناج کا ایک صاع ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان دنوں ہمارا اناج گندم، کھجور، منقی اور پنیر ہوتا تھا۔

2077- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۲۰۷۴- اخرجه النسائي في الزكاة (۵/ ۵۲) باب: الدقيق' من طريق سفيان' به-و اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۶) باب كم يؤدي في صدقة الفطر؟ (۱۶۱۸)- ومن طريقه البيهقي في الكبرى (۴/ ۱۷۲)' عن مسدد عن يحيى القطان عن ابن عجلان' به-واخرجه ابو يعلى في مسنده (۱۲۲۷) عن ابي خيثمة عن يحيى بن سعيد القطان عن ابن عجلان' به-

۲۰۷۵- اورده الدارقطني هنا من وجه آخر عن ابن عيينة' به-

۲۰۷۶- ذكره الزيلعي (۲/ ۴۲۶) عن الدارقطني وحده' وقال: (عمر بن صهبان: قال احمد : ليس بشيء ،- وقال ابن معين: لا يساوي فلسًا وقال النسائي و الرازي و الدارقطني: متروك' اه-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2078- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ اَبِي حَيَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ذَكَرَ ثَعْلَبَةَ بْنَ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ اَوْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَدُّوا صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ .

☆☆ عبداللہ بن ثعلبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو یا نصف صاع گندم ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث' آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کرو۔

2079- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الْمُنْذِرِ السَّرَّاجُ الْاَصَمُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ اَوْ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَدُّوا عَنْ كُلِّ اِنْسَانٍ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ فَاَمَّا الْغَنِيُّ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ وَاَمَّا الْفَقِيرُ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطٰى . قَالَ يَزِيْدُ فَذَكَرْتُهُ لِجَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ النُّعْمَانِ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

☆☆ عبداللہ بن ثعلبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر انسان کی طرف سے گندم کا ایک صاع ہر چھوٹے اور بڑے' مذکر اور مؤنث' خوشحال اور غریب کی طرف سے (صدقۂ فطر) ادا کرو' جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا (یعنی اس کے مال کا) تزکیہ کر دے گا اور جہاں تک غریب آدمی کا تعلق ہے تو اس نے جو ادا کیا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اسے ادا کر دے گا۔

۲۰۷۸- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۲۷۱) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱٦۱۹) عن مسدد و سليمان بن داود العتكي' قالا: ثنا حماد بن زيد' به- واخرجه احمد (٥/ ٤۳۲) عن عفان عن حماد بن زيد' به-قلت: و اخرجه عبد الرزاق في العيدين (۳/ ۳٦۸) باب: زكاة الفطر (٥۷۸٥) عن ابن جريج عن ابن شهاب عن عبد الله بن ثعلبة عن النبي صلى الله عليه وسلم' نحوه- و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد (٥/ ٤۳۲)' و ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۷) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱٦۲۱)- وقال الزيلعي في نصب الراية (۲/ ٤۰۷): (وهذا سند صحيح قوي)- اه -وقد اخرجه الزهري عن ثعلبة بن عبد الله- او قال عبد الله بن ثعلبة- ابن صعير عن ابيه مرفوعاً- اخرجه عنه هكذا بكر بن وائل- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۷) باب من روى نصف صاع من قمح (۱٦۲۰)' و الحاكم في المستدرك (۲/ ۲۷۹)-و اخرجه يحيى بن جرجة عن الزهري عن عبد الله بن ثعلبة بن ابي صعير عن النبي صلى الله عليه وسلم - و ستاتي رواية ابن جرجة لهذه هنا- و ابن جرجة ليس بالقوي: قاله الدارقطني -قال الحكم (۳/ ۲۷۹): (وقد اخرجه اكثر اصحاب الزهري عنه عن عبد الله بن ثعلبة عن النبي صلى الله عليه وسلم - لم يذكروا اباه)- اه -قال الدارقطني في (العلل)- كما في نصب الراية (۲/ ٤۰۷-٤۰۸)-: (هذا حديث اختلف في اسناده و متنه: اما سنده فاخرجه الزهري' و اختلف عليه فيه: فاخرجه النعمان بن راشد عنه عن ثعلبة بن ابي صعير عن ابيه' و اخرجه بكر بن وائل عن الزهري عن عبدالله بن ثعلبة بن ابي صعير' و قيل: عن ابن عيينة عن الزهري عن ابن ابي صعير عن ابي هريرة- و قيل: عن سفيان بن حسين عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة- و قيل : عن عقيل و يونس عن الزهري عن سعيد مرسلاً- و اخرجه معمر عن الزهري عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه- و اما اختلاف متنه: ففي حديث سفيان بن حسين عن الزهري: (صاع من قمح)- و كذلك في حديث النعمان بن راشد عن الزهري عن ثعلبة بن ابي صعير عن ابيه: (صاع من قمح عن كل انسان)- و في حديث الباقين: (نصف صاع من قمح)- قال: و اصحها عن الزهري عن سعيد بن المسيب مرسلاً- انتهى كلامه)- و صحح احمد- رحمه الله- ارساله عن الزهري مرسلاً: كما في نصب الراية (۲/ ٤۰۹)- و راجع نصب الراية ايضاً (۲/ ٤۰۸-٤۱۰)-

۲۰۷۹- راجع لهذه الرواية و ما بعدها الكلام على الرواية السابقة-

2080- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِي صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَدُّوا صَاعًا مِّنْ قَمْحٍ- اَوْ قَالَ بُرٍّ- عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ.

☆☆ ثعلبہ بن ابوصعیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گندم کا ایک صاع ادا کرو (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث' آزاد اور غلام' خوشحال اور غریب کی طرف سے ادا کرو' جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ ان کا (یعنی ان کے مال کا) تزکیہ کر دے گا اور جہاں تک غریب لوگوں کا تعلق ہے تو اس نے جو ادائیگی کی ہے' اللہ تعالیٰ اسے اس سے زیادہ عطا کر دے گا۔

2081- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَاَمَّا الْفَقِيرُ فَيُغْنِيهِ اللّٰهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جہاں تک غریب کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے خوشحال کر دے گا''۔

2082- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَدُّوا صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ رَاْسٍ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثَى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ.

☆☆ زہری' ابن ابوصعیر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گندم کا ایک صاع صدقۂ فطر ادا کرو' ہر شخص کی طرف سے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا' آزاد ہو یا غلام' مذکر ہو یا مؤنث' جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں پاک کر دے گا اور جہاں تک غریب کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس سے زیادہ عطا کر دے گا' جو انہوں نے ادا کیا ہے۔

2083- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ اَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۲۰۸۲- اخرجه ابو داؤد في الزكاة (۱۱۶/۲ - ۱۱۷) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۱۹) حدثنا مسدد ... به-

۲۰۸۳- اخرجه ابو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) عن علي بن الحسن الدارابجردي عن عبد الله بن يزيد عن همام' به-

2084- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَامَ خَطِيبًا فَاَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ اَوْ عَنْ كُلِّ رَاْسٍ اَوْ صَاعَ قَمْحٍ.

☆☆ زُہری' عبداللہ بن ثعلبہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ہر چھوٹے اور بڑے' آزاد اور غلام کی طرف سے کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا' یہ ہر ایک شخص کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ (راوی کو یہاں کچھ الفاظ کے بارے میں شک ہے)

2085- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي صُعَيْرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً اَنَّهُ قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ . ثُمَّ قَالَ اُخْبِرْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صدقۂ فطر ادا کرنا ہر خوشحال اور غریب پر لازم ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے زہری کے حوالے سے یہ روایت سنائی گئی ہے۔

2086- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ قَالَ اَنْبَانِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جُرْجَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِي صُعَيْرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ قَبْلَ الْعِيدِ بِيَوْمٍ اَوِ اثْنَيْنِ فَقَالَ اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مُدَّانِ مِنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ اِنْسَانٍ اَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عید سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقۂ فطر میں گندم کے دو مُد ہر شخص کی طرف سے ادا کیے جائیں گے' یا اس کے علاوہ اناج کی کسی بھی قسم کا ایک صاع ادا کیا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن جرجۃ۔ لایعرف، حدث عن زہری بحدیث معروف قال ابن عدی: ارجوانہ لاباس بہ۔ قلت: ماحدث عنہ غیر ابن جریج۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۷/۱۶۶)۔

۲۰۸۴- اخرجه ابو داود في الزكاة (۲/ ۱۱۷) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۰) من حديث همام' به-

۲۰۸۵- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱۱) رقم (۵۷۶۱) عن معمر عن الزهري عن عبد الرحمن عن ابي هريرة' قال: (زكاة الفطر على كل حر وعبد' ذكر و انثى' صغير و كبير' غني و فقير-صاع من تمر' او نصف صاع من قمح)-قال معمر: و بلغني ان الزهري كان يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم' و من طريق عبد الرزاق اخرجه البيهقي في السنن (۴/ ۱۶۴)-

۲۰۸۶- ذكره الزيلعي (۲/ ۴۰۷) وقال: (ويحيى بن جرجة روى عنه ابن جريج - و قزعة ابن سويد: قال ابن ابي حاتم: سالت ابي عنه! فقال: شيخ- و قال الدارقطني: ليس بالقوي)- اه-

2087- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ حَدَّثَنِيْ سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ الْهَمْدَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَاْمُرُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ فَيَقُوْلُ هِيَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ حِنْطَةٍ اَوْ سُلْتٍ اَوْ زَبِيْبٍ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے صدقۂ فطر کی ادائیگی کا حکم دیا' انہوں نے فرمایا: یہ کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جَو کا ایک صاع ہوگا یا گندم کا ایک صاع ہوگا یا منقّی کا ایک صاع ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عتبہ بن عبداللہ بن عتبہ بن عبداللہ بن مسعود ھذلی، ابوعمیس۔ مصغر۔ مسعودی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۴۴۶۴)۔

2088- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ قَالَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ . كَذَا حَدَّثَنَاهُ مَرْفُوْعًا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کے بارے میں یہ فرمایا ہے' یہ ہر چھوٹے اور بڑے' آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا' جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

راوی نے اسے اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2089-وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ الْمَارِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ بِهٰذَا مَوْقُوْفًا قَالَ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف روایت کے طور پر منقول ہے اور یہ درست ہے۔

2090- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ

۲۰۸۷ - ساقه الدارقطني هنا من وجهين موقوفاً' و ساقه من وجه آخر مرفوعاً- قال الزيلعي (۲/۴۲۲): (والحارث مجروح' قال الدارقطني: الصحيح موقوف' ثم اخرجه عن عتبة بن عبد الله بن مسعود عن ابي اسحاق به موقوفاً- و قال في كتاب (العلل): هذا حديث يرويه ابو اسحاق' و اختلف عليه: فاخرجه ابو بكر بن عياش عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي' و قال فيه: (نصف صاع من بر) ثم اختلف عنه: فاخرجه ابو بكر محمد بن عبد الله بن غيلان البزار عن ابي بكر بن عياش' فوهم في رفعه' وغيره يرويه موقوفاً' و اخرجه ابو العميس عتبة بن عبد الله بن مسعود عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي' وقال فيه: (صاعاً من حنطة) و وقفه ايضاً و الصحيح موقوف- انتهى

۲۰۸۸- راجع ما قبله- و الظاهر من كلام الزيلعي ان هذه الرواية مقدمة على التي قبلها في ترتيب سياق الروايات عند الدارقطني هو الاولى بسياق الدارقطني للروايات-

۲۰۸۹- صوب الدارقطني و قفه هنا' و كذلك في العلل كما سبق نقله-

عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ زَبِيبٍ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ اَقِطٌ وَّعِنْدَهُ لَبَنٌ فَصَاعَيْنِ مِنْ لَبَنٍ .

☆☆ عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ صدقۂ فطر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
اس میں گندم کے دو صاع ہوں گے یا جَو کا ایک صاع ہوگا یا کھجور یا کشمش کا ایک صاع ہوگا' جس شخص کے پاس پنیر موجود نہ ہو بلکہ دودھ ہو' تو وہ دودھ کے صاع دیدے گا۔

2091- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ فَقِيرٍ وَّغَنِيٍّ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ .قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِي اَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام' مذکر اور مؤنث' چھوٹے اور بڑے' غریب اور امیر پر لازم ہے' جو کھجور کا ایک صاع ہوگا یا گندم کا نصف صاع ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: زہری نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2092- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ زَكَرِيَّا الصَّرِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعٍ مِّنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٍ مِّنْ دَقِيقٍ اَوْ صَاعٍ مِّنْ زَبِيبٍ اَوْ صَاعٍ مِّنْ سُلْتٍ .لَمْ يَرْفَعْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ غَيْرُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ہمیں ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس یہ موجود ہو' وہ گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع یا آٹے کا ایک صاع یا منقّی کا ایک صاع یا گندم کا ایک صاع (صدقۂ فطر کے طور پر) ادا کرے۔

یہ الفاظ سلمان بن ارقم نامی راوی نے نقل کیے ہیں اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

۲۰۹۰- قال الزيلعي (۲/ ٤٢٢): (اعله ابن الجوزي بالفضل بن مختار: قال ابو حاتم : يحدث بالاباطيل و هو مجهول)-اه-

۲۰۹۱- اخرجه عبد الرزاق في العيدين (۳/ ۳۱۱) باب: زكاة الفطر (٥٧٦١)-

و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد في مسنده (۲/ ۲۷۷) و البيهقي في الكبرى (٤/ ١٦٤)-

۲۰۹۲- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۲/ ٥٣) من طريق المصنف به- و سليمان بن ارقم متروك تقدمت ترجمته مرارا-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن احمد بن منصور بن اسماعیل، ابوحسن صوفی ویعرف بالبغوی، روی عنہ دارقطنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۹/۴)۔

2093- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ اَدُّوْا صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَّصَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہم لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے ادا کرو۔ (یہاں یہ روایت کے لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ادا کرو"۔

2094- حَدَّثَنَا اَبُوْ ذَرٍّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سَلَّامٍ الطَّوِيْلِ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ ذَكَرٍ وَّاُنْثَى يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ . سَلَّامٌ الطَّوِيْلُ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صدقۂ فطر ہر چھوٹے اور بڑے مذکر اور مؤنث یہودی اور عیسائی (غلام) آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کیا جائے گا جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا یا جو کا ایک صاع ہوگا۔

اس روایت کا راوی سلام طویل متروک الحدیث ہے۔

2095- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَبِيْصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ حُرٍّ

۲۰۹۳- اخرجه عبد الرزاق في العيدين (۳۱۸/۳) باب: زكاة الفطر (۵۷۸۵) عن ابي جريج به- و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد في مسنده (۴۳۲/۵)، و ابو داود في الزكاة (۱۱۷/۲) باب: من روى نصف صاع من قمح (۱۶۲۱) و قال الزيلعي في نصب الراية (۴۰۷/۲): (و هذا سند صحيح قوي)- اه-

۲۰۹۴- قال الزيلعي (۴۱۲/۲): (و من طريق الدارقطني اخرجه ابن الجوزي في (الموضوعات) و قال: زيادة اليهودي والنصراني فيه موضوعة انفرد بها سلام الطويل، و كانه تعمدها، و اغلظ فيه القول عن النسائي و ابن معين و ابن حبان- و قال في (التحقيق): قال ابن معين: لا يكتب حديثه، و ضعفه ابن معين جدا- و قال النسائي: متروك الحديث- و قال ابن حبان: يروي عن الثقات الموضوعات، كانه المتعمد لها- انتهى)- قلت: و روى عبد الرزاق في العيدين (۳۲۴/۳) باب: من يلقى عليه الزكاة (۵۸۱۲) عن رجل من اسلم عن داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس قال: يخرج الرجل زكاة الفطر عن مكاتبه و عن كل مملوك له، و ان كان يهوديا او نصرانيا- و في اسناده ضعفه و ابهام-

وَعَبْدٍ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَّأُنْثَى كَافِرٍ وَّمُسْلِمٍ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ عَنْ مُكَاتَبِيهِ مِنْ غِلْمَانِهِ .عُثْمَانُ هُوَ الْوَقَّاصِيُّ مَتْرُوكٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ ہر چھوٹے اور بڑے' مذکر اور مؤنث' آزاد اور غلام' کافر اور مسلمان کی طرف سے صدقۂ ادا کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ اپنے دو مکاتب غلاموں کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

اس روایت کا ایک راوی عثمان' یہ وقاصی ہے اور یہ متروک ہے۔

2096- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ يُطْعِمُ الرَّجُلُ عَنْ عَبْدِهِ وَإِنْ كَانَ مَجُوسِيًّا.

★★ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: آدمی اپنے غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا' خواہ وہ غلام مجوسی ہو۔

2097- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ لَوْ أَنَّكَ أَعْطَيْتَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ هَلِيلَجَ لَأَجْزَأَكَ.

★★ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اگر تم صدقۂ فطر میں ہلیلج (یہ ہندوستان کا مخصوص درخت ہے) ادا کرو تو یہ بھی جائز ہو گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزداد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن یزداد، ابومحمد کاتب، مروزی اصل، سمع ابا سعید اشج و محمد بن مثنی عنزی۔ روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۴/۳۵۵،۳۵۶)۔

2098- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَعْطِنِي مُدَّ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَعَا بِهِ فَجَاءَ بِهِ الْغُلَامُ فَأَعْطَانِيهِ فَأَرَيْتُهُ مَالِكًا فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ

۲۰۹۵- اعله الدارقطني بالوقاصي' قلت: و الحديث اخرجه البخاري في الزكاة (۱۵۰٤) باب: صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين' ومسلم في الزكاة (۹۸٤) باب: زكاة الفطر على المسلمين في التمر و الشعير وغيرهما' من طرق عن ابن عمر -رضي الله عنهما- ليس فيه ذكر الكافر مما يدل على نكارتها- و اما اخراج ابن عمر للزكاة عن مكاتبيه فروي عنه من غير وجه انه لم يكن يخرج عنهم الزكاة : فقال نافع: كان لابن عمر مكاتبان' وكان لا يودي عنهما زكاة الفطر- اخرجه عبد الرزاق في العبدين (۳/ ۳۲۳) باب: من يلقى عليه الزكاة (۵۸۰۵)' عن معمر عن ايوب عن نافع' به- و اخرجه عبد الرزاق (۵۸۰٦) عن عبد الله بن عمر عن نافع' مثله-واخرجه ابن ابي شيبة (۲۸/٤) عن حفص عن الضحاك عن نافع' به- و عن موسى بن عقبة عن نافع' به- و من طريق موسى- ايضاً- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱٦۱/٤)-

۲۰۹٦- اخرجه عبد الرزاق في الزكة (۳/ ۳۲٤) باب: من يلقى عليه الزكاة (۵۸۱۱)' عن ثور بن يزيد' به- و اخرجه وكيع عن ثور' به- اخرجه ابن ابي شيبة (٤/ ۲۸)- و اخرجه ابن جريج عن عطاء' بنحوه- اخرجه عبد الرزاق (۵۸۱٤)-

۲۰۹۷- هذا اسناد صحيح الى ابي حنيفة-

۲۰۹۸- اسناده صحيح موقوف-

قَالَ نَعَمْ هُوَ مُدُّ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ قَالَ لَمْ اُدْرِكِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهٰذَا الَّذِیْ يُتَحَرّٰى بِهٖ مُدُّ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .قُلْتُ بِهٰذَا تُعْطِى زَكَاةَ الْعُشُوْرِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ نُعْطِى بِهٖ .قُلْتُ فَاَرَادَ رَجُلٌ اَنْ يُعْطِىَ زَكَاةَ رَمَضَانَ وَكَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ بِمُدٍّ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ هٰذَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ لِيُعْطِ بِهٰذَا الْمُدِّ ثُمَّ لِيَزِدْ بَعْدُ مَا شَاءَ .

☆☆ بشر بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے درخواست کی کہ آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کا مُد (مخصوص پیمانہ) عطاء کریں' امام مالک نے وہ منگوایا' ایک غلام وہ لے کر آیا اور وہ اس نے انہیں دے دیا' میں نے امام مالک کو وہ دکھایا اور پوچھا: یہ وہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ نبی اکرم ﷺ کا مُد ہے' پھر انہوں نے فرمایا: یہ نبی اکرم ﷺ کا وہ مخصوص پیمانہ نہیں ہے جو آپ ﷺ خود استعمال کرتے تھے' بلکہ یہ اس کی پیمائش کے مطابق پیمانہ ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ اپنی زکوٰۃ' صدقات' کفارہ جات وغیرہ اسی کے ذریعے ادا کرتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم اسی کے حساب سے ادائیگی کرتے ہیں' میں نے کہا: ایک شخص صدقۂ فطر دینا چاہتا ہے یا قسم کا کفارہ مُد کے حساب سے دینا چاہتا ہے (جو اس سے بڑا ہوتا ہے تو کیا وہ ادا ہو جائے گا)؟ انہوں نے کہا: نہیں! اسے چاہیے کہ وہ اس مُد کے حساب سے ادائیگی کرے' پھر اس کے بعد جتنا مزید چاہے وہ دیدے۔

2099 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَشْقَرُ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِىُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ الْخُرَاسَانِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِىُّ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ كَمْ وَزْنُ صَاعِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَثُلُثٌ بِالْعِرَاقِيِّ اَنَا حَزَرْتُهُ .قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ خَالَفْتَ شَيْخَ الْقَوْمِ .قَالَ مَنْ هُوَ قُلْتُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَ قَاتَلَهُ اللّٰهُ مَا اَجْرَاَهُ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِبَعْضِ جُلَسَائِهٖ يَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدِّكَ وَيَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ عَمِّكَ وَيَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدَّتِكَ قَالَ اِسْحَاقُ فَاجْتَمَعَتْ اَصْعٌ فَقَالَ مَالِكٌ مَا تَحْفَظُوْنَ فِىْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُؤَدِّىْ بِهٰذَا الصَّاعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ الْاٰخَرُ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَخِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُؤَدِّىْ بِهٰذَا الصَّاعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ الْاٰخَرُ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا اَدَّتْ بِهٰذَا الصَّاعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .قَالَ مَالِكٌ اَنَا حَزَرْتُ هٰذِهٖ

۲۰۹۹- ذکرہ الزیلعی (۲/۴۲۸) ثم قال: (قال صاحب (التنقیح): اسنادہ مظلم' و بعض رجالہ غیر مشہورین' و المشہور ما اخرجہ البیہقی عن الحسین بن الولید القرشی' و ہو ثقۃ قال: قدم علینا ابو یوسف - رحمہ اللہ - من الحج' فقال: انی ارید ان افتح علیکم بابا من العلم اہمنی' ففحصت عنہ' فقدمت المدینۃ' فسالت عن الصاع؟ فقالوا: صاعنا ہذا صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - قلت لہم: ما حجتکم فی ذلک؟ فقالوا: نائیک بالحجۃ غدا' فلما اصبحت اتانی نحو من خمسین شیخا من ابناء المہاجرین و الانصار' مع کل رجل منہم الصاع تحت ردائہ' کل رجل منہم یخبر عن ابیہ و اہل بیتہ: ان ہذا صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' فنظرت فاذا ہو سواء' قال: فعیرتہ' فاذا ہو خمسۃ ارطال و ثلث' بنقصان یسیر' فرایت امرا قویا' فترکت قول ابی حنیفۃ - رضی اللہ عنہ - فی الصاع' و اخذت بقول اہل المدینۃ: ہذا ہو المشہور من قول ابی یوسف رحمہ اللہ - و قد روی ان مالکا ناظرہ' و استدل علیہ بالصیعان التی جاء بہا اولئک الرہط' فرجع ابو یوسف الی قولہ)- اہ -

فَوَجَدْتُهَا خَمْسَةَ اَرْطَالٍ وَّثُلُثًا .قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اُحَدِّثُكَ بِاَعْجَبَ مِنْ هٰذَا عَنْهُ اِنَّهُ يَزْعُمُ اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ وَّالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ فَقَالَ هٰذِهِ اَعْجَبُ مِنَ الْاُولٰى يُخْطِءُ فِى الْحَزْرِ وَيُنْقِصُ مِنَ الْعَطِيَّةِ لَا بَلْ صَاعٌ تَامٌّ عَنْ كُلِّ اِنْسَانٍ هٰكَذَا اَدْرَكْنَا عُلَمَاءَ نَا بِبَلَدِنَا .

☆☆ اسحاق بن سلمان بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! نبی اکرم ﷺ کے مخصوص صاع کاوزن کتنا تھا؟ توانہوں نے جواب دیا: عراقی رطل کے حساب سے پانچ رطل اور ایک رطل کا ایک تہائی حصہ میں نے اسے ناپا ہے میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ نے اپنے زمانے کے بزرگ کے خلاف فتویٰ دیا ہے انہوں نے دریافت کیا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: امام ابوحنیفہ! کیونکہ وہ تو یہ کہتے ہیں: یہ آٹھ رطل کا ہوتا ہے تو امام مالک غصے میں آ گئے اور بولے: اللہ تعالیٰ انہیں خراب کرے! انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیسی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے پھرانہوں نے وہاں بیٹھے ہوئے افراد میں سے ایک صاحب سے کہا: اے فلاں! تم اپنے جدامجد کا صاع لے کر آؤ' اے فلاں! تم اپنے چچا کا صاع لے کر آؤ' اے فلاں! تم اپنی دادی کا صاع لے کر آؤ۔

اسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں: وہاں مختلف صاع اکٹھے ہو گئے امام مالک نے فرمایا: تم لوگ اسے کس حساب سے محفوظ رکھتے ہو (یعنی اس کی نسبت کیا ہے)؟ تو ان صاحب نے بتایا: میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو ادائیگی کی تھی۔

دوسرے صاحب نے بتایا: میرے والد نے اپنے بھائی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو ادائیگی کی تھی۔

تیسرے نے کہا: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے انہوں نے اپنی والدہ کے حوالہ سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس صاع کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو ادائیگی کی تھی۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: جب میں نے اس کو ماپا تو یہ پانچ رطل اور ایک رطل کا ایک تہائی حصہ تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! میں آپ کو اُن کے (یعنی امام ابوحنیفہ کے) حوالے سے اس سے بھی زیادہ حیران کن بات بتاتا ہوں وہ یہ کہتے ہیں: صدقہ فطر میں نصف صاع ادائیگی کی جائے گی اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے تو امام مالک نے بتایا: یہ پہلے سے بھی زیادہ حیران کن بات ہے انہوں نے اسے ماپنے میں غلطی کی ہے اور ادائیگی میں کمی کر دی ہے نہیں! ہرانسان کی طرف سے مکمل صاع ادا کیا جائے گا ہم نے اپنے شہر (مدینہ منورہ) کے علماء کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے۔

2100- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

۲۱۰۰- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/۳۱۵) باب: زكاة الفطر (۵۷۷۲) عن ابن جريج به' و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا-قلت: فلعله نحوه من حديث جابر مرفوعاً اخرجه الطبراني في الاوسط (۷۶۶٤/ط: الحرمين) من حديث الليث بن حماد عن غورك بن الحضرمي: ابي عبد الله الجعفي' عن جعفر ابن محمد عن ابيه عن جابر مرفوعاً نحوه-قال الهيثمي في (المجمع) (۳/۸۱): (وفيه الليث بن حماد' و هو ضعيف)۔

صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان چھوٹے بڑے آزاد غلام پر لازم ہو گی جو گندم کے دومُد ہوں گے یا کھجور یا جَو کا ایک صاع ہوگا۔

2101–وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ گندم کے دومُد ہوں گے یا کھجور یا جَو کا ایک صاع ہوگا۔

2102– حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَلٰى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ نَفَقَتُكَ نِصْفُ صَاعِ بُرٍّ اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارا خرچ جس حساب سے جاری ہوگا' وہ گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

2103–وَعَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ اَنْبَاَنِىْ مَنْ اَدّٰى اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ.

☆☆ ابوقلابہ فرماتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ بات بتائی ہے' جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ادائیگی کی تھی انہوں نے گندم کا نصف صاع ادا کیا تھا۔

2104– حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ اَنْبَاَنِىْ رَجُلٌ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ اُدِّىَ اِلَيْهِ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ.

☆☆ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک صاحب نے بتایا ہے' انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دو آدمیوں کی طرف سے گندم کا ایک صاع ادا کیا تھا (یعنی ایک شخص پر نصف صاع کی ادائیگی لازم ہوتی ہے)۔

2105– حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّهُوَ اَمِيْرُ الْبَصْرَةِ فِىْ اٰخِرِ الشَّهْرِ اَخْرِجُوْا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَا هُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا فَعَلِّمُوْا اِخْوَانَكُمْ فَاِنَّهُمْ لَا

۲۱۰۱– اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱٤) باب: زكاة الفطر (۵۷٦۹) عن ابن جريج' به- و اخرجه ابن ابي شيبة (٤/ ۳٦) عن محمد بن بكر عن ابن جريج' به' وعزاه الهيثمي في (المجمع) (۳/ ۸۲) للطبراني في الكبير' ثم قال: (وفيه عبد الكريم ابو امية' و هو ضعيف)- اه-

۲۱۰۲– اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱۵) باب: زكاة الفطر (۵۷۷۳)- واخرجه ابن ابي شيبة (٤/ ۳٦) عن وكيع عن الثوري' به- واخرجه البيهقي في الكبرى (٤/ ۲۹۱) من طريق الحسن بن ابي الربيع عن عبد الرزاق' به- وقال البيهقي: (وهذا موقوف' و عبد الاعلى غير قوي الا انه اذا انضم الى ما قبله قويا فيما اجتمعا عليه)- اه-

۲۱۰۳– اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱٦) باب: زكاة الفطر (۵۷۷٦) عن الثوري' به- واخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱۵) باب: زكاة الفطر (۵۷۷٤)' عن معمر عن عاصم' به- و اخرجه ابن ابي شيبة (٤/ ۳٦) عن عبد الوهاب عن ابي قلابة' به-

۲۱۰٤– اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۳/ ۳۱۵) باب: زكاة الفطر (۵۷۷٤)' عن معمر به-

يَعْلَمُوْنَ اَنَّ هٰذِهِ الزَّكَاةَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى كُلِّ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى حُرٍّ وَمَمْلُوْكٍ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ.

☆☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب بصرہ کے گورنر تھے تو انہوں نے رمضان کے آخر میں یہ فرمایا: اپنے روزوں کی زکوٰۃ (صدقۂ فطر) ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہاں اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے افراد کون ہیں؟ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں! اور اپنے ساتھیوں کو اس کے بارے میں بتائیں' کیونکہ یہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ یہ وہ ادائیگی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مذکر اور مؤنث' آزاد اور غلام پر لازم قرار دی ہے' جو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع ہو گا' یا پھر گندم کا نصف صاع ہو گا۔

2106- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاسَ فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْبَصْرَةِ اَدُّوْا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ .قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَا هُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا فَعَلِّمُوْا اِخْوَانَكُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَرَضَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى.

قَالَ الْحَسَنُ وَقَالَ عَلِيٌّ اِنْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاجْعَلُوْهُ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ وَغَيْرِهٖ.

☆☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے بصرہ کے رہنے والو! تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو (یعنی صدقۂ فطر ادا کرو)۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں مدینہ منورہ سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی لوگ ہیں' وہ کھڑے ہو جائیں اور اپنے ساتھیوں کو اس کی تعلیم دیں' چونکہ یہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر میں نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام' مذکر اور مؤنث پر لازم قرار دی ہے۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ تمہیں خوشحالی عطاء کر دے تو تم گندم کا ایک صاع ادا کرو۔

2107- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ اَبُوْ سَلَمَةَ

٢١٠٥- اخرجه النسائي في الزكاة (٥/٥١) باب: مكيلة زكاة الفطر' عن محمد بن المثنى' به- ثم قال: (خالفه هشام' فقال: عن محمد بن سيرين)- اه- ثم اورده عن علي بن ميمون عن مخلد عن هشام عن ابن سيرين عن ابن عباس' به- ثم اورده عن قتيبة عن حماد عن ايوب عن ابي رجاء: سمعت ابن عباس' به- وقال: (هذا اثبت الثلاثة)- اه- و اخرجه ابو داود في الزكاة (٢/١١٧-١١٨) باب: من روى نصف صاع من قمح (١٦٢٢) عن ابن المثنى عن سهل بن يوسف عن حميد: اخبرنا الحسن قال: خطب ابن عباس...... فذكره-

٢١٠٦- اخرجه النسائي في العيدين (٣/١٩١) باب: حث الامام على الصدقة في الخطبة' و في الزكاة (٥/٥٢) باب: الحنطة' عن علي بن حجر عن يزيد بن هارون' به-

وَاَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِاِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يُؤَدِّىْ قَبْلَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا تھا' لوگوں کے نمازِ عید ادا کرنے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیا جائے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود عید سے ایک یا دو دن پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن داود بن محمد بن منکدر، ابومحمد مدنی، منکدری، لا باس بہ، تکلموا فی سماعہ من معتمر، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ص ۲۳۷) (ت ۱۲۳۹)۔

2108- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَكَاةَ الْفِطْرِ وَقَالَ اَغْنُوْهُمْ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ . وَقَالَ يُوْسُفُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم قرار دی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آج کے دن تم ان (غریب لوگوں) کو خوشحال کر دو۔

یوسف نامی راوی نے لفظ زکوٰۃ کی بجائے لفظ صدقہ نقل کیا ہے۔

2109- حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا الْفَيْضُ بْنُ وَثِيْقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَصَرِیُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے' آدمی نماز کے لیے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن مکرم بن حسان ابوعلی بزار، سمع شبابۃ بن سوار وروح بن عبادۃ وہاشم بن قاسم وغیرھم، وروی عنہ قاضی محاملی وغیرہ۔ قال خطیب: کان ثقۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 274ھ میں ہوا۔ انظر: تاریخ

بغداد (۴۳۲/۷)۔

○ فیض بن وثیق بن یوسف بن عبداللہ بن عثمان بن ابی عاص، ثقفی بصری قدم بغداد وحدث بها، قال ابن معین: کذاب خبیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۹۸/۱۲)، ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۴۴۴/۵)۔

○ محمد بن ثابت عصری۔ قال ابوزرعۃ: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۸۶/۶)۔

2110- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ ہدایت کی ہے' لوگوں کے نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

2111- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِى الْحَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يَخْرُجَ حَتّٰى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے' آدمی نمازِ عید ادا کرنے کے لیے اس وقت تک نہ جائے جب تک کچھ کھا نہ لے اور صدقۂ فطر ادا نہ کر دے۔

2112- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسٰى الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ وَّالْوُضُوْءِ رِطْلَيْنِ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ ـ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مَنْصُوْرٍ غَيْرُ صَالِحِ الطَّلْحِيِّ وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ بات سنت ہے' غسل جنابت ایک صاع پانی کے ذریعے کیا جائے' وضو دو رطل پانی کے ذریعے کیا جائے' ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

منصور نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کو صرف صالح نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص ضعیف ہے۔

2113- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّوَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (٢٥/٣) عن عبد الرحيم بن سليمان عن حجاج به- وروى عبد الرزاق في المصنف (٣٢٨/٢) باب تلقي الزكاة (٥٨٣٤) عن ابن جريج اخبرني عطاء انه سمع ابن عباس يقول: (ان استطعتم فالقوا زكاتكم امام الصلاة او بين يدي الصلاة) يعني: صلاة الفطر-

اعله الدارقطني بصالح بن موسى الطلحي و قد سبقت ترجمته-

تقدم وقد ضعفه البيهقي راجع نصب الراية (٤٣٠/٢)-

غَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ مُوْسَى بْنُ نَصْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَتَوَضَّأُ بِرَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ثَمَانِيَةِ اَرْطَالٍ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رطل (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع یعنی آٹھ رطل پانی کے ذریعے غسل کرتے تھے۔

2114- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلٰى ذَكَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ بِمُدٍّ رَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِصَاعٍ ثَمَانِيَةِ اَرْطَالٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد یعنی دو رطل (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے ایک صاع یعنی آٹھ رطل پانی کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

2-باب فِيْ اَوَامِرِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

باب2: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات

2115- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِدْرِيْسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْمُبَارَكِيُّ بِالْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا وَيَبْكِي وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ شِدَّةِ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَاِنَّهُ اَبُوْ وَلَدِكِ . قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْمُرُنِيْ بِهِ قَالَ اِنَّمَا اَنَا شَافِعٌ . قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر غلام تھا' اس کا نام مغیث تھا' وہ منظر اب بھی میری نگاہ میں ہے وہ شخص اس عورت کے پیچھے روتا ہوا جا رہا تھا' اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! کیا آپ کو حیرانگی نہیں ہوتی کہ مغیث' بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے' اور بریرہ مغیث

۲۱۱۴- ضعفه البيهقي: كما في نصب الراية (۲/ ۴۳۰)' و قد سبق-

۲۱۱۵ - اخرجه الدارمي (۲/ ۱۶۹- ۱۷۰)' و ابن حبان (۴۲۷۳)' من حديث خالد بن عبد الله ' به- و اخرجه البخاري في الطلاق (۵۲۸۳) باب: شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم في زوج بريرة' و النسائي في آداب القضاة (۸/ ۲۴۵-۲۴۶) باب: شفاعة الحاكم للخصوم قبل الحكم' و ابن ماجه في الطلاق (۲۰۷۵) باب: خيار الامة اذا اعتقت' من حديث عبد الوهاب الثقفي عن خالد الحذاء' به- و اخرجه بن سلمة عن خالد الحذاء' به- اخرجه ابو داود في الطلاق (۲۲۳۱) باب: في المملوكة تعتق و هي تحت حر او عبد-

کو کتنا ناپسند کرتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے یہ فرمایا تھا: تمہیں اس کے ساتھ شادی برقرار رکھنی چاہیے' کیونکہ یہ تمہارے بچوں کا باپ ہے' اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سفارش کر رہا ہوں تو اس عورت نے عرض کی: پھر مجھے اس کے ساتھ تعلق برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ادریس بن عبدرحیم مبارکی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جامع فی جرح وتعدیل (۱/۶۱)۔

3-بَابٌ فِيْ جِزْيَةِ الْمَجُوْسِ وَمَا رُوِيَ فِيْ اَحْكَامِهِمْ.

باب 2: مجوسیوں کا جزیہ اور ان کے احکامات کے بارے میں جو روایات منقول ہیں

2116- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ بَجَالَةَ يَقُوْلُ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ اقْتُلُ كُلَّ سَاحِرٍ وَّفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنَ الْمَجُوْسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ وَجَعَلْنَا نُفَرِّقُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ حَرِيْمَتِهِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيْرًا وَدَعَا الْمَجُوْسَ فَعَرَضَ السَّيْفَ عَلٰى فَخِذِهِ فَاَلْقَوْا وِقْرَ بَغْلٍ اَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ وَرِقٍ- يَعْنِيْ فِضَّةً- وَاَكَلُوْا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ وَّلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ اَهْلِ هَجَرَ .

★★ مجالد بیان کرتے ہیں: میں جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا جو حضرت احنف بن قیس کے چچا ہیں' ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا' یہ ان کے انتقال سے ایک سال پہلے کی بات ہے (اس میں یہ تحریر تھا:)

تم ہر جادوگر کو قتل کر دو اور مجوسیوں میں سے جس شخص نے اپنی سگی رشتے دار عورت کے ساتھ شادی کی ہو' ان کے درمیان علیحدگی کروا دو اور انہیں زمزمہ سے منع کر دو۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے تین جادوگروں کو قتل کروا دیا' ہم نے ہر آدمی کی ایسی بیوی سے علیحدگی کروا دی جس کے ساتھ

۲۱۱۶- اخرجه الشافعي في (الرسالة) (فقرة رقم / ۱۱۸۳): اخبرنا سفيان...... به-و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (۱۳/۳۶۸) كتاب الجزية' باب: اخذ الجزية من المجوس (۱۸٤۸۹) ' و في الكبرى (۸/۱۳۶)- و قال الشافعي في (الام) (٤/۱۷۴): حديث بجالة متصل ثابت' لانه ادرك عمر' و كان رجلا في زمانه' كاتبا لعماله' و قد روي من حديث الحجاز حديثان منقطعان باخذ الجزية من المجوس)- الخ-و اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/۱۸۰) باب: قتل الساحر (۱۸۷٤۶) عن معمر بن عيينة عن عمرو بن دينار' به- و اخرجه احمد (۱/۱۹۰-۱۹۱) ' و البخاري في الجزية (۶/۲۵۷) باب: الجزية و الموادعة مع اهل الذمة و الحرب (۳۱۵۶) ' و ابو داؤد في الامارة (۱۶۸/۳) باب: في اخذ الجزية من المجوس (۳۰٤۳) ' و الترمذي في السير (٤/۲۵) باب: ما جاء في اخذ الجزية من المجوس (۱۵۸۷) ' عن سفيان' به-

نکاح کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' پھر انہوں نے بہت سا کھانا تیار کروایا اور مجوسیوں کی دعوت کی' انہوں نے اپنی تلوار اپنے زانوں کے اوپر رکھی' ان لوگوں نے ایک خچر کے وزن جتنا یا دو خچر کے وزن جتنی چاندی وہاں رکھ دی اور انہوں نے زمزمہ کے بغیر کھانا کھایا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے اس وقت تک جزیہ وصول نہیں کیا' جب تک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی نہیں دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

2117- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ- كَذَا قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ- قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مَنَاذِرَ فَقَدِمَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَخْبَرَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخَذَ مِنْ مَجُوْسِ اَهْلِ هَجَرَ الْجِزْيَةَ فَخُذْ مِنْ مَجُوْسِ مَنْ قِبَلَكَ الْجِزْيَةَ .حَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

☆☆ ابومعاویہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا' ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا:) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا' اس لیے تم بھی اپنے علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو۔

اس روایت کا راوی حجاج مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خضر بن محمد بن شجاع جزری، ابومروان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص ۲۹۷ (ت ۱۷۳۰)۔

2118- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَجَالَةَ قَالَ لَمْ يَاْخُذْ عُمَرُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخَذَهَا مِنْهُمْ .قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ جَالِسًا بِبَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ خَرَجَا فَقُلْتُ مَاذَا قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْكُمْ فَقَالَا الْاِسْلَامُ اَوِ الْقَتْلُ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَتَرَكُوْا قَوْلِىْ.

۲۱۱۷- اخرجه الترمذي في السير (۴/ ۱۲۴) باب: ما جاء في اخذ الجزية من المجوس (۱۵۸۶)' عن احمد بن منيع عن ابي معاوية' عن الحجاج بن ارطاة عن عمرو' به- و قال الترمذي: حديث حسن - قلت: و ابن ارطاة مدلس' و قد عنعنه' و لم يصرح بالسماع-

۲۱۱۸- اخرجه ابو داود في الخراج (۳/ ۱۶۵- ۱۶۶)' باب: في اخذ الجزية من المجوس (۳۰۴۴)' عن محمد بن مسكين اليمامي' ثنا يحيى بن حسان' ثنا هشيم' به- و من طريقه البيهقي في سننه (۹/ ۱۹۰) كتاب الجزية' باب المجوس اهل كتاب و الجزية توخذ منهم- و قشير بن عمرو: ذكره ابن حبان في الثقات' وجهله ابن القطان - ينظر: الثقات لابن حبان (۷/ ۲۴۸)' تهذيب التهذيب (۸/ ۳۷۸)-

☆☆ بجالہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پہ بیٹھا ہوا تھا' دو آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' پھر وہ دونوں باہر نکل آئے تو میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم دونوں کے بارے میں کیا فیصلہ دیا ہے؟ تو ان دونوں نے بتایا: (یہ فیصلہ دیا ہے) یا ہم اسلام قبول کرلیں یا قتل ہو جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تو لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیان کو اختیار کرلیا اور میری روایت کو ترک کر دیا۔

2119- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بَجَالَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ يُرِيدُ اَنْ يَاْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخَذَهَا مِنْ مَّجُوْسِ هَجَرَ.

☆☆ بجالہ تمیمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کرنا چاہتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ہجر'' سے تعلق رکھنے والے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

2120- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ الْبَزَّازُ الْوَاسِطِيُّ سَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ اَخَذُوا الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ مَا اَخَذْتُهَا مِنْهُمْ وَتَلَا قَوْلَهُ تَعَالٰى (قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ)

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر میں نے اپنے ساتھیوں کو مجوسیوں سے جزیہ وصول کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ان سے اسے وصول نہ کرتا۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (یعنی اس آیت کے حکم سے وصول نہ کرتا):

''اور تم اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے وہ اسے حرام نہیں سمجھتے ہیں''۔

یہ آیت کے آخر تک ہے:

''یہاں تک کہ وہ جزیہ ادا کریں جبکہ وہ بے عزت ہوں''۔

۲۱۱۹- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱۰/ ۱۷۹-۱۸۱) باب: قتل الساحر (۱۸۷۴۵، ۱۸۷۴۶، ۱۸۷۴۸)-

۲۱۲۰- ذكره السيوطي في الدرالمنثور (۳/ ۴۱۲) في تفسير سورة التوبة و عزاه لابن المنذر-

كِتَابُ الصِّيَامُ

روزے کا بیان

1- باب

بلاعنوان

2121- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَتِيْقٍ الْعَبْسِىُّ بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَ ى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنِّىْ رَاَيْتُهُ فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ .تَفَرَّدَ بِهٖ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ چاند دیکھنے کے لیے نکلے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: میں نے بھی چاند دیکھ لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔
ابن وہب سے نقل کرنے کے حوالے سے اس روایت کو مروان بن محمد نے نقل کیا ہے' جو منفرد ہیں اور یہ راوی ثقہ ہیں۔

•••——•••——•••

رؤیتِ ہلال کی گواہی

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: رمضان کے پہلی کے چاند کو دیکھنے کے بارے میں ایک عادل شخص کی گواہی بھی قبول کی جائے گی جبکہ آسمان میں کوئی علت موجود ہو لیکن اگر آسمان میں کوئی علت موجود نہ ہو' تو صرف عمومی گواہی قبول کی جائے گی (یعنی جو زیادہ افراد نے دی ہو) البتہ شوال کے پہلی کے چاند کے بارے میں اور ذوالحج کے چاند کے بارے میں دو عادل گواہوں کی گواہی ضروری ہے۔ ایسے گواہ کہ ان جیسے گواہوں کی گواہی حقوق میں قبول کی جاسکتی ہو' اگر آسمان میں کوئی علت

۲۱۲۱- اخرجه البيهقي في المعرفة (۲۴۵/۶) كتاب الصيام' باب: الشهادة على رؤية الهلال (۸۶۱۲) من طريق الدارقطني ...... به- و اخرجه الدارمي في سننه (۴/۲) في الصوم' باب: الشهادة على رؤية هلال رمضان' عن مروان ابن محمد' به- و من طريق الدارمي اخرجه ابو داود في الصوم (۳۰۲/۲) باب: في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان (۲۳۴۲)' و ابن حبان في صحيحه (۲۳۱/۸) في الصوم (۳۴۴۷)' و البيهقي في الكبرى (۲۱۲/۴)- ولم ينفرد به مروان بن محمد عن ابن وهب' كما ذكر الدارقطني' بل تابعه هارون بن سعيد الايلي عن ابن وهب' به-اخرجه الحاكم في الصوم (۴۲۳/۱) باب: قبول شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان' و البيهقي في الكبرى (۲۱۲/۴)- وقال الحاكم: (صحيح على شرط مسلم)-

ل وغیرہ) موجود ہو۔

امام مالک' سفیان ثوری' امام اوزاعی' لیث' حسن بن حیی' عبیداللہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہم (یہ سب حضرات) فرماتے ہیں: ان کے پہلی کے چاند کے بارے میں اور شوال کے بارے میں دو عادل لوگوں کی گواہی ضروری ہے۔ امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ نے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' اگر رمضان کے پہلی کے چاند کے بارے میں ایک عادل شخص گواہی دے دیتا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں اسے قبول کرلوں گا کیونکہ اس بارے میں ایک اثر بھی منقول ہے اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے' قیاس یہ کہتا ہے' اس بارے میں دو گواہوں کی گواہی قبول کی جائے' اس لیے میں عیدالفطر کے بارے میں دو عادل گواہوں واہی قبول کروں گا۔

2122- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ حْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2123- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا عَرُ بْنُ كِدَامٍ وَّاَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمَدِيْنَةَ وَبِهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ سٍ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلٰى وَالِيْهَا فَشَهِدَ عِنْدَهُ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ هِلَالِ رَمَضَانَ فَسَاَلَ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ادَتِهٖ فَاَمَرَاهُ اَنْ يُّجِيْزَهُ وَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى رُؤْيَةِ رَمَضَانَ . قَالَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُجِيْزُ شَهَادَةَ الْاِفْطَارِ اِلَّا بِشَهَادَةِ يْنِ .تَفَرَّدَ بِهٖ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْاُبُلِّيُّ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ .

★★ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں موجود تھا' وہاں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس اللہ عنہم بھی موجود تھے' ایک شخص وہاں کے گورنر کے پاس آیا اور اس نے چاند دیکھنے کی گواہی دی (یعنی رمضان کا چاند دیکھنے تو گورنر نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے اس شخص کی گواہی کے بارے میں دریافت تو ان دونوں نے کہا کہ اس کی گواہی کو برقرار رکھا جائے' پھر ان دونوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا چاند دیکھنے کے بارے میں ایک شخص کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

ان دونوں حضرات نے یہ بات بھی بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے چاند کے بارے میں دو آدمیوں کی ی قبول کیا کرتے تھے۔

ر اختلاف العلماء' از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی

اخرجه ابو داود في سننه في الصوم (۲/۳۰۲) باب: في شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان (۲۳٤۲)-

اخرجه الطبراني في الاوسط (۵۲۵۳) عن محمد بن احمد بن ابي خيثمة قال: نا يحيى بن عياش...... به- وقال: (لم يروه عن مسعر ملص) -قال صاحب (التنقيح) - كما في نصب الراية (۲/٤٤٤)

اس روایت کو نقل کرنے میں ابواسمٰعیل حفص نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمر ابلی، قال ابن عدی: احادیثہ کلھا اما منکرۃ متن او سند؛ وھو ی ضعف اقرب۔ وامام ابوحاتم فرماتے کان شیخاً کذاباً۔ وقد وھم ابن حبان فجعل ابلی ھو حطی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ دین ذہبی (۳۲۴/۲)۔

2124- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْ بْنُ مَهْدِيّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَ وَسَلَّمَ) يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُوْمُ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْ ثُمَّ صَامَ .هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے چاند کا جتنا اہتمام کرتے تھے پھر آپ چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے اگر بادل چھائے ہوئے ہوتے تو آپ تیس دن کی گنتی پوری کرتے اور پھر روزے رکھنا شروع کر تھے۔

اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

2125- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ سُلَ بْنُ حَيَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ كُلُوْا .فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّي صَائِمٌ .فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ صلہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کے لیے بکری کا بھنا ہوا گوشت

۲۱۲۴- اخرجه ابو داود في الصوم (۳۰۷/۲) باب: اذا اغمي الشهر (۲۳۲۵) عن احمد ابن حنبل عن ابن مهدي ...... به- و هو في الامام احمد -رحمه الله- (۱۴۹/۶)-و اخرجه الحاكم (۴۲۳/۱)، و البيهقي في الكبرى (۲۰۶/۴)، و ابن حبان في صحيحه (۱۴۴ طريق ابن مهدي، به- و اخرجه اسد بن موسى عن معاوية بن صالح، به- اخرجه ابن الجارود (۳۷۷)- وقال الحاكم : (صحيح على الشيخين)، ووافقه الذهبي-

۲۱۲۵- اخرجه ابو داود في الصوم (۳۱۰/۲) باب: كراهية صوم يوم الشك (۲۳۳۴)، و الترمذي في الصوم (۷۰/۳) باب: ما كراهية صوم يوم الشك (۶۸۶)، و النسائي في الصوم (۱۵۳/۴) باب: صيام يوم الشك، و ابن ماجه في الصيام (۵۲۷/۱) باب: ما صيام يوم الشك (۱۶۴۵)، من طريق ابي سعيد الاشج، به- و اخرجه ابن ابي شيبة عن ابي خالد الاحمر به-و من هذا الوجه الحاكم (۴۲۳/۱، ۴۲۴)، و البيهقي في الكبرى (۲۰۸/۴)- و علقه البخاري في الصوم (۱۴۳/۴)- و قال الترمذي: (حديث حسن صح العمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و من بعدهم من التابعين، و به يقول: سفيان الثوري ابن انس و عبد الله بن المبارك و الشافعي و احمد و اسحاق؛ كرهوا ان يصوم الرجل اليوم الذي يشك فيه- وراى اكثرهم: ان صا من شهر رمضان ان يقضي يوماً مكانه)- اه-قال الزيلعي في نصب الراية (۴۴۲/۲): (وقال ابن عبد البر: هذا حديث مسند عند يختلفون في ذلك، و وهم القاضي شمس الدين في (الغاية) فعزاه للبخاري و مسلم، و مسلم لم يروه، و البخاري انما ذكره تعليقاً انه قلد سبط ابن الجوزي في ذلك)- اه-

گیا اور انہوں نے کھانے کے لیے کہا تو ایک شخص پیچھے ہٹ گیا' تو آپ نے فرمایا: جو شخص اس دن روزہ رکھے (جس دن رمضان کے روزے کا شک ہو) تو اس نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن حیان ازدی، ابوخالد احمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کرجاتے ہیں۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ص (۴۰۶) (ت ۲۵۶۲)۔

2126- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ دِيْنَارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ صَوْمِ سِتَّةِ اَيَّامٍ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى وَاَيَّامِ التَّشْرِيْقِ .الْوَاقِدِيُّ غَيْرُهُ اَثْبَتُ مِنْهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن کے روزے رکھنے سے منع کیا ہے: (وہ دن جس کے بارے میں شک ہو) عیدالفطر کا دن' عیدالاضحیٰ' تشریق کے ایام۔

اس حدیث کے راویوں میں واقدی کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن خالد بن دینار مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قال یعقوب بن شیبۃ: ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۱۱/۳)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۱۷۹۰)۔

2127- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَارَى النَّاسُ فِيْ

۲۱۲۶- قال البیہقي في المعرفة (۶/۲۳۹) (۸۵۹۲): (واخرجه الواقدي باسناده له عن سعید المقبري عن ابي هريرة مرفوعاً و الواقدي ضعیف)- اھ-وورد الحدیث من وجه آخر: فاخرجه البیہقي في المعرفة (۶/۲۳۹) في الصیام' باب: الصوم لرؤية الهلال (۸۵۹۰-۸۵۹۲) من حدیث ابي عباد: عبد الله بن سعید المقبري' عن ابيه عن ابي هريرة' به- و من هذا الوجه اخرجه البزار (۱/۴۹۸- كشف) رقم (۱۰۶۶)- ثم قال البیہقي: (وهذا مما ينفرد به ابو عباد' و هو غير محتج به)- اھ-قلت: عبد الله بن سعید المقبري: تركه الدارقطني وغيره' و كذبه يحيى القطان' وقال ابن معين: ليس بشيء- ينظر: تهذيب التهذيب (۵/۲۳۸)- و عزاه الزيلعي في نصب الراية (۴۴۲/۲-۴۴۳) للبزار من هذا الوجه- قال الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۱۰۳/۳): (اخرجه البزار' و فيه: عبد الله بن سعيد المقبري: و هو ضعيف)- اھ-

۲۱۲۷- اخرجه الطبراني في (معجمه) من طريق حازم بن ابراهيم' به؛ كما في نصب الراية ۴۴۲)-

هِلَالِ رَمَضَانَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ الْيَوْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ غَدًا فَجَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَزَعَمَ اَنَّهُ قَدْ رَآهُ فَقَالَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ ـ فَاَمَرَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِلَالًا فَنَادَى فِی النَّاسِ صُوْمُوْا ثُمَّ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا وَلَا تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ يَوْمًا ـ تَابَعَهُ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِیْ ثَوْرٍ وَزَائِدَةُ وَالثَّوْرِیُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى عَنْهُ وَقِيْلَ عَنْ اَبِیْ عَاصِمٍ ـ وَاَرْسَلَهُ اِسْرَائِيْلُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَابْنُ مَهْدِیٍّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِیِّ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رمضان کے چاند کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا' بعض نے کہا: آج نظر آ جائے گا' بعض نے کہا: کل نظر آ جائے گا' ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے درمیان اعلان کرا دیں کہ وہ روزہ رکھیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے (چاند کو) دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزہ رکھنا ختم کر دو۔

اگر تم پر بادل چھا جائیں تو تیس دن کی گنتی پوری کرو' روزے رکھنا شروع کرو اور اس سے ایک دن پہلے روزہ نہ رکھو۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلم بن قتیبة شعیری، ابوقتیبة خراسانی، نزیل بصرة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (ت ۲۴۸۴)۔

2128- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ رَاَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ ـ قَالَ تَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ قَالَ نَعَمْ ـ قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ فِی

۲۱۲۸- اخرجه الترمذي في الصوم (۳ / ۷۴) باب: ما جاء في الصوم بالشهادة (۶۹۱) عن محمد بن اسماعيل عن محمد بن الصباح' حدثنا الوليد بن ابي ثور' به- و ابو داود رقم (۲۳۴۰): حدثنا محمد بن بكار بن الريان' حدثنا الوليد' به- و قال الترمذي: (حديث ابن عباس فيه اختلاف- وروى سفيان الثوري وغيره عن سماك عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً- و اكثر اصحاب سماك رووا عن سماك عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً- و العمل على هذا الحديث عند اكثر اهل العلم- قالوا: تقبل شهادة رجل و احد في الصيام- و به يقول ابن المبارك و الشافعي و احمد و اهل الكوفة- قال اسحاق: لا يصام الا شهادة رجلين- و لم يختلف اهل العلم في الافطار انه لا يقبل فيه الا شهادة رجلين)- اه -والحديث اخرجه البغوي في شرح السنة (۱۷۲۴) من طريق الوليد ايضا-

النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے چاند دیکھا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

2129- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُورِينَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ .وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ الْهِلَالَ .فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ .قَالَ نَعَمْ .قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ فِي النَّاسِ اَنْ يَصُومُوا غَدًا .الْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں' اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

اس حدیث کا مفہوم (پہلے والی روایت کے) مفہوم کے قریب ہے۔

<u>راویانِ حدیث کا تعارف:</u>

○ عمر بن حسین بن سورین ابو حفص قطان، من اھل دیر عاقول، روی عنہ دارقطنی وغیرہ۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/ ۲۲۷)۔

2130- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2131- حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

۲۱۲۹- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/ ۷۵٤، ۷۵۵) باب: في شهادة الواحد على روية هلال رمضان (۲۳٤۰) و الترمذي في الصوم (۲/ ۹۹) باب: ما جاء في الصوم بالشهادة (٦۹۱) و النسائي في الصيام (٤/ ۱۳۲) باب: قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان' و ابن الجارود في المنتقى (۳۸۰)' و ابو يعلى رقم (۲۵۲۹)' و ابن حبان (۳٤٤٦)' و الحاكم (۱/ ٤۲٤)' و الطحاوي في المشكل (۱ ٤۸۲: ٤۸۳)' و البيهقي (٤/ ۲۱۱)- و ابن خزيمة (۱۹۲٤) من حديث الحسين بن علي الجعفي' به- و اما طريق ابي اسامة عن زائدة' فسياتي في الحديث التالي- و قال ابو داود: (اخرجه جماعة عن سماك عن عكرمة مرسلاً)-اه- و انظر الحديث السابق ايضاً-

۲۱۳۰- اخرجه ابن ماجه في الصيام (۱/ ۵۲۹) باب: ما جاء في الشهادة على روية الهلال (۱٦۵۲)' و ابن خزيمة (۱۹۲۳)' من حديث ابي اسامة...... به-

مُوْسٰی حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ الْهِلَالَ ۔فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔قَالَ نَعَمْ ۔فَنَادٰى اَنْ صُوْمُوْا ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا کہ لوگ روزہ رکھیں۔

2132- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ لَيْلَةَ هِلَالِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ ۔فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ ۔فَنَادٰى فِي النَّاسِ اَنْ صُوْمُوْا ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رمضان کے چاند والی رات میں ایک شخص آیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے چاند دیکھ لیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا: تم لوگ روزہ رکھو۔

اس روایت کو شعبہ نامی راوی نے ثوری سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بکار بن زبیر عیشی- صیرفی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ووحد ابن حبان بینه و بین محمد بن بکار بن ریان ہاشمی' ان کا انتقال 237ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۴۷)۔

2133-وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الثَّوْرِيِّ مُرْسَلًا ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا

۲۱۳۱- اخرجه النسائي في الصيام (۴/۱۳۱- ۱۳۲) باب: (قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان' و ذكر الاختلاف فيه على سفيان في حديث سماك)' عن محمد بن عبد العزيز بن ابي رزمة' اخبرنا الفضل بن موسى ... به- ثم اورده من طريق ابي داود عن سفيان عن سماك عن عكرمة مرسلاً -ومن طريق عبد الله- و هو ابن المبارك- عن سفيان عن سماك عن عكرمة مرسلاً - وقال: (و هذا اولى بالصواب' لان سماكاً كان يلقن فيتلقن' و ابن المبارك اثبت في سفيان من الفضل)- وقوله هذا لم يرد في المطبوع من سننه' و انما نقلته من الزيلعي في نصب الراية (۲/۴۴۳- ۴۴۴)' و قال الزيلعي عقبه: (قال الحافظ محمد بن عبد الواحد: رواية زائدة و حازم بن ابراهيم البجلي مما يقوي رواية الفضل الشيباني' و قد رايت ابن المبارك يروي كثيراً من حديث صحيح فيوقفه- انتهى)- قلت: و الارسال في هذا الحديث جماعة' ذكر منهم هنا: ابو داود' و الترمذي' و النسائي' و الدارقطني- و الحديث اخرجه الحاكم (۱/۴۲۴) ايضاً من حديث الفضل ابن موسى' به-

۲۱۳۲- اخرجه الحاكم في المستدرك في الصوم (۱/۴۲۴) قال: حدثنا عبد الباقي بن قانع ... به-

عَمْرُو بْنُ حَكَّامٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا شَهِدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ رَاَى الْهِلَالَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ . قَالَ نَعَمْ . فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُفْطِرُوْا.

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کی گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عیدالفطر کریں۔

2134- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَاَرَادُوْا اَنْ لَّا يَصُوْمُوْا وَاَنْ لَّا يَقُوْمُوْا فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ مِنَ الْحَرَّةِ فَشَهِدَ اَنَّهُ رَاَى الْهِلَالَ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ . قَالَ نَعَمْ . وَشَهِدَ اَنَّهُ رَاَى الْهِلَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ اَنْ يَّقُوْمُوْا وَاَنْ يَّصُوْمُوْا . لَمْ يَقُلْ فِيْهِ وَيَقُوْمُوْا غَيْرُ حَمَّادٍ .

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کو رمضان کے چاند کے بارے میں شک ہوا' انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اگلے دن روزہ نہیں رکھیں گے اور اس رات تراویح نہیں پڑھیں گے' ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھریلی زمین کی طرف سے آیا' اس نے یہ گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! پھر اس نے یہ گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ اس دن تراویح بھی پڑھیں (اور اگلے دن روزہ بھی رکھیں)۔

صرف حماد نامی راوی نے تراویح ادا کرنے کا ذکر کیا ہے۔

2135-قُرِئَ عَلٰى اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَقَدَّمُوْا هِلَالَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا

۲۱۳۳- هكذا اورده الدارقطني من طريق شعبة عن الثوري به مرسلاً- و قد اخرجه جماعة عن الثوري مرسلاً' كما سبق- و تابعهم عبد الرزاق عن الثوري به: كما في مصنف عبد الرزاق (۷۳۴۲)- و قد اخرجه جماعة عن سماك به مرسلاً بمتابعة الثوري' كما سبق- و منهم ايضاً: اسرائيل عند ابن ابي شيبة' و حماد' كما سياتي-

۲۱۳۴- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/ ۳۱۲) باب: في شهادة الواحد على روية هلال رمضان (۲۳۴۱): حدثني موسى بن اسماعيل...... به- و اخرجه الحاكم (۱/ ۴۲۴)' من حديث عثمان بن سعيد الدارمي عن موسى بن اسماعيل...... به- وقال الحاكم: (قد احتج البخاري باحاديث عكرمة' و احتج مسلم باحاديثه سماك بن حرب و حماد بن سلمة' و هذا الحديث صحيح و لم يخرجاه)- اه-

لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوا . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
رمضان کا چاند نظر آنے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ نہ رکھو) البتہ (اگر کسی شخص کا روزہ رکھنے کا معمول ہو اور وہ دن ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے) تم چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزے رکھنے ختم کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس کی گنتی کر لو اور پھر روزے رکھنے ختم کرو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2136 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّابْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَعَجَّلُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ - مِثْلَهٗ - فَعُدُّوا ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
رمضان سے ایک دو دن پہلے ہی (احتیاط کے طور پر روزے رکھنے شروع نہ کر دو) پھر تیس کی گنتی پوری کر واور روزے رکھنے ختم کرو۔

2137 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بِهٰذَا ثُمَّ اَفْطِرُوا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے (پھر روزے رکھنا ختم کرو)۔

2138 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ . هٰذِهٖ اَسَانِيْدُ صِحَاحٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ تمام اسانید مستند ہیں۔

2139 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

۲۱۳۵- اخرجه الترمذي في الصوم (۳/ ۶۸) باب: ما جاء: لا تقدموا الشهر بصوم (۶۸۴)، من حديث عبدة بن سليمان، و احمد في مسنده (۲/ ۴۳۸) عن يحيى بن سعيد، و ابن حبان في صحيحه (۳۴۵۹)، من حديث يزيد بن هارون، جميعا - عبدة و يحيى و يزيد - عن محمد بن عمرو، به - و اخرجه البخاري في الصوم (۴/ ۱۵۲) باب: لا يتقدم رمضان بصوم يوم ولا يومين (۱۹۱۴)، و مسلم في الصوم (۲/ ۷۶۲) باب: لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين (۱۰۸۲)، من حديث يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة، به - قال الترمذي: (حديث حسن صحيح، و العمل على هذا عند اهل العلم - كرهوا ان يتعجل الرجل بصيام قبل دخول شهر رمضان؛ لمعنى رمضان - و ان كان رجل يصوم صوما فوافق صيامه ذلك، فلا باس به عندهم) - اه - و قد حكى ابن حجر اكثر من قول في حكمة النهي من تقدم رمضان بصوم يوم او يومين، و اختار ان الحكم علق بالرؤية، فمن تقدمه بيوم او يومين فقد حاول الطعن في ذلك الحكم - قال ابن حجر: (و هذا هو المعتمد) و راجع فتح الباري (۴/ ۱۵۳)-

۲۱۳۶- اخرجه الدارقطني هنا من رواية ابي بكر بن عياش عن محمد بن عمرو، و اتبعه برواية اسباط بن محمد عن محمد بن عمرو، ثم رواية اسامة بن زيد عن محمد بن عمرو، وقال: (هذه اسانيد صحاح) - اه - وقد مضى ذكر وجوه اخرى لهذا الحديث عن محمد بن عمرو في الذي قبله-

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ اَوْ اَحَدِهِمَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:
جب پہلی کا چاند دیکھوتو روزے رکھنے شروع کر دواور جب تم اسے دیکھوتو روزے رکھنے ختم کر دواور اگر بادل چھائے ہوں تو تمیں دن روزے رکھو۔

2140- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ اَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ صُوْمُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا اِلَّا اَنْ تَرَوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ .

رَوَاهُ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ مُسْنَدًا .وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَعَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ ثُمَّ صُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ .

☆☆ حضرت ربعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اسے (پہلی کے چاند کو دیکھ کر) روزے رکھواور اسے دیکھ کر ہی عید الفطر کرواور اگر بادل چھائے ہوں تو شعبان کے تمیں دن کی گنتی پوری کرو پھر روزے رکھنے شروع کرو اور اگر (رمضان کے آخری دن) بادل چھائے ہوں تو رمضان کے تمیں دن پورے کرواور پھر روزے رکھنے ختم کرو۔ سوائے اس صورت کے کہ تم اس سے پہلے ہی چاند دیکھ لو (یعنی انتیس دن گزرنے کے بعد ہی چاند دیکھ لو)۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(ایک اور روایت کے مطابق حضرت ربعی نے اسے ایک صحابی سے نقل کیا ہے:) مہینہ (شروع ہونے سے پہلے ہی

۲۱۳۹- اخرجه عبد الرزاق في الصيام (۱۵٦/٤) باب: الصيام (۷۳۰۵)' و احمد في المسند (۲۸۱/۲)- و اخرجه مسلم في الصوم (۷٦۲/۲) باب: وجوب صوم رمضان : لرؤية الهلال' الحديث (۱۰۸۱)' و النسائي في الصيام (۱۳۲/٤-۱۳٤) باب: ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث' و ابن ماجه في الصوم (۱٦۵۵)' باب: ما جاء في (صوموا لرؤيته......) من حديث ابراهيم بن سعد عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة' به-

۲۱٤۰- اخرجه النسائي في الصوم (۱۳٦/٤) باب: ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي فيه' عن محمد بن حاتم عن حبان عن عبد الله عن الحجاج بن ارطاة...... به- و الحجاج ابن ارطاة كثير التدليس' و قد عنعن -وقد اخرجه جرير بن عبد الحميد عن منصور عن ربيع بن حراش عن حذيفة بن اليمان مرفوعاً- اخرجه ابو داود (۲۹۸/۲) كتاب الصوم' باب اذا اغمي الشهر' الحديث (۲۳۲٦)' و النسائي (۱۳۵/٤)' و ابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۹۱۱)' و البيهقي في سننه (۲۰۸/٤) كتاب الصيام' باب النهي عن استقبال شهر رمضان من طرق عن جرير' به-

روزے رکھنے شروع نہ کرو) جب تک تم پہلی کا چاند نہیں دیکھ لیتے' اس سے پہلے (تم تیس کی گنتی پوری نہیں کر لیتے) روزے رکھنے شروع کرو اور (تیس کی گنتی نہ پوری کرلو تو روزے رکھنے بند نہ کرو)۔

2141- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ اَصْلِهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَصُوْمُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوا ثَلَاثِيْنَ . هُوَ فِي الْمُوَطَّا عَنْ نَافِعٍ وَّابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَاقْدُرُوا لَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو اور اس وقت تک ختم نہ کرو جب تک پہلی کا چاند نہ دیکھ لو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس دن روزے رکھو۔

یہ روایت موطا میں نافع کے حوالے سے' ابن دینار کے حوالے سے' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: تم اس کی گنتی پوری کرو۔

2142- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ وَّجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ . زَادَ ابْنُ مُرْشِدٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا مَضٰى شَعْبَانُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَبْعَثُ مَنْ يَّنْظُرُ فَاِنْ رَاٰى فَذَاكَ وَاِنْ لَمْ يَرَ وَلَمْ يَحُلْ دُوْنَ مَنْظَرِهٖ سَحَابٌ وَّلَا قَتَرٌ اَصْبَحَ مُفْطِرًا وَاِنْ حَالَ دُوْنَ مَنْظَرِهٖ سَحَابٌ اَوْ قَتَرٌ اَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ وَكَانَ لَا يُفْطِرُ اِلَّا مَعَ النَّاسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''(مہینہ) بعض اوقات انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ تم اس وقت تک روزہ رکھنا نہ شروع کرو جب تک اسے (رمضان کے چاند کو) دیکھ نہیں لیتے اور اس وقت تک روزے رکھنا بند نہ کرو جب تک اسے یعنی (شوال کے) چاند کو نہیں دیکھ لیتے' اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو اس کی گنتی پوری کرلو''۔

(ابن مرشد نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے' نافع بیان کرتے ہیں:) جب شعبان کے انتیس دن گزر جاتے تو

٢١٤١- اخرجه مالك في الموطا في اول الصيام (٢٨٦/١) و من طريقه: الشافعي في مسنده (٢٧٢/١) و البخاري في الصوم (١١٩/٤) - باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم: (اذا رايتم الهلال فصوموا) (١٩٠٦) و مسلم في الصيام (٧٥٩/٢) باب: و جوب شهر رمضان لرؤية الهلال (١٠٨٠) و البيهقي في الكبرى (٢٠٤/٤) و في المعرفة (٢٣٢/٦) في الصوم باب: الصوم لرؤية الهلال (٨٥٦٠)-

٢١٤٢- اخرجه مسلم في الصوم (٧٥٩/٢) باب: وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال (١٠٨٠) من حديث ابن علية عن ايوب به-و اخرجه ابو داود في الصوم (٣٠٦/٢) باب: الشهر يكون تسعاً و عشرين (٢٣٢٠) و احمد (٥/٢) والدارمي رقم (١٦٩٧-ط هاشمي) و ابن خزيمة (١٩١٨) من حديث حماد عن ايوب به- و اخرجه مسلم في الصيام باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال الحديث (١٠٨٠/٥) و النسائي (١٢٢/٣) و احمد في المسند (١٣/٢) و ابن خزيمة رقم (١٩١٣) من طريق عبيد الله عن نافع به-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کہتے جو چاند نظر آنے کا جائزہ لے' اگر نظر آ جاتا تو ٹھیک' اگر نظر نہ آتا تو اس دوران چاند کو دیکھنے میں کوئی بادل یا غبار حائل نہ ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگلے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور اگر (چاند نظر نہ آتا تو) اور اسے دیکھنے میں غبار یا بادل حائل ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگلے دن روزہ رکھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے ساتھ ہی روزے رکھنے ختم کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن مرشد، ابوقاسم بزاز۔ روی عن عباس عثمان یزید بحرانی، وحسن بن عرفۃ عبدی۔ روی عنہ علی بن محمد بن لؤلؤ، وابوحسن دارقطنی، ویوسف بن عمر قواس، وغیرھم۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷/۲۱۹)۔

2143- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلاَلَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلاَتُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلاَلَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ ربعی بن حراش' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خبردار! (رمضان کے) مہینے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ نہ رکھو) اس وقت تک جب تک تم چاند نہیں دیکھ لیتے (یا تیس دنوں کی تعداد پوری کرلو) اور روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک تم چاند نہیں دیکھ لیتے (یا تعداد پوری نہیں کر لیتے)۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2144- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ لاَ تَصُوْمُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلاَلَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلاَثِيْنَ ثُمَّ تَصُوْمُوا وَلاَتُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلاَلَ اَوْ تُتِمُّوا اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلاَثِيْنَ . وَهٰذَا مِثْلُهُ .

☆☆ ربعی بن حراش' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"(رمضان کے) مہینے سے پہلے (احتیاط کے طور پر روزہ) نہ رکھو' روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کرو جب

2143- تفرد به المصنف بهذا الاسناد' وهو اسناد حسن؛ فان عبيدة بن حميد التيمي صدوق ربما اخطأ؛ كما قال الحافظ في التقريب (ت [illegible]) وسياتي من طريق سفيان عن منصور في الذي بعده-

2144- اخرجه احمد (٤/٣١٤) والنسائي (٤/١٣٥) كتاب الصوم: باب ذكر الاختلاف على منصور في حديث ربعي' من طريق سفيان' وهو عند عبد الرزاق في المصنف (٤/١٦٤) رقم (٧٣٣٧) من طريق الثوري ايضاً-

تک چاند نہ دیکھ لو یا تیس کی تعداد مکمل نہ کرلو' پھر روزے رکھنے شروع کرو اور اس وقت تک روزے رکھنے ختم نہ کرو جب تک (شوال کا چاند) نہ دیکھ لو یا تیس کی تعداد مکمل نہ کرلو''۔

2145- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' جو اس کی مانند ہے۔

2146- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ يَقُوْلُ اَهْلَلْنَا هِلاَلَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ الشُّقُوقِ فَشَكَكْنَا فِي الْهِلاَلِ فَبَعَثْنَا رَجُلاً اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلاَثِيْنَ . صَحِيْحٌ عَنْ شُعْبَةَ .وَرَوَاهُ حُصَيْنٌ وَاَبُوْ خَالِدٍ الدَّالاَنِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ .وَلَمْ يَقُلْ فِيْهِ عِدَّةَ شَعْبَانَ غَيْرُ اٰدَمَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

☆☆ ابوبختری بیان کرتے ہیں: ہمیں ذاتِ شقوق کے مقام پر عید کا چاند نظر آیا' ہمیں اس بارے میں شک ہوا' کہ پہلی کا چاند ہے یا دوسری یا تیسری تاریخ کا ہے' تو ہم نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو چاند دیکھنے کے ساتھ متعلق کیا ہے' اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو شعبان مہینے کی تیس کی تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت شعبہ سے منقول ہونے کے حوالے سے مستند ہے۔ دیگر راویوں نے اسے عمرو بن مرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ صرف آدم نامی راوی نے اس حدیث میں ''شعبان کی تعداد'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

اور یہ راوی ثقہ ہے۔

2147- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صُوْمُوا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلاَثِيْنَ . يَعْنِي عُدُّوا شَعْبَانَ ثَلاَثِيْنَ .صَحِيْحٌ شُعْبَةَ كَذَا رَوَاهُ اٰدَمُ عَنْ شُعْبَةَ وَاَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اٰدَمَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ فِيْهِ فَعُدُّوا شَعْبَانَ ثَلاَثِيْنَ وَلَمْ يَعْنِي.

۲۱۴۶- اخرجه مسلم في صحيحه (۲/ ۱۶۵) كتاب الصيام' باب بيان انه لا اعتبار بكبر الهلال و صغره...... الحديث (۲۸/ ۱۰۸۸) و (۲۷/ ۱۰۸۸)' و اخرجه مسلم رقم (۲۷/ ۱۰۸۸)' و ابن خزيمة (۱/ ۳۳۷' ۳۴۴' ۳۷۱)' و ابن خزيمة رقم (۱۹۱۵) من طريق شعبة عن عمرو بن مرة' به-واخرجه مسلم من طريق حصين عن عمرو بن مرة' به- و قد تقدم الحديث من وجه آخر عن ابن عباس' و سياتي في باب الشهادة على رؤية الهلال.

۲۱۴۷- اخرجه البخاري في الصوم (۴/ ۱۴۳) باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم : (اذا رايتم الهلال فصوموا......) (۱۹۰۹) عن آدم...... به- و اخرجه مسلم في الصوم (۲/ ۷۶۲) باب: وجوب صوم رمضان' لرؤية الهلال (۱۰۸۱)' و النسائي في الصوم (۴/ ۱۳۳) اكمال شعبان ثلاثين اذا كان غيم' و الطيالسي (۲۴۸۱)' و احمد في (مسنده) (۲/ ۴۵۴' ۴۵۶)' من وجوه عن شعبة' به-واخرجه مسلم الموضع السابق من حديث الربيع بن مسلم عن محمد بن زياد' به- و له طرق اخرى ستاتي ان شاء الله تعالى-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے ختم کرو اور اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس کی تعداد پوری کرو''۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: یعنی شعبان کے تیس دن کی تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت شعبہ سے منقول ہونے کے حوالے سے مستند ہے۔ امام بخاری نے اس روایت کو آدم کے حوالے سے شعبہ سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تم شعبان کے مہینے کی تیس دن کی تعداد پوری کرلو''۔

اس روایت میں لفظ ''یعنی'' نقل نہیں کیا گیا ہے۔

2148- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ اَبُو الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَاتَخْلِطُوا بِرَمَضَانَ اِلَّا اَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صِيَامًا كَانَ يَصُومُهُ اَحَدُكُمْ وَصُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاِنَّهَا لَيْسَتْ تُغَمَّى عَلَيْكُمُ الْعِدَّةُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

رمضان کے لیے شعبان کی پہلی کے چاند کا حساب رکھو اور شعبان کو رمضان کے ساتھ نہ ملاؤ' البتہ اگر کسی شخص کے دوسرے دن کے معمول کے مطابق اس دن روزہ ہو (تو اس کا حکم مختلف ہوگا) پہلی کے (چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے بند کرو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تعداد پوری کرنا تمہارے لیے مشکل نہیں ہوگا۔

2149- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَعَلَ اللّٰهُ الْاَهِلَّةَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَصُومُوا

2148- اخرجه البيهقي في سننه (۲۰۶/٤) كتاب الصيام' باب الصوم لرؤية الهلال من طريق الدارقطني' به- و اخرجه الترمذي في سننه (٦٢/٣) كتاب الصوم' باب ما جاء في احصاء هلال شعبان لرمضان' الحديث (٦٨٧): حدثنا مسلم بن الحجاج' حدثنا يحيى بن يحيى فذكره-واخرجه الحاكم (٤٢٥/١): حدثنا ابو بكر بن اسحاق الفقيه' انبا اسماعيل بن قتيبة' ثنا يحيى بن يحيى' به- و صححه على شرط مسلم-وقد سبق تخريجه من وجوه عن محمد بن عمرو...... به' لكن بلفظ آخر ولا يحفظ هذا اللفظ- ذكره ابن ابي حاتم في العلل (٢٣٦/١) (٦٧٠) من حديث ابي معاوية' به' وسالت ابه عنه؟ فقال ابو حاتم الرازي: (هذا خطا' انما هو محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم : صوموا لرؤيته' و افطروا لرؤيته' اخطا ابو معاوية في هذا الحديث)- اه- و انظر: العلل (٢٤٥/١) رقم (٧١٨)-

2149- اخرجه الطبراني في الكبير (٣٩٧/٨) رقم (٨٢٣٧) من طريق محمد بن سليمان لوين' و يحيى بن اسحاق قالا : حدثنا محمد بن جابر' به- و اخرجه ابن عدي (١٥٠/٦) من طريق لوين' به- و اخرجه احمد في مسنده (٢٣/٤) من طريقين عن محمد بن جابر' به- و اخرجه ابن عدي ايضا (١٥٠/٦) من طريق يحيى بن يحيى' ثنا محمد بن جابر' به- و اعله الهيثمي في المجمع (١٤٥/٣) بمحمد بنجابر- و الحديث ضعفه السيوطي في الدر المنثور (٣٦٨/١) ايضاً-و (محمد بن جابر هو السحيمي الحنفي: قال البخاري: ليس بالقوي يتكلمون فيه- روى مناكير' وقال ابو داود: ليس بشيء' و تركه ابن مهدي بآخره' و ضعفه احمد و النسائي و غيرهما-

وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَاَفْطِرُوا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْهُ وَحَدِيثَيْنِ اٰخَرَيْنِ . مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔
''اللہ تعالیٰ نے پہلی کے چاند کو لوگوں کے لیے دنوں کا حساب رکھنے کے لیے رکھا ہے' جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے بند کرو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو تیس کی تعداد پوری کر لو''۔

محمد بن جابر راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ان سے سنی ہے' اس کے علاوہ مزید دو روایات سنی ہیں۔

محمد بن جابر نامی راوی مستند نہیں ہیں' یہ ضعیف ہیں۔

2150- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَحْصُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَاَفْطِرُوا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ اَفْطِرُوا فَاِنَّ الشَّهْرَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا . وَخَنَسَ اِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ . الْوَاقِدِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
رمضان کے لیے شعبان کی تعداد کا خیال رکھو' رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ نہ رکھو' جب تم اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ لو تو روزے رکھنے شروع کرو اور جب تم اسے دیکھ لو تو روزے رکھنے بند کرو' اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو تیس دن کی تعداد پوری کر لو اور پھر روزے رکھنے بند کرو' کیونکہ مہینہ بعض اوقات اتنا' اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے' تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے کو اندر کی طرف کر لیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حنظلہ بن علی بن اسقع اسلمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۶/۱)۔

2151- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ.

وَحَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ

۲۱۵۰- تفرد به الدارقطني و الواقدي متروك الحديث كما سبقت الترجمة- و قد ورد نحو هذا اللفظ من حديث ابي هريرة و لا يجد فيه على ما سبق قريباً-

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَاتُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَاَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّوْنَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَّكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَّكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ.

رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہینہ بعض اوقات انتیس دن کا بھی ہوتا ہے' اس لیے تم روزے رکھنے اس وقت تک شروع نہ کرلو جب تک تم چاند دیکھ نہ لو اور روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک اسے نہ دیکھ لو اور اگر بادل چھائے ہوں تو تمیں کی تعداد پوری کرلو' تمہاری عید الفطر اس دن ہوگی جب سب لوگ عید الفطر کریں گے اور عید الاضحیٰ اس دن ہوگی جب سب لوگ عید الاضحیٰ کریں گے۔ عرفہ سارے کا سارا وقوف کرنے کی جگہ ہے' منیٰ سارے کا سارا قربانی کرنے کی جگہ ہے اور مکہ کی ہر گلی قربانی کرنے کی جگہ ہے۔

حماد بن زید نے اس روایت کو ایوب کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2152-حَدَّثَنَاهُ ابْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

وَتَابَعَهُ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں' اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا تذکرہ ہے جبکہ اسی روایت کی متابعت بھی موجود ہے۔

2153-حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ . ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ اِلٰى اٰخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ . رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ مِنَ الثِّقَاتِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

۲۱۵۱- اخرجه البيهقي في سننه (٤/٢٥١-٢٥٢) كتاب الصيام' باب القوم يخطئون في رؤية الهلال من طريق الدارقطني' به- و اما طريق حماد عن ايوب فاخرجه ابو داود في سننه رقم (٢٣٢٤) كتاب الصوم: باب اذا اخطا القوم الهلال- و من طريق ابي داود' اخرجه الدارقطني- و سياتي في الحديث التالي -والحديث اختلف فيه على ايوب- كما قال الدارقطني في العلل (١٠/٦٢)-: (فاخرجه داود في الزبرقان و عبيد الله بن عمرو الرقي و حماد بن زيد عن ايوب مرفوعاً' ووقفه ابن علية و الثقفي عن ايوب عن ابي هريرة)- اه- و قد اختلف فيه على ابن المنكدر: فرفعه روح بن القاسم و معمر: كما سياتي بعد الحديث التالي -و اختلف على ايوب فيه على النحو الذي نقله عن العلل- و اخرجه ايضاً ابن علية عن ابن المنكدر عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً' و لم يذكر ابا هريرة-

۲۱۵۲- اخرجه ابو داود في سننه في الصوم (٢/٣٠٧) باب: اذا اخطا القوم الهلال (٢٣٢٤): ثنا محمد بن عبيد' به' و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا- و انظر الحديث السابق-

۲۱۵۳- اخرجه البيهقي في سننه (٤/٢٥٢) كتاب الصيام' باب القوم يخطئون في رؤية الهلال من طريق الدارقطني' به- و اخرجه عبد الرزاق في المصنف (٤/١٥٦) رقم (٧٣٠٤) عن معمر عن ابن المنكدر به-

''چاند کو دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو''۔

پھر انہوں نے اس کے حسب سابق حدیث نقل کی ہے' لیکن اس میں اس بات کا ذکر نہیں کیا: ''مہینہ بعض اوقات انتیس دن کا ہوتا ہے''۔

اس روایت کے راوی روح بن قاسم ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ازھر بن جمیل بن جناہ ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری شطی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یغرب، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱/۱)۔

2154- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ وَّثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ جَمِيْعًا عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے روزے اسی دن ہوں گے' جب سب لوگ روزہ رکھیں گے اور تمہاری عید اسی دن ہوگی جب سب لوگ عید کریں گے۔

2155- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ . الْوَاقِدِيُّ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: روزہ اسی دن ہوگا جب تم سب روزہ رکھو گے اور عید الفطر اسی دن ہوگی جب تم سب عید الفطر کرو گے اور بڑی عید اسی دن ہوگی جب تم سب لوگ عید قربان کرو گے۔

اس روایت کا راوی واقدی ضعیف ہے۔

2-باب فِيْ وَقْتِ السَّحَرِ

باب 2: سحری کا وقت

2156- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَ

۲۱۵۴- في اسناده محمد بن عمر الواقدي متروك؛ كما تقدم- و اخرجه البيهقي في سننه (۲۵۲/٤) كتاب الصيام' باب القوم يخطئون رؤية الهلال من طريق ابي سعيد مولى بني هاشم' ثنا عبد الله بن جعفر المخزومي عن عثمان الاخنس عن المقبري عن ابي هريرة ... سياتي من هذا الطريق في الحديث التالي-

بنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَمِعَ اَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْاِنَاءُ عَلٰی یَدِهٖ فَلَا یَضَعُهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ ۔ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ اَسْنَدَهٗ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ كَمَا قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اس وقت نہ رکھے جب تک اس سے اپنی ضرورت پوری نہ کرے۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند کو روح بن عبادہ نامی راوی نے اسی طرح نقل کیا ہے' جیسے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا ہے۔

2157- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَیْدٍ اَبُو الْفَضْلِ الْخَوَارِزْمِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِیْعَةَ بْنَ یَزِیْدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَائِشٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یَقُوْلُ الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَاَمَّا الْمُسْتَطِیْلُ فِی السَّمَآءِ فَلَا یَمْنَعَنَّ السَّحُوْرَ وَلَاتَحِلُّ فِیْهِ الصَّلَاةُ وَاِذَا اعْتَرَضَ فَقَدْ حَرُمَ الطَّعَامُ فَصَلِّ صَلَاةَ الْغَدَاةِ ۔ اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن عائش' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: فجر دو طرح کی ہوتی ہے' ایک وہ جو آسمان میں لمبائی کی سمت میں پھیلتی ہے' یہ آدمی کی سحری میں رکاوٹ نہیں ہوتی' اس وقت میں نماز (فجر) ادا کرنا جائز نہیں لیکن جب یہ چوڑائی کی سمت میں پھیل جائے تو اس وقت (سحری کا) کھانا حرام ہو جاتا ہے اور اس وقت آپ صبح کی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

یہ روایت مستند ہے۔

2158- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ الْمُغِیْرَةِ اَبُوْ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هُمَا فَجْرَانِ فَاَمَّا الَّذِیْ كَاَنَّهٗ ذَنَبُ السِّرْحَانِ فَاِنَّهٗ لَا یُحِلُّ شَیْئًا وَلَا یُحَرِّمُهٗ وَاَمَّا الْمُسْتَطِیْلُ الَّذِیْ عَارَضَ الْاُفُقَ فَفِیْهِ تَحِلُّ الصَّلَاةُ وَیَحْرُمُ الطَّعَامُ ۔ هٰذَا مُرْسَلٌ۔

۲۱۵۶- اخرجه ابو داود (۲/۳۱٤) كتاب الصوم: باب: في الرجل يسمع النداء و الاناء على يده - الحديث (۲۳۵۰): حدثنا عبد الاعلى بن حماد ..... به- و من طريق ابي داود اخرجه الدارقطني هنا- و اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۲۰۳)، و البيهقي (٤/۲۱۸) من طرق عن حماد عن محمد بن عمرو به- و اخرجه احمد في المسند (۲/۵۱۰)، و البيهقي (٤/۲۱۸)، و الحاكم (۱/۲۰۳) من طريق حماد بن سلمة عن عمار بن ابي عمار عن ابي هريرة، وزاد فيه: (وكان المؤذنون يؤذنون اذا بزغ الفجر)- و صحح الحاكم الطريق الاول على شرط مسلم، وسأل ابن ابي حاتم اباه عن هاتين الروايتين لحماد! فقال ابوه: (هذان الحديثان ليسا بصحيحين: اما حديث عمار فعن ابي هريرة موقوف، و عمار ثقة والحديث الآخر ليس بصحيح)- ﻫ الـ- وانظر علل ابن ابي حاتم (۱/۱۲۳-۱۲٤) رقم (۳٤۰)، (۱/۲۵٦-۲۵۷)، (۷۵۹)-

۲۱۵۷- الحديث في اسناده الوليد بن مسلم، و هو ثقة، لكنه يدلس و يسوي الاسانيد- و عبد الرحمن بن عائش: قال ابو حاتم: اخطا من قال له صحبة- انظر: جامع التحصيل للعلائي (ص۲۲۳)، و قال الحافظ في التقريب (ت ۳۹۳٦): يقال: له صحبة- و قال ابو حاتم: من قال في روايته: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم، وقد اخطا)- اﻫ-

۲۱۵۸- اخرجه الحاكم في الصلاة (۱/۱۹۱)، من حديث يزيد بن هارون عن ابن ابي ذئب به- و صحح اسناده-

☆☆ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

فجر دو طرح کی ہوتی ہے' ایک جو بھیڑیے کی دُم کی طرح کی ہوتی ہے' وہ کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتی تاہم جو چوڑائی سمت میں پھیلتی ہے' اس میں نماز پڑھنا حلال ہو جاتا ہے اور سحری کا (کھانا) کھانا حرام ہو جاتا ہے۔

یہ روایت مرسل ہے۔

2159- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْكُوفِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَجْرٌ تَحْرُمُ فِيْهِ الصَّلَاةُ وَيَحِلُّ فِيْهِ الطَّعَامُ وَفَجْرٌ يَحْرُمُ فِيْهِ الطَّعَامُ وَتَحِلُّ فِيْهِ الصَّلَاةُ . لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ اَبِى اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ عَنِ الثَّوْرِيِّ .وَوَقَفَهُ الْفِرْيَابِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ .وَوَقَفَهُ اَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَيْضًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:
فجر دو طرح کی ہوتی ہے' ایک وہ ہے جس میں (فجر کی) نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا' (سحری کا کھانا) کھانا حلال ہوتا ہے'
ایک فجر وہ ہے جس میں (سحری) کا کھانا' کھانا جائز نہیں ہوتا' اس میں (فجر کی نماز) ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔
اس روایت کو زبیری نے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔
فریابی اور دیگر محدثین نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔
جبکہ ابن جریج کے شاگردوں نے ان کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2160- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ فِىْ حِجْرِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَصَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ .قَالَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ قَدِ ارْتَفَعَ فِى السَّمَآءِ اَبْيَضَ فَصَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدِ اعْتَرَضَ فِى السَّمَآءِ اَحْمَرَ .فَقَالَ هِيتَ الْاٰنَ فَاَبْلِغْنِىْ سَحُوْرِىْ.

☆☆ سالم بن ابوعبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زیر تربیت تھا' ایک رات انہوں نے ج

۲۱۵۹- اخرجه ابو بكر محمد بن اسحاق بن خزيمة النيسابوري في صحيحه في الصلاة (۱/ ۱۸۴-۱۸۵) باب: ذكر بيان الفجر الذي ... صلاة الصبح بعد طلوعه (۳۵۶) عن محمد بن علي بن محرز الكوفي ...... به- و قال ابن خزيمة: (لم يرفعه في الدنيا غيره ابو ... الزبيري)- اه- و من طريق ابن خزيمة: اخرجه الحاكم في الصلاة (۱/ ۱۹۱) و في الصوم (۱/ ۴۲۵) و البيهقي في الصوم (۴/ ...) قال الحاكم في الموضع الاول: (صحيح على شرط الشيخين في عدالة الرواة و لم يخرجاه و اني قد رايته من حديث عبد ... الوليد عن الثوري موقوفاً- و الله اعلم)- اه- و صححه في الموضع الثاني ايضاً و زاد في اسناده و صححه بكونه: (خبر غريب ... البيهقي: (اسنده ابو احمد الزبيري و اخرجه غيره عن الثوري موقوفاً على ابن عباس)- اه-

۲۱۶۰- اسناده حسن: ابو حفص الابار: هو عمر بن عبد الرحمن بن قيس الابار' صدوق: كما قال الحافظ في التقريب (ت ۴۹۷۱)-

منظور تھا' اتنی دیر نماز ادا کی' پھر فرمایا: صبح صادق ہوگئی ہے؟ سالم بیان کرتے ہیں: میں باہر آیا اور واپس آ کر بتایا: آسمان میں روشنی اوپر کی طرف جا رہی ہے (لمبائی کی سمت میں ہے) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جتنا اللہ کو منظور تھا' اتنی دیر نوافل ادا کیے پھر فرمایا: جاؤ جا کر دیکھو کیا صبح صادق ہوگئی ہے؟ میں پھر آیا اور آ کر جواب دیا کہ آسمان میں چوڑائی کی سمت میں سرخی پھیل گئی ہے' تو انہوں نے فرمایا: ہاں! اب وقت ہوگیا ہے' میرا سحری کا کھانا لے آؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سالم بن عبید اشجعی، من اہل صفۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۰/۱)۔

2161 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَقَالَ فَقُلْتُ قَدِ اعْتَرَضَ فِي السَّمَآءِ وَاحْمَرَّ فَقَالَ ائْتِ الْاٰنَ بِشَرَابِيْ قَالَ وَقَالَ يَوْمًا اٰخَرَ قُمْ عَلَى الْبَابِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْفَجْرِ . وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''میں نے یہ کہا: چوڑائی کی سمت میں روشنی ہے اور وہ سرخ ہے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میرے لیے پینے کا سامان لے آؤ''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دروازے پر کھڑے رہو (میرے اور فجر کے درمیان) اور جب (فجر ہو جائے) تو مجھے بتا دینا۔

یہ روایت مستند ہے۔

2162 - حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِيُّ وَاَخُوْهُ اَبُوْ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ السُّحَيْمِيُّ قَالَ اَتَانِيْ قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا رَفَعْتُ يَدِيْ مِنَ السَّحُوْرِ لِخَوْفِ الصُّبْحِ فَطَلَبَ مِنِّيْ بَعْضَ الْاِدَامِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عُمَارَةَ لَوْ كَانَ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّيْلِ شَيْءٌ لَاُدْخِلَنَّكَ اِلٰى طَعَامٍ عِنْدِيْ وَشَرَابٍ . قَالَ عِنْدَكَ فَدَخَلَ فَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ثَرِيْدًا وَلَحْمًا وَنَبِيْذًا فَاَكَلَ وَشَرِبَ وَاَكْرَهَنِيْ فَاَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَاِنِّيْ لَوَجِلٌ مِنَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ . قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

۲۱۶۲- اخرجه الترمذي في الصوم (۲/ ۸۵) باب: ما جاء في بيان الفجر (۷۰۵) عن هناد حدثنا ملازم بن عمرو ...... به- و قال الترمذي: حديث طلق بن علي حديث حسن غريب من هذا الوجه' العمل على هذا عند اهل العلم: انه لا يحرم على الصائم الاكل و الشرب حتى يكون الفجر الاحمر المعترض- و به يقول عامة اهل العلم)- اهـ- و اخرجه ابو داود في الصوم (۲/ ۳۱۴) باب: وقت السحور (۲۳۴۸) عن محمد بن عيسى' ثنا ملازم بن عمرو ...... به- وقال ابو داود: (هذا مما تفرد به اهل اليمامة)- اهـ- و اخرجه ابن خزيمة في الصوم (۱۹۳۰): حدثنا احمد بن المقدام' نا ملازم بن عمرو ...... به- و اخرجه احمد (۴/ ۲۳) من طريق محمد بن جابر عن عبد الله بن النعمان' به-

☆☆ عبداللہ بن نعمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ رمضان کے مہینے میں رات کے آخری حصہ میں حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے' اس وقت صبح کے خوف کی وجہ سے سحری کھانا بند کیا جا چکا تھا' انہوں نے مجھ سے سالن مانگا' تو میں نے کہا: اے چچا جان! اگر رات کا ابھی کچھ حصہ باقی ہے تو میں آپ کو کھانے اور پینے کا سامان دیتا ہوں' انہوں نے فرمایا: تمہارے پاس ہے؟ پھر وہ اندر تشریف لے آئے تو میں نے سامنے (ثرید) ''گوشت اور نبیذ'' دیئے' انہوں نے انہیں کھا لیا اور پی بھی لیا اور مجھے بھی مجبور کیا' تو میں نے بھی کھا اور پی لیا اور مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ تھا' پھر حضرت طلق نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: تم لوگ (سحری میں) کھاتے پیتے رہو اور لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے' تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو' جب تک سرخی چوڑائی کی سمت میں تمہارے سامنے نہیں پھیل جاتی۔

راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

اس کے راوی قیس بن طلق مستند نہیں ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ملازم بن عمرو سحیمی یمامی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن معین و ابوزرعۃ ونسائی، و ابوحاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ووثقہ احمد، وروی عنہ ولدہ صالح، قال: حالہ مقارب۔ ذھبی: لاجل ھذہ لفظۃ اوردتہ، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶/۵۱۲، ۵۱۳)۔

2163- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ اَبِىْ حَيَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَمْنَعَنَّ مِنْ سَحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْاُفُقِ الَّذِىْ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ . اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے وقت یہ بات بیان کی: بلال کی اذان تمہیں سحری کرنے سے نہ روکے اور (اس طرح لمبائی کی سمت میں) اُفق میں پھیلنے والی روشنی بھی تمہیں نہ روکے جب تک وہ چوڑائی کی سمت میں پھیل جاتی (تم سحری کھا سکتے ہو)۔

یہ روایت مستند ہے۔

۲۱۶۳- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/۳۶۲) باب: وقت السحور (۲۳۴۶) عن مسدد' به- و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا- و اخرجه مسلم (۲/۷۶۹) كتاب الصيام' باب بيان ان الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر و ان له الاكل و غيره' الحديث (۱۰۹۴/۴۱)، و ابن خزيمة (۱۹۲۹) من طرق عن عبد الله بن سوادة' به-واخرجه الترمذي في الصوم (۳/۸۶) باب: ما جاء في بيان الفجر (۵/۱۳) عن هناد و يوسف ابن عيسى قالا: حدثنا وكيع عن ابي هلال عن سوادة بن حنظلة القشيري عن سمرة بن جندب' به- وقال: (حديث حسن)- اه- و اخرجه مسلم (۲/۷۷۰) كتاب الصيام' باب بيان ان الدخول في الصيام يحصل بطلوع الفجر' الحديث (۱۰۹۴/۴۴)، و احمد (۵/۱۸) و النسائي (۴/۱۴۸)- من طرق عن شعبة عن سوادة بن حنظلة' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن سوادۃ بن حنظلۃ قشیری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۳۹۶)۔

2164- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلاَلٍ وَّلاَهٰذَا الْبَيَاضُ - لِعَمُوْدِ الصُّبْحِ - حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
بلال کی اذان تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے اور یہ سفیدی بھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات صبح کے وقت لمبائی میں پھیلنے والی روشنی کے متعلق فرمائی اور فرمایا: جب تک یہ چوڑائی کی سمت میں نہیں پھیل جاتی تم (سحری) کھا سکتے ہو۔

3-باب الشَّهَادَةِ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ.

باب3: چاند دیکھنے کی گواہی

2165- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِىُّ جَدِيلَةُ قَيْسٍ اَنَّ اَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَنَا فَنَشَدَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَاَى الْهِلاَلَ لِيَوْمِ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَالَ عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ نَنْسُكَ فَاِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا .قَالَ فَسَاَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ مَنْ اَمِيرُ مَكَّةَ قَالَ لاَ اَدْرِى ثُمَّ لَقِيَنِىْ بَعْدُ فَقَالَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ اَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ .هٰذَا اِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ حسین بن حارث جدلی بیان کرتے ہیں: مکہ کے گورنر نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو یہ قسم دی اور دریافت کیا: کس شخص نے ''فلاں پہلی'' کا چاند دیکھا تھا' پھر اس نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ہدایت کی تھی کہ ہم عید الاضحیٰ کے دن قربانی کریں) اگر ہم خود چاند نہ دیکھیں اور دو عادل گواہ اس بات کی گواہی دیں تو ہم ان دونوں کی گواہی پر قربانی (یعنی عید الاضحیٰ) کرلیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن حارث سے دریافت کیا کہ وہ گورنر کون شخص تھا' تو انہوں نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں' اس کے بعد میری ملاقات ہوئی' تو انہوں نے بتایا: وہ صاحب حارث بن حاطب تھے' جو حضرت محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔

اس کی سند متصل ہے اور یہ روایت مستند ہے۔

۲۱۶۴- اخرجه احمد (۳/ ۱۳۰)' ومسلم في صحيحه رقم (۴۲/ ۱۰۹۴)' و ابن خزيمة رقم (۱۹۲۹)' و الحاكم (۱/ ۴۲۵) من طريق اسماعيل بن علية' به-

۲۱۶۵- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/ ۳۱۱) باب: شهادة رجلين على رؤية هلال شوال (۲۳۳۸) عن محمد بن عبد الرحيم: ابي يحيى البزاز' ثنا سعيد بن سليمان...... به-ومن طريق ابي داود اخرجه البيهقي (۴/ ۲۴۷)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن عوام بن عمر کلابی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسھل واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۵۵)۔

2166- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ الْجَدَلِيِّ جَدِيلَةُ قَيْسٍ اَنَّ اَمِيرَ مَكَّةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَاِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا .فَسَاَلْتُ الْحُسَيْنَ مَنْ هُوَ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ اَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ .وَقَالَ اِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاَشَارَ اِلَى رَجُلٍ خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ هُوَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِذَلِكَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .قَالَ لَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيَّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدَّثَنَا بِهِ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيمُ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ خُبَيْبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ كَانَ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ.

☆☆ حسین بن حارث جدلی بیان کرتے ہیں: مکہ کے گورنر نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی تھی:

ہم (چاند دیکھ کر قربانی کریں) یعنی عید الاضحیٰ منائیں اور اگر ہم خود چاند نہ دیکھیں اور دو عادل لوگ اس بات کی گواہی دے دیں تو دونوں کی گواہی کی بنیاد پر قربانی کرلیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن حارث سے دریافت کیا: وہ گورنر کون تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ حارث بن حاطب تھے، جو محمد بن حاطب کے بھائی تھے۔

اس گورنر نے یہ بات بھی کہی کہ تمہارے درمیان وہ شخص موجود ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے (احکامات) میں سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں، پھر اس گورنر نے وہاں موجود ایک شخص کی طرف اشارہ کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ صاحب کون تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے (یعنی ہم دو گواہوں کی گواہی کی بنیاد پر چاند نظر آ جانے کا فیصلہ کر دیں)۔

ابوبکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم حربی سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے بیان کیا:

۲۱۶۶- مضى في الذي قبله من هذا الوجه' و رجاله كلهم ثقات-و عباد بن العوام: هو الكلابي مولاهم- ابو سهل الواسطي' و ثقه ابو حاتم و النسائي ابو داود و العجلي و غيرهم' و طعن احمد في سماعه عن سعيد بن ابي عروبة' و ليس هذا منها-

سعید بن سلیمان نے ہمیں یہ روایت سنائی ہے' اسکے بعد ابراہیم نے یہ بات بیان کی: وہ صاحب حارث بن حاطب بن حارث بن معمر بن ضبیب بن وہب بن حذیفہ بن جمعہ تھے' جنہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

2167- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اِنَّا صَحِبْنَا اَصْحَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَتَعَلَّمْنَا مِنْهُمْ وَاَنَّهُمْ حَدَّثُوْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ فَاِنْ شَهِدَ ذَوَا عَدْلٍ فَصُوْمُوْا وَاَفْطِرُوْا وَانْسُكُوْا ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہے' ہم نے ان سے علم حاصل کیا ہے' انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے رکھنے بند کرو اور اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس کی تعداد پوری کر لو' اگر دو عادل لوگ گواہی دیں تو (ان کی گواہی کی بنیاد پر) روزے رکھنے شروع کرو' عیدالفطر کرو یا قربانی کرو (یعنی عیدالاضحیٰ مناؤ)۔

2168- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَصْبَحَ صَائِمًا لِتَمَامِ الثَّلَاثِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَجَآءَ اَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّهُمَا اَهَلَّاهُ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ فَاَفْطَرُوْا ۔هٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ ربعی ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا اور یہ رمضان کا تیسواں دن تھا' دو دیہاتی آئے اور ان دونوں نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور انہوں نے یہ بتایا: انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھ لیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عیدالفطر منائیں۔

یہ حدیث مستند ہے۔

2169- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ عُمَرَ اَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فِيْ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فِيْ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى . كَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى .وَعَبْدُ الْاَعْلٰى ضَعِيْفٌ وَّابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يُدْرِكْ

۲۱۶۷- اخرجه احمد في مسنده (۴/۳۲۱): حدثنا يحيى بن زكريا' قال: اخبرنا حجاج' به-

واخرجه النسائي (۴/۱۳۲) كتاب الصيام' باب قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان: اخبرني ابراهيم بن يعقوب' قال: حدثنا سعيد بن شبيب-ابو عثمان' و كان شيخا صالحا بطرسوس- قال: انبانا ابن زائدة عن حسين' به- و انظر الحديث الاول في هذا الباب-

۲۱۶۸- تقدم في اول كتاب الصوم-

عُمَرَ - وَخَالَفَهُ اَبُو وَائِلٍ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ رَوَاهُ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ .حَدَّثَ بِهِ الْاَعْمَشُ وَمَنْصُورٌ عَنْهُ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا چاند دیکھنے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

عبدالاعلیٰ نامی راوی نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے' لیکن عبدالاعلیٰ نامی راوی ضعیف ہے' اسی طرح ابن ابی لیلیٰ نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

ابووائل' شقیق بن سلمہ نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ روزے رکھنے اس وقت تک بند نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں (کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے)''۔

اس روایت کو اعمش نے اور ان کے حوالے سے منصور نے روایت کیا ہے۔

2170- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ وَقَالَ فِي كِتَابِهِ اِنَّ الْاَهِلَّةَ بَعْضُهَا اَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ .وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ اَنَّهُمَا رَاَيَاهُ بِالْاَمْسِ .هٰذَا اَصَحُّ اِسْنَادًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى وَقَدْ تَابَعَ الْاَعْمَشَ مَنْصُورٌ كَتَبْنَاهُ بَعْدَ هٰذَا.

☆☆ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا' ہم اس وقت خانقین میں موجود تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خط میں یہ فرمایا تھا: چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو عیدالفطر اس وقت تک نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں۔

اس روایت کو شعبہ نے اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: جب تم دن کے ابتدائی حصے میں پہلی کا چاند دیکھ لو' تو عید اس وقت تک نہ کرو جب تک دو آدمی گواہی نہ دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھ لیا تھا۔

٢١٦٩- اخرجه البيهقي في سننه (٢٤٩/٤) كتاب الصيام' باب من لم يقبل على رؤية هلال رمضان الا شاهدين عدلين من طريق الدارقطني ' به- و اخرجه عبد الرزاق في الصوم (١٦٦/٤-١٦٧) باب: كم يجوز من الشهود على رؤية الهلال؟ (٧٣٤٣) عن الثوري عن عبد الاعلى' به- واخرجه البيهقي في الكبرى (٢٤٨/٤) من طريق ورقاء بن عمر عن عبد الاعلى' به- واورده ابن حزم في (المحلى ٢٣٨/٦) من طريق ابن عبد الاعلى عن ابيه...... به- قال الهيثمي في (المجمع) (١٤٦/٣): (وفيه: عبد الاعلى الثعلبي: قال النسائي: ليس بالقوي' و يكتب حديثه' و ضعفه الائمة)- اه- ابن ابي ليلى لم يسمع من عمر' و لا يصح حديثه- و قوله: (كنا مع عمر- رضي الله عنه- نتراء ى الهلال)- ينظر: المراسيل لابن ابي حاتم- رحمهما الله- ص (١٠٨-١٠٩) (رقم ٢٠٨)-

٢١٧٠- تابع ابا معاوية عليه شعبة' فاخرجه عن الاعمش- اخرجه البيهقي في سننه (٢٤٨/٤) كتاب الصيام' باب من لم يقبل على رؤية هلال الفطر الا شاهدين عدلين من طريق حفص' بن عمر ثنا شعبة عن الاعمش' به- و سياتي بعد هذا من طريق النضر بن شميل و ... قال: ثنا شعبة' به-

یہ روایت ابن ابی لیلیٰ کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

2171- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ اُمَيَّةَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بِخَانِقِيْنَ اِنَّ الْاَهِلَّةَ بَعْضُهَا اَعْظَمُ مِنْ بَعْضٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ اَنَّهُمَا رَاَيَاهُ بِالْاَمْسِ.

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس (خانقین کے مقام پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھ لو تو اس وقت تک عید نہ کرو' جب تک دو آدمی اس بات کی گواہی نہ دیں کہ وہ گزشتہ رات اس چاند کو دیکھ چکے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن سعید بن مسلم، مصیصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 271ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۹۲۲)۔

○ حجاج بن محمد المصیصی اعور، ابومحمد، ترمذی اصل، نزیل بغداد ثم مصیصۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں ''ثبت'' شمار کیا گیا ہے۔ لکنہ اختلط فی آخر عمرہ لما قدم بغداد قبل موتہ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں بغداد میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۴۴)۔

○ احمد بن سعید بن صخر دارمی، ابوجعفر سرخسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۹)۔

2172- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَاكِبٌ فَزَعَمَ اَنَّهُ رَاَى الْهِلَالَ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُفْطِرُوا .قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قُلْتُ لِاَبِىْ نُعَيْمٍ سَمِعَ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى مِنْ عُمَرَ قَالَ لَا اَدْرِىْ .قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

۲۱۷۱- اخرجه البيهقي في السنن (۲۱۳/٤) من طريق الدارقطني به- وقد تابع الاعمش عليه منصور فاخرجه عن ابي وائل كما سياتي بعد حديث-

۲۱۷۲- اخرجه البيهقي في السنن (۲٤۹/٤) كتاب الصيام باب من لم يقبل على رؤية هلال الفطر الا شاهدين عدلين من طريق يزيد انبا اسرائيل بن يونس به- و انظر الحديث الخامس في الباب-

عَلِيٌّ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ سَمِعَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى مِنْ عُمَرَ فَلَمْ يُثْبِتْ ذٰلِكَ . عَبْدُ الْاَعْلٰى هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الثَّعْلَبِيُّ غَيْرُهُ اَثْبَتُ مِنْهُ وَحَدِيْثُ اَبِي وَائِلٍ اَصَحُّ اِسْنَادًا عَنْ عُمَرَ مِنْهُ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ وَمَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِي وَائِلٍ .

☆☆ ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' آپ کے پاس ایک سوار آیا اور اس نے بتایا: اس نے پہلی کا چاند دیکھ لیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ عید الفطر کریں۔

محمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے ابونعیم سے دریافت کیا: کیا ابن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

محمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے دریافت کیا: کیا ابن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے' تو انہوں نے اسے درست قرار نہیں دیا۔

عبدالاعلیٰ نامی راوی عبدالاعلیٰ بن ثعلبی ہیں' جو مستند نہیں ہیں۔

ابووائل کی روایت سند کے اعتبار سے زیادہ مستند ہے' جسے اعمش اور منصور نے ابووائل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2173- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِيْنَ اِنَّ الْاَهِلَّةَ بَعْضُهَا اَعْظَمُ مِنْ بَعْضٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ لِاَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى يَشْهَدَ رَجُلَانِ ذَوَا عَدْلٍ اَنَّهُمَا اَهَلَّاهُ بِالْاَمْسِ عَشِيَّةً .قَالَ لَنَا اَبُو بَكْرٍ اِنْ كَانَ مُؤَمَّلٌ حَفِظَهُ فَهُوَ غَرِيْبٌ وَّخَالَفَهُ الْاِمَامُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ.

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا تو ہم اس وقت خانقین کے مقام پر موجود تھے (اس میں یہ تحریر تھا:) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھ لو تو اس وقت تک عید نہ کرو جب تک دو عادل آدمی اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں۔

ابوبکر نے یہ بات بیان کی ہے: اگر مؤمل نامی راوی کو یہ روایت یاد تھی تو یہ روایت غریب ہے' کیونکہ امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے۔

2174- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِيْنَ اِنَّ الْاَهِلَّةَ بَعْضُهَا اَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا فَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تُمْسُوا اِلَّا اَنْ يَّشْهَدَ رَجُلَانِ مُسْلِمَانِ اَنَّهُمَا اَهَلَّاهُ بِالْاَمْسِ عَشِيَّةً.

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا' ہم لوگ اس وقت خانقین میں موجود تھے (اس میں یہ تحریر تھا:) پہلی کا چاند بعض اوقات چھوٹا بڑا ہوتا ہے تو جب تم دن کے وقت چاند دیکھ لو تو شام ہونے تک افطاری

۲۱۷۳- اخرجه البيهقي في سننه (۴/۲۱۳) كتاب الصيام' باب الهلال يرى بالنهار من طريق الدارقطني' به- و مؤمل بن اسماعيل صدوق سيء الحفظ: كما في التقريب (۲/۲۹۰)' لكن تابعه ابن مهدي' فاخرجه عن سفيان عن منصور نحو رواية مؤمل- و سياتي بعد هذا-

۲۱۷۴- اخرجه البيهقي في سننه (۴/۲۱۲-۲۱۳) كتاب الصيام' باب الهلال يرى بالنهار من طريق القاسم بن سليمان عن عبد الرحمن بن مهدي' به- و قد تابع عبد الرحمن بن مهدي عليه محمد بن يوسف' ثنا سفيان' به-

کرو جب تک دو مسلمان اس بات کی گواہی نہ دیں کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں (تو تم روزہ توڑ کر عید الفطر مناؤ)۔

2175– حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2176– حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَّخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِءُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَقَدِمَ اَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاللّٰهِ لَاَهَلَّا الْهِلَالَ اَمْسِ عَشِيَّةً فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّاسَ اَنْ يُّفْطِرُوْا . زَادَ خَلَفٌ وَّاَنْ يَّغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ ثَابِتٌ .

☆☆ ربعی بن حراش ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: رمضان کے آخری دن کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا' دو دیہاتی آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے نام کی قسم اُٹھا کر یہ گواہی دی کہ ان دونوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت کی (وہ روزہ توڑ دیں اور عید الفطر منائیں)۔

خلف نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی تھی' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی) لوگ عید گاہ کی طرف (عید کی نماز کے لیے) آئیں۔

یہ سند حسن ہے اور ثابت ہے۔

2177– حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَتِهٖ قَالُوْا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُّفْطِرُوْا وَاَنْ يَّغْدُوْا مِنَ الْغَدِ اِلٰى عِيْدِهِمْ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ وَّمَا بَعْدَهٗ اَيْضًا.

☆☆ ابوعمیر بن انس اپنے چچاؤں کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ گواہی دی گئی کہ لوگوں نے چاند دیکھ لیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا (وہ روزہ توڑ دیں اور اگلے دن صبح عید کی نماز کے لیے جائیں)۔

یہ روایت حسن ہے اور اس کے بعد والی روایت بھی حسن ہے۔

۲۱۷۷– اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۱۶۵/۴) باب: اصبح الناس صياماً و قد رئي الهلال (۷۳۳۹) عن هشيم بن بشير قال: حدثني ابو بشر جعفر بن ابي وحشية ان ابا عمير بن انس حدثه ...... به- و اخرجه البيهقي في الصوم من الكبرى (۲۴۹/۴، ۲۵۰) من رواية ابي عوانة و شعبة عن ابي بشر به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سالم صائغ کبیر، ابوجعفر بغدادی، نزیل مکۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 276ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۷۶۸)۔

○ ابوعمیر بن انس بن مالک انصاری، وقیل: اسمہ عبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیل: کان اکبر ولد انس بن مالک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۳۴۴)۔

2178- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَّرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُمَيْرِ بْنَ اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمُوْمَتِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ اَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهٗ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ فَجَآءَ رَكْبٌ فَشَهِدُوْا اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُّفْطِرُوْا وَاِذَا اَصْبَحُوا اَنْ يَّغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ.

☆☆ ابوبشر بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعمیر بن انس کو اپنے بعض چچاؤں کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے ابونضر اپنے انصاری چچاؤں کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: وہ لوگ دن کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' کچھ سوار وہاں آئے اور انہوں نے گواہی دی کہ وہ گزشتہ رات چاند دیکھ چکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ ہدایت کی' وہ (روزہ توڑ دیں اور اگلے دن عیدگاہ کی طرف) عید کی نماز کی ادائیگی کے لیے جائیں۔

2179- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ اَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ فَصَامَ اَحْسَبُهٗ قَالَ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّصُوْمُوْا وَقَالَ اَصُوْمُ يَوْمًا مِّنْ شَعْبَانَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُفْطِرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ .قَالَ الشَّافِعِيُّ فَاِنْ لَّمْ يَرَ الْعَامَّةُ هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَرَاٰهُ رَجُلٌ عَدْلٌ رَاَيْتُ اَنْ اَقْبَلَهٗ لِلْاَثَرِ وَالْاِحْتِيَاطِ .وَقَالَ الشَّافِعِيُّ بَعْدُ لَا يَجُوْزُ عَلٰى رَمَضَانَ اِلَّا شَاهِدَانِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا لَا اَقْبَلُ عَلَيْهِ اِلَّا شَاهِدَيْنِ وَهُوَ الْقِيَاسُ عَلٰى كُلِّ مُغَيَّبٍ .

☆☆ فاطمہ بنت حسین بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سامنے رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی دی تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا۔

۲۱۷۹ - اخرجه الشافعي في الام (۲/ ۹٤) في اول كتاب الصيام الصغير' و من طريقه اخرجه البيهقي في (المعرفة) كتاب الصيام (٦/ ۲٤۳ ۲٤٤) باب الشهادة على رؤية الهلال (۸٦٠٦)-

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔
اور فرمایا: میں شعبان کے دن میں روزہ رکھ لوں' یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے' میں رمضان کے دن میں روزہ نہ رکھوں۔
امام شافعی فرماتے ہیں: اگر عام لوگوں نے رمضان کا چاند نہ دیکھا ہو اور ایک عادل شخص اُسے دیکھ لے' تو میں اس بات کو ترجیح دوں گا کہ میں اس کی گواہی قبول کرلوں کیونکہ اثر سے بھی یہ بات منقول ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے۔
لیکن اس کے بعد امام شافعی نے یہ فتویٰ دیا: رمضان کے لیے کم از کم دو آدمیوں کی گواہی شرط ہے۔
امام شافعی اور ہمارے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: میں اس بارے میں کم از کم دو آدمیوں کی گواہی قبول کروں گا اور قیاس یہی ہے' ہر غائب چیز کے بارے میں گواہی کا یہی حکم ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی مدنی، بیلقب: دیباج، وھواخو عبداللہ بن حسن بن حسن لامہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۰۷۶)۔

2180- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ رَاٰى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحْدَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ رَاٰى هِلَالَ شَوَّالٍ وَّحْدَهُ فَلْيُفْطِرْ وَلْيُخْفِىْ ذٰلِكَ .

☆☆ امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص اکیلا رمضان کا چاند دیکھ لے' تو وہ اس دن روزہ رکھے اور جو شخص شوال کا چاند دیکھ لے' وہ اس دن روزہ نہ رکھے اور اس بات کو مخفی رکھے (لیکن اس اکیلے کی گواہی پر دوسرے لوگ روزہ رکھنے یا نہ رکھنے والے نہیں ہوں گے)۔

2181- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ فِى الَّذِىْ يَرٰى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحْدَهُ اَنَّهُ يَصُوْمُ لِاَنَّهُ لَا يَنْبَغِىْ لَهُ اَنْ يُفْطِرَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَنْ رَاٰى هِلَالَ شَوَّالٍ وَّحْدَهُ فَلَا يُفْطِرْ لِاَنَّ النَّاسَ يَتَّهِمُوْنَ عَلٰى اَنْ يُفْطِرَ مِنْهُمْ مَنْ لَيْسَ مَامُوْنًا مِنْهُمْ ثُمَّ يَقُوْلُ اُولٰئِكَ اِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ قَدْ رَاَيْنَا الْهِلَالَ.

☆☆ امام مالک بیان کرتے ہیں: جو شخص اکیلا رمضان کا چاند دیکھ لے' تو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ اب اس کے لیے روزہ نہ رکھنا ٹھیک نہیں' کیونکہ وہ یہ بات جانتا ہے' یہ دن رمضان کا حصہ ہے' جو شخص اکیلا شوال کا چاند دیکھ لے وہ روزہ نہ چھوڑے کیونکہ لوگ اس بارے میں اس پر الزام لگائیں گے کہ اس نے روزہ نہیں رکھا' کیونکہ اس میں سے بعض لوگ وہ بھی ہوتے ہیں جو مامون نہیں ہوتے۔

2180- اخرجه الشافعي في الام (۲/۹۴) في اول كتاب الصيام الصغير-
2181- اخرجه مالك في الموطا (۱/۲٤۰) في الصيام' باب: ما جاء في روية الهلال: للصوم و الفطر في رمضان-

پھر وہ یہ بات اس وقت بیان کرے جب چاند لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جائے اور وہ یہ کہیں: ہم نے چاند دیکھ لیا ہے۔

2182- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الْكِنْدِيُّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ- وَهُوَ الدَّالَانِيُّ- عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ قَالَ اَهْلَلْنَا هِلَالَ ذِى الْحِجَّةِ قَمَرًا ضَخْمًا الْمُقِلُّ يَقُوْلُ لِلَيْلَتَيْنِ وَالْمُكْثِرُ يَقُوْلُ لِثَلَاثٍ- قَالَ- فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ فَعَدَّ لِى مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّا اَهْلَلْنَا قَمَرًا ضَخْمًا. فَقَالَ اِنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَدَّهُ اِلٰى رُؤْيَتِهِ. هٰذَا صَحِيْحٌ وَّمَا بَعْدَهُ۔

☆☆ ابوبختری بیان کرتے ہیں: ہم نے ذوالحج کا چاند دیکھا تو وہ ہمیں بڑا لگا' جس شخص نے اس کو کم قرار دیا تھا تو اس نے دوسری رات کا چاند کہا اور جو زیادہ بیان کر رہا تھا' اس نے اسے تیسری رات کا چاند کہا' جب ہم مکہ آئے اور ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی' تو ہم نے جب ان سے یہ بیان کیا' تو انہوں نے ہمارے سامنے جو گنتی اس حساب سے تھی (جس میں ہم نے چاند دیکھا تھا) میں نے ان سے کہا: ہم نے تو چاند کو بڑا دیکھا تھا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے دیکھے جانے کے ساتھ (مہینے کے آغاز کو) مشروط کیا ہے۔

یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت مستند ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یوسف حضرمی کوفی صیرفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ فیہ لین، یہ راوی کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷۸)۔

2183- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ رِفَاعَةَ اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بَطْنَ نَخْلَةَ رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ لِثَلَاثٍ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ لِلَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لِثَلَاثٍ. فَقَالَ اَىَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ هُوَ لِلَّيْلَةِ الَّتِىْ رَاَيْتُمُوْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَدَّهُ اِلَى الرُّؤْيَةِ. وَهٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ ابوبختری بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے' جب ہم نے بطن نخلہ میں پڑاؤ کیا تو ہم نے چاند دیکھ لیا' بعض نے کہا: یہ دوسری کا چاند ہے اور بعض نے کہا: یہ تیسری کا چاند ہے۔ پھر ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی' ہم نے انہیں بتایا: ہم نے چاند دیکھا تھا' بعض نے کہا: دوسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا: تیسری

۲۱۸۲- اخرجه مسلم في الصوم (۷۶۵/۲) باب: بيان انه لا اعتبار بكبر الهلال و صغره (۱۰۸۸) عن ابي بكر بن ابي شيبة: حدثنا محمد بن فضيل: به-

ت کا چاند ہے' انہوں نے کہا: تم نے کس رات میں اسے دیکھا تھا' تو ہم نے کہا: فلاں رات کو' تو انہوں نے فرمایا: یہ اسی رات کا
جس رات میں تم نے دیکھا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حکم کو دیکھنے کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

2184- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ اَهْلَلْنَا هِلاَلَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلاً اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ سَاَلَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَمَدَّهُ لَكُمْ لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ . وَهٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ ابوبختری بیان کرتے ہیں: ہم نے رمضان کا چاند دیکھا' ہم ذات عرق میں موجود تھے' ہم نے ایک شخص کو
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس دریافت کرنے کے لیے بھیجا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات
ارشاد فرمائی ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اسے دیکھنے کے لیے تمہارے سامنے پھیلا دیتا ہے' اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تم
گنتی کی تعداد پوری کرلو۔

یہ روایت مستند ہے۔

2185- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حَرْمَلَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ- قَالَ- فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلاَلَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلاَلَ فَقَالَ مَتَى رَاَيْتُمُ الْهِلاَلَ فَقُلْتُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنَّا رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلاَ نَزَالُ نَصُوْمُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلاَثِيْنَ اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَوَلاَ تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لاَ هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ کریب بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
بھیجا' وہ فرماتے ہیں: میں شام آیا' سیدہ اُم فضل کا کام پورا کیا' اسی دوران رمضان کا چاند نظر آ گیا' میں شام میں ہی موجود ...

اخرجه مسلم في الصوم (۷٦٦/۲): باب: بيان انه لا اعتبار بكبر الهلال و صغره (۱۰۸۸) و ابن خزيمة في الصوم (۲۰۵/۳) باب: الدليل على ان الهلال يكون لليلة التي يرى صغر او كبر ما لم تمض ثلاثون يوماً للشهر' ثم لا يرى الهلال لغيم او سحاب كلاهما- مسلم و ابن خزيمة- عن بندار محمد بن بشار...... به-و اخرجه مسلم عن ابي بكر بن ابي شيبة' و ابن المثنى' كلاهما عن محمد بن جعفر' به-

اخرجه مسلم في الصوم (۷٦٥/۲) باب: بيان ان لكل بلد رؤيتهم' و انهم اذا راوا الهلال ببلد لا يثبت حكمه لما بعد عنهم وابن خزيمة في الصوم (۲۰۵/۳)' باب: الدليل على ان الواجب على اهل كل بلدة صيام رمضان؛ لرؤيتهم لا رؤية غيرهم كلاهما عن علي بن حجر السعدي عن اسماعيل بن جعفر' به-واخرجه مسلم عن يحيى بن يحيى' و يحيى بن ايوب' و قتيبة' كلهم عن اسماعيل بن جعفر' به-

تھا' میں نے جمعے کی رات میں چاند دیکھا' پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ منورہ آیا' حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھ سے چیت کی' پھر جب میں نے پہلی کے چاند کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے پوچھا: تم نے پہلی کا چاند کب دیکھا تھا؟ تو میں نے جواب میں نے اُسے جمعہ کی رات میں دیکھا تھا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: کیا تم نے خود اسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں! اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا تھا' میں نے روزہ بھی رکھا تھا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تھا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے تو اسے ہفتے کی رات دیکھا تھا اور ہم مسلسل روزے رکھیں گے' یہاں تک کہ تیس کی تعداد پوری کر لیں یا شوال کا چاند دیکھ لیں تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ کے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند کو دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی ہدایت کی ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حرملۃ قرشی مدنی، مولی ابن حویطب، وقد ینسب یہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۸۴۳)۔

2186- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَصْبَحْنَا صَبِيحَةَ ثَلَاثِينَ فَجَاءَ اَعْرَابِيَّانِ رَجُلَانِ يَشْهَدَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُمَا اَهَلَّاهُ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَ النَّاسَ فَاَفْطَرُوا.

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (رمضان کے مہینے میں) تیسویں دن کی صبح کی بات ہے دو دیہاتی آئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا (وہ روزہ ختم کریں اور عید الفطر منائیں)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن بشار رمادی، ابواسحاق بصری، حافظ لہ اوہام، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۵۶)۔

۲۱۸۶- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۲۹۷): حدثنا جعفر بن محمد بن نصير الخلدي' ثنا علي بن عبد العزيز' ثنا احسان بن الطالقاني ثنا سفيان' به-ومن طريق الحاكم اخرجه البيهقي في سننه (۴/۲۴۸) كتاب الصيام' باب من لم يقبل على رؤية هلال الا شاهدين عدلين- و قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و لم يخرجاه' و قد اختلفوا في اسناده؛ كما تقدم، فالله

4- باب تبيت النية من الليل وغيره

باب 4: رات کے وقت ہی (روزے کی) نیت کر لینا

2187 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ اَبِي حَامِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ اَبُو الزِّنْبَاعِ الْمِصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّادٍ اَبُو عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّادٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہیں کرتا' اس کا روزہ نہیں ہوتا''۔

مفضل سے اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن عباد نامی راوی منفرد ہیں' تاہم اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2188 - حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُوَرِّضْهُ قَبْلَ الْفَجْرِ .

وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ . وَقَالَ اَيْضًا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ خَالَفَهُ يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَابْنُ لَهِيعَةَ رَوَيَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جو صبح صادق ہونے سے پہلے اسے لازم نہیں کرتا''۔

۲۱۸۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۰۳/٤) في الصيام: باب: الدخول في الصوم بالنية من هذا الوجه- قال الحافظ في (التلخيص) (۱۸۹/۲): (وفيه عبد الله بن عباد' و هو مجهول' و قد ذكره ابن حبان في الضعفاء)- اه -وذكره ابن حبان في المجروحين (٤٦/٢)' و قال: (شيخ سكن مصر' يقلب الاخبار' روى عن المفضل بن فضالة عن يحيى بن ايوب عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة عن النبي – عليه الصلاة السلام– وقال: (من لم يبيت النية قبل طلوع الفجر فلا صيام له)' و هذا مقلوب: انما هو عند يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة' صحيح من غير هذا الوجه فيما يشبه هذا- روى عنه روح بن الفرج ابو الزنباع نسخة موضوعة)- اه- و اخرجه ابن ماجه في الصوم (٥٤٢/١) باب: ما جاء في فرض الصوم من الليل (۱۷۰۰)' عن ابي بكر بن ابي شيبة' به-

۲۱۸۸- و اخرجه الطبراني في الاوسط (۹۰۹٤) من حديث معن بن عيسى' ثنا اسحاق بن حازم' به- و لفظه: (لم يورضه)- و قال: (لم يرو هذا الحديث عن اسحاق بن حازم الا معن- وروى هذا الحديث الليث بن سعد عن يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم' و لم يقل: (يورضه)' قال: (يفرضه)- اه -وقال ابن ابي حاتم في العلل (۲۲٥/۱) (٦٥٤): (سالت ابي عن حديث اخرجه معن القزاز عن اسحاق بن حازم عن عبد الله بن ابي بكر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم' قلت لابي: ايهما اصح ؟ قال: لا ادري لهذا الحديث مما سمع من سالم او سمعه من الزهري عن سالم' و قد روى الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن حفصة قولها غير مرفوع- و هذا عندي اشبه' و الله اعلم)- اه-

ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جو شخص رات میں ہی اسے لازم نہیں کر لیتا''۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2189- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ . رَفَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ الرُّفَعَاءِ . وَاخْتُلِفَ عَنِ الزُّهْرِىِّ فِىْ اِسْنَادِهِ فَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ مِنْ قَوْلِهَا وَتَابَعَهُ الزُّبَيْدِىُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِىِّ . وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ وَكَذٰلِكَ قَالَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ وَكَذَا قَالَ اِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ . وَغَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ يَرْوِيهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ حَفْصَةَ وَاخْتُلِفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فِىْ اِسْنَادِهِ وَكَذٰلِكَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ . وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَيْضًا عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَتَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ . وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَفْصَةَ قَالَا ذٰلِكَ وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ .

☆☆ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص صبح صادق سے پہلے اسے لازم نہیں کرتا اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا''۔

اس روایت کو بعض راویوں نے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۲۱۸۹- اخرجه ابو داود في الصوم (۲/۳۴۱) باب: النية في الصيام (۲۴۵۴)، عن احمد بن صالح عن عبد الله بن وهب، به-و اخرجه الترمذي في الصوم (۲/۱۰۸) باب: ما جاء: لا صيام لمن لم يعزم من الليل (۷۳۰)، عن اسحاق بن منصور، اخبرنا ابن ابي مريم، اخبرنا يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر، به-و اخرجه النسائي في الصوم (۴/۱۹۶، ۱۹۷) باب: ذكر اختلاف الناقلين لخبر حفصة، من حديث الليث بن سعد عن يحيى بن ايوب، به-و من حديث اشهب اخبرني يحيى بن ايوب، و ذكر آخر ان عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم حدثهما عن ابن شهاب عن سالم...... به- وقال الترمذي: (حديث حفصة حديث لا نعرفه مرفوعًا الا من هذا الوجه- و قد روي عن نافع عن ابن عمر قوله، و هو اصح - و هكذا ايضاً روي هذا الحديث عن الزهري موقوفًا، و لا نعلم احدًا رفعه الا يحيى بن ايوب، و انما معنى هذا عند اهل العلم: لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل طلوع الفجر في رمضان، او في قضاء رمضان، او في صيام نذر- اذا لم ينوه من الليل لم يجزه- و اما صيام التطوع، فمباح له ان ينويه بعد ما اصبح، و هو قول الشافعي و احمد و اسحاق)- اه- قال الحافظ ابن حجر في (تلخيص الحبير) (۲/۳۶۱): (اختلف الائمة في رفعه و وقفه: فقال ابن ابي حاتم عن ابيه: لا ادري ايهما اصح ا يعني رواية يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر عن الزهري عن سالم، ورواية اسحاق بن حازم عن عبد الله بن ابي بكر عن سالم بلا واسطة الزهري، لكن الوقف اشبه- و قال ابو داود : لا يصح رفعه-وقال الترمذي: الموقوف اصح، و نقل في (العلل) عن البخاري انه قال: هو خطا، و هو حديث فيه اضطراب، و الصحيح عن ابن عمر موقوف - و قال النسائي: الصواب عندي موقوف، و لم يصح رفعه- و قال احمد: ما له عندي ذلك الاسناد- و قال الحاكم في (الاربعين): صحيح على شرط الشيخين، و قال في (المستدرك): صحيح على شرط البخاري- و قال البيهقي: رواته ثقات الا انه روي موقوفاً- و قال الخطابي: اسنده عبد الله بن ابي بكر و زيادة الثقة مقبولة- و قال ابن حزم: الاختلاف فيه يزيد الخبر قوة- اه-

بعض نے اسے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔
بعض نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔
جبکہ بعض راویوں نے اسے سالم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔
زہری سے نقل کرنے کے بارے میں اس روایت کے راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

2190- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لاَ صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ .

☆☆ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں کرتا' اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

2191- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلاَلٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ اَجْمَعَ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَصْبَحَ وَلَمْ يُجْمِعْهُ فَلاَ يَصُمْ .

☆☆ سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص رات کو ہی روزہ رکھنے کا ارادہ کر لے' تو وہ روزہ رکھے اور جس شخص کو صبح ہو جائے اور اس شخص نے ارادہ نہ کیا ہو' تو وہ روزہ نہ رکھے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ میمونہ بنت سعد، اوسعید، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں۔ لھا حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''تقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱۴/۲، ۶۱۵)، اصابۃ (۳۲۴/۸) ومابعدھا۔

2192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اللَّخْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقُولُ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا صُبْحَ ثَلاَثِينَ يَوْمًا فَرَاَى هِلاَلَ شَوَّالٍ نَهَارًا فَلَمْ يُفْطِرْ حَتَّى اَمْسَى.

۲۱۹۰- اخرجه النسائي في الصيام (۱۹۷/۴) باب: ذكر اختلاف الناقلين لخبر حفصة في ذلك' عن اسحاق بن ابراهيم عن سفيان' به- عقبه عن احمد بن حرب عن سفيان' به- و قال عقبه: (ارسله مالك بن انس)- ثم اورده من حديث ابن القاسم: حدثني مالك عن ابن شهاب عن عائشة و حفصة' مثله- قال البيهقي في (المعرفة) (۲۲۸/۶) (۸۵۴۰): (ارسله مالك عن ابن شهاب عن حفصة' و اخرجه الليث عن عقيل عن الزهري عن سالم ان عبد الله و حفصة قالا ذلك' و اخرجه معمر عن الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة- و قيل: عن معمر عن الزهري عن حمزة بن عبد الله عن ابيه عن حفصة- و قيل غير ذلك)- اه- وراجع لبقية طرق الحديث الموضع السابق عند النسائي-

۲۱۹۱- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۶۶/۲-۶۷) من طريق الدارقطني' به- و الواقدي متروك: كما سبق-

۲۱۹۲- فيه الواقدي ايضا- و اثر ابن عمر اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۱۶۶/۴) باب: اصبح الناس صياماً و قد رئي الهلال (۷۳۴۰) عن ابن جريج قال: اخبرني موسى عن نافع قال: رئي لهلال شوال من النهار' فلم يفطر عبد الله حتى امسى' و خرج الى المصلى من الغد-

قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَاقِدِیُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رُئِیَ هِلَالُ شَوَّالٍ نَهَارًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تُفْطِرُوا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ مِنْ حَيْثُ يُرٰی.

قَالَ وَحَدَّثَنَا الْوَاقِدِیُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِیَّ عَنْ هِلَالِ شَوَّالٍ اِذَا رُئِیَ بَاكِرًا قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِنْ رُئِیَ هِلَالُ شَوَّالٍ بَعْدَ اَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ اِلَی الْعَصْرِ اَوْ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِیْ تَجِیءُ .قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ تیسویں تاریخ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں صبح کی' آپ نے دن میں ہی شوال کا چاند دیکھ لیا' تو آپ نے شام میں افطاری نہیں کی۔

حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے دن کے وقت شوال کا چاند دیکھ لیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لیے اُس وقت تک افطاری کرنا حلال نہیں ہے جب تک تم پہلی کا چاند اس وقت تک نہیں دیکھ لیتے جب اسے دیکھا جاتا ہے (یعنی رات کے وقت)۔

معاذ بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے شوال کے چاند کے بارے میں دریافت کیا' جب اسے صبح کے وقت دیکھ لیا جائے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن میتب کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر شوال کا چاند صبح صادق ہو جانے کے بعد عصر تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: مغرب تک) طلوع ہو جائے تو اس رات کا چاند شمار ہوگا جو آگے آئے گی۔

امام ابوعبداللہ فرماتے ہیں: اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔

2193- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ وَّهِیَ جَدَّتُهُ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ عَلَيْهَا فَاُتِیَ بِاِنَاءٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَنِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمَةٌ . فَقَالَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ اَمِيْرُ- اَوْ اَمِيْنُ- نَفْسِهِ فَاِنْ شِئْتِ فَصُوْمِیْ وَاِنْ شِئْتِ فَاَفْطِرِیْ .

۲۱۹۳- اخرجه احمد (۳٤۱/٦) و النسائي في الكبرى (۲٤۹/۲) كتاب الصيام' باب الرخصة للصائم المتطوع ان يفطر' و ذكر اختلاف الناقلين لحديث ام هاني الحديث (۳۳۰۲' ۳۳۰۳) من طريق شعبة عن جعدة عن ام هاني' و قال النسائي: (لم يسمعه جعدة من ام هاني فقد قال شعبة: و كان سماك يقول: حدثنا ابنا ام هاني' فرويته انا عن افضلهما)' و سياتي هذا عند الدارقطني- و اخرجه الطيالسي (۱۶۱۸) عن شعبة- نحوه- و من طريق الطيالسي اخرجه الترمذي في الصوم (۱۰۹/۳) باب: ما جاء في افطار الصائم المتطوع (۷۳۲)' و البيهقي في المعرفة (۲۲۸/٦) في الصوم' باب: صيام التطوع و الخروج منه (۸۹۲۰)' و احمد في مسنده (۳٤۱/٦)- وقال الترمذي: (حديث ام هاني في اسناده مقال' و العمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: ان الصائم المتطوع اذا افطر فلا قضاء عليه' الا ان يحب ان يقضيه- و هو قول سفيان الثوري و احمد و اسحاق و الشافعي)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (٤٦٩/۲): (في سنده اختلاف' و في لفظه اختلاف)- اه -قال العيني في البناية (۲٤٥/٥): (وفي اسناده اضطراب الا ان سند ابي داود سالم من ذلك' و الحديث صحيح: كما في الحاكم و الذهبي)- اه -قلت: و اسناد ابي داود الذي اشار اليه العيني: هو حدثنا عثمان بن محمد بن ابي شيبة' قال: حدثنا جرير بن عبد الحميد عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن الحارث عن ام هاني' به-و من طريق ابي داود اخرجه البيهقي في سننه (۲۷۷/٤) كتاب الصيام' باب صيام التطوع و الخروج منه قبل تمامه-

★★ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے' آپ کے لیے ایک برتن بڑھایا گیا' تو آپ نے اس میں سے پیا' پھر وہ برتن میری طرف بڑھا دیا' میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنی ذات کا امین ہوتا ہے' اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو' اگر چاہو تو یہ کھا پی لو۔

2194 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ السَّمْتِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أُتِيَ بِشَرَابٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً . فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ عَنْكِ شَيْئًا قَالَتْ لَا . قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ . اخْتُلِفَ عَنْ سِمَاكٍ فِيهِ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ وَهُوَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ سِمَاكٌ.

★★ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشروب لایا گیا' آپ نے اسے پیا' پھر میری طرف بڑھا دیا' پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے کوئی قضاء روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے۔

سماک نامی راوی سے نقل کرنے میں اس روایت کے الفاظ میں اختلاف کیا گیا ہے۔

2195 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْدَةَ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ سَقَانِي فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُتَطَوِّعُ أَمِينُ أَوْ أَمِيرُ نَفْسِهِ فَإِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ . قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا حَدَّثَنَاهُ أَهْلُنَا وَأَبُو صَالِحٍ . قَالَ شُعْبَةُ وَكُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنَا جَعْدَةَ فَلَقِيتُ أَفْضَلَهُمَا وَحَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ .

★★ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مشروب لایا گیا' آپ نے اُسے نوش فرمایا اور مجھے پینے کے لیے دیا تو میں نے بھی پی لیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی مرضی کے بارے میں (امین) ہوتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ کہے:) امیر ہوتا ہے (یعنی اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے) یعنی اگر چاہے تو روزہ برقرار رکھے اور اگر چاہے تو توڑے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے یہ روایت سیدہ اُم ہانی سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! یہ روایت ہمارے گھر والوں نے اور ابوصالح نے بیان کی ہے۔

۲۱۹۴- اخرجه النسائي في الكبرى (۲/ ۲۵۰) كتاب الصيام' باب ذكر حديث سماك' الحديث (۳۳۰٤)- و البيهقي في سننه (٤/ ۲۷٦) كتاب الصيام' باب صيام التطوع و الخروج منه قبل تمامه من طريق ابي عوانة عن سماك' به-

۲۱۹۵- اخرجه الطيالسي (۱٦۱۸) عن شعبة' به- و من طريق الطيالسي اخرجه الترمذي و غيره: كما سبق في الرواية قبل الماضية-

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سماک سے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں نے جعدہ کے صاحبزادوں میں سے زیادہ فضیلت والے شخص سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔

2196- حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا وَقَالَ فِيْهِ حَدَّثَنَا اَهْلُنَا وَاَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ سِمَاكٌ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ ابْنَا اُمِّ هَانِئٍ فَرَوَيْتُهُ اَنَا عَنْ اَفْضَلِهِمَا وَصَلَ اِسْنَادَهُ اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ اُم ہانی ﷺ سے منقول ہے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: سماک یہ فرمایا کرتے تھے کہ سیّدہ اُم ہانی ﷺ کے دو صاحبزادوں نے یہ حدیث سنائی ہے' اور میں نے اس حدیث کو ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت والے صاحب سے نقل کیا ہے۔

امام ابوداؤد نے اس روایت کو شعبہ کے حوالے سے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2197- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِىْ ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَرِبَ شَرَابًا فَاَعْطَاهَا فَضْلَهُ فَشَرِبَتْهُ قَالَتِ اسْتَغْفِرْ لِىْ اِنِّىْ كُنْتُ صَائِمَةً .مِثْلَ قَوْلِ اَبِىْ عَوَانَةَ .قَوْلُهُ يَحْيٰى بْنُ جَعْدَةَ وَهَمٌ مِنَ الْوَلِيْدِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ سیّدہ اُم ہانی ﷺ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب پیا اور اپنا بچا ہوا مشروب سیّدہ اُم ہانی ﷺ کو عطاء کیا' تو سیّدہ اُم ہانی نے بھی اُسے پی لیا' پھر انہوں نے عرض کی: میرے لیے دعائے مغفرت کریں' کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

ابوعوانہ نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں ایسے الفاظ ہیں:

''راوی کا یہ کہنا کہ یہ روایت یحییٰ بن جعدہ سے منقول ہے' یہ ولید نامی راوی کا وہم ہے اور یہ راوی ضعیف ہے''۔

2198- حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ هَارُوْنَ عَنْ جَدَّتِهِ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَا صَائِمَةٌ فَنَاوَلَنِىْ فَضْلَ شَرَابِهِ فَشَرِبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ كُنْتُ صَائِمَةً وَاِنِّىْ كَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّ سُؤْرَكَ .قَالَ اِنْ كَانَ قَضَاءً مِنْ رَمَضَانَ فَصُوْمِىْ يَوْمًا مَكَانَهُ وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَاِنْ شِئْتِ فَاقْضِيْهِ وَاِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيْهِ .

۲۱۹۷- اخرجه النسائي في الكبرى (۳۲۰۷) كتاب الصيام' باب ذكر حديث سماك من طريق اسباط عن سماك عن رجل عن يحيى' به- نزاد فيه: (عن رجل) بين سماك و يحيى- و قد وهم فيه الوليد- كما ذكر الدارقطني هنا- فان اسباطاً خالفه؛ فاخرجه عن سماك عن رجل عن يحيى- كما اخرجه النسائي- وفي اسناده مجهول-

۲۱۹۸- اخرجه احمد (۳۴۳/۶) من طريق بهز' والدارمي (۱۷۴۳) من طريق ابي النعمان' كلاهما- بهز و ابو النعمان- قالا: حدثنا حماد بن سلمة' به- و اخرجه احمد (۴۲۴/۶): حدثنا يزيد' حدثنا حماد بن سلمة' به- و فيه (هارون ابن بنت ام هانئ' او ابن ام هانئ)- و قد تقدم من رواية ابي عوانة عن سماك- و ذكره البيهقي في المعرفة (۳۳۹/۶) في الصيام' باب: صيام التطوع و الخروج منه (۸۹۲۱) من طريق ابي داود الطيالسي' حدثنا حماد بن سلمة' به-

وَرَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ اَبِىْ صَغِيْرَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِءٍ .

☆☆ ہارون اپنی دادی (سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا) سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے روزہ رکھا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشروب کا بچا ہوا میری طرف بڑھایا تو میں نے اسے پی لیا' پھر میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور مجھے یہ بات بھی پسند نہیں تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہوئے کو واپس کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو یہ رمضان کی قضاء کا روزہ تھا تو تم اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لینا اور اگر نفلی روزہ تھا تو اگر تم چاہو تو اس کی قضاء کر لینا' اگر چاہو تو قضاء نہ کرنا۔

اس روایت کو حاتم بن ابوصغیرہ نے سماک کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہارون، من ولد ام ھانیء، مجھول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۳۰۰)۔

2199- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى الْحَجَّاجِ الْخَاقَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ - يَعْنِىْ حَاتِمَ بْنَ اَبِىْ صَغِيْرَةَ - حَدَّثَنِىْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِىءٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْمُتَطَوِّعُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ .

☆☆ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
نفلی روزہ رکھنے والے کو اختیار ہوتا ہے' وہ چاہے تو روزہ برقرار رکھے' اگر چاہے تو توڑ دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی حجاج، اھتمی، منقری، خاقانی، ابوایوب بصری، واسم ابیہ عبداللہ، یہ لین الحدیث ہیں، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۵۷۷)۔

2200- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِىُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِىءٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُوْلُ اَلصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ - اَوْ اَمِيْرُ - نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ . اخْتُلِفَ عَلٰى سِمَاكٍ فِيْهِ وَاِنَّمَا سَمِعَهُ سِمَاكٌ مِنِ ابْنِ اُمِّ هَانِىءٍ عَنْ

۲۱۹۹- اخرجه الحاكم في المستدرك (۴۳۹/۱) من حديث بندار' ثنا يحيى بن ابي حجاج الخاقاني به- و اخرجه النسائي في الكبرى (۲۵۱/۲) كتاب الصيام' باب ذكر حديث سماك' الحديث (۳۳۰۸' ۳۳۰۹)' و البيهقي في سننه (۲۷۶/۴)' و احمد في المسند (۴۲۴/۶) من طريق ابي يونس القشيري' حاتم بن ابي صغيرة' به- قال النسائي: (ابو صالح هذا يختلفون في اسمه' فقيل: انه باذان- و قيل: باذام- و هو ضعيف الحديث- قال: و هو ابو صالح صاحب الكلبي' و قد روي عنه انه قال في مرضه: كل شي' حدثتكم به فهو كذب- قال: وقال سفيان عن محمد بن قيس عن حبيب بن ابي ثابت: كنا نسمي ابا صالح: دروغزن' و هو بالفارسية: كذاب- الا ان يحيى بن سعيد لم يتركه' و قد حدث عن اسماعيل بن ابي خالد عنه-

۲۲۰۰- اخرجه الحاكم في الصوام (۴۳۹/۱) باب: صوم التطوع' من حديث بكار بن قتيبة القاضي' ثنا صفوان بن عيسى القاضي به-

اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

نفلی روزہ رکھنے والا شخص اپنی ذات کے بارے میں امین (راوی کو شک ہے) امیر (یعنی وہ اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے) چاہے تو روزہ رکھ لے اگر چاہے تو توڑ دے۔

اس بارے میں سماک سے نقل کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

سماک نے اس حدیث کو سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے سے سنا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2201- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَرٰی بِاِفْطَارِ التَّطَوُّعِ بَاْسًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نفلی روزہ توڑنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

2202- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصْبِحُ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكُمْ شَیْءٌ اَتَاكُمْ شَیْءٌ . قَالَتْ فَنَقُوْلُ اَوَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا فَيَقُوْلُ بَلٰی وَلٰكِنْ لَا بَاْسَ اَنْ اُفْطِرَ مَا لَمْ يَكُنْ نَذْرًا اَوْ قَضَاءَ رَمَضَانَ . مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ الْعَرْزَمِیُّ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح کے وقت روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے دریافت کرتے: کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز موجود ہے کوئی (کھانے کی چیز) تمہارے پاس آئی؟ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ عرض کرتے: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح روزے کی نیت نہیں کی تھی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ہاں! لیکن اس میں کوئی حرج نہیں کہ میں روزہ توڑ دوں جبکہ وہ نذر کا نہ ہو رمضان کا نہ ہو۔

محمد بن عبیداللہ نامی راوی عرزمی ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

2203- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَا اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰی عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ نَبِیُّ

۲۲۰۱- اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۴/ ۲۷۱-۲۷۲) باب: افطار التطوع و صومه اذا لم يبيته (۷۷۷۱) عن ابن جريج' به- و اخرجه الشافعي: اخبرنا عبد المجيد عن ابن جريج' به-اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۲۷۷)' و المعرفة (۶/ ۲۴۰) في الصوم' باب: صيام التطوع و الخروج منه (۸۹۲۷)-

۲۲۰۲- اخرجه ابن خزيمة (۲۱۴۱)' و ابن حبان (۳۶۲۹)' من حديث روح بن عبادة- به-واخرجه مسلم في الصوم (۲/ ۸۰۹)' باب: جواز صوم النافلة بنية النهار قبل الزوال (۱۱۵۴)' و ابو داود في الصوم (۲/ ۳۴۲) باب: في الرخصة في ذلك (۲۴۵۵)' و الترمذي في الصوم (۳/ ۱۱۸) باب: صيام المتطوع بغير تبييت (۷۳۳)' و النسائي في الصوم (۴/ ۱۹۴' ۱۹۵) باب: النية في الصوم' و البيهقي في الصوم (۴/ ۲۷۴' ۲۷۵) باب: صيام التطوع و الخروج منه قبل تمامه' و عبد الرزاق في الصوم (۴/ ۲۷۷) باب: افطار التطوع و صومه اذا لم يبيته (۷۷۹۲)' واحمد في مسنده (۶/ ۲۰۷) من وجوه من طلحة بن يحيى' به-

اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) یُحِبُّ طَعَامًا فَجَآءَ یَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ قُلْتُ لاَ .قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ.

★★ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھانے کو پسند کرتے تھے' ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دریافت کیا: آپ کے پاس وہ والا کھانا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، تیمی، مدنی، نزیل کوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ء، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 148ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۰۵۳)۔

2204- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَطْحَاءَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗد حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّیُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ عِنْدَكِ شَیْءٌ قُلْتُ لاَ .قَالَ اِذًا اَصُوْمَ . وَدَخَلَ عَلَیَّ يَوْمًا اٰخَرَ فَقَالَ عِنْدَكِ شَیْءٌ . قُلْتُ نَعَمْ .قَالَ اِذًا اَطْعَمَ وَاِنْ كُنْتُ قَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' دریافت کیا: کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں' پھر ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں کھا لیتا ہوں' اگرچہ میں نے روزے کی نیت کی تھی۔

اس روایت کی سند حسن صحیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حماد بن حسن بن عنبسہ وراق نہشلی، ابوعبداللہ بصری، نزیل (سامرا)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 266ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۵۰۱)۔

2205- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِی ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ

۲۲۰۴- اخرجه البيهقي في الكبرى في الصوم (٢٠٣/٤) من رواية عكرمة عن عائشة به- و قال: (وهذا اسناده صحيح)- اهـ-

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا صَامَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا فَلْيُفْطِرْ مَتَى شَاءَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص نے نفلی روزہ رکھا ہو تو وہ جب چاہے اُسے توڑ سکتا ہے۔

2206- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آخَى بَيْنَ سَلْمَانَ وَبَيْنَ أَبِي الدَّرْدَاءِ- قَالَ- فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُورُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَإِذَا أُمُّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةٌ قَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ إِنَّ أَخَاكَ يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ وَلَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي نِسَاءِ الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَرَحَّبَ بِهِ سَلْمَانُ وَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ اطْعَمْ .فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ .فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُفْطِرَنَّهُ .قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ مَعَهُ ثُمَّ بَاتَ عِنْدَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَرَادَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنْ يَقُومَ فَمَنَعَهُ سَلْمَانُ وَقَالَ لَهُ إِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَائْتِ أَهْلَكَ وَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ .فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ قَالَ قُمِ الآنَ إِنْ شِئْتَ فَقَامَا فَتَوَضَّآ ثُمَّ رَكَعَا ثُمَّ خَرَجَا إِلَى الصَّلاَةِ فَدَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيُخْبِرَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالَّذِي أَمَرَهُ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا .مِثْلَ مَا قَالَ سَلْمَانُ .لَفْظُ أَبِي طَالِبٍ.

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا (منہ بولا بھائی) بنا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان حضرت ابودرداء سے ملنے کے لیے آئے تو سیّدہ اُم درداء کو خراب حالت میں دیکھا تو دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کے بھائی رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں' دن کے وقت روزہ رکھتے ہیں' انہیں دنیا کی اور بیوی کی کوئی ضرورت نہیں ہے' پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے' انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اور ان کے آگے کھانا رکھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ بھی کھایئے' انہوں نے جواب دیا: میں نے روزہ رکھا ہے' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ روزہ توڑ دیں' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رات کے وقت اُن کے ہاں گئے۔ جب رات کا وقت ہوا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ارادہ

۲۲۰۵- اخرجه ابن ابي شيبة عن ابي الاحوص عن سماك' به- و اخرجه عبد الرزاق في الصوم (٢٧١/٤) باب: افطار التطوع (٧٧٧٠) عن اسرائيل عن سماك به-واخرجه ابن جريج : اخبرني عطاء عن ابن عباس' بنحوه- اخرجه عبد الرزاق (٧٧٦٧)' و البيهقي في (٢٧٧/٤)' و المعرفة (٣٤٠/٦) (٨٩٢٥)-واخرجه البيهقي كذلك من طريق جريج عن عمرو بن دينار عن ابن عباس' بنحوه-

۲۲۰۶- اخرجه البخاري في الصوم (١٩٦٨) باب: من اقسم على اخيه ليفطر في التطوع و لم ير عليه قضاء اذا كان اوفق له' و في (٦١٣٩) باب: صنع الطعام و التكلف للضيف' و الترمذي في الزهد (٢٤١٣)' و البيهقي في الصوم (٢٧٦/٤)' و ابن حبان في صحيحه كتاب البر و الاحسان (٣٢٠)' من طريق جعفر بن عون' به-

کہ وہ نوافل ادا کرنے شروع کریں' تو حضرت سلمان نے انہیں روک دیا اور ان سے کہا کہ آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے' آپ کے پروردگار کا بھی آپ پر حق ہے آپ کی بیوی کا بھی آپ پر حق ہے' آپ نفلی روزہ رکھیں بھی اور کسی دن چھوڑ بھی دیں' (نفلی نماز) ادا بھی کریں اور سو بھی جایا کریں' اپنی اہلیہ کے پاس بھی جایا کریں' ہر حقدار کو اس کا حق دیا کریں۔ جب صبح کا وقت قریب آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ اُٹھیں' اگر آپ (نوافل ادا کرنا چاہیں) یہ دونوں حضرات اُٹھے' انہوں نے نوافل ادا کیے' پھر (فجر کی نماز) ادا کرنے کے لیے چلے گئے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ کو اس چیز کے بارے میں بتائیں جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابودرداء! تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے' آپ نے وہ ہی بات ارشاد فرمائی جو حضرت سلمان نے ارشاد فرمائی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ ابوطالب نامی راوی کے ہیں۔

2207- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَأْتِينَا فَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ غَدَاءٍ . فَإِنْ قُلْنَا نَعَمْ تَغَدَّى وَإِنْ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ . وَإِنَّهُ أَتَانَا ذَاتَ يَوْمٍ وَّقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ وَّأَنَا قَدْ خَبَأْنَاهُ لَكَ .قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا . فَأَكَلَ .هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور دریافت کرتے: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اگر ہم جواب دیتے: جی ہاں! تو آپ وہ کھا لیتے اور اگر ہم عرض کرتے: جی نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہمیں تحفہ کے طور پر (حیس) بھیجا گیا تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں تحفے کے طور پر حیس دیا گیا ہے' جو میں نے آپ کے لیے سنبھال کے رکھا ہے' تو آپ نے فرمایا: میں نے تو صبح روزے کی نیت کی تھی' لیکن پھر آپ نے اُسے کھا بھی لیا۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2208- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا

۲۲۰۷- مضى تخريجه قبل اربع روايات- ورواية الثوري لهذه عند ابي داود والترمذي و النسائي في المواضع السابق ذكرها-

۲۲۰۸- اخرجه النسائي في الكبرى- كما في نصب الراية (۲/ ٤٦٨)-:حدثنا محمد بن منصور ثنا سفيان بن عيينة به-واخرجه الشافعي اخبرنا سفيان بن عيينة' به- ومن طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (٦/ ٣٣٥) في الصيام' باب: صيام التطوع و الخروج منه قبل تمامه (٩٠٦) (٨٩٠٧)' و في الكبرى (٤/ ٢٧٤-٢٧٥)- وقال البيهقي في (المعرفة): (قال المزني: سمعت الشافعي يقول: سمعت سفيان عامة مجالسته لا يذكر فيه: (ساصوم يوما مكانه): ثم عرضته عليه قبل ان يموت' بسنة فاجاب فيه: (ساصوم يوما مكانه)- قال البيهقي: (لهذا حديث قد اخرجه جماعة عن سفيان دون لهذه اللفظة- و اخرجه جماعة عن طلحة بن يحيى دون لهذه اللفظة' منهم: سفيان الثوري' و شعبة بن الحجاج و عبد الواحد بن زياد ووكيع بن الجراح و يحيى بن سعيد القطان و يعلى بن عبيد وغيرهم)-وقال البيهقي في الكبرى: (فروايته- يعني: ابن عيينة- عامة دهره لهذا الحديث' لا يذكر فيه لهذا اللفظ مع رواية الجماعة عن طلحة بن يحيى لا يذكره منهم احد: منهم: سفيان الثوري' و شعبة ووكيع' و غيرهم- تدل على خطا لهذه اللفظة- و الله اعلم- و قد روي من وجه آخر عن عائشة ليس فيه لهذه اللفظة)- اه-

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِيهِ طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ . وَأُهْدِيَ لَهُ حَيْسٌ . فَقَالَ إِنِّي آكِلٌ وَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ . لَمْ يَرْوِهِ بِهَذَا اللَّفْظِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ الْبَاهِلِيِّ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَى قَوْلِهِ وَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ . وَلَعَلَّهُ شُبِّهَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِكَثْرَةِ مَنْ خَالَفَهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ .

☆☆ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور کہا: میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے' پھر آپ کی خدمت میں حیس لایا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس میں سے کھالیتا ہوں اور اس روزے کی جگہ پھر کسی دن روزہ رکھ لوں گا۔

ان الفاظ میں اس روایت کو صرف باہلی نے نقل کیا ہے' کسی اور نے نقل نہیں کیا ہے اور کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے' یعنی ان الفاظ کی:

''اس کی جگہ پھر روزہ رکھ لوں گا''۔

شاید یہ بات اُن کے لیے مشتبہ ہوگئی ہو' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے' کیونکہ دیگر راویوں نے ابن عیینہ سے ان الفاظ کو نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

2209- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِغَدَائِهِ فَلَا يَجِدُهُ فَيَفْرِضُ عَلَيْهِ صَوْمَ ذَلِكَ الْيَوْمِ . عَبْدُ اللَّهِ هَذَا لَيْسَ بِالْمَعْرُوفِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے لیے کوئی چیز منگواتے اور آپ کو اس دن کوئی چیز نہ ملتی تو آپ اس دن روزہ رکھ لیتے۔

اس روایت کے راوی عبداللہ معروف نہیں ہیں۔

2210- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ صَنَعَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ لَكَ أَخُوكَ وَتَكَلَّفَ لَكَ أَخُوكَ أَفْطِرْ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ . هَذَا مُرْسَلٌ .

☆☆ ابراہیم بن عبید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعض اصحاب کی دعوت کی تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی

۲۲۰۹- اخرجه النسائي في الصوم (۴/ ۱۹۳ - ۱۹۵) باب: النية في الصيام و الاختلاف على طلحة بن يحيى في خبر عائشة فيه' و ابن ماجه في الصوم (۱/ ۵۴۳) باب: ما جاء في فرض الصوم من الليل (۱۷۰۱)' و ابو يعلى في مسنده (۴۷۴۳)' من رواية مجاهد عن عائشة' به-

۲۲۱۰- اخرجه الطيالسي في (مسنده) كما في نصب الراية للزيلعي (۲/ ۴۶۵) حدثنا محمد بن ابي حميد عن ابراهيم بن عبيد الله بن رفاعة الزرقي عن ابي سعيد الخدري' به- و هو مرسل-

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا ہے' تمہارے بھائی نے تمہارے لیے اہتمام کیا ہے' تم روزہ توڑ دو اور پھر کسی دن روزہ رکھ لینا۔

یہ روایت مرسل ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبید بن رفاعۃ بن رافع بن مالک بن عجلان زرقی انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۶)۔

2211- حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَزَارِىِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَكَلَ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ . الْفَزَارِىُّ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِىُّ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص رمضان کے مہینے میں بھول کر کچھ کھالے' تو اس پر قضاء لازم نہیں ہو گی' اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا ہو گا اور پلایا ہو گا''۔

اس روایت کے راوی فزاری محمد بن عبیداللہ عرزمی ہیں۔

2212- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ سَعِيْدٍ الرَّازِىُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلَفِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ مِرْسَالٍ الْخَثْعَمِىُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا عَمِّىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مِرْسَالٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَعَامًا فَدَعَا النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَصْحَابَهُ فَلَمَّا اُتِىَ بِالطَّعَامِ تَنَحَّى اَحَدُهُمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا لَكَ . قَالَ اِنِّىْ صَائِمٌ . فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَكَلَّفَ لَكَ اَخُوْكَ وَصَنَعَ ثُمَّ تَقُوْلُ اِنِّىْ صَائِمٌ كُلْ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے کھانا تیار کیا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی دعوت کی' کھانا لایا گیا' تو ان لوگوں میں سے ایک صاحب پیچھے ہٹ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہارے لیے اہتمام کیا ہے اور اسے تیار کیا ہے اور

۲۲۱۱- محمد بن عبيد الله العرزمي متروك الحديث- كما مضى مراراً-

۲۲۱۲- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۰۲/۲) من طريق الدارقطني' به-وذكره الزيلعي في نصب الراية (۴۶۵/۲) عن الدارقطني وحده' وقد وقع في نصب الراية: (عمرو بن خليف) بدلاً من (عمرو بن خلف)-

اب تم کہہ رہے ہو: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تم اسے کھالو اور اس روزے کی جگہ پھر کسی دن روزہ رکھ لینا۔

2213- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خُلَيْدٍ الْكِنْدِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَلَاقَضَاءَ عَلَيْهِ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَّكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب روزہ دار بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطاء کیا ہے' اس شخص پر قضاء لازم نہیں ہوگی''۔

اس کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2214- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ اَبُوْ بَكْرٍ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَفْطَرَ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ . تَفَرَّدَ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عَنِ الْاَنْصَارِىِّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی رمضان کے مہینے میں (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے' تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی اور اس پر کفارہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن مرزوق نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔

یہ وہی ہیں جنہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

2215- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرُّهَاوِىُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الرُّهَاوِىُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۲۲۱۳- اخرجه احمد في مسنده(۲/ ۴۲۵): حدثنا اسماعيل بن ابراهيم - و هو ابن علية - به-و مسلم في صحيحه (۱۱۵۵): حدثني عمرو محمد الناقد' حدثنا اسماعيل' به- و اخرجه البخاري في صحيحه (۴/ ۶۵۸- ۶۵۹) كتاب الصوم' باب الصائم اذا اكل او شرب ناسيا الحديث (۱۹۳۳)- و ابو داود رقم (۲۳۹۸)' و الترمذي رقم (۷۲۱)' و ابن خزيمة رقم (۱۹۸۹)' و البيهقي (۴/ ۲۲۹) من طرق عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة' به- و سياتي من طريق خلاس و ابن سيرين في آخر الباب-

۲۲۱۴- اخرجه الطبراني في الاوسط (۵۲۵۲) عن محمد بن احمد بن ابي خيثمة' نا محمد بن مرزوق به-وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن محمد بن عمرو الا الانصاري' تفرد به: محمد بن مرزوق)- اه- وقال الهيثمي في المجمع: (اخرجه الطبراني في الاوسط و فيه محمد بن عمرو' و هو حسن الحديث)- اه -واخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۱۹۹۰)' و عنه ابن حبان في صحيحه (۸۲۱) ابراهيم و محمد ابني محمد بن مرزوق الباهليين قالا: حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري به هكذا عند ابن خزيمة' و عند ابن حبان عن ابراهيم بن محمد بن مرزوق وحده-واخرجه الحاكم (۱/ ۴۳۰)' و عنه البيهقي (۴/ ۲۲۹) من حديث ابي حاتم محمد بن ادريس عن محمد بن عبد الله الانصاري به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط مسلم' و لم يخرجاه بهذه السياقة)- اه-

اللّٰہِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَكَلَ فِيْ رَمَضَانَ نَاسِيًا اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ .

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .عَمَّارٌ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

تم میں سے جب کوئی (رمضان کے مہینے میں) بھول کر کچھ کھالے یا بھول کر کچھ پی لے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی' وہ اپنے روزے کو مکمل کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کے راوی عمار ضعیف ہیں۔

2216- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِىْ هَوْذَةَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلْيَمْضِ فِيْ صَوْمِهِ وَلَاقَضَاءَ عَلَيْهِ . نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ اَبُوْ جُزَيٍّ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزے کو برقرار رکھے' اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی''۔

اس روایت کے راوی نصر بن طریف ابوجزی ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن ابی ھوذۃ، سئل ابوزرعۃ عنہ فقال لا باس بہ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل لابن ابی حاتم (۱۴۸/۴)۔

○ نصر بن طریف، ابوجزء قصاب۔ قال ابن مبارک: کان قدریا، ولم یکن بثبت۔ وقال نسائی وغیرہ: متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۱/۷)۔

2217- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ

اسناده ضعيف: فيه عمار بن مطر' و هو ضعيف: كما ذكر المصنف- و مبارك بن فضالة صدوق' لكنه يدلس و يسوي: كما في التقريب (۲۲۸/۲)-و اما رواية ابي رافع: فاخرجها احمد (۴۸۹/۲) عن محمد بن جعفر' حدثنا سعيد عن قتادة ... به- و سياتي من طريق نصر بن طريف عن قتادة به- و نصر ضعيف: كما قال الدارقطني رحمه الله-

في اسناده ياسين بن معاذ الكوفي و عبد الله بن سعيد' و هما ضعيفان: كما ذكر الدارقطني رحمه الله- و قد تابع ياسين عليه مندل و هو ضعيف ايضاً: كما في التقريب (۲۷۵/۲)-

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِى حَكِيمٍ الْعَدَنِىُّ حَدَّثَنَا يَاسِينُ بْنُ مُعَاذٍ الْكُوفِىُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِى سَعِيدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ فِى رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَلَاقَضَاءَ عَلَيْهِ وَذَكَرَ هُوَ اَوْ غَيْرُهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ . يَاسِينُ ضَعِيفُ الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ مِثْلُهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص رمضان میں (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے' اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اس راوی نے یا اس کے علاوہ دیگر راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے''۔

یٰسین نامی راوی ضعیف ہیں اور عبداللہ بن سعید نامی راوی بھی اسی کی مانند (ضعیف) ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن ابی حکیم عدنی، ابوعبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۷۵۳)۔

2218- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ وَكِيلُ اَبِى صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ دَلُّوَيْهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَنْدَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلْيُتِمَّ عَلَى صَوْمِهِ وَلَاقَضَاءَ عَلَيْهِ . مَنْدَلٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ ضَعِيفَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص (روزے کے دوران) بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطاء کیا ہے' اس شخص اپنا روزہ مکمل کرنا چاہیے اور اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اس روایت کے راوی مندل اور عبداللہ بن سعید دونوں ضعیف ہیں۔

2219- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ- قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَاَنَا اَبْرَاُ مِنْ عُهْدَتِهِ- عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ اَنَّهُ نَسِىَ صِيَامَ اَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ اَصَابَ طَعَامًا لَهُ

۲۲۱۹- اسنادہ ضعیف؛ الحکم بن عبد اللہ الایلی ضعیف؛ کما ذکرہ المصنف-

فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اَتِمَّ صِيَامَكَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ وَلَاقَضَاءَ عَلَيْكَ .

قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَالْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ .وَالْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ الْاَيْلِيُّ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ ولید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رمضان کے پہلے دن روزے میں بھول کر کچھ کھالیا' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے روزے کو مکمل کرو' بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے اور تم پر قضاء لازم نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کے راوی حکم بن عبداللہ' یہ ابن سعد ایلی کے پوتے ہیں اور ضعیف ہیں۔

2220- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ فَاَكَلَ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتِمَّ صَوْمَكَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جو شخص بھول کر کچھ کھالے یا پی لے' تو وہ روزہ ختم نہ کرے کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے عطاء کیا ہے۔

2221- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَكَلَ نَاسِيًا اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے بھول کر کچھ کھالیا ہو اور وہ روزہ دار ہو' یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اپنے روزے کو مکمل کرو' بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

2222- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَخِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ اَوْ نَحْوَهُ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ

اخرجه احمد (٤٨٩/٢) عن سعيد عن قتادة-

اخرجه ابو يعلى (٦٠٣٨) من حديث حجاج بن ارطاة عن قتادة' به- و ضعفه الدارقطني عقب الرواية الآتية-

اخرجه احمد (٣٩٥/٢)' و البخاري في الايمان و النذور (٦٦٦٩) باب: اذا حنث ناسياً في الايمان' و الترمذي في الصوم (١٠٠/٣) ما جاء في الصائم ياكل او يشرب ناسياً (٧٢٢)' و ابن ماجه في الصيام (٥٣٥/١) باب ما جاء فيمن افطر ناسياً (١٦٧٣)' و البيهقي في الصوم (٢٢٩/٤)' من حديث عوف الاعرابي عن خلاس و ابن سيرين' به-واخرجه ابن الجارود في (المنتقى) (٣٨٩) من طريق عوف عن خلاس- وحده- به- و قد تقدم قريباً منطريق ابن سيرين عن ابي هريرة-

وَالَّذِیْ قَبْلَهٗ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ فَهُوَ ضَعِیْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

اس کی سند صحیح ہے اس سے پہلے جو روایت حجاج کے حوالے سے قتادہ سے منقول ہے وہ ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عوف اعرابی، ابوسھل بصری، وکان یقال لہ: عوف علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ د قیل: کان یتشیع، وقد وثقہ جماعۃ۔ وقال نسائی: ثبت۔ وقال ابوداود: ان کا انتقال 147ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۶۸/۵)۔

5-باب الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

باب 5: روزہ دار شخص کے بوسہ لینے کا حکم

2223- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یُقَبِّلُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ.

• وَتَابَعَهٗ اَبُوْ بَکْرٍ النَّهْشَلِیُّ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ مِثْلَ لَفْظِهٖ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے مہینے میں روزے کے دوران) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

اس کی سند صحیح ہے۔

ابوبکر نہشلی نے اس کی متابعت میں یہی لفظ نقل کیے ہیں اور یہ راوی ثقہ ہیں۔

•••———•••———•••

روزہ دار شخص کے لیے بوسہ لینے کا حکم

اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

۲۲۲۳- اخرجه مسلم في الصوم (۷۷۸/۲) باب: بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته (۱۱۰٦/۷۰) و ابو داود في الصوم (۳۲۲/۲) باب: القبلة للصائم (۲۳۸۳) و الترمذي في الصوم (۱۰٦/۳) باب: ما جاء في القبلة للصائم (۷۲۷) و النسائي في الكبرى كما في تحفة الاشراف (۲٤۹/۱۲) و ابن ماجه في الصوم (۵۳۷/۱) باب: ما جاء في القبلة للصائم (۱٦۸۲) من طرق عن ابي الاحوص به- وقال الترمذي: (حسن صحيح' و اختلف اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم و غيرهم في القبلة للصائم فرخص بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في القبلة للشيخ' و لم يرخصوا للشاب؛ مخافة الا يسلم له صومه- و المباشرة عندهم اشد- و قد قال بعض اهل العلم: القبلة تنقص الاجر' ولا تفطر الصائم- و راوا ان للصائم اذا ملك نفسه ان يقبل' و اذا لم يامن على نفسه ترك القبلة؛ ليسلم له صومه- و هو قول سفيان الثوري و الشافعي)-اه-

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے' اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر آدمی کو اپنی ذات کے حوالے سے امن ہو' وہ (عورت کو) دیکھے اور اسے انزال ہو جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا' لیکن اگر وہ اس کا بوسہ لے اور انزال ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ حسن بن حیی' امام ثوری اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: میں روزہ دار کے لیے اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ وہ بوسہ لے' اگر وہ رمضان کے مہینہ میں بوسہ لیتا ہے اور اسے انزال ہو جاتا ہے تو اب اس پر قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے' لیکن اگر وہ رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور مسلسل دیکھتا رہتا ہے اور پھر اسے انزال ہو جاتا ہے تو اس پر قضاء لازم ہوگی' اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

شیخ ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں اپنی بیوی کا بوسہ لے تو اس پر اس دن کی قضاء لازم ہوگی۔ [1]

2224- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ فِيْ رَمَضَانَ . قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ وَّلَمْ يَقُلْ يُقَبِّلُهَا .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

ابوعاصم بیان کرتے ہیں: راوی نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہا ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لیا کرتے تھے۔

2225- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فِيْ رَمَضَانَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لے لیا کرتے تھے' جبکہ آپ رمضان کے مہینے میں روزے کی حالت میں ہوتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے زیادہ اپنے اوپر قابو رکھتے تھے۔

2226- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

---

[1] مختصر اختلاف العلماء' از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی

[2224] اخرجه مسلم في صحيحه (٢/٧٧٨) كتاب الصيام' باب بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته' الحديث (٧١/١١٠٦)' و احمد في المسند (٦/٢٥٦)' و البيهقي في سننه (٤/٢٣٣) من طريق ابي بكر النهشلي عن زياد بن علاقة' به- و انظر الحديث السابق-

[2225] اخرجه مسلم في الصوم (٢/٧٧٧) باب: بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته (٦٦' ٦٧/١١٠٦)' و النسائي في الكبرى (٢/٢٠٥) كتاب الصيام' باب ذكر الاختلاف على ابراهيم النخعي فيه' الحديث (٣٠٨٥)' و احمد في المسند (٦/٤٠' ١٧٤' ٢٠١)' و البيهقي في سننه (٤/٢٣٢) كتاب الصيام' باب: اباحة القبلة من طريق ابراهيم عن علقمة عن عائشة-

يشهد له حديث عمر مرفوعاً عند ابي داود في الصوم (٢/٣٢٢) باب: القبلة للصائم (٢٣٨٥)' و البيهقي في المعرفة ([illegible]-٢٨٩) في الصوم' باب: القبلة للصائم' و فيه ان عمر فعل ذلك يوماً' فاستعظم ذلك' فذهب الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال [illegible]: ارايت لو تمضمضت و انت صائم!) فقال عمر: فقلت: لا باس بذلك' فقال النبي صلى الله عليه وسلم : (فمه!)-وقد ورد عن عمر في ذلك: فراجعه عند عبد الرزاق (٨٤٠٦) باب القبلة للصائم-

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ سَمِعَ سَعِيدَ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا تَرَوْنَ فِي شَيْءٍ صَنَعْتُهُ الْيَوْمَ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَمَرَّتْ بِي جَا فَأَعْجَبَتْنِي فَأَصَبْتُ مِنْهَا فَعَظَّمَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ مَا صَنَعَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُولُ قَالَ أَتَيْتَ حَلَا وَيَوْمٌ مَكَانَ يَوْمٍ .قَالَ أَنْتَ خَيْرُهُمْ فُتْيَا .

☆☆ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن میتب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ حضرت رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: میں نے آج جو حرکت کی ہے اس کے بارے میں آ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ صبح میں نے روزہ رکھا تھا' پھر میرے پاس سے کنیز گزری' مجھے وہ اچھی لگی تو میں نے اس کے ساتھ صحبت کر لی' لوگوں کو اُن کی یہ حرکت بہت غلط محسوس ہوئی جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے ایک حلال کام کا ارتکاب کیا ہے اور اس دن کے بدلے میں دوسرے دن روزہ رکھ لیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ان سب سے بہتر فتویٰ دیا ہے۔

2227- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَاءَ فَأَفْطَرَ .قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَاءَ فَأَفْطَرَ .قَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ عَلَيْهِ وَضُوءَهُ .قَالَ الشَّيْخُ قِيلَ مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ وَقِيلَ مَعْدَانُ طَلْحَةَ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آ گئی' تو آپ نے توڑ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' بعد میں میری ملاقات دمشق کی جامع مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو میں نے انہیں بتایا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آ گئی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑ لیا تھا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

اس روایت کے ایک راوی کا نام ایک قول کے مطابق معدان بن ابوطلحہ ہے اور ایک قول کے مطابق معدان بن طلحہ ہے۔

۲۲۲۷- اخرجه ابو داود (۲۳۸۱)' و الترمذي (۸۷)' والدارمي (۱/۳٤٦)' و احمد في مسنده (۵/۱۹۵' ۲۷۷)' (٦/٤٤٩)' و الحاكم (۱/٤٢٦) و البيهقي (۱/۱٤٤)' (٤/۲۲۰)' و ابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۹۵٦)' و ابن الجارود في المنتقى (۸) من طريق عبد الوارث عن المعلم' به- قال الترمذي: (هو اصح شيء في هذا الباب)- اه- و للشيخ احمد شاكر بحث نفيس على هذا الحديث في شرح الترمذي فليراجع- والحديث اخرجه الطبراني في الاوسط (۲۷۰۲) من طريق الحسين' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معدان بن ابی طلحہ، (اور ایک قول کے مطابق): ابن طلحہ؛ یعمری - شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۸۳۵)۔

2228- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَآخَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى حَبِيبٍ عَنْ اَبِى مَرْزُوقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا فَقَاءَ فَاَفْطَرَ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّىْ قِئْتُ.

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا' آپ کو قے آ گئی' تو آپ نے روزہ توڑ دیا' آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے قے کر لی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابومرزوق تجیبی - (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، اسمہ حبیب بن شہید علی اشہر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 159 ھ میں ہوا۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۴۰۱)۔

2229- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَوَّلُ مَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ اَنَّ جَعْفَرَ بْنَ اَبِى طَالِبٍ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اَفْطَرَ هٰذَانِ ثُمَّ رَخَّصَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدُ فِى الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَكَانَ اَنَسٌ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَلَا اَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے میں روزہ دار شخص کے لیے پچھنے لگوانے کو مکروہ نہیں

۲۲۲۸- اخرجه ابن ماجه في الصوم (۱/۵۳۵) باب: ما جاء في الصائم يقيء، (۱۶۷۵) من حديث ابن اسحاق عن يزيد بن ابي حبيب به- و في الزوائد: (في اسناده محمد بن اسحاق و هو مدلس و قد روى بالعنعنة و ابو مرزوق لا يعرف ا و لم يسمع من فضالة: ففي الحديث ضعف و انقطاع)- اه-

۲۲۲۹- اخرجه البيهقي في سننه (۴/۲۶۸) كتاب الصيام: باب ما يستدل به على نسخ الحديث و الحازمي في الاعتبار ص (۲۵۴) من طريق الدارقطني به-و اخرجه ابن الجوزي في العلل (۲/۵۴۱) من طريق ابن شاهين عن ابي القاسم البغوي به- و ضعفه ابن الجوزي فقال: (فيه خالد بن مخلد: قال احمد: له احاديث مناكير)- اه-قال الزيلعي في نصب الراية (۲/۴۸۰، ۴۸۱): (قال صاحب (التنقيح): هذا حديث منكر لا يصح الاحتجاج به: لانه شاذ الاسناد و المتن و كيف يكون هذا الحديث صحيحاً سالماً من الشذوذ و العلة و لم يخرجه احد من اصحاب الكتب الستة و لا هو في المصنفات المشهورة و لا في السنن الماثورة و لا في المسانيد المعروفة و هم يحتاجون اليه اشد احتياج! ولا نعرف احدا اخرجه في الدنيا الا الدارقطني: اخرجه عن البغوي عن عثمان بن ابي شيبة: ثنا خالد بن مخلد به- و كل من اخرجه بعد الدارقطني: انما اخرجه من طريقه و لو كان معروفا لا خرجه الناس في (كتبهم) و خصوصا الامهات (كمسند) احمد و (مصنف) ابن ابي شيبة و (معجم) الطبراني و غيرها.

سمجھتا تھا' ایک مرتبہ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ پچھنے لگوا رہے تھے اور انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار شخص کے لیے پچھنے لگوانے کی رخصت عطا کر دی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں پچھنے لگوالیا کرتے تھے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور مجھے اس میں کسی علّت کا علم نہیں ہے۔

2230- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِى الْحِجَامَةِ. عَبْدُ الْعَزِيْزِ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: روزہ دار شخص کو پچھنے لگوانے کی اجازت دی گئی ہے۔

اس حدیث کے راوی عبدالعزیز ضعیف ہیں۔

2231- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِىُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُعَدِّلُ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ. كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

وَرَوَاهُ الْاَشْجَعِىُّ اَيْضًا وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اس روایت کو اشجعی نے بھی نقل کیا ہے اور وہ بھی ثقہ ہیں۔

۲۲۳۰- في اسناده عبد العزيز بن ابان: قال احمد لما حدث بحديث المواقيت تركته- و قال يحيى: كذاب خبيث: حدث باحاديث
و انظر الميزان (۲۵۷/٤)-
موضوعة- وقال ابو حاتم: لا يكتب حديثه- وقال البخاري: تركوه- من طريق الدارقطني به- و اخرجه
۲۲۳۱- اخرجه البيهقي في سننه (۲٦٤/٤) كتاب الصيام باب الصائم يحتجم لا يبطل صومه- وقال البزار: لا نعلم
الترمذي في العلل رقم (۲۱۵) و البزار كما في الكشف (٤٧٧/١) رقم (١٠١٢) من طريق اسحاق عن الثوري به- عن ابي المتوكل
رفعه الا اسحاق عن الثوري- واخرجه ابن خزيمة رقم (۱۹٦۸) و الحازمي في الاعتبار ص (۲۵۵) من طريق حميد عن ابي المتوكل
واخرجه خزيمة رقم (۱۹٦۹) من طريق سفيان عن حميد عن ابي المتوكل به موقوفاً- و كذا اخرجه موقوفاً حماد بن سلمة عن حميد
اخرجه البزار في المسند رقم (١٠١٣- كشف)- قال الترمذي: و حديث ابي المتوكل عن ابي سعيد موقوفاً اصح: هكذا اخرجه قتادة و
واحد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد قوله)- اه- وقال ابن ابي حاتم: (سألت ابي عن حديث اخرجه معتمر بن سليمان عن حميد الطويل
ابي المتوكل عن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يرخص في الحجامة و المباشرة للصائم؟ فقالا: هذا خطأ انما هو عن
سعيد قوله: اخرجه قتادة و جماعة من الحفاظ عن حميد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد قوله قلت: ان اسحاق الازرق اخرجه عن الثوري
حميد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم؟ فقالا: و هم اسحاق في الحديث- قلت قد تابعه معتمر؟ قالا
فيه ايضاً معتمر)- اه- انظر: علل الحديث لابن ابي حاتم (۲۳۲/۱) رقم (٦٧٦)-

2232- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ قَالَ رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِى الْحِجَامَةِ وَالْقُبْلَةِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: روزہ دار شخص کو پچھنے لگوانے اور بوسہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔

2233- حَدَّثَنَا الْقَاضِى اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ الزَّيَّاتِ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيِّ عَنِ ابْنٍ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِسَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ مَا قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ . هٰذَا اِسْنَادٌ ضَعِيفٌ . وَاخْتُلِفَ عَنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

☆☆ ایوب بن محمد عجلی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سترہویں دن پچھنے لگوائے تھے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

اس روایت کے یٰسین نامی راوی سے روایت کرنے کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ بن سعد عوفی ۔ قال احمد فیہ: جھمی ۔ قال: ولم یکن ھذا ایضا ممن یستاھل ان یکتب عنہ، و لاکان موضعا لذاک ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳/۲۳)، تاریخ بغداد (۹/۱۲۶)۔

2234- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ مَا قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے حالانکہ پہلے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے''۔

۲۲۳۲- اخرجه البيهقي في سننه (۴/۲۶۴) كتاب الصيام' باب الصائم يحتجم لا يبطل صومه- و قد تقدم تخريجه في الذي قبله-

۲۲۳۳- في اسناده ياسين بن معاذ الزيات: قال الذهبي في الميزان (۷/ ۵۴:): (كان من كبار فقهاء المدينة و مفتيها' و اصله يمامي' يكنى: ابا خلف- قال ابن معين: ليس حديثه بشي.- وقال البخاري: منكر الحديث - و قال النسائي و ابن الجنيد: متروك' وقال ابن حبان: يروي الموضوعات)- اه- و ابن انس بن مالك -ايضاً- مجهول- و اخرجه المعافي بن عمران عن ياسين عن الربيع بن انس عن ابيه- و اصحب الاضطراب فيه من ياسين' فان المعافي بن عمران ثقة-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مسعود بن جویریہ بن داود موصلی، ابوسعید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۶۵۲)۔

2235- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ ثَابِتِ بْنِ اَحْمَدَ النُّعْمَانِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِیُّ حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنِ الْمُعَافٰی بْنِ عِمْرَانَ عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِسَبْعَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ قَوْلِهِ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سترہویں دن پچھنے لگوائے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

2236- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُحَارِبِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَاسِينُ اَبُوْ خَلَفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ مَا قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے حالانکہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

2237- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ وَاَبُوْ عُبَيْدِ بْنُ الْمَحَامِلِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِی الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَالْحِجَامَةِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَّغَيْرُ مُعْتَمِرٍ يَرْوِيهِ مَوْقُوْفًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار شخص کے لیے بوسہ لینے اور پچھنے لگوانے کی رخصت دی ہے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور معتمر کے علاوہ راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2238- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى

۲۲۳۸- اخرجه الطبراني في الاوسط (۴۸۰۶) من رواية عبد الله بن الصباح بن حمزة الصنعاني ' نا يحيى بن ثابت الجزري عن هشام بن سعد و عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن زيد بن اسلم ' به - وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن هشام بن سعد الا يحيى بن ثابت الجزري تفرد به: عبد الله بن الصباح) - اه - و علقه ابن عبد البر بصيغة التمريض من حديث زيد بن اسلم ' به كما في الاستذكار لابن عبد البر (۱۲۷/۱۰) (۱۴۲۳۴) - قال (وقد روي عن ...) - وقد اخرجه الترمذي في الصوم (۹۷/۲) باب: ما جاء في الصائم يذرعه القيء (۷۲۹)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثَلَاثَةٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْقَيْءُ وَالْحِجَامَةُ وَالِاحْتِلَامُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
تین چیزیں روزہ نہیں توڑتی ہیں: قے آنا' پچھنے لگوانا اور احتلام ہونا۔

2239- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي يَزِيدَ الضِّنِّيِّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ امْرَاَتَهُ وَهُمَا صَائِمَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَفْطَرَا جَمِيعًا .

☆☆ حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو بوسہ لے لیتا ہے حالانکہ ان دونوں نے روزہ رکھا ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا روزہ ایک ساتھ ٹوٹ جائے گا۔

2240- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَرْبَهَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْرَائِيلَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . لَا يَثْبُتُ هٰذَا .وَاَبُو يَزِيدَ الضِّنِّيُّ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم یہ ثابت نہیں ہے۔
اس روایت کا راوی ابویزید ضبی معروف نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن حسن بن جابر، ابوالعباس، بربھاری، روی عنہ عبدصمد بن علی طستی، واسماعیل خطبی، وعبد باقی بن قانع، وغیرہم۔ وثقہ بغدادی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۰۴/۴)۔

○ عتبۃ بن سکن حمصی، عن اوزاعی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک الحدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ضعفاء والمتروکین (۱۶۶/۲) ومغنی (۴۲۲/۲)۔

○ محمد بن مبارک صوری، نزیل دمشق، قلانسی قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۳۰۲)۔

2241- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ اَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ وَهُبَيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فَاَصَابَهُ غَمٌّ اٰذَاهُ فَتَقَيَّاَ فَقَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ اَفْطَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَرِيضَةٌ الْوُضُوءُ مِنَ الْقَيْءِ قَالَ لَوْ كَانَ فَرِيضَةً لَوَجَدْتَهُ فِي

2240- لا يثبت هذا- و ابو يزيد الضبي ليس بمعروف: قاله الدارقطني عقب الرواية الآتية-

الْقُرْآنِ . قَالَ ثُمَّ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْغَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ هٰذَا مَكَانُ اِفْطَارِي اَمْسِ . عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا' یہ رمضان کے روزوں کی بات نہیں ہے آپ کو کوئی پریشانی لاحق ہوئی جو آپ کے لیے تکلیف دہ ہوئی' تو آپ کو قے آ گئی' پھر آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا' آپ نے وضو کیا اور روزہ توڑ دیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قے کرنے کے بعد وضو کرنا فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ فرض ہوتا تو تم اسے قرآن میں پا لیتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن روزہ رکھا تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ میرے گزشتہ دن کا روزے توڑنے کے بدلے میں ہے۔

اس روایت کا راوی عتبہ بن سکن متروک الحدیث ہے۔

2242- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُقَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنِ اسْتَقَاءَ عَامِدًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ . رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر قے کر لے تو اس پر قضاء لازم ہوگی اور جس شخص کو قے آ جائے تو اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی''۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2243- حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ بِهٰذَا.

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ

۲۲۴۲- اخرجه ابو داود في الصوم (۷۷۶/۲) باب: الصائم يستقي، عامدا (۲۳۸۰)، و الترمذي في الصوم (۹۸/۲) باب: ما جاء فيمن استقاء عمدا (۷۱۶)، و ابن ماجه في الصوم (۵۳۶/۱) باب: ما جاء في الصائم يقيء (۱۶۷۶)، و احمد (۴۹۸/۲)، و الدارمي في الصوم (۱۴/۲) الرخصة فيه، و الطحاوي في المعاني في الصيام (۹۷/۲) باب: الصائم يقيء، و الحاكم (۴۲۷/۱)، و البيهقي (۲۱۹/۴)، و ابن خزيمة (۲۲۶/۳) (۱۹۰۶)، و ابن حبان (۳۵۱۹) من رواية عيسى بن يونس به- و قال الترمذي: (حديث ابي هريرة حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث هشام عن ابن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم، الا من حديث عيسى بن يونس- وقال محمد: لا اراه محفوظا- قال ابو عيسى: و قد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم، و لا يصح اسناده) وقال الترمذي - ايضا -: (و العمل عند اهل العلم على حديث ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم: ان الصائم اذا ذرعه القيء فلا قضاء عليه- و اذا استقاء عمدا فليقض- و به يقول سفيان الثوري و الشافعي و احمد و اسحاق)- اه- و صححه الحاكم و ابن خزيمة و ابن حبان- و اخرجه ابن ماجه في الصيام (۵۳۶/۱) باب: ما جاء في الصائم يقيء (۱۶۷۶) و ابن خزيمة (۲۲۶/۳) (۱۹۶۱)، و الحاكم (۴۲۷/۱) و البيهقي (۲۱۹/۴) من طريق حفص بن غياث عن هشام بن حسان ...... به- و هذه متابعة لعيسى بن يونس-

۲۲۴۳- اخرجه ابن ابي شيبة (۳۸/۳)، و ابو يعلى (۴۸۲/۱۱) (۶۶۰۴) عن عبد الله بن سعيد به- و عبد الله بن سعيد المقبري متروك الحديث- و انظر الحديث السابق-

بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا ذَرَعَ الصَّائِمَ الْقَیْءُ فَلَا فِطْرَ عَلَیْهِ وَلَاقَضَاءَ عَلَیْهِ فَاِذَا تَقَیَّاَ فَعَلَیْهِ الْقَضَاءُ ۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ لَیْسَ بِقَوِیٍّ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب روزہ دار کو منہ بھر کرتے آ جائے تو اس پر روزہ توڑنا لازم نہیں ہوگا اور پھر اس پر قضاء بھی لازم نہیں ہوگی' اگر وہ جان بوجھ کرتے کر دے تو اس پر قضاء لازم ہوگی''۔

اس روایت کا راوی یحییٰ بن سعید مستند نہیں ہے۔

2244- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكِیْلُ اَبِیْ صَخْرَةَ حَدَّثَنَا عِیْسَى بْنُ دَلُّوَیْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَنْدَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ فَلْیُتِمَّ عَلٰى صَوْمِهٖ وَلَاقَضَاءَ عَلَیْهِ وَمَنْ قَاءَ مُتَعَمِّدًا فَلْیَقْضِ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کو منہ بھر کرتے آئے وہ اپنا روزہ پورا کرے' اس پر قضاء لازم ہوگی اور جو شخص جان بوجھ کرتے کر دے' وہ قضاء کرے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبداللہ بن محمد، ابوبکر نحاس معروف بوکیل ابی صخرۃ، رقی اصیل۔ ولد سنۃ سبع وثلاثین و مائتین' ذکر بغدادی انہ قد ثقہ ابوفتح قواس۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۲۹/۴، ۲۳۰)۔

2245- حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُهَنَّا بْنُ یَحْیَى اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَفْطَرَ اَفْطَرَ عَلٰى تَمَرَاتٍ اَوْ رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَمْ یَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطاری کرتے تھے تو چند کھجوریں یا چند چھوہارے کھالیا کرتے تھے اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو آپ چند گھونٹ پانی پی لیتے۔

2246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ اَخْبَرَنِیْ ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یُفْطِرُ عَلٰى رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ یُصَلِّیَ فَاِنْ لَمْ یَكُنْ فَعَلٰى تَمَرَاتٍ فَاِنْ لَمْ یَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ ۔ هٰذَا

۲۲۴۵- اخرجه الترمذي (۷۹/۳) باب: ما جاء ما يستحب عليه الافطار (٦٩٦): حدثنا محمد بن رافع' حدثنا عبد الرزاق به- و احمد (۱٦٤/۳) عن عبد الرزاق' به- قال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب وروي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفطر في الشتاء على تمرات' وفي الصيف على الماء)- اه- و انظر الحديث التالي-

۲۲٤٦- اخرجه الدارقطني من طريق ابي داود' و هو في سننه في الصوم (۳۱٦/۲) باب: ما يفطر عليه (۲۳۵٦)-

اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں کھا کر افطار کیا کرتے تھے' اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو آپ چھوہارے کھا لیتے' اگر وہ بھی نہ ہوتے تو چند گھونٹ پانی پی لیتے۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2247- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْمُقَفَّعُ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ وَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِذَا اَفْطَرَ ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ـ تَفَرَّدَ بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ وَّاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

☆☆ مروان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھی مٹھی میں لی ہوئی تھی اور ایک مٹھی سے زیادہ جو حصہ تھا اُسے کاٹ رہے تھے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

''پیاس ختم ہوگئی' رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہوگیا''۔

اس روایت کو نقل کرنے میں حسین بن واقد نامی راوی منفرد ہیں اور اس کی سند حسن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مروان بن سالم مقفع - مصری' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۶۱۳)۔

2248- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! ہم نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے عطاء کردہ رزق سے ہم نے افطار کیا' تو ہماری طرف سے اسے قبول کر' بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے''۔

۲۲۴۷ - اخرجه ابو داود في الصوم (۲/۳۱۶) باب: القول عند الافطار (۲۳۵۷) عن عبد الله بن محمد بن يحيى ابي محمد ' ثنا علي بن الحسن ... به- و اخرجه الحاكم في الصوم (۱/۴۲۲) من رواية ابراهيم بن هلال عن علي بن الحسين ... به- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي (۴/۲۳۹)- و اخرجه ايضا ابن السني ۴۷۳ من رواية ابراهيم' به-

۲۲۴۸ - عزاه ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۱۵) للطبراني و الدارقطني' و ضعف اسناده' وله شاهد عن انس عند الطبراني ايضاً- قال ابن حجر: (و اسناده ضعيف: فيه داود بن الزبرقان و هو متروك) - اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد ملک بن ہارون بن عنترۃ، عن ابیہ۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: ھاعلم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۴۱۴، ۴۱۵)۔

○ ہارون بن عنترۃ، عن ابیہ۔ وثقہ احمد، ویحیٰ بن معین، وامام ابن حبان فرماتے ہیں: لا یجوز ان تحتج بہ، وھو ذی یقال لہ: ہارون بن ابی وکیع، حدث عنہ ثوری، ان کا انتقال 142ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۷/۶۲)۔

○ عنترۃ، ابووکیع کوفی، روی عن عثمان وعلی وابن عباس، روی عنہ ابن ہارون، وابوسنان شیبانی۔ قال ابوزرعۃ لما سئل عن عنترۃ والد ہارون: کوفی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل لابن ابی حاتم (۷/۳۵)۔

2249- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ .

وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا قَالاَ لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ صَوْمِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ اِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْیَ .زَادَ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ.

★☆ عروہ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جبکہ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے: ان دونوں نے فرمایا ہے: ان ایام کے روزے کے بارے میں رخصت صرف اس شخص کے لیے ہے جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو۔

نیشاپوری نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے:

"تشریق کے ایام"۔

2250- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ نَحْوَهُ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

★☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

2251- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْیَ اَنْ يَّصُوْمَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ .يَحْيٰى بْنُ سَلَّامٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

اخرجه البخاري في الصوم (٤/ ٢٨٤) باب: صيام ايام التشريق (١٩٩٧، ١٩٩٨) عن محمد بن بشار عن غندر عن شعبة به- و من طريقه اخرجه البيهقي في (المعرفة) (٦/ ٣٦٦) في الصوم: باب: الايام التي نهي عن صومها (٩٠٢٤، ٩٠٢٥)-

هكذا قال يحيى بن سلام في روايته (رخص) بالبناء للمعلوم- و اخرجه الحفاظ من اصحاب شعبة بضم اوله (يرخص) على البناء للمجهول- ويحيى ضعيف، والراجح الرواية بالضم كما جزم ابن حجر في (الفتح) (٤/ ٧٦٩)- و الحديث اخرجه الطحاوي في شرح (٢/ ٢٤٣) عن محمد بن عبد الحكم به-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کرنے والے کے لیے اجازت دی ہے کہ اگر اس کے پاس قربانی کے لیے جانور نہ ہو تو وہ ایام تشریق میں روزہ رکھ لے۔

اس روایت کے راوی یحییٰ بن سلام مستند نہیں ہیں۔

2252- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اِلَّا لِمُتَمَتِّعٍ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ. اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی رخصت صرف حج تمتع کرنے والے کے لیے ہے جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

2253- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُلَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيٰى الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَمْ يُرَخِّصْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِاَحَدٍ فِيْ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اِلَّا لِمُتَمَتِّعٍ اَوْ مُحْصَرٍ. اَخْطَاَ فِيْ اِسْنَادِهٖ عَبْدُ الْغَفَّارِ وَهُوَ اَبُوْ مَرْيَمَ الْكُوْفِيُّ ضَعِيْفٌ.

☆☆ عروہ بن زبیر نے یہ بات بیان کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم دونوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی شخص کو تشریق کے ایام میں روزہ رکھنے کی رخصت نہیں دی، ماسوائے اس شخص کے جو حج تمتع کرے (اور اس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو) اور وہ شخص جو محصور ہو جائے۔

عبدالغفار نامی راوی نے اس روایت کی سند میں غلطی کی ہے۔

یہ صاحب ابومریم الکوفی ہیں اور ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یحییٰ اسدی، ابوسلیم، کوفی، نزیل رقہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ مقری، یہ دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۴۳۴)۔

2254- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْاَزْرَقِ الْمُعَدَّلُ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ

۲۲۵۲- اخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۲/۲٤۳) من طريق ابي عوانة عن عبد الله بن عيسى' به- و اخرجه- ايضاً- من طريق عن الزهري عن سالم عن ابن عمر-

۲۲۵۳- اخطا عبد الغفار في اسناده؛ كما ذكر الدارقطني و ضعفه' الصواب: (عروة عن عائشة' و سالم عن ابن عمر)؛ كما سبق قبله

محمد بن سنجر حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى اُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سمعت رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ صَامَ تِلْكَ الثَّلَاثَةَ الْاَيَّامِ فَلْيَصُمْ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ اَيَّامَ مِنًى ۔ يَحْيَى بْنُ اَبِى اُنَيْسَةَ ضَعِيفٌ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ قربانی سے تین دن پہلے روزے رکھے اور جو شخص ان تین دنوں میں روزہ نہیں رکھ پایا وہ ایامِ تشریق (یعنی منیٰ کے ایام میں) روزہ رکھ لے۔

اس روایت کے راوی یحییٰ بن ابوانیسہ ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سنجر جرجانی، صاحب (المسند) توفی بمصر سنۃ ثمان وخمسین ومائتین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۴۸۶/۱۲)۔

2255- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ اَمْلَى عَلَيْنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِى الْاَخْضَرِ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ يَطُوْفُ فِي مِنًى اَنْ لَا تَصُوْمُوا هٰذِهِ الْاَيَّامَ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو منیٰ میں چکر لگانے کے لیے بھیجا (کہ وہ اعلان کریں:) تم ان دنوں میں روزہ نہ رکھو! کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن عطاء، ابوعبداللہ، جلاب، سکن (سر من رای) وحدث بها عن جماعۃ، قال خطیب: معروف حدیث۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۰۱/۵)۔

2256- حَدَّثَنَا حَبْشُوْنُ بْنُ مُوْسَى الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِى سَلَمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

۲۲۵۴- اعله الدارقطني بيحيى بن ابي انيسة، و قد سبق من وجه آخر عن الزهري عن عروة عن عائشة بلفظ آخر سبق قريباً-

۲۲۵۵- هكذا ذكره صالح ابن ابي الاخضر، و هو ضعيف، و سياتي من وجه آخر عن ابن حذافة، ورد عن ابي هريرة مرفوعاً من وجوه بلفظ آخر في النهي عن صوم ايام التشريق-ورواية صالح- التي معنا- رواها احمد (۲/۵۱۳، ۵۳۵)، و الطبري في تفسيره (۳۹۱۲)، و الطحاوي في المعاني (۲/۲۴۴) من طريق روح بن عبادة، به-

منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبشون بن موسیٰ بن ایوب، ابونصر خلال، کان یسکن بصرۃ وثقہ خطیب، ان کا انتقال 331ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۲۸۹، ۲۹۰)۔

2257- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى نَافِعٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ اَبِى مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ قَالَ اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ رَهْطٍ اَنْ يَّطُوْفُوا فِىْ مِنًى فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فَيُنَادُوْا اِنَّ هٰذِهِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ فَلَا صَوْمَ فِيهِنَّ اِلَّا صَوْمًا فِىْ هَدْىٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سمیت چند افراد کو یہ ہدایت کی کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر قربانی کے دن منیٰ میں چکر لگاتے ہوئے یہ اعلان کریں کہ یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں' تم ان دنوں میں روزہ نہ رکھو' ماسوائے اس روزے کے جو قربانی کے حوالے سے ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن کمیت بن بھلول بن عمر ابوعلی موصلی، قدم بغداد وحدث بھا عن جماعۃ، وثقہ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۸۷، ۸۸)۔

2258- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِى دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَّسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ فَنَادَى فِىْ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ اَلَا اِنَّ هٰذِهِ اَيَّامُ عِيْدٍ وَّاَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرٍ فَلَا يَصُومُهُنَّ اِلَّا مُحْصَرٌ اَوْ مُتَمَتِّعٌ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَمَنْ لَّمْ يَصُمْ فِىْ اَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَتَابِعَةِ فَلْيَصُمْهُنَّ. سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِى دَاوُدَ ضَعِيفٌ. وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ مَّسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ اِلَّا مُحْصَرٌ اَوْ مُتَمَتِّعٌ.

۲۲۵٦- كذا قال ابراهيم بن حبيد عن صالح في هذا الرواية' فقال: (عن سعيد و ابي سلمة)- و مضى قبله عن (سعيد) وحده' راجع ما قبله.

۲۲۵۷- هكذا اخرجه الدارقطني' و اخرجه احمد (۲/ ۴۵۰' ۴۵۱)' و الطحاوي في المعاني (۲/ ۲۴۴) في المناسك' باب: المتمتع الذي لا يجد هديا ولا يصوم في العشر' من رواية سليمان بن يسار عن عبد الله بن حذافة' و اخرجه مالك في الحج (۱/ ۳۷٦) باب: ما جاء في صيام ايام منى' عن الزهري: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عبد الله بن حذافة ......) الحديث- و قال ابن ابي داود الحراني عن الزهري عن مسعود بن الحكم الزرقي عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال: (امر رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن حذافة......) الحديث- و اخرجه الواقدي عن ربيعة بن عثمان عن محمد بن المنكدر' سمع مسعود بن الحكم الزرقي يقول: حدثني عبد الله بن حذافة السهمي قال: (بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم ......) الحديث-

☆☆ مسعود بن حکم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایامِ تشریق کے دنوں میں اعلان کریں: خبردار! یہ عید کے دن ہیں اور کھانے پینے اور ذ کرنے کے دن ہیں تو ان دنوں میں روزہ صرف وہ شخص رکھے جو مُحصر ہو یا حج تمتع کرنے والا ہو اور اس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ شخص جس نے حج کے ایام میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں تو وہ ان دنوں میں روزے رکھ سکتا ہے۔

اس روایت کے راوی سلیمان بن ابوداؤد ضعیف ہیں اس روایت کو زبیدی نے زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے، جسے انہوں نے مسعود بن حکم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کیا ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ماسوائے مُحصر اور حج تمتع کرنے والے کے۔

2259- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ السَّفَرَ وَقَدْ رُحِلَتْ دَابَّتُهٗ وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ وَقَدْ تَقَارَبَ غُرُوْبُ الشَّمْسِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ رَكِبَ فَقُلْتُ لَهٗ سُنَّةٌ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رمضان کے مہینے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ سفر پر روانہ ہونے والے تھے، ان کی سواری تیار تھی اور انہوں نے سفر کا لباس پہن لیا تھا، سورج غروب ہونے کے قریب تھا، انہوں نے کھانا منگوایا اور کھالیا، پھر سوار ہوئے، میں نے ان سے کہا: کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

2260- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ اَبُوْ مُوْسٰى اَلَمْ اُنَبَّاْ اَنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ خَرَجْتَ صَائِمًا وَاِذَا دَخَلْتَ دَخَلْتَ صَائِمًا فَاِذَا خَرَجْتَ فَاخْرُجْ مُفْطِرًا وَاِذَا دَخَلْتَ فَادْخُلْ مُفْطِرًا.

☆☆ عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے، جب تم (سفر پر روانہ ہوتے ہوئے) نکلتے ہو، تو روزہ رکھ کر نکلتے ہو، تو جب شہر میں داخل ہوتے ہو، تو روزے کی حالت میں ہوتے ہو، جب (تم سفر کے لیے) نکلا کرو تو روزے کے بغیر حالت میں نکلا کرو اور جب تم (سفر سے واپسی پر شہر میں) داخل ہوا کرو تو روزے کے بغیر حالت میں داخل ہوا کرو۔

۲۲۵۹- اخرجه الترمذي في الصوم (۲/۱۶۴) باب: من اكل ثم خرج يريد سفرًا (۸۰۰) عن محمد بن اسماعيل حدثنا سعيد بن ابي مريم ... واخرجه البيهقي (۴/۲۴۷) من طريق احمد بن محمد بن عبدوس عن عثمان بن سعيد به- واخرجه الترمذي ايضاً (۷۹۹) عن قتيبة عن عبد الله بن جعفر عن زيد بن اسلم عن محمد بن المنكدر عن محمد بن كعب...... به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن، و محمد بن جعفر: هو ابن ابي كثير مديني ثقة، و هو اخو اسماعيل بن جعفر- و عبد الله بن جعفر: هو ابن نجيح، والد علي بن عبد الله المديني، و كان يحيى بن معين يضعفه- وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث- وقال: للمسافر ان يفطر في بيته قبل ان يخرج، و ليس له ان يقصر الصلاة حتى يخرج من جدار المدينة او القرية- و هو قول اسحاق بن ابراهيم الحنظلي)- اهـ-

۲۲۶۰- اخرجه البيهقي في سننه (۴/۲۴۷) من طريق شعبة به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عامر، انصاری، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۰۹۲)۔

2261- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الصُّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ عُمْرَةٍ فِيْ رَمَضَانَ فَاَفْطَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَصُمْتُ وَقَصَرَ وَاَتْمَمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَفْطَرْتَ وَصُمْتُ وَقَصَرْتَ وَاَتْمَمْتُ. قَالَ اَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے مہینے میں عمرے کے لیے روانہ ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا' میں نے روزہ رکھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصر نماز ادا کی اور میں نے مکمل نماز ادا کی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے رکھا' آپ نے قصر نماز ادا کی' میں نے مکمل نماز ادا کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! تم نے ٹھیک کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علاء بن زہیر بن عبداللہ ازدی، ابوزہیر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۲۷۲)۔

2262- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ التُّبَّعِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَا مَعَهُ فَقَصَرَ وَاَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ وَاَفْطَرَ وَصُمْتُ فَلَمَّا دَفَعْتُ اِلٰى مَكَّةَ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَصَرْتَ وَاَتْمَمْتُ وَاَفْطَرْتَ وَصُمْتُ قَالَ اَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ. وَمَا عَابَهُ عَلَيَّ. قَالَ الشَّيْخُ الْاَوَّلُ مُتَّصِلٌ وَّهُوَ اِسْنَادٌ حَسَنٌ. وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَدْ اَدْرَكَ عَائِشَةَ وَدَخَلَ عَلَيْهَا وَهُوَ مُرَاهِقٌ وَّهُوَ مَعَ اَبِيْهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهَا.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا' میں آپ کے ساتھ تھی' نبی اکرم صلی

۲۲۶۱- اخرجه النسائي في الصلاة (۳/۱۲۲) باب: المقام الذي يقصر بمثله الصلاة' عن احمد بن يحيى الصوفي' حدثنا ابو نعيم' حدثنا العلاء بن زهير الازدي' حدثنا عبد الرحمن بن الاسود عن عائشة' به- قال المزي في التحفة (۱۱/۴۷۴) (۱۶۲۹۸): (تابعه القاسم بن الحكم العرني عن العلاء بن زهير- قال البيهقي: و هذا اسناد صحيح موصول' فان عبد الرحمن ادرك عائشة- و اخرجه محمد بن يوسف الفريابي عن العلاء بن زهير عن عبد الرحمن الاسود عن ابيه عن عائشة)- اه- من التحفة-

۲۲۶۲- اخرجه البيهقي في سننه (۳/۱۴۲) كتاب الصلاة' باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة من طريق الدارقطني' به-

اللہ علیہ وسلم نے قصر نماز ادا کی' میں نے مکمل نماز ادا کی' آپ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے روزہ رکھا' جب میں مکہ کے قریب پہنچی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے قصر نماز ادا کی' میں نے مکمل نماز ادا کی' آپ نے روزہ نہیں رکھا' میں نے روزہ رکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ! تم نے ٹھیک کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

شیخ فرماتے ہیں: پہلی روایت مستند ہے اور اس کی سند متصل ہے۔

عبدالرحمٰن نامی راوی نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ پایا ہے' ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں' جب وہ ابھی قریب البلوغ بچے تھے' وہ اس وقت اپنے والد کے ہمراہ تھے' انہوں نے سیّدہ عائشہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن سعید بن ابان بن صالح بن قیس قرشی، مولی عثمان معروف بالتبعی، امام ابن حبان فرماتے ہیں: حدثنا عنہ شیوخنا، یغرب۔ وقال ابن ابی حاتم: روی عن اشیب، کتبت عنہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳۷۲/۱)، وتاریخ بغداد (۱۲/۵، ۱۳)۔

2263- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَقَالَ يَا اُمَّتَاهُ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ قَالَتْ اِذَا الْتَقَتِ الْمَوَاسِي فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

★★ عبدالرحمٰن بن اسود بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' ان کے پاس ایک صاحب موجود تھے' انہوں نے عرض کی: اے امی جان! کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

2264- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الصَّقْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَبْعَثُ بِيْ اِلٰى عَآئِشَةَ فَاَسْاَلُهَا فَلَمَّا كَانَ عَامُ احْتَلَمْتُ جِئْتُ اِلَيْهَا فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ اَيْ لَكَاعُ فَعَلْتَهَا وَاَلْقَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا الْحِجَابَ.

★★ عبدالرحمٰن بن اسود بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے' میں ان سے سوال کرتا تھا جب وہ سال آیا جس میں مجھے احتلام ہوا' میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اندر آنے لگا تو انہوں نے فرمایا: او نالائق! تم نے یہ حرکت کی ہے؟ پھر انہوں نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا دیا۔

۲۲۶۴- هذا اسناد منقطع: عبد الرحمن بن الاسود لم يسمع عائشة- قال ابو حاتم في المراسيل ص (۱٦٤): (عبد الرحمن بن الاسود ادخل على عائشة وهو صغير لم يسمع منها)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صقعب - ابن زہیر بن عبداللہ بن زہیر، ازدی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۹۶۲)۔

2265- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ وَّاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ اَتَمَّ وَقَصَرَ وَصَامَ وَاَفْطَرَ فِي السَّفَرِ .طَلْحَةُ ضَعِيْفٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر عمل کیا ہے، مکمل نماز بھی پڑھی ہے اور قصر نماز بھی پڑھی ہے' آپ نے سفر کے دوران روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا۔

اس روایت کا راوی طلحہ ضعیف ہے۔

2266- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَيُتِمُّ وَيُفْطِرُ وَيَصُوْمُ .قَالَ الشَّيْخُ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران قصر نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے اور مکمل نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے' آپ روزہ چھوڑ بھی دیتے تھے اور رکھ بھی لیا کرتے تھے۔

شیخ بیان کرتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

2267- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَيَقْصُرُ .الْمُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران کبھی نماز مکمل ادا کرتے تھے اور کبھی قصر ادا کرتے تھے۔

اس روایت کے راوی مغیرہ بن زیاد مستند نہیں ہیں۔

۲۲۶۵- اخرجه البيهقي في سننه (۳/۱۴۲) كتاب الصلاة' باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة من طريق الدارقطني' به- و طلحة بن عمرو ضعفه المصنف- وقال الحافظ في التقريب (۱/۳۷۹): متروك-

۲۲۶۶- اخرجه البيهقي في سننه (۳/۱۴۱) من طريق الدارقطني' به- قال البيهقي: (ولهذا شاهد من حديث دلهم بن صالح و المغيرة بن زياد و طلحة بن عمرو' و كلهم ضعيف)- اه-

۲۲۶۷- اخرجه البيهقي في سننه (۳/۱۴۱-۱۴۲) كتاب الصلاة' باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنة- من طريق احمد بن عبيد الصفار' ثنا الكديمي' ثنا عبد الله بن داود عن مغيرة' به- و مغيرة بن زياد: ضعفه المصنف هنا' و البيهقي في السنن' كما تقدم في الذي قبل هذا- وقال الحافظ في التقريب (۲/۲۶۹): صدوق له اوهام-

2268- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى اَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران روزہ رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور نہ رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔

2269- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي مُرَاوِحٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ مَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ .وَخَالَفَهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ رَوَاهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ الْقَوْلَانِ صَحِيحَيْنِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

★★ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے اندر یہ قوت پاتا ہوں کہ سفر کے دوران روزہ رکھوں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا (اگر میں روزہ رکھ لیتا ہوں)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے جو اس کو قبول کرلے گا وہ اچھا کرے گا اور جو روزہ رکھنا چاہے گا اس پر کوئی گناہ نہیں۔

اس روایت کی سند صحیح ہے ہشام بن عروہ نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔

انہوں نے اسے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے حضرت حمزہ بن عمرو نے سوال کیا تھا۔

۲۲۶۹- اخرجه مسلم في الصوم (۲/ ۷۹۰) باب: التخيير في الصوم و الفطر في السفر (۱۱۲۱)، والنسائي في الصيام (٤/ ۱۸٦-۱۸۷) باب: ذكر الاختلاف على عروة في حديث حمزة فيه، و ابن خزيمة (۲۰۲٦)، و ابن حبان (۳۵٦۷)، و البيهقي (٤/ ۲٤۳)، من حديث ابن وهب، اخبرني عمرو بن الحارث عن ابي الاسود...... به- و عند النسائي عمرو بن الحارث- و ذكر آخر- عن ابي الاسود، به-و اخرجه الطبري في التفسير (۲۸۹۱) و لطحاوي في المعاني (۲/ ۷۱) من طريق حيوة عن ابي الاسود، به- واخرجه سليمان بن يسار عن ابي مراوح، به- اخرجه النسائي (٤/ ۱۸٦)- و اخرجه سليمان بن يسار عن حمزة بن عمرو الاسلمي ايضاً- اخرجه الطيالسي (۱۱۷۵) واحمد (۳/ ٤۹٤)، و النسائي (٤/ ۱۸۵-۱۸٦) و الطحاوي (۲/ ٦۹)، و الطبراني (۲۹۸۲- ۲۹۸٦) و اخرجه ابو سلمة عن حمزة بن عمرو، به- اخرجه النسائي (٤/ ۱۸۵-۱۸٦) و الطبراني (۲۹۸۸)- و تابعهم: عروة عند النسائي (٤/ ۱۸۷) والطبراني (۲۹٦٦، ۲۹۷۸، ۲۹۷۹، ۲۹۸۰)- و تابعهم: حنظلة بن علي عند النسائي (٤/ ۱۸٦)- و تابعهم محمد بن حمزة بن عمرو عند ابي داود في الصوم (۲٤۰۳) باب: الصوم في السفر، و الحاكم في الصوم (۱/ ٤۳۳) كلهم عن حمزة ابن عمرو الاسلمي، به-وعاية لهشام بن عروة التي اشار اليها الدارقطني عقب الحديث عن هشام عن ابيه عن عائشة ان حمزة بن عمرو سال النبي صلى الله عليه وسلم ...... رواها البخاري في الصوم (٤/ ۱۷۹) باب: الصوم في السفر و الافطار (۱۹٤۳) و مسلم في الصيام (۲/ ۷۸۹) باب: التخيير في الصوم و الفطر في السفر (۱۱۲۱)، و ابو داود في الصوم (۲/ ۳۱٦) باب: الصوم في السفر (۲٤۰۲) و النسائي في الصوم (٤/ ۲۰۷) باب: سرد الصيام، و الترمذي في الصوم (۷۱۱) باب: ما جاء في الرخصة في السفر، و ابن ماجه في الصوم (۱٦٦۲) باب: ما جاء في الصوم في السفر، و ابن خزيمة (۲۰۲۸) و ابن حبان (۳۵٦۰)، و الطبراني (۲۹٦۳-۲۹۷۷) و الطحاوي (۲/ ٦۹) و البيهقي في الصوم (٤/ ۲٤۳) باب: الرخصة في الصوم في السفر، و في المعرفة في الصوم (٦/ ۲۹۵-۲۹٦) باب الفطر و الصوم في السفر (۸۷۷۷-۸۷۷۸) من طرق عن هشام بن عروة، به-

اس بات کا احتمال موجود ہے' یہ دونوں روایات درست ہوں' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابومرواح غفاری، (اور ایک قول کے مطابق) لیثی مدنی، ایک روایت کے مطابق یہ صحابی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ بخاری ومسلم۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۴۱۶)۔ وفی (ط): ابی مرواح۔

2270- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ زِيَادٌ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَافَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَمَضَانَ فِيْ سَفَرِهٖ فَصَامَ وَوَافَقَ رَمَضَانَ فِيْ سَفَرِهٖ فَاَفْطَرَ .قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَتَبَ عَنِّيْ مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً .زِيَادٌ النُّمَيْرِيُّ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا' آپ نے روزہ رکھا' ایک مرتبہ آپ نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا' تو روزہ نہیں رکھا۔

ابوبکر بیان کرتے ہیں: موسیٰ بن ہارون نے میرے حوالے سے اس روایت کو چالیس سال پہلے روایت کیا تھا۔

اس روایت کے راوی زیاد نمیری مستند نہیں ہیں۔

2271- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ الْبَزَّازُ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ .قَالَ وَيْحَكَ وَمَا ذَاكَ .قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اَهْلِيْ فِيْ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ .فَقَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً .قَالَ مَا اَجِدُ .قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ .قَالَ مَا اَسْتَطِيْعُ .قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا .قَالَ مَا اَجِدُ .قَالَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا قَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهٖ .قَالَ عَلٰى اَفْقَرَ مِنْ اَهْلِيْ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَحْوَجُ مِنْ اَهْلِيْ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

۲۲۷۰- اخرجه البيهقي في سننه (۴/۲۴۴) كتاب الصيام' باب الرخصة في الصوم في السفر من طريق ابي العباس الاصم' انبا العباس بن الوليد' به- و زياد النميري هو زياد بن عبد الله النميري' و هو ضعيف؛ كما في التقريب (۲۰۸۷-عوامة)-

۲۲۷۱- اخرجه البخاري في الصيام (۴/۱۶۳) باب: اذا جامع في رمضان' الحديث (۱۹۳۶) ومسلم في الصيام (۲/۷۸۱-۷۸۳) باب: تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان' الحديث (۱۱۱۱) و ابو داود (۲/۳۱۳) كتاب الصوم' باب كفارة من اتى اهله في رمضان' الحديث (۲۳۹۰) والترمذي (۳/۱۰۲) كتاب الصوم' باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان' الحديث (۷۲۴) و ابن ماجه (۱/۵۳۴) كتاب الصيام' باب ما جاء في الكفارة من افطر يوماً من رمضان' الحديث (۱۶۷۱) و احمد (۲/۲۰۸' ۲۴۱' ۲۷۳' ۲۸۱' ۵۱۶) و الدارمي (۲/۱۹) كتاب الصوم' باب في الذي يقع على امراته في شهر رمضان نهاراً' و ابن خزيمة رقم (۱۹۴۳)' (۱۹۴۴)' (۱۹۴۵)' (۱۹۴۹)' (۱۹۵۰)' و ابن حبان (۳۵۲۶)' و البيهقي في سننه (۴/۲۲۷)' و الطحاوي في شرح المعاني (۲/۶۱) من طرق عن الزهري' به- واما طريق سعيد بن المسيب: فاخرجه احمد (۲/۲۰۸)' و ابن ماجه (۱/۵۳۴) كتاب الصيام' باب ما جاء في كفارة من افطر يوماً من رمضان' الحديث (۱۶۷۱)' و ابن خزيمة (۱۹۵۱) من طرق عن سعيد بن المسيب' به-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں' آپ نے دریافت کیا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو' اس نے عرض کی: میرے پاس یہ نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لگا تار دو ماہ کے روزے رکھو' اس نے عرض کی: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ' اس نے عرض کی: میرے پاس اس کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کی بوری آئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور اسے صدقہ کر دو' اس نے عرض کی: کیا میں اپنے گھر سے زیادہ غریب لوگوں کو صدقہ کروں' اللہ کی قسم! مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت بھی ظاہر ہو گئے' آپ نے فرمایا: اسے لو! اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور یہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔

اس کی سند صحیح ہے۔

2272- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ ثُمَّ قَالَ خُذْ هٰذَا فَاَطْعِمْهُ عَنْكَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو! اور اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

2273- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ

۲۲۷۳- اخرجه ابو داود في الصوم (۲۳۹۳) باب: كفارة من اتى اهله في رمضان' و ابن خزيمة (۱۹۵٤)' و البيهقي في الكبرى (٤/۲۲٦-۲۲۷) من طريق هشام بن سعد' به-قلت: سبق الحديث عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة' و هو الصواب في رواية الزهري' و رواية هشام خطا- قال ابن حجر: تعليقاً على رواية حميد بن عبد الرحمن- كما في الفتح (٤/۱۹۳)-: (هكذا توارد عليه اصحاب الزهري' وقد جمعت منهم في جزء مفرد لطرق هذا الحديث اكثر من اربعين نفساً' منهم: ابن عيينة و الليث و معمر و منصور عند الشيخين و الاوزاعي و شعيب و ابراهيم بن سعد عند البخاري' و مالك' و ابن جريج' عند مسلم' و يحيى بن سعيد و عراك بن مالك عند النسائي و عبد الجبار بنعمر عند ابي عوانة' و الجوزقي و عبد الرحمن ابن مسافر عند الطحاوي' و عقيل عند ابن خزيمة' و ابن ابي حفصة عند احمد' و يونس و حجاج ابن ارطاة وصالح بن ابي الاخضر عند الدارقطني' و محمد بن اسحاق عند البزار- و خالفهم: هشام بن سعد' فاخرجه عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة- اخرجه ابو داود وغيره-قال البزار و ابن خزيمة و ابو عوانة: اخطا فيه هشام بن سعد- قلت: وقد تابعه عبد الوهاب بن عطاء عن محمد بن ابي حفصة' فاخرجه عن الزهري اخرجه الدارقطني في (العلل)' و المحفوظ عن ابن ابي حفصة كالجماعة: كذلك اخرجه احمد وغيره من طريق روح بن عبادة عنه' و يحتمل ان يكون الحديث عن الزهري عنهما' فقد جمعهما عنه صالح بن ابي الاخضر- اخرجه الدارقطني في (العلل) من طريقه- اه-

فُدَیْكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا وَقَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقٍ فِیْهِ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا وَقَالَ فِیْهِ كُلْهُ اَنْتَ وَاَهْلُ بَیْتِكَ وَصُمْ یَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں۔ اس روایت میں یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے تم کھالو اور تمہارے گھر والے کھالیں تم ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرو۔

2274- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِیَادٍ مِّنْ اَصْلِهٖ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ الْحِمَّانِیُّ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ الَّذِیْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ بِكَفَّارَةِ الظِّهَارِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا لَیْثٌ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ. كَذَا فِیْ اَصْلِ اَبِیْ سَهْلٍ وَّالْمَحْفُوْظُ عَنْ هُشَیْمٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَعَنْ لَیْثٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ. وَلَیْثٌ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ.

☆☆ مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص جس نے رمضان کے مہینے میں دن کے وقت روزہ توڑ لیا تھا اسے ظہار کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔

ایک اور روایت کے ہمراہ مجاہد سے مرسل روایت کے طور پر یہ بات منقول ہے اور ایک روایت میں مجاہد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کا راوی لیث مستند نہیں ہے۔

2275- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلاً اَكَلَ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ یَّعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ یَصُوْمَ شَهْرَیْنِ اَوْ یُطْعِمَ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا. اَبُوْ مَعْشَرٍ هُوَ نَجِیْحٌ وَّلَیْسَ بِالْقَوِیِّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں کھالیا (یعنی روزہ توڑ لیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ غلام آزاد کرے یا دو ماہ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۲۲۷۴- ذكره الزيلعي (۲/۴۵۰) عن الدارقطني - وحده - ولم يزد على ذلك- و فيه يحيى ابن عبد الحميد الحماني: قال الحافظ في التقريب (۷۵۹۱): (حافظ الا انهم اتهموه بسرقة الحديث)- اه-

۲۲۷۵- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) من طريق الدارقطني به- و اعله بابي معشر، وقال: (قال ابن معين: ليس بشيء.)- اه- كما في نصب الراية للزيلعي (۲/۴۵۰)-

ابومعشر نامی راوی کا نام نجیح ہے اور یہ راوی مستند نہیں ہے۔

2276 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبِيْدَةَ الْكَلَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْحَضَرِ فَلْيُهْدِ بَدَنَةً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُطْعِمْ ثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لِّلْمَسَاكِيْنِ ـ الْحَارِثُ بْنُ عَبِيْدَةَ وَمُقَاتِلٌ ضَعِيْفَانِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان کے مہینے میں حضر کی حالت میں ایک دن روزہ توڑے تو اسے چاہیے کہ وہ ایک جانور کی قربانی کرے' اگر وہ اسے نہ ملے' تو وہ کھجور کے تیس صاع غریبوں کو کھلائے''۔

اس روایت کے دو راوی حارث بن عبیدہ اور مقاتل' ضعیف ہیں۔

2277 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ اَبِي خِدَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَيُّوْبَ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ مَّصَادِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُّقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا عُذْرٍ كَانَ عَلَيْهِ اَنْ يَّصُوْمَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا وَمَنْ اَفْطَرَ يَوْمَيْنِ كَانَ عَلَيْهِ سِتِّيْنَ وَمَنْ اَفْطَرَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ كَانَ عَلَيْهِ تِسْعِيْنَ يَوْمًا ـ لَا يَثْبُتُ هٰذَا الْاِسْنَادُ وَلَا يَصِحُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص رخصت اور عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ توڑ دے (یا نہ رکھے) تو وہ تیس دن روزے رکھے اور جو شخص دو روزے توڑ دے' وہ ساٹھ روزے رکھے اور جو تین روزے توڑ دے' اس پر لازم ہے' وہ نوے روزے رکھے''۔

اس سند کے ساتھ یہ بات مستند طور پر منقول ہے۔ اور عمرو بن مرہ نامی راوی کے حوالے سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صبیح، ابوعبداللہ بغدادی، قدم اصبہان، وحدث عن مجاشع بن عمرو۔ وروی عنہ محمد بن نصر زبیری، ذکرہ خطیب نقلاً

۲۲۷۶- هذا الحديث نقله الذهبي في الميزان (۲/ ۴۲۰-۴۲۱) عن الدارقطني' وقال: (هذا حديث باطل يكفي في رده ثلاث: خالد كذاب و شيخه ضعيف' و مقاتل ليس بثقة)- اه- وخالد بن عمرو هذا روى ابن عدي في الكامل (۲/ ۳۳) عن جعفر الفريابي تكذيبه' وقال: ربما اخطاء- وقال الدارقطني: احمد و عثمان ابنا خالد بن عمرو السلفي ثقتان' و ابوهما ضعيف- وقال في موضع آخر: غيره اثبت منه- وقال ابن عدي: له احاديث مناكير)- اه- والحديث اورده ابن عراق في تنزيه الشريعة (۲/ ۱۴۷)-

۲۲۷۷- نقله السيوطي في اللآلىء المصنوعة (۲/ ۱۰۶) عن الدارقطني بسنده- وقال: (قال الدارقطني: لا يثبت: عمر بن ايوب لا يحتج به- و محمد بن صبيح ليس بشيء)- اه- والموجود في نسخ الدارقطني: (ولا يثبت هذا الاسناد' ولا يصح عن عمرو بن مرة)-

عن (الاسماء وکنی) لابن مندہ اصبہانی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵/۳۷۴)۔

○ عمر بن ایوب عبدی، موصلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ لہ اوھام، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 188ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۹۰۱)۔

2278- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ . مَنْدَلٌ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کسی عذر کے بغیر رمضان کا ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو اس پر ایک ماہ کے روزے لازم ہوں گے"۔

اس روایت کا راوی مندل ضعیف ہے۔

2279- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْقَاصُّ - وَهُوَ ثِقَةٌ- حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتّٰى رَمَضَانَ وَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يَقْطَعْهُ . عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

نصف شعبان گزر جانے کے بعد روزہ نہیں رکھنا چاہیے یہاں تک کہ رمضان آ جائے، البتہ جس شخص پر رمضان (کی قضاء یا کفارے کے) روزے لازم ہوں، وہ روزے رکھ سکتا ہے، وہ اپنے معمول کو ترک نہ کرے۔

عبدالرحمٰن بن ابراہیم نامی راوی ضعیف ہے۔

۲۲۷۸- نقله السيوطي في اللآلي، ايضاً (۱۰۶/۲) ونقل تضعيف الدارقطني لمندل عقبه، وقد تقدمت ترجمة مندل كثيراً-

۲۲۷۹- اخرجه ابو داؤد في الصوم (۷۵۱/۲) باب: في كراهية ذلك فيمن يصل شعبان برمضان (۲۳۳۷) و الترمذي في الصوم (۱۱۵/۲) باب: ما جاء في كراهية الصوم في النصف الثاني من شعبان لحال رمضان (۷۳۸) و ابن ماجه في الصيام (۵۲۸/۱) باب: ما جاء في النهي ان يتقدم رمضان بصوم الا من صام صوما فوافقه (۱۶۵۱) و البيهقي في الصيام (۲۰۹/۴) باب: الخبر الذي ورد في النهي عن الصيام و الطحاوي في المعاني (۸۲/۲) و ابن حبان (۲۵۹۱) و الدارمي في الصوم (۱۷/۲) باب: النهي عن الصوم بعد انتصاف شعبان، كلهم عن العلاء بن عبد الرحمن به-قال ابن حجر في تلخيص الحبير (۲۱۸/۲): فيه عبد الرحمن بن ابراهيم القاص مختلف فيه، قال الدارقطني: ضعيف- وقال ابو حاتم: ليس بالقوي، روى حديثاً منكراً، قال عبد الحق: يعني هذا، و تعقبه ابن القطان بانه لم ينص عليه، فلعله حديث غيره قال: و لم يات من ضعفه بحجة، والحديث حسن- قلت: قد صرح ابن ابي حاتم عن ابيه بانه انكر هذا الحديث بعينه على عبد الرحمن ا- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن ابراہیم قاص، عن محمد بن منکدر، ضعفہ دارقطنی۔ یہ بصری ہیں، (اور ایک قول کے مطابق): کرمانی، یہ مدنی ہیں، روی عباس عن یحییٰ: لیس بشیء۔ وقال نسائی: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ وقیل: وثقہ بخاری۔ وقال احمد بن حنبل: لیس بہ باس۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۵۶/۴)۔

2280- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَايَقْطَعْهُ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کے ذمے رمضان کا ایک روزہ ہو وہ اسے جاری رکھے اور روزہ رکھ لے (اور درمیان میں چھوڑے نہیں)''۔

2281- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ قَضَاءِ رَمَضَانَ يَسْرُدُهُ وَلَايُفَرِّقُهُ . عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ضَعِيْفٌ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''آدمی اسے جاری رکھے اور اس میں فرق نہ ڈالے''۔

اس روایت کا راوی عبدالرحمٰن بن ابراہیم ضعیف ہے۔

2282- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ قَالَ وَفِيْمَا ذَكَرَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ (فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) مُتَتَابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٍ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَّالَّذِیْ بَعْدَهُ اَيْضًا .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی جو لگاتار ہوں گے''۔

اس کے بعد لفظ ''لگاتار'' ساقط ہوگیا۔

اس کی سند مستند ہے اور اس کی بعد والی روایت کی بھی سند مستند ہے۔

اخرجه عبد الرزاق في الصيام (٤/٢٤١-٢٤٢) باب: قضاء رمضان (٧٦٥٧)، و البيهقي في الصيام (٤/٢٥٨) باب: قضاء شهر رمضان ان شاء متفرقاً و ان شاء متتابعاً من طريق عبد الرزاق، به-

2283- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْ... اِبْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ (فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) مُتَتَابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٍ مَق... لَمْ يَقُلْ عَنْ عُرْوَةَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی جو لگاتار ہوگی''۔

تو اس کے بعد لفظ ''لگاتار'' ساقط ہو گیا۔

اس میں ساقط ہونے کا تذکرہ عروہ نے کیا ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم، عبدی، ابومحمد نیسابوری، ثقہ، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا ا... 260ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۴۴)۔

2284- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَازِمٍ الْاَنْدَلُسِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَاحِيلَ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ... بْنِ عَمْرٍو سُئِلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ قَالَ يَقْضِيهِ تِبَاعًا وَاِنْ فَرَّقَهُ اَجْزَاَهُ . الْوَا... ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی قضاء کے ... میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس میں روزہ دار لگاتار قضاء کرے گا' اگر وہ درمیان میں فرق ڈال دیتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز ہوگا''۔

اس روایت کا راوی واقدی ضعیف ہے۔

2285- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ مُعَاوِ... صَالِحٍ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَامِرٍ الْهَوْزَنِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ سُئِلَ عَنْ... رَمَضَانَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرَخِّصْ لَكُمْ فِىْ فِطْرِهِ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَشُقَّ عَلَيْكُمْ فِىْ قَضَائِهِ فَاَحْصِ الْعِدَّةَ وَاصْ... شِئْتَ.

☆☆ ابوعامر ہوزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سنا' ان سے رمضان کی قض...

۲۲۸۴- ذکرہ السیوطی فی الدر المنثور (۱/۳۴۸) و عزاہ للدارقطنی وحدہ- و فی اسنادہ محمد بن عمر الواقدی متروک ک... مرارًا-

۲۲۸۵- اخرجہ البیہقی فی سننہ (۴/۲۵۸) کتاب الصیام' باب قضاء شہر رمضان ان شاء متفرقًا...... و فی المعرفۃ (۲/۱۰۵) کتاب باب قضاء صوم ایام رمضان رقم (۲/۱۰۵) من طریق الدارقطنی' بہ-

بارے میں دریافت کیا گیا' انہوں نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ رخصت نہیں دی ہے' تم یہ روزے نہ رکھو اور نہ وہ یہ چاہتا ہے' اس کی قضاء کے حوالے سے تم کو مشقت کا شکار کرے' اس لیے تم گنتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو ویسے رکھ لو۔

2286- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِی مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ اَزْهَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِیّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَسُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقًا فَقَالَ اَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ ابوعامر ہوزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سنا' ان سے رمضان کی قضاء متفرق طور پر ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم گنتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزے رکھ لو۔

2287- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَضَاءِ رَمَضَانَ صُمْهُ كَيْفَ شِئْتَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صُمْهُ كَمَا اَفْطَرْتَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے (وہ فرماتے ہیں:) تم اسے جیسے چاہو رکھ لو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم روزے ویسے ہی رکھو گے جیسے (رمضان کے مہینے میں) روزے چھوڑے تھے۔

2288- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا لَا بَاْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رمضان کی قضاء متفرق طور پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2289- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ كَانَ يَقُوْلُ اَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم گنتی کا حساب رکھو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔

۲۲۸۶- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/٢٥٨) و في المعرفة (٣/٤٠٥) من طريق الدارقطني به-

۲۲۸۷- اثر ابن عباس اخرجه عبد الرزاق في الصوم (٤/٢٤٣) باب: قضاء رمضان (٧٦٦٥) اخبرنا معمر ... به- و اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/٢٥٨) من طريق ابن المبارك عن معمر به- وروى عبد الرزاق (٧٦٦٤) عن ابن جريج عن عطاء ان ابن عباس و ابا هريرة قالا رمضان: فرقه اذا احصيته- و هو في السنن الكبرى للبيهقي (٤/٢٥٨)- و اثر ابن عمر: (اخرجه عبد الرزاق في الصوم (٤/٢٤١) باب: قضاء رمضان (٧٦٥٦) عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر- و اخرجه ايضاً (٧٦٥٧) عن ابن جريج حدثني ابن شهاب عن سالم عن ابن عمر-

۲۲۸۸- اخرجه البيهقي في المعرفة (٣/٤٠٦) كتاب الصيام' باب قضاء صوم ايام رمضان (٢٥٣٧) من طريق الدارقطني' به- وانظر ما قبله-

۲۲۸۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/٢٥٨) كتاب الصيام' باب قضاء شهر رمضان ان شاء متفرقا ...... من طريق الدارقطني' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدحمید بن دینار ھو ابن کردید صاحب زیادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وھو من شیوخ شعبۃ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۸۳)۔ ووقع فی (ط): حمید بن رافع۔

2290- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَوَاتِرًا.

★★ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ رمضان قضاء کو متواتر رکھا جائے۔

2291- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِىُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَقَطِّعًا.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے نزدیک رمضان کی قضاء کو الگ الگ کے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عقبۃ بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبدمناف نوفلی مکی، یہ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ ان کا انتقال 50ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۶۸)۔

2292- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرِّقْهُ اِذَا اَحْصَيْتَهٗ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم یہ فرماتے ہیں: تم انہیں الگ الگ رکھ سکتے ہو تعداد پوری کرلو۔

2293- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ

۲۲۹۰- اسنادہ حسن؛ رواتہ ثقات الا ان معاذ بن ہشام الدستوائی صدوق ربما وہم- و سیاتی عقبہ من طریق اخری عن ابی ہریرۃ

۲۲۹۱- اخرجہ البیہقی (۲۵۸/۴) کتاب الصیام: باب قضاء شہر رمضان ان شاء متفرقاً و ان شاء متتابعاً من طریق ابن ابی عروبۃ عن علی بن الحکم: بہ-

۲۲۹۲- اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف رقم (۷۶۶۴) عن ابن جریج: بہ- و قد تقدم قبل اربعۃ احادیث-

۲۲۹۳- اخرجہ البیہقی فی السنن (۲۵۸/۴) من طریق الدارقطنی: بہ-

عَنْ مُوْسَى بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مَوْهِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے رمضان کی قضاء کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم گنتی کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزہ رکھو۔

2294- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ فَرِّقْ قَضَاءَ رَمَضَانَ وَاَحْصِ الْعِدَّةَ . كَذَا قَالَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم رمضان کی قضاء میں فرق کر سکتے ہو' البتہ گنتی کو شمار کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2295- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ يَزِيْدَ بْنِ مَوْهِبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ يَخَامِرَ يَقُوْلُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَحْصِ الْعِدَّةَ وَاصْنَعْ كَيْفَ شِئْتَ .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم گنتی کا حساب رکھو اور جب چاہو کر لو (یعنی قضاء کر لو)۔

2296- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْبَاقِىْ بْنُ قَانِعٍ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْفَقِيْهُ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِىْ قَضَاءِ رَمَضَانَ اِنْ شَاءَ فَرَّقَ وَاِنْ شَاءَ تَابَعَ . لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی قضاء کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی: اگر آدمی چاہے تو اسے الگ' الگ رکھے اور اگر چاہے تو مسلسل رکھے۔

اس روایت کو سفیان بن بشیر کے علاوہ اور کسی نے مستند روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2297- حَدَّثَنَا ابْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْهَيْثَمِ الْفَزَارِىُّ حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

تقدم من طريق زيد بن الحباب عن معاوية بن صالح' به-

اخرجه البيهقي في (المعرفة) في الصوم (٦/٣١٢) باب: قضاء صوم ايام رمضان (٨٨٣٧) من طريق الدارقطني

قال ابن حجر في (تلخيص الحبير) (٢/٢٠٨): (في اسناده سفيان بن بشر' و تفرد بوصله- قال - يعني: الدارقطني -: و اخرجه عطاء عبيد بن عمير مرسلاً' قلت: و اسناده ضعيف ايضاً' و اخرجه من حديث عبد الله بن عمرو' في اسناده الواقدي' ووقفه ابن لهيعة' و اخرجه من حديث محمد بن المنكدر قال: بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن تقطيع قضاء شهر رمضان! فقال: (ذلك اليك' ارأيت لو كان على احدكم دين فقضى الدرهم و الدرهمين' الم يكن قضى ؟ فالله احق ان يعفو) وقال: هذا اسناد حسن- لكنه مرسل' و روي موصولاً و لا يثبت)- اهـ-

ضعفه ابن حجر في (تلخيص الحبير) (٢/٢٠٨) و سبق نقل كلامه في الرواية الماضية-

خِرَاشٍ عَنْ وَاسِطِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .
وَحَدَّثَنَا وَاسِطُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ .عَبْدُ اللهِ بْنُ خِرَاشٍ ضَعِيفٌ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبید بن عمیر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ھیثم بن عثمان، حدث عن مسعود بن جویریة موصلی۔ روی عنہ ابراہیم بن محمد بن مسلم بن وارہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۱۱۸)۔

2298- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا السَّيْلَحَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَرِّقْ قَضَاءَ رَمَضَانَ إِنَّمَا قَالَ اللهُ (فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ)

★★ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم رمضان کی قضاء الگ الگ کر کے رکھ سکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تو اس کی گنتی دوسرے دنوں میں ہوگی''۔

2299- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ تَقْطِيعِ قَضَاءِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ ذَاكَ إِلَيْكَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَى الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ أَلَمْ يَكُنْ قَضَاءً فَاللهُ أَحَقُّ أَنْ يَعْفُوَ وَيَغْفِرَ .إِسْنَادٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّهُ مُرْسَلٌ وَقَدْ وَصَلَهُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَلَا يَثْبُتُ مُتَّصِلاً.

★★ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے روزوں کی قضاء الگ الگ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری مرضی ہے' تمہارا کیا خیال ہے' اگر کسی شخص کے ذمے قرض ہو اور وہ ایک یا دو درہم ادا کر دے' تو کیا یہ ادائیگی نہیں ہوگی' تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے' وہ معاف کر دے اور بخش دے۔

اس کی سند حسن ہے' لیکن یہ روایت مرسل ہے۔

ابوبکر کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے اسے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے' ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہ روایت بھی متصل طور پر ثابت نہیں ہے۔

۲۲۹۸- ذکرہ السیوطی فی الدر المنثور (۱/۳۶۸) و عزاہ للدارقطنی - وقال البیہقی (۴/۲۵۹): (وقد روی من وجہ آخر عن عبد اللہ عمرو بن العاص مرفوعاً فی جواز التفریق، ولا یصح شیء من ذلک)- اھ-

۲۲۹۹- اخرجہ البیہقی فی سننہ (۴/۲۵۹) کتاب الصیام، باب قضاء شہر رمضان ان شاء متفرقاً...... من طریق الدارقطنی، بہ- و ذکرہ السیوطی فی الدر (۱/۳۶۸) وزاد نسبتہ الی ابن ابی شیبۃ-وقد روی موصولاً عن ابی الزبیر عن جابر، کما ذکر المصنف، و سیاتی عقبہ مباشرۃ-

2300- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْفَضْلِ سَعِيدٍ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْطِيعِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَاهُ الدِّرْهَمَ الدِّرْهَمَيْنِ حَتّٰى يَقْضِيَهُ هَلْ كَانَ ذٰلِكَ قَضَاءَ دَيْنِهِ اَوْ قَاضِيَهِ . قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ . نَحْوَهُ . كَذَا قَالَ عَنْ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے روزوں کی قضاء الگ' الگ کے رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر کسی شخص کے ذمے قرض ہو اور وہ درہم یا دو درہم ادا کردے' یہاں تک کہ اسی طرح وہ سب ادا کردے تو کیا اس کے ذمے قرض کی ادائیگی لازم ہوگی یا اسے ادائیگی کرنے والا شمار کیا جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ!

یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بیانِ حدیث کا تعارف:

○ سھل بن فضل بحستانی سجزی، حدث بالمنصوریۃ عن ابی بکر بن عیاش، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان المیزان (۳/۱۳۹)، ثقات (۲۳۸)۔

○ یحیٰی بن سلیم قرشی، طائفی، ابومحمد، (اور ایک قول کے مطابق): ابوزکریا مکی حذاء وخراز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں صدوق" قرار دیا ہے۔ سیِّءحفظ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 193ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۶۱۳)۔

2301- قُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ وَاَبُوْ طِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَذِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص مرجائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے"۔

لا يصح: ابو الزبير محمد بن مسلم بن تدرس ثقة، لكنه يدلس- و الصواب ارسال لهذا الحديث؛ كما تقدم في الحديث السابق-

اخرجه احمد (٦٩/٦) و البيهقي في الكبرى (٢٥٥/٤) من حديث عبيد الله بن ابي جعفر، به-

اس کی سند مستند ہے؛ اسے عمرو بن حارث نے عبیداللہ بن ابوجعفر کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

2302- حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَصْبَغِ بْنِ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی (وارث) اس کی طرف سے روزے رکھے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اصبغ بن فرج، ابوعبداللہ مصری، مالکی، احد ائمۃ، تفقہ علی والدیہ، ان کا انتقال 275ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ اسلام وفیات سنۃ ۲۷۵ھ۔

2303- قُرِءَ عَلٰی اَبِیْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ صُبَيْحٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ وَحَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن اعین جزری ابویحییٰ حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ بخاری والنسائی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۷۴)۔

2304- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ

۲۳۰۲- اخرجه مسلم في الصيام (۸۰۳/۲) باب: قضاء الصيام عن الميت (۱۱۴۷) و ابو داود في الصوم (۷۹۱/۲- ۷۹۲) باب: فيمن مات و عليه صوم (۲۴۰۰) و في الايمان و النذور (۳۳۱۱) باب: ما جاء فيمن مات و عليه صيام: صام عنه وليه و البيهقي في الكبرى (۲۵۵/۴) (۲۷۹/۶) و ابن حبان (۳۵۶۹) من حديث ابن وهب، به-

۲۳۰۳- اخرجه البخاري في الصوم (۱۹۲/۴) باب: من مات و عليه صوم (۱۹۵۲) و البغوي في (شرح السنة) (۱۷۷۳) عن موسى بن اعين...... به-

۲۳۰۴- اخرجه مسلم في الصيام (۱۱۴۸) باب: قضاء الصيام عن الميت و الترمذي في الصوم (۷۱۶) باب: ما جاء في الصوم عن الميت و ابن ماجه في الصوم (۱۷۵۸) باب: من مات و عليه صيام من نذر و البيهقي في الصوم (۲۵۵/۴) و ابن حبان (۳۵۷۰) من طريق سعيد الاشج/عبد الله بن سعيد...... به-

ساعِدٍ وَّيَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَّمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ وَالْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّعَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ قَالَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ . قَالَتْ نَعَمْ .قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہوگیا ہے' اس کے ذمے رمضان کے روزے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم ادا کر دیتی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اس کا حق ادا کیا جائے)۔

2305- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَقَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اس خاتون نے یہ عرض کی تھی: اس (مرحومہ) کے ذمے مسلسل دو ماہ کے روزے لازم تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے قرض (کا حق ہے' اسے) ادا کیا جائے۔

2306- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوْفٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيْهِ عَنْهَا قَالَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ عَنْهَا . قَالَ نَعَمْ .قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى . قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَّنَحْنُ جُلُوْسٌ جَمِيْعًا حِيْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالاَ سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا .وَقَالَ دَعْلَجٌ فَقَالاَ سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا اَصَحُّ اِسْنَادًا مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ خَالِدٍ.

وَقَالَ ابْنُ مَغْرَاءَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے لازم تھے' کیا میں ان کی طرف سے انہیں ادا کر

۲۳۰۵- اخرجه الطبراني في الاوسط (۱۷۸۲) من وجه آخر عن الاعمش عن مسلم البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس نحوه' و لفظه: (فدين الله احق ان يقضى)-

۲۳۰۶- اخرجه احمد في مسنده (۲۵۸/۱) و البخاري في الصوم (۱۹۲/٤' ۱۹۳) باب: من مات و عليه صوم (۱۹۵۳)' و مسلم في الصوم (۸۰٤/۲) باب: قضاء الصيام عن الميت (۱۱٤۷/۱۵۵)' و الطبراني في الكبير (۱۲۳۳۰) من حديث زائدة ... به-

لوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم ان کی طرف سے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حقدار ہے' کہ اسے ادا کیا جائے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن مرزوق ابوعوف طوسوی، امام دارقطنی فرماتے ہیں: لا باس بہ۔ ووثقہ خطیب۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان (۴۹۹/۳)۔

2307- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُتَيْبَةَ الْمُعَيْطِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَاَلَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ- قَالَ عَنْبَسَةُ وَهُوَ اَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ- نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مَرِضَ فَطَالَ بِهِ مَرَضُهُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ رَمَضَانَانِ اَوْ ثَلاَثَةٌ فَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ مَنْ اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ وَلَمْ يَكُنْ صَامَ رَمَضَانَ الْخَالِيَ فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ ثُمَّ لَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ.

☆☆ یونس بیان کرتے ہیں: سعید بن زید نے (عنبسہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ صاحب یونس کے بھائی ہیں) نافع سے جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' سوال کیا ایسے شخص کے بارے میں جو بیمار ہو جاتا ہے اور اسکی بیماری طویل ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ بیماری کے دوران دو یا تین رمضان گزر جاتے ہیں (تو وہ شخص روزے نہیں رکھ پاتا)۔ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: جس شخص کو رمضان کا زمانہ مل جائے اور وہ رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھ سکے تو ہر ایک روزے کے عوض میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد کھلا دیا کرے تو پھر اس کے ذمے قضاء لازم نہیں رہے گی۔

2308- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَقُولُ مَنْ اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ وَعَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ شَىْءٌ فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جس شخص کو رمضان کا زمانہ نصیب ہو (اور وہ کسی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے) اور اس کے ذمے رمضان کے کچھ حصے (یعنی اس کے کچھ روزے) کی ادائیگی لازم ہو' تو وہ ہر ایک روزہ کے عوض ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد کھلا دے۔

2309- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ- يَعْنِى ابْنَ الْمُثَنَّى- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ا...

۲۳۰۸- قال ابن حجر في (تلخيص الحبير) (۲/ ۲۲۲): (اخرجه الطحاوي؛ هذا انه لا يقضي' و قال ابن حزم: روينا عدم القضاء عن عمر من طرق صحيحة. اه-

جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِىْ رَجُلٍ مَرِضَ فِىْ رَمَضَانَ ثُمَّ صَحَّ فَلَمْ يَصُمْ حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ اٰخَرُ قَالَ يَصُومُ الَّذِىْ اَدْرَكَهُ وَيُطْعِمُ عَنِ الْاَوَّلِ لِكُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مِّنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ هٰذَا صَامَ الَّذِىْ فَرَّطَ فِيهِ اِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ .

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فرمایا تھا جو رمضان میں بیار ہوا تھا اور بعد میں تندرست ہو گیا تھا' اس نے (ابتدائی حصے میں) روزے نہیں رکھے تھے' یہاں تک کہ آخری حصے میں اُسے روزے رکھنے کا موقع ملا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا: جس حصے میں وہ روزے رکھ سکتا ہے وہ روزے رکھے اور ابتدائی جس حصے میں اس نے روزے نہیں رکھے' ہر ایک دن کے عوض میں گندم کا ایک صاع ایک مسکین کو دیدے گا اور جب وہ اس سے فارغ ہو گا' تو اس دن کا روزہ رکھے گا جس دن کے بارے میں اس نے کوتاہی کی تھی۔

اس کی سند صحیح موقوف ہے۔

2310 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ السَّمْحِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَنْجَةَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ الْمُقْرِءُ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِيمَنْ فَرَّطَ فِىْ قَضَاءِ رَمَضَانَ حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ اٰخَرُ قَالَ يَصُومُ هٰذَا مَعَ النَّاسِ وَيَصُومُ الَّذِىْ فَرَّطَ فِيهِ وَيُطْعِمُ لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو شخص رمضان کی قضاء کے بارے میں کوتاہی کرے' یہاں تک کہ اسے رمضان کا آخری حصہ مل جائے' وہ فرماتے ہیں: وہ شخص لوگوں کے ہمراہ روزہ رکھے گا اور پھر اس دن کے بھی روزے رکھے گا جس دن کے بارے میں اس نے کوتاہی کی تھی اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

اس کی سند مستند ہے' لیکن یہ روایت موقوف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن فضل بن سمح، ابوعلی زعفرانی، معروف بہ (البوصرانی)، حدث عن مسلم بن ابراہیم وابی معمر منقری و جماعۃ توفی سنۃ ثمانین ومائتین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷/۴۰۱)۔

2311 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ مُكْرَمٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوْسَى بْنِ وَجِيهٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ

۲۳۱۰- اخرجه البيهقي في سننه (٤/٢٥٣) كتاب الصيام: باب المفطر يمكنه ان يصوم ففرط حتى جاء رمضان آخر- من طريق قيس بن سعد عن عطاء عن ابي هريرة نحوه- وعلى طريق ابن جريج لفظه فقال: (واخرجه ابن جريج عن عطاء عن ابي هريرة وقال: مدا من حنطة لكل مسكين)- اه- و اخرجه مرة اخرى من طريق ابي عوانة عن رقبة قال: زعم عطاء انه سمع ابا هريرة...... فذكر نحوه و سياتي قريبا و بعلي من طريق مجاهد عن ابي هريرة في الذي يليه-

۲۳۱۱- اخرجه البيهقي في سننه (٤/٢٥٣) كتاب الصيام: باب المفطر يمكنه ان يصوم ففرط حتى جاء رمضان آخر من طريق صالح ابي الخليل عن مجاهد به-

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ رَجُلٍ اَفْطَرَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ مَّرَضٍ ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتّٰى اَدْرَكَهُ رَمَضَانُ اٰخَرُ قَالَ يَصُوْمُ الَّذِيْ اَدْرَكَهُ ثُمَّ يَصُوْمُ الشَّهْرَ الَّذِيْ اَفْطَرَ فِيْهِ وَيُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا. اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ وَّابْنُ وَجِيْهٍ ضَعِيْفَانِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو رمضان کے مہینے میں بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ پاتا' پھر وہ بعد میں تندرست ہو جاتا ہے اور اس (رمضان کی قضاء کے) روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ اگلا رمضان آ گیا' اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جو رمضان آ گیا ہے وہ اس کے روزے رکھے گا' پھر اس کے بعد وہ ایک مہینہ وہ روزے رکھے گا جو اس نے نہیں رکھے تھے اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا''۔

اس کے راوی ابراہیم بن نافع اور ابن وجیہ دونوں ضعیف ہیں۔

2312- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ اَخْبَرَنَا رَقَبَةُ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَمْرَضُ فِيْ رَمَضَانَ فَلَا يَصُوْمُ حَتّٰى يَبْرَاَ فَلَا يَصُوْمُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ رَمَضَانُ اٰخَرُ قَالَ يَصُوْمُ الَّذِيْ حَضَرَهُ وَيَصُوْمُ الْاٰخَرَ وَيُطْعِمُ كُلَّ لَيْلَةٍ مِسْكِيْنًا. اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں' جو رمضان کے مہینے میں بیمار ہو جائے اور روزے نہ رکھے' پھر وہ تندرست ہو جائے یا جو شخص کوئی روزہ نہ رکھے' یہاں تک کہ اسے اگلا رمضان نصیب ہو جائے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس رمضان کے روزے رکھے گا' جو اب آ گیا ہے اور دوسرے والے رمضان کے روزے (قضاء کے طور پر) رکھے گا اور ہر ایک دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

اس کی روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ رقبۃ- بقاف وموحدۃ مفتوحتین- ابن مصقلۃ عبدی، کوفی، واب عبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ماموں

۲۳۱۱- قال البیهقی فی سننه (۴/۲۵۳) کتاب الصیام' باب المفطر یمکنه ان یصوم ففرط..... (روی هذا الحدیث ابراهیم بن نافع الجلاب عن عمر بن موسی بن وجیه عن الحکم عن مجاهد عن ابی هریرة مرفوعاً و لیس بشیء: ابراهیم و عمر متروکان)- اه- و قال ابن حجر فی (التلخیص) (۲/۲۲۲): (فیه عمر بن موسی بن وجیه' و هو ضعیف جداً و الراوی عنه ابراهیم بن نافع ضعیف ایضاً) اخرجه الدارقطنی من طرق عن ابی هریرة موقوفاً و صححها- وصح عن ابن عباس من قوله ایضاً)- اه-

۲۳۱۲- اخرجه البیهقی فی سننه (۴/۲۵۳) کتاب الصیام' بابا لمفطر یمکنه ان یصوم...... من طریق علی بن محمد بن ابی الشوارب' عن سهل' به- وقد تقدم قبل حدیثین-

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 129ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۵۲۸)۔

2313- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ فَرَّطَ فِي صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يُدْرِكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ فَلْيَصُمْ هَذَا الَّذِي أَدْرَكَهُ ثُمَّ لِيَصُمْ مَا فَاتَهُ وَيُطْعِمْ مَعَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . خَالَفَهُ مُطَرِّفٌ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ تَقَدَّمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص رمضان کے روزوں کے بارے میں کوتاہی کرے یہاں تک کہ اگلا رمضان آ جائے تو وہ شخص اس رمضان کے روزے رکھے گا جو اب آ چکا ہے' پھر اس کے بعد وہ روزے رکھے گا جو فوت ہو گئے تھے اور ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

ابواسحٰق سے نقل کرنے میں مطرف نے اس کی مخالفت کی ہے اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

2314- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يَصِحَّ بَيْنَ الرَّمَضَانَيْنِ صَامَ عَنْ هَذَا وَأَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِي وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا صَحَّ فَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ صَامَ هَذَا وَأَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِي فَإِذَا أَفْطَرَ قَضَاهُ . إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص دو رمضان کے درمیان تندرست نہ ہو' تو وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھے گا (یعنی اس کی قضاء کے روزے) اور گزشتہ رمضان کی طرف سے کھانا کھلا دے گا اور اس شخص پر (گزشتہ رمضان کے روزوں کی) قضاء لازم نہیں ہوگی' لیکن جو شخص تندرست ہو اور وہ روزے نہ رکھے یہاں تک کہ اگلا رمضان آ جائے تو وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھے گا' پھر سابقہ رمضان کے روزوں کی قضاء کے طور پر مسکینوں کو کھانا کھلائے گا اور جب اس کے اس مہینے کے روزے ختم ہو جائیں گے تو پھر وہ سابقہ رمضان کے روزوں کی قضاء کرے گا۔

اس کی سند مستند ہے۔

2315- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ

۲۳۱۴- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۲۲): (اخرجه البيهقي من طريق ميمون بن مهران عنه) يعني عن ابن عباس و صححه ابن حجر عن ابن عباس من قوله: كما سبق في آخر كلامه على رواية ابي هريرة قبل السابقة-

۲۳۱۵- صححه الدارقطني من هذا الوجه موقوفاً و قد ورد من وجه آخر عن ابن عمر مرفوعاً في النهي عن صيام الفطر و الاضحى عند البخاري في الصوم (۴/۲۳۸) باب: صوم يوم الفطر (۱۹۹۰) و ابي داود في الصوم (۲/۷۹۹) باب: النهي عن صوم يوم الفطر و يوم الاضحى (۱۱۳۷) و ابي داود في الصوم (۲/۳۱۹) باب: في صوم العيدين (۲۴۱۶) و الترمذي في الصوم (۲/۱۴۱) باب: ما جاء في كراهية الصوم يوم الفطر و النحر (۷۷۱) و النسائي في الكبرى: كما في التحفة للمزي (۸/۱۲۰) و ابن ماجه في الصوم (۱/۵۴۹) باب: في النهي عن صيام يوم الفطر و الاضحى' من حديث ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن صيام هذين اليومين: الفطر و الاضحى...... الحديث-

عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَّهُوَ زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلاً جَاءَ اِلٰى ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّهُ نَذَرَ اَنْ يَّصُ
كُلَّ يَوْمِ اَرْبِعَاءَ فَاَتٰى ذٰلِكَ عَلٰى يَوْمِ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَانَا رَسُوْلُ الل
(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ .اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں: مجھے یاد ہے' ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے سوال ک
وہ شخص بولا کہ اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ہر بدھ کو روزہ رکھے گا' تو یہ دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن آ گیا' تو اب (اسے
کرنا چاہیے)؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و
نے ہمیں قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

اس کی سند مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن جبیر بن حیہ - ابن مسعود بن معتب، ثقفی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وکا
یرسل، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن
عسقلانی ت (۲۰۷۱)۔

2316- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَ
الْاَعْلٰى بْنُ اَبِى الْمُسَاوِرِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اَبِى سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَ
صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِيْنَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آ
کے زمانہ اقدس میں) جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں' اس سے زیادہ مرتبہ انتیس روزے رکھے ہیں (یعنی رمضان کا مہینہ
انتیس دن کا بھی ہوتا ہے)۔

2317- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَ
اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلِ الثَّغْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْ
اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قِيْلَ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَكُوْنُ شَهْرُ رَمَضَ
تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَتْ مَا صُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَكْثَرَ مِمَّا صُمْتُ

۲۳۱۶ - ضعفه الدارقطني عقب الحديث التالي' وقال: لان عبد الاعلى بن ابي المساور متروك -قلت: عبد الاعلى هذا: قال البخا
منكر الحديث: كما في التاريخ الكبير (۶/ ۷۱)- و قال ابو زرعة الرازي في (سوالات البرذعي) ص (۳۳۲): ضعيف جدا- وقال ابو حا
الرازي في علل الحديث (۲۶۷۱): (ضعيف شبه المتروك)- اه- لكن اخرجه البيهقي في سننه (۴/ ۲۵۰) من طريق عمرو بن الحارث
سمعت عبد الله بن مسعود' يقول: (ما صمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تسعاً و عشرين اكثر مما صمت معه ثلاثين)- اه-
۲۳۱۷- اخرجه البيهقي في سننه (۴/ ۲۵۰) كتاب الصيام' باب الشهر يخرج تسعاً و عشرين' فيكمل صيامهم من طريق ابي عمرو
السماك' ثنا حامد بن سهل الثغري' ثنا ابو غسان مالك بن اسماعيل' به- و اسناده صحيح: كما قال الدارقطني - رحمه الله- فان اسحاق
سعيد ثقة: كما في التقريب (۳۵۹)' و ابوه سعيد بن عمرو بن سعيد بن العاص ثقة ايضاً- ينظر: التقريب (۲۳۸۲)-

ثَلَاثِيْنَ .وَقَالَ اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ اَيْضًا مِمَّا صُمْتُ مَعَهُ ثَلَاثِيْنَ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ .وَالَّذِىْ قَبْلَهُ غَيْرُ ثَابِتٍ لَاَنَّ عَبْدَ الْاَعْلٰى بْنَ اَبِى الْمُسَاوِرِ مَتْرُوْكٌ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے عرض کی گئی: اے اُم المومنین! کیا رمضان کا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ کے زمانۂ اقدس میں) جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ انتیس روزے رکھے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ کے ہمراہ جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں۔

اس کی سند حسن صحیح ہے اور اس سے پہلے والی روایت ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کا راوی عبدالاعلیٰ بن ابوالمساور متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حامد بن سہل بن سالم، ابوجعفر د، یعرف بالثغری، امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/ ۱۶۷، ۱۶۸)۔

2318- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُعَدِّلُ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا الْمِسْوَرُ بْنُ الصَّلْتِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ اَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِيْنَ .الْمِسْوَرُ ضَعِيْفٌ.

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جتنی مرتبہ تیس روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ مرتبہ انتیس روزے رکھے ہیں۔

اس روایت کا راوی مسور ضعیف ہے۔

6-باب الْاِعْتِكَافِ

باب 6: اعتکاف کا بیان

2319- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ

۲۳۱۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (٦/ ٤٣١) من طريق صالح: ثنا المسور بن الصلت: ثنا محمد بن المنكدر عن جابر، قال: (لا تقولوا نقص الشهر، فقد صمنا مع رسول الله تسعة وعشرين اكثر مما صمنا ثلاثين)- اه-والحديث ذكره الذهبي في الميزان (٦/ ٤٢٩) في ترجمة المسور بن الصلت- وقال في الصلت: (ضعفه احمد و البخاري- وقال النسائي و الازدي: متروك)- اه-

۲۳۱۹- اخرجه البخاري في الاعتكاف (۲۰۳۲) باب: الاعتكاف ليلة، و مسلم في الايمان (١٦٥٦) باب: نذر الكافر، و ما يفعل فيه اذا اسلم، و ابو داؤد في الايمان و النذور (٣٣٢٥) باب: من نذر في الجاهلية ثم ادرك الاسلام، و الترمذي في النذور (١٥٣٩) باب: ما جاء في و فاء النذر، و الطحاوي في المعاني (٢/ ١٣٢)، و البيهقي في الكبرى (١٠/ ٧٦)، و ابن حبان (٤٢٨٠)، و ابن الجارود في (المنتقى) (٩٤١)، و احمد في مسنده (١/ ٣٧) من رواية يحيى بن سعيد القطان...... به-

الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ اَنْ يَّعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَاَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ ۔ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

اس کی سند مستند ہے۔

•••——•••——•••

اعتکاف کے احکام

اعتکاف کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ''تبیین الحقائق'' کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

لفظ اعتکاف کا لغوی مطلب کسی جگہ پر قیام اختیار کرنا ہے اور اپنے آپ کو وہاں روک لینا ہے' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''ان تصویروں کی حقیقت کیا ہے جن پر تم جمے بیٹھے ہو''۔

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور وہ اپنے بتوں پر جمے بیٹھے ہیں''۔

شرعی طور پر اعتکاف کا مطلب مسجد میں قیام کرنا اور ٹھہرنا ہے جو روزے اور نیت کے ساتھ ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے پاک کردو''۔

یہاں یہ لغوی معنی موجود ہے اور اس میں ایک اضافی صفت کا تذکرہ ہے۔

مصنف نے یہ بات کہی ہے:

مسجد میں روزے اور نیت کے ہمراہ ٹھہرنا مسنون قرار دیا گیا ہے' اس کا مطلب یہ ہے: مسجد میں ایسا ٹھہرنا سنت ہے جس کے لیے یہ بات شرط ہے' اعتکاف کی نیت بھی ہو اور روزہ بھی رکھا ہوا ہو۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات کہی ہے' اعتکاف کرنا مستحب ہے جبکہ صاحب ہدایہ یہ کہتے ہیں: صحیح یہ ہے: ایسا کرنا سنت مؤکدہ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں باقاعدگی سے اسے سرانجام دیا ہے اور یہ باقاعدگی مسنون ہونے کی دلیل ہے۔

(مصنف کہتے ہیں:) درست یہ ہے: اسے تین حصوں میں تقسیم کیا جائے' واجب یعنی وہ اعتکاف جس کی نذر مانی گئی ہو سنت یعنی وہ اعتکاف جو رمضان کے آخری عشرے میں کیا جائے اور مستحب یعنی وہ اعتکاف جو اس وقت کے علاوہ کسی بھی وقت

...ں کر لیا جائے۔

اعتکاف کی خوبی میں یہ بات شامل ہے' انسان کا دل دنیاوی معاملات سے ہٹ جاتا ہے اور انسان اپنے آپ کو اپنے مولیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ انسان اپنے مولیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے' اس کے گھر میں رہتا ہے' اعتکاف سے مراد روزے اور نیت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنا ہے۔

جہاں تک ٹھہرنے کا تعلق ہے تو یہ اعتکاف کا رکن ہے کیونکہ اس کی بنیاد پر اعتکاف ہوتا ہے اور اس کے لیے نیت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ روزے اور مسجد کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ یہ حضرت علی' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عباس اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کا مذہب ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں' اس کے لیے روزہ رکھنا شرط نہیں ہے' ان کی دلیل یہ ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعتکاف کرنے والے پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہے' البتہ اگر وہ خود اسے اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے (تو حکم مختلف ہوگا)''۔

اس روایت کو امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: ابوبکر محمد بن اسحٰق اور دیگر محدثین نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر محدثین نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

صحیحین میں یہ بات روایت کی گئی ہے۔

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو اور ایک رات کا اعتکاف کر لو''۔

اور رات کے وقت روزہ نہیں رکھا جا سکتا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ زمانہ شرک میں اعتکاف کریں گے اور روزہ رکھیں گے تو انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

اس روایت کو بھی امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اگر روزہ رکھنا اعتکاف کے لیے شرط ہوتا تو اب یہاں روزے کو اپنے اوپر لازم قرار دینے کی ضرورت نہ ہوتی۔

(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کی) ایک دلیل یہ بھی ہے' روزہ اپنی اصل کے اعتبار سے بذاتِ خود ایک دینی رکن ہے' تو اب اسے کسی دوسری چیز کے لیے شرط کیسے قرار دے سکتے ہیں کیونکہ شرط ہونے میں تابع ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ تو روزہ ایک ایسی چیز کا تابع کیسے ہو سکتا ہے جو اس سے کمتر حیثیت رکھتی ہے۔

ہماری دلیل سیّدہ عائشہ کے حوالے سے مذکور یہ روایت ہے:

وہ بیان کرتی ہیں: ''اعتکاف کرنے والے کے لیے یہ بات سنت ہے' وہ کسی بیمار کی عیادت کرنے کے لیے نہ جائے' کے جنازے میں شریک نہ ہو' کسی عورت کو چھوئے نہیں' اس کے ساتھ مباشرت نہ کرے اور انتہائی ضروری کام کے علاوہ مسجد سے باہر نہ نکلے اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا اور اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوسکتا ہے''۔

اس روایت کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اور یہ احکام وہ ہیں جو صرف سماع کے ذریعے ثابت ہوتے ہیں (اس کا مطلب یہ ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوگی) اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول نہیں ہے' آپ نے روزے کے بغیر بھی اعتکاف کیا ہو۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جواز کی تعلیم دینے کے لیے ایسا کر لیتے۔

2320- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَالَ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَهُ اَوْفِ نَذْرَكَ . فَاعْتَكَفَ عُمَرُ لَيْلَةً .اِسْنَادٌ ثَابِتٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ وہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے' جب اسلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات کا اعتکاف کیا تھا۔

اس کی سند ثابت ہے۔

2321- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ السُّوسِيُّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَمِّ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صِيَامٌ اِلَّا اَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهِ .رَفَعَهُ هٰذَا الشَّيْخُ وَغَيْرُهُ لَا يَرْفَعُهُ.

---

1 تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق' ص196/4

۲۳۲۰- اخرجه البخاري في الاعتكاف (۲۰۴۲) باب: من لم ير عليه اذا اعتكف صوماً وباب: اذا نذر في الجاهلية ان يعتكف ثم اسلم (۲۰۴۳) وفي الايمان و النذور (۶۶۹۷)' و مسلم في الايمان (۱۶۵۶) باب: نذر الكافر' و ما يفعل فيه اذا اسلم' و ابن ماجه في الكفارات (۲۱۲۹) باب: الوفاء بالنذر' و الطحاوي في المعاني (۱۳۲/۲)' و البيهقي في الكبرى (۳۱۸/۴) (۷۶/۱۰)' و ابن حبان (۴۳۷۹) و الدارمي في السنن (۱۸۳/۲)' من وجوه عن عبيد الله بن عمر' به-

۲۳۲۱- اخرجه الحاكم في الصيام (۴۳۹/۱) باب: الاعتكاف' عن ابي الحسن احمد بن محبوب الرملي' ثنا عبد الله بن محمد بن نصر الرملي به- وصححه الحاكم قال الزيلعي في (نصب الراية) (۴۹۰/۲): (قال في (التنقيح): و الشيخ هو عبد الله بن محمد الرملي - قال ابن القطان في (كتابه): و عبد الله بن محمد بن نصر الرملي هذا لا اعرفه- و ذكره ابن ابي حاتم فقال: يروي عن الوليد بن الموقري روى عنه موسى بن سهل' لم يزد على هذا' وروى ابو داود عن ابي احمد عبد الله بن محمد الرملي' حدثنا الوليد' فلا ادري الهم ثلاثة ام اثنان' ام واحد- و الحافي الثلاثة مجهولة- انتهى كلامه- واخرجه البيهقي (۳۹۱/۴)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''اعتکاف کرنے والے شخص پر روزہ رکھنا لازم نہیں ہوتا' البتہ اگر وہ اپنے اوپر (روزہ رکھنے کو بھی) لازم کرے تو حکم (مختلف ہوگا)''۔
شیخ نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق سوسی ابن عبدرحیم، ابوبکر سوسی، قدم بغداد و حدث بھا عن جماعة احادیث مستقیمة۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/ ۲۵۸)۔

○ نافع بن مالک بن ابی عامر اصبحی تیمی ابوسھیل، ابن ابی انس، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۱۳۱)۔

2322- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ فِي الْاِجَازَةِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ هَاشِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصِيَامٍ . تَفَرَّدَ بِهٖ سُوَيْدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''اعتکاف صرف روزے کے ہمراہ ہی درست ہوتا ہے''۔
اس کو نقل کرنے میں سوید نامی راوی منفرد ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابومحمد، اوابوحسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ہارون الرشید کے عہد خلافت کے آغاز میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۴۵۰)۔

2323- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ كُلُّ مَسْجِدٍ لَهٗ مُؤَذِّنٌ وَّاِمَامٌ

۲۳۲۲- اخرجه الحاكم في الصوم (۱/ ۴۴۰) باب: الاعتكاف' عن ابي علي الحسين بن علي الحافظ' ثنا احمد بن عمير الدمشقي' به- و قال الحاكم: (لم يحتج الشيخان بسفيان بن حسين)- اه- و اخرجه البيهقي ۴/ ۳۱۷) من هذا الوجه' وقال: (هذا و هم من سفيان بن حسين اومن سويد بن عبد العزيز- و سويد ضعيف' لا يقبل ما تفرد به- وقد روي عن عطاء عن عائشة موقوفاً- اه- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۴۸۶): (وسويد بن عبد العزيز ضعفه جماعة' وفي (الكمال): قال علي بن حجر: سالت هشيما فاثنى عليه خيرا)- اه- قلت: وقد صح موقوفاً من رواية حبيب بن ابي ثابت عن عطاء عن عائشة- اخرجه عبد الرزاق في (الاعتكاف) (۸۰۳۷)' و ابن ابي شيبة' و هي الرواية المشار اليها في كلام البيهقي السابق-

فَالاعْتِكَافُ فِيْهِ يَصْلُحُ . الضَّحَّاكُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حُذَيْفَةَ.

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے
''ہر وہ مسجد جس میں مؤذن اور امام موجود ہوں' اس میں اعتکاف ہو سکتا ہے''۔

اس روایت کے راوی ضحاک نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

2324- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُعْتَكِفُ يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيَعُوْدُ الْمَرِيْضَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص جمعے کی نماز میں شریک ہو سکتا ہے' جنازے میں شریک ہو سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کر سکتا ہے۔

2325- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ اَوْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُعْتَكِفُ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَاْتِي الْجُمُعَةَ وَيَاْتِيْ اَهْلَهُ وَلَا يُجَالِسُهُمْ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا شخص بیمار کی عیادت کر سکتا ہے' جنازے میں شریک ہو سکتا ہے' جمعے کے لیے جا سکتا ہے' اپنے گھر جا سکتا ہے (لیکن ان کے ساتھ زیادہ دیر رہ نہیں سکتا)۔

2326- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ اعْتِكَافٍ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّعْتَكِفَ وَيَصُوْمَ .تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتکاف کے بارے میں دریافت کیا جو ان کے ذمے لازم تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت

۲۳۲۳- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۱۱۴۱/۲)' و اعله الدارقطني بعدم سماع الضحاك من حذيفة- و جويبر ضعفه ابن المديني جداً' تركه الدارقطني' و النسائي و ابن الجنيد' وقال ابو احمد الحاكم: ذاهب الحديث' و ضعفه غيرهم' و كابحيى و عبد الرحمن لا يحدثان عنه' و لم يكن الثوري يسميه: استضعافاً له- ينظر: تهذيب التهذيب (۲/ ۱۲۳-۱۲۴)-

۲۳۲۴- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۴/ ۳۵۶- ۳۵۷) رقم (۸۰۴۹) عن الثوري عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال: اذا اعتكف' فلا يرفث في الحديث' ولا يساب' و يشهد الجمعة و الجنازة' و ليوص اهله اذا كانت له حاجة وهو قائم' و لا يجلس عندهم- واخرجه ابن ابي شيبة (۲/ ۳۳۴) رقم (۹۶۳۱) قال: نا ابو الاحوص عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال: اذا اعتكف الرجل فليشهد الجمعة' و ليعد المريض' و ليشهد الجنازة' و ليأت اهله' و ليامرهم بالحاجة و هو قائم- و سياتي عند المصنف في الذي يليه من طريق شريك عن ابي اسحاق- و عاصم بن ضمرة متكلم في روايته عن علي -كما تقدم مراراً- و ابو اسحاق: هو السبيعي مدلس قد عنعن-

۲۳۲۶- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۱۱/۲) من طريق الدارقطني به- اخرجه الحاكم (۴۳۹/۱) عن ابي العباس محمد بن يعقوب ثنا محمد بن سنان القزاز' ثنا ابو علي الحنفي' ثنا عبد الله بن بديل...... به- وقال: (لم يحتج الشيخان بابن بديل)- اهـ- و ابن بديل ضعيف مع ذلك فقد خالفه ثقات اصحاب عمرو بن دينار' فلم يذكروا فيه: (الصوم)- و ينظر: (نصب الراية) (۴۸۹/۲)-

کی کہ وہ اعتکاف کریں اور روزہ بھی رکھیں۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابن بدیل نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

2327- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَابْنُ عَيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ يَوْمًا .قَالَ اعْتَكِفْ وَصُمْ .سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيَّ يَقُوْلُ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لِاَنَّ الثِّقَاتِ مِنْ اَصْحَابِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ لَمْ يَذْكُرُوْهُ مِنْهُمُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُهُمْ .وَابْنُ بُدَيْلٍ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں ایک دن کا اعتکاف کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اعتکاف بھی کرو اور روزہ بھی رکھو۔

شیخ ابوبکر نیشاپوری کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے کیونکہ عمرو بن دینار کے ثقہ شاگردوں نے اسے نقل نہیں کیا جن میں ابن جریج' ابن عیینہ' حماد بن سلمہ' حماد بن زید اور دیگر حضرات شامل ہیں جبکہ اس کا راوی ابن بدیل ضعیف ہے۔

2328- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے' اس کے بعد یہ معمول اسی طرح رہا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

2329- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

2327- استنكر البيهقي ايضاً قول ابن بديل هذا نقلاً عن الدارقطني كما في (المعرفة) للبيهقي (٦/٢٩٣- ٢٩٤) (٩٠٩٠)' و له طريق آخر عند البيهقي ايضاً- و راجع نصب الراية (٢/٤٨٩)-

2328- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٧٦٨٢) و من طريقه احمد (٦/٢٨١)' و الترمذي في الصوم (٧٩٠) باب: ما جاء في الاعتكاف' عن معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة' و عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة' به- واخرجه احمد (٦/١٦٩)' و ابن خزيمة (٢٢٢٣) من طريق ابن جريج به' بهذين الاسنادين- و هكذا اخرجه ابن حبان (٣٦٦٥) من طريق عبد الرزاق' اخبرنا معمر و ابن جريج عن الزهري...... بالاسنادين جميعاً-

2329- راجع ما قبله' و اما زيادة: (و ان السنة للمعتكف......) الى آخره: فرواها ابو داود في الصوم (٢/٨٣٦' ٨٣٧) باب: المعتكف يعود المريض (٢٤٧٣)' و البيهقي في الصيام (٤/٣١٧) باب: المعتكف يصوم' و قال ابو داود : (غير عبد الرحمن بن اسحاق لا يقول فيه: قالت عائشة: السنة)' و جعله منقول عائشة)- اه- وقال البيهقي: (قد ذهب كثير من الحفاظ الى ان هذا الكلام من قول من دون عائشة' و ان من ادرجه في الحديث و هم فيه)- اه- واخرجه البيهقي في (المعرفة) (٦/٢٩٥) في الصوم' باب: الاعتكاف يصوم بغير صوم (٩٠٩٤-٩٠٩٦) بين انه مدرج' قال: (و يشبه ان يكون من قول من دون عائشة)- اه- ودلل على ذلك- فراجعه-

بْنُ مَعْنٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ التُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَ
حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عُرْوَةَ بْ
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ شَهْ
رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَهُنَّ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ لاَ يَخْرُجَ إِلاَّ لِحَاجَةِ الإِنْسَا
وَلاَ يَتْبَعَ جَنَازَةً وَّلاَ يَعُودَ مَرِيضًا وَلاَ يَمَسَّ امْرَأَةً وَّلاَ يُبَاشِرَهَا وَلاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ وَّسُنَّةُ مَ
اعْتَكَفَ أَنْ يَصُومَ. يُقَالُ إِنَّ قَوْلَهُ وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُعْتَكِفِ إِلَى آخِرِهِ لَيْسَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَّهُ مِنْ كَلاَمِ الزُّهْرِيِّ وَمَنْ أَدْرَجَهُ فِي الْحَدِيثِ فَقَدْ وَهِمَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَهِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَمْ يَذْكُرْهُ.

★★ عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب نے یہ بات بیان کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بتایا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی آپ کے بعد آپ کی ازواج نے بھی ان دنوں میں اعتکاف کیا اور اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے سنت یہ ہے صرف قضائے حاجت کے لیے (اعتکاف کی جگہ سے) باہر نکلے گا' وہ جنازے میں شریک نہیں ہوگا' مریض کی عیادت کے نہیں جائے گا' وہ عورت کو چھوئے گا نہیں اور اس کے ساتھ مباشرت نہیں کرے گا' اور اعتکاف صرف اس مسجد میں ہو سکتا جہاں باجماعت نماز ہوتی ہے اور اعتکاف کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ روزہ بھی رکھے۔

ایک قول کے مطابق اس روایت کے یہ الفاظ ہیں: اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے سنت یہ ہے۔

اس کے بعد سے لے کر روایت کے آخر تک کا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں ہے' بلکہ (اس روایت کے راوی) زہری کا کلام ہے' جنہوں نے اسے حدیث میں ہی درج کر دیا ہے جس کی وجہ سے یہ وہم ہوا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

ہشام بن سلیمان نامی راوی نے اس کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

2330- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الاعْتِكَافِ وَكَيْفَ سُنَّتُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ
اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ السُّنَّةَ فِي الْمُعْتَكِفِ أَنْ لاَ يَخْرُجَ إِلاَّ لِحَاجَةِ الإِنْسَانِ وَلاَ يَتْبَعَ جَنَازَةً وَّلاَ يَعُو
مَرِيضًا وَلاَ يَمَسَّ امْرَأَةً وَّلاَ يُبَاشِرَهَا وَلاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ وَّسُنَّةُ مَنِ اعْتَكَفَ أَنْ يَصُومَ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی' آپ کے بعد آپ کی ازواج نے اعتکاف کیا اور اعتکاف کر والے کے لیے سنت یہ ہے: وہ صرف قضائے حاجت کے لیے (اعتکاف کی جگہ سے) باہر نکل سکتا ہے' وہ جنازے میں شر نہیں ...گا' بیمار کی عیادت نہیں کرے گا' وہ اپنی بیوی کو چھو نہیں سکے گا' اس کے ساتھ مباشرت نہیں کر سکتا۔ اعتکاف صرف اس

ہوگا جہاں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے اور اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے: وہ روزہ رکھے۔

2331- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ بَشِیرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ اَنْ یَّعْتَكِفَ فِی الشِّرْكِ وَیَصُومَ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ اِسْلاَمِهٖ فَقَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ تَفَرَّدَ بِهٰذَا اللَّفْظِ سَعِیْدُ بْنُ بَشِیرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانۂ شرک میں یہ نذر مانی تھی کہ وہ اعتکاف کریں گے اور روزہ رکھیں گے انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

اس کی سند حسن ہے' اسے ان الفاظ میں نقل کرنے میں سعید بن بشیر نامی راوی منفرد ہیں۔

7-باب السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ.

باب 7: روزہ دار شخص کا مسواک کرنا

2332-حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّیْدَلاَنِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ حَامِدُ بْنُ الشَّاذِیِّ الْكَجِّیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ الْبَلْخِیُّ اَخُو عِصَامِ بْنِ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْخَوَارِزْمِیُّ قَالَ سَاَلْتُ عَاصِمًا الْاَحْوَلَ اَیَسْتَاكُ الصَّائِمُ قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ بِرَطْبِ السِّوَاكِ وَیَابِسِهٖ قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ اَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ عَنْ مَّنْ قَالَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- .اَبُوْ اِسْحَاقَ الْخَوَارِزْمِیُّ ضَعِیْفٌ.

★★ ابواسحٰق خوارزمی بیان کرتے ہیں: میں نے عاصم احول سے سوال کیا: کیا روزہ دار شخص مسواک کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: تر اور خشک دونوں طرح کی مسواک کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے سوال کیا: دن کے ابتدائی آخری یا آخری دونوں حصوں میں کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: یہ بات کس سے منقول ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اس روایت کا راوی ابواسحٰق خوارزمی ضعیف ہے۔

۲۳۳۱- اخرجه البیهقي (۳۱۷/۴) من حدیث سعید بن بشیر' به- وقال: (ذکر الصوم فیه غریب)- اه- وضعفه غیره: راجع: نصب الرایة (۴۸۹/۲) و قد سبقت الاشارة لضعف لهذه الروایة نقلاً عن (المعرفة) للبیهقي (٦/ ٣٩٤) (٩٠٩١)-

۲۳۳۲- اخرجه البیهقي (۲/ ۲۷۲)' عن الخوارزمي' به- وقال: (تفرد به ابراهیم بن عبد الرحمن الخوارزمي' وقد حدث عن عاصم بالمناکیر لا یحتج به- وقد روي من وجه آخر' لیس فیه ذکر اول النهار و آخره) ثم ساقه من طریق ابن عدي کذلك-وقال البیهقي ایضا في (المعرفة) (٦/ ٣٢٤) (٨٩٠٥): (وحدیث ابي اسحاق الخوارزمي عن عاصم عن انس مرفوعاً في السواك اول النهار و آخره -ضعیف لا یصح)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یوسف بن میمون باھلی بلخی ماکیانی-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ تکلموا فیہ ارجاء، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 240ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷۷)۔

○ ابراہیم بن عبدالرحمٰن خوارزمی۔قال ابن عدی: احادیثہ لیست بمستقیمۃ۔قال ذھبی: ابن بیطار قاضی۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۱۶۶)۔

•••——•••——•••

روزہ دار شخص کا مسواک کرنا

روزہ دار شخص کے مسواک کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب اور سفیان ثوری نے یہ بات بیان کی ہے روزہ دار شخص کے لیے تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے تاہم وہ یہ فرماتے ہیں: میں شام کے وقت اس کے مسواک کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں کیونکہ اس سے منہ کی بو زائل ہو جاتی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حسن بن حیی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: خشک مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم میں تر مسواک کو مکروہ قرار دیتا ہوں۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس میں پانی لگائے۔[1]

2333- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ .عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ غَيْرُهُ اَثْبَتُ مِنْهُ.

☆☆ عبداللہ بن عامر بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عاصم بن عبید اللہ کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

2334- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا لَا

---

[1] مختصر اختلاف العلماء از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی

۲۳۳۳- اخرجه ابو داود في الصوم (۲ / ۳۱۸) باب: السواك للصائم (۲۳۶۴) عن محمد ابن الصباح ثنا شريك ...... به-

يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ .

★★ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

2335- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَوَكِيعٌ وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَإِسْحَاقُ ابْنُ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَقَبِيصَةُ وَإِسْحَاقُ الأَزْرَقُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

★★ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2336- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَكَ السِّوَاكُ إِلَى الْعَصْرِ فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَلْقِهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ خُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تمہیں عصر کی نماز تک مسواک کرنے کی اجازت ہے جب تم عصر پڑھ لو تو پھر اسے ایک طرف رکھ دو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: روزہ دار شخص کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

2337- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْبُهْلُولِ وَابْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ وَابْنُ مَخْلَدٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو

۲۳۳۴- اخرجه احمد في مسنده (۳/۴۴۵): ثنا وكيع ثنا سفيان و عبد الرحمن عن سفيان ...... به- و اخرجه الترمذي في الصوم (۳/۱۰۴) باب ما جاء في السواك للصائم (۷۲۵) عن محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمن بن مهدي حدثنا سفيان ...... به- و قال: (حديث حسن و العمل على هذا عند اهل العلم: لا يرون بالسواك للصائم باساً- الا ان بعض اهل العلم كرهوا السواك للصائم بالعود الرطب و كرهوا له السواك آخر النهار- و لم ير الشافعي بالسواك باساً اول النهار و لا آخره- و كره احمد و اسحاق السواك آخر النهار)- اهـ و اخرجه البيهقي (۴/۲۷۲) و كذلك اسحاق بن راهويه و ابو يعلى و البزار و الطبراني عن عاصم ...... به: كما في (نصب الراية) (۲/۴۵۹)- و قال الزيلعي: قال ابن القطان في (كتابه): و لم يمنع من صحة هذا الحديث الا اختلافهم في عاصم بن عبيد الله- انتهى- و قال صاحب (التنقيح): عاصم بن عبيد الله تكلم فيه غير واحد من الائمة: كاحمد بن حنبل و ابن معين و ابن سعد و ابي حاتم و الجوزجاني و ابن خزيمة و قال الدارقطني: يترك و هو مغفل- و قال العجلي: لا باس به- و قال ابن عيينة: كان الاشياخ يتقون حديثه- انتهى- و قال في (الامام): و عاصم بن عبيد الله هذا قال فيه البخاري: منكر الحديث- و قال النسائي: لا نعلم مالكا روى عن انسان ضعيف مشهور بالضعف الا عاصم ابن عبيد الله: فانه يروي عنه حديثا و عن عمرو بن ابي عمرو و هو اصلح من عاصم و عن شريك بن ابي نمر و هو اصلح من عمرو- و لا نعلم ان مالكا حدث عن احد يترك حديثه الا عبد الكريم بن ابي المخارق- انتهى)- اهـ-

۲۳۳۵- راجع ما قبله- و هو في مصنف عبد الرزاق (۷۴۸۴) ايضاً عن الثوري به-

۲۳۳۶- كذا اخرجه الدارقطني من طريق عمر بن قيس عن عطاء- و عمر ضعيف- و من طريق الدارقطني اخرجه البيهقي في سننه (۴/۲۷۴) و قد ورد الجزء الثاني منه من وجه آخر عن عطاء عن ابي صالح الزيات انه سمع ابا هريرة به مطولاً مرفوعاً- هكذا اخرجه ابن جريج عن عطاء- اخرجه البخاري في الصوم (۱۸۰۵) باب هل يقول اني صائم اذا شتم- و مسلم في الصيام (۱۱۵۱) باب فضل الصيام-

۲۳۳۷- اخرجه ابن ماجه في الصيام (۱/۵۳۶) باب ما جاء في السواك و الكحل للصائم (۱۶۷۷) عن عثمان بن محمد بن ابي شيبة ثنا ابو اسماعيل المؤدب ...... به- و قال في (الزوائد): (في اسناده مجالد و هو ضعيف- لكن له شاهد من حديث عامر بن ربيعة- اخرجه البخاري و ابو داود و الترمذي)- اهـ- و تقدم تخريج هذا الشاهد قريباً- و مجالد ضعيف سبقت ترجمته-

إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَيْرُ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ . وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَنِيعٍ مِنْ خَيْرِ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ . مُجَالِدٌ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روزہ دار شخص کے لیے سب سے بہترین کام مسواک کرنا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''روزہ دار شخص کے بہترین کاموں میں سے ایک کام مسواک کرنا ہے''۔

مجالد نامی راوی کے مقابلے میں دیگر راوی زیادہ مستند ہیں۔

2338- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَصَّابُ كَيْسَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا صُمْتُمْ فَاسْتَاكُوا بِالْغَدَاةِ وَلَا تَسْتَاكُوا بِالْعَشِيِّ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَائِمٍ تَيْبَسُ شَفَتَاهُ بِالْعَشِيِّ إِلَّا كَانَتَا نُورًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب تم روزہ رکھو تو صبح کے وقت مسواک کرو شام کے وقت مسواک نہ کرو اس کی وجہ یہ ہے: جس روزہ دار شخص کے ہونٹ شام کے وقت خشک ہوں گے تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے سامنے نور کے طور پر ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ کیسان قصار، ابوعمر فزاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۷۱۳)۔

2339- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَاسَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا كَيْسَانُ أَبُو عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَبَّابٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . كَيْسَانُ أَبُو عُمَرَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَمَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ غَيْرُ مَعْرُوفٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابوعمر کیسان نامی راوی مستند نہیں ہے اور اس کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان راوی معروف نہیں ہیں۔

۲۳۳۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۲۷۴) كتاب الصيام: باب منكره السواك بالعشي اذا كان صائماً...... و في المعرفة (۲/ ۴۱۷) رقم (۱۵۵۸) من طريق الدارقطني به-

۲۳۳۹- اخرجه البيهقي في (المعرفة) في الصيام (۶/ ۳۳۳) باب: السواك للصائم (۸۹۰۲- ۸۹۰۳) من طريق الدارقطني به- و نقل كلام الدارقطني عقبه- و اخرجه الطبراني في (معجمه)- كما في نصب الراية (۲/ ۴۶۰)- من حديث كيسان: ابي عمر...... به-

8-باب الْإِفْطَارِ فِيْ رَمَضَانَ لِكِبَرٍ اَوْ رَضَاعٍ اَوْ عُذْرٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ.

باب 8: عمر رسیدہ ہو جانے' (بچے کو) دودھ پلانے' کسی عذر وغیرہ کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھنا

2340- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِى الْجَهْمِ الشِّيْعِىُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا عَجَزَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ عَنِ الصِّيَامِ اَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مُدًّا .اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ ارشاد فرماتے ہیں: جب بوڑھا شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ رہے' تو وہ ہر ایک روزے کے عوض میں ایک مُد کھانا کھلائے گا۔

اس کی سند مستند ہے۔

9-باب طُلُوْعِ الشَّمْسِ بَعْدَ الْإِفْطَارِ.

باب 9: افطاری کر لینے کے بعد سورج نکل آنا

(یعنی بادل وغیرہ کی وجہ سے وقت سے پہلے افطاری کر لینے کا حکم)

2341- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ اَفْطَرْنَا فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ رَمَضَانَ فِىْ يَوْمِ غَيْمٍ وَّطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقِيْلَ لِهِشَامٍ اُمِرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبُدٌّ مِنْ ذٰلِكَ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ ثَابِتٌ.

★★ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم نے رمضان کے مہینے میں ایک دن جب بادل چھائے ہوئے تھے' افطاری کر لی لیکن بعد میں سورج نکل آیا (تو پتہ چلا کہ افطاری کا وقت نہیں ہوا تھا)۔

ہشام نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا ان لوگوں کو اس کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایسا کرنا ضروری تھا۔

اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

۲۳۴۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/٢٧١) من طريق الدارقطني' به- و له طرق و الفاظ عن ابن عباس عند البخاري في التفسير (٨/١٧٩) تفسير قوله تعالى: (اياما معدودت) من سورة البقرة (٤٥٠٥)' و ابي داود في الصوم (٢/٣٠٦) باب: من قال هي مثبتة للشيخ و الحبلى (٢٣١٨)' و عبد الرزاق في الصوم (٤/٢٢٠-٢٢١) باب: الشيخ الكبير' و البيهقي في (المعرفة) (٦/٢٢٩' ٢٣١) باب: من لا يطيق الصوم لكبر سن-

۲۳۴۱- اخرجه البخاري في الصوم (٤/٢٣٥) باب: اذا افطر في رمضان ثم طلعت الشمس (١٩٥٩)' و ابو داود في الصوم (٢/٣١٦-٣١٧) باب: الفطر قبل غروب الشمس (٢٣٥٩)' و ابن ماجه في الصوم (١/٥٣٥) باب: ما جاء فيمن افطر ناسياً (١٦٧٤)' و ابن خزيمة رقم (١٩٩١) من طرق عن ابي اسامة' به- و اخرجه عبد بن حميد (١٥٧٤) عن عبد الرزاق' اخبرنا معمر عن هشام بن عروة' به-

2342- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2343- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ وَاحِدٍ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) قَالَ زَادَ مِسْكِينًا آخَرَ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ قَالَ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ إِلَّا أَنَّهُ رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ وَأُمِرَ أَنْ يُطْعِمَ الَّذِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُطِيقُهُ . إِسْنَادٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے:

''اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے' ان کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے''۔

اس سے مراد ایک مسکین ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تو جو شخص بھلائی نفلی طور پر کرے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یعنی جو ایک اور مسکین کو بھی کھانا کھلا دے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حکم منسوخ نہیں ہے' البتہ یہ رخصت اس بوڑھے آدمی کو دی گئی ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور کھانا کھلانے کا حکم اس شخص کے لیے ہے جو یہ جانتا ہے اب (وہ بھی) روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھے گا۔

اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

2344- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ يُطِيقُونَهُ يُكَلَّفُونَهُ (فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) وَاحِدٍ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) فَزَادَ مِسْكِينًا آخَرَ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ (فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ) لَا يُرَخَّصُ فِي هَذَا إِلَّا لِلْكَبِيرِ الَّذِي لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ أَوْ مَرِيضٍ لَا يُشْفَى . وَهَذَا صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے وہ اس بات کے پابند ہیں وہ ایک

٢٣٤٣- اخرجه البخاري في تفسير سورة البقرة ... باب من لا يطيق الصيام ...

٢٣٤٤- سبق في الذي قبله من وجه آخر ...

کھانا کھلائیں اور جو شخص نفلی طور پر بھلائی کرنا چاہے تو وہ مزید ایک مسکین کو کھانا کھلا دے یہ حکم منسوخ نہیں ہے بلکہ یہ ان کے لیے ہے اور اگر تم لوگ روزہ رکھ لو تو یہ زیادہ بہتر ہے تو اس معاملے میں رخصت صرف بوڑھے آدمی کو دی گئی ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اور اس مریض کو دی گئی ہے جو یہ جانتا ہے وہ اب کبھی بھی شفایاب نہیں ہوگا۔

اس کی سند صحیح ہے۔

2345 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَكِيلُ اَبِى صَخْرَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) وَاحِدٍ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا) زَادَ طَعَامَ مِسْكِينٍ اٰخَرَ (فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَاَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ) وَلَا يُرَخَّصُ اِلَّا لِلْكَبِيرِ الَّذِى لَا يُطِيقُ الصَّوْمَ اَوْ مَرِيضٍ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُشْفَى . وَهٰذَا صَحِيحُ الْاِسْنَادِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے"

یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"جو شخص نفلی طور پر بھلائی کرنا چاہے"۔

اس کا مطلب ہے وہ مزید ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"تو یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہوگا" اور اگر تم لوگ روزہ رکھ لو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) یہ رخصت صرف اس بوڑھے آدمی کو دی گئی ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہ رکھتا ہو یا اس بیمار کو دی گئی ہے جو یہ جانتا ہے اب وہ کبھی شفایاب نہیں ہوگا۔

اس کی سند صحیح ہے۔

2346 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ اَبُو صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِىُّ اَخْبَرَنَا اَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِىُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ اَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ . وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ رخصت اس بوڑھے آدمی کے لیے ہے وہ روزہ رکھنا چھوڑ دے اور ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اس کی سند صحیح ہے۔

٢٣٤٥- اخرجه عبد الرزاق في الصوم (٢٢١/٤) باب: الشيخ الكبير (٧٥٧٤) من رواية منصور عن مجاهد عن ابن عباس. و (٧٥٧٥) من رواية عطاء عن ابن عباس- و اخرجه البيهقي في سننه (٢٤١/٤) كتاب الصيام باب الشيخ الكبير لا يطيق الصوم من طريق منصور عن مجاهد-

٢٣٤٦- اخرجه البيهقي في سننه (٢٧١/٤) من طريق ابي هاشم الرازي: ثنا محمد بن عبد الله الرقاشي به-

2347- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكِيلُ اَبِى صَخْرَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَؤُهَا (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ مَنْسُوخَةً هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْاَةُ الْكَبِيرَةُ لاَ يَسْتَطِيعَانِ اَنْ يَصُومَا فَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . وَهٰذَا صَحِيحٌ .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا:

''اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اُن کا فدیہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ حکم منسوخ نہیں ہے اس سے مراد وہ بوڑھا آدمی یا وہ عورت ہے جو اب بھی روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھیں گے، تو وہ ہر ایک دن کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

یہ روایت صحیح ہے۔

2348- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِاُمِّ وَلَدٍ لَهُ حُبْلٰى اَوْ مُرْضِعٍ اَنْتِ مِنَ الَّذِينَ لاَ يُطِيقُوْنَ الصِّيَامَ عَلَيْكِ الْجَزَاءُ وَلَيْسَ عَلَيْكِ الْقَضَاءُ . اِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی اُم ولد سے، جو حاملہ تھی اور بچے کو دودھ پلاتی تھی، (یہ کہا تھا:) تم ان لوگوں میں شامل ہو جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے، تم پر جزاء لازم ہے، قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اس کی سند صحیح ہے۔

2349- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِى زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَاحِبُ السُّلِّ الَّذِى قَدْ يَئِسَ اَنْ يَبْرَاَ فَلاَ يَسْتَطِيعُ الصَّوْمَ يُفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . حَجَّاجٌ ضَعِيفٌ .

☆☆ سعید بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سل کا ایسا مریض جو اس بات سے مایوس ہو چکا ہو کہ وہ ٹھیک ہوگا اور وہ کبھی روزہ نہ رکھ سکتا ہو، ایسا شخص روزہ نہیں رکھے گا اور ہر ایک دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے گا۔

اس روایت کا راوی حجاج ضعیف ہے۔

۲۳۴۷- اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۴/۲۲۱-۲۲۲) باب: الشيخ الكبير (۷۵۷۵) عن ابن جريج قال: قلت لعطاء...... و اخرجه الطبري في التفسير (۷۸/۲) من طريق ابن المبارك عن ابن جريج مختصرا-واخرجه عبد الرزاق (۷۵۷۷) عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء...... نحوه-

۲۳۴۸- اخرجه ابو داود في الصوم (۳۰۶/۲) باب: من قال: هي مثبتة للشيخ و الحبلى (۲۳۱۸) عن ابن المثنى' ثنا ابن ابي عدي عن سعيد عن قتادة... به-ومن طريق ابي داود اخرجه البيهقي في سننه (۲۳۰/۴) كتاب الصيام' باب الحامل المرضع-

۲۳۴۹- في اسناده الحجاج بن ارطاة' و هو كثير التدليس-

2350- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ تُرْضِعُ فَاُجْهِدَتْ فَاَمَرَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنْ تُفْطِرَ وَتُطْعِمَ وَلَاتَقْضِیَ . هٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کی ایک کنیز تھی جو بچے کو دودھ پلاتی تھی، وہ بیمار ہوگئی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو یہ ہدایت کی کہ تم روزے نہ رکھو اور (فدیہ کے طور پر) کھانا کھلا دو اور قضا نہ رکھنا۔

یہ روایت مستند ہے۔

2351- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ تُفْطِرُ وَلَاتَقْضِی .وَهٰذَا صَحِيْحٌ وَّمَا بَعْدَهٗ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت روزہ نہیں رکھے گی، وہ بعد میں اس کی قضاء بھی نہیں کرے گی (بلکہ مسکین کو کھانا کھلا دے گی)۔

یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت مستند ہے۔

2352- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَرَاَ (وَعَلَی الَّذِيْنَ يُطَوَّقُوْنَهٗ) ثُمَّ يَقُوْلُ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ الَّذِیْ لَا يَسْتَطِيْعُ الصِّيَامَ فَيُفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان پر اس کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا فدیے کے طور پر واجب ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ بوڑھا آدمی ہے جو اب روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھے گا، وہ روزہ چھوڑ دے گا اور ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا، جو گندم کا نصف صاع ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ضیف- وقیل: ابن ابراہیم بن ضیف باہلی، ابویعقوب عسکری، بصری نزل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے

۲۳۵۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۲۱۸/٤) رقم (۷۵٦٤) من طريق ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس قال: (تفطر الحامل المرضع في رمضان، و تقضيان صياماً ولا تطعمان) فقد خالف عطاء: فنقل ذلك عن ابن عباس- وقد تقدم من رواية سعيد بن جبير عن ابن عباس خلاف ذلك- و اما اثر ابن عمر: فقد اخرجه عبد الرزاق في المصنف رقم (۷۵٦۱) من طريق ايوب عن نافع عن ابن عمر-

۲۳۵۲- اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۲۲۱/٤) باب: الشيخ الكبير (۷۵۷٤) عن الثوري' به- واخرجه البيهقي في السنن (۲۷۱/٤) من طريق سفيان' به- و اخرجه اسماعيل بن اسحاق القاضي عن ابن المديني عن جرير عن منصور' به: كما في (المحلى) لا بن حزم (۲٦۵/٦)-

مجہول۔ وامام ابوحاتم فرماتے ہیں: شیخ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۶/۷۴)، ومغنی (۲/۱۲)
میزان (۴/۴۳۱)، واللسان (۴/۱۰۴)۔

2360- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَمْ
حَدَّثَنَا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقُضِىَ عَنْهُ فَقَدْ اَجْزَاَ عَنْهُ . وَقَالَ فِى الْحَجِّ وَالصِّيَامِ مِثْلَ ذٰلِكَ .دَهْثَمٌ ضَعِ
وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ مَجْهُولٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جس شخص کے ذمے قرض ہو اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے تو یہ اس کی طرف سے ادائیگی ہو جاتی ہے''۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور روزے کے متعلق اسی کی مانند بات ارشاد فرمائی ہے۔
اس روایت کا راوی دہثم ضعیف ہے' جبکہ دوسرا راوی عمرو بن عثمان مجہول ہے۔

2361- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ وَّعُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالاَ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّ
الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِى اَبِى حَدَّثَنِى اَبِى حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ اَبِيهِ
جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُو
اللّٰهِ هَلَكْتُ . قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ . قَالَ اَتَيْتُ اَهْلِى فِى شَهْرِ رَمَضَانَ . قَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً . قَالَ لاَ . قَالَ فَ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ . قَالَ لاَ اُطِيقُ الصِّيَامَ . قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدًّا . قَالَ مَا اَجِدُهُ . فَاَمَ
رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِخَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا . قَالَ اَطْعِمْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا . قَالَ وَالَّذِى بَعَ
بِالْحَقِّ مَا بِالْمَدِينَةِ اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجَ مِنَّا . قَالَ انْطَلِقْ فَكُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ.

☆☆ محمد بن حسن اپنے والد (حسن) کے حوالے سے' ان کے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے
ان کے دادا (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ
وسلم نے دریافت کیا: کس چیز نے تمہیں ہلاکت کا شکار کیا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں (روزے کے دور
اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی غلام یا کنیز ہے؟ اس
عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو' اس نے عرض کی: میں روزے رکھنے کی طاقت
رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ' ہر ایک مسکین کو ایک مد دو' اس نے عرض کی: میں اس

۲۳۶۰- اسنادہ ضعیف جدا: دھثم بن قران ضعفہ المصنف ھنا- وقال الحافظ فی التقریب (۱/۲۳۷): متروک و عمرو بن عثمان قال الدارقطنی ھنا: (مجھول)- ولم اجد لہ ترجمۃ فیما بین یدی من کتب الرجال-
۲۳۶۱- المنذر بن محمد بن المنذر عن ابیہ وعنہ ابن عقدۃ- قال الدارقطنی: لیس بالقوی وقال فی (غرائب مالک): (ضعیف) ینظر المیزان (۶/۹۰)-

گنجائش نہیں رکھتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے یہ ہدایت کی کہ اسے پندرہ صاع دیئے جائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو' اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! پورے شہر میں ہمارے گھر والوں سے زیادہ محتاج اور کوئی نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اسے تم بھی کھاؤ اور تمہارے گھر والے بھی کھائیں' اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے کفارہ ادا کر دیا ہے۔

2362- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ وَعَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اَفْطَرْتُ يَوْمًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَعْتِقْ رَقَبَةً اَوْ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اَوْ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِينًا .

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں نے رمضان کے مہینے میں ایک دن جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو یا دو ماہ کے روزے رکھو یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

2363- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا[1] ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِى مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً اَفْطَرَ فِى رَمَضَانَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ اَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ اَوْ اِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِينًا قَالَ فَقَالَ لاَ اَجِدُ فَاُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِعَرَقِ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ .فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لاَ اَجِدُ اَحَدًا اَحْوَجَ اِلَيْهِ مِنِّىْ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ كُلْهُ .تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِىُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ وَّاَبُوْ اُوَيْسٍ وَّفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَخْزُوْمِىُّ وَيَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ وَّشِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ وَّاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ مِّنْ رِوَايَةِ اَشْهَبَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْهُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ مِنْ رِوَايَةِ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْهُ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ مِّنْ رِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ مَطَرٍ عَنْهُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ اِلَّا اَنَّهُ اَرْسَلَهُ عَنِ الزُّهْرِىِّ كُلُّ هٰؤُلاَءِ رَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً اَفْطَرَ فِىْ رَمَضَانَ وَجَعَلُوْا كَفَّارَتَهُ عَلَى التَّخْيِيْرِ .وَخَالَفَهُمْ اَكْثَرُ مِنْهُمْ عَدَدًا فَرَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ اِفْطَارَ ذٰلِكَ الرَّجُلِ كَانَ بِجِمَاعٍ وَّاَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَهُ اَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِينًا مِّنْهُمْ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَتِيْقٍ وَّمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَمَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ وَعُقَيْلٌ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ وَّالْاَوْزَاعِىُّ وَشُعَيْبُ بْنُ

2362- في بعض رواياته الواقدي و هو متروك لكنه متابع في الرواية الاخرى- و ابو بكر ابن اسماعيل له ذكر في ترجمة ابيه اسماعيل بن محمد من (التهذيب)-

2367- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حَفْصَةَ وَقَالَ فِيْهِ بِزَبِيْلٍ وَّهُوَ الْمِكْتَلُ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَحْسَبُهُ تَمْرًا . وَكَذٰلِكَ قَالَ هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ وَّالْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَتَابَعَهُمْ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ایک زبیل لائی گئی اور پیمانہ تھا جس میں پندرہ صاع تھے' یہ بھی ہے' کھجوروں کے پندرہ صاع تھے۔

اسی طرح دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے اور دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

2368- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيْعِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَحَدَّثَهٗ اَنَّهٗ وَقَعَ بِاَهْلِهٖ فِىْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهٗ اَعْتِقْ رَقَبَةً . قَالَ لَا اَجِدُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ . قَالَ مَا اَسْتَطِيْعُ . قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا . قَالَ مَا اَجِدُ ذٰلِكَ . قَالَ فَاُتِىَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِكْتَلٍ فِيْهِ تَمْرٌ قَدْرَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا . فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ . فَقَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنِّىْ وَاَهْلِ بَيْتِىْ فَمَا اَجِدُ اَحْوَجَ مِنِّىْ وَاَهْلِ بَيْتِىْ . قَالَ كُلْهُ اَنْتَ وَاَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ کو بتایا گیا کہ اس نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس وہ نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو' اس نے کہا: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ' اس نے عرض کی: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور اسے صدقہ کر دو' اس نے عرض کی: کیا اپنے اور گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند کو کروں' مجھے اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ کوئی ضرورت مند نہیں' آپ نے فرمایا: اسے تم کھالو اور تمہارے گھر والے کھالیں اور تم ایک دن روزہ رکھ لو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔

2369- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ صَوْمُ شَهْرٍ . هٰذَا اِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ . مَنْدَلٌ ضَعِيْفٌ وَّمَنْ دُوْنَ اَنَسٍ ضَعِيْفٌ اَيْضًا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جو شخص عذر کے رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے' اس پر ایک ماہ کے روزے رکھنا لازم ہوگا''۔

اس کی سند ثابت نہیں ہے' اس کا راوی مندل ضعیف ہے' اور جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بھی ضعیف ہے۔

2370- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَّلَا رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص کسی بیماری اور رخصت کے بغیر رمضان کا ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو ہمیشہ روزے رکھنا بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابومطوس ھو یزید، وقیل: عبد اللہ بن مطوس، یہ لین الحدیث ہیں یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''تقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۴۴۰)۔

○ مطوس، (اور ایک قول کے مطابق): ابومطوس، عن ابی ہریرۃ، مجهول یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''تقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۶۰)۔

2371- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ جَمِيْلٍ قَالَ كَانَ رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ صَامَ اثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ مِنْ عِبَادِهٖ شَهْرًا مِّنَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا.

☆☆ ربیعہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو وہ بارہ دن روزے رکھے گا' اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینوں کے مقابلے میں ایک مہینہ روزہ رکھنے کو پسند کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسن بن علی بن محمد بن عیسیٰ بن یقطین، ابوجعفر بزاز یقطینی، سمع ابا یعلی احمد بن علی موصلی وابا قاسم بغوی، ومن فی طبقتهما، حدث عنه ابونعیم اصبهانی، وعلی بن محمد بن عبداللہ حذاء وغیرهما، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وقال السمعانی: کان فهما ذکیا، له رحلة فی طلب حدیث۔ ان کے مزید حالات کیلئے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۱۱)، وانساب (۵/۷۰۳)۔

2372- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرُّهَاوِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَّلَا رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِهِ عَنْهُ صِيَامٌ وَّاِنْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ.

2371- اخرجه عبد الرزاق في الصوم (۴/۱۹۸) باب: من يبطل الصيام ومن يأكل في رمضان متعمدًا (۷۴۷۲) من وجه آخر عن ربيعة بنحو.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
جو شخص رخصت یا بیماری کے بغیر رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھے تو ہمیشہ روزے رکھنا بھی اس کی قضا نہیں ہو سکتا۔

2373- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الزُّرَقِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى رَاحِلَتِهِ أَيَّامَ مِنًى أُنَادِي أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ . الْوَاقِدِيُّ ضَعِيفٌ.

حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ کے دنوں میں مجھے اپنی اونٹنی پر بھیجا تاکہ میں اعلان کروں: اے لوگو! یہ کھانے پینے کے اور صحبت کرنے کے دن ہیں۔

اس روایت کا راوی واقدی ضعیف ہے۔

2374- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ الأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَتْبَعُ رِحَالَ النَّاسِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ عَلَى جَمَلٍ لَهُ وَهُوَ يَقُولُ أَلاَ لاَ تَصُومُوا هَذِهِ الأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ . وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ . قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ الْمُنَادِيَ كَانَ بِلاَلاً . قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.

حضرت حمزہ اسلمی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو منیٰ میں ایام تشریق میں لوگوں کی رہائش گاہوں کے پاس جا رہا تھا، وہ اونٹ پر سوار تھا اور یہ کہہ رہا تھا: خبردار! ان دنوں میں روزہ نہ رکھو کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان موجود ہیں۔
قتادہ نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: یہ اعلان کرنے والے شخص حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔
قتادہ نامی راوی نے سلیمان بن یسار سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

2375- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الطَّحَّانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى عَنْ صَوْمِ خَمْسَةِ أَيَّامٍ فِي السَّنَةِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ وَثَلاَثَةِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ . قَالَ عُثْمَانُ مَا كَتَبْنَاهُ إِلاَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ.

قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سال کے پانچ دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے: عیدالفطر کے دن، عیدالاضحیٰ کے دن اور ایام تشریق کے تین دن۔
عثمان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے محمد بن خالد کے حوالے سے یہی روایت نقل کی ہے۔

۲۳۷۵- اخرجه ... محمد بن خالد ... قال ابن ... وقال ابو زرعة: رجل سوء ... وقال ... القاضي: محمد ... محمد بن خالد الواسطي يقول: لم اسمع من ابي الا حديثا ... كتاب ... تهذيب التهذيب ...

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خالد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن طحان واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۸۸۳)۔

2376- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ فِيْ زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو صدقۂ فطر کے بارے میں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

2377- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَشْتَرُوا اللَّبَنَ فِيْ ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلٰى ظُهُورِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب دودھ تھن میں موجود ہو اس کا سودا نہ کرو اور جب اُون (جانور کی پشت پر) موجود نہ ہو اس وقت اس کا سودا نہ کرو۔

2378- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ فَنَادٰى فِیْ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ اَلَا اِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ عِيدٌ وَّاَكْلٌ وَّشُرْبٌ وَّذِكْرٌ فَلَا تَصُومُوهُنَّ اِلَّا مُحْصَرٌ اَوْ مُتَمَتِّعٌ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ فِیْ اَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَتَابِعَةِ فَلْيَصُمْهُنَّ.

☆☆ مسعود بن حکم زرقی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق میں یہ اعلان کیا تھا: خبردار! یہ عید کے دن ہیں' یہ کھانے پینے اور ذکر کرنے کے دن ہیں تو ان دنوں میں روزہ صرف وہ شخص رکھے جو محصر ہو یا حج تمتع کرنے والا ایسا فرد ہو' جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو' یا جس نے حج کے دنوں میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں' وہ ان دنوں میں روزے رکھ لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مسعود بن الحکم بن ربیع بن عامر انصاری زرقی، ابوہارون مدنی۔ لہ رویۃ، ولہ روایۃ عن بعض صحابۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۶۵۳)۔

۲۳۷۶- اخرجه البيهقي في الكبرى (١٦٨/٤) و نقله الزيلعي في (نصب الراية) (٤٢١/٢) - وقال: (قال البيهقي: هذا لا يصح و كيف يصح! ورواية الجماعة عن نافع عن ابن عمر ان تعديل الصاع بمدين من حنطة انما كان بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم - و اعله ابن الجوزي بسليمان ابن موسى قال: قال ابن المديني: مطعون عليه و قال البخاري: عنده مناكير) - اه - قلت: و سبق في (الزكاة) تخريج هذا الحديث من وجوه عن نافع عن ابن عمر بغير هذا اللفظ - و راجع: نصب الراية (٤١٤/٣-٤١٦) -

۲۳۷۸- تفرد به الدارقطني و عنه نقله الزيلعي في نصب الراية (٤٨٤/٢) وقال عقبة: (الواقدي: ضعيف) -

فتوحات جہانگیری

شرح

جزو ششم

5-6

سنن دارقطنی

متن

امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم حدیث کی ترویج واشاعت اور درس وتدریس کرنے والوں کے لئے

دعاءِ نبوی

اخرجہ الترمذی، بہذا اللفظ فی "جامعہ" کتاب العلم، باب: ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم الحدیث 2657 (وفی معناہ) ابوداؤد 3660، ترمذی 2656. 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784 دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375

اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام "جزء فیہ قول النبی ﷺ نضر اللہ امرأ" ہے اس کے مولف شیخ ابو عمرو احمد بن محمد اصبہانی مدینی ہیں۔ یہ رسالہ "دار ابن حزم" بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبد اللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔

كِتَابُ الْحَجِّ

حج کا بیان

1- باب

بلا عنوان

2379- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زِيَادٍ النَّصِيْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ اَوْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً) قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور لوگوں پر لازم ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کریں' اس شخص پر لازم ہے جو اس تک جانے کی طاقت رکھتا ہو''۔

تو ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہاں ''سبیل'' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن زیاد نصیبی، ازدی کہتے ہیں یہ منکر الحدیث اور غیر ثقہ ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں: مستقیم حدیث یغرب عن مالک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: الضعفاء والمتروکین (۲/۱۴۹)، ومیزان (۴/۳۹۸)۔ ولسان (۴/۷۶)۔

•••———•••———•••

حج کے حکم کی وضاحت

حج کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ''مختصر القدوری'' کے شارح امام ابوبکر بن علی بن الحداد تحریر کرتے ہیں:

۲۳۷۹- قال الزیلعي في (نصب الرایة) (۳/ ۱۰): (محمد بن عبد الله بن عبید اللیثي تركوه، واجمعوا على ضعفه)- اهـ- و ذكره الفسائي في (تخریج الاحادیث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (۲۵٦) وقال: (محمد بن عبد الله بن عبید ضعیف)-

حج کا لغوی معنی کسی چیز کا ارادہ کرنا ہے۔

شریعت میں اس سے مراد تعظیم کی نیت سے بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرنا ہے تاکہ اسلام کے عظیم رکن کی ادائیگی کی جا سکے۔

(امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: حج واجب ہے) اس سے مراد یہ ہے: یہ محکم فرض ہے۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ وجوب کے ذریعے اس کو ذکر کیا ہے کیونکہ واجب کا مفہوم عمومی ہوتا ہے، ہر فرض چیز واجب ہوتی ہے لیکن ہر واجب چیز فرض نہیں ہوتی ہے۔

اس کے بعد آگے چل کر امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: حج محکم فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر لازم ہے''۔

سوال یہ ہے: یہ فوری طور پر ادا کرنا واجب ہوتا ہے یا اس میں مؤخر کرنے کی گنجائش ہوتی ہے؟

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اسے فوری طور پر ادا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ ایک مخصوص وقت کے ساتھ مخصوص ہے اور سال میں کسی بھی وقت انسان کو موت آ سکتی ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں مؤخر کرنے کی گنجائش ہے کیونکہ یہ ساری عمر کے اندر ایک مرتبہ ادا کیا جانے والا فرض ہے۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف اس صورتِ حال میں ہوتا ہے کہ جب غالب گمان اس بات کا ہو کہ انسان بعد میں بھی سلامت رہے گا، لیکن اگر غالب گمان انتقال کرنے کا ہو، یعنی آدمی بیمار ہو یا بوڑھا ہو چکا ہو، تو اب اس بات پر اتفاق ہے، اب اس کو فوری طور پر ادا کرنا لازم ہوگا۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امکان کی صورت میں بھی حج میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے، اگر کوئی شخص حج میں تاخیر کر لیتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا، انہوں نے دلیل کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پیش کیا ہے:

''جو شخص زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو، جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتے ہوں اور پھر وہ حج نہ کرے تو اب اس پر کچھ نہیں ہوگا کہ وہ یہودی مر جائے یا عیسائی مر جائے''۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے چھٹی سن ہجری میں حج فرض قرار دیا تھا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں سن ہجری میں حج ادا کیا تھا، اگر اس کو فوراً ادا کرنا لازم ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے مؤخر نہ کرتے۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے اس بات کا علم ہو گیا تھا، آپ اس وقت تک حیات رہیں گے، جب تک اسے ادا نہیں کر لیں گے، اس لیے آپ اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ آپ اسے ادا نہیں کر سکیں گے۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: حج لازم ہے آزاد' بالغ' عقل مند تندرست لوگوں پر' جب وہ زادِ راہ اور سواری پر قدرت حاصل کر لیں' جو ان کی جائز سکونت سے اضافی ہو اور جو انتہائی ضروری نہ ہو اور ان کے واپس آنے تک وہ اپنے اہل عیال کے خرچ سے بھی بے نیاز ہوں اور راستہ بھی امن والا ہو۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: لفظ بالغ استعمال کر کے انہوں نے بچوں سے احتراز کیا ہے کیونکہ وہ عبادات کے پابند نہیں ہیں کیونکہ وہ اس کے مکلف نہیں ہیں۔

لفظ عقل مند استعمال کر کے انہوں نے مجنون لوگوں سے احتراز کیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے' مجنون شخص جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جائے اور سویا ہوا شخص جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے''۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ تندرست جو استعمال کیا ہے' اس سے مراد یہ ہے: اس کا جسم اور اعضاء ٹھیک ہونے چاہئیں' یہاں تک کہ بیمار شخص کے اوپر حج کرنا لازم نہیں ہے' اس کی وجہ یہ ہے: جب انسان عبادت کی ادائیگی سے عاجز ہو جائے تو یہ چیز عبادت ساقط ہونے میں اثر انداز ہوتی ہے' جب تک وہ عجز باقی ہوتا ہے۔

نابینا شخص کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص پر حج کرنا لازم نہیں ہے' اگرچہ اسے کوئی ساتھ لے جانے والا بھی مل جاتا ہے' تاہم اس کے مال میں سے حج واجب ہوگا (یعنی اس پر لازم ہوگا وہ کسی دوسرے کو حج کروا دے)۔

امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک نابینا شخص کو اگر کوئی ساتھ لے جانے والا مل جاتا ہے' اس کے پاس زادِ راہ بھی ہوتا ہے اور سواری بھی ہوتی ہے تو اب اس پر حج کرنا لازم ہوگا' تاہم یہ ضروری ہے' اس کے ساتھ سفر میں اس کی خدمت کرنے کے لیے کوئی شخص موجود ہونا چاہیے۔ یہ بات جائز نہیں ہوگی کی اس کی جگہ پر کوئی دوسرا شخص حج کرے' جہاں تک بیماری کی وجہ سے عاجز ہونے کا تعلق ہے تو اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کے بارے میں یہ اُمید کی جا سکتی ہو کہ وہ ختم ہو جائے گی' اس بیماری کے ختم ہونے کے بعد اس شخص پر حج کرنا لازم ہوگا اور اب کسی دوسرے شخص کا اس کی طرف حج کرنا کافی نہیں ہوگا' تندرست ہونے کے بعد وہ شخص خود حج کرنے کے لیے جائے گا اور اس فرض کو ادا کرے گا۔[1]

2380- حَدَّثَنِى عَبْدُ الْبَاقِى بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنِى اَحْمَدُ بْنُ اَبِى نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَفِيفٌ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ السَّبِيلُ اِلَى الْبَيْتِ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

[1] الجوہرہ النیرہ' از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت' ص 360/1

۲۳۸۰- هكذا اخرجه الدارقطني عن ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب' به- و سيورده بعده من وجهين عن محمد بن عبيد الله- و هو العرزمي - عن عمرو بن شعيب' به- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۱۰): (و ابن لهيعة' و العرزمي: ضعيفان- قال الشيخ في (الامام) و قد خرج الدارقطني هذا الحديث عن جابر' و انس' و عبد الله بن عمرو بن العاص' و عبد الله بن مسعود' و عائشة' و ليس فيها اسناد يحتج به- انتهى)-

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیت اللہ تک جانے کے راستے سے مراد زادِ سفر اور سواری ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ابی نافع ابوسلمۃ موصلی، قال ابویعلی: وقد راہ ولم یروعنہ۔ قال: لم یکن اھلاً للحدیث وذکر لہ ابن عدی فی کامل احادیث منکرۃ، وامام ابن حبان فرماتے ہیں: یعتبر حدیثہ من غیر روایۃ ابنہ عنہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۲/۷۹)، ومیزان (۱/۳۰۷)، واللسان (۱/۴۲۳)۔

○ عفیف بن سالم موصلی بجلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۶۱)۔

•••———•••———•••

زادِراہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کی وضاحت

زادِراہ اور سواری کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہہ شیخ ابن رشد تحریر کرتے ہیں: استطاعت کے حوالے سے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے امن کے ساتھ مال کی موجودگی اور جسم کی استطاعت بھی اس میں شامل ہوگی۔

جسم اور مال کے اعتبار سے استطاعت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی امام ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں اور یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس اور عمر بن خطاب سے بھی منقول ہے:

اس کے لیے زادِراہ اور سواری کی موجودگی شرط ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: جو شخص پیدل چل کر جا سکتا ہو اس کے حق میں حج کے واجب ہونے کے لیے سواری کی موجودگی شرط نہیں ہوگی بلکہ اس پر پیدل چل کے جا کر حج کرنا لازم ہوگا۔

اسی طرح امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زادِراہ کی موجودگی بھی شرط نہیں ہے اگر وہ راستے میں زادِراہ حاصل کرنے کے قابل ہو خواہ اسے مانگ کر ایسا کرنا پڑے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: استطاعت کی وضاحت کیسے کی جائے گی اس بارے میں منقول حدیث کا اس لفظ کے عموم سے تعارض ہے۔

حدیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: استطاعت سے مراد کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زادِراہ اور سواری''۔

امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ہر مفلس شخص پر محمول کیا ہے جبکہ امام مالک نے اسے اس شخص پر محمول کیا ہے جو پیدل نہ چل سکتا ہو اور وہ اس قابل نہ ہو کہ راستے میں مزدوری کر کے محنت کر کے روزی کما سکے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مؤقف کو اس لیے اختیار کیا ہے کیونکہ وہ اس بات کے قائل ہیں: جب اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم مجمل ہو اور سنت کے ذریعے اس کی وضاحت ہو رہی ہو تو اب سنت کی اس وضاحت سے انحراف کرنا درست نہیں ہوگا۔

2381- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُسْتُمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا چیز حج کو لازم کر دیتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِراہ اور سواری (کا میسر ہونا)۔

2382- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! سبیل سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

2383- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بُهْلُولُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً) قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی' کتاب الحج

۲۳۸۲- راجع ما قبله- و يحيى بن عبد الحميد: ان كان هو الحماني' فقد تقدم بيان ضعفه-

۲۳۸۳- في اسناده بهلول بن عبيد' قال الزيلعي (۲/ ۱۰): (قال ابو حاتم: ذاهب الحديث)- اه- و قال الغساني: (بهلول متروك)-وذكره برهان الدين الحلبي في (الكشف الحثيث عمن رمي بوضع الحديث) ص (۱۱۵) وقال: ذكره شيخنا العراقي في شرح الالفية له في المقلوب فيما قرانه)- اه -قلت: و بهلول بن عبيد' قال ابو زرعة: ليس بشيء- وقال ابن حبان: يسرق الحديث- وقال ابن عدي: بمصره ليس بذاك' ثم ساق له ستة احاديث- وقال ابن يونس: منكر الحديث- وقال الحاكم: روى احاديث موضوعة- وقال ابو سعيد النقاش: روى موضوعات- وقال محمود بن غيلان: اسقطه احمد و ابن معين و ابو خيثمة' وقال البزار: بهلول ليس بالقوي- ينظر: لسان الميزان لابن حجر (۲/ ۶۷)- و الحديث ضعفه الشيخ في الامام' كما سبق في الذي قبله-

''لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ بیت اللہ کا حج کریں جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو''۔
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سبیل سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

2384- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2385- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُو قَتَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن ہشام حرانی، ابوامیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۶۴)۔

2386-وَرَوَاهُ عَتَّابُ بْنُ اَعْيَنَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذٰلِكَ . حَدَّثَنِي بِهِ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۳۸۴- اخرجه الحاكم (۱/ ۴۴۲) من رواية علي بن سعيد بن مسروق...... به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين، و لم يخرجاه، وقد تابع حماد بن سلمة سعيدًا على روايته عن قتادة)- اه-ثم اخرجه من طريق حماد بن سلمة عن قتادة به- وقال: (صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه)- اه- و علقه البيهقي في الكبرى (۴/ ۳۳۰) من رواية ابن ابي عروبة عن قتادة التي معنا، ثم قال: (ولا اراه الا وهما)- اه- وساقه البيهقي من رواية سعيد عن قتادة عن الحسن مرسلاً، و قال: (هذا هو المحفوظ عن قتادة عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً، اخرجه يونس بن عبيد عن الحسن)- اه-قلت: ورواية يونس عن الحسن مرسلاً رواها ابن ابي شيبة (۴/ ۹۰)، و البيهقي (۴/ ۳۲۷)، و كذلك رواها الطبري في التفسير (۷۴۸۴)، و ابو داود في (المراسيل) ص (۱۴۳- ۱۴۴) ومن طريقه البيهقي في (المعرفة) (۶/ ۱۹) (۹۱۶۵)، من رواية يونس، به-وراجع الحديث بعد الآتي عن عائشة-

۲۳۸۵- اخرجه الحاكم في المناسك (۱/ ۴۴۲) من رواية صالح بن محمد بن حبيب الحافظ: ثنا ابو امية: عمرو بن هشام به- قال ابن حجر في (تلخيص الحبير) (۲/ ۳۲۵): (الراوي عن حماد هو ابو قتادة عبد الله بن واقد الحراني، وقد قال ابو حاتم: هو منكر الحديث)- اه-

۲۳۸۶- كذا اخرجه الدارقطني هنا من رواية يونس عن الحسن موصولاً، و اخرجه العقيلي في الضعفاء (۳/ ۳۳۲)، و البيهقي (۴/ ۳۳۰) من رواية عتاب بن عين...... به-وقال العقيلي: (عتاب في حديثه وهم) ثم ساقه من طريق الثوري عن ابراهيم الخوزي عن محمد بن عباد بن جعفر عن ابن عمر، به، وقال: (هذا اولى - على ضعف - ايضاً)- اه-وقال البيهقي في (المعرفة) (۶/ ۱۹) باب: الحال التي يجب فيها الحج بنفسه (۹۱۶۶): (وروي عن الثوري عن يونس عن الحسن عن امه عن عائشة، موصولاً، و ليس بمحفوظ)-اه-و الصواب عن سفيان عن يونس عن الحسن مرسلاً كما سبق بيانه في الكلام على حديث انس السابق-

الْحَنْظَلِيُّ قَالَ قَرَاْتُ فِيْ كِتَابِ عَتَّابِ بْنِ اَعْيَنَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2387-رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ الْخُوزِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . وَهُوَ مَشْهُوْرٌ عَنْهُ .وَقَدْ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ فَرَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یزید خوزی، ابواسماعیل مکی، مولی بنی امیہ، متروک الحدیث، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۴)۔

2388- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً) قَالَ السَّبِيلُ اِلَى الْحَجِّ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ . فَقِيْلَ لَهُ وَمَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ وَالتَّفِلُ . وَسُئِلَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا' لوگوں پر لازم ہے جو اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کی سبیل سے مراد زادِ راہ اور سواری ہے۔ عرض کی گئی: حاجی کون ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور تیل نہ لگانے کی وجہ سے بُودار ہوں۔ دریافت کیا گیا: کون سا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں بلند آواز میں تلبیہ پڑھا گیا ہو اور قربانی کے جانور کا خون بہایا گیا ہو۔

۲۳۸۷- اخرجه الترمذي في الحج (۳/ ۱۷۷) باب: ما جاء في ايجاب الحج بالزاد و الراحلة (۸۱۳)، و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۶۷) باب ما يوجب الحج (۲۸۹۶)، و كذلك الطبري في (التفسير) (۲/ ۳۶۴)، و الشافعي في (المسند) (۱/ ۲۸۴)، و ابن عدي في (الكامل) (۱/ ...)، و البيهقي في الكبرى (۴/ ۳۳۰)، و في (الشعب) (۳/ ۴۲۸) (۳۹۷۴)، و العقيلي في (الضعفاء)، كما سبق في الذي قبله، جميعاً من طريق ابراهيم بن يزيد الخوزي ...... به- وقال الترمذي: (حديث حسن، و ابراهيم بن يزيد هو الخوزي المكي، قد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه)- و اعله البيهقي، و الزيلعي في (نصب الراية) (۳/ ۸)، و ابن حجر في (تلخيص الحبير) (۲/ ۲۲۱)- بالخوزي، و هو متروك الحديث: كما قال ابن حجر في (التقريب) (۳۰۲) (۱/ ۴۶)-وقد تابعه محمد بن عبد الله بن عبيد بن عمير الليثي: كما ذكر المؤلف عقب الحديث- وقد ذكر البيهقي (۴/ ۳۳۰) هذه المتابعة

۲۳۸۹- اخرجه البيهقي و اعله بمحمد بن عبد الله بن عبيد بن عمير-

2389- وَقَدْ قِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذٰلِكَ .حَدَّثَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُجَهِّزُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ تَمْتَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاهِبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ السَّبِيلِ اِلَى الْحَجِّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج تک کی سبیل کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد) زادِ سفر اور سواری ہے۔

2390- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ دَنُوقَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمُصَفِّرُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ اِلَى الْحَجِّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ .

☆☆ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے ہمیں بتایا: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! حج کی سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبدرحیم بن عمر، ویعرف بابن دنوقا۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 279ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۱۳۵)۔

○ محمد بن حجاج مصفر بغدادی، روی عن کوات بن صالح وجریر بن حازم، وشعبۃ و مالک۔ قال احمد: قد ترکت حدیثہ۔ و قال ابن مدینی: ذھب حدیثہ۔ وقال یحییٰ و ابوداود: لیس ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وقال نسائی و مسلم بن حجاج و دارقطنی: متروک۔ وقال ابوزرعۃ: یروی اباطیل عن شعبۃ۔ وقال ابن حبا: لاتحل روایۃ عنہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: الضعفاء والمتروکین (۳/۴۹)، ومیزان (۶/۱۰۲)، واللسان (۵/۱۲۴)۔ وفی (ط). مُصَفِّر، بالضاد معجمۃ۔

۲۳۹۰- قال الزیلعی (۳/۹): (محمد بن الحجاج المصفر ضعیف)- اھ- قلت: وقال ابن معین: لیس بثقة- وقال احمد: ترکنا حدیثه- وقال البخاری: سکتوا عنه- وقال النسائی و الازدی و العجلی: متروک- وقال ابن سعد: کان ضعیفاً عندهم فی الحدیث- وقال ابن عدی: و الضعف علی حدیثه بین- وقال الخطابی فی (العزلة): لیس بالقوی عند اهل الحدیث- انظر: لسان المیزان لابن حجر (۵/۱۱۷-۱۱۸)- قلت: واخرجه سعید بن سلام العطار عن عبد الله بن عمر العمری عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً به- ذکره ابن ابی حاتم فی (العلل) (۱/۲۹۷) (۸۹۱) ونقل عن علی بن الحسین بن الجنید انه قال: (هذا حدیث باطل)- اھ- و العطار: کذبه احمد و ابن نمیر- وقال البخاری: یذکر بوضع الحدیث- وقال ابو حاتم: منکر الحدیث جداً- و ضعفه غیرهم- ینظر: (لسان المیزان) لابن حجر (۳/۳۱-۳۲)-

2391- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَرْوَانَ الْخَ
حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.
وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).
وَالْعَرْزَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
(وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ زَادٌ وَّرَاحِلَةٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' جبکہ ایک سند کے ہمراہ عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے (کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)
''اور اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر لازم ہے' وہ بیت اللہ کا حج کریں' جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو''۔
لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری (کا میسر ہونا)۔

2392- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا حَصِينُ بْنُ مُخَارِقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ قَالَ لاَ بَلْ حَجَّةٌ. قِيلَ فَمَا السَّبِيلُ اِلَيْهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا (فرض ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ ایک حج (فرض ہے)' عرض کی گئی: اس تک کی سبیل سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

2393-قَالَ وَحَدَّثَنَا حَصِينٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ اِلَيْهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس تک پہنچنے کی سبیل سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری (میسر ہونا)۔

2394- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ

۲۳۹۱- حدیث الحسن و عبد الله بن عمرو بن العاص: تقدم تخریجهما- و اما حدیث ابن عباس: فاخرجه الدارقطني هنا عن داود بن الزبرقان باسناده' و اعاده بعده من روایة حصین بن المخارق' باسناده- قال الزیلعي في (نصب الرایة) (۳/۹): (وداود' وحصین' كلاهما ضعیفان) ا- ھ-

۲۳۹٤- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۲/۹٦۷) باب: ما یوجب الحج (۲۸۹۷): ثنا سوید بن سعید' ثنا هشام بن سلیمان القرشي عن ابن جریج' قال: و اخبرنیه ایضاً عن ابن عطاء' عن عكرمة عن ابن عباس...... به- قال الزیلعي (۳/۹): (قال في (الامام): و هشام بن سلیمان بن عكرمة بن خالد بن العاص' قال ابو حاتم: مضطرب الحدیث' و محله الصدق' ما ارى به باسا انتهى -و ابن عطاء: هو عمر ضعیف: كما قال ابن حجر في (التقریب) (۲/٦۱)-

مَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ السَّبِيلُ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند نقل کیا ہے' سبیل سے مراد زادِ سفر اور سواری میسر ہونا ہے۔

2395- وَرَوَاهُ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ يَعْنِي (مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً) قَالَ اَنْ تَجِدَ ظَهْرَ بَعِيرٍ . حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سِيمَا حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْفَدَكِيُّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً) قَالَ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ تَجِدَ ظَهْرَ بَعِيرٍ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: (یعنی ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جو اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو''۔

اس سے مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تمہیں اونٹ کی پشت میسر ہو (یعنی سواری تمہارے پاس ہو)۔

ایک سند کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے جو شخص اس تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے:) تم اونٹ کی پشت (یعنی سواری کو پاؤ)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صدقۃ فدکی۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: لیس بالمشہور، ولکن لیس بہ باس۔ وامام ابن حبان فرماتے ہیں: یعتبر حدیثہ اذا بین سماع فی روایتہ، فانہ کان یسمع من قوم ضعفاء عن مالک ثم یدلس۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۱۹۱)، ولسان (۵/۲۱۰)۔

2396- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ

في اسناده: الحسين بن عبد الله بن ضميرة' و قد كذبه مالك و ابو حاتم الرازي و ابن جارود' و تركه علي و احمد و ابو حاتم و الدارقطني- وقال ابن ابي اويس: كان يتهم بالزندقة' وقال البخاري: منكر الحديث ضعيف' و قال ابو زرعة و ابو داود: ليس بشيء' زاد ابو داؤد: يضرب على حديثه' و تكلم فيه غير واحد من النقاد- راجع: (لسان الميزان) لابن حجر (۲/۲۸۹ ۲۹۰)-

عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِضُبَاعَةَ وَهِيَ شَاكِيَةٌ فَقَالَ اَتُرِيدِيْنَ الْحَجَّ . قَالَتْ نَعَمْ . قَالَ فَحُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُوْلِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' سیّدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے' جو بیمار تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم حج کا ارادہ رکھتی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حج کا ارادہ کرلو اور ساتھ شرط بھی رکھو اور یہ کہو: اے اللہ! جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی' وہیں احرام کھول دوں گی۔

•••———•••———•••

حج کا احرام باندھنے کی شرائط

حج کا احرام باندھتے ہوئے کوئی ایسی شرط مقرر کرنا کہ اگر یہ ہو گیا تو میں احرام کھول دوں گا' اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے مشہور شارح امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں' امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا شخص احرام باندھتے ہوئے نیت میں یہ شرط عائد کرسکتا ہے' اگر وہ حج یا عمرے کے لیے جاتے ہوئے راستے میں کسی جگہ بیمار ہو گیا تو جہاں وہ بیمار ہو گا وہیں احرام کھول دے گا۔

امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: احرام کی نیت میں کوئی شرط عائد کرنا درست نہیں ہے۔

شوافع نے اپنے مؤقف کی تائید میں سیّدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے (جسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہاں نقل کیا ہے)۔

شوافع نے اس صحیح اور صریح حدیث سے استدلال کیا ہے' لیکن احناف اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں: یہ حکم سیّدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے ساتھ مخصوص ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام مسلمانوں کے لیے فائدے کے طور پر اسے بیان نہیں کیا اور نہ ہی اس روایت میں کوئی عمومی صیغہ پایا جاتا ہے۔

فقہائے مالکیہ میں سے قاضی نے یہ بات بیان کی ہے' یہ روایت ضعیف ہے' اور اس بارے میں کوئی مستند روایت منقول نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے معمر کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس کے علاوہ کسی اور سند کے ساتھ یہ روایت مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

(نووی کہتے ہیں:) اس روایت کو ضعیف قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث صحیح بخاری' صحیح مسلم' سنن ابوداؤد' سنن ترمذی' سنن نسائی اور دوسری معتبر کتابوں میں موجود ہے اور کئی اسانید کے ساتھ منقول ہے۔[1]

[1] حاشیۃ النووی علی الصحیح لمسلم

۲۳۹۶- اخرجہ البخاري في النكاح (۵۰۸۹) باب: الاكفاء في الدين' و مسلم في الحج (۲/۸۶۷-۸۶۸) باب: جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض و نحوه (۱۲۰۷)' والنسائي في المناسك (۱۶۸/۵) باب: كيف يقول اذا اشترط' و الطبراني في (الكبير) (۲۴/ رقم' ۸۲۴' ۸۲۵) من طريق هشام بن عروة' به-

239- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُرِيدُ الْحَجَّ .فَقَالَ لَهَا اشْتَرِطِي عِنْدَ اِحْرَامِكِ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي فَاِنَّ ذٰلِكَ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَيُّوبُ وَخَالِدٌ وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَاَبُو الزُّبَيْرِ وَهِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' سیّدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم احرام باندھتے وقت شرط عائد کر لینا کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی' وہیں احرام کھول دوں گی' تو تمہیں اس کا اختیار ہوگا۔

بعض دیگر راویوں نے اسے اسی طرح نقل کی ہے۔

239- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لِضُبَاعَةَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي اَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا: تم حج کا ارادہ کرلو اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی' وہیں احرام کھول دوں گی۔

2399- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الطَّيِّبِ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَاَنَا اَنْظُرُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ فَاَقَرَّ بِهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ لَبِسَ ثِيَابَهُ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ عَلٰى بَعِيرِهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا' پھر آپ نے اپنے کپڑے پہنے پھر جب آپ ذوالحلیفہ تشریف لائے تو وہاں آپ نے دو رکعت ادا کیں' پھر آپ اپنے اونٹ پر بیٹھے جب آپ کی اونٹنی کھڑی ہوئی' تو وہاں سے آپ نے حج کا احرام باندھا (یعنی اس کی نیت کی)۔

2400- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَغْتَسِلَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُحْرِمَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ.

اخرجه مسلم في الحج (٢/٨٦٨-٨٦٩) باب: جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض' و نحوه (١٢٠٨)' و النسائي في الحج (...) باب: الاشتراط في الحج' و ابن ماجه في المناسك (٢٩٣٨) باب: الشرط في الحج' و البيهقي في الكبرى (٥/٢٢١)' من رواية عكرمة عن ابن عباس به-

اخرجه الحاكم في المناسك (١/٤٤٧) عن ابي العباس محمد بن يعقوب' ثنا محمد بن اسحاق الصغاني ... به- وقال الحاكم: (صحيح فان يعقوب بن عطاء بن ابي رباح: ممن جمع ائمة الاسلام حديثه' و لم يخرجاه)- اه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے، آدمی جب احرام باندھنے لگے تو غسل کرے جب مکہ میں داخل ہونے لگے (اس وقت بھی غسل کرے)۔

2401- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ اَبُو سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْتَسَلَ لِاِحْرَامِهِ ۔ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَا سَمِعْنَاهُ اِلَّا مِنْهُ ۔

☆☆ خارجہ بن زید اپنے والد (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے پہلے غسل کیا تھا۔

ابن صاعد بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے، ہم نے اسے صرف (اپنے استاد یحییٰ بن خالد) سے سنا ہے۔

•••———•••———•••

احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے حکم کی وضاحت

احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہہ شیخ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

جمہور علماء اس بات پر متفق ہیں، احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا سنت ہے اور اس کا تعلق حالتِ احرام والے شخص کے افعال سے ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام باندھنے کے وقت غسل کرنے کی تاکید جمع کے وقت غسل کرنے سے زیادہ ہے۔

اصحاب ظواہر نے اسے واجب قرار دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: ایسے وقت میں صرف وضو کر لینا کافی ہے۔ اہل ظاہر کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب انہوں نے "بیداء" کے مقام پر محمد بن ابوبکر کو جنم دیا اور حضرت ابوبکر نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس سے کہو کہ وہ غسل کر کے پھر تلبیہ پڑھے (یعنی احرام باندھے)۔

اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

۲۴۰۰- اخرجه ابن ابي شيبة في (مصنفه) - كما في نصب الراية (۱۸/۲)- حدثنا سهل ابن يوسف عن حميد...... به- و اخرجه الحاكم في المناسك (۴۴۷/۱) من طريق محمد بن المثنى، ثنا سهل بن يوسف، به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين)- اه- وعزاه الزيلعي (۱۸/۲) -- ايضاً- للبزار في (مسنده)-

۲۴۰۱- اخرجه الترمذي في الحج (۱۹۲/۳-۱۹۳) باب: ما جاء في الاغتسال عند الاحرام (۸۳۰) من رواية عبد الله بن يعقوب المدني عن ابن ابي الزناد به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب، وقد استحب قوم من اهل العلم الاغتسال عند الاحرام، و به يقول الشافعي)- اه- وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۷/۲): (واخرجه العقيلي بسند الدارقطني، و اعله بابي غزية، قال: عنده مناكير، لا يتابع عليه الا من طريق فيها ضعف- انتهى- قال ابن القطان في (كتابه): و انما حسنه الترمذي، و لم يصححه للاختلاف في عبد الرحمن بن ابي الزناد- انتهى)- وراجع ترجمة عبد الله بن يعقوب المدني من (تهذيب التهذيب) لابن حجر (۸۵/۶-۸۶)-

جمہور کی دلیل یہ ہے: اصل کے اعتبار سے کوئی چیز لازم نہیں ہوتی جب تک کسی چیز کے وجوب کا کوئی حکم ثابت نہ ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ احرام باندھنے سے پہلے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے اور عرفہ کے دن شام کے وقت وقوف کرنے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ان تینوں کو حالت احرام والے شخص کے افعال میں شمار کیا ہے[1]

2402- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْيَمَانِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ غَزِيَّةَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2403- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْتَسَلَ بِفَخٍّ قَبْلَ دُخُولِهِ مَكَّةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ''فخ'' کے مقام پر غسل کیا تھا۔

2404- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَاَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ حُذَيْفَةَ قَالَ رَجُلٌ كُنْتُ اَسْاَلُ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِي لَا اَسْاَلُهُ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ اَتَيْتُهُ فَسَمِعْتُ مِنْهُ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي يَا عَدِيُّ بْنَ حَاتِمٍ اَسْلِمْ تَسْلَمْ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ لِي فَاِنَّ الظَّعِينَةَ سَتَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جِوَارٍ . مُخْتَصَرٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ ابوعبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں لوگوں سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کرتا رہا' وہ میرے پہلو میں موجود تھے' لیکن میں نے ان سے دریافت نہیں کیا: کیا پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا' میں آپ کو پسند نہیں کرتا تھا' پھر میں نے سوچا کہ مجھے ان کی خدمت میں جا کر ان کی بات سنی چاہیے' میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی

2403- اخرجه الترمذي في الحج (۲۰۸/۳) باب: ما جاء في الاغتسال: لدخول مكة (۸۵۲) عن يحيى بن موسى حدثنا هارون بن صالح وقال الترمذي: (هذا حديث غير محفوظ- و الصحيح ما روى نافع عن ابن عمر: انه كان يغتسل لدخول مكة- و به يقول الشافعي: يستحب الاغتسال لدخول مكة-وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث: ضعفه احمد بن حنبل و علي بن المديني و غيرهما- ولا نعرف هذا الحديث مرفوعاً الا من حديثه)- اه-

2404- اخرجه البيهقي في (دلائل النبوة) من حديث احمد بن عبيد الصفار' حدثنا اسماعيل بن اسحاق القاضي به-

عدی بن حاتم! تم اسلام قبول کرلو تم سلامت رہو گے۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا: عنقریب کوئی عورت ''حیرۃ'' (نامی جگہ) سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی کی پناہ میں آئے بغیر بیت اللہ کا طواف کرے گی۔

یہ روایت متصل ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2405- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ اَنَّ عَدِىَّ بْنَ حَاتِمٍ وَّفَدَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوشِكُ اَنْ تَخْرُجَ الْمَرْاَةُ مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جِوَارِ اَحَدٍ حَتّٰى تَحُجَّ الْبَيْتَ وَيُوشِكُ اَنْ يَّفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى يَغْتَمَّ الرَّجُلُ مَنْ يَّقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ . قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَرْاَةَ تَخْرُجُ بِغَيْرِ جِوَارِ اَحَدٍ حَتّٰى تَحُجَّ الْبَيْتَ .مُخْتَصَرٌ.

☆☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ٹھہرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''عنقریب وہ وقت آئے گا جب ایک عورت کسی شخص کی پناہ میں آئے بغیر ''حیرۃ'' (نامی جگہ) سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا حج کرلے گی اور عنقریب وہ وقت آئے گا جب مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ آدمی یہ آرزو کرے گا کہ اس کا صدقہ لینے والا کوئی شخص مل جائے۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ کسی کی پناہ میں آئے بغیر روانہ ہوئی یہاں تک کہ اس نے بیت اللہ کا حج کیا۔ یہ روایت مختصر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن محمد بن عبید دراوردی، ابومحمد جہنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ کان یحدث من کتب غیرہ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔۔ قال: حدیثہ عن عبیداللہ عمری منکر۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۴۷

2406- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ حُذَيْفَةَ- شَكَّ ابْنُ عَوْنٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُذَيْفَةَ- قُلْتُ تَتَحَدَّثُ بِحَدِيْثِ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ وَّكَانَ فِىْ نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ قَالَ قُلْتُ لَوْ اَتَيْتُهُ فَكُنْتُ اَنَا الَّذِىْ اَسْمَعُهُ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ حَدِيْثٌ بَلَغَنِىْ عَنْكَ اَرَدْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَسْمَعُهُ مِنْكَ .قَالَ فَقَالَ لَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى

۲۴۰۵- اخرجه البيهقي في (دلائل النبوة) (۵/۳۴۳) من وجه آخر عن ابن سيرين به-

(علیہ وسلم) فَرِرْتُ حَتّٰی کُنْتُ بِاَقْصٰی اَرْضِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ قُلْتُ لَآتِیَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ فَاِنْ کَانَ صَادِقًا لَاَسْمَعَنَّ (مِ)نْهُ فَلَمَّا جِئْتُ اسْتَشْرَفَ لِیَ النَّاسُ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ ثُمَّ قَالَ لِی اَتَیْتَ الْحِیرَةَ . قُلْتُ لَا وَقَدْ عَلِمْتُ مَکَانَهَا (ق)الَ فَتُوشِكُ الظَّعِینَةُ اَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا بِغَیْرِ جِوَارٍ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَةِ . قَالَ فَرَاَیْتُ الظَّعِینَةَ تَخْرُجُ مِنَ الْحِیرَةِ (حَ)تّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَةِ . مُخْتَصَرٌ.

★★ محمد بن حذیفہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث ایک دوسرے کو سنایا کرتے (تھ)ے وہ کوفہ کی ایک کنارے والی آبادی میں رہا کرتے تھے' میں نے یہ سوچا کہ اگر میں ان کے پاس جاؤں اور اگر میں خود ان سے (و)ہ حدیث سن لوں تو یہ مناسب ہوگا' تو میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: آپ کے حوالے سے ایک حدیث مجھ تک (پہ)نچی ہے' میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ آپ سے سن لوں۔ تو راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عدی نے فرمایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ (وس)لم کو مبعوث کیا گیا' تو میں فرار ہو کر اسلامی سلطنت کے دور دراز کے حصے میں چلا گیا' پھر میں نے یہ سوچا کہ مجھے ان صاحب کی (خ)دمت میں حاضر ہونا چاہیے' اگر وہ سچے ہوں گے تو میں اُن کی بات مان لوں گا' جب میں (آپ کی خدمت میں) آیا تو لوگ (م)یرے لیے کھڑے ہوئے۔

راوی بیان کرتے ہیں (اس کے بعد انہوں نے مجھے پوری حدیث سنائی' جس میں یہ بیان ہے:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم حیرہ گئے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں! لیکن مجھے اس کی جگہ کا پتہ ہے' نبی اکرم (صلی) اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب وہ وقت آئے گا جب کوئی عورت وہاں سے کسی کی پناہ میں آئے بغیر نکلے گی' یہاں تک (کہ مکہ پہنچ کر) خانہ کعبہ کا طواف کرے گی۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نے ایک عورت کو دیکھا جو حیرہ سے روانہ ہوئی اور اس نے (مکہ پہنچ کر) خانہ کعبہ کا طواف کیا۔

یہ روایت مختصر ہے۔

2407- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ' وَ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ اِسْحَاقَ' حَدَّثَنَا (سُ)لَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ' حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ' عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ حُذَیْفَةَ: قَالَ رَجُلٌ: (کُ)نْتُ اَسْاَلُ النَّاسَ عَنْ حَدِیْثِ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ اِلٰی جَنْبِیْ لَا اَسْاَلُهٗ فَاَتَیْتُهٗ' فَقَالَ: بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ (عَ)لَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَرِهْتُهٗ' ثُمَّ قُلْتُ: لَوْ اَتَیْتُهٗ فَسَمِعْتُهٗ مِنْهُ' فَاَتَیْتُهٗ' فَقَالَ لِیْ: "یَا عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ' اَسْلِمْ تَسْلَمْ ......" (فَذَ)کَرَ الْحَدِیْثَ' وَقَالَ لِیْ: "فَاِنَّ الظَّعِینَةَ سَتَرْحَلُ مِنَ الْحِیرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِغَیْرِ جِوَارٍ" . مختصر .

★★ ابوعبیدہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں لوگوں سے حضرت (عد)ی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کر رہا تھا اور وہ میرے پہلو میں موجود تھے' لیکن میں نے ان سے

(۲۱۸)- اخرجه البیهقی فی (دلائل النبوة) (۵/۳۴۲) من روایة احمد بن عبید الصفار: حدثنا اسماعیل بن اسحاق به-

اس بارے میں دریافت نہیں کیا' پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے حاتم! تم اسلام قبول کرلو' تم سلامت رہو گے۔ اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی' جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ایک عورت عنقریب حیرہ سے سفر پر روانہ ہوگی' یہاں تک کہ کسی کی پناہ (مکہ پہنچ کر) بیت اللہ کا طواف کرے گی۔

یہ روایت مختصر ہے۔

2408-حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُوْلُ قَالَ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيْنَ نَزَلْتَ . قَالَ عَلٰى فُلَانَةٍ . قَالَ اَغْلَقَتْ عَلَيْكَ بَابَهَا لَا تَ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص مدینہ منورہ آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے در کیا: تم نے کہاں پڑاؤ کیا ہے؟ اس نے بتایا: فلاں خاتون کے ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے تمہاری والا دروازہ بند کرلیا ہے' کوئی بھی عورت صرف اس وقت حج کرلے جب اس کے ساتھ کوئی محرم عزیز موجود ہو۔

•••———•••———•••

کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟

کیا کوئی عورت کسی محرم کے بغیر یا شوہر کے بغیر حج کرنے کے لیے جاسکتی ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے اختلاف وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد کہتے ہیں:

اس بارے میں ایک اختلافی مسئلہ یہ بھی ہے' کیا عورت پر حج واجب ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے' اس کے ساتھ کے لیے اس کا شوہر یا کوئی محرم عزیز موجود ہو' جو حج کے سفر میں اس کے ساتھ جاسکے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما اس بات کے قائل ہیں: عورت پر حج کے وجوب کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے' اگر محفوظ رفاقت میسر آجاتی ہے تو عورت دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی حج کے لیے جاسکتی ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور فقہاء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے' سفر کے دوران کسی محرم (شوہر) کی موجودگی حج کے لازم ہونے کے لیے شرط ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: حج کے حکم اور عام سفر کے حکم کے درمیان تعارض ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے: خواتین حکم دیا گیا ہے' وہ محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہیں کرسکتیں۔

۲۴۰۸- اخرجه البزار في (مسنده) كما في نصب الراية (۳/۱۰): حدثنا عمرو بن علي' ثنا ابو عاصم عن ابن جريج' اخبرني عمرو دينار: انه سمع معبدا مولى ابن عباس يحدث عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا تحج امراة الا ومعها محرم) ا-اه-

یہ بات حضرت ابوسعید خدری' حضرت ابوہریرہ' حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے منقول روایت سے ثابت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ سفر پر جائے' سوائے اس کے کہ اس کا محرم ساتھ ہو (یعنی وہ محرم کے بغیر سفر کرے' یہ جائز نہیں ہے)''۔

جن فقہاء نے اس حکم کے عموم کو سامنے رکھا ہے' انہوں نے یہ کہا ہے: عورت حج کا سفر کرسکتی ہے اگرچہ اس کے ساتھ محرم نہ ہو اور جن فقہاء نے آیت کے عموم کے ساتھ اس حدیث کو بھی ساتھ شامل کیا ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' محرم کے بغیر عورت حج کا سفر نہیں کرسکتی ہے۔[1]

اسی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

عورت کے بارے میں یہ بات معتبر ہے' اس کا کوئی محرم ساتھ ہونا چاہیے یا شوہر ہونا چاہیے جس کے ساتھ وہ حج کے لیے جائے۔ ان دونوں کے بغیر حج کے لیے جانا عورت کے لیے جائز نہیں ہے جبکہ عورت اور مکہ کے درمیان تین دن (اور تین رات) کی مسافت کا سفر ہو۔[2]

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے قدوری کے شارح امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں حکم برابر ہے خواہ عورت بوڑھی ہو یا جوان ہو (اس کے محرم کی موجودگی شرط ہے) جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لیے اَبدی طور پر ناجائز ہو' خواہ وہ حرمت نسبی رشتے کی وجہ سے ہو یا سسرالی رشتے کی وجہ سے ہو یا رضاعت کے رشتے کی وجہ سے ہو' خواہ وہ رشتے دار آزاد ہو یا غلام ہو یا ذمی ہو' البتہ مجوسی محرم شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح بچہ اور پاگل شخص بھی محرم کے حکم میں شامل نہیں ہوں گے۔ جو بچہ قریب البلوغ ہو وہ بالغ شخص کے حکم میں ہوگا' عورت کا غلام اس کا محرم شمار نہیں ہوگا کیونکہ غلام کے ساتھ نکاح کرنا عورت کے لیے اَبدی طور پر حرام نہیں ہے' اگر وہ عورت اس غلام کو آزاد کر دیتی ہے تو اس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لیے جائز ہو جائے گا۔

جو بچی قریب البلوغ ہو اس کا حکم بھی بالغ عورت کی طرح ہوگا۔

کنیز' مدبر کنیز' اُم ولد اور مکاتب کنیز کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنا جائز ہے۔

محرم ہونے کی شرط اس وقت ہوگی جب عورت اور مکہ کے درمیان تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر ہو' لیکن اگر اس سے کم مسافت ہے تو اب عورت کے لیے لازم ہے' وہ محرم کے بغیر ہی حج کے لیے چلی جائے۔

یہاں یہ بات شرط ہے' عورت عدت نہ گزار رہی ہو۔ اگر وہ عدت گزار رہی ہو' تو عدت پوری ہونے سے پہلے حج کے لیے نہیں جاسکتی۔

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی'

[2] مختصر القدوری' از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ موسسۃ الریان' بیروت' لبنان' ص 139

اگر کسی عورت کا کوئی محرم نہ ہو اور اس کا شوہر بھی موجود نہ ہو تو اس پر لازم نہیں ہے وہ کسی ایسے شخص سے شادی کرے اسے اپنے ساتھ حج پر لے جا سکے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے اس پر یہ بھی لازم نہیں ہے وہ سواری کے لیے کوئی چیز کمائے۔

اگر عورت کا کوئی محرم یا عزیز موجود ہو تو وہ فرض حج کی ادائیگی کے لیے روانہ ہو جائے گی۔ خواہ اس کے شوہر نے اسے اجازت نہ دی ہو کیونکہ فرائض کے بارے میں شوہر کا حق لازم نہیں ہوتا' تاہم نفلی یا نذر والے حج میں عورت کے لیے اجازت جائز نہیں ہے' مرد اس کو روک سکتا ہے۔

محرم عزیز کا خرچ عورت پر لازم ہوگا' صحیح قول یہی ہے' کیونکہ وہ عورت اس شخص کے بغیر حج تک نہیں پہنچ سکتی۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سواری خریدنا بھی عورت پر لازم ہوگا کیونکہ وہ اس سواری کے بغیر حج کے لیے نہیں جا سکتی۔

عورت پر یہ لازم نہیں ہے۔ ان دونوں اقوال کے درمیان موافقت اس طرح کی جا سکتی ہے' جب عورت کا محرم یہ کہے میں اس وقت تک ساتھ نہیں جاؤں گا جب تک تم خرچ نہیں دو گی تو عورت پر اس کا خرچ دینا لازم ہوگا۔ لیکن اگر محرم' عزیز اپنے خرچ پر جانے کے لیے تیار ہوتا ہے تو عورت پر اس کا خرچ دینا لازم نہیں ہوگا۔[1]

2409 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقِرْمِيسِينِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ قَالَ قَالَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ امْرَاَةٍ لَهَا زَوْجٌ وَّلَهَا مَالٌ وَّلَايَاْذَنُ لَهَا فِى الْحَجِّ لَيْسَ لَهَا اَنْ تَنْطَلِقَ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی خاتون کو حج کی اجازت نہیں دی تھی' جس کا شوہر موجود تھا' حالانکہ اس کے پاس مال موجود تھا' ایسی عورت کو اس بات کا اختیار نہیں ہے' وہ (شوہر کی اجازت کے بغیر) حج کے لیے جائے۔

2410 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لَا تُسَافِرِ امْرَاَةٌ سَفَرًا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تَحُجَّ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا.

[1] الجوہرہ النیرہ' از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت' ج 1 ص 362

۲۴۰۹- اعلہ ابن القطان بجہالۃ حال العباس بن محمد بن مجاشع' کما فی (التعلیق المغنی) (۲/۲۲۳)- وقد اخرجہ البیہقی فی (۵۰۱/۷) (۱۰۸۲۹) من وجہ آخر عن محمد بن ابی یعقوب بہ' وقال: (تفرد بہ حسان بن ابراھیم' و یحتمل ان یکون -ان صح- قبل علی الاختیار لہا)- اھ- قلت: و اخرجہ ابن حبان (۲۷۲۰) عن عمر بن محمد الہمدانی' حدثنا محمد بن عبد اللہ بن بزیع' حدثنا بن ابراھیم ...... بہ' لکن بلفظ: (لا یحل لا مراۃ ان تسافر ثلاثۃ الا و معہا ذو محرم تحرم علیہ)- اھ- و بنحو ھذا اللفظ اخرجہ البخاری فی تقصیر الصلاۃ (۱۰۸۷) باب: فی کما یقصر الصلاۃ؟ و مسلم فی الحج (۱۳۳۸) باب: سفر المراۃ مع محرم وغیرہ' و ابو داود فی الحج (۱۷۲۷) باب: فی المراۃ تحج بغیر محرم' و ابن خزیمۃ (۲۵۲۱)' و ابن حبان (۲۷۲۲' ۲۷۲۹' ۲۷۳۰)' و البیہقی فی الکبری (۱۳۸/۳)' من طریق عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً نحوہ-

۲۴۱۰- قال الزیلعی فی (نصب الرایۃ) (۱۱/۳): (واخرجہ الطبرانی فی (معجمہ): حدثنا عمر بن حفص السدوسی' ثنا ابو بلال ثنا المفضل بن صدقۃ ابو حماد الحنفی عن ابان بن ابی عیاش عن ابی معشر التمیمی -مولی زیاد- عن ابی امامۃ الباہلی' قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: (لا یحل لا مراۃ مسلمۃ ان تحج الا مع زوج او ذی محرم)- اھ- قلت: و ابان بن ابی عیاش متروک الحدیث: کما سبق- و جابر المذکور عند الدارقطنی: ان کان الجعفی' فضعیف ایضاً-

★★ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''کوئی بھی عورت تین دن کا سفر نہ کرے یا حج کے لیے نہ جائے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر موجود نہ ہو''۔

2411- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ السَّفَّاحِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اَسِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمُ عَرَفَةَ الْيَوْمُ الَّذِىْ يُعَرِّفُ النَّاسُ فِيْهِ.

★★ عبدالعزیز بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''عرفہ کا دن وہ دن ہے جس میں لوگ پہچانتے ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عوام بن حوشب بن یزید شیبانی، ابوعیسیٰ واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ثبت فاضل، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۴۶)۔

○ سفاح بن مطر شیبانی، مقبول یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۴۴۶)۔

2412- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ سَبْرَةَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَرَفَةُ يَوْمَ يُعَرِّفُ النَّاسُ.

★★ یعقوب بن زید نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''عرفہ وہ دن ہے جس میں لوگ پہچانتے ہیں''۔

2413- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُوْنَ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى الطَّبَّاعُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَاَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّوْنَ.

٢٤١١- اخرجه البيهقي في الكبرى (٥/١٧٥، ١٧٦)، و قال في (المعرفة) (٧/٣٧٦) (١٠٢٩٨): (وقد روينا‌ه عن عبد العزيز بن عبد الله بن خالد بن اسيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً: (يوم عرفة الذي يعرف فيه الناس)- اه-والسفاح بن مطر: ذكره ابن حبان في (الثقات)- ينظر: ثقات ابن حبان (٦/٤٣٥) تهذيب التهذيب (٤/١٠٦)- و عبد العزيز بن عبد الله بن خالد بن اسيد: و ثقه النسائي، و ذكره ابن حبان في (الثقات)، و قال الزبير بن بكار: استعمله عبد الملك بن مروان على مكة، و مات برصافة هشام، و قال يحيى بن بكير: مات بالشام سنة (٩٨)، و هو امير مكة- و ذكره ابن شاهين في الصحابة من اجل حديث ارسله- ينظر: تهذيب التهذيب لابن حجر (٦/٣٤٢)-

٢٤١٣- اخرجه ابو داود في الصوم (٢/٣٠٧) باب: اذا اخطا القوم الهلال (٢٣٢٤) عن محمد بن عبيد، ثنا حماد... به- قال ابن حجر في التلخيص) (٢/٢٧٥): (و ابن المنكدر لم يسمع من ابي هريرة) قال: (وقد نقل الترمذي عن البخاري انه سمع منها- يعني: عائشة- واذا امكن سماعه منها امكن سماعه من ابي هريرة؛ فانه مات بعدها)-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
تمہارا عید الفطر کا دن وہ ہے جب تم عید الفطر کرتے ہو اور عید الاضحیٰ کا دن وہ ہے جب تم عید الاضحیٰ کرتے ہو۔

2414- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَاَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّوْنَ . لَفْظُ ابْنِ صَاعِدٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''تمہارا عید الفطر کا دن وہ ہے جب تم عید الفطر کرتے ہو اور عید الاضحیٰ کا دن وہ ہے جب تم عید الاضحیٰ کرتے ہو''۔
یہ الفاظ ابن صاعد نامی راوی کے ہیں۔

2415- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَائِشَةَ- قَالَ اَبُوْ هِشَامٍ اَظُنُّهُ رَفَعَهُ- قَالَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالاَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّى النَّاسُ .

☆☆ محمد بن منکدر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے' ابوہشام نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے یہ مرفوع حدیث ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:)
''عید الفطر اس دن ہوتی ہے جب لوگ عید الفطر کرتے ہیں اور عید الاضحیٰ اس دن ہوتی ہے جس دن لوگ عید الاضحیٰ کرتے ہیں''۔

2416- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں یہ الفاظ شامل تھے:
''میں حاضر ہوں' اے حقیقی معبود!''

۲۴۱۴- راجع ما قبله' و سنن البيهقي الكبرى (۳/ ۳۱۷)' (۴/ ۲۵۲)' (۵/ ۱۷۵' ۱۷۶)' و تلخيص الحبير لابن حجر (۲/ ۲۷۵)- وقد اخرجه ابن ماجه في الصوم (۱/ ۵۳۱) باب: ما جاء في شهري العيد (۱۶۶۰) عن محمد بن عمر المقرئ' ثنا اسحاق بن عيسى' ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة مرفوعاً' به-

۲۴۱۵- اخرجه الترمذي في الصوم (۳/ ۱۶۵) باب: ما جاء في الفطر و الاضحى متى يكون (۸۰۲) عن يحيى بن موسى' حدثنا يحيى بن اليمان ..... به- و قال الترمذي: (سالت محمداً قلت له: محمد بن المنكدر سمع من عائشة؟ قال : نعم؛ يقول في حديثه: سمعت عائشة- قال ابو عيسى: هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه)- اه-

۲۴۱۶- اخرجه النسائي في المناسك (۵/ ۱۶۱) باب: كيف التلبية' و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۷۴) باب: التلبية (۲۹۲۰)' و احمد في مسنده (۱/ ۳۴۱' ۴۷۶)' و ابن خزيمة (۲۶۲۳' ۲۶۲۴)' و ابن حبان (۳۸۰۰)' و الطحاوي في المعاني (۲/ ۱۲۵)' و الحاكم (۱/ ۴۴۹- ۴۵۰) و صححه' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۴۵)' جميعاً عن عبد العزيز بن ابي سلمة ..... به- وقال النسائي: (لا اعلم احداً اسند هذا عن عبد الله بن الفضل الا عبد العزيز- اخرجه اسماعيل بن امية عنه مرسلاً)- اه-

2417 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ قَالاَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَلَقَّفْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے الفاظ کو احتیاط سے) جلدی سے لیا' آپ یہ پڑھ رہے تھے:

''اے اللہ! میں حاضر ہوں! اے اللہ! میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں! تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں! بے شک ہر طرح کی حمد اور تعریف تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

تلبیہ کے حکم کی وضاحت

تلبیہ کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اس بات پر تمام اہلِ اسلام کا اتفاق ہے' تلبیہ پڑھنا مشروع ہے' البتہ اس کے حکم کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تلبیہ پڑھنا سنت ہے' حج کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہیں ہے یہ واجب بھی نہیں ہے' اگر کوئی شخص تلبیہ نہیں پڑھتا تو اس کا حج درست ہوگا اور اس پر قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔ صرف یہ ہوگا کہ اس نے ایک فضیلت والے کام کو ترک کر دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اصحاب نے تلبیہ پڑھنے کو حج کی شرط قرار دیا ہے' لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول درست ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: تلبیہ پڑھنا واجب نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس پر دَم دینا لازم ہوگا اور اس کا حج درست ہوگا۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ دونوں نے یہ بات بیان کی ہے' حج صرف دل کے ارادے سے ہی منعقد ہو جاتا ہے۔ تلبیہ کے الفاظ کا کہنا ضروری نہیں ہے' یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے روزہ صرف نیت کرنے سے ہی منعقد ہو جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' تلبیہ پڑھے بغیر اور قربانی کا جانور ساتھ لیے بغیر حج منعقد نہیں ہوتا۔

البتہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: تلبیہ میں کوئی مخصوص الفاظ پڑھنا شرط نہیں ہے بلکہ جو بھی کلمات تسبیح و تہلیل سے متعلق ہوں انہیں پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے ان کے نزدیک نماز میں تکبیر تحریمہ میں ''اللہ اکبر'' کہنا شرط

2417- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۷٤) باب: التلبية (۲۹۱۸) عن علي بن محمد' ثنا ابو معاوية و ابو اسامة و عبد الله بن نمير عن عبيد الله بن عمر به-وزاد في آخره: وكان ابن عمر يزيد فيها: (لبيك لبيك' لبيك و سعديك' و الخير في يديك' و الرغباء اليك و العمل)- اه-

حاشیہ النووی علی الصحیح لمسلم

نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی پر دلالت کرنے والے دوسرے کوئی بھی الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں وہ الفاظ اللہ اکبر کے قائم مقام ہوں گے۔

2418- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَيُرَدِّدُهُنَّ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے جس میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کو دہرارہے تھے۔

2419- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ أَبُو جَعْفَرٍ الْحَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ غَسَلَ رَأْسَهُ بِخِطْمِيٍّ وَأُشْنَانٍ وَدَهَنَهُ بِزَيْتٍ غَيْرِ كَثِيرٍ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ اپنے سر مبارک کو خطمی اور اشنان کے ذریعے دھوتے تھے اور اسے زیتون کا تیل لگایا کرتے تھے ایسا کئی مرتبہ ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حکم بن سعید، ابوجعفر بزاز حنبلی، حدث عن عبداللہ بن موسیٰ، ومنصور ابن ابی نویرة، ومحمد بن جنید، وغیرہم روی عنہ اسحاق بن سلمۃ کوفی، ومحمد بن مخلد، ذکرہ خطیب فی تاریخ ولم یذکر فیہ جرحاً ولا تعدیلاً۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۹۵)۔ وفی (ط): ابوجعفر حبلی۔

۲۴۱۸- اخرجه الدارمي في المناسك (۲/۳۴) باب في التلبية' عن يزيد بن هارون عن يحيى بن سعيد' به- دون قوله: (ويرددهن)- اخرجه مالك في الحج (۱/۳۳۱) باب: العمل في الاهلال (۲۲) عن نافع' بنحوه- و من طريق مالك اخرجه البخاري في الحج (۲/۴۰۸) باب: التلبية (۱۵۴۹)' و مسلم في الحج (۲/۸۴۱) باب: التلبية و صفتها ووقتها (۱۱۸۴)' و ابو داود في الحج (۲/۱۶۲) باب: كيف التلبية (۱۸۱۲)' و النسائي في المناسك (۵/۱۶۰) باب: كيف التلبية؟ و البيهقي في (المعرفة) (۷/۱۳۴) في الحج' باب: كيف التلبية (۹۵۷۰)- و اخرجه سلم ابن عبد الله بن عمر عن ابيه' به- اخرجه البخاري في الحج (۲/۴۰۰) باب: الاهلال عند مسجد ذي الحليفة (۱۵۴۱)' و مسلم في الحج في الموضع السابق' و ابو داود في الحج (۲/۱۵۰) باب: في وقت الاحرام (۱۷۷۱)' و الترمذي في الحج (۲/۱۷۴) باب: ما جاء في اي موضع احرام النبي صلى الله عليه وسلم (۸۱۸)' و النسائي في المناسك (۵/۱۶۲) باب: العمل في الاهلال- و اخرجه عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر' به- اخرجه مسلم' و راجع ما قبله- و اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر' و عن الزهري عن سالم عن ابن عمر' به- اخرجه احمد (۲/۳۴'۱۲۰)- و اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن ايوب عن نافع عن ابن عمر' و مالك عن نافع عن ابن عمر' به- اخرجه احمد (۲/۳۴)- و اخرجه زيد و ابو بكر ابنا محمد عن نافع عن ابن عمر' به- اخرجه احمد (۲/۴۳)- اخرجه حميد بن بكر عن ابن عمر' به- اخرجه احمد (۲/۷۹)-

2420- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ ح وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حج کے مہینے یہ ہیں: شوال' ذی القعدہ اور ذوالحج کے ابتدائی دس دن۔

2421- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حج کے مہینے شوال' ذی القعدہ اور ذوالحج کے دس دن ہیں۔

2422- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِی سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حج کے مہینے شوال' ذی القعدہ اور ذی الحج کے ابتدائی دس دن ہیں۔

2423- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ عَنْ اَبِی شَيْخٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَقَالَ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ.

☆☆ ابوشیخ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حج کے مہینوں کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: یہ شوال' ذی القعدہ اور ذوالحج کے دس دن ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بیہس بن فہدان اسدی ہنائی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۰۰)۔

۲۴۱۹- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۱۱۵۰) عن احمد' نا عمرو' نا عبيد الله بن عمرو...... به- و عمرو: هو ابن قسط- واحمد شيخ الطبراني: هو احمدبن اسحاق الخشاب' كما في (الاوسط) (۲/۳۷-ط/ الحرمين)- و ابن عقيل فيه كلام: كما سبق ذكره-

۲۴۲۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۳۴۲) عن شريك' به- و شريك ضعيف: كما تقديم مرارًا-

۲۴۲۱- السنن الكبرى للبيهقي (۴/۳۴۲)-

۲۴۲۲- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۳۴۲) من طريق الدارقطني' به-

۲۴۲۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۳۴۲)' و المعرفة (۷/۴۲) من غير وجه عن ابن عمر' به- وعلقه البخاري في الحج (۲/۴۹۰) باب قول الله تعالى: (الحج اشهر معلومت......) الآية-قال ابن حجر في (الفتح) (۳/۴۹۱): (وصله الطبري و الدارقطني من طريق ورقاء عن عبد الله ابن دينار عنه- يعني: عن ابن عمر-...... وروى البيهقي من طريق عبد الله بن نمير عن عبيد الله ابن عمر عن نافع عن ابن عمر' مثله- و الاسنادان صحيحان' و اما ما اخرجه مالك في (الموطا) عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال: (من اعتمر في اشهر الحج- شوال او ذي القعدة او ذي الحجة- قبل الحج' فقد استمتع): فلعله تجوز في اطلاق ذي الحجة: جمعاً بين الروايتين- و الله اعلم) - اه-

○ ابو شیخ ھنائی بصری اسمہ: حیوان- ابن خالد، وھو علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۲)۔

2424- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ (الْحَجُّ اَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ) قَالَ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''حج کے مہینے طے شدہ ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ شوال' ذی القعدہ اور ذوالحج کے دس دن ہیں۔

2425- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِى حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عِيسَى التَّمِيمِىُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2426- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعَكِّىُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُصَيْرٍ حَمْزَةُ بْنُ نُصَيْرٍ عَنْ مُّقَاتِلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2427- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الصَّابُونِىِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِصْمَةَ الرَّمْلِىُّ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ وَسْطَ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَعْنِى يَوْمَ النَّفْرِ الْاَوَّلِ.

☆☆ عبدالعزیز بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایامِ تشریق کے وسط میں خطبہ ارشاد فرمایا تھا: (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: پہلی مرتبہ روانگی کے دن۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعبیداللہ محمد بن احمد بن عصمۃ رملی قاضی اطروش۔ واطروش: ھذہ لفظۃ لمن باذنہ ادنی صمم وذکرہ مزی، فیمن روی عن

۲٤۲٤- اخرجه مالك في الموطا (۱/ ۳٤٤) باب: ما جاء في التمتع' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲٤)-

۲٤۲۵- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/ ۳٤۳)' و المعرفة (۷/ ٤٤) (۹۲٤۰-۹۲٤۱) باب: وقت الحج و العمرة' من وجوه عن الحكم عن مقسم...... به-وقال الهيثمي في (المجمع) (۳/ ۲۱۸): (اخرجه الطبراني في الكبير' و فيه الحجاج بن ارطاة' و فيه كلام' وقد وثق)- اه- قلت: اخرجه البيهقي عن شعبة بن الحجاج و حمزة الزيات- ايضا- عن الحكم...... به-و علقه البخاري في الحج (۲/ ٤۹۰) باب رقم (۳۳)- قال ابن حجر في (الفتح) (۳/ ٤۹۱): (وصله ابن خزيمة و الحاكم و الدارقطني من طريق الحكم عن مقسم عنه...... واخرجه ابن جرير من وجه آخر عن ابن عباس' قال: لا يصلح ان يحرم احد بالحج الا في اشهر الحج)- اه-

۲٤۲٦- السنن الكبرى للبيهقي (٤/ ۳٤۳)-

۲٤۲۷- في اسناده عبد الله بن يزيد بن الصلت الشيباني: قال ابو زرعة منكر الحديث- و قال ابو حاتم: متروك الحديث' و ضعفه النسائي- و الازدي: روى حديثاً في اكل البطيخ بالرطب- قال النسائي: ليس بمحفوظ- ترجمته في (تهذيب التهذيب) (۶/ ۷۹-۸۰)-و عبد العزيز بن الربيع بن سبرة: ذكره ابن حبان في (الثقات)' وقال: يخطئ- ينظر: التهذيب (۶/ ۳۳۵-۳۳۶)-

سوار بن عمارۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۱/۱۸۴) تہذیب الکمال (۱۲/۲۴۱)۔

2428- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ) قَالَ اَهَلَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''تو جو شخص ان میں حج کو فرض کر لے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: وہ احرام کی نیت کر لے۔

2429- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سَعِيْدٍ اَبِىْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ فَرْضُ الْحَجِّ الْاِحْرَامُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج کو فرض کرنے سے مراد احرام باندھنا ہے۔

•••———•••———•••

حج کے دوران فرائض' سنتیں اور واجب کون کون سے ہیں؟

حج میں کون سی چیزیں فرض ہیں' کون سی سنت ہیں اور کون سی واجب ہیں' ان سب کے بارے میں مذاہبِ اربعہ کی آراء کو شام کے مشہور محقق ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے ایک چارٹ کی شکل میں تحریر کیا ہے' جس کا خلاصہ ہم یہاں اپنے الفاظ میں بیان کریں گے:

حج کی نیت کرنا احناف کے نزدیک شرط ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے فقہاء کے نزدیک رکن ہے۔

میقات سے احرام باندھنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے۔

احرام باندھنے کے ساتھ تلبیہ پڑھنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

احرام کے لیے غسل کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے۔

احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے۔

تلبیہ پڑھنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

حج افراد اور حج قران کرنے والے شخص کے لیے طواف کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک صحیح قول کے مطابق واجب ہے۔ شوافع اور حنابلہ بھی اسے سنت قرار دیتے ہیں۔

طواف کی نیت کرنا احناف کے نزدیک شرط ہے' مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

۲۴۲۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/۳۴۲)-

حجرِ اسود سے طواف کا آغاز کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔
طواف کرتے ہوئے بیت اللہ کو آدمی کے بائیں طرف ہونا چاہیے۔ احناف کے نزدیک یہ بات واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک یہ شرط ہے۔
جو شخص چلنے پر قادر ہو اس کے لیے طواف کے دوران چلنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے شوافع کے نزدیک سنت ہے اور حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔
طواف کے دوران حدث سے پاک ہونا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
جسم لباس اور جگہ کا پاک ہونا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک شرط ہے۔
حطیم سے پرے (یعنی باہر کی طرف) طواف کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
مسجدِ حرام کے اندر طواف کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
طواف میں سات چکر لگانا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
طواف میں یکے بعد دیگرے چکر لگانا احناف کے نزدیک سنت ہے مالکیوں کے نزدیک واجب ہے حنابلہ کے نزدیک بھی واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک سنت ہے۔
طواف کے دوران سترِ عورت احناف کے نزدیک واجب جبکہ باقی تینوں کے نزدیک شرط ہے۔
طواف کرنے کے بعد دو رکعات ادا کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ تینوں مذاہب کے نزدیک رکن ہے۔
طواف کرنے کے بعد سعی کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر دو مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
سعی کے لیے نیت کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
صفا سے سعی کا آغاز کرنا اور مروہ پر اسے ختم کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
جو شخص چلنے کی قدرت رکھتا ہو اس کے لیے چل کر سعی کرنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے شوافع کے نزدیک سنت ہے حنابلہ کے نزدیک شرط ہے۔
سعی میں سات چکر لگانا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں مذاہب کے نزدیک شرط ہے۔
سعی کے تمام چکر یکے بعد دیگرے لگانا احناف کے نزدیک سنت ہے شوافع کے نزدیک بھی سنت ہے جبکہ مالکیہ اور حنابلہ نے اسے شرط قرار دیا ہے۔
عرفہ کی رات منیٰ میں بسر کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک سنت ہے عرفہ میں وقوف کرنا چاروں مذاہب کے نزدیک ر

(یعنی فرض) ہے۔

عرفہ کے اندر وقوف کرنے کے وقت کے بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' وہ عرفہ کے دن زوال سے لے کر قربانی کے دن صبح صادق تک ہے۔ جو شخص دن کے وقت عرفہ پہنچ جاتا ہے' مغرب کے بعد تک وہاں ٹھہرے رہنا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے۔ شوافع نے اسے سنت قرار دیا ہے اور حنابلہ کے نزدیک بھی یہ واجب ہے۔

حاکمِ وقت یا اسکے نائب کے ساتھ عرفہ سے روانہ ہونا احناف اور مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز' مغرب کے وقت میں ایک ساتھ ادا کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر تینوں فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

مزدلفہ میں وقوف کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے اگرچہ صبح صادق ہونے کے بعد ایک لحظے کے لیے کیا جائے۔

مالکیوں کے نزدیک بھی یہ واجب ہے اور اس کی مقدار اتنی ہونی چاہیے' جتنی دیر میں سواری تیار کی جائے' دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں اور کچھ کھایا پیا جاسکے۔ جبکہ شوافع کے نزدیک بھی یہ واجب ہے اور اس کی مقدار اتنی ہوگی جتنا رات کا دوسرا نصف حصہ ہوتا ہے۔ جبکہ حنابلہ کے نزدیک نصف رات گزر جانے کے بعد بقیہ حصہ رات کا مزدلفہ میں بسر کرنا واجب ہے۔

صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک مزدلفہ میں مشعر الحرام احناف کے نزدیک مستحب ہے' مالکیوں کے نزدیک اور دیگر فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے۔

حج میں سر منڈوانا یا بال چھوٹے کروانا احناف' مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک یہ فرض ہے۔

پہلے رمی کرنا' پھر قربانی کرنا' پھر سر منڈوانا یہ ترتیب احناف کے نزدیک واجب ہے اور بقیہ تین فقہاء کے نزدیک سنت ہے۔

طوافِ افاضہ چاروں مذاہب کے نزدیک فرض ہے۔

قربانی کے دنوں میں طوافِ افاضہ کرنا احناف کے نزدیک واجب ہے' شوافع کے نزدیک سنت ہے' مالکیوں کے نزدیک ذوالحج کے مہینے میں یہ طواف کرنا واجب ہے اور حنابلہ کے نزدیک عید کے دن یہ طواف کرنا سنت ہے۔

طوافِ افاضہ کو جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے' مالکیوں کے نزدیک واجب ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سنت ہے۔

ایامِ تشریق میں تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا' چاروں مذاہب کے نزدیک واجب ہے' کنکریاں مارنے کے عمل کو رات تک مؤخر نہ کرنا احناف اور شوافع کے نزدیک سنت ہے جبکہ مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے۔

ایامِ تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کرنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک واجب ہے' البتہ اونٹوں کے چرواہوں اور (مکہ میں آبِ زم زم پلانے والے لوگوں کا حکم مختلف ہے)۔

طوافِ وداع کرنا احناف' شوافع اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک مستحب ہے۔

جمرات کو کنکریاں مارتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھنا احناف کے نزدیک سنت ہے جبکہ دیگر تینوں فقہاء کے نزدیک واجب ہے[1]

2430- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ عُثْمَانُ قَالَ لِی اَصْحَابُنَا عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرْضُ الْحَجِّ الْاِحْرَامُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حج کو فرض کرنے سے مراد احرام باندھنا (یعنی اس کی نیت کرنا) ہے)۔

2431- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ الْكِنْدِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْمُجَالِدِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لِی وَلَتَخْرُجَنَّ الظَّعِيْنَةُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِهٰذَا الْبَيْتِ مَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ .

☆☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

''عنقریب کوئی عورت حیرہ سے روانہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اس گھر کا طواف کرے گی اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا (اس کے علاوہ اور کسی کا خوف نہیں ہوگا)''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن علی بن ابی بکر کندی رازی، روی عن عبد عزیز دراوردی، وابی قاسم بن ابی زناد وابیہ علی بن ابی بکر وغیرھم۔ روی عنہ ابوحاتم محمد بن ادریس، و ابوزرعۃ۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: رازی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۶/۱۲۵)۔

2432- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ - يَعْنِیْ ابْنَ الْحَكَمِ - حَدَّثَنَا

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ' از ڈاکٹر وہبہ زحیلی

۲۴۳۰- في اسناده شريك' و هو النخعي سيء الحفظ: كما سبق-

۲۴۳۱- تقدم- ومجالد: هو ابن سعيد' ضعيف الحديث-

۲۴۳۲- اخرجه البخاري في جزاء الصيد (۱۸۴۱) باب: لبس الخفين للمحرم اذا لم يجد النعلين' وباب: اذا لم يجد الازار' فليلبس السراويل (۱۸۴۳)' و مسلم في الحج (۲/۸۳۵) باب: ما يباح للمحرم بحج او عمرة' و ما لا يباح' و بيان تحريم الطيب عليه (۱۱۷۸)' و الطبراني في الكبير (۱۲۸۱۴)' و الطحاوي في (معاني الآثار) (۲/۱۳۳)' والبيهقي في (الكبرى) (۵/۵۰)' من حديث شعبة' به-

...زُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا ...عْبَةُ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ...لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ ...رَاوِيْلَ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے یہ ...ات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے''۔

•••——•••——•••

...لت احرام والا شخص کیا پہنے؟

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: (حالت احرام والا شخص) قمیص، شلوار، عمامہ، ٹوپی اور قباء نہیں پہنے گا اور موزے بھی نہیں ...ہنے گا۔ ہاں البتہ اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے گا، حالت احرام والا شخص اپنے سر کو نہیں ...ھانپ سکتا اور چہرے کو بھی نہیں ڈھانپ سکتا، وہ خوشبو نہیں لگا سکتا، وہ اپنے سر کو نہیں منڈوا سکتا اپنے جسم کے بال صاف نہیں کر ...کتا، اپنی ڈاڑھی چھوٹی نہیں کرا سکتا، ناخن نہیں تراش سکتا، ورس یا زعفران کے ساتھ عصفر کے ساتھ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتا، ...تہ اگر اسے بعد میں دھو لیا گیا ہو تو حکم مختلف ہوگا۔[1]

اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے مختصر القدوری کے شارح امام حداد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اس ...اس کو جس طرح عام عادت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، البتہ اگر کوئی شخص قمیص کو تہبند کے طور پر باندھ لیتا ہے یا شلوار کو چادر ...کے طور پر لپیٹ لیتا ہے تو اب اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا، جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو وہ جس طرح کا چاہیں سلا ہوا لباس پہن ...تی ہیں، موزے پہن سکتی ہیں، البتہ عورت اپنے چہرے کو نہیں ڈھانپے گی، اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے''۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے، عورت کا جسم پردہ کی چیز ہے اور جو کپڑا سلا ہوا نہ ہو، اس کے ساتھ جسم کو ڈھانپنا مشکل ہوتا ہے ...اس لیے عورت کو سلا ہوا لباس پہننے کی اجازت دی گئی ہے۔[2]

---

[1] مختصر القدوری، از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری، مطبوعہ موسسۃ الریان، بیروت، لبنان، ص ۱۴۲

[2] الجوہرۃ النیرۃ، از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، ج ۱ ص ۳۶۷

2433- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل سدوسی، ابوفضل بصری، لقبہ عارم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ثبت تغیر فی آخر عمرۃ، یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۶۶)۔

2434- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جب اُس کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے''۔

2435- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح

وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور اگر اس کو تہبند نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے''۔

2436- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

٢٤٣٣- اخرجه مسلم في الحج (٨٣٥/٢) باب: ما يباح للمحرم بحج او عمرة' و ما لا يباح' و بيان تحريم الطيب عليه (١١٧٨)' و النسائي في المناسك (١٣٣/٥) باب: الرخصة في لبس السراويل لمن لم يجد الازار' و ابن ابي شيبة في (المصنف) (٤/١٠٠-١٠١)' من حديث ابن علية- اسماعيل- عن ايوب عن عمرو بن دينار' به-واخرجه عن يزيد بن زريع عن ايوب' به- اخرجه الترمذي في الحج (٨٣٤) باب: ما جاء في لبس السراويل و الخفين للمحرم اذا لم يجد الازار و النعلين' و النسائي في مناسك الحج (١٣٥/٥) باب: الرخصة في لبس الخفين في الاحرام لمن لم يجد النعلين' و الطبراني في الكبير (١٢٨١١)- و تابعه عبد الوهاب الثقفي عن ايوب' به عند احمد (٦٥/٢)- و اخرجه ابن عيينة' و الثوري' و هشيم' و ابن جريج' جميعاً عن عمرو بن دينار' به- وروايانهم جميعاً عن مسلم في الموضع السابق- و اخرجه حماد بن زيد عن عمرو بن دينار' به عند مسلم و ابي داود (١٨٢٩)' و النسائي (١٣٢/٥-١٣٣)-

٢٤٣٥- اخرجه مسلم في الحج (٨٣٦/٢) باب: ما يباح للمحرم بحج او عمرة و ما لا يباح...... (١١٧٩) عن احمد بن عبد الله بن يونس حدثنا زهير ...... به-و اخرجه احمد (٣٢٣/٣) ثنا يحيى بن آدم و ابو النضر' ثنا زهير...... به- و اعاده (٣٩٥/٣) عن موسى و يحيى بن آدم' قال: ثنا زهير ...... به-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ رزق اللہ بن موسیٰ ناجی بغدادی، اسکافی، یقال: اسمہ عبداکرم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۹۴۴)۔

2437- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . وَقَالَ عَبَّاسٌ الْمُحْرِمُ اِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ وَيَقْطَعُهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .قَالَ وَقَالَ عَمْرٌو انْظُرُوْا اَيُّهُمَا كَانَ قَبْلُ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَوْ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے البتہ ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے"۔

عباس نامی راوی بیان کرتے ہیں: محرم کو اگر جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے البتہ وہ ان دونوں کو اس طرح کاٹ لے کہ وہ دونوں ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کون سی روایت پہلے ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث یا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث۔

2438- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ .

۲۴۳۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (۵/ ۵۰) من هذا الوجه- و اخرجه مالك في الحج (۱/ ۳۲۵) عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر بنحوه- و من طريق مالك اخرجه ابن حبان (۳۷۸۷)- و اخرجه مالك في الحج (۱/ ۳۲۴) عن نافع عن ابن عمر بنحوه- و من طريقه البخاري في الحج (۱۵۴۲) باب: ما لا يلبس المحرم من الثياب' و مسلم في الحج (۲/ ۸۳۴) باب: ما يباح للمحرم بحج او عمرة و ما لا يباح (۱۱۷۷)' و ابو داود في المناسك (۱۸۲۴) باب: ما يلبس المحرم' و النسائي في مناسك الحج (۵/ ۱۳۲- ۱۳۴) باب: النهي عن لبس القميص في الاحرام' و ابن ماجه في المناسك (۲۹۲۹) باب: ما يلبس المحرم من الثياب' و باب: السراويل و الخفين للمحرم اذا لم يجد ازارا او نعلين (۲۹۳۲)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۴۹)- و اخرجه الزهري عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه' بنحوه- اخرجه البخاري في الصلاة (۳۶۶) باب: الصلاة في القميص' و في جزاء الصيد (۱۸۴۲) باب: لبس الخفين للمحرم اذا لم يجد النعلين' و مسلم و ابو داود و النسائي في المواضع السابقة-

۲۴۳۸- هكذا اخرجه سفيان عن عمرو عن ابي الشعثاء عن جابر بن زيد' و سبق قريباً من وجوه عديدة عن عمرو عن جابر بن زيد بلا واسطة' و هذا اصح و اشهر- و اخرجه الدارمي (۲/ ۳۲) عن ابن جريج عن عمرو عن ابي الشعثاء' اخبرني ابن عباس-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے''۔

2439- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ . سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيَّ يَقُوْلُ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَجُوَيْرِيَةَ بْنِ اَسْمَاءٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمَسْجِدِ مَاذَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ قَبْلَ الْإِحْرَامِ بِالْمَدِيْنَةِ . وَحَدِيْثُ شُعْبَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ هٰذَا بَعْدَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مسجد میں بلند آواز میں دریافت کیا: حالت احرام والا شخص کون سے کپڑوں کو ترک کرے؟ (امام دارقطنی بیان کرتے ہیں:) یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ بات احرام باندھنے سے قبل مدینہ منورہ کی ہے۔

جبکہ دیگر راویوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں اس بات کا تذکرہ ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے وہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنی تھی لہٰذا یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ حدیث کے بعد کی ہوگی۔

2440- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے البتہ وہ انہیں ٹخنوں تک نیچے سے کاٹ لے''۔

2441- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ

۲۴۴۰- اخرجه النسائي في المناسك (۵/۱۳۲) باب: النهي عن لبس السراويل في الاحرام: اخبرنا عمرو بن علي' حدثنا يحيى' حدثنا عبيد الله ...... به- و يجيء من طريق مالك عن نافع' به-واخرجه ابن ابي ذئب عن نافع' به- اخرجه البخاري في العلم (۱۳۴) باب: من اجاب السائل باكثر مما ساله-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَاضِى حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ وَلَا الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . وَقَالَ يُوسُفُ حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: حالت احرام والا شخص کون سے کپڑے پہنے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قمیص نہیں پہنے گا' عمامہ نہیں پہنے گا' شلوار نہیں پہنے گا' ٹوپی نہیں پہنے گا اور ایسا کپڑا نہیں پہنے گا جس پر ورس یا زعفران لگا ہوا ہے' وہ موزے نہیں پہنے گا' البتہ اسے اگر جوتے نہ ملیں تو حکم مختلف ہے' جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن سکتا ہے' البتہ وہ ان دونوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں کے نیچے تک ہو جائیں''۔

2442- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُوْرِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيْبٍ الْقُوْمَسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَيْتَنِىْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ قُبَّةٍ فَاَتَاهُ الْوَحْىُ فَاَشَارَ اِلَىَّ عُمَرُ اَنْ تَعَالَ فَاَدْخَلْتُ رَاْسِىَ الْقُبَّةَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ اَحْرَمَ فِىْ جُبَّتِهٖ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِىْ رَجُلٍ اَحْرَمَ فِىْ جُبَّةٍ اِذْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْىُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَغِطُّ كَذٰلِكَ فَسُرِّىَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِىْ سَاَلَنِىْ اٰنِفًا . فَاُتِىَ بِالرَّجُلِ فَقَالَ اَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَاَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اَحْدِثْ اِحْرَامًا . قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا قَالَ ثُمَّ اَحْدِثْ اِحْرَامًا . غَيْرَ نُوحِ بْنِ حَبِيْبٍ وَلَا اَحْسَبُهُ مَحْفُوْظًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو' ایک مرتبہ جب ہم ''جعرانہ'' میں موجود تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں موجود تھے' آپ ایک خیمے میں تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے

۲۴۴۲- اخرجه النسائي في المناسك (۵/ ۱۳۰) باب: الجبة في الاحرام: نانوح به- و اخرجه البخاري في العمرة (۱۷۸۹) باب: يفعل بالعمرة مايفعل بالحج' و في جزاء الصيد (۱۸۴۷) باب: اذا احرم جاهلاً و عليه قميص' و مسلم في الحج (۱۱۸۰) باب: ما يباح للمحرم بحج او عمرة...... و ابو داود في المناسك (۱۸۲۱) باب: الرجل يحرم في ثيابه' و النسائي في المناسك (۵/ ۱۳۰- ۱۳۲) باب: الجبة في الاحرام' و الترمذي في الحج (۸۳۶) باب: ما جاء في الذي يحرم و عليه قميص او جبة' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۵۶) من طرق عن عطاء' به دون الزيادة التي زادها نوح-

اشارہ کیا کہ تم آ گے آ جاؤ' میں نے اپنا سر اس خیمے میں داخل کیا' ایک شخص آیا' جس نے جبہ پہن کر عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس نے خوشبو بھی لگائی ہوئی تھی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جس نے جبے میں احرام کی نیت کر لی ہو' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خراٹے لینا شروع کیا' اس کے بعد آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ نے دریافت کیا: وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی مجھ سے سوال کیا تھا؟ اس شخص کو لایا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک جبے کا تعلق ہے تو اسے اُتار دو اور جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے تو اسے دھو لو اور پھر نئے سرے سے احرام باندھو۔

ابوعبدالرحمٰن (امام نسائی) نے یہ بات بیان کی ہے: میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے یہ بات نقل نہیں کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دوبارہ احرام باندھنے کی ہدایت کی' صرف نوح بن حبیب نامی راوی نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ الفاظ محفوظ نہیں ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2443- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحِمْيَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَاةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''حالتِ احرام والا شخص چوہے' بچھو' چیل' پاگل کتے اور کوے کو مار سکتا ہے''۔

•••——•••——•••

ایذاء پہنچانے والے جانوروں کا حکم

ایذاء پہنچانے والے جانوروں کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی فرماتے ہیں:

۲۴۴۳ اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۵۷) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (۱۱۹۸)' عن ابي بكر بن ابي شيبة و ابو كريب' قال: حدثنا ابن نمير به-واخرجه حماد بن زيد عن هشام بن عروة' به- اخرجه احمد (۶/ ۱۲۲' ۲۶۱)' و مسلم في الموضع السابق- واخرجه وكيع عن هشام بن عروة به- اخرجه النسائي في المناسك (۵/ ۲۰۸) باب: ما يقتل في الحرم من الدواب-واخرجه البخاري في بدء الخلق (۶/ ۴۰۸ ۴۰۹) باب اذا وقع الذباب في شراب احدكم (۳۳۱۴)' ومسلم' و الترمذي في الحج (۲/ ۴۸۷-تحفة) باب: ما جاء ما يقتل المحرم من الدواب (۸۳۹)' و الدارمي في الحج (۲/ ۳۶-۳۷) باب: ما يقتل المحرم في احرامه' و عبد الرزاق (۸۳۷۴) من طرق عن عروة بن الزبير به- واخرجه مسلم' والنسائي في المناسك (۵/ ۲۰۸) باب: قتل الحية' و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۳۱) باب: ما يقتل المحرم (۳۰۸۷)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۰۹) من طريق قتادة سمعت سعيد بن المسيب عن عائشة' به- و اخرجه القاسم بن محمد عن عائشة' به بنحوه' لكن فيه (اربع فواسق) بدلاً من (خمس)-اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۵۶) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (۶۶/ ۱۱۹۸)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۰۹)-وله شاهد من حديث حفصة مرفوعاً: (خمس من الدواب لا حرج على من قتلهن: الغراب' و الحداة' و الفارة' و العقرب' و الكلب العقور)- الخ- اخرجه البخاري في جزاء الصيد (۴/ ۴۲) باب: ما يقتل المحرم من الدواب (۱۸۲۸)' و مسلم في الحج (۲/ ۸۵۸) باب: ما يندب للمحرم و غيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (۷۲/ ۱۲۰۰)' و النسائي في المناسك (۵/ ۲۱۰) باب: قتل الفارة في الحرم' جميعاً من طريق الزهري عن سالم عن ابيه عن حفصة-وله شاهد آخر عن ابن عمر مرفوعاً' بنحوه- اخرجه البخاري في بدء الخلق (۶/ ۴۰۹) باب: اذا وقع الذباب في شراب احدكم (۳۳۱۵)' و مسلم في الحج (۲/ ۸۵۹) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم (۱۱۹۹)' و ابو داود في المناسك (۲/ ۴۲۴) باب: ما يقتل المحرم من الدواب (۱۸۴۶)' والنسائي في الحج (۵/ ۱۹۰) باب: قتل الغراب' و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۳۱) باب: ما يقتل المحرم (۳۰۸۸)-

حالت احرام والے شخص پر اگر کوئی درندہ حملہ کر دیتا ہے تو حالت احرام والا وہ شخص اس درندے کو قتل کر سکتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ ایذاء پہنچانے والے جانوروں کا استثناء بیان کیا ہے' آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ جانور فاسق ہیں' جن کو حرم میں اور حرم کے علاوہ قتل کیا جا سکتا ہے''۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حالتِ احرام والا شخص سانپ' بچھو' چوہے' چیل' کوے اور باؤلے کتے کو قتل کر دے تو اس پر کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا''۔

اسی طرح اگر حالت احرام کے بغیر شخص ان جانوروں کو حرم کی حدود میں قتل کر دیتا ہے تو اس پر بھی کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا' کیونکہ ان جانوروں کو مار دینا مطلق طور پر مباح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حالتِ احرام والے شخص کے لیے شکار کرنے کو منع کیا ہے' یہ حدیث اس حکم کے ساتھ اس کی وضاحت شمار ہوگی۔

ان پانچ مخصوص جانوروں کے علاوہ جو دوسرے درندے ہیں' جن کا گوشت بھی نہیں کھا جا سکتا' اگر حالتِ احرام والا شخص ابتداء میں ان میں سے کسی درندے کو قتل کر دیتا ہے تو ہمارے نزدیک اس شخص پر فدیہ کی ادائیگی لازم ہوگی جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر کوئی فدیہ لازم نہیں ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ مخصوص جانوروں کا استثناء اس لیے کیا ہے کیونکہ ان کی فطرت میں ایذاء رسانی پائی جاتی ہے اور جس بھی جانور کی فطرت میں ایذاء رسانی پائی جاتی ہو' وہ ان پانچ جانوروں کے حکم میں ہوگا اور قرآن مجید کے اس عمومی حکم سے مستثنیٰ ہوگا' یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے' جس کا مفہوم یہ بنتا ہے' جو جاندار ایذاء پہنچاتے ہیں' ان کے علاوہ جو جانور ہیں' ان کا شکار نہ کرو تو جب قرآن کی آیت کا یہ مفہوم ہوگا' تو نص کے اعتبار سے صرف ان جانوروں کا شکار ممنوع ہوگا جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا اور جو ایذاء پہنچانے والے نہیں ہیں۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابولہب کے لیے یہ دعائے ضرر کی تھی:

''اے اللہ! اس پر اپنے ایک کتے کو مسلط کر دے' تو ایک شیر نے اسے پھاڑ کھایا تھا۔

اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' باؤلے کتے کے حکم میں شیر بھی شامل ہوگا۔

ہماری دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم حالت احرام میں ہو' تو تم شکار کو قتل نہ کرو''۔

یہاں پر شکار کا لفظ تمام وحشی جانوروں کو بھی شامل ہوگا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت کے ساتھ پانچ جانوروں کا استثناء کیا ہے' یہ بھی اس بات کی واضح دلیل ہے' ان پانچ مخصوص جانوروں کے علاوہ دیگر تمام جانوروں کا قرآن کی نص کے اعتبار سے قتل ممنوع ہوگا' اگر ایذاء رسانی کی علت کی بنیاد پر دیگر جانوروں کو قتل کرنا جائز ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ مخصوص جانوروں کو استثناء کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا' پھر ان پانچ جانوروں کے مقابلے میں دیگر جانوروں میں ایذاء کی صفت کم پائی جاتی ہے کیونکہ

ان پانچ مخصوص جانوروں کی فطرت میں ایذاء رسانی کے ساتھ ساتھ ابتدائی طور پر ایذاء پہنچانے کی کیفیت بھی شامل ہے جبکہ باقی قسم کے جانور ایذاء رسانی میں پہل نہیں کرتے ہیں' جب تک خود ان کو ایذاء نہ پہنچائی جائے۔[1]

2444- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ وَبَرَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ وَالْغُرَابَ وَالْحِدَاَةَ وَالْفَارَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حالتِ احرام والا شخص بھیڑیئے' کوے' چیل اور چوہے کو مار سکتا ہے۔

2445- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا وَبَرَةُ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وبرۃ بن عبدالرحمٰن مسلی، ابوخزیمۃ، ابوعباس کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۴۴۷)۔

2446- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ لُبْسِ الْقَمِيصِ وَالْاَقْبِيَةِ وَالسَّرَاوِيلَاتِ وَالْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ وَلَايَلْبَسْ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ اَوْ وَرْسٌ يَعْنِى الْمُحْرِمَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (احرام کی حالت میں) قمیص پہننے' قبا پہننے اور موزے پہننے سے منع کیا ہے' البتہ جس کو جوتے نہ ملیں (اس کا حکم مختلف ہے)۔ حالتِ احرام والا شخص ایسا کپڑا نہیں پہنے گا جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: حالتِ احرام والا شخص یہ کام نہیں کر سکتا۔

2447- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِى بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الْغُمْرِ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ

[1] المبسوط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت'

۲۴۴۶- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۵۹) باب: ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل و الحرم' و النسائي في المناسك (۵/ ۱۹۰) باب: قتل العقرب' و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۳۱) باب: ما يقتل المحرم (۳۰۸۸)' و احمد في (المسند) (۲/ ۵۴)' و ابن حبان في صحيحه (۳۹۶۱)' و الطحاوي في (شرح المعاني) (۲/ ۱۶۵) جميعاً عن عبيد الله ...... به-

۲۴۴۷- كذا اخرجه الدارقطني' بهذا الاسناد و اللفظ - وقد تقدم باسناد و لفظ آخرين- فراجع: (فتح الباري) (۳/ ۴۶۷)-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْغُمْرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ اِحْرَامِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ یہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھتے وقت بہترین خوشبو لگائی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن ابی غمر مصری ابوزید، روی عن معاویۃ بن یحییٰ اطرابلسی، وعبدالرحمٰن ابن قاسم۔ روی عنہ ابوطاہر احمد ابن عمرو بن سرح وغیرہ۔ وذکرہ ابن ابی حاتم فلم یذکر فیہ جرحاً ولا تعدیلا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۵/۲۷۴-۲۷۵)۔

2448- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمُحْرِمُ يَشُمُّ الرَّيْحَانَ وَيَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَيَنْزِعُ ضِرْسَهُ وَيَفْقَأُ الْقُرْحَةَ وَاِذَا انْكَسَرَ ظُفْرُهُ اَمَاطَ عَنْهُ الْاَذٰى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حالتِ احرام والا شخص ریحان (نامی خوشبودار) پھول کو سونگھ سکتا ہے' وہ حمام میں داخل ہو سکتا ہے' دانت نکلوا سکتا ہے' پھوڑے کو چیر سکتا ہے' جب اس کا ناخن ٹوٹ جائے تو اپنے آپ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر سکتا ہے۔

2449- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِالْهِمْيَانِ وَالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حالتِ احرام والے شخص کے لیے پٹکہ (کمر کا بیلٹ) اور انگوٹھی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

2450- حَدَّثَنَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ بْنُ بُرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْمُحْرِمِ فِی الْخَاتَمِ وَالْهِمْيَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: حالتِ احرام والے شخص کو انگوٹھی پہننے اور پٹکہ

2448- اخرجه البيهقي في (المعرفة) (۷/۱۶۲) في الحج، باب: تشم الريحان (۹۶۶۳) من طريق الدارقطني به- و علقه البخاري عن ابن عباس في الحج (۳/۴۶۳) باب: الطيب عند الاحرام، باب رقم (۱۸)-

2449- اخرجه البيهقي في سننه (۵/۶۹) كتاب الحج، باب المحرم يلبس المنطقة و الهميان للنفقة و الخاتم، من طريق الدارقطني به- وذكره ابن حجر في (الفتح) (۳/۴۶۴)، قال: (واخرجه ايضاً- يعني: الدارقطني- من طريق شريك عن ابي اسحاق عن عطاء- و ربما ذكره عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال...... والاول اصح- و اخرجه الطبراني و ابن عدي في (الكامل) من وجه آخر عن ابن عباس مرفوعاً و اسناده ضعيف)-

(کمر کا بیلٹ) باندھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو ولید بن برد: محمد بن احمد بن بردانطا کی، روی عن ھیثم بن جمیل وابیہ وغیرھما۔ قال ابن ابی حاتم: ادرکتہ ولم اسمع عنہ کتب ی بشیء یسیر من فوائدہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۱۸۳/۷-۱۸۴)۔

2451- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: حالتِ احرام والے شخص کے انگوٹھی پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2452- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

2453- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تھے تو جب بلندی پر چلتے تو تکبیر کہتے اور جب پستی کی طرف اُترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

2454- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ اَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ .تَابَعَهُ شُعْبَةُ وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ وَاَبُو الْقَاسِمِ هُوَ مِقْسَمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: حج کی سنت میں یہ بات شامل ہے' آدمی حج کا احرام حج کے مہینے میں باندھے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کی متابعت کی ہے' اس کے راوی ابوالقاسم کا نام مقسم ہے جو عبداللہ بن حارث کے آزاد کردہ ...

۲۴۵۳- اخرجه احمد (۳۳۳/۳)' و النسائي في عمل اليوم و الليلة رقم (۵۴۱) من طريق اشعث عن الحسن به- و اخرجه البخاري في صحيحه (۱۴۰/۶) كتاب الجهاد و السير' باب التسبيح اذا هبط و ادياً' الحديث (۲۹۹۳)' و في باب التكبير اذا علا شرفاً' الحديث (۲۹۹۴) و النسائي في عمل اليوم و الليلة رقم (۵۴۲)' و الدارمي رقم (۲۶۷۷ ط : هاشمي)' و ابن خزيمة رقم (۲۵۶۲)' و البيهقي (۲۵۹/۵) من طريق حصين بن عبد الرحمن عن سالم بن ابي الجعد' به-

۲۴۵۴- اخرجه البيهقي (۳۴۳/۴) كتاب الحج' باب لا يهل بالحج في غير اشهر الحج من طريق الدارقطني' به-

...مام ہیں۔

2455– حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يُحْرِمُ بِالْحَجِّ فِي غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ مِنَ السُّنَّةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا تھا: جس شخص نے حج کے مہینوں سے پہلے ہی حج کا احرام باندھ لیا' انہوں نے فرمایا تھا: یہ بات سنت نہیں ہے۔

2456– حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ اُهِلُّ بِالْحَجِّ قَبْلَ اَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ لاَ.

☆☆ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے احرام باندھا جا سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں!

2457– حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ) لِئَلَّا يُفْرَضَ الْحَجُّ فِي غَيْرِهِنَّ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''حج کے مہینے طے شدہ ہیں''۔

اس کی وجہ یہ ہے: کوئی شخص اس سے پہلے حج کا احرام نہ باندھ لے۔

2458– حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ حج میں شرط مقرر کرنے کا انکار کرتے تھے اور فرماتے تھے: کیا تمہارے لیے تمہارے نبی کی سنت کافی نہیں ہے۔

2459– حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا وَقَالَ اَمَا حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَشْتَرِطُ فَاِنْ حَبَسَ اَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَاِذَا وَصَلَ اِلَى الْبَيْتِ طَافَ بِهٖ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَحْلِقُ اَوْ يُقَصِّرُ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

٢٤٥٦– اخرجه البيهقي في سننه (٣٤٣/٤) من طريق ابن جريج' به-

٢٤٥٧– اخرجه البيهقي في سننه (٣٤٣/٤) من طريق الدارقطني' به-

٢٤٥٨– اخرجه البخاري في صحيحه (٤٧٢/٤) كتاب المحصر' باب الاحصار في الحج' الحديث (١٨١٠) من طريق عبد الله' قال: اخبرنا معمر عن الزهري' قال: حدثني سالم عن ابن عمر- واخرجه- ايضاً- في الموضع ذاته من طريق عبد الله عن يونس عن الزهري عن سالم عن ابن عمر نحوه- وسياتي من طريق عبد الرزاق عن معمر-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نقل کی گئی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (انہوں نے فرمایا:) تمہارے تمہارے نبی کی سنت کافی ہے' آپ نے کوئی شرط مقرر نہیں کی تھی' اگر کوئی شخص کسی وجہ سے سفر جاری نہ رکھ سکے تو جب بھی وہ اللہ تک پہنچ جائے تو اس کا طواف کرے' صفا و مروہ کا طواف کرے اور پھر سر منڈوا لے یا بال چھوٹے کروا لے اور اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

2460- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ وَاَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ اَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ .

قَالَ مَعْمَرٌ وَّاَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' سیّدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں' لیکن میں بیمار ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ارادہ کرلو اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی' وہیں احرام کھول دوں گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

2461- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ اَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ ثَقِيْلَةٌ وَّاِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اُهِلَّ قَالَ اَهِلِّيْ وَاشْتَرِطِيْ اَنَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ . قَالَ فَاَدْرَكَتْ.

۲۴۶۱- اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة' و من طريق عبد الرزاق اخرجه مسلم في الحج (۱۲۰۷) باب: جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض و نحوه' و النسائي في المناسك (۵/۶۸) باب: الاشتراط في الحج' و احمد في المسند (۶/) و البيهقي في الكبرى (۵/۲۲۱)' و الطبراني في (الكبير) (۲۴/رقم ۸۳۳)' و ابن الجارود في (المنتقى) (۴۲۰)' و ابن حبان (۳۷۷۴) من طريق عبد الرزاق' به- ورواه هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة-اخرجه البخاري في النكاح (۵۰۸۹)' باب: الاكفاء في الدين' و في الموضع السابق' و كذلك النسائي (۵/۱۶۸)' و احمد ۶۰/۲۰۲)' و الطبراني (۲۴/رقم ۸۳۴- ۸۳۵)-واخرجه مسلم في الحج (باب: اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض و نحوه' و النسائي في الحج (۵/۱۶۸) باب: الاشتراط في الحج' و ابن ماجه في الحج (باب: الشرط في الحج' و احمد (۱/۳۳۷)' و البيهقي (۵/۲۲۱) من طريق ابن جريج باسناده الذي هنا عند الدارقطني- ورواه عبد الجزري عن طاوس و عكرمة' به- اخرجه الطبراني (۱۲۰۲۳)-ورواه هلال بن خباب عن عكرمة عن ابن عباس ...... به- اخرجه ابو داؤد في الحج (۲/۱۵۶) باب: الاشتراط في الحج (۱۷۷۶)' و الترمذي في الحج (۲/۲۷۸) باب: ما جاء في الاشتراط في الحج (۹۴۱)' كلاهما عن بن العوام عن هلال بن خباب ...... به-ورواه حبيب بن يزيد عن عمرو بن هرم عن سعيد بن جبير و عكرمة عن ابن عباس ...... به- مسلم في الحج (۲/۸۶۸-۸۶۹) باب: جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض' و نحوه (۱۲۰۸)- و اخرجه عطاء عن ابن عباس اخرجه مسلم في الموضع السابق-قال الترمذي: (و العمل على هذا عند بعض اهل العلم- يرون الاشتراط في الحج- و يقولون اشترط' فعرض له مرض او عذر' فله ان يحل ويخرج من احرامه- و هو قول الشافعي و احمد و اسحاق- و لم ير بعض اهل العلم الاشتراط في الحج- وقالوا: ان اشترط' فليس له ان يخرج من احرامه' و يرونه كمن لم يشترط)- اه-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔
انہوں نے کہا: میں بھاری بھرکم عورت ہوں اور میں حج کرنا چاہتی ہوں تو آپ مجھے احرام کے بارے میں کیا ہدایت کرتے ہیں؟
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم احرام باندھ لو اور یہ شرط عائد کرو کہ جہاں میں آگے جانے کے قابل نہ رہی وہاں احرام کھول دوں گی۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے وہ حج کرلیا تھا۔

2462- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ اَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2463- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُنَخَّلٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2464- حَدَّثَنَا الْقَاضِيْ اَبُوْ عُمَرَ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقُلُوْسِيُّ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ هَمَّامٍ الْخَارَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ ضُبَاعَةَ اَنْ تَشْتَرِطَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ضباعہ کو یہ ہدایت کی تھی (کہ وہ احرام باندھتے ہوئے) شرط عائد کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صلت بن محمد بن عبدالرحمٰن بصری، ابوہمام، خارکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا۔
یہ راوی دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر (۲۹۶۳)۔ وفی (ط): خازکی، بالزای معجمۃ۔

2-باب الْمَوَاقِيتِ.

باب 2: مواقیت کا بیان

2465- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ .وَاَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

•••———•••———•••

میقات کے احکام

میقات کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سرخسی تحریر کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے رہنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا ہے' اہلِ شام کے لیے جحفہ کو' اہلِ نجد کے لیے قرن کو' یمن کے رہنے والوں کے لیے یلملم کو اور عراق کے رہنے والوں کے لیے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا ہے۔

یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں چار مواقیت کا ذکر ہے' اس میں اہلِ عراق کے لیے ذاتِ عرق کے میقات ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت اس بارے میں منقول ہے' اس میں تین مواقیت کا ذکر ہے۔ اس روایت میں ذاتِ عرق اور یلملم کا تذکرہ نہیں ہے۔

ان روایات میں اس بات کی دلیل موجود ہے' جو شخص مکہ جانے کے ارادے کے تحت ان مواقیت تک پہنچ جاتا ہے' اس مقام پر احرام باندھنا اس کے لیے لازم ہو جاتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فائدے کے بغیر اس جگہ کو میقات مقرر نہیں کیا ہوگا لہٰذا اس مقام پر پہنچنے کے بعد احرام باندھے بغیر یہاں سے گزرنا ممنوع ہوگا۔ ان مواقیت سے پہلے احرام باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں گنجائش پائی جاتی ہے۔

احادیث کے ظاہری مفہوم کے حوالے سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: میقات پر احرام باندھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تاہم ہمارے علمائے احناف اس بات کے قائل ہیں: میقات تک پہنچنے تک احرام باندھنے میں تاخیر کرنا (یعنی وہاں سے احرام باندھے بغیر گزر جانا) جائز نہیں ہے۔ اور یہ بات زیادہ فضیلت رکھتی ہے' میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا جائے کیونکہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھ کر حرام تک جائے' اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں اور ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے (قرآن کے یہ الفاظ) "تم اللہ کے لیے حج اور عمرے کو مکمل کرو" کی تفسیر میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج اور عمرے کو مکمل کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے' انسان اپنے گھر سے احرام باندھ لے۔

(علامہ سرخسی نے تحریر کیا ہے:) ہم تک یہ روایت بھی پہنچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہم نے میقات مقرر کیا ہے یہ اس شخص کے لیے ہے جو وہاں رہتا ہو اور اس شخص کے لیے بھی ہے جو اس کے دوسری جانب سے (مکہ

رف آرہا ہو) اگرچہ وہ وہاں کا رہنے والا نہ ہو۔ جبکہ اس نے حج یا عمرے کا ارادہ کیا ہو۔

اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے جو شخص مکہ جانے کے ارادے سے اس میقات سے گزرے گا' اس پر احرام باندھنا لازم ہوگا۔ خواہ وہ میقات والی جگہ کا رہائشی ہو یا نہ ہو۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ باہر کا رہنے والا جو شخص حرم کی حدود میں رہا ہو' جب وہ حج کا ارادہ کرے گا' تو اس کے احرام باندھنے کے لیے میقات وہ جگہ ہوگی جو اہلِ مکہ کا میقات ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے ظاہری الفاظ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے' جو شخص حج یا عمرے کے ارادے کے ساتھ مکہ جارہا ہو وہ احرام کے بغیر میقات سے نہیں گزر سکتا' جو شخص جنگ کے ارادے سے مکہ کی طرف جارہا ہو اس پر احرام باندھنا شرط نہیں ہوگا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ جو شخص تجارت کے لیے یا قرض وصول کرنے کے لیے یا اسی نوعیت کے کسی اور کام کے لیے مکہ جانا چاہتا ہے' اس کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں: ایک قول کے مطابق ایسے شخص پر احرام باندھنا لازم نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: احرام باندھنا بذاتِ خود عبادت نہیں ہے بلکہ حج کے افعال کی ادائیگی کے لیے احرام باندھا جاتا ہے' اسی لیے جو شخص حج یا عمرے کا ارادہ نہیں رکھتا' اس کے حق میں حرم کی سرزمین بھی دیگر مقامات کی طرح ہوگی' لہٰذا ایسے شخص پر احرام باندھنا لازم نہیں ہوگا۔

ہمارا (یعنی احناف کا) مؤقف یہ ہے: جو بھی شخص مکہ میں جانا چاہتا ہو' اس کے لیے احرام باندھے بغیر میقات سے گزرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ حج کے ارادے سے مکہ جانا چاہتا ہو یا جنگ کرنے کے لیے جارہا ہو یا تجارت کرنا مقصود ہو' اس کی دلیل حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

''اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس وقت حرم مقرر کیا تھا جب اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی بھی شخص کے لیے یہاں جنگ کرنا جائز نہیں ہے اور میرے لیے بھی صرف ایک مخصوص وقت کے لیے مکہ میں جنگ کرنا جائز ہوا تھا' اب اس کے بعد قیامت تک کے لیے مکہ میں جنگ کرنا حرام قرار دے دیا گیا ہے''۔

اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں جنگ کرنے کی اجازت حاصل ہوئی تھی اور یہ وقت کے ایک مخصوص حصے تک کے لیے تھی جیسا کہ آپ نے خود یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرے لیے ایک مخصوص وقت کے لیے یہاں قتال کرنا حلال ہوا ہے۔

اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لیے بھی یہ بات حلال نہیں ہے اور اس حدیث سے یہ بات پتہ چل جاتی ہے' جنگ کرنے کے لیے احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور یہ خصوصیت اسی وقت ظاہر ہوسکتی ہے' جب دوسرے کے لیے یہ حکم ہو کہ وہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں احرام کے بغیر میقات میں داخل ہوگیا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میقات تک واپس جاؤ اور وہاں سے احرام باندھو' ورنہ تمہارا حج ٹھیک نہیں ہوگا' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' کوئی بھی شخص احرام باندھے بغیر

میقات سے نہ گزرے۔

اس کی وجہ یہ ہے: جو بھی شخص حج یا عمرے کے ارادے کے تحت مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہے اس پر لازم ہے وہ اس سرز[مین] کے عزت اور شرف کے اظہار کے لیے احرام باندھ لے۔ اس حوالے سے حج کے افعال ادا کرنا یا نہ کرنا برابر کی حیثیت رکھتے ہوں گے اس لیے جو شخص مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے اس پر یہ بات لازم ہے وہ میقات سے ہی احرام باندھ لے البتہ جو شخص میقات کے اندر کے علاقے میں (یعنی جو مکہ کی سمت میں ہو) رہائش پذیر ہو وہ اپنے کسی ذاتی کام کے تحت احرام باندھے بغیر مکہ شہر میں داخل ہو سکتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک قول کے مطابق یہ بھی جائز نہیں ہے۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑیاں چننے والوں کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ احرام باندھے بغیر مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

اور ظاہری طور پر بھی یہ بات ہے یہ لوگ میقات کے باہر سے اندر نہیں آتے ہیں اس سے یہ لازم ہوگا کہ جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں وہ احرام کے بغیر مکہ جا سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ جانے کے لیے نکلے جب آپ بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ مدینہ منورہ کے حالات ٹھیک نہیں ہیں تو آپ احرام باندھے بغیر واپس مکہ چلے گئے تھے۔

اس کی وجہ یہی ہے جو شخص میقات کے اندر رہتا ہے وہ اہلِ مکہ کی مانند ہوگا کیونکہ اسے مکہ میں آنے جانے کی ضرورت پیش آتی رہے گی اس کی ضروریات مکہ کے رہنے والوں سے متعلق ہوں گی تو جس طرح مکہ کے رہنے والوں کے لیے یہ بات جائز ہے وہ اپنی ضروریات کے پیشِ نظر مکہ سے باہر جا سکتے ہیں اور پھر احرام باندھے بغیر مکہ میں آ سکتے ہیں تو اسی طرح اہلِ میقات کے لیے بھی یہ بات جائز ہوگی۔

اگر ہم یہ کہیں کہ ہر وقت ان پر احرام باندھنا لازم ہے تو یہ واضح طور پر ضرر ہوگا۔[1]

2466- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

---

[1] المبسوط از شیخ ابوبکر سہیل بن احمد سرخسی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۲٤٦٥- اخرجه ابو يعلى (٤/١٥٦-١٥٧) (٢٢٢٢) و الطحاوي في (المعاني) (٢/١١٩) و البيهقي في الكبرى (٥/٢٨) منطريق حجاج بن ارطاة...... به و قال الهيثمي في (المجمع) (٢/٢١٩): (اخرجه احمد و فيه الحجاج بن ارطاة و فيه كلام و قد وثق)- اه -ورواه ابن جريج اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله...... به مرفوعاً- اخرجه مسلم في الحج (٢/٨٤٠-٨٤١) باب: مواقيت الحج و العمرة (١١٨٣) و الطحاوي في (شرح المعاني) في الحج (٢/١١٨، ١١٩) باب: المواقيت و ابن خزيمة (٤/١٥٩-١٦٠) و احمد (٢/٢٢٢) و الشافعي (١/٢٩٠) في الباب الثاني: في مواقيت الحج و العمرة الزمانية و المكانية (٧٥٦) به مطولاً- ورواه ابراهيم بن يزيد الخوزي عن ابي الزبير وزاد فيه: (ثم اقبل بوجهه للافق ثم قال: (اللهم اقبل قلوبهم)- اه- و الخوزي ضعيف كما سبق- و من ثم قال البوصيري في (الزوائد) (٢/١١-١٢): (هذا اسناد ضعيف......) و اعله بالخوزي-ورواه ابن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر به- اخرجه احمد (٢/٢٣٦) و البيهقي (٥/٢٧)- و ابن لهيعة ضعيف-

٢٤٦٦- قال الزيلعي في (نصب الراية) (٢/١٤): (و الحجاج غير محتج به)- اه-

2467-اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهٗ وَقَّتَ لاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ .

عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ذاتِ عرق کو اہلِ عراق کے لئے میقات مقرر کیا تھا۔

2468- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ وَّاَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالاَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ لَ لاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور یہ کہا ہے:) اہلِ عراق لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

2469- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَّتَ لاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ .

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم نے اہلِ مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اہلِ یمن کے لئے یلملم کو اہلِ شام اہلِ مصر کے لئے جحفہ کو اور اہلِ عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر کیا تھا۔

2470- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِيْ زُرَارَةُ بْنُ كُرَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِى الْحَارِثُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ بِمِنًى .وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَوَقَّتَ لاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ اَنْ يُهِلُّوا مِنْهَا وَذَاتَ عِرْقٍ لاَهْلِ الْعِرَاقِ .

حضرت حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت منیٰ میں موجود تھے۔ (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ بیان کیا ہے:) آپ نے اہلِ یمن کے لئے یلملم کو میقات

۲۴۶۹- اخرجه ابو داؤد في الحج (۲/ ۲۵٤-۲۵۵) باب: في المواقيت (۱۷۳۹)، و النسائي في المناسك (۵/ ۱۲۵) باب: ميقات اهل العراق، و الطحاوي في المعاني (۲/ ۱۱۸) باب: المواقيت، و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۸) باب: ميقات اهل العراق، و ابن عدي في الكامل (۱/ ٤۱۷)، من طريق افلح بن حميد، به-قال ابن عدي: قال لنا ابن صاعد: كان احمد بن حنبل ينكر هذا الحديث- مع غيره- على افلح بن حميد)- قال ابن عدي: (وانكار احمد على افلح في هذا الحديث قوله: (ولاهل العراق ذات عرق)، و لم ينكر الباقي من اسناده و متنه)- اه-

۲۴۷۰- اخرجه ابو داود في الحج (۲/ ۲۵٦- ۲۵۷) باب: في المواقيت (۱۷٤۲)، و البيهقي في الحج (۵/ ۲۸) باب: ميقات اهل العراق، من طريق زرارة بن كريم...... به-

مقرر کیا کہ وہ لوگ وہاں سے احرام باندھیں گے اور اہلِ عراق کے لئے ذاتِ عرق کو (میقات مقرر کیا۔)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زرارۃ بن کریم بن حارث سہمی باھلی، لہ رویۃ، وذکرہ ابن حبان فی ثقات تابعین۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۲۱)۔

2471- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُسْاَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهَى اُرَاهُ يُرِيدُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاُخْرٰى مِنَ الْجُحْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَّمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَّمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ.

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سنا' ان سے احرام باندھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی: اہلِ مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے' جبکہ دوسرے راستے سے جحفہ ہے۔ اہلِ عراق کی مخصوص جگہ ذاتِ عرق ہے۔ اہلِ نجد کی مخصوص جگہ قرن ہے۔ اور اہلِ یمن کے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے۔

2472- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ رَفَعَاهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا- قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ- وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ- اَوْ قَالَ اَلَمْلَمَ- قَالَ فَهِيَ لَهُمْ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ- وَقَالَ عَمْرٌو مِنْ اَهْلِهِ وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ مِّنْ حَيْثُ اَنْشَاَ- كَذَاكَ فَكَذَاكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا .تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ وَّخَالَفَهُمْ يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ فَاَسْنَدَهُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو اہلِ شام کے لئے جحفہ کو' اہلِ نجد کے لئے قرن کو (ایک روایت میں لفظ قرن المنازل منقول ہے۔) اہلِ یمن کے لئے یلملم کو (ایک روایت میں لفظ الملم منقول ہے۔) میقات مقرر کیا ہے۔ یہ ان علاقوں اور ان کے دوسری طرف سے آنے والوں کے لئے ہے۔ جو شخص حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو' لیکن جو ان جگہوں کے (مکہ کی طرف والے حصے) میں رہتا ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

۲۴۷۲- اخرجه البخاري في الحج (۲۸۷/٤- ۲۰۸) باب: مهل اهل الشام (۱۵۲٦)؛ و مسلم في الحج (۸۳۸/۲) باب: مواقيت الحج و العمرة (۱۱۸۱)؛ و ابو داود في الحج (۱۷۳۸)؛ و النسائي في المناسك (۱۲۲/٥- ۱۲٤)؛ و ابن خزيمة في الحج (۱٥۸/٤- ۱٥۹)؛ و البيهقي في الكبرى (۲۹/٥) من طرق عن طاوس به-

ں سے چاہے احرام باندھ لے۔ یہاں تک کہ اہلِ مکہ بھی مکہ ہی میں احرام باندھ لیں گے۔

2473- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2474- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَتَانِىْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِىْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ.

خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا: میں اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں۔

2475- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا التَّمَّارُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُمَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعَاذَ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ .قَالَ صَالِحٌ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ كَانَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

عمارہ بن خزیمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ تلبیہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رضامندی کے حصول کی دعا مانگی اور جہنم سے اس کی رحمت کی پناہ مانگی۔

قاسم بن محمد کہتے ہیں: آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ تلبیہ پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن محمد بن زائدۃ مدنی ابوواقد لیثی صغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۹۰۱)۔

۲۴۷۴- اخرجه مالك في الحج (۳۳٤/۱) باب: رفع الصوت بالاهلال (۳٤)، و ابو داود في الحج (٤۰۵/۲) باب: كيف التلبية؟ (۱۸۱٤)، و النسائي في المناسك (۱٦۲/۵) باب: رفع الصوت بالاهلال، و الترمذي في الحج (۱۹۱/۳) باب: ما جاء في رفع الصوت بالتلبية (۸۲۹)، و ابن ماجه في المناسك (۹۷۵/۲) باب: رفع الصوت بالتلبية (۲۹۲۲)، و الحاكم (٤۵۰/۱)، و ابن خزيمة (۲٦۲۵، ۲٦۲۷)، و ابن حبان (۳۸۰۲)، من طريق عبد الله بن ابي بكر...... به، و صححه الترمذي و ابن خزيمة و ابن حبان و الحاكم -وله شاهد من حديث ابي هريرة: اخرجه الحاكم (٤۵۰/۱)، وابن خزيمة (۲٦۳۰)، و البيهقي (٤۲/۵)، و احمد (۳۲۵/۲)-

۲۴۷۵- اخرجه الشافعي في (الام) (۱۵٦/۲)، و البيهقي في الكبرى (٤٦/۵)، و المعرفة (۱۳۷/۷) باب: ما يستحب من القول في اثر التلبية (۹۵۸۰، ۹۵۸۱) عن صالح...... به- و صالح ضعيف-

○ عمارۃ بن خزیمۃ بن ثابت انصاری اوسی، ابوعبداللہ، او ابومحمد، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۸۷۸)۔

2476- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ وَالْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيلَ قَالُوْا حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَفْرَدَ الْحَجَّ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَآئِشَةَ مِثْلَهُ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج افراد کیا تھا۔

2477- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا صَلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَجِّ مُفْرَدًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج افراد کا احرام باندھا تھا۔

2478- وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَعْمَلَ عَتَّابَ بْنَ اَسِيدٍ عَلَى الْحَجِّ فَاَفْرَدَ ثُمَّ اسْتَعْمَلَ اَبَا بَكْرٍ سَنَةَ تِسْعٍ فَاَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَنَةَ عَشْرٍ فَاَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ فَبَعَثَ عُمَرَ فَاَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَفْرَدَ الْحَجَّ وَتُوُفِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَبَعَثَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَاَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ عُمَرُ سِنِيهِ كُلَّهَا فَاَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ تُوُفِّيَ عُمَرُ وَاسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ فَاَفْرَدَ الْحَجَّ ثُمَّ حُصِرَ عُثْمَانُ فَاَقَامَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ لِلنَّاسِ فَاَفْرَدَ الْحَجَّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پہلے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو امیر الحج مقرر کیا تو انہوں نے حج افراد کیا۔ پھر 9 ہجری میں آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج مقرر کیا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔

٢٤٧٦- اخرجه البخاري في الحج (٣/٤٢١) باب: التمتع والقران و الافراد بالحج (١٥٦)، و مسلم في الحج (٢/٨٧٣) باب: بيان وجوه الاحرام (١٢١١)، و ابو داود في الحج (٢/٢٨١) باب: في افراد الحج (١٧٧٩)، و النسائي في المناسك (٥/١٤٥) باب: افراد الحج، و ابن ماجه في المناسك (٢/٩٩٨) باب: العمرة من التنعيم (٣٠٠٠)، منطرق عن عروة، به- و اخرجه القاسم عن عائشة، به- اخرجه مسلم في (٢/٨٧٥) باب: بيان وجوه الاحرام (١٢١١)، و ابو داود في الحج (٢/٢٧٩) باب: في افراد الحج (١٧٧٧)، و الترمذي في الحج (٣/١٨٣) باب: ما جاء في افراد الحج (٨٢٠)، و النسائي في المناسك (٥/١٤٥) باب: افراد الحج، و ابن ماجه في المناسك (٢/٩٨٨) باب: الافراد في الحج-

٢٤٧٧- اخرجه احمد في مسنده (٢/٩٧) عن اسماعيل بن محمد، ثنا عباد بن عباد...... به-واخرجه مسلم في الحج (٢/٩٠٤-٩٠٥) باب: الافراد و القران بالحج و العمرة (١٢٣١) عن يحيى بن ايوب، حدثنا عباد بن عباد، به- و اخرجه مسلم عن عبد الله بن عون الهلالي عباد بن عباد باسناده بلفظ: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل بالحج مفردًا)- اه-

٢٤٧٨- اخرجه الترمذي في الحج (٣/١٨٢) باب: ما جاء في افراد الحج (٨٢٠) عن قتيبة عن عبد الله بن نافع الصائغ، بنحوه مختصرًا- عنده (عبد الله بن عمر عن نافع) بدلاً من (عبيد الله عن نافع) مصغرًا- و راجع: تحفة الاشراف للمزي (٦/١٠٨) (٧٧٢٢)- الترمذي: (وقال الثوري: ان افردت الحج فحسن، و ان قرنت فحسن، و ان تمتعت فحسن- وقال الشافعي مثله- وقال: احب الينا الافراد ثم التمتع ثم القران)- اه-

10 ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حج کیا تو آپ نے بھی حج افراد کیا۔

آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (امیر الحج بنا کر) بھیجا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود حج کیا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے' انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو (امیر الحج بنا کر) بھیجا تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کئی مرتبہ حج کیا اور ہمیشہ حج افراد کیا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے بھی حج افراد کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حج میں لوگوں کی قیادت کا فریضہ سرانجام دیا۔ انہوں نے بھی حج افراد کیا۔

•••——•••——•••

حج قران کا حکم

حج قران کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک حج تمتع اور حج افراد کے مقابلے میں حج قران زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ حج قران کا طریقہ یہ ہے: آدمی حج اور عمرے دونوں کا احرام ایک ساتھ میقات سے باندھے اور نماز پڑھنے کے بعد یہ کہے کہ اے اللہ! میں جو حج اور عمرہ (ایک ساتھ کرنے) کا ارادہ کرتا ہوں تو ان دونوں کو میرے لیے آسان کر دے اور ان دونوں کو میری طرف سے قبول کر لے!

جب آدمی مکہ میں داخل ہو تو سب سے پہلے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کر لے' جن میں سے پہلے تین چکروں میں رمل کرے' اسکے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے' یہ افعال عمرے کے افعال شمار ہوں گے' پھر سعی کر لینے کے بعد طواف کرے اور پھر صفا و مروہ کی سعی کرے جیسا کہ ہم نے حج مفرد میں یہ بات بیان کی ہے' پھر جب قربانی کے دن وہ جمرات کو کنکریاں مارے تو ایک بکری یا گائے یا اونٹ یا اس کا ساتواں حصہ قربان کرے تو یہ حج قران کا خون ہو گا۔

اگر اس کے پاس ایسا جانور نہ ہو جس کو وہ ذبح کر سکتا ہو' تو وہ حج کے دنوں میں تین دن روزہ رکھے گا' جن میں سے آخری دن عرفہ کا ہو گا' اگر وہ یہ روزے نہیں رکھ پاتا یہاں تک کہ قربانی کا دن آ جاتا ہے تو اب اس کے لیے دم دینا لازم ہو گا' اس کے بعد جب وہ اپنے گھر چلا جائے گا' تو وہاں سات دن روزے رکھے گا' اگر وہ حج سے فارغ ہونے کے بعد مکہ میں ہی روزے رکھ لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔

اگر حج قران کرنے والا شخص مکہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ سیدھا عرفات چلا جاتا ہے تو اب وقوفِ عرفات کی وجہ سے گویا اس نے اپنے عمرے کو ترک کر دیا تو ایسے شخص سے حج قران کا دم باطل ہو جائے گا اور عمرے کو ترک کرنے کا دم اس پر لازم ہو گا اور اس عمرے کی قضاء بھی اس پر لازم ہو گی۔

مختصر القدوری' از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ موسسۃ الریان' بیروت' لبنان' ص 150

اسی مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے صاحبِ ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

تمتع اور افراد کے مقابلے میں قران زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں. افراد زیادہ فضیلت رکھتا ہے ج
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قران کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیونکہ اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ قرآن م
حج قران کا ذکر نہیں ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''حج قران'' ایک اجازت ہے''۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' حج افراد کرنے میں زیادہ مرتبہ تلبیہ پڑھنا پڑتا ہے' زیادہ سفر کیا جاتا ہے اور زیادہ مرتبہ سر منڈو
جاتا ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''اے محمد کے گھر والو! تم لوگ حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کا احرام باندھو''۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' یہاں اس صورت میں دو عبادتیں ایک ساتھ جمع ہو جاتی ہیں اور یہ بالکل اسی طرح ہو گا
آدمی اعتکاف کرنے کے ساتھ روزہ بھی رکھ لے یا جس طرح آدمی اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کے ساتھ نوافل بھی ادا کر لے۔[۱]

حج تمتع کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک حج افراد کرنے کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حج تمتع کی دو قسمیں ہیں' ایک یہ کہ حج تمتع کرنے والا شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے' ایک یہ کہ حج تمتع کر
والے کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو۔

حج تمتع کا طریقہ یہ ہے: آدمی میقات سے آغاز کرے گا اور عمرے کا احرام باندھے گا' پھر وہ مکہ میں داخل ہو کر وہا
طواف کرے گا سعی کرے گا' سر منڈوالے گا یا بال چھوٹے کروالے گا اور عمرے کا احرام کھول دے گا۔ جب وہ طواف کے ذر
آغاز کرے گا' تو تلبیہ پڑھنا ترک کر دے گا اور مکہ میں قیام کے دوران حالت احرام کے بغیر رہے گا۔ پھر جب ترویہ کا دن آ
گا' تو وہ مسجد سے حج کا احرام باندھ لے گا اور وہ تمام افعال سرانجام دے گا' جو حج افراد کرنے والے لوگ سرانجام دیتے ہیں
اس پر حج تمتع کی وجہ سے دَم دینا لازم ہو گا' اگر اسے دَم دینے کے لیے جانور نہیں ملتا تو وہ حج کے ایام میں تین دن روزے رک
گا اور واپس (گھر پہنچ کر) سات روزے رکھے گا۔[۲]

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے مختصر القدوری کے شارح امام ابوبکر بن علی بن الحداد رحمۃ اللہ علیہ تح
کرتے ہیں:

صحیح روایت یہ ہے: (احناف کے نزدیک) حج افراد کے مقابلے میں حج تمتع زیادہ فضیلت رکھتا ہے' تاہم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

---

[۱] الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی از امام ابوالحسن علی بن ابوبکر الفرغانی' ج 1 ص 153

[۲] مختصر القدوری' از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ موسسۃ الریان' بیروت' لبنان' ص 152

سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے حج افراد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: حج تمتع کرنے والے شخص کا سفر عمرے کے لیے ہے اس کی دلیل یہ ہے: جب وہ عمرہ کر کے فارغ ہو جاتا ہے تو میقات کے حوالے سے وہ شخص ''مکی'' شمار ہوتا ہے کیونکہ وہ حالت احرام کے بغیر مکہ میں قیام پذیر ہے پھر اس کے بعد وہ مسجد حرام سے حج کے لیے احرام باندھتا ہے جبکہ حج افراد کرنے والے شخص کا سفر حج کے لیے ہوتا ہے اور حج کرنا فرض ہے جبکہ عمرہ کرنا سنت ہے تو وہ سفر جو کسی فرض کی ادائیگی کے لیے ہو وہ اس سفر سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو کسی سنت کام کی ادائیگی کے لیے ہو۔

پہلے قول کی وجہ یہ ہے: حج تمتع کے اندر دو عبادات کو جمع کرنے کی صورت پائی جاتی ہے۔ اس حوالے سے یہ حج قران کے مشابہ ہے پھر اس میں ایک قربانی زیادہ پائی جاتی ہے پھر یہ کہ آدمی کا سفر حج کے لیے ہی ہے صرف عمرے کی وجہ سے درمیان میں خلل آتا ہے (یعنی درمیان میں وقفہ آتا ہے) کیونکہ یہ عمرہ حج کے تابع ہوتا ہے تو اس کی مثال اسی طرح ہوگی جیسے آدمی جمعے کے فرض سے پہلے سنتیں ادا کر لیتا ہے۔

2479- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِينٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ اَبِى بَكْرٍ فَجَرَّدَ وَمَعَ عُمَرَ فَجَرَّدَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَجَرَّدَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے انہوں نے حج افراد کیا تھا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے انہوں نے حج افراد کیا تھا۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ہے انہوں نے حج افراد کیا تھا۔

2480- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ مُحْرِمٌ.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان (یعنی سفر کے دوران) پچھنے لگوائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روزے کی حالت میں بھی تھے اور احرام کی حالت میں بھی تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عثمان بن خثیم قاری مکی ابوعثمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

الجوہرۃ النیرۃ از ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الزبیدی مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ج 1 ص 395

۲٤۷۹- اخرجه البيهقي في السنن (٥/٥) من طريق الدارقطني به۔

پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۳۲/۱) وفی (ط): خیثم۔

2481- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ اِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَ... وَسَلَّمَ) وَهُوَ فِي الْمَوْقِفِ مِنْ جَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ جِئْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ اَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَاَتْعَبْتُ نَفْ... وَاللَّهِ اِنْ تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَ... وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى مَعَنَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِجَمْعٍ وَقَدْ اَتَى عَرَفَاتٍ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّ...

☆☆ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت آپ ... مزدلفہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں طے کے دو پہاڑوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ... ہوں' میں نے اپنی سواری کو بھی تھکا دیا ہے اور اپنے آپ کو بھی تھکا دیا ہے' اللہ کی قسم! میں نے ہر پہاڑ کے پاس پڑاؤ کیا ہے ... میرا حج ہو جائے گا' اے اللہ کے رسول! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں صبح کی نماز ادا ک... اور جو اس سے پہلے رات کے وقت یا دن کے وقت عرفات تک پہنچ گیا' تو اس نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور اس کا حج مکمل ہو گیا

•••———•••———•••

عرفات میں وقوف کا حکم

عرفات میں وقوف کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمٰن الجزیری تحریر کرتے ہیں:

حج کا چوتھا رکن عرفات میں وقوف کرنا ہے' خواہ وہ بیداری کی حالت میں ہو یا نیند کی حالت میں ہو' بیٹھ کر ہو یا کھڑے ہو' آدمی وہاں ٹھہر جائے یا وہاں سے گزر جائے' اس بات پر سب کا اتفاق پایا جاتا ہے' تاہم اس کے صحیح ہونے کی شرائط یا ... بارے میں مسنون اُمور کے بارے میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

(اس کے بعد شیخ عبدالرحمٰن الجزیری نے مذاہب اربعہ کے حوالے اس اختلاف کی وضاحت کی ہے' اس میں احناف ... موقف یہ ہے:)

احناف کے نزدیک عرفات میں وقوف کرنے کے لیے ایک چیز شرط ہے' اس میں کچھ چیزیں واجب ہیں اور کچھ ... ہیں۔

وقوف عرفات کے لیے شرط یہ ہے: شریعت کی طرف سے مخصوص شدہ مقرر وقت کے اندر ہونا چاہیے اور وہ وقت نو ذ...

۲۴۸۱- اخرجه الطبراني في الاوسط (۳۰۲٤) من رواية عبد الله بن بزيع عن صدقة بن ابي عمران عن اسماعيل بن ابي خالد به- قا... (لم يروه عن صدقة بن ابي عمران الا عبد الله ابن بزيع)- اه- واخرجه ابو داود في المناسك (۱۹٦/۲) باب: من لم يدرك عرفة (۱۹۵۰) و الترمذي في الصحيح (۲۲۹/۳ ۲۳۰) باب: ما جاء فيمن ادرك الامام بجمع فقد ادرك الحج (۸۹۱)' و النسائي في المناسك (۲٦٤/۵ ... باب: فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الامام بمزدلفة' و ابن ماجه في المناسك (۱۰۰٤/۲) باب: من اتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع (۳۰۱٦) و احمد (۲٦۱/٤)' و الطيالسي' و من طريقه البيهقي في (المعرفة) (۲۷۵/۷) باب: ادراك الحج بادراك عرفة (۱۰۲۹۲)' و البيهقي ... الكبرى (۱۷۳/۵) من طريق عامر الشعبي به-

کے دن سورج کے ڈھل جانے کے بعد سے لے کر قربانی کے دن صبح صادق تک کا وقت ہے اس بارے میں نیت شرط نہیں ہے عقل کا ٹھیک ہونا شرط نہیں ہے جو شخص ان اوقات کے درمیان عرفات تک پہنچ جاتا ہے اس کا حج ہو جاتا ہے خواہ اس نے حج کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو خواہ وہ یہ جانتا ہو کہ وہ اس وقت عرفات میں موجود ہے یا اس بات سے واقف نہ ہو خواہ وہ اس وقت جنون یا بے ہوشی کے عالم میں ہو خواہ وہ اس وقت سو رہا ہو یا بیدار ہو۔

واجب یہ ہے: اگر کوئی شخص دوپہر کے وقت پہنچ جاتا ہے تو وہ سورج کے غروب ہونے تک وہاں ٹھہرا رہے اگر وہ رات کے وقت وہاں پہنچتا ہے تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔

اگر کوئی شخص دن کے وقت عرفات پہنچ کر وقوف کر لیتا ہے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے عرفات سے نکل جاتا ہے تو اس پر دَم دینا لازم ہوگا۔

عرفات میں وقوف کرنے کی سنتیں یہ ہیں: (اس سے پہلے) غسل کرنا' امام کا دو خطبے دینا' نماز کے باب میں جو شرائط ہم نے ذکر کی ہیں' ان کا خیال رکھتے ہوئے ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا' اس کے بعد وہاں وقوف کرے' اس دن روزہ نہ رکھنا' باوضو رہنا' سواری پر موجود رہنا' حاکم وقت کے پیچھے بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس کے قریب رہنا' ذہنی طور پر متوجہ ہونا اور یہ بات بھی سنت ہے' آدمی سیاہ پتھر کی چٹان کے قریب ٹھہرے' یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے وقوف کیا تھا' اگر وہاں پہ وقوف کرنا مشکل ہو' تو یہ کوشش کرے کہ جہاں تک ممکن ہو اس جگہ کے قریب رہے' یہ بھی سنت ہے' آدمی اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے دعا کرے اور ٹھہرنے کی جگہ پر تلبیہ پڑھے' اپنے لیے' اپنے والدین کے لیے اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کے لیے بکثرت دعا کرے' خشوع خضوع اور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پڑھتا رہے' نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا رہے اور سورج کے غروب ہونے تک اپنی حاجات کے حوالے سے دعائیں کرتا رہے' دعا کے حوالے سے کوئی مخصوص الفاظ کی پابندی نہیں ہے۔[1]

2482- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ وَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نُفِيضَ وَقَدْ اَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ . قَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِجَمْعٍ جَعَلَهَا عُمْرَةً.

☆☆ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ اس وقت مزدلفہ میں تھے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرا حج ہو گیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ یہ نماز ادا

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمٰن الجزیری

٢٤٨٢- رواية سفيان لهذه عند النسائي في الموضع السابق في الذي قبله-

کرلے اور ہمارے ساتھ اس وقت تک ٹھہرا رہے جب تک ہم روانہ نہ ہو جائیں یا جو شخص رات کے وقت یا دن کے وقت اس سے پہلے عرفات سے روانہ ہو جائے اس کا حج مکمل ہو جائے گا اور اس نے اپنی نذر کو پورا کر لیا۔

امام شافعی بیان کرتے ہیں: جو شخص مزدلفہ میں وقوف نہیں کر پاتا وہ اسے عمرہ بنا لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی، صحابی نزل کوفۃ، (اور ایک قول کے مطابق): ان کا انتقال خراسان میں ہوا۔ "التقریب" حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۰۷۴)۔

2483- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّيْلِيُّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَاَتَاهُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْحَجُّ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ مَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ۔

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ اس وقت عرفہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا' آپ ﷺ کی خدمت میں نجد سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حج کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج عرفہ (میں وقوف کا نام ہے) جو شخص قربانی کے دن صبح صادق ہونے سے پہلے عرفہ پہنچ جائے' اس کا حج پورا ہو گیا' منیٰ کے ایام تین ہیں لیکن جو شخص دو دن بعد جلدی چلا جائے تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو شخص بعد میں (یعنی تیسرے دن بھی) ٹھہرا رہے اسے بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

2484- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2485- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ

۲۴۸۳- اخرجه ابو داود في المناسك (۲/۴۸۵-۴۸۶) باب: من لم يدرك عرفة (۱۹۴۹) و الترمذي في الحج (۲/۲۳۷) باب: ما جاء فيمن ادرك الامام بجمع فقد ادرك الحج (۸۹۰) والنسائي في المناسك (۵/۲۶۴-۲۶۵) باب فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الامام بالمزدلفة و ابن ماجه في المناسك (۲/۱۰۰۳) باب: من اتى عرفة قبل الفجر ليلة جمع (۳۰۱۵) و ابن خزيمة (۲۸۲۲) و ابن حبان (۳۸۹۲) والطحاوي (شرح المعاني) (۲/۲۰۹-۲۱۰) و الحاكم (۱/۴۶۴) و البيهقي في الكبرى (۵/۱۵۲، ۱۷۳) و في (المعرفة) (۷/۳۷۴) باب: ادرك الحج بادراك عرفة (۱۰۳۹۰) من طرق عن سفيان الثوري به-

۲۴۸۴- اخرجه الدارمي (۲/۵۹) و احمد (۴/۳۰۹، ۳۱۰) و الطيالسي في (المسند) (۱۳۰۹، ۱۳۱۰) و الطحاوي في المعاني (۲/۲۱۰) والحاكم (۲/۲۷۸) والبيهقي في الكبرى (۵/۷۳) من طرق عن شعبة باسناده- و صححه الحاكم على شرط الشيخين-

۲۴۸۵- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۳/۹۲): (وكذلك اخرجه ابن عدي في (الكامل) و اعله بمحمد بن عبد الرحمن ابي ليلى و ضعفه عن جماعة من غير توثيق)- اه-

جُبَیرٍ حَدَّثَنَا رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ اَبُوْ هَاشِمٍ الْفَرَّاءُ الْوَاسِطِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ وَّنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ بِلَیْلٍ فَقَدْ اَدْرَکَ الْحَجَّ وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتٌ بِلَیْلٍ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَلْیُحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَّعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ . رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ ضَعِیْفٌ وَّلَمْ یَاْتِ بِهٖ غَیْرُهٗ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات کے وقت عرفات میں وقوف کرے اس نے حج کو پالیا اور جو شخص رات کے وقت عرفات میں وقوف نہیں کر سکا اس کا حج قضاء ہو جائے گا تو وہ عمرے کا احرام باندھ لے اب اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

رحمت بن مصعب نامی راوی ضعیف ہے اس روایت کو اس کے علاوہ اور کسی نے بھی نقل نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داود بن جبیر، وامہ نسیبۃ ام سعید بن میتب، اخو سعید بن میتب لامہ، روی عن سعید بن میتب، روی عنہ ابو عامر عقدی وحماد بن خالد۔ قال ابن ابی حاتم: سالت ابی عنہ فقال: (لا اعرفہ)۔ جرح والتعدیل (۳/۴۰۸)۔

○ رحمۃ بن مصعب واسطی عن عثمان بن سعد، قال ابن معین: لیس بشیء۔ وقال آجری: سالت ابا داود عنہ، فاثنی علیہ خیرا۔ وذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۳/۷۲)، ولسان المیزان (۲/۵۳۰)۔

2486- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الْیَقْطِینِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّیُّ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ عِیْسٰی عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَدْرَکَ عَرَفَاتٍ فَوَقَفَ بِهَا وَالْمُزْدَلِفَةَ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتٌ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَلْیُحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَّعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص عرفات پہنچ کر وہاں وقوف کرے اور مزدلفہ بھی پہنچ جائے اس کا حج مکمل ہو جائے گا اور جو شخص عرفات نہ پہنچ سکے اس کا حج بھی نہیں ہو سکے گا اسے عمرے کا احرام باندھ لینا چاہیے اب اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن حجاج غزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے

قال الزیلعي (۲/۹۲): ووجدته في الحلیة لابي نعیم عن عمر بن ذر عن عطاء به- وقال: غریب من حدیث عمر بن ذر، تفرد به عنه بن عقیل، ذکره في (ترجمة عمر بن ذر)- اھ- ثم ساق الزیلعي حدیث ابن ابي شیبة في (مصنفه) عن حفص بن غیاث عن ابن ابي لیلی و ابن جریج عن عطاء ان النبي صلی الله علیه وسلم قال...... فذکر الحدیث- قال الزیلعي (۲/۹۳): (وهذا مرسل ضعیف: فان محمد بن عبد الرحمن بن ابي لیلی -وهو ضعیف- لم یثبته ابن عدي)- اھ- قلت: و هو في الاوسط للطبراني (۵۲۳۹) من روایة عبید بن عقیل عن عمر بن ذر عن عطاء عن ابن عباس مرفوعاً- قال الطبراني: (لم یرو هذا الحدیث عن عمر بن ذر الا عبید ابن عقیل)- اھ- و اخرجه الطبراني في الاوسط ایضاً (۶۳۰۲) عن محمد بن علي، ثنا القعنبي، نا عمر بن قیس عن عطاء عن ابن عباس مرفوعاً- و قال الطبراني: (لم یروه عن عطاء الا عمر بن قیس)- اھ-

سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 280ھ میں ہوا۔''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۲۱)۔

2487- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِمْلاَءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ حَدَّ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ هُدْبَةَ بْنِ الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ وَاللّٰهِ كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا لَنَا خَاصَّةً وَّلِلْمُحْصَرِ.

☆☆ ابراہیم تیمی اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! حج تمتع کا صرف ہمارے لیے مخصوص تھا یا اس شخص کے لیے ہے، جسے محصور کر دیا گیا ہو۔

2488- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّاَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلاَلِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا اَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا فَقَالَ بَلْ لَنَا.

☆☆ حارث بن بلال اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حج کو فسخ کرنے کا حکم صرف ہمارے لیے ہے، یا ہمارے بعد والوں کے لیے بھی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! صرف ہمارے لیے ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حارث بن بلال بن حارث مزنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔روی لہ ابوداود والنسائی وابن ماجہ۔''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۲۰)۔

2489- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُعَدِّلُ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ هِيَ وَاللّٰهِ لَنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَّلَيْسَتْ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَّا لِمُحْصَرٍ.

☆☆ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے حج تمتع کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ صرف ہمارے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے مخصوص ہے' یہ باقی لوگوں کے لیے نہیں ہے' البتہ (باقی لوگوں میں سے صرف) اس شخص کے لیے اس کا حکم ہے' جسے محصور کر دیا گیا ہو۔

2490- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ يَاسِيْنَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُرَقَّعِ الْاَسَدِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ لَمْ تَكُنْ مُتْعَةُ الْحَجِّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ اِلَّا

۲۴۸۷- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۹۷) باب: جواز التمتع (۱۲۲٤)، و النسائي في المناسك (۵/ ۱۸۰ ۱۸۱) باب: اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي، و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۹٤) باب: من قال: كان فسخ الحج لهم خاصة (۲۹۸۵) من طرق عن ابراهيم التيمي

۲۴۸۸- اخرجه ابو داود في المناسك (۲/ ۱٦٦ ۱٦۷) باب: الرجل يهل بالحج ثم يجعلها عمرة (۱۸۰۸)، و النسائي في المناسك (۵/ ۱۸۰) باب اباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي، و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۹٤) باب: من قال: كان الفسخ لهم خاصة (۲۹۸٤) من طرق عبد العزيز بن محمد به- و عبد العزيز بن محمد: هو الدراوردي، و هو متكلم فيه-

لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج تمتع کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے وہ صرف حج کا احرام باندھے اور پھر اسے عمرے کے ذریعے فسخ کردے ماسوائے ان سواروں کے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (یعنی یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ مخصوص ہے)۔

2491 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُلاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُرَقَّعِ الْاَسَدِىِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّهَا لَمْ تَكُنْ لاَحَدٍ مِنْ بَعْدِنَا اَنْ يُحْرِمَ اَحَدٌ مُهِلاًّ بِحَجٍّ ثُمَّ يَفْسَخَ حَجَّتَهُ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ.

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے بعد یہ حق کسی کو بھی نہیں ہے وہ پہلے حج کا احرام باندھے اور پھر حج کرنے سے پہلے ہی اسے فسخ کر کے عمرے میں تبدیل کردے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن خالد بن فروخ بن سعید تمیمی ابوحسن حرانی، نزیل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ بخاری وابن ماجہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰۵۵)۔

2492 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُرَقَّعِ الْاَسَدِىِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ مَا كَانَ لاَحَدٍ اَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ اِلاَّ لِلرَّكْبِ كَانُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کو اس بات کا حق حاصل نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھنے کے بعد اسے عمرے کے ذریعے فسخ کردے یہ حکم صرف ان سواروں کے لیے تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

2493 - حَدَّثَنَا الْقَاضِى بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَاقَتْ بَدَنَتَيْنِ فَضَلَّتَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَدَنَتَيْنِ مَكَانَهُمَا - قَالَ - فَنَحَرَتْهُمَا ثُمَّ وَجَدَتِ الْبَدَنَتَيْنِ

۲۴۹۰- الاثر اخرجه الدارقطني من طريق عباد بن العوام عن يحيى بن سعيد' به موقوفاً- و عباد ثقة: كما قال الحافظ في التقريب (د ۳۱۵۰) وقد تابعه ايضاً يحيى بن ايوب و عيسى بن يونس' كلاهما عن يحيى بن سعيد' به- و اخرجه البيهقي في سننه (۲۴۵/۴) كتاب الحج' باب المسرة في اشهر الحج من طريق ابي معاوية عن يحيى بن سعيد' به- و المرقع صدوق: كما في التقريب (۶۶۰۵)- وقد تقدم من طرق اخرى قريباً-

۲۴۹۱- اخرجه هنا من طريق موسى بن اعين عن يحيى' و هو ثقة روى له البخاري و مسلم و ابو داود والنسائي و ابن ماجه وغيرهم- تنظر ترجمته في التقريب (۶۹۹۲)-

۲۴۹۲- اخرجه منطريق عيسى بن يونس عن يحيى' به- و قد تابع عيسى عليه غيره: كما تقدم-

۲۴۹۳- سعد بن سعيد: هو ابن ابي سعيد المقبري: قال الحافظ في التقريب (۲۲۴۹): لين: فالاثر ضعيف-

الْاُولَيَيْنِ فَنَحَرَتْهُمَا اَيْضًا وَقَالَتْ هٰكَذَا السُّنَّةُ فِى الْبُدْنِ .

☆☆ قاسم بن محمد' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں: وہ قربانی کے دو جانور ساتھ لے کر (حج کے لیے) آئی تھیں' وہ دونوں گم ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کی جگہ دو مزید جانور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھجوائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کو ذبح کروا دیا' اس کے بعد ان کے پہلے والے جانور بھی مل گئے تو سیّدہ عائشہ نے انہیں بھی ذبح کروا دیا اور یہ بتایا: قربانی کے جانوروں کے بارے میں سنت یہی ہے۔

2494- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ اَهْدَى تَطَوُّعًا ثُمَّ ضَلَّتْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْبَدَلُ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ وَاِنْ كَانَتْ نَذْرًا فَعَلَيْهِ الْبَدَلُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قربانی کا جانور لے کر جائے اور پھر وہ گم ہو جائے تو اب اس پر اس کا بدل دینا لازم نہیں ہوگا' البتہ اگر وہ چاہے تو ایسا کر سکتا ہے' یہ اس وقت ہے جب وہ نفلی طور پر ہو' لیکن اگر وہ نذر کا جانور ہو' تو اب اس پر بدل دینا لازم ہوگا۔

2495- حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ اَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَهْدَى تَطَوُّعًا ثُمَّ عَطِبَتْ فَاِنْ شَاءَ اَبْدَلَ وَاِنْ شَاءَ اَكَلَ وَاِنْ كَانَ نَذْرًا فَلْيُبْدِلْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نفلی طور پر قربانی کا جانور بھیجے اور پھر وہ جانور (گم ہو جائے یا مر جائے) تو اگر وہ شخص چاہے تو اس کے بدلے میں دوسرا جانور دے تو اگر وہ چاہے تو اسے کھا لے لیکن اگر وہ جانور نذر کا ہو' تو اب اسے بدلے میں دوسرا جانور دینا پڑے گا۔

2496- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِى حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ النَّبِىَّ

۲۴۹۴- في اسناده عبد الله بن شبيب: قال الحاكم ابو احمد: ذاهب الحديث- وقال فضلك الرازي: يحل ضرب عنقه: وقال ابن خراش: قد ... الاحاديث التي يحدث بها غلام الخليل سرقها من عبد الله بن شبيب' وسرقها عبد الله بن شبيب من النضر بن سلمة شاذان' ووضع ... شاذان- وذكر له ابن عدي بعض مناكيره' ثم قال: (له غير ما ذكرت من الاحاديث التي انكرت عليه كثيرا)- اه-

۲۴۹۵- قال ابن خزيمة في الحج (۱۵۵/۴): (باب: ايجاب ابدال الهدي الواجب اذا ضلت ان صح الخبر' ولا احال: فان في القلب من عبد الله بن عامر الاسلمي)- اه -ثم ساق الحديث (۲۵۷۹) من طريق الاوزاعي' به- و اخرجه ابن عدي (۲۵۴/۵- بتحقيقنا)' والحاكم (۴۴۷/۱)' و البيهقي في الكبرى (۲۴۴/۵) من هذا الوجه- و كذلك اخرجه تمام في فوائده: كما في (التعليق المغني) (۲۴۲/۲-۲۴۳) وقال الحاكم: (صحيح الاسناد' و لم يخرجاه)-قلت: و في اسناده عبد الله بن عامر الاسلمي' وقد ضعفه احمد و ابن المديني والدارقطني و النسائي و غيرهم- وقال: البخاري: يتكلمون فيه- وقال يحيى: ليس بشيء- ينظر: تهذيب الكمال (۶۹۸/۲)' و الكامل لابن عدي في الموضع السابق' و المجروحين لابن حبان (۶/۲)-وقد اختلف على عبد الله بن عامر في هذا الحديث- راجع السنن الكبرى (۲۴۴/۵) و المعرفة كلاهما للبيهقي (۵۲۱/۷)-

۲۴۹۶- جزء من حديث الحديبية الطويل' و هو مروي من وجوه' وقد اخرجه البيهقي في (الدلائل) (۱۱۲/۴) من طريق يونس بن بكير...... به- وراجع: الاستذكار لابن عبد البر (۱۸۷/۱۵) (۲۱۵۱۸)-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَاقَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً عَنْ سَبْعِمِائَةِ رَجُلٍ.

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر سات سو آدمیوں کی طرف سے ستر اونٹوں کی قربانی دی تھی۔

2497- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عُمَارَةَ اَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ اَبُو الْجَمَلِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْجَزُوْرُ فِى الْاَضْحٰى عَنْ عَشْرَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عید الاضحیٰ کے موقعہ پر ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جائے گا۔

2498- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .اَيُّوْبُ اَبُو الْجَمَلِ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ غَيْرُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کا ایک راوی ایوب ابوجمل ضعیف ہے اور عطاء کے حوالے سے اس روایت کو صرف اسی نے نقل کیا ہے۔

2499- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِى الشَّعْبِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْبَقَرَةَ وَالْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت مقرر کی ہے گائے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے قربان کیے جائیں گے۔

2500- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَاَخْبَرَنَا

۲۴۹۷- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲/ ۱۹)عن محمد بن الحسن بن قتيبة عن حسين ابن ابي السري' حدثنا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي ...... به- وقال ابن عدي: (لايرويه عن عطاء بن السائب غير ابي الجمل هذا)- اه -قلت: واخرجه ايضاً: الطبراني في الكبير (۲۰۲/۱۰)، و الشجري في الامالي (۲/ ۶۷، ۷۹)- قال الهيثمي في (المجمع) (۴/ ۲۲): (فيه عطاء بن السائب وقد اختلط)- اه-

۲۴۹۹- اخرجه ابن عبد البر في الاستذكار (۱۵/ ۱۸۷-۱۸۸) (۲۱۵۲۲) من طريق مسدد حدثني عبد الواحد ... به- و اخرجه ابو داؤد في الضحايا (۳/ ۹۸) باب في البقر و الجزور عن كم تجزئ؛ (۲۸۰۷-۲۸۰۹) عن عطاء' و ابو الزبير المكي عن جابر' بنحوه-واخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة (۲/ ۲۴۱) من طريق عطاء به-وراجع: شرح معاني الآثار للطحاوي (۴/ ۱۷۶) باب: البدنة عن كم تجزى في الضحايا و الهدايا؛ و الاستذكار لابن عبد البر (۱۵/ ۱۹۰) في الشركة في الضحايا- و سياتي مع تخريجه عقبه من طريق ابي الزبير عن جابر' به-

۲۵۰۰- اخرجه ابن حبان (۴۰۰۴) عن ابي عروبة عن بندار عن عبد الرحمن عن سفيان ...... به-واخرجه الدارمي (۲/ ۷۸) باب: البدنة عن سبعة و البقرة عن سبعة: اخبرنا يعلى' ثنا سفيان ...... به- واخرجه الحاكم (۴/ ۲۳۰) من طريق ابراهيم بن ابي طالب عن محمد بن المثنى و محمد بن بشار عن عبد الرحمن عن سفيان' باسناده لكن بلفظ:(البدنة عن عشرة)- و هذا مخالف للرواية السابقة عن عبد الرحمن' و كذلك لرواية غيره عن سفيان-وقد صححه الحاكم' و تعقبه الذهبي بقوله: (خالفه ابن جريج و مالك و زهير عن ابي الزبير' فقالوا: البدنة عن سبعة)' و جاء عن سفيان-ايضاً-كذلك)- اه-قلت: قد سبق عن سفيان على الصواب- كما قال الجماعة- عن ابي الزبير' و عليتهم مقدمة' وما عند الحاكم خطا من ابراهيم بن ابي طالب او من دونه-

الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَئِذٍ لِيَشْتَرِكِ النَّفَرُ فِى الْهَدْيِ ۔ لَفْظُ ابْنِ مَهْدِيٍّ ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر ستر اونٹ قربان کیے تھے ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے تھا اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: چندلوگ مل کر ایک جانور قربان کرلیں۔

روایت کے یہ الفاظ ابن مہدی نامی راوی کے ہیں۔

2501- حَدَّثَنِىْ اَبُو طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ وَابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثُوهُ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ مَنْ نَسِىَ شَيْئًا مِنْ نُسُكِهِ اَوْ تَرَكَهُ فَلْيُهْرِقْ دَمًا ۔ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُمْ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنے مناسکِ حج میں سے کوئی بات بھول جائے یا اسے ترک کردے تو اسے قربانی دینا ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2502- وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2503- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَرَكَ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا فَلْيُهْرِقْ دَمًا ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنے مناسکِ حج میں سے کوئی چیز ترک کردے تو وہ قربانی

۲۵۰۱- اخرجه البیهقي في سننه (۱۵۲/۵) کتاب الحج' باب من ترك شيئا من الرمي حتى يذهب ايام منى من طريق مالك عن ايوب به ثم قال: وكذلك اخرجه الثوري عن ايوب' نحوه- واخرجه البيهقي (۳۰/۵) كتاب الحج' باب من مر بالميقات لا يريد حجا او عمرة..... طريق ابن وهب' اخبرني عبد الله بن عمر و مالك بن انس وغيرهما عن ايوب' به- وخالف حماد بن خالد: فاخرجه عن عبد الله بن عمر العمري عن ايوب السختياني عن عكرمة بن خالد عن سعيد بن جبير' به- و حماد بن خالد ثقة: كما في التقريب (۱۵۰۴)- لكن عبدالله عمر العمري: ضعيف: كما في التقريب (۳۵۱۳)؛ لذلك اضطرب فيه: فاخرجه مرة عن ايوب عن عكرمة' و مرة عن ايوب عن سعيد مباشرة وقد اخرجه الثقات عن ايوب عن سعيد' و لم يذكر احد منهم عكرمة بن خالد غيره-

۲۵۰۲- اسناده ضعيف: عبد الله بن عمر العمري ضعيف' و عكرمة بن خال: ضعفه الحافظ في التقريب (۳۰/۲)' و قد خالف فيه عبد الله عمر العمري رواية الثقات: كما تقدم قبل حديث-

رے گا۔

2504- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا كَرَامَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ الْمَازِنِيَّةُ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِي يَذْكُرُ عَنْ اَبِي عَيَّاشٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَ بِمِنًى اَوْسَطَ اَيَّامِ الْاَضْحٰى . يَعْنِي الْغَدَ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے بیچ والے دن منیٰ میں خطبہ دیا تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی قربانی سے اگلے دن۔

2505- حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا التَّكْفِيرُ فِي الْعَمْدِ وَاِنَّمَا غُلِّظَ فِي الْخَطَاِ لِئَلَّا يَعُودُوا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کفارہ عمد میں دیا جاتا ہے خطاء کی صورت میں زیادہ شدید تاوان اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ لوگ دوبارہ ایسا نہ کریں۔

2506- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي الضَّبُعِ اِذَا اَصَابَهَا الْمُحْرِمُ جَزَاءٌ كَبْشٌ مُسِنٌّ وَتُؤْكَلُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو اب اس کا کفارہ ایک دنبہ ہوگا اور اس کا گوشت کھالیا جائے گا۔

2507- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ فِيهَا كَبْشٌ . فَقُلْتُ فَرِيضَةٌ قَالَ نَعَمْ . فَقُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۲۵۰۵- اسناده ضعيف: فيه شريك و هو ضعيف- و تقدمت ترجمته-

۲۵۰۶- اخرجه الحاكم في المناسك (۱/ ۴۵۲) من طريق محمد بن ابي يعقوب: ثنا حسان بن ابراهيم باسناده و متنه- و قال الحاكم: صحيح و لم يخرجاه- و ابراهيم بن ميمون الصائغ زاهد عالم، ادرك الشهادة رضي الله عنه '- اه- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۳/ ۱۳۴): (واخرجه الدارقطني ايضا... وزاد فيه- كبش مسن' و ضعف عبد الحق لهذه الزيادة- قال ابن القطان: و انما ضعفها: لان في السند: اسحق بن اسرائيل شيخ شيخ الدارقطني' وقد ترك حديثه جماعة' و رفضوه براي كان فيه- انتهى- و اخرجه الحاكم في المستدرك بهذه الزيادة)- اه- وروى الطبراني في الاوسط (۹۱۴۸) عن مسعدة بن سعد: ثنا ابراهيم بن المنذر' نا معن بن عيسى عن عدي بن الفضل عن ايوب السختياني عن ابي الزبير عن جابر- رفعه- قال: (الضبع صيد' و نهى المحرم عن قتلها)- اه- قال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن ايوب الا عدي بن الفضل' و لا عن عدي الا معن' تفرد به ابراهيم بن المنذر)- اه- وراجع ما بعده-

۲۵۰۷- اخرجه الترمذي في الحج (۸۵۱) باب: ما جاء في الضبع يصيدها المحرم' و في الاطعمة (۱۷۹۱) باب: ما جاء في اكل الضبع' و الطحاوي في المعاني (۲/ ۱۶۴)' و ابن الجارود (۴۳۸)' و كذلك عبد الرزاق (۸۶۸۲)' و احمد (۳/ ۳۱۸' ۳۲۲)' و الدارمي (۲/ ۷۴)' من طرق عن ابن جريج: اخبرني عبد الله بن عبيد بن عمير' به-

قَالَ نَعَمْ ۔كَذَا قَالَ فَرِيْضَةٌ ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں ایک دُنبہ دینا پڑے گا' میں نے دریافت کیا: کیا یہ لازم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تھا کہ یہ لازم ہے۔

2508- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقِرْمِيسِيْنِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ حَمَّادٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلضَّبُعُ صَيْدٌ ۔ وَجَعَلَ فِيْهَا كَبْشًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گوہ شکار ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دُنبے کے کفارے کی ادائیگی مقرر کی ہے۔

2509- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ اَتُؤْكَلُ الضَّبُعُ قَالَ نَعَمْ ۔قُلْتُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ ۔ قُلْتُ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوعمار' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: گوہ کو کھایا جا سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2510- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَقُلْتُ صَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ ۔قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ ۔ قُلْتُ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ.

☆☆ ابن ابوعمار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا: یہ شکار

۲۵۰۸- قال البيهقي في المعرفة (۴۰۶/۷): (وقد روي عن الوليد عن ابن جريج عن عمرو ابن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس موصولاً مرفوعاً' و ليس بالقوي) - اه - قلت: وقد سبق عن ابن جريج باسناد له من حديث جابر في الذي قبله' و هو اصح و اشهر اخرجه الشافعي في الام (۱۹۲/۲) باب: الضبع' و عنه البيهقي في الكبرى (۱۸۳/۵) باب: فدية الضبع' و في المعرفة (۴۰۶/۷) باب الضبع (۱۰۴۹۹) عن ابن جريج عن عكرمة قال: انزل رسول الله صلى الله عليه وسلم ضبعاً صيداً' و قضى فيها كبشاً - هكذا مرسلاً - قال الشافعي (لا يثبت مثله لو انفرد)' قال البيهقي: (و انما قال هذا لانقطاعه) - اه - ورويا ايضاً - الشافعي و البيهقي - عن ابن جريج عن عطاء سمع ابن عباس يقول: انزل رسول الله صلى الله عليه وسلم ضبعاً صيداً' و قضى فيه كبشاً - فمرة عن ابن جريج عن عكرمة مرسلاً اخرجه عنه عن عطاء عن ابن عباس' و الصواب ما سبق له في الرواية السابقة مباشرة من حديث جابر -

۲۵۰۹- اخرجه ابن ماجه في الصيد (۱۰۷۸/۲) باب: الضبع' الحديث (۳۲۳۶)' و عبد الرزاق رقم (۸۶۸۱)' و احمد في المسند (۲۹۷/۳) من طريق اسماعيل بن ابي امية عن عبد الله ابن عبيد' به - و صححه البخاري و حسنه البيهقي: كما في المعرفة (۴۰۶/۷)-

؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے پوچھا: اسے کھایا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2511- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِلَّانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَّجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَخْبَرَهُمْ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ عَمَّارٍ اَنَّهٗ سَاَلَ جَابِرًا عَنِ الضَّبُعِ قَالَ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ اَصَيْدٌ هِىَ قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نَعَمْ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا' انہوں نے دریافت کیا: کیا اسے کھایا جا سکتا ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2512- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هِىَ صَيْدٌ .وَجَعَلَ فِيْهَا اِذَا اَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شکار ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اگر حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا کفارہ ایک دنبے کی قربانی مقرر کیا ہے۔

2513- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِى الضَّبُعِ اِذَا اَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشٌ وَّفِى الظَّبْىِ شَاةٌ

2511- حديث ابن جريج و اسماعيل بن امية تقدما- و حديث جرير بن حازم ياتي نخرجه في الذي بعده-

2512- اخرجه ابو داود في الاطعمة (٣٨٠١) باب في اكل الضبع' و ابن ماجه في الصيد (٣٠٨٥) باب: جزاء الصيد يصيبه المحرم' و ابن ابي شيبة (٧٧/٤)' و الدارمي (٢/ ٧٤)' و الحاكم (٤٥٢/١)' و ابن حبان (٣٩٦٤) من وجوه عن جرير بن حازم' به- صححه ابن حبان والحاكم-

2513- ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (٣/ ١٣٤)' ولم يعزه لغير الدارقطني- و في اسناده الاجلح بن عبد الله: و ثقه ابن معين' و ضعفه النسائي وغيره- وقال ابو حاتم: ليس بالقوي- راجع: تهذيب الكمال (٧١/١)' و الكامل لابن عدي (٢/ ١٣٦ ١٤٠)- وقد اختلف عليه في هذا الحديث: فاخرجه مرة هكذا كما هنا- وقال مرة: (عن ابي الزبير عن جابر عن عمر لا اراه الا قد رفعه)- اخرجه ابن عدي في ترجمته (٢/ ١٣٩)' و ابو يعلى (٢٠٣)- وقال الهيثمي في (المجمع) (٣/ ٢٣٤): (اخرجه ابو يعلى' و فيه الاجلح الكندي' و فيه كلام' وقد وثق)- اه- قال البيهقي في الكبرى (٦/ ١٨٤): (والصحيح وقفه)- قلت: وقد اخرجه مالك: ان ابا الزبير حدثه عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب قضى في الضبع بكبش- هكذا اخرجه مالك في الحج (٤١٤/١) باب: فدية ما اصيب من الطير و الوحش (٢٣٠)' و الشافعي في الام (٢/ ١٩٢) باب: الضبع' و البيهقي في الكبرى (١٨٣/٥)' و المعرفة (٧/ ٤٠٥)' و عبد الرزاق (٤/ ٤٠٣) باب: الضب و الضبع (٨٢٢٤)- اخرجه عن ابي الزبير هكذا مالك و معمر و ابن عيينة: ثلاثتهم عن ابي الزبير' باسناده موقوفا على عمر- و تابعه عطاء عن جابر عن عمر موقوفا- كما عند البيهقي في الكبرى (الموضع السابق)-

وَفِي الاَرْنَبِ عَنَاقٌ وَفِي الْيَرْبُوعِ جَفْرَةٌ . قَالَ وَالْجَفْرَةُ الَّتِي قَدِ ارْتَعَتْ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: گوہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: حالت احرام والا شخص اسے مار دے تو اسے دنبے کا کفارہ دینا ہوگا اور ہرن کے بارے میں یہ فرمایا: بکری کی قربانی دینی ہوگی خرگوش کے بارے میں فرمایا ہے: بکری کے بچے کی قربانی دینی ہوگی اور یربوع کے بارے میں فرمایا ہے: اس میں بکری کے چھوٹے بچے کی قربانی دینا ہوگی۔

راوی کہتے ہیں: حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''جفرہ'' سے مراد وہ چھوٹا جانور ہے جو چل لیتا ہو۔

2514- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُضِيَ فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ . كَذَا قَالَ لَنَا يَعْقُوْبُ قُضِيَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے گوہ کے شکار میں دنبے کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا۔ یعقوب نامی راوی نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں' انہوں نے فیصلہ دیا تھا۔

2515- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَمَامِ الْحَرَمِ فِي الْحَمَامَةِ شَاةٌ وَفِيْ بَيْضَتَيْنِ دِرْهَمٌ وَفِي النَّعَامَةِ جَزُوْرٌ وَفِي الْبَقَرَةِ بَقَرَةٌ وَفِي الْحِمَارِ بَقَرَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا حرم کے کبوتر کے بارے میں یہ حکم منقول ہے' حرم کے کبوتر کو مارنے کا کفارہ بکری ہوگی' انڈے کو نقصان پہنچانے کا کفارہ ایک درہم ہوگا' شتر مرغ کو مارنے پر اونٹ قربان کرنا پڑے گا' گائے کو مارنے پر گائے کی قربانی دینا پڑے گی اور یا نیل گائے کو مارنے پر گائے کی قربانی دینا ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن ہاشم، ابو مالک جنبی - کوفی، یہ لین الحدیث ہیں، افرط فیہ ابن حبان، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۱۶۱)۔

2516- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْيَمَ حَدَّثَنِي الْاَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الظَّبْيِ شَاةً وَفِي الضَّبُعِ كَبْشًا وَفِي الْاَرْنَبِ عَنَاقًا وَفِي الْيَرْبُوْعِ جَفْرَةً . فَقُلْتُ لِاَبِي الزُّبَيْرِ وَمَا الْجَفْرَةُ قَالَ الَّتِي قَدْ فُطِمَتْ وَرَعَتْ.

۲۵۱۴- هكذا اخرجه منصور عن عطاء عن جابر موقوفاً عليه. و سبق في الذي قبله عن جابر عن عمر موقوفاً على عمر-

۲۵۱۵- اخرجه الشافعي في الام (۲/ ۱۹۲) بساب: بقر الوحش و حمار الوحش. و عنه البيهقي في المعرفة (۷/ ٤٠٤) و كذلك في الكبرى (۵/ ۱۸۲) عن مسلم - وهو الزنجي - عن ابن جريج به- و مسلم الزنجي و ابو مالك الجنبي ضعيفان.

۲۵۱۶- الصواب وقفه؛ كما سبق قريباً-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرن کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا' ایک بکری کی قربانی دینا ہوگی' گوہ کے بارے میں دُنبے کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا' خرگوش کے بارے میں بکری کے بچے کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا اور یربوع کے بارے میں بکری کے بچے کی قربانی کا فیصلہ دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ابن زبیر سے دریافت کیا: لفظ ''جفرہ'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ بچہ جس کا دودھ چھڑایا جا چکا ہو اور وہ چرنے لگتا ہو۔

2517- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى يَحْيَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَضَى فِىْ بَيْضِ نَعَامٍ اَصَابَهُ مُحْرِمٌ بِقَدْرِ ثَمَنِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا' اگر حالتِ احرام والا شخص اسے نقصان پہنچا دے تو اسے اس کی قیمت کے مطابق تاوان ادا کرنا ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس بن عبدمطلب ہاشمی مدنی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ترمذی و ابن ماجہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۳۵)

2518-وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا وَقَالَ بِقِيْمَتِهٖ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔

2519- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطِّيْنِىُّ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ شَيْخٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلاً كَانَ مُحْرِمًا

۲۵۱۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۰۸/۵) من طريق عباد بن يعقوب ...... به-واخرجه عبد الرزاق في الحج (۴۲۲/۳) باب: بيض النعام (۸۳۰۳) عن الاسلمي (و هو ابراهيم بن ابي يحيى) ...... به- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱۳۶/۳): (وضعفه ابن القطان في كتابه فقال: فيه حسين بن عبد الله بن عبيد الله بن عباس و هو ضعيف- قال: والراوي عنه: ابراهيم بن ابي يحيى الاسلمي و هو كذاب بل قيل فيه ما هو شر من الكذب- انتهى كلامه)-قلت: واخرجه عبد الرزاق (۸۲۹۴) عن الثوري عن عبد الكريم الجزري عن عكرمة عن ابن عباس ...... به- وروى ابن ابي شيبة: حدثنا وكيع عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن ابن عباس قال: (في كل بيضتين درهم و في كل بيضة نصف درهم)- قال البيهقي بعد ان اخرجه (۲۰۸/۵): (وهذا يرجع الى القيمة)- اه-

۲۵۱۹- اخرجه عبد الرزاق في الحج (۴۲۰/۳) باب: بيض النعام عن معمر و البيهقي في الكبرى (۲۰۷/۵) عن سعيد بن ابي عروبة كلاهما -معمر و سعيد- عن مطر الوراق ...... به- و مطر الوراق ضعيف: ضعفه يحيى معين وغيره خاصة في عطاء- وقال النسائي: ليس بالقوي- راجع: تهذيب التهذيب (۱۶۷/۱۰)-

عَلٰی رَاحِلَتِهٖ فَاَتٰی عَلٰی اُدْحِیِّ نَعَامَةٍ فَاَصَابَ مِنْ بَيْضِهَا فَسُقِطَ فِیْ يَدَيْهِ فَاَفْتَاهُ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَّشْتَرِیَ بَنَاتِ مَخَاضٍ فَيَضْرِبُهُنَّ فَمَا اَنْتَجَ مِنْهُنَّ اَهْدَاهُ اِلَی الْبَيْتِ وَمَا لَمْ يُنْتِجْ مِنْهُنَّ اَجْزَاَ عَنْهُ لِاَنَّ الْبَيْضَ مِنْهُ مَا يَصْلُحُ وَمِنْهُ مَا يَفْسُدُ. قَالَ فَاَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخْبَرَهُ بِمَا اَفْتَاهُ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ قَالَ عَلِیٌّ مَا قَالَ فَهَلْ لَكَ فِی الرُّخْصَةِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَاِنَّ فِیْ كُلِّ بَيْضَةِ نَعَامٍ اِطْعَامَ مِسْكِيْنٍ اَوْ صَوْمَ يَوْمٍ.

☆☆ معاویہ بن قرہ ایک انصاری بزرگ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں اپنی سواری پر جا رہا تھا' وہ شتر مرغ کے گھونسلے کے پاس پہنچا' اس نے وہاں سے انڈا لیا جو اس کے ہاتھ سے گر گیا' تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ بنات مخاض خریدے گا' انہیں جفتی کے لیے دے گا پھر وہ جن بچوں کو جنم دیں گی وہ شخص ان بچوں کو بیت اللہ کے لیے ہدیہ کر دے گا' اور اگر ان اونٹنیوں نے کسی بچے کو جنم نہ دیا تو بھی اس شخص کا کفارہ ادا ہو جائے گا' چونکہ بعض اوقات کسی انڈے سے بچہ نکل آتا ہے اور بعض کسی انڈے سے بچہ نہیں بھی نکلتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اسے فتویٰ دیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی نے تو جو کہنا تھا سو کہہ دیا' کیا تم کچھ رخصت حاصل کرنا چاہتے ہو' اس نے عرض کیا: ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک انڈے کے عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا یا ایک دن کا روزہ رکھنا (کفارہ) ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طاہر بن خالد بن نزار بن مغیرۃ، ابوطیب غسانی ایلی۔ نزل (سرمن رای) وحدث بھا عن ابیہ وعن آدم عسقلانی، قال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ جرح و تعدیل (۴۹۹/۴) و تاریخ بغداد (۳۵۵/۹)۔

2520- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَی الْمَدَائِنِیُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ هَجَرَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2521- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّيْرَفِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ایک انصاری صحابی سے منقول ہے۔

2522- وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ عَلِیٍّ

ـى اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَوْطَاَ بَعِيرَهُ اُدْحِيَّ نَعَامٍ وَّهُوَ مُحْرِمٌ فَاَتَى عَلِيًّا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلَيْكَ فِيْ كُلِّ بَيْضَةٍ ضِرَابُ نَاقَةٍ اَوْ جَنِيْنُ نَاقَةٍ فَاَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ قَدْ قَالَ عَلِيٌّ فِيهَا مَا قَالَ لٰكِنْ هَلُمَّ اِلَى الرُّخْصَةِ عَلَيْكَ فِيْ كُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامُ يَوْمٍ اَوْ اِطْعَامُ مِسْكِيْنٍ ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے اپنے اونٹ کے پاؤں کے نیچے شترمرغ کا گھونسلا دے دیا' وہ شخص حالت احرام میں تھا' وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک اونٹنی کو (جفتی کے لیے دینا ہوگا) یا ایک اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچہ دینا ہوگا' وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی نے تو اس بارے میں جو کہنا تھا وہ کہہ دیا ہے لیکن تم رخصت کی طرف کیوں نہیں آتے؟ ہر ایک انڈے کے عوض تم پر ایک دن کا روزہ رکھنا لازم ہوگا یا ایک دن کا کھانا کھلانا ہوگا۔

2523- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ بْنُ الْمَحَامِلِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ اَنَّ رَجُلًا اَوْطَاَ بَعِيرَهُ اُدْحِيَّ نَعَامٍ فَسَاَلَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ ضِرَابُ نَاقَةٍ اَوْ جَنِيْنُ نَاقَةٍ فَانْطَلَقَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔فَقَالَ قَدْ قَالَ مَا سَمِعْتَ هَلُمَّ اِلَى الرُّخْصَةِ عَلَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامُ يَوْمٍ اَوْ اِطْعَامُ مِسْكِيْنٍ ۔

☆☆ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے اونٹ کے پاؤں کے نیچے شترمرغ کا گھونسلا توڑ دیا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک اونٹنی کو جفتی کے لیے دینا ہوگا یا اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچے کی ادائیگی کرنا ہوگی' وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے جو کہا وہ تم نے سن لیا' تم رخصت کی طرف کیوں نہیں آتے؟ ایک انڈے کے عوض میں تمہیں ایک دن کا روزہ رکھنا ہوگا اور ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔

2524- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ۔وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَيْرُوْزَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ

۲۵۲۳- اخرجه ابن ابي شيبة- كما في نصب الراية (۳/ ۱۳۵)-: حدثنا عبدة عن ابن ابي عروبة عن مطر الوراق عن معاوية بن قرة: ان رجلا اوطا بعيره...... و البيهقي بنحوه في السنن الكبرى(۵/ ۲۰۸)-

۲۵۲۴- قال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/ ۲۷۰) (۷۹۴): (سالت ابي عن حديث اخرجه الوليد بن مسلم عن ابن جريج قال: احسن ما سمعت في بيض النعامة: حديث ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ... فذكر الحديث ثم قال: (قال ابي: هذا حديث ليس بصحيح عندي؛ ولم يسمع ابن جريج من ابي الزناد شيئاً يشبه ان يكون ابن جريج اخذه من ابراهيم بن ابي يحيى)- اه- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/ ۲۹۴): (وقال الطبراني في الاوسط: تفرد به الوليد بن مسلم وقال الدارقطني في العلل: ذكر هذا الحديث لاحمد بن حنبل فقال: (لم يسمعه ابن جريج من ابي الزناد انما يروى عن زياد بن سعد عن ابي الزناد)- قلت: فرجع الحديث الى ما اخرجه ابو داود وفيه رجل لم يسم فهو في حكم المنقطع)- اه-ورواية ابي داود المشار اليها تاتي في حديث عائشة الآتي ان شاء الله-

مُسْلِمٍ .وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ بَيْضَةِ نَعَامٍ صِيَامُ يَوْمٍ اَوْ اِطْعَامُ مِسْكِيْنٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شتر مرغ کے ایک انڈے کے عوض میں (کفارے میں) ایک دن روزہ رکھنا ہوگا یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔

2525- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2526- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزِّنَادِ عَمَّنْ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ سَعِيْدٍ النَّسَائِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَضٰى فِىْ بَيْضِ نَعَامٍ كَسَرَهٗ رَجُلٌ صِيَامُ يَوْمٍ فِىْ كُلِّ بَيْضَةٍ .وَقَالَ اَبُوْ خَالِدٍ فِىْ بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيْبُهُ الْمُحْرِمُ صِيَامُ يَوْمٍ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انڈے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا' جسے کسی آدمی نے حالت احرام میں توڑ دیا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ یہ تھا:) ایک انڈے کے عوض میں ایک روزہ رکھنا ہوگا۔

ابوخالد نامی راوی بیان کرتے ہیں: اگر حالت احرام والا شخص شتر مرغ کے انڈے کو توڑ دے تو وہ ایک دن روزہ رکھے گا۔

2527- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاِسْمَاعِيْلِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَكَمَ فِىْ بَيْضِ النَّعَامِ كَسَرَهٗ رَجُلٌ مُحْرِمٌ صِيَامُ يَوْمٍ لِكُلِّ بَيْضَةٍ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا (اس انڈے کو حالت احرام والے ایک شخص نے توڑ دیا تھا' وہ فیصلہ یہ تھا:) وہ شخص ایک انڈے کے عوض

۲۵۲۵- راجع ما قبله' و قد اختلف على ابن جريج فيه' فقيل: عنه هكذا من مسند ابي هريرة' و قيل: عنه باسناد له عن عائشة: كما في الذي بعده-

۲۵۲۶- اخرجه ابو داود في (المراسيل) كما في التحفة (۱۲/۲۸۲-۲۸۳)- عن يحيى ابن خلف عن ابي عاصم عن ابن جريج عن زياد بن سعد عن ابي الزناد قال: بلغني عن عائشة' به- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۹۴): (واخرجه ابو داود الدارقطني و البيهقي من رواية ابن جريج عن زياد بن سعد عن ابي الزناد عن رجل عن عائشة- قال ابو داود: قد اسند هذا الحديث' ولا يصح - وقال البيهقي: الصحيح انه عن رجل عن عائشة: قاله ابو داود وغيره- وقال عبد الحق: لا يسند من وجه صحيح' و كانهم اشاروا الى ما اخرجه الدارقطني من حديث ابي الزناد عن عروة عن عائشة)- اه-

۲۵۲۷- كذا روي عن ابن جريج هنا بذكر: (عروة) في اسناده' و لا يصح: كما مر في الذي قبله-

میں ایک روزہ رکھے گا۔

2528 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَلِيٍّ - وَهُوَ ابْنُ غُرَابٍ - عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ اَبِى الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ ثَمَنُهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: حالت احرام والا شخص اگر اسے توڑ دیتا ہے تو وہ اس کی قیمت ادا کرے گا۔

2529 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْمٍ اَصَابُوْا ضَبُعًا قَالَ عَلَيْهِمْ كَبْشٌ يَتَخَارَجُوْنَهُ بَيْنَهُمْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک بار کچھ لوگوں نے ایک گوہ کو قتل کر دیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان سب لوگوں پر ایک دنبے کی قربانی لازم ہوگی جسے وہ مل جل کر ادا کریں گے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمار بن ابی عمار، مولی بنی ہاشم، (اور ایک قول کے مطابق): مولی بنی حارث، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخرج لہ مسلم واصحاب سنن۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۸۶۳)۔

2530 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ اَنَّ مَوَالِىَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ اَحْرَمُوْا اِذْ مَرَّتْ بِهِمْ ضَبُعٌ فَحَذَفُوْهَا بِعِصِيِّهِمْ فَاَصَابُوْهَا فَوَقَعَ فِىْ اَنْفُسِهِمْ فَاَتَوْا ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلَيْكُمْ كَبْشٌ قَالُوْا عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا كَبْشٌ قَالَ اِنَّكُمْ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ عَلَيْكُمْ جَمِيعًا كُلِّكُمْ كَبْشٌ .قَالَ اللُّغَوِيُّوْنَ اِنَّكُمْ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ اَىْ لَمُشَدَّدٌ عَلَيْكُمْ دا .

☆☆ عمار نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن زبیر کے کچھ غلام حالت احرام میں تھے' ایک مرتبہ ایک گوہ ان کے پاس سے گزری' انہوں نے لاٹھیوں کے ذریعے مار کر اسے قتل کر دیا' پھر انہیں اس بارے میں الجھن ہوئی' وہ حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم پر ایک دنبے کی

2528- اخرجه ابن القطان في كتابه من طريق الدارقطني' به: كما في نصب الراية (۳/۱۳۶) و اخرجه ابن ماجه في المناسك (۲/۱۰۳۱) باب: جزاء الصيد يصيبه المحرم (۳۰۸۶) و الطبراني في الاوسط (۶۲۷۷) من حديث يزيد بن موهب' نامروان بن معاوية' نا علي بن عبد العزيز عن حسين المعلم...... به- وقال الطبراني: (لا يروى هذا الحديث عن ابي هريرة الا بهذا الاسناد' تفرد به: مروان بن معاوية' و اسم ابي المهزم: يزيد بن سفيان)- اه- و ضعف ابن القطان اسناده بعلي و ابي المهزم- وقال البوصيري في (الزوائد): (في اسناده علي بن عبد العزيز' مجهول- و ابو المهزم: اسمه: يزيد بن سفيان' ضعيف)- اه- و راجع: (نصب الراية) (۳/۱۳۶)-

2530- سبق عن عمر من وجه آخر' وفي هذا الاسناد حماد بن سلمة' و مضى الكلام في رواياته عن غير ثابت و حميد- وقال في (التعليق المغني) (۱/۲۵۰-۲۵۱): (اسناده صالح: للاحتجاج)- اه-

قربانی لازم ہوگی' انہوں نے عرض کی: کیا ہم میں سے ہر شخص پر دُنبے کی قربانی لازم ہوگی؟ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اپنے اوپر زیادتی کر رہے ہو' تم سب پر ایک دُنبے کی قربانی لازم ہوگی۔

علمِ لغت کے ماہرین نے یہ کہا ہے: روایت کے یہ الفاظ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ سے مراد یہ ہے: اس صورت میں تم اپنے ساتھ زیادتی کرو گے۔

2531- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَاْتُوْنَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَهُمْ لَا حَرَجَ اِلَّا رَجُلٌ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَّهُوَ ظَالِمٌ فَذَاكَ الَّذِىْ حَرِجَ وَهَلَكَ . لَمْ يَقُلْ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اِلَّا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

☆☆ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لیے روانہ ہوا' لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' کوئی یہ کہہ رہا تھا: یارسول اللہ! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی ہے' یا میں نے ایک چیز کو مؤخر کر دیا ہے' یا ایک رکن کو پہلے کر لیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرما رہے تھے: کوئی حرج نہیں ہے' ماسوائے اس شخص کے جو کسی مسلمان کی عزت کو نقصان پہنچائے اور وہ زیادتی کرنے والا ہو' یہ شخص حرج کا شکار ہو جائے گا اور ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

صرف جریر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی"۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسامۃ بن شریک ثعلبی- یہ صحابی ہیں، تفرد بالروایۃ عنہ زیاد بن علاقۃ، علی الصحیح۔ اخرجہ لہ اصحاب سنن۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲۰)۔

2532- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ .قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ . قَالَ اٰخَرُ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِىَ .قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کی: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب قربانی کر لو' کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک اور شخص بولا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو' کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۵۳۱ اخرجه ابو داود في المناسك (۲/ ۲۱۸) باب: فيمن قدم شيئا قبل شيء في حجه (۲۰۱۵): حدثنا عثمان بن ابي شيبة' ثنا جرير ...

۲۵۳۲- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۹۴۹) باب: من حلق قبل النحر (۱۳۰۶)' و الترمذي في الحج (۳/ ۲۵۸) باب: ما جاء فيمن حلق قبل ان يذبح (۹۱۶)' و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۱۴) باب: من قدم نسكا قبل نسك (۳۰۵۱)' و احمد (۲/ ۱۶۰) من طرق عن سفيان بن عيينة ..... به۔

2533- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو الْاَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَهُ فَيَقُوْلُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَمْ اَكُنْ اَشْعُرُ اَنَّ الرَّمْىَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِىَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ارْمِ وَلَا حَرَجَ. وَطَفِقَ اٰخَرُ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَمْ اَشْعُرْ اَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) انْحَرْ وَلَا حَرَجَ. قَالَ فَمَا سَمِعْتُهُ يَوْمَئِذٍ يُسْاَلُ عَنْ اَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ اَوْ يَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيْمِ الْاُمُوْرِ بَعْضِهَا قَبْلَ بَعْضٍ وَاَشْبَاهِهَا اِلَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) افْعَلْهُ وَلَا حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ٹھہر گئے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنا شروع کیے ان میں سے کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ پتہ نہیں تھا' قربانی سے پہلے کنکریاں ماری ہیں' میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی قربانی کر لی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے' دوسرے شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے پتہ نہیں تھا' قربانی سرمنڈوانے سے پہلے ہوگی' میں نے قربانی کرنے سے پہلے ہی سرمنڈوالیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب قربانی کرلو' کوئی حرج نہیں ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اس دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس بھی کسی معاملے سے متعلق سوال کیا گیا' جسے کوئی شخص بھول گیا تھا یا جس سے وہ واقف نہیں تھا' یعنی اس نے کوئی کام کسی دوسرے کام سے پہلے کرلیا' یا اس طرح کا کوئی عمل پہلے کرلیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہی فرمایا: تم اب کرلو' کوئی حرج نہیں ہے۔

2534- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2535- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو الْاَزْهَرِ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالُوْا

۲۵۳۳- اخرجه البخاري في الحج (۳/ ٦٦٥) باب: الفتيا على الدابة عند الجمرة (۱۷۳۸) حدثنا اسحاق اخبرنا يعقوب بن ابراهيم به- اخرجه احمد (۲/ ۲۱۷) : ثنا يعقوب به-

۲۵۳۴- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۹٤۸) باب: من حلق قبل النحر (۱۳۰٦) عن حرملة بن يحيى اخبرنا ابن وهب به- و هو في موطا مالك (۱/ ٤۲۱) في الحج باب: جامع الحج (۲٤۲) و من طريق مالك رواه: البخاري في العلم (۸۳) باب: الفتيا و هو واقف على الدابة و غيرها و في الحج (۳/ ٦٦٥) باب: الفتيا على الدابة عند الجمرة (۱۷۳٦) و ابو داود في المناسك (۲/ ۵۱٦، ۵۱۷) باب: فيمن قدم شيئا قبل شيء في حجة (۲۰۱٤) و الطحاوي في (شرح المعاني) (۲/ ۲۳۷) باب: من قدم من حجه نسكا قبل نسك و البيهقي في الكبرى (۵/ ۱٤۰، ۱٤۱) باب التقديم و التاخير في عمل يوم النحر من طريق مالك به-

۲۵۳۵- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۹٤۹) باب: من حلق قبل النحر او نحر قبل الرمي (۱۳۰٦) عن ابن ابي عمر و عبد بن حميد كلاهما عن عبد الرزاق ...... به- واخرجه احمد (۲/ ۲۰۲) عن عبد الرزاق ...... به- و اخرجه احمد (۲/ ۱۵۹): ثنا عبد الاعلى عن معمر به- و اخرجه احمد ايضاً (۲/ ۲۰۲) عن محمد بن جعفر ثنا معمر ...... به-

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِنًى وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ فَجَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ النَّحْرِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ . قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ . قَالَ وَجَاءَهُ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ الرَّمْيِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ . قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ . قَالَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَهُ رَجُلٌ وَلَا اَخَّرَهُ اِلَّا قَالَ افْعَلْهُ وَلَا حَرَجَ . كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ.

وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ ابْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ . وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَاُرَاهُ وَهِمَ فِيْهِ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنی اونٹنی پر موجود تھے' ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ سمجھتا تھا' قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈوالیا جاتا ہے تو میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈوالیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب قربانی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ سمجھتا تھا' کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوالینا چاہیے' اس لیے میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سرمنڈوالیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو' کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا: یعنی آدمی نے کوئی کام پہلے کرلیا یا بعد میں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا: اب کرلو' کوئی حرج نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں: ''میں کنکریاں مارنے سے پہلے روانہ ہوگیا''۔

ان الفاظ میں اس راوی کی متابعت نہیں کی گئی اور میرا خیال ہے' راوی کو یہ الفاظ نقل کرنے میں وہم ہوا ہے۔

2536- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ . قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ . ثُمَّ اَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ . قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ . وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ . قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ . قَالَ فَمَا رَاَيْتُهُ يَوْمَئِذٍ يُسْاَلُ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلُوْا وَلَا حَرَجَ.

۲۵۳۶- اخرجه احمد في المسند (۲/ ۲۱۰): ثنا روح ' به- ورواه ابن جريج : حدثني ابن شهاب' به- اخرجه البخاري في الصحيح (۲/ ...) باب: الفتيا على الدابة عند الجمرة (۱۷۳۷)-ورواه عبد العزيز بن ابي سلمة الماجشون عن الزهري' به- اخرجه الدارمي في الصحيح (۲/ ...) باب: فيمن قدم في نسكه شيئا قبل شيء-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' قربانی کے دن ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت آپ ﷺ جمرہ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی سر منڈوالیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو' کوئی حرج نہیں ہے' پھر ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ہی طواف افاضہ کرلیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو' کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس دن میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا' آپ ﷺ نے یہی فرمایا: تم اب کرلو' کوئی حرج نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی حفصة میسرة، ابوسلمة بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۶۳)۔

2537- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِيَ اَوْ ذَبَحَ اَوْ نَحَرَ وَاَشْبَاهِ هٰذَا فِي التَّقْدِيمِ وَالتَّاخِيرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا: جس نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈوالیا یا ذبح کرلیا یا قربانی کر لی یا اسی کی مانند کسی کام کو پہلے کرنے یا بعد میں کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے' کوئی حرج نہیں ہے۔

2538- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِرَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ الْحَلْقُ مِنَ الرَّمْيِ وَالرَّمْيُ مِنَ الْحَلْقِ وَرَجُلٌ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الرَّمْيِ وَالرَّمْيُ مِنَ النَّحْرِ . قَالَ وَرَجُلٌ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الْحَلْقِ . قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ فِيْ اَثَرِ

2537- اخرجه البخاري في الحج (٣/٦٥٣) باب: الذبح قبل الحلق (١٧٢١، ١٧٢٢)، و احمد (١/٢١٦)، و الطبراني في الكبير (١١٣٥٠)، و الطحاوي في المعاني) (٢/٢٣٦)، و ابن حبان (٣٨٧٦)، و البيهقي (٥/١٤٣) من طرق عن عطاء، به-

2538- راجع: صحيح البخاري الموضع السابق في الذي قبله مع شرحه: (فتح الباري)-

حَدِيْثِ عَطَاءٍ .هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ مَا كُنْتُ اَحْسَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا حَرَجَ .وَفِىْ هٰذِهِ الثَّلَاثِ الْحَلْقُ قَبْلَ الرَّمْىِ .

☆☆ عطاء اور دیگر راویوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ تین باتیں نقل کی ہیں' ایسے شخص کے بارے میں جس نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈوالیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے' سر منڈوانا بھی رمی کا حصہ ہے اور رمی کرنا بھی سر منڈوانے کی طرح ہے ایک اور شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو' قربانی کرنا کنکریاں مارنے کا حصہ ہے اور کنکریاں مارنا قربانی کرنے کی طرح ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک اور شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں نے سر منڈوانے سے پہلے قربانی کر لی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب سر منڈوالو کوئی حرج نہیں ہے' قربانی کرنا سر منڈوانے کا حصہ ہے اور سر منڈوانا قربانی کرنے کی طرح ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم ان میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن ہمیں خطبہ دے رہے تھے''۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''(اس شخص نے عرض کی:) میں یہ سمجھا تھا' فلاں کام فلاں سے پہلے ہے (راوی نے یہ الفاظ تین کاموں کے بارے میں نقل کیے ہیں)''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) وہ تین کام ہیں' یعنی کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈوالینا۔

2539- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَبُو الْاَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ .وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ قَالَ كُنْتُ اَحْسَبُ اَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ اَحْسَبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) افْعَلْ وَلَا حَرَجَ .فَمَا سُئِلَ عَنْ شَىْءٍ يَوْمَئِذٍ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ .قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مَا وَجَدْتُ يَخْطُبُ اِلَّا فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَهُوَ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے' ایک شخص آ

۲۵۳۹- اخرجه البخاري في الصحيح (۲/ ۶۶۵) باب: الفتيا على الدابة عند الجمرة (۱۷۳۷) من طريق يحيى بن سعيد عن ابن جريج به- و من ... عن ابن شهاب به-

کے سامنے کھڑا ہوا اس نے عرض کی: میں یہ سمجھتا تھا' فلاں اور فلاں کام' فلاں اور فلاں کام سے پہلے ہیں' پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں سمجھتا تھا' فلاں کام ان تین کاموں سے پہلے ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس دن نبی اکرم ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا' آپ نے یہی فرمایا: اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' صرف ابن جریج نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے''۔

یہ روایت حسن ہے۔

2540- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ وَشَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ- قَالَ- فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَدَيْهِ لاَ حَرَجَ لاَ حَرَجَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ سے جس بھی ایسے کام کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی شخص نے کسی دوسرے کام سے پہلے کرلیا ہو یا کوئی ایک کام کسی دوسرے سے پہلے کرلیا ہو' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا اور فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے' کوئی حرج نہیں ہے۔

2541- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسْاَلُ فَيَقُولُ لاَ حَرَجَ . فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ .قَالَ لاَ حَرَجَ . قَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ .قَالَ لاَ حَرَجَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا جاتا اور آپ ﷺ یہی فرماتے: کوئی حرج نہیں ہے' ایک شخص نے عرض کی: میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوالیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے' ایک شخص نے عرض کی: میں نے شام کے بعد کنکریاں ماری ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

2542- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلاَحَرَجَ . قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ

2540- اخرجه ابن ماجه في المناسك (٢/ ١٠١٣) باب: من قدم نسكاً قبل نسك (٣٠٤٩) عن علي بن محمد' ثنا سفيان بن عيينة ..... به-

2541- اخرجه البخاري في الحج (٣/ ٦٦٤) باب: اذا رمى بعدما امسى (١٧٣٥)' و ابو داود في المناسك (٢/ ٢١٠) باب: الحلق و التقصير (١٩٨٣)' و النسائي في المناسك (٥/ ٢٧٢) باب: الرمي بعد المساء' و ابن ماجه في المناسك (٢/ ١٠١٣) باب: من قدم نسكاً قبل نسك (٣٠٥٠) من طرق عن يزيد بن زريع ..... به-واخرجه البخاري في الحج (٣/ ٦٥٤) باب: الذبح قبل الحلق (١٧٢٣) عن محمد بن المثنى' حدثنا عبد الاعلى' حدثنا خالد ..... به-

قَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ . قَالَ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے طواف زیارت کرلیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں ہے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے پہلے سرمنڈوالیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں تم اب رمی کرلو۔

2543- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنِیْ سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ابْدَءُوا بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ . ثُمَّ قَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ)

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں''۔

2544- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ اَخْبَرَنَا السَّرِیُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2545- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَعَاوِيَةَ الزَّهْرَانِیُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) فَابْدَءُوا بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ . فَبَدَاَ بِالصَّفَا .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

۲۵۴۳- كذا اخرجه الدارقطني من طريق ابي كريب عن ابن عيينة عن الثوري، و اخرجه الترمذي في الحج (۲/ ۲۱۶) باب: ما جاء انه يبدا بالصفا قبل المروة (۸۶۲)، و في التفسير (۵/ ۱۹۳- ۱۹۴) باب: و من سورة البقرة (۲۹۶۷)؛ عن ابن ابي عمر؛ حدثنا سفيان بن عيينة، عن جعفر بن محمد مباشرة دون ذكر الثوري-وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح - و العمل على هذا عند اهل العلم انه يبدا بالصفا قبل المروة- فان بدا بالمروة قبل الصفا لم يجزه، و بدا بالصفا)-اه-

۲۵۴۵- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۸۸) باب: حجة النبي صلى الله عليه وسلم (۱۲۱۸)، و ابو داود في المناسك (۲/ ۱۹۰) باب: صفة حجة النبي صلى الله عليه وسلم (۱۹۰۵)، و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۲۲) باب: حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم (۳۰۷۴)؛ من طريق حاتم بن اسماعيل به-و لفظ مسلم: (ابدا) و لفظ ابي داود، و ابن ماجه: (نبدا) بالجمع -واخرجه مالك في الحج (۱/ ۳۷۲) باب: البدء بالصفا في السعي (۱۲۶) عن جعفر بن محمد، به - بلفظ: (نبدا)- و منطريق مالك اخراجه النسائي في المناسك (۵/ ۲۴۰) باب: ذكر الصفا و المروة، و البيهقي في (المعرفة) (۱/ ۳۱۴) باب: تقديم الوضوء (۷۴۷-۷۴۸)- و اخرجه النسائي في المناسك (۵/ ۲۴۰) باب: ذكر الصفا و المروة: من طريق يحيى بن سعيد عن جعفر... به بلفظ (نبدا)- واخرجه احمد (۳/ ۳۲۰): ثنا يحيى جعفر... به-و راجع شرح (التمهيد) لا بن عبد البر (۲/ ۷۹ ۹۲)-

"بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں"۔
(پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے صفا سے (سعی کا) آغاز کیا۔

2546- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ابْدَءُوا بِمَا بَدَاَ اللَّهُ بِهِ . ثُمَّ قَرَاَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) فَرَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے آغاز کرو جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:
"بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں"۔
پھر نبی اکرم ﷺ صفا پر چڑھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف دیکھا۔

2547- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَهِشَامٌ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ وَّابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ دَخَلَ مَكَّةَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَلَمْ يَسْتَلِمْ غَيْرَهُمَا مِنَ الْاَرْكَانِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کیا' آپ ﷺ نے ان دونوں کے علاوہ کسی رکن کا استلام نہیں کیا۔

2548- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ مُشْكَانَ اَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ اللَّاتِي اَدْرَكْنَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْنَ دَخَلْنَا دَارَ ابْنِ اَبِي

2547- اخرجه مسلم في الحج (٢/ ٩٢٤) باب: استحباب استلام الركنين اليمانيين (١٢٦٧، ١٢٦٨) و ابو داود في المناسك (٢/ ١٨٢) باب: استلام الاركان (١٨٧٦) و النسائي في المناسك (٥/ ٢٣٢) باب: استلام الركنين في كل طواف' و ابن خزيمة في الحج (٤/ ٢١٦) باب: استلام الحجر و الركن اليماني ..... (٢٧٢٣) و الطحاوي في (المعاني) (٢/ ١٨٣) من طرق عن نافع' به-واخرجه الزهري عن سالم عن ابيه' بنحوه- اخرجه البخاري في الحج (١٦٠٩) باب: من لم يستلم الا الركنين اليمانيين' و مسلم في الحج (٢/ ٩٢٤) باب: استحباب استلام الركنين ..... (١٢٦٧) و ابو داود في المناسك (٢/ ١٨٣) باب: استلام الاركان (١٨٧٤) و النسائي في المناسك (٥/ ٢٣٢) باب: مسح الركنين اليمانيين' و ابن ماجه في المناسك (٢/ ٩٨٣) باب: استلام الحجر (٢٩٤٦)' و الطحاوي في المعاني (٢/ ١٨٣)' و البيهقي في الكبرى (٥/ ٧٦)' و ابن خزيمة (٢٧٢٥) و ابن حبان (٣٨٢٧)' و احمد (٢/ ٨٩' ١٢١)-

2548- ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (٣/ ٥٦) وقال: (قال صاحب التنقيح: اسناده صحيح' و معروف بن مشكان باني كعبة الرحمن صدوق لا نعلم من تكلم فيه' و منصور هذا ثقة' مخرج له في الصحيحين- انتهى)- و له شاهد من حديث ابن عباس مرفوعا- اخرجه الطبراني في الاوسط (٥٠٣٣) وقال: (لم يروه عن المفضل بن صدقة الا معاوية بن عمرو)- و قال الهيثمي في (المجمع) (٣/ ٢٥١): اخرجه الطبراني في الكبير وفيه المفضل بن صدقة' و هو متروك)- اه-

حُسَيْنٍ فَاطَّلَعْنَا مِنْ بَابٍ مُقَطَّعٍ فَرَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَشْتَدُّ فِي الْمَسْعَى حَتّٰى اِذَا بَلَغَ زُقَاقَ بَنِيْ فُلَانٍ مَوْضِعًا قَدْ سَمَّاهُ مِنَ الْمَسْعَى اسْتَقْبَلَ النَّاسَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اسْعَوْا فَاِنَّ السَّعْيَ قَدْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ

☆☆ منصور بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ صفیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنوعبدالدار سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین نے یہ بات بتائی ہے' جنہیں نبی اکرم ﷺ کا زمانہ نصیب ہوا' انہوں نے بتایا: ہم لوگ! ابن ابی حصین کے گھر میں داخل ہوئے ہم نے دروازے میں سے جھانک کر دیکھا تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سعی کرنے کی جگہ پر دوڑ رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ زقاق بنوفلاں تک پہنچے' یہ ایک جگہ ہے جس کا نام سعی کرنے کی جگہ میں لیا جاتا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! سعی کرو کیونکہ سعی کرنا تم پر لازم قرار دیا گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معروف بن مشکان مکی، ابوولید، مقری مشہور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راوی کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۸۴۳)۔

2549- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ الْحَجَبِيِّ عَنْ اُمِّهِ عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ اَبِيْ تِجْرَاةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ انْتَهَى اِلَى الْمَسْعَى قَالَ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ . فَرَاَيْتُهُ يَسْعَى حَتّٰى بَدَتْ رُكْبَتُهُ مِنِ انْكِشَافِ اِزَارِهِ.

☆☆ حضرت برہ بنت ابوتجرات رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' جب آپ ﷺ سعی کرنے کی جگہ کے آخری حصے کی طرف پہنچے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سعی کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی لازم قرار دی ہے۔ (وہ خاتون بیان کرتی ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے تہبند کے ہٹنے کی وجہ سے آپ ﷺ کی پنڈلیاں نظر آ رہی تھیں۔

2550- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ تِجْرَاةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ .

٢٥٤٩- اخرجه الواقدي في (كتاب المغازي)- كما في نصب الراية (٣/٥٧)- و من طريقه البيهقي في الكبرى (٥/٩٨)- و الواقدي متروك

٢٥٥٠- اخرجه الشافعي في الحج (١/٣٥١، ٣٥٢) الباب السادس: فيما يلزم الحاج بعد دخول مكة...... (٩٠٧)، و الحاكم في معرفة الصحابة (٤/٧٠)، و البيهقي في الحج (٥/٩٨)، و ابو نعيم في الحلية (٩/٥٩)، و ابن عدي في الكامل (٥/٢٣٦- بتحقيقنا)، و ابن سعد (٨/٨٠)، و احمد (٦/٤٢١)، من طريق عبد الله بن المؤمل به- قال ابن عدي: (و هذا يرويه عبد الله بن المؤمل، و به يعرف، و لابن المؤمل غير ما ذكرت من الحديث، و عامة ما يرويه الضعف عليه بين)- اه- و عبد الله بن المؤمل ضعفه احمد و ابن معين و النسائي و غيرهم و قد اضطرب في هذا الحديث اضطراباً كثيراً- راجع: نصب الراية (٣/٥٥-٥٦)-

★★ سیّدہ حبیبہ بنت ابوتجرات رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2551- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ وَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي تِجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ دَارَ آلِ اَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَنَظَرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهُ يَسْعَى وَاِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ حَتّٰى اِنِّي لَاَقُوْلُ اِنِّي لَاَرٰى رُكْبَتَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ۔

★★ صفیہ نامی خاتون' ابوتجرات کی صاحبزادی کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: میں آل ابوحسین کے گھر میں قریش کی کچھ خواتین کے ساتھ داخل ہوئی' میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے کہ میں نے آپ ﷺ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا' آپ کے تیز دوڑنے کی وجہ سے آپ ﷺ کا تہبند اِدھر اُدھر ہل رہا تھا' یہاں تک کہ میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ میں نے آپ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں کو دیکھ لیا' میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کرنا لازم قرار دیا ہے۔

2552- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ بِنْتِ اَبِي تِجْرَاةَ اِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ قَالَتْ دَخَلْتُ دَارَ آلِ ابْنِ اَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

★★ صفیہ بنت شیبہ بنوعبدالدار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' جو ابوتجرات کی صاحبزادی ہیں' ان کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں آل ابوحسین کے گھر میں قریش کی کچھ خواتین کے ساتھ داخل ہوئی' تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا (اس کے بعد اس خاتون نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

2553- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ كُنْتُ فِي خَوْخَةٍ لِي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَاَيْتُهُ اِذَا اَتٰى عَلٰى بَطْنِ الْوَادِي سَعٰى.

★★ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں: میں اپنی کھڑکی میں کھڑی ہوئی تھی' میں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان دیکھا' میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نشیب میں تشریف لائے تو دوڑ پڑے۔

۲۵۵۳- كذا اخرجه موسى بن عبيدة' و هو الربذي و هو ضعيف' و تقدم الكلام عليه-

2554- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْجَارِيُّ عَنْ عَ الْعَزِيْزِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْاَصْلَعِ يُمِرُّ الْمُوْسٰى عَلٰى رَاْسِهٖ.

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گنجے شخص کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کے سر پر اُسترا پھ جائے گا۔

2555- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ رَوْحِ بْنِ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْاَصْلَعِ يُ الْمُوْسٰى عَلٰى رَاْسِهٖ . قَالَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابٍ رَفَعَهُ مَرَّةً اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَرَّةً لَمْ يَرْفَعْهُ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے گنجے شخص کے بارے میں یہ بات فرمائی ہے: اس کے سر اُسترا پھیرا جائے گا۔

عبدالکریم نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: میری تحریر میں یہ بات موجود ہے'ایک مرتبہ راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور ایک مرتبہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2556- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا الصَّاغَانِيُّ وَاَخْبَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ الْحَفَرِيُّ وَابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِثْلَهُ مَوْقُوْفًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر منقو ہے۔

2557- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَا الْعُثْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَهَلَّ بِالْعُمْرَ فَلَمَّا اَتَى الْجُحْفَةَ قَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَدْخَلْتُ الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَا وَاحِدًا وَسَعٰى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے عمرے کا احرام باندھا جب ذوالحلیفہ پہنچے تو بولے: ان دونوں کا معاملہ ایک سا ہے' میں تم لوگوں کو گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو

۲۵۵٤- فی اسنادہ یحیی الجاری' و عبد العزیز: و ھو الدراوردی' و الجاری ضعیف' و کذلك الدراوردی متکلم فیہ' و حدیثہ عن عبید ا منکر: کما قال النسائی-

۲۵۵۵- فی اسنادہ عبد اللہ بن عمر: و ھو العمری المکبر' و ھو ضعیف- و الصواب وقفہ علی ابن عمر: کما فی الروایۃ الماضیۃ و الر الآتیۃ-

۲۵۵۷- اخرجہ البخاری فی الحج (۳/ ٦٤٢) باب: من اشتری ھدیہ من الطریق و قلدھا (۱۷۰۸)' و ابن خزیمۃ فی الحج (٤/ ۲۲۵) باب: ذ طواف القارن بین الحج و العمرۃ عند مقدمہ مکۃ...... (۲۷٤٦) من طریق موسی بن عقبۃ...... بہ-

(احرام) باندھ لیا، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ سعی کی اور پھر فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

2558- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالاَ حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَجْزَاَهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَّسَعْيٌ وَّاحِدٌ وَلَا يَحِلُّ مِنْ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک ساتھ حج اور عمرے کا احرام باندھتا ہے اس کے لیے ایک مرتبہ طواف کرنا اور ایک مرتبہ سعی کرنا کافی ہوگا اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے حلال نہیں ہو جائے گا بلکہ ان دونوں سے ایک ہی مرتبہ حلال ہوگا۔

2559- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَجْزَاَهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ ثُمَّ يَحِلُّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھے اس کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کرنا کافی ہوگا' پھر اس کے بعد وہ اس وقت تک احرام نہیں کھولے گا' جب تک وہ اپنا حج مکمل نہیں کر لیتا' پھر وہ ان دونوں کا احرام ایک ساتھ کھولے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ هشام بن یونس بن وابل- بموحدة- تمیمی نهشلی ابوقاسم کوفی ،اللولئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۳۶۱)۔

2560- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَسَعَى

2558- اخرجه الترمذي في الحج (٢/ ٢٨٤) باب: ما جاء ان القارن يطوف طوافاً واحداً (٩٤٨): حدثنا خلاد بن اسلم البغدادي به- وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح غريب- وقد رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر ولم يرفعوه- وهو اصح)- اه-قلت: واخرجه ابن ماجه في المناسك (٢/ ٩٩١) باب: طواف القارن (٢٩٧٥) والطحاوي في المعاني (٢/ ١٩٧) والدارقطني (٢/ ٤٣) واحمد (٢/ ٦٧) والبيهقي (٥/ ١٠٧) وابن حبان (٣٩١٥) كلهم من طرق عن عبد العزيز الدراوردي ...... به-وصحح وقفه الطحاوي في المعاني فقال: (هذا الحديث خطأ اخطا فيه الدراوردي فرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم ' وانما اصله عن ابن عمر عن نفسه: هكذا رواه الحفاظ وهم- مع هذا لا يحتجون بالدراوردي عن عبيد الله اصلاً- اه-وقال ابن عبد البر في (الاستذكار) في الحج (١٣/ ٢٥٦) باب: دخول الحائض مكة (١٨٧٦٣- ١٨٧٦٤): (لم يرفعه احد عن عبيد الله غير الدراوردي عن عبد الله- كذا ولعلها عبيد الله- وغيره اوقفه على ابن عمر- وكذلك اخرجه مالك عن نافع عن ابن عمر موقوفاً)- اه- ورواه ابن نمير عن ابيه عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر' موقوفاً ايضاً- اخرجه مسلم في الحج (٩٠٤) باب: بيان جواز التحلل بالاحصار' وجواز التحلل بالاحصار' وجواز القران (١٢٣٠)-

لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی سعی کی تھی اور یہ بات بیان کی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

2561- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ . وَاَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الصَّيْرَفِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لِقِرَانِهِ طَوَافًا وَاحِدًا وَلَمْ يُحِلَّهُ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کے لیے ایک ہی طواف کیا تھا اور ان کو کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولا نہیں تھا۔

2562- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِيكٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى سَعْيًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ حِينَ قَرَنَ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج قران کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوئے انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی مرتبہ سعی کی اور پھر یہ بات بیان کی: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا تو آپ نے اسی طرح کیا تھا۔

2563- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلاَنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ حَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ مَعًا وَقَالَ سَبِيلُهُمَا وَاحِدٌ قَالَ وَطَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ .وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ .لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْحَكَمِ غَيْرُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج اور عمرہ ایک ساتھ کرتے تھے تو فرماتے تھے: ان دونوں کا راستہ ایک ہی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے دونوں کے لیے دو طواف کیے اور ان دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کی اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس روایت کو حکم نامی راوی کے حوالے سے صرف حسن بن عمارہ نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

۲۵۶۱- في اسناده يحيى بن اليمان، و قد ضعفه ابن معين وغيره- وقال ابن عدي: (ولا بن يمان عنا لا عمش غير هذا، و عامتها غير محفوظة، و لابن يمان عن الثوري غير ما ذكرت، و عامة ما يرويه غير محفوظ، و ابن يمن في نفسه لا يتعمد الكذب الا انه يخطئ و يشتبه عليه)- راجع: تهذيب التهذيب(٦٦/٣٠٦، ٥٨٩)، و الكامل لابن عدي (٩/٩١- ٩٥- بتحقيقنا)- لكن جاء الحدي موقوفاً من وجه : كمال سبق-

۲۵۶۲- في اسناده شريك و هو النخعي سيء الحفظ، لكن له متابعات سبقت قريباً-

۲۵۶۳- الحسن بن عمارة متروك؛ كما قال المصنف، وقد تقدم في الذي قبله من طريق نافع عن ابن عمر-

2564 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّرْقُفِيُّ الْبَاكُسَائِيُّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ وَّاللَّفْظُ لِابْنِ اِشْكَابَ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلٰى بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلٰى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءٌ وَّطَاوُسٌ وَّمُجَاهِدٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَطُفْ هُوَ وَلَا اَصْحَابُهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا لِعُمْرَتِهِمْ وَحَجِّهِمْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ‘ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف ایک مرتبہ چکر لگایا تھا (یعنی سعی کی تھی) یہ ان کے عمرہ اور حج (دونوں کی طرف سے) تھی۔

2565 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْاَزْدِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ هَانِئٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَلَيْثُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمٍ عَلٰى طَاوُسٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا حُجَّاجًا فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَحْلَلْنَا لَمَّا طُفْنَا وَمَا طُفْنَا لِعُمْرَتِنَا وَحَجِّنَا اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا. لَفْظُ اَبِیْ كُرَيْبٍ.

☆☆ طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے: راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے حج تمتع کے بارے میں دریافت کیا‘ تو انہوں نے فرمایا: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے‘ وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ہم نے طواف کرنے کے بعد احرام کھول دیا‘ ہم نے اپنے عمرہ اور حج کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔

روایت کے یہ الفاظ ابوکریب نامی راوی کے ہیں۔

2566 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ

۲۵۶۴- ليث بن ابي سليم اختلط و لم يتميز حديثه: فترك كما قال ابن حجر. وقد انكر عليه جمعه بين عطاء و طاوس و مجاهد كما هو الحال هنا- و قد سبق تخريج حديث بن عمر وياتي تخريج رواية جابر و ابن عباس عقبه- و الحديث الذي هنا اخرجه ابن ماجه في المناسك (۹۹۰/۲) باب: طواف القارن (۲۹۷۲) من حديث يحيى بن يعلى ... باسناده- و اعله البوصيري في الزوائد بليث بن ابي سليم: (وهو ضعيف و مدلس)- اه-

۲۵۶۵- اخرجه النسائي في الحج (۲۲۷/۵) باب: طواف القارن عن يعقوب بن ابراهيم عن عبد الرحمن بن مهدي: اخبرني هاني بن ايوب عن طاوس عن جابر بن عبد الله: (ان النبي صلى الله عليه وسلم طاف طوافاً واحداً)- و اخرجه ابن جريج: اخبرني ابو الزبير انه سمع جابراً...... بنحوه- اخرجه مسلم في الحج (۸۸۳/۲) باب: بيان وجوه الاحرام (۱۲۱۵) و ابو داود في المناسك (۱۸۶/۲) باب: طواف القارن (۱۸۹۵) و النسائي في المناسك (۲۴۴/۵) باب: طواف القارن و المتمتع بين الصفا و المروة - والطحاوي (۲۰۴/۲) و ابن حبان (۳۸۱۹) و البيهقي في الكبرى (۱۰۶/۵)- و اخرجه اشعث بن سوار الكندي عن ابي الزبير...... به- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۹۹۰/۲) باب: طواف القارن (۲۹۷۳)-

۲۵۶۶- في اسناده الربيع بن صبيح وقد ضعفه ابن معين وغيره و كان يحيى بن سعيد لا يحدث عنه- راجع: (تهذيب التهذيب ۲۴۷/۳)-

الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا طَافَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک مرتبہ سعی کی تھی یعنی حج اور عمرے کے لیے۔

2567 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى طَوَافٍ وَّاحِدٍ .يَعْنِيْ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک سے زیادہ طواف نہیں کرتے تھے (یعنی حج اور عمرہ دونوں کے لیے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ رباح بن ابی معروف بن ابی سارۃ مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ لہ اوھام یہ راوی کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۸۵)۔

2568 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَطُفْ لَهُمَا اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا۔

2569 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَصْحَابَهُ لَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى طَوَافٍ وَّاحِدٍ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک سے زیادہ مرتبہ طواف نہیں کرتے تھے (یعنی حج اور عمرے دونوں کے لیے ایک ہی طواف کر لیا کرتے تھے)۔

2570 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِيْكٍ عَنِ الْحَجَّاجِ

۲۵۶۷- في اسناده رباح بن ابي معروف المكي- قال الذهبي في الميزان (۲/ ۵۹): (ضعفه ابن معين و النسائي' و قال مرة: ليس بالقوي- و قال ابو زرعة و ابو حاتم: صالح - وقال ابن عدي: لم اجد له حديثاً منكرًا)- اهـ- و لخص الحافظ حاله في التقريب (۱۸۸۵) فقال: (صدوق له اوهام)- قلت: اخرجه له مسلم في صحيحه' و النسائي' و البخاري في الادب المفرد' و قد تابعه غيره على هذا الحديث-

۲۵۶۸- المحاربي: هو عبد الرحمن بن محمد' و ثقه الذهبي في الميزان (۴/ ۳۱۲- ۳۱۳)- وقال الحافظ في التقريب (۴۰۲۵): (لا باس به وكان يدلس؛ قاله احمد)- اهـ- قلت: و ابن جريج ايضاً و ان كان ثقة الا انه مشهور بالتدليس' و كلاهما قد عنعن-

۲۵۶۹ في اسناده الحجاج بن ارطاة و هو ضعيف؛ كما مر-

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِى عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا هُوَ وَاَصْحَابُهُ وَقَالَ ابْنُ مُبَشِّرٍ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى سَعْيًا هُوَ وَاَصْحَابُهُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا' تو آپ نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا' آپ نے بھی اور آپ کے اصحاب نے بھی۔

ابن مبشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ طواف کیا اور ایک ہی سعی کی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بھی ایسا ہی کیا)۔

2571- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا تھا۔

2572- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ يَمَانٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِهِ وَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَاَحَلَّ اَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا' لیکن آپ کے بعض اصحاب نے نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ طواف کیا' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیا۔

2573- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاُمَوِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِى رَبَاحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا وَاسْتَبْشَرَتْ اَرْوَاحُهُمَا فِى السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى بَرًّا.

☆☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا' تو اس شخص کی طرف سے اور اس کے والدین کی طرف سے قبول کیا جائے گا اور ان دونوں (یعنی والدین) کی ارواح کو آسمان میں یہ خوشخبری دی جائے گی اور اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ''نیک'' لکھا جائے گا۔

2574- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِىُّ حَدَّثَنَا صِلَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ

۲۵۷۰- في اسناده الحجاج بن ارطاة ايضاً- و انظر السابق-

۲۵۷۱- اسناده ضعيف ايضاً: محمد بن عبيد الله : هو العرزمي' متروك؛ كما قال الحافظ في التقريب (۱۸۷/۲) و قد تقدم قبل ذلك بيان حاله-

۲۵۷۲- في اسناده ابن اليمان: و هو يحيى' و المثنى بن الصباح' و هما ضعيفان-

۲۵۷۳- ابو سعد البقال: هو سعيد بن المرزبان العبسي' تركه عمرو بن علي و الدارقطني' و غيرهما- وقال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي: ضعيف' و قال مرة: ليس بثقة- و ضعفه ابن عيينة وغيره- ينظر: تهذيب التهذيب (۷۹/٤-۸۰)-

ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ عَنْ اَبَوَيْهِ اَوْ قَضٰى عَنْهُمَا مَغْرَمًا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْاَبْرَارِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے گا یا ان کی طرف سے قرض ادا کرے گا' تو اسے قیامت کے دن نیک لوگوں کے ساتھ زندہ کیا جائے گا۔

2575- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّىْ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ اَبِىْ مَاتَ وَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْاِسْلَامِ فَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَبَاكَ تَرَكَ دَيْنًا عَلَيْهِ اَقَضَيْتَهُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ .قَالَ فَاحْجُجْ عَنْ اَبِيْكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میرے والد فوت ہو چکے ہیں' ان پر حج کرنا فرض تھا' کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کر لو۔

•••——•••——•••

دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا حکم

کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کرنے کا حکم کیا ہے؟ اور اس بارے میں فقہاء کے درمیان کیا اختلاف پایا جاتا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: صحیح روایت کے مطابق ہمارے مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے' جو شخص اپنی طرف سے کسی دوسرے کو حج کروا دیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا اور یہ چیز اس کے لیے نفل ہوگی' اگر وہ بیمار ہو اور اس بیماری کے دوران انتقال کر جائے تو اس کی طرف سے فرض حج ادا ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص یہ وصیت کرتا ہے' اس کی طرف سے کوئی حج کرے تو اس کے تہائی مال میں سے وہ حج کیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص اپنے والدین کی طرف سے نفلی حج کرتا

۲۵۷۴- اخرجه الطبراني في الاوسط (۷۸۰۰) عن محمود بن محمد' و ابن عدي في (الكامل) (۵/۱۳۷- بتحقيقنا) عن ابن صاعد' كلاهما عن محمد بن حرب النشائي ...... به-وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن ابن جريج الا صلة بن سليمان' تفرد به: محمد بن حرب)- اه- و ذكره ابن عدي مع احاديث اخرى' ثم قال: (وهذه الاحاديث لصلة افرادات لا يحدث بها غيره ......)- اه- و اخرجه ايضاً ابن حبان في المجروحين (۱/۳۷۶) من طريق محمد ابن حرب' به-

۲۵۷۵- اخرجه الطبراني في الكبير (۱۱۳۲۳) (۱۱۴۰۹) من طريق عطاء ...... به- و شريك و ابن ابي ليلى ضعيفان' لكن اخرجه النسائي في مناسك الحج (۵/۱۱۶) باب: الحج عن الميت الذي لم يحج' عن موسى بن سلمة' و (۵/۱۱۸) باب: تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين' عن عكرمة' و الطبراني (۱۱۲۰۰) عن عمرو بن دينار' و ابن حبان (۳۹۹۲)' و الطبراني (۱۲۳۳۲) عن سعيد بن جبير' جميعاً عن ابن عباس ...... به-و اخرج سعيد بن جبير عن ابن عباس' قال: جاءت امراة من جهينة الى النبي صلى الله عليه وسلم ' فقالت: يا رسول الله' ان امي نذرت الحج فسالت' اناحج عنها؟ قال: (حجي عنها' ارايت لو كان عليها دين اكنت قاضيته؟ دين الله احق بالوفاء)- اه- اخرجه البخاري في الايمان والنذور (۱۱/۵۸۴) باب: من مات و عليه نذر (۶۶۹۹)' و احمد (۱/۲۴۵)' و الطبراني (۱۲۳۳۲)' و البيهقي (۴/۳۳۵) باب: الحج عن الميت-

ہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ یہ کہتے ہیں: مرحوم شخص کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔ سفیان ثوری نے بھی ہمارے مشائخ کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرحوم کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے اگرچہ اس نے وصیت نہ بھی کی ہو ایسا کرنا جائز ہو گا۔

حسن بن صالح کہتے ہیں: کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج نہیں کیا جا سکتا' البتہ میت کی طرف سے کیا جا سکتا ہے جس نے کبھی حج نہ کیا ہو اور اس پر حج کرنا فرض ہو' یا پھر جس شخص پر حج کرنا لازم ہو چکا ہو اور وہ میت کی مانند ہو (یعنی معذور ہو چکا ہو) اور اس کے بارے میں یہ اُمید نہ کی جا سکتی ہو کہ وہ کبھی مکہ پہنچنے کے قابل ہو گا (تو اس کا بھی یہی حکم ہو گا)۔

لیث بن سعد کہتے ہیں: میت کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرحوم کی طرف سے اور عاجز شخص کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی بھی زندہ شخص کی طرف سے حج نہیں کیا جا سکتا۔ وہ فرماتے ہیں: اگر وہ شخص فوت ہو چکا ہو' تو ضروری طور پر اسے جائز قرار دیا جائے گا' اگر اس کے ورثاء یہ ارادہ کرتے ہیں' اس کی طرف سے حج کر لیں تو وہ اگر نفلی طور پر اس کی طرف کچھ صدقہ کر دیتے ہیں یا کوئی غلام آزاد کر دیتے ہیں یا قربانی کا جانور بھیج دیتے ہیں تو میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اگر مرحوم نے یہ وصیت کی ہو کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے تو وہ وصیت نافذ ہو گی اور اس کی طرف سے حج کیا جائے گا اور اس کی طرف سے وہ شخص حج کرے گا' جو پہلے حج کر چکا ہو۔

سفیان ثوری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خثعم قبیلے کی ایک جوان عورت آئی' اس نے عرض کی: میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں' حج کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ فرض ان پر لازم ہو چکا ہے' اگر میں ان کی طرف سے حج کر لیتی ہوں تو کیا یہ جائز ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (جو ان کے پیچھے سواری پر سوار تھا) ان کی گردن کو موڑ دیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ نے اپنے چچازاد کی گردن کو موڑ دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت کو دیکھا' میں ان دونوں کے حوالے سے شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر سوار تھے۔ خثعم قبیلے کی ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے حج کے حوالے سے اپنے بندوں پر جو چیز فرض کی ہے وہ میرے بوڑھے والد پر بھی لازم ہو گئی ہے جو سواری

پر بیٹھنے کے قابل بھی نہیں ہیں' تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (راوی کہتے ہیں:) یہ حجۃ الوداع کی بات ہے۔

نعمان بن سالم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابورزین عقیلی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد عمر رسیدہ ہو چکے ہیں' وہ حج یا عمرے کے لیے جانے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرلو اور عمرہ بھی کرلو۔

منصور نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' خثعم قبیلے کا ایک فرد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میرے والد مسلمان ہو گئے ہیں' وہ عمر رسیدہ آدمی ہیں جو سواری پر نہیں بیٹھ سکتے' حج ان پر فرض ہو چکا ہے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم ان کی سب سے بڑی اولاد ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہارے والد کے ذمے کچھ قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے اسے ادا کر دیتے تو کیا یہ جائز ہوتا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان کی طرف سے حج بھی کرلو۔

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ تمام آثار جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں' یہ اس بارے میں ہیں' عاجز شخص کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔

اعمش نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس کا یہ بیان نقل کیا ہے' ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے' انہوں نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر دیتے؟ تو اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حق دار ہے (کہ اسے ادا کیا جائے) تم ان کی طرف سے حج کرلو۔

امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے' جہینہ قبیلے کی ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی لیکن حج کرنے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر لیتی؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج بھی کرلو' تم لوگ اللہ تعالیٰ کے قرض کو ادا کرو جو تم پر لازم ہے کیونکہ وہ پورا کیے جانے کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان دو روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' مرحوم کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے یہ نہیں دریافت کیا تھا: کیا اس نے وصیت کی تھی یا نہیں کی تھی؟ لہٰذا اس حوالے سے یہ دونوں روایات

ایک کی حیثیت رکھتی ہیں۔[1]

2576- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ عَنْ اَبِيْهِ اَوْ اُمِّهِ فَقَدْ قَضٰى عَنْهُ حَجَّهُ وَكَانَ لَهُ فَضْلُ عَشْرِ حِجَجٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے باپ اور ماں کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس نے ان کی طرف سے حج کا فرض ادا کر دیا اور اس شخص کو دس مرتبہ حج کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

2577- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ هَلَكَ اَبِيْ وَلَمْ يَحُجَّ. قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَبِيْكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ اَيَتَقَبَّلُ مِنْهُ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَاحْجُجْ عَنْهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میرے والد انتقال کر چکے ہیں انہوں نے حج نہیں کیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے ادا کر دیتے تو کیا وہ قبول ہو جاتا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو تم ان کی طرف سے حج بھی کر لو۔

2578- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّيْ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْحَجِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ احْجُجْ عَنْهُ اَلَا تَرٰى اَنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ. قَالَ بَلٰى. قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کی طرف سے حج کرنے کے بارے میں دریافت کیا' آپ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے حج کر لو' کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر ان کے ذمے قرض ہوتا اور تم اسے ان کی طرف سے ادا کرتے تو یہ ادا ہو جاتا' اس نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس

---

[1] مختصر اختلاف العلماء' از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی' 2 ص 92

[2] اخرجه الطبراني في (الاوسط) (١٠٠) من طريق فضيل بن عياض' نا باذ سعيد- مولى بني هاشم- نا عباد بن راشد ... به- قال الطبراني: (لم يروه عن ثابت الا عباد' تفرد به ابو سعيد)- اه- و قال الهيثمي في (المجمع) (٣/٢٨٢): (اخرجه البزار و الطبراني في الاوسط و الكبير' و اسناده حسن)- اه- قلت: وعباد بن راشد ضعفه ابن معين والبخاري وغيرهما- وقال احمد: ثقة شيخ صدوق صالح- وقال ابو حاتم وغيره: صالح الحديث' و انكر على البخاري ادخاله في كتاب الضعفاء- راجع: تهذيب التهذيب (٥/٩٢) الكامل لابن عدي (٥/٥٤٩- ٥٥٠) نصب الراية (٣/١٥٨- ١٥٩)-

[3] اخرجه الطبراني في الكبير (١١٣٢٢) (١١٤٠٩) من طريق عطاء...... به' وورد من طرق اخرى عن ابن عباس' سبق تخريجها قريباً-

بات کا زیادہ حقدار ہے (کہ اس کا قرض ادا کیا جائے)۔

2579 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِى دَاوُدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا طَافَ لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ حِيْنَ قَرَنَ فِى حَجَّةِ الْوَدَاعِ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَعْيًا وَاحِدًا.

قَالَ وَاَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ طَاوُسٍ وَّمُجَاهِدٍ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب حج قران کیا تھا' یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے' تو آپ ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہی مرتبہ سعی کی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2580 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ وَعَلِىُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِى دَاوُدَ عَنْ عَطَاءٍ وَّنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا طَافَ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَلَمْ يَسْعَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الصَّدَرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک ہی مرتبہ سعی کی تھی' پھر آپ ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے طواف صدر کے بعد سعی نہیں کی۔

2581 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَسَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيْقِىُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کو ملا دیا تھا (یعنی حج قران کیا تھا) تو آپ ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2582 - حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّاَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُعَدِّلُ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْ

۲۵۷۹- ذكره الذهبي في الميزان (۲/۲۹۲) في ترجمة سليمان بن ابي داود- و نقل عليه قول ابن القطان: سليمان لا يعرف' و قد ت[illegible] هنا من طرق عن نافع قريباً-

۲۵۸۲- تفرد به الدارقطني- قال الزيلعي (۲/۱۰۹): (قال ابن الجوزي: و علي بن عاصم ضعيف- قال في (التنقيح): هكذا وجد[illegible] نسختين صحيحتين- و الصواب: عاصم بن علي- و الله اعلم)- اه-

قَالَ قَالَ مَنْصُوْرٌ حَدَّثَنِيْ اَنْتَ يَا حُصَيْنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَصْحَابَهُ طَافُوْا لِحَجِّهِمْ وَعُمْرَتِهِمْ طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2583- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا بِالْبَيْتِ طَوَافًا وَاحِدًا وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا' آپ ﷺ نے ان دونوں کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا اور ایک ہی مرتبہ صفا اور مروہ کا طواف کیا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعد بن عبدحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم انصاری، ابومعاذ مدنی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ لہ اغالیط، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ترمذی ونسائی و ابن ماجہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۲۶۰)۔

2584- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2585- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا آپ ﷺ نے اس کے بعد مزید کوئی طواف نہیں کیا۔

۲۵۸۳- قال الزیلعی (۳/۱۰۹): (قال ابن الجوزی: و ابن ابی لیلی: هو ابن عبد الرحمن ابن ابی لیلی و هو ضعیف- قال فی (التنقیح): و عطیة اضعف منه)- اه-

۲۵۸۴- قال الزیلعی (۱/۱۰۸-۱۰۹): (قال فی التنقیح: اسناده صحیح؛ فان عبد الملک صدوق' روی له مسلم- و منصور: وثقه ابن معین وغیره' و هو شیعی' وداود: من شیوخ مسلم انتهی)- اه-

۲۵۸۵- الحجاج ضعیف' و هو مدلس' و قد عنعن: فالاسناد ضعیف-

2586 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ مَا طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

2587 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لاَ وَاللّٰهِ مَا طَافَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا فَهَاتُوا مَنْ هٰذَا الَّذِىْ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے صرف ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

اس شخص کو لے کر آؤ جو یہ بیان کرتا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کیا تھا۔

2588 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَامِرٍ الْبَزَّازُ قَالاَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَكْفِيكَ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَهُمَا جَمِيعًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: تمہارے لیے اتنا کافی ہے' تم ان دونوں کے لیے مغرب کے بعد ایک مرتبہ طواف کرلو۔

2589 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِىُّ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2590 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِىُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ قَالاَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

۲۵۸۶- محمد بن عبید الله: ان کان هو العرزمي' فمتروك الحديث-

۲۵۸۷- في اسناده الحسن بن عمارة' و هو متروك الحديث؛ و تقدم مراراً-

۲۵۸۸- قبيصة بن عقبة متكلم في روايته عن سفيان؛ و هو الثوري- و ابن جريج مدلس' وقد عنعن' و اخرجه ابو داود في المناسك (۲/۱۸۷) باب: طواف القارن (۱۸۹۷): حدثنا الربيع ابن سليمان المؤذن' اخبرني الشافعي عن ابن عيينة عن ابن ابي نجيح عن عطاء عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لها: (طوافك بالبيت و بين الصفا و المروة يكفيك لحجتك و عمرتك)- قال الشافعي: كان سفيان ربما قال: عن عطاء عن عائشة' و ربما قال: عن عطاء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعائشة رضي الله عنها)- اه-

عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا اِنَّ طَوَافَكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كَافِيكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا: تمہارا صفا اور مروہ کے درمیان طواف کر لینا تمہارے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہے۔

2591- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالاَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَاضَتْ عَائِشَةُ بِسَرِفَ طَهُرَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ طَوَافَكِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يُجْزِءُ عَنْكِ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ طَوَافًا وَاحِدًا . لَفْظُ اَبِىْ نُعَيْمٍ.

★★ مجاہد بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو "سرف" کے مقام پر حیض آ گیا' وہ عرفہ کے دن اس سے پاک ہوئیں و نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارا صفا اور مروہ کے درمیان طواف کر لینا تمہارے لیے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہوگا۔

روایت کے الفاظ ابونعیم نامی راوی کے ہیں۔

2592- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ بْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُمَرَ الْعَدَنِىُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا يَعْنِىْ لِعَائِشَةَ يَكْفِيكِ طَوَافُكِ الْاَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ . وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ اِنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لِعَائِشَةَ يَكْفِيكِ طَوَافُكِ الْاَوَّلُ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا: تمہارے لیے صفا اور مروہ کے درمیان پہلا طواف حج اور عمرے کے لیے کافی ہوگا۔

ابن مخلد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا: تمہارا پہلا طواف تمہارے حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہوگا۔

2593- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِمْلاَءً حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِىُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ

۲۵۹۰- مسلم بن خالد: هو الزنجي، و هو ضعيف، خاصة في روايته عن ابن جريج، و هذا منها- وقال ابن المديني: منكر الحديث- وقال البخاري: مسلم بن خالد عن ابن جريج وهشام بن عروة منكر الحديث ليس بشيء- راجع: تهذيب التهذيب (۱۰/ ۱۲۸)، والكامل لابن عدي (۸/۶-۱۱)-

۲۵۹۱- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۸۰) باب: بيان وجوه الاحرام، و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القران ..... (۱۲۱۱/ ۱۳۳) من طريق محمد بن العباب، حدثني ابراهيم بن نافع ...... به-واخرجه مسلم ايضاً قبل هذه الرواية مباشرة من طريق طاوس عن عائشة، بنحوه-

۲۵۹۲- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۸۷۹) باب: بيان وجوه الاحرام..... (۱۲۱۱) (۱۳۲) من طريق وهيب، حدثنا عبد الله بن طاوس عن ابيه عن عائشة، به-

اَبِیْ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافَیْنِ وَسَعٰی لَهُمَا سَعْیَیْنِ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ ۔حَفْصُ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ ضَعِیْفٌ وَّابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی رَدِیْءُ الْحِفْظِ کَثِیْرُ الْوَهَمِ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا' تو ان دونوں کے لیے ایک مرتبہ طواف کیا لیکن ان دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کی' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حفص بن ابوداؤد نامی راوی ضعیف ہے جبکہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نامی راوی کا حافظہ ٹھیک نہیں ہے اور اس کا وہم بہت زیادہ ہوتا ہے۔

2594- حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّیْ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ طَافَ لَهُمَا طَوَافَیْنِ وَسَعٰی لَهُمَا سَعْیَیْنِ وَقَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعَ ۔اَلْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوْكُ الْحَدِیْثِ۔

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کی تھی اور یہ بات بیان کی تھی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حسن بن عمارہ نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

2595- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَکَرِیَّا الْمُحَارِبِیُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِیٍّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) کَانَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافَیْنِ وَسَعٰی سَعْیَیْنِ ۔عِیْسَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ یُقَالُ لَهٗ مُبَارَكٌ وَّهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِیْثِ ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

عیسیٰ بن عبداللہ نامی راوی کو مبارک کہا جاتا ہے' اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

2596- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عَ

۲۵۹۳- فی اسنادہ حفص بن ابی داود: ھو حفص بن سلیمان القاری- قال الحافظ فی التقریب (۱۴۱۱): متروک الحدیث مع امامته فی القراء ة)- اھ-

۲۵۹۴- ضعیف: فی اسنادہ الحسن بن عمارة متروک - تقدم ترجمته غیر مرة-

۲۵۹۵- اسنادہ ضعیف جداً: عیسی بن عبد اللہ بن محمد: قال المصنف ھنا: متروک' وقال ابن حبان فی المجروحین (۲/ ۱۲۱-۱۲۲): (یروی عن ابیه عن آبائه اشیاء موضوعة' لا یحل الاحتجاج به' کانه کان یهم و یخطیء حتی کان یجیء بالاشیاء الموضوعة عن اسلافه؛ فبطل الاحتجاج بما یرویه؛ لما وصفت)- اھ- و الحدیث اورده الالبانی فی تخریج الاحادیث الضعاف من الدارقطنی رقم (۵۹۰)-

[عبد العـ]ـزِيـزِ بْـنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى [اللّٰـ]ـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ) لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعْيَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّابْنُ مَسْعُوْدٍ .اَبُوْ بُرْدَةَ هٰذَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ مَتْرُوْكٌ وَّمَنْ دُوْنَهٗ فِي الْاِسْنَادِ كُلُّهُمْ ضُعَفَاءُ.

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمرے اور حج کے لیے دو مرتبہ طواف کیا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت ابوبکر‘ حضرت عمر‘ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

ابو بردہ نامی راوی عمرو بن یزید ہے اور یہ شخص بھی ضعیف ہے‘ اس کے علاوہ بھی اس سند میں ضعیف راوی موجود ہیں۔

2597- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ [شُـ]ـعْبَةَ عَـنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طَافَ طَوَافَيْنِ [وَ]سَـعَى سَعْيَيْنِ .قَالَ لَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى غَيْرَهٗ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ نُخْرِجُهٗ عَنْهُ اِنْ [شَـ]ـاءَ اللّٰـهُ .قَالَ الشَّيْـخُ اَبُـو الْحَسَنِ يُقَالُ اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى الْاَزْدِيَّ حَدَّثَ بِهٰذَا مِنْ حِفْظِهٖ فَوَهِمَ فِيْ مَتْنِهٖ [وَ]الصَّوَابُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ .وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الطَّوَافِ [وَ]لَا السَّعْيِ وَقَدْ حَدَّثَ بِـهٖ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ عَلَى الصَّوَابِ مِرَارًا وَّيُقَالُ اِنَّهٗ رَجَعَ عَنْ ذِكْرِ الطَّوَافِ [وَ]السَّعْيِ .وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

اس روایت کو نقل کرنے میں بعض راویوں نے اختلاف نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: درست روایت یہ ہے: اس روایت میں صرف یہ الفاظ منقول ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا تھا‘ اس روایت میں طواف اور سعی کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے اس درست روایت کو کئی مرتبہ نقل کیا ہے اور یہ بات بھی بیان کی گئی ہے‘ انہوں نے طواف اور سعی کا ذکر کرنے سے رجوع کر لیا تھا اور درست روایت بیان کرنا شروع کر دی تھی۔

2598- حَـدَّثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ [حَدَّ]ثَـنَـا شُـعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) [قَـ]ـرَنَ.

وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

٢٥٩٦- فيه عمرو بن يزيد ابو بردة متروك: كما في التقريب (٢/٨١) و عبد العزيز بن ابان متروك و كذبه ابن معين- انظر التقريب (١/٥٠٨)- و جعفر بن محمد بن مروان: نقل الذهبي في الميزان (٢/١٤٧) عن الدارقطني قال: لا يحتج بحديثه-

٢٥٩٧- تفرد به الدارقطني و هو شاذ بين الدارقطني ذلك هنا-

٢٥٩٨- هذا هو المحفوظ و راجع الذي قبله-

عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَنَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2599 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ اَوْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ نَصْرٍ قَالَ لَقِيْتُ عَلِيًّا وَقَدْ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ هُوَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَفْعَلَ كَمَا فَعَلْتَ قَالَ ذٰلِكَ لَوْ كُنْتَ بَدَاْتَ بِالْعُمْرَةِ .قُلْتُ كَيْفَ اَفْعَلُ اِذَا اَرَدْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَاْخُذُ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ فَتُفِيْضُهَا عَلَيْكَ ثُمَّ تُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا ثُمَّ تَطُوْفُ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَتَسْعٰى لَهُمَا سَعْيَيْنِ وَلَايَحِلُّ لَكَ حَرَامٌ دُوْنَ يَوْمِ النَّحْرِ .قَالَ مَنْصُوْرٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ مَا كُنَّا نُفْتِىْ اِلَّا بِطَوَافٍ وَّاحِدٍ فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا نَفْعَلُ .حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ اَخْبَرَنَا اَبِىْ قَالَ قَالَ الشَّافِعِىُّ اخْتَرْتُ الْاِفْرَادَ وَالتَّمَتُّعُ حَسَنٌ لَا نَكْرَهُهُ.

☆☆ ابونصر بیان کرتے ہیں: میری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' میں نے حج کا احرام باندھ لیا تھا جبکہ انہوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں ایسا کرسکتا ہوں جیسا آپ نے کرلیا ہے' انہوں نے فرمایا: ایسا ہوسکتا ہے' اگر تم پہلے عمرہ کرلو تو' میں نے دریافت کیا: میں اگر اس کا ارادہ کروں تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: تم پانی کا ایک برتن لے کر اپنے اوپر بہاؤ اور پھر ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لو' پھر ان دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف کرنا اور دو مرتبہ سعی کرنا اور قربانی کے دن سے پہلے تمہارے لیے احرام کھولنا جائز نہیں ہوگا۔

منصور نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ مجاہد سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: ہم تو یہی فتویٰ دیتے تھے کہ ایک مرتبہ طواف کیا جائے گا' لیکن اب ہم ایسا نہیں کریں گے۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: میں اِفراد کو اختیار کرتا ہوں اور تمتع کرنا بہتر ہے' ہم اسے مکروہ قرار نہیں دیتے۔

۲۵۹۹- اخرجه البيهقي في السنن (۵/ ۱۰۸) كتاب الحج' باب المفرد و القارن يكفيهما طواف واحد ... من طريق الدارقطني' به- البيهقي: كذا روي عن فضيل عن منصور' و اخرجه الثوري عن منصور' فلم يذكر فيه السعي' و كذلك شعبة و ابن عيينة- و ابو نصر مجهول' فان صح فيحتمل ان يكون مخالفاً' و قد روي باسانيد ضعاف عن علي - رضي الله عنه- موقوفاً و مرفوعاً قد ذكرتها في الخلافيات- و مدار ذلك على الحسن بن عمارة و حفص ابن ابي داود و عيسى بن عبد الله و حماد بن عبد الرحمن' و كلهم ضعيف لا يحتج بشيء مما رووه من ذلك - و بالله التوفيق)- اه- قلت: و طرق حديث علي تقدم الكلام عليها' وقد بينا وجه ضعفها- واخرجه الترمذي في الحج (۳/ ۱۹۹ ۲۰۰) باب: ما جاء في كراهية تزويج المحرم (۸۴۰)' و كذلك ابو داود (۱۸۴۲)' و احمد (۱/ ۶۴' ۶۸)' و الطيالسي (۷۴)' و كذلك مسلم في الموضع السابق' و الدارمي (۲/ ۳۷-۳۸)' و البيهقي (۵/ ۶۵) من طرق عن نافع' به- ورواه عبد الجبار نبيه بن وهب عن ابيه ... به- ورواه الطحاوي (۲/ ۲۶۸)' و ابن حبان (۴۱۲۴)- ورواه عبد الاعلى بن نبيه بن وهب عن ابيه ايضاً ... به- اخرجه ابن حبان (۴۱۲۵)- ورواه ايوب بن موسى نبيه بن وهب ...... به- اخرجه مسلم في الموضع السابق' و النسائي في الطلاق (۶/ ۱۹۲) باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها' و احمد (۱/ ۶۹)' و الدارمي (۲/ ۱۴۱)' و البيهقي (۵/ ۶۵)' و الطحاوي (۲/ ۲۶۸)' و ابن حبان (۴۱۲۶)- ورواه سعيد بن هلال عن نبيه ... به- اخرجه مسلم-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مالک بن حارث سلمی رقی، (اور ایک قول کے مطابق): کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ سے پہلے ہوا تھا۔ قالہ حافظ فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی روی لہ بخاری فی (الادب)، ومسلم وابوداود ونسائی۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۴۷۰)۔

2600- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ مَوْلٰى عَفْرَاءَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَدِمَ اَبُوْ ذَرٍّ فَاَخَذَ بِعِضَادَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ بَعْدَ الصُّبْحِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ . يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کو تھاما اور پھر بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی شخص صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہ کرے البتہ مکہ میں (طواف کی رکعت ادا کرنے والا) ایسا کر سکتا ہے۔

انہوں نے یہ بات تین مرتبہ بیان کی۔

2601- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَىَّ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ كَانَ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! تم کسی کو بھی اس گھر کا طواف کرنے سے نہ روکنا اور نماز ادا کرنے سے نہ روکنا خواہ وہ دن یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔

2602- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَابَيْهِ يُخْبِرُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَبَرَ عَطَاءٍ هٰذَا يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنْ كَانَ اِلَيْكُمْ مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ فَلَا اَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ اَحَدًا يُصَلِّى عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ اَىَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبدمناف! یہ معاملہ اب تمہارے سپرد ہے تو مجھے یہ نہ پتہ چلے کہ تم نے کسی شخص کو اس گھر کے پاس نماز ادا کرنے سے روک دیا ہے خواہ وہ دن یا رات کا

۲۶۰۰- ضعفه البيهقي في الكبرى (۲/۴۶۱-۴۶۲) و المعرفة (۲/۴۲۳-۴۲۴) و الزيلعي و غيرهما- وقد تقدم في الصلاة-

۲۶۰۱- تقدم في كتاب الصلاة: باب جواز النافلة عند البيت في جميع الازمان-

کوئی بھی حصہ ہو۔

2603- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ ابْنِ الْاَعْمٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى الْبَابَلِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا يُّصَلِّي عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ اَىَّ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! تم کسی شخص کو اس گھر کے پاس نماز ادا کرنے سے نہ روکنا خواہ وہ دن یا رات کا کوئی بھی حصہ ہو۔

2604- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَنْبَاَنَا الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ زَادَ الشَّافِعِيُّ وَلَا يَخْطُبُ .

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے کسی کا نکاح کرا سکتا ہے۔

امام شافعی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: اور وہ کسی کو نکاح کا پیغام بھی نہیں دے سکتا۔

2605- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَخِي بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَرْسَلَ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ - وَاَبَانُ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ - اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ وَّاَرَدْتُ اَنْ تَحْضُرَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَبَانُ وَقَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكِحُ .

☆☆ نبیہ بن واہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبید اللہ نے ابان بن عثمان کو پیغام بھیجا، ابان ان دنوں امیر الحج تھے دونوں حضرات حالت احرام میں تھے (پیغام یہ بھیجا) میں طلحہ بن عمر کی شادی شیبہ بن جبیر کی صاحبزادی کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ بھی اس میں شریک ہوں، تو ابان نے ان کی اس بات کو مسترد کر دیا اور بولے: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے اور نہ ہی کسی کا نکاح کروا سکتا ہے۔

۲٦٠٤- اخرجه مالك في الحج (۳٤٨/۱) باب: نكاح المحرم (۷۰) به- و من طريق مالك اخرجه مسلم في النكاح (۱۰۳۰/۲) باب تحريم نكاح المحرم ..... (۱٤٠٩/٤۱)، و ابو داود في المناسك (٤۲۱/۲) باب: المحرم يتزوج (۸٤۱)، و النسائي في المناسك (۱۹۲/٥) باب: النهي عن نكاح المحرم، و ابن ماجه في النكاح (٦۳۲/۱) باب: المحرم يتزوج (۱۹٦٦)، و الطحاوي في المعاني (۲٦۸/۲)، و ابن الجارود (٤٤)، و احمد (٥۷/۱)- و رواه مخرمة بن بكير عن ابيه عن نبيه بن وهب ..... به- اخرجه الدارقطني في النكاح، و ابن حبان (٤۱۲۷)- و رواه ايوب بن راشد عن زيد بن علي عن ابان بن عثمان عن عثمان ..... به- اخرجه الطحاوي في المعاني (۲٦۸/۲)- و له شاهد عن ابن عمر، و انس مالك ياتي تخريجهما عند المصنف في النكاح، ان شاء الله تعالى-

حالتِ احرام میں نکاح کرنے کا حکم

حالت احرام میں نکاح کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:
سعید بن مسیب' سالم بن عبداللہ اور سلمان بن یسار سے حالت احرام والے شخص کے نکاح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو ان سب نے یہی جواب دیا کہ حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کرسکتا ہے نہ کسی اور کا نکاح پڑھا سکتا ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے موطأ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شارح شیخ ابن عبدالبر تحریر کرتے ہیں: حضرت ابورافع نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے' پھر جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تو اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں نہیں تھے۔ میں نے ان دونوں کے درمیان قاصد کے فرائض انجام دیئے تھے۔

(شیخ اندلسی تحریر کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے کے بارے میں مختلف روایات منقول ہیں۔

اس بارے میں اہل علم نے مختلف روایات نقل کی ہیں۔ بعض روایات میں یہ بات منقول ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور یہ بات تواتر کے ساتھ مختلف اسناد سے منقول ہے' یہ روایت حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ سلمان بن یسار سے منقول ہے جو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ یزید بن اصم سے منقول ہے جو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔

سعید بن مسیب' سلمان بن یسار' ابوبکر بن عبدالرحمٰن' ابن شہاب زہری اور مدینہ منورہ کے جمہور علماء یہی بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

(امام اندلسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:) میرے علم کے مطابق صحابہ میں سے کسی نے بھی یہ روایت نقل نہیں کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا' اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔ یہ بات صرف حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہے۔

اس بارے میں ان کی نقل کردہ روایت مستند طور پر ثابت ہے لیکن چونکہ وہ دوسری روایات سے متعارض ہے' لہٰذا ان دونوں روایات پر عمل کرنا ممکن نہیں رہے گا اور پھر ہمیں دلیل کسی اور چیز سے حاصل کرنا ہوگی جو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے علاوہ ہو۔
تو ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے' آپ نے حالت احرام والے شخص کے نکاح کرنے سے منع کیا ہے' آپ نے فرمایا ہے: حالت احرام والا شخص نہ تو خود نکاح کرسکتا ہے نہ کسی دوسرے کا نکاح پڑھا سکتا ہے۔

اب یہ ایک ایسی روایت ہے' جس کے مقابلے میں کوئی روایت نہیں ہے' وجہ یہ ہے: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں دیگر روایات منقول ہیں

(لیکن اس روایت کے مقابلے میں کوئی بات منقول نہیں ہے)۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایات کے مقابلے میں درج ذیل روایات ہیں:)

یزید بن اصم بیان کرتے ہیں' سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا میری بھی خالہ ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی خالہ ہیں۔

اس کے بعد امام ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں مختلف روایات نقل کی ہیں[1]۔

حالت احرام میں شادی کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب اور سفیان ثوری نے یہ بات بیان کی ہے: حالت احرام والا شخص نکاح کرسکتا ہے۔

امام مالک' امام لیث بن سعد' امام اوزاعی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم یہ کہتے ہیں: نکاح بھی نہیں کرسکتا۔

امام مالک اور امام لیث رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: (اگر کوئی شخص حالت احرام میں نکاح کر لیتا ہے) تو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہو جائے گی اور یہ علیحدگی ایک طلاق شمار ہوگی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے' یہ چیز فسخ شمار ہوگی' طلاق شمار نہیں ہوگی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

حالت احرام والا شخص نہ خود نکاح کرسکتا ہے نہ کسی دوسرے کا نکاح پڑھا سکتا ہے' نہ نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں اس بات کا احتمال موجود ہے' ایسی صورت میں حالتِ احرام والے شخص کے لیے اندیشہ ہو کہ وہ عورت کے ساتھ صحبت کر لے گا' اس کی یہ وجہ نہیں ہوگی کہ وہ عقد ہی فاسد شمار ہوگا۔

سفیان بن عیینہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ ایک اور سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان منقول ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی ایک اہلیہ سے شادی کی تھی اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' یہ ممانعت کسی دوسری وجہ سے ہے' کیونکہ حالت احرام والے شخص سے اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے (کہ وہ شریعت کے حکم کے خلاف اپنی بیوی سے صحبت کا ارتکاب کر لے گا) لیکن کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات کے حوالے سے ایسی بات کا اندیشہ نہیں تھا' اس لیے آپ نے ایسا کر لیا' یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح آپ حالت احرام میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

[1] الاستذکار فی معرفۃ مذاہب علماء الامصار از شیخ ابن عبدالبر الاندلسی ج ۴ ص ۱۱۷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم میں سے کس شخص کو اپنی ذات پر اس طرح سے قابو حاصل ہے، جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قابو حاصل تھا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے''۔

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس روایت کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے' یہ مرفوع نہیں ہے۔ اس کو مرفوع روایت کے طور پر صرف مطر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور اس کی سند پر مختلف قسم کے اعتراضات کیے گئے ہیں' جن کا تذکرہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے' اسکے بعد امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں مختلف روایات نقل کی ہیں اور ان کی اسناد پر تبصرہ بھی کیا ہے۔

2606- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَدَعَاهُ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قَطُّ . قَالَ لاَ . قَالَ فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ قَبْلُ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو شبرمہ نامی شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور فرمایا: کیا تم نے کبھی حج کیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2607- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَمْرٍو بِهٰذَا وَقَالَ هَلْ حَجَجْتَ . قَالَ لاَ . قَالَ فَهٰذِهِ عَنْكَ وَحُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ تمہاری طرف سے ہے اور بعد میں تم شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2608- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ

مختصر اختلاف العلماء' از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی' ج۲ ص۱۱۵

۲۶۰۶- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/٣٣٧) من طريق الحسن بن عمارة...... به- واخرجه الطبراني في (الصغير) (١/٢٢٦) من طريق عبد الرحمن بن خالد: ثنا يزيد بن هارون: ثنا حماد ابن سلمة عن عمرو بن دينار...... به- وقال الطبراني: (لم يروه عن عمرو الا حماد' ولا عن حماد الا يزيد' تفرد به عبد الرحمن بن خالد)- اه- و الحسن بن عمارة متروك على كل حال' و سبق ترك الدارقطني له قريباً-

۲۶۰۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤/٣٣٧) و المعرفة (٧/٢٨) من طريق ابن ابي ليلى محمد بن عبد الرحمن...... به- وصالح بن بيان متروك-

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلاً يُلَبِّى عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ لَهُ اَيُّهَا الْمُلَبِّى عَنْ فُلاَنٍ اِنْ كُنْتَ حَجَجْتَ حَجَّةَ الْاِسْلاَمِ فَلَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ وَاِلَّا فَلَبِّ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو اس سے کہا: اے فلاں شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! اگر تم فرض حج کر چکے ہو تو پھر تم شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ لو ورنہ اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2609- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يُلَبِّى عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ اَيُّهَا الْمُلَبِّى عَنْ نُبَيْشَةَ هٰذِهِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ. تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَالْمَحْفُوْظُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ شُبْرُمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو نبیشہ نامی شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! یہ نبیشہ کی طرف سے ہے تم پہلے اپنی طرف سے حج کرو۔

اس روایت کو نقل کرنے میں حسن بن عمارہ نامی راوی منفرد ہیں اور یہ شخص متروک الحدیث ہے' محفوظ روایت وہ ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور اس میں شبرمہ نامی آدمی کا تذکرہ ہے۔

2610- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِىْ عَمِّى حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا هٰذَا الْمُلَبِّى عَنْ نُبَيْشَةَ هِىَ عَنْ نُبَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! یہ نبیشہ کی طرف سے ہو گا تم اپنی طرف سے حج کرو۔

2611- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۲۶۰۹- اخرجه البيهقي في السنن (۴/۳۳۷) كتاب الحج' باب من ليس له ان يحج عن غيره من طريق الدارقطني' به-

۲۶۱۰- ابن اسحاق مدلس و الحسن بن عمارة متروك كما تقدم-

۲۶۱۱- تقدم باسناده الى الحسن بن عمارة عن عمرو بن دينار' و فيه: (هذ عنك' و حج عن شبرمة)- و علته الحسن بن عمارة فانه الذي اضطرب في امتنه و اسناده-

قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ اَيُّهَا الْمُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ هَلْ حَجَجْتَ . قَالَ لاَ .قَالَ فَهٰذِهِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَحُجَّ عَنْ نَفْسِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو یہ نبیشہ کی طرف سے ہو جائے گا' تم اپنی طرف سے حج کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدوارث بن عبید اللہ عتکی - مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ روی لہ ترمذی۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۲۸۱)۔

2612- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِدْرَارٍ حَدَّثَنَا عَمِّي طَاهِرُ بْنُ مِدْرَارٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ شُبْرُمَةُ . قَالَ اَخٌ لِي .قَالَ هَلْ حَجَجْتَ . قَالَ لاَ .قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ . هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّالَّذِيْ قَبْلَهُ وَهَمٌ يُقَالُ اِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عُمَارَةَ كَانَ يَرْوِيْهِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْهُ اِلَى الصَّوَابِ فَحَدَّثَ بِهِ عَلَى الصَّوَابِ مُوَافِقًا لِرِوَايَةِ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی طرف سے حج کرو' اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ روایت درست ہے' اس سے پہلے منقول روایت وہم ہے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے' حسن بن عمارہ نامی راوی نے اسے نقل کیا ہے اور پھر اسکے بعد اس سے رجوع کر لیا تھا' اور صحیح روایت نقل کرنا شروع کر دی تھی جو دیگر راویوں کی نقل کردہ روایت کے مطابق ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' ویسے یہ شخص ہر حال میں متروک الحدیث ہے۔

2613- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَافِعٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْكُلَيْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ .

۲۶۱۲- اخرجه البيهقي في سننه (۳۳۷/٤) كتاب الحج' باب من ليس له ان يحج عن غيره من طريق الدارقطني' به-
۲۶۱۳- تقدم قريباً من طريق الحسن بن عمارة عن عمرو' به-

قَالَ لاَ .قَالَ هٰذِهٖ عَنْكَ وَحُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے پہلے حج کیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ تمہاری طرف سے ہوگا' تم بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2614- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ مَرَّةً اُخْرٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْكُلَيْبِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2615- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوْسُفَ الْمَرْوَرُّوْذِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِىُّ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ . فَقَالَ لاَ .قَالَ عَنْ نَفْسِكَ فَلَبِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2616- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ وَاَبُوْ عَلِىٍّ الصَّفَّارُ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ التَّرْقُفِىُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِىُّ نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2617- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِىءٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى رَجُلٍ يُلَبِّى عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ اَيُّهَا الْمُلَبِّى عَنْ فُلاَنٍ اِنْ كُنْتَ لَمْ تَحُجَّ حَجَّةَ الْاِسْلاَمِ فَلَبِّ عَنْ نَفْسِكَ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں کی طرف سے تلبیہ پڑھنے والے! اگر تم نے فرض حج نہیں کیا ہے تو تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو۔

2618- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَوْرَةُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

۲۶۱۵- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴/ ۳۳۷) من طريق يعقوب بن عطاء عن ابيه ...... به-

حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً یُلَبِّی عَنْ اٰخَرَ فَقَالَ لَهُ اِنْ کُنْتَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ فَلَبِّ عَنْهُ وَاِلَّا فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایک شخص کو دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو اسے فرمایا: اگر تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو' تو تم اس کی طرف سے تلبیہ پڑھو ورنہ اپنی طرف سے حج کرو۔

2619- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُبُلِّیُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عُبَیْدَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ سَمِعَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً یَقُوْلُ لَبَّیْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ . قَالَ لاَ . قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنی طرف سے حج کرلیا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم خود حج کرو پھر اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے کر لینا۔

2620- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّالْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالاَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلاً یُلَبِّی عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ وَمَا شُبْرُمَةُ . قَالَ فَذَكَرَ قَرَابَةً لَهُ . قَالَ فَقَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ . قَالَ فَقَالَ لاَ . قَالَ فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ .

قَالَ وَاَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس شخص نے اس کے ساتھ اپنی رشتہ داری کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے خود حج کرلیا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر پہلے تم اپنی طرف سے حج کرو' پھر تم شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

2621- حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ

۲۶۱۸- حبیب بن ابی ثابت رمی بالتدلیس و قد عنعن- و راجع المعرفة للبیهقی (۷/۲۸-۳۱) و النکت الظراف لابن حجر (۴/۴۲۹) بذیل تحفة الاشراف للحافظ المزی-

۲۶۱۹- اخرجه الطبرانی فی الاوسط (۶۱۳۰): حدثنا محمد بن موسی الابلی به-وقال: (لم یرو هذا الحدیث عن ابی الزبیر الا ثمامة بن عبیدة)- وقال الهیثمی فی (المجمع) (۳/۲۸۶): (وفیه ثمامة بن عبیدة و هو ضعیف)- و عزاه ابن حجر فی (التلخیص) (۲/۲۲۳-۲۲۴) للاسماعیلی فی (معجمه) من طریق ثمامة به- قال ابن حجر: (وفی اسناده من یحتاج الی النظر فی حاله)- اه-

۲۶۲۰- اخرجه البیهقی فی الکبری (۴/۳۳۷) و اخرجه فی (المعرفة) (۷/۲۸) باب: من لیس له ان یحج عن غیره (۹۱۸۷) من طریق شریح بن یونس حدثنا هشیم...... به-وقال: (وهواه شریك عن ابن ابی لیلی عن عطاء عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم موصولاً و کذلک ساقه من اوجه ضعیفة موصولة)- اه-

سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ . قَالَ اَخٌ لِّیْ اَوْ قَرَابَةٌ لِّیْ . قَالَ هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ . قَالَ لَا . قَالَ فَاجْعَلْ هٰذِهٖ عَنْكَ ثُمَّ لَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے اپنی رشتہ داری کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ تو اس نے عرض کی: نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اسے اپنی طرف سے کرو اور بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

2622- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بِهٰذَا وَقَالَ فَاجْعَلْ هٰذِهٖ عَنْكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اسے تم اپنی طرف سے کر لو' پھر بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا''۔

2623- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بِهٰذَا . قَالَ وَقَالَ لِیْ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ مَرْفُوْعًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

2624- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ . وَذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

۲۶۲۱- اخرجه ابو داود في المناسك (۲/ ۴۰۳) باب: الرجل يحج عن غيره (۱۸۱۱)' و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۶۹) باب: الحج عن الميت (۲۹۰۳)' و ابن خزيمة (۳۰۳۹)' و ابن حبان (۳۹۸۸)' و الطبراني (۱۲۴۱۹)' والبيهقي (۴/ ۳۳۶)' و ابو يعلى (۲۴۴۰)' و ابن الجارود (۴۹۹) جميعاً من طريق عبدة ...... به مرفوعاً- و اخرجه الدارقطني - كما ياتي - و البيهقي (۴/ ۳۳۶) من طريق سعيد بن ابي عروبة ... فاً- كما اخرجه عمرو بن الحارث عن قتادة عن سعيد عن ابن عباس موقوفاً- اخرجه البيهقي (۵/ ۱۷۹- ۱۸۰)- لكن عمراً اسقط (عزرة) من اسناده: قال المزي في التحفة (۴/ ۴۳۰): (وذلك معدود في اوهامه: فان قتادة لم يلق سعيد بن جبير: فيما قاله يحيى بن معين وغيره) نقل الزيلعي مثله عن صاحب التنقيح: كما في نصب الراية (۳/ ۱۵۶)-واخرجه الشافعي (۱۰۰۰، ۱۰۰۱)' و البغوي (۱۸۵۶)' والبيهقي (۴/ ۳۳۷) من طريق ابي قلابة عن بن عباس ...... به موقوفاً- قال ابن القطان: (وحديث شبرمة علله بعضهم بانه قد روي موقوفاً' و الذي اسنده ثقة فلا يضره)- وقال ايضاً: (و الرافعون ثقات: فلا يضرهم وقف الواقفين؛ اما لانهم حفظوا ما لم يحفظ اولئك' و اما لان الواقف سمعا عن ابن عباس رايه' و الرافعين رووا عنه روايته' والراوي قد يفتي بما يرويه)- وقد اعل الحديث بعلل اخرى' منها: تدليس قتادة و الاختلاف في اسناده-ومراجع لهذه العلل و الكلام حولها: نصب الراية للزيلعي (۳/ ۱۵۵- ۱۵۶)' و تلخيص الحبير لابن حجر (۲/ ۲۲۳- ۲۲۴) وراجع كذلك: المعرفة للبيهقي (۷/ ۲۹)-

۲۶۲۲- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۶۹) باب: الحج عن الميت (۲۹۰۳)' والبيهقي (۴/ ۳۳۶)' و ابن حبان (۳۹۸۸) من طريق محمد بن عبد الله بن نمير' حدثنا عبدة.

2625- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ رَجُلاً يُلَبِّى عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ . قَالَ اَخِى اَوْ ذُو قَرَابَةٍ لِى. قَالَ حَجَجْتَ قَطُّ . قَالَ لاَ . قَالَ فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے' یا میری اس کے ساتھ رشتہ داری ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تم اپنی طرف سے کرو' پھر اسکی طرف سے حج کرنا۔

2626- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَحْمَدَ الْمُذَكِّرُ اَبُوْ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلاً يُلَبِّى عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ اَحَجَجْتَ . قَالَ لاَ . قَالَ لَبِّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ لَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: کیا تم حج کر چکے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنی طرف سے تلبیہ پڑھو اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ لینا۔

2627- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يُلَبِّى عَنْ شُبْرُمَةَ . مَوْقُوفًا.

☆☆ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا' یہ روایت موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2628- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا نَحْوَ لَفْظِ اَبِىْ يُوْسُفَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

۲۶۲۵- ذكره البيهقي في المعرفه (۲۹/۷) باب: من ليس له ان يحج عن غيره (۹۱۹۱) معلقاً عن ابي يوسف القاضي عن ابن ابي عروبة ...... به-

۲۶۲۶- ذكره البيهقي في المعرفة (۲۹/۷) معلقاً عن محمد بن بشر به-

۲۶۲۷- ذكره البيهقي في المعرفه (۲۹/۷) باب من ليس له ان يحج عن غيره (۱۱۹۳) ..... -

۲۶۲۸- تقدم من طرق عن سعيد مرفوعاً و وقفه غندر و ابن صالح-

2629- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِمْلاَءً حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِى اُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ اَبِى سُفْيَانَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ .

☆☆ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں: اُم عثمان بنت ابوسفیان نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خواتین پر سر منڈوانا لازم نہیں ہے' خواتین صرف بال چھوٹے کروائیں گی۔

2630- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ الصَّيْرَفِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ- يَعْنِى يَعْقُوبَ- عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ اُمِّ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سر منڈوانے کا خواتین کے لیے نہیں ہے' وہ صرف بال چھوٹے کروائیں گی۔

2631- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ الْحَفَرِىُّ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِى الْمُحْرِمَةِ تَاْخُذُ مِنْ شَعَرِهَا مِثْلَ السَّبَّابَةِ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حالتِ احرام والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ شہادت کی انگلی جتنے بال کاٹ لے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم عدوی، وقد ینسب الیٰ جده، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۹۷)۔

2632- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۶۲۹- اخرجه ابو داود في الحج (۲/۲۱۰) باب: الحلق و التقصير (۱۹۸۵): حدثنا ابو يعقوب البغدادي ثقة ' نا هشام بن يوسف ...... به- و اخرجه الدارمي في الحج (۲/ ٦٤) باب: من قال : ليس على النساء حلق ' عن علي بن المديني ' نا هشام بن يوسف ...... به- و اخرجه البخاري في التاريخ (٦/ ٤٦) (١٦٥٥) من طريق هشام بن يوسف ' به- واخرجه ايضاً الطبراني (١٢/ ٢٥٠) والبيهقي (٥/ ١٠٤)- و اخرجه سعيد القداح عن ابن جريج عن صفية بنت شيبة عن ام عثمان عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ' ولم يقل عبد الحميد- ذكره ابن ابي حاتم في العلل (١/ ٢٨١) (٨٣٤) ' و نقل عن ابيه انه قال: (هشام بن يوسف ثقة متقن) ' ثم دل على صحة رواية هشام بن يوسف بذكر (عبد الحميد): فراجع (العلل) لابن ابي حاتم-

٢٦٣٠- ذكره ابن ابي حاتم في العلل (١/ ١٨١) (٨٣٤) عن يعقوب بن عطاء...... به معلقاً- واخرجه ابو داود في الحج (٢/ ٢١٠) باب: الحلق و التقصير (١٩٨٤) من طريق محمد بن بكر عن ابن جريج ' قال: بلغني عن صفية بنت شيبة...... به-

٢٦٣١- اخرجه البيهقي في سننه (٥/ ١٠٤) من طريق الدارقطني ' به- وفي اسناده ليث بن ابي سليم و هو ضعيف و معروف بالتدليس ' و عنعن في هذا الحديث-

الزَّبْرِقَانِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَدْلُكَ الْمَرْاَةُ بِشَىْءٍ مِّنْ حِنَّاءٍ عَشِيَّةَ الْاِحْرَامِ وَتُغَلِّفُ رَاْسَهَا بِغَسْلِهٖ لَيْسَ فِيْهَا طِيْبٌ وَّلَا تُحْرِمُ عُطْلاً .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے: احرام باندھنے والی رات میں عورت اپنے سر پر کچھ مہندی چیز لگا لے گی۔ پھر اسے دھو کر سر کو ڈھانپ لے گی اس میں خوشبو نہ ہو اور عطل احرام نہ باندھے۔

2633- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ الْقَرْنِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلنِّسَاءِ فِى الْخُفَّيْنِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ .قَالَ سَالِمٌ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُهٗ حَتّٰى حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو یہ رخصت دی تھی کہ وہ حالتِ احرام میں موزے پہن سکتی ہیں۔

سالم بیان کرتے ہیں: پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو مکروہ قرار دیتے تھے یہاں تک کہ صفیہ نامی خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت بیان کی (تو انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا)۔

2634- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُفْتِى النِّسَاءَ اَنْ يَّقْطَعْنَ الْخُفَّيْنِ حَتّٰى قَالَتْ لَهٗ صَفِيَّةُ اِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَاْمُرُهُنَّ اَنْ لَّا يَقْطَعْنَ .مَوْقُوْفٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے یہ فتویٰ دیتے تھے: خواتین اپنے موزے کاٹ لیں گی یہاں تک کہ صفیہ نے انہیں یہ بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواتین کو ہدایت کی تھی کہ وہ انہیں نہ کاٹیں۔

یہ روایت موقوف ہے۔

2635- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً اَصَابَ مِنْ اَهْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَنْحَرَانِ جَزُوْرًا بَيْنَهُمَا وَلَيْسَ عَلَيْهِمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

★★ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کر لی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: وہ دونوں ایک اونٹ قربان کریں گے البتہ اب ان دونوں پر اگلے سال دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہوگا۔

۲۶۳۲- صالح بن مقاتل ضعفه الدارقطني - انظر الميزان ت (۳۸۲۰)-

۲۶۳۳- اخرجه ابو داود في كتاب المناسك (۱۸۳۱) باب: ما يلبس المحرم' و اسناد الدارقطني فيه تدليس ابن اسحاق- لكن عند ابي داود: عن محمد بن اسحاق قال: ذكرت لابن شهاب' فقال: حدثني سالم بن عبد الله...... فقد صرح ابن اسحاق بالسماع من ابن شهاب-

۲۶۳۵- اخرجه البيهقي (۱۷۱/۵) من طريق الدارقطني' به-

2636- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اخْتَلَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فِي غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَاْسَهُ فَاَرْسَلُوْنِيْ اِلَى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَسْاَلُهُ كَيْفَ رَاَيْتَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَصَبَّ الْمَاءَ عَلَى رَاْسِهِ وَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ بِهِمَا .

☆☆ ابراہیم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوگیا کہ حالت احرام والا شخص اپنا سر دھو سکتا ہے یا نہیں؟ تو ان حضرات نے مجھے حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں یہ دریافت کروں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے دیکھا ہے' نبی اکرم اپنے سر کو حالتِ احرام میں دھو لیتے تھے (یا نہیں)' تو حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے سر پر پانی بہایا' اپنے ہاتھ کو آگے پیچھے کی طرف لے کر گئے اور پیچھے سے واپس لے کر آئے۔

2637- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيجٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيجٍ اَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَهُ اُمُّهُ كَبْشَةُ بِنْتُ مَعْدِيكَرِبَ عَمَّةُ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ فَقَالَتْ اُمُّهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اٰلَيْتُ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ حَبْوًا .فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طُوْفِي عَلَى رِجْلَيْكِ سَبْعَيْنِ سَبْعًا عَنْ يَدَيْكِ وَسَبْعًا عَنْ رِجْلَيْكِ .

☆☆ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان کے ساتھ ان کی والدہ کبشہ بنت معدی کرب موجود تھیں' ان کی والدہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی ہے' میں سُرین کے بل بیت اللہ کا طواف کروں گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے پاؤں پر چل کر طواف کرو' سات مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کی طرف سے اور سات مرتبہ دونوں پاؤں کی طرف سے۔

2638- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاِصْطَخْرِيُّ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ ذَكَرَ الْحَجَّاجَ بْنَ اَرْطَاةَ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَطْلُبُ وَلٰكِنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

۲۶۳۶- اخرجه البخاري في جزاء الصيد (٤/٥٥) باب: الاغتسال للمحرم (١٨٤٠)' و مسلم في الحج (٢/٨٦٤) باب: جواز غسل المحرم بدنه و راسه (٩١/١٢٠٥)' و ابو داود في المناسك (٢/٤٢٠) باب: المحرم يغتسل (١٨٤٠)' والنسائي في المناسك (٥/١٢٨-١٢٩) باب: غسل المحرم' و ابن ماجه في المناسك (٢/٩٧٨' ٩٧٩) باب: المحرم يغسل راسه (٢٩٣٤)' و البيهقي في الحج (٥/٦٣) باب: الاغتسال للاحرام' و ابن خزيمة (٢٦٥٠)' و الحميدي (١/١٨٧-١٨٨) (٣٨٩)' ومالك (١/٣٢٣) باب: غسل المحرم' و احمد (٥/٤١٨)' و الدارمي (١/٣٠٨-٣٠٩)' و ابن الجارود (٤٤١)' من طريق ابراهيم بن عبد الله ابن حنين...... به-

۲۶۳۷- تفرد به الدارقطني- و عبد الرحمن بن معاوية: ذكره ابن حبان في الثقات' و نقل ابن خلفون توثيقه عن احمد بن صالح' قال الحافظ في التقريب: مقبول- ينظر: تهذيب التهذيب (٦/٢٧١-٢٧٢)' التقريب (١/٤٩٨)- و في الاسناد اليه نظر-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے: جمرات کو اس وقت تک کنکریاں نہ مارو جب تک سورج نہ نکل آئے۔

2639- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَآئِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ نِسَاءَهُ اَنْ يَّخْرُجْنَ مِنْ جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَيَرْمِيْنَ الْجَمْرَةَ ثُمَّ تُصْبِحُ فِيْ مَنْزِلِهَا فَكَانَتْ تَصْنَعُ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَتْ . قَالَ عَطَاءٌ وَّلَمْ اَزَلْ اَفْعَلُهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت ہی روانہ ہو جائیں اور جمرات کو کنکریاں ماریں، پھر صبح کے وقت اپنی قیام گاہ پر واپس آ جائیں تو وہ خواتین ایسا ہی کرتی رہیں، یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوا (یعنی وہ زندگی بھر اسی طرح کرتی رہیں)۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ہم بھی اسی طرح کرتے رہیں گے۔

2640- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْاَشَجِّ حَدَّثَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ قَضٰى حَجَّهُ قَبْلَ اَنْ يُفِيْضَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا حج مکمل کر لیا، تو آپ کے طوافِ افاضہ کرنے سے پہلے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگا دی تھی۔

2641- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ

۲۶۳۸- اخرجه ابو داود في الحج (۳/ ۲۰۰) باب: التعجيل من جمع (۱۹۴۱) و النسائي في المناسك (۵/ ۲۷۲) باب: النهي عن رمي جمرة العقبة قبل طلوع الشمس من طريق حبيب بن ابي ثابت عن عطاء ...... به- و اخرجه سعيد بن جبير عن ابن عباس به- اخرجه الطبراني في الاوسط (۹۴٦۸) عن يعقوب (وهو ابن اسحاق بن ابي اسرائيل)- حدثني ابي نا محمد بن جابر عن حماد عن سعيد بن جبير ..... به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن حماد الا محمد بن جابر و ابو حنيفة' تفرد به عن محمد بن جابر: اسحاق بن ابي اسرائيل' و عن ابي حنيفة: عبد الرحيم بن سليمان)- اه- واخرجه الحسن العرني عن ابن عباس به- اخرجه احمد (۱/ ۲۳٤) و ابو داود في المناسك (۲/ ٤۸۰) باب: التعجيل من جمع (۱۹٤۰)' و النسائي في المناسك (۵/ ۲۷۱' ۲۷۲) باب: النهي عن رمي جمرة العقبة قبل طلوع الشمس' و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۰۷) باب: من تقدم من جمع الى منى: لرمي الجمار (۳۰۲۵)' و البيهقي في الحج (۵/ ۱۳۱' ۱۳۲) باب: الوقت المختار لرمي جمرة العقبة-

۲٦۳۹- اخرجه النسائي في المناسك (۵/ ۲۷۲) باب: الرخصة في ذلك للنساء' عن عمرو ابن علي' حدثنا عبد الاعلى بن عبد الاعلى' حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي عن عطاء ابن ابي رباح به-

۲٦٤۰- مخرمة بن بكير: الكلام في روايته عن ابيه مشهور' و عمرو بن شعيب فيه كلام كثير' لكن اخرجه جماعة عن عروة به- اخرجه البخاري في اللباس (۱۰/ ۳۸۳) باب: ما يستحب من الطيب (۵۹۲۷)' و باب: الذريرة (۵۹۳۰)' و مسلم في الحج (۲/ ۸٤٦' ۸٤۷) باب: الطيب للمحرم عند الاحرام (۳۱' ۳٦' ۳۷/ ۱۱۸۹)' و النسائي في المناسك (۵/ ۱۳٦- ۱۳۸) باب: اباحة الطيب عند الاحرام' و الدارمي (۲/ ۳۲' ۳۳)' و الشافعي (۱/ ۲۹٦- ۲۹۷) و احمد (٦/ ۱۳۰' ۱٦۱' ۱٦۲' ۲۰۰)' و الحميدي (۱/ ۱۰٦) (۲۱۲)' والطحاوي في المعاني (۲/ ۱۳۰)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۳٤) من وجوه عن عروة به-

رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِیْ بَعْدَ مَا يَذْبَحُ وَيَحْلِقُ قَبْلَ اَنْ يَّزُوْرَ الْبَيْتَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی جب آپ نے جانور ذبح کر لینے کے بعد سر منڈوالیا تھا' اس وقت آپ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔

2642- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِیُّ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ الْحَزْمِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ اِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے آپ کے احرام پر خوشبو لگائی تھی اور آپ کے احرام کھولنے کے وقت طواف افاضہ کرنے سے پہلے (آپ کو خوشبو لگائی تھی)۔

2643- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزْدَادَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ اٰخِرِ يَوْمِ النَّحْرِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَثَ بِمِنًى لَيَالِیَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِی الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّيَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْاُوْلٰى وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ ثُمَّ يَرْمِی الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قربانی کے آخری دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے' آپ نے ظہر کی

۲٦٤۱- اخرجه احمد (٦/٣٩، ١٨١) و ابن خزيمة (٢٥٨١) عن سفيان بن عيينة' و احمد (٦/٢٣٨) و الدارمي (٢/٣٢) والنسائي في المناسك (٥/١٣٧-١٣٨) باب : اباحة الطيب عند الاحرام' عن يحيى بن سعيد' كلاهما عن عبد الرحمن بن القاسم ...... به- و هو عند البخاري في الحج (٣/٦٨٤) باب: الطيب بعد رمي الجمار (١٧٥٤) عن علي بن عبد الله' حدثنا سفيان' حدثنا عبد الرحمن بن القاسم ...... به- و اخرجه البخاري في اللباس (١٠/٣٧٨) باب: تطييب المراة زوجها بيدها (٥٩٢٢) من طريق يحيى بن سعيد' اخبرنا عبد الرحمن بن القاسم ...... به- و اخرجه مالك في الحج (١/٣٢٨) باب: ما جاء في الطيب في الحج' و من طريق مالك اخرجه البخاري في الحج (١٥٣٩) باب: الطيب عن الاحرام' و مسلم في الحج (٢/٨٤٦) باب: الطيب للمحرم عند الاحرام (١١٨٩)' و ابو داود في المناسك (١٧٤٥) باب: الطيب عن الاحرام' و النسائي في المناسك (٥/١٣٧) باب: اباحة الطيب عند الاحرام' و الطحاوي (٢/١٣٠)' و البيهقي في الكبرى (٥/٣٤)' و ابن حبان (٣٧٦٦)- واخرجه منصور بن زاذان عن عبد الرحمن بن القاسم ...... به- اخرجه مسلم في الحج (١١٩١) باب: الطيب للمحرم عند الاحرام' و الترمذي في الحج (٣/٢٥٩) باب: ما جاء في الطيب عند الاحلال قبل الزيارة (٩١٧)' و النسائي في المناسك (٥/١٣٨) باب: اباحة الطيب عند الاحرام' و ابن خزيمة (٢٥٨٣)' و ابن حبان في الحج (٩/٨٥) باب: الاحرام (٣٧٧٠)-ورواه شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم ...... به- اخرجه احمد (٦/١٨٦)' والطحاوي في المعاني (٢/١٣٠)' و ابن حبان في صحيحه (٣٧٧١)-

۲٦٤۲- اخرجه البخاري في اللباس' (١٠/٣٨٤) باب: الذريرة (٥٩٣٠)' و مسلم في الحج (٢/٨٤٧) باب: الطيب للمحرم عند الاحرام (١١٨٩)' و احمد (٦/٢٠٠، ٢٤٤) من طريق ابن جريج' اخبرني عمر بن عبد الله بن عروة' سمع عروة و القاسم يخبران عن عائشة ...... به- واخرجه مسلم في الموضع السابق' واحمد (٦/٢٠٧) من طريق افلح بن حميد عن القاسم عن عائشة' به- و اخرجه احمد (٦/١٨٦) من طريق عباد بن منصور' سمعت القاسم بن محمد و يوسف بن ماهك و عطاء يذكرون عن عائشة انها قالت ...... به- واخرجه احمد (٦/٩٨) عن محمد بن عبيد' ثنا عبيد الله عن القاسم ...... به-

۲٦٤۳- اخرجه ابو داود في سننه كتاب المناسك (١٩٧٣) باب في رمي الجمار من طريق ابي خالد الاحمر عن ابن اسحاق' به- وقال الزيلعي في نصب الراية (٣/٨٢-٨٣): (وحديث ابن اسحاق هذا اخرجه ابو داود في سننه' وقال المنذري في (مختصره) هو حديث حسن' و اخرجه ابن حبان في صحيحه ...... والحاكم في (المستدرك)' وقال: صحيح على شرط مسلم' و لم يخرجاه)- اه

نماز ادا کی پھر آپ واپس تشریف لے گئے اور ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کیں' آپ سورج ڈھل جانے کے بعد جمرات کو کنکریاں مارا کرتے تھے' آپ ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارا کرتے تھے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے' آپ نے پہلے جمرہ کے پاس بھی وقوف کیا تھا' دوسرے جمرہ کے پاس بھی وقوف کیا تھا اور وہاں کھڑے ہوکر کافی دیر گریہ و زاری (کے ساتھ دعا) کرتے رہے تھے' پھر تیسرے جمرہ کو کنکریاں مارنے کے وقت وہاں پہ وقوف نہیں کیا۔

2644- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَمْشِى فِى رَمْيِهِ الْجِمَارَ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا وَلَايَرْكَبُ فِى شَىْءٍ مِّنْهَا وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارنے کے لیے پیدل تشریف لے گئے تھے اور پیدل ہی واپس تشریف لائے تھے' اس دوران آپ کسی سواری پر سوار نہیں ہوئے تھے۔

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2645- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ وَابْنُ اِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِى رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ رَاَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى فَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَعِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ .وَقَالَ ابْنُ اَبِى شَيْبَةَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَهُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت جمرہ کو کنکریاں ماریں' پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے زوال کے وقت اس کو کنکریاں ماریں۔

ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: جمرہ عقبہ کو قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماری جائیں گی اور اس سے اگلے دن اس وقت ماری جائیں گی جب سورج ڈھل جاتا ہے۔

2646- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مِثْلَهُ .

۲۶۴۴- اسنادہ ضعیف: عبد الرحمن بن عبد اللہ العمری ضعیف' وکذلک ابوہ- لکن عبد اللہ تابعہ عبید اللہ العمری و ھو ثقۃ: فقد اخرجہ ابو داود فی سننہ کتاب المناسک (۱۹۶۹) باب فی رمی الجمار: حدثنا القعنبی حدثنا عبد اللہ عن نافع عن ابن عمر...... فذکرہ-

۲۶۴۵- اخرجہ البخاری تعلیقاً فی کتاب الحج: باب ما جاء فی رمی الجمار (۵۷۹/۳) و مسلم (۹۴۵/۲) کتاب الحج' باب بیان وقت استحباب الرمی' الحدیث (۱۲۹۹)' و ابو داود (۲۰۱/۲) کتاب المناسک' باب رمی الجمار' الحدیث (۱۹۷۱)' و الترمذی (۲۴۱/۳) کتاب الحج' باب ما جاء فی رمی یوم النحر ضحی' الحدیث (۸۹۴)' و النسائی (۲۷۰/۵) کتاب الحج' باب وقت رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر' و الدارمی (۸۶/۲) کتاب المناسک' باب: فی جمرۃ العقبۃ' ای ساعۃ ترمی؟ من طریق ابن جریج عن ابی الزبیر' بہ-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2647- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَسْجِدَ- مَسْجِدَ مِنًى- يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا .قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ .

☆☆ زہری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے اس جمرہ کو کنکریاں ماریں جو مسجد منیٰ کے قریب ہے تو آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں' ہر ایک کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی' پھر آپ اس جمرہ کے آگے آئے اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے' آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگنا شروع کی' آپ خاصی دیر وہاں کھڑے رہے' پھر آپ ﷺ دوسرے جمرہ کے پاس تشریف لائے اور اسے بھی سات کنکریاں ماریں' ہر کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی' پھر آپ تھوڑا سا بائیں طرف ہٹ گئے' جو وادی والا حصہ ہے' پھر آپ ﷺ وہاں بیت اللہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے' آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا مانگنے لگے' پھر آپ ﷺ تیسرے جمرہ کے پاس تشریف لے گئے' جو عقبہ کے پاس ہے' آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں' ہر کنکری پھینکتے ہوئے آپ نے تکبیر کہی' پھر آپ وہاں سے واپس تشریف لے آئے' پھر آپ نے اس کے پاس وقوف نہیں کیا۔

زہری نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے سالم بن عبداللہ کو اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

2648- حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشِّيرَازِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوا بِاللَّيْلِ وَاَيَّ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ شَاءُوا.

۲۶۴۷- اخرجه البخاري في الحج (۲/ ۶۸۲) باب: الدعاء عند الجمرتين (۱۷۵۳) عن محمد حدثنا عثمان بن عمر ...... به- و اخرجه ايضاً في الحج (۲/ ۶۸۲) باب: رفع اليدين عند جمرة الدنيا و الوسطى (۱۷۵۲) من طريق سليمان عن يونس ...... به- و اخرجه ايضاً في الحج (۲/ ۶۸۱) باب: اذا رمى الجمرتين يقوم مستقبل القبلة' ويسهل (۱۷۵۱) من طريق طلحة بن يحيى' حدثنا يونس ...... به-

۲۶۴۸- قال الزيلعي (۳/ ۸۶): (قال ابن القطان في كتابه: و ابراهيم بن يزيد هذا: ان كان هو الخوزي فهو ضعيف' و ان كان غيره فلا يدرى من هو! و بكر بن بكار: قال فيه ابن معين: ليس بالقوي)- اه- و له شاهد من حديث ابن عمر' و اعله ابن القطان و الهيثمي بمسلم بن خالد الزنجي' وضعفاه- راجع نصب الراية (۲/ ۸۶) مجمع الزوائد (۲/ ۲۶۰) و هو عند البزار- وله شاهد آخر من حديث ابن عباس اخرجه الطبراني- قال الهيثمي (۳/ ۲۶۰): (وفيه اسحاق بن عبد الله بن ابي فروة' و هو متروك)- اه- وراجع ايضاً: نصب الراية (۳/ ۸۵- ۸۶)-

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے چرواہوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ رات کے وقت کنکریاں مار سکتے ہیں یا دن کے وقت کسی بھی وقت میں ایسا کر سکتے ہیں۔

2649- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْجَهْمِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا رَمٰى وَحَلَقَ وَذَبَحَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جب آدمی کنکریاں مارے اور سر منڈوالے اور قربانی کرلے تو وہ ہر چیز کے لیے حلال ہو جاتا ہے البتہ بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کرسکتا۔

2650- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَمَيْتُمْ وَذَبَحْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَحَلَّ لَكُمُ الثِّيَابُ وَالطِّيْبُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم کنکریاں مار لو' سر منڈوالو' قربانی کرلو تو تم ہر چیز کے لیے حلال ہو جاؤ گے (البتہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتے) تمہارے لیے سلا ہوا لباس پہننا اور خوشبو لگانا حلال ہو جاتا ہے۔

2651- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَسْبَاطِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ وَذَبَحْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ.

وَعَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم کنکریاں مار لو' سر منڈوالو' قربانی کرلو تو تم ہر چیز کے لیے حلال ہو جاتے ہو' البتہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

2652- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ الَّذِىْ يَكُوْنُ عِنْدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

---

۲۶۴۹- اخرجه احمد (۱٤۳/۶) و ابن خزيمة (۳۰۲/٤) (۲۹۳۷) عن يزيد بن هارون اخبرنا الحجاج بن ارطاة عن ابي بكر بن محمد عن عمرة عن عائشة. به- و اخرجه ابو داود في الحج (۳۰۹/۲) باب: في رمي الجمار (۱۹۷۸) من طريق عبد الواحد بن زياد: ثنا الحجاج عن الزهري عن عمرة عن عائشة' به-

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قربانی کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا انہوں نے صبح صادق سے پہلے جمرہ کو کنکریاں ماریں' پھر وہ گئیں اور انہوں نے طواف افاضہ کرلیا' یہ اس دن کی بات ہے جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیام کرنا تھا۔

2653- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا نَفَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَخَّصَ لَهُنَّ. وَقَالَ اَبُوْ عَمَّارٍ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص واپس جانے لگے تو سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے' البتہ حیض والی عورتوں کے لیے یہ حکم نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اجازت دی ہے (وہ آخری مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیے بغیر واپس جاسکتی ہیں)۔

ابوعمار نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اسے سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے' البتہ حیض والی عورتوں کا حکم مختلف ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اجازت دی ہے (کہ وہ طواف وداع کیے بغیر واپس جاسکتی ہیں)۔

2654- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ يَعْنِي الْحَائِضَ تَنْفِرُ فَقَالَ تُقِيْمُ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرَ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ طَاوُسٌ فَلَا اَدْرِيْ ابْنُ عُمَرَ نَسِيَهٗ اَمْ لَمْ يَسْمَعْ مَا سَمِعَ اَصْحَابُهٗ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَامًا اَوْ عَامَيْنِ شَهِدْتُهٗ وَسُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ نُبِّئْتُ اَنَّهٗ رَخَّصَ لَهُنَّ.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا' ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' یعنی حیض والی عورت کے واپس جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: وہ وہیں ٹھہری رہیں گی جب تک وہ

۲۶۵۲- اخرجه الترمذي في الحج (۲/ ۲۸۰) باب: ما جاء في المراة تحيض بعد الافاضة (۹٤٤) و ابن خزيمة (۳۰۰۱) و ابن حبان (۳۸۹۹) و الطحاوي (۲/ ۲۳۵) و الحاكم (۱/ ٤٦۹-٤۷۰) و الطبراني في الكبير (۱۳۳۹۲) من طرق عن عيسى بن يونس...... به- وقال الترمذي: (حسن صحيح) و العمل على هذا عند اهل العلم)- اهـ- و صححه الحاكم على شرطهما- و اخرجه ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۲۰) باب: طواف الوداع (۳۰۷۱) من طريق طاوس عن ابن عمر' بنحوه- وقال البوصيري في الزوائد: (في اسناده ابراهيم: هو ابن اسماعيل المكي الخوزي' ضعفه احمد وغيره)- اهـ- وله شاهد عن ابن عباس' بنحوه- اخرجه البخاري في الحيض (۳۲۹) باب: المراة تحيض بعد الافاضة' و في الحج (۱۷۵۵) باب: طواف الوداع' و (۱۷٦۰) باب: اذا حاضت المراة بعدما افاضت' و مسلم في الحج (۱۳۲۷) باب: وجوب طواف الوداع و سقوطه عن الحائض' و ابو داود في المناسك (۲۰۰۲) باب: الوداع' و النسائي في الكبرى كما في التحفة (٥/ ۱۲۸) و الدارمي (۲/ ۷۲)' واحمد (۱/ ۲۲۲)' و الطحاوي (۲/ ۲۳۲)' و البيهقي (٥/ ۱٦۱)' و ابن حبان (۳۸۹۷' ۳۸۹۸) و الطبراني (۱۹۸٦) و ابن الجارود في (المنتقى) (٤۹٥)-

آخری مرتبہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر لیتی' تو طاؤس نے بیان کیا: مجھے نہیں معلوم کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس روایت کو بھول گئے یا انہوں نے اس روایت کو سنا ہی نہیں جو ان کے دوسرے ساتھیوں نے سنا تھا' اس کے بعد ایک یا دو سال کے بعد میں اُن کے پاس موجود تھا' ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے بتایا: مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے' ان خواتین کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے (وہ طواف وداع کیے بغیر واپس جا سکتی ہیں)۔

2655- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِىُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ . قَالَ عِكْرِمَةُ سَاَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ .

★★ حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص زخمی یا معذور ہو جائے تو وہ احرام کھول دے گا اور اس پر اگلے سال حج کرنا واجب ہوگا۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان دونوں نے جواب دیا: یہ ٹھیک بیان کیا ہے۔

2656- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِىُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ اَبِى دَاوُدَ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِى سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِى بَعْدَ وَفَاتِى فَكَاَنَّمَا زَارَنِى فِى حَيَاتِى .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص حج کرے اور میرے وصال کرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کے لیے آئے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت کے لیے آیا۔

2655- اخرجه ابو داود في المناسك (۲/۴۳۳) باب: الاحصار (۱۸۶۲) و الترمذي في الحج (۳/۲۷۷) باب: ما جاء في الذي يهل بالحج فيكسر او يعرج (۹۴۰) و النسائي في المناسك (۵/۱۹۸) باب: فيمن احصر بعدو' و ابن ماجه في المناسك (۲/۱۰۲۸) باب: المحصر (۳۰۷۷) و الحاكم (۱/۴۷۰) و البيهقي (۵/۲۲۰) باب: من راى الاحلال بالاحصار بالمرض' و الطبراني في الكبير (۳/۲۵۳) و ابو نعيم في الحلية (۱/۲۵۷-۲۵۸) من طرق عن عكرمة...... به- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح - هكذا اخرجه غير واحد عن الحجاج الصواف نحو هذا الحديث- وروى معمر و معاوية بن سلام هذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن عبد الله بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم ...... هذا الحديث- و حجاج الصواف لم يذكر في حديثه عبد الله بن رافع' و حجاج ثقة حافظ عند اهل الحديث- و سمعت محمدا يقول: رواية معمر و معاوية بن سلام اصح - حدثنا عبد بن حميد' اخبرنا عبد الرزاق' اخبرنا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن عبد الله بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم ......نحوه- اه- وقال الحاكم: (صحيح على شرط البخاري' و لم يخرجاه)- اه-

2656- اخرجه الطبراني في الاوسط (۲۸۷) من طريق علي بن الحسن بن هارون الانصاري' حدثني الليث بن ابنة الليث بن ابي سليم' حدثتني عائشة بنت يونس امراة ليث بن ابي سليم' عن ليث بن ابي سليم......به- و في اسناد الدارقطني حفص بن ابي داود: و هو حفص بن سليمان الكوفي' تركه احمد و ابو حاتم و النسائي في رواية- وقال البخاري و مسلم: تركوه- و قال النسائي في رواية: ليس بثقة' و يكتب حديثه- وقال ابن خراش: كذاب متروك يضع الحديث- وقال ابن عدي: عامة احاديثه غير محفوظة- و كذبه ابن معين في رواية- ينظر: تهذيب التهذيب (۲/۴۰۰) و الكامل لابن عدي (۳/۲۶۸-۲۷۶- بتحقيقنا)- وقد ساق له ابن عدي حديثه هذا (۳/۲۷۲) عن عبد الله بن محمد البغوي- شيخ الدارقطني هنا- باسناده' وقال: (لا يرويه عن الليث غير حفص)- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۸۶): (وهذان الطريقان ضعيفان)- اه- واعل الاول بحفص' و اعل رواية الطبراني بان فيها من لا يعرف-

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت' فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کی اہمیت' فضیلت اور اس سے متعلق احکام کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمٰن الجزیری تحریر کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مرتبہ و مقام حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور ایک اہم عظیم الشان عمل ہے۔ حقیقت یہ ہے: زمین کے جس حصے پر نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک ہے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس مقام کو ایک ایسی خاص اہمیت اور فوقیت حاصل ہے جسے تحریر میں بیان نہیں کیا جا سکتا' اس کے ساتھ زیارتِ قبور کا بنیادی مقصود آخرت کے تصور کو تازہ کرنا ہوتا ہے' جیسا کہ مستند احادیث میں قبرستان کی زیارت کرنے کی صراحت کے ساتھ اجازت مذکور ہے تا کہ انسان قبروں کے ذریعے عبرت حاصل کرے اور آخرت کو یاد کرے۔

اگر چہ زیارتِ قبر کا بنیادی مقصد وہی ہے جسے شارح نے بیان کیا ہے تو بہر حال یہ مستحسن عمل ہوگا اور یہ بات بھی طے ہے' نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے سے انسان کے دل پر جتنا اثر ہوتا ہے وہ دیگر عبادات کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے' تو جو شخص آپ کی قبر مبارک کے سامنے پہنچ کر اس بات کا تصور کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے حق کی دعوت دینے' لوگوں کو شرک کے اندھیرے میں ہدایت کی روشنی دکھانے' کے حوالے سے کس طرح کے حالات کا سامنا کیا ہے' آپ نے دنیا میں اپنے عظیم اخلاق کی کس طرح تبلیغ کی ہے' دنیا کی برائیاں ختم کرنے کی کس طرح سے کوشش کی ہے اور ایک ایسی شریعت کی کس طرح تبلیغ کی ہے جس کی بنیاد ہی اس بات پر رکھی گئی ہے' تمام بنی نوع انسان اجتماعی طور پر کس طرح فلاح و بہبود حاصل کر سکتے ہیں اور کس طرح سے برائیوں کو مکمل طور پر ختم کیا جا سکتا ہے اور اس دوران آپ کو کس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو ان سب باتوں کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی محبت جاگزیں ہو جائے گی جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حق ادا کر دیا۔ تو اس کا یہ نتیجہ لازمی ہوگا کہ ایسے اعمال کو بجالانے کی رغبت نصیب ہوگی جن کا نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے اور لازمی طور پر انسان ایسی صورتِ حال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے شرمسار ہوگا اور اگر یہ ہو جاتا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی شمار ہوگا۔

اس کے بعد اس موضوع پر کچھ اور گفتگو کرنے کے بعد شیخ عبدالرحمٰن جزیری تحریر کرتے ہیں:

یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ فقہاء نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور دیگر مساجد کے لیے درج ذیل آداب مقرر کیے ہیں۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' اگر کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے جانے کا ارادہ کرے تو راستے میں کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھتا ہوا جائے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں جو بھی مساجد آتی ہیں (کوشش کرے) کہ ان میں نماز ادا کرے' ان مساجد کی تعداد 21 ہے۔ جب مدینہ منورہ کی آبادی کے آثار نظر آئیں تو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے یہ کہے:

''اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے' تو اس کی برکت سے مجھے جہنم سے نجات نصیب کر دے اور عذاب سے امان نصیب کر دے اور برے حساب سے بھی امان نصیب کر دے''۔

آدمی کو چاہیے کہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے یا پھر داخل ہونے کے بعد غسل کرے اور خوشبو لگائے اور اس سب سے بہترین اپنے پاس موجود ہوا سے پہن لے اور مدینہ منورہ میں عاجزی' سکون اور وقار کے ساتھ داخل ہو۔ داخل ہوتے وقت یہ دعا مانگے:

''اے اللہ! اے آسمانوں اور آسمانوں نے جن چیزوں پر حایہ کیا ہے ان سب کے پروردگار' اے زمینوں اور زمینوں پر جو کچھ موجود ہے ان سب کے پروردگار' اے ہواؤں اور ہوائیں جو کچھ لے کر جاتی ہیں ان سب کے پروردگار' میں تجھ سے اس شہر کی بھلائی' یہاں کے رہنے والوں کی بھلائی اور جو کچھ بھی اس میں موجود ہے ان سب چیزوں کی بھلائی کا طلب گار ہوں اور یہاں کی بُرائی' یہاں کی بُری باتوں یا یہاں کے رہنے والوں میں سے کسی کی طرف سے بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! یہ تیرے رسول کا حرم ہے' میرا یہاں آنا میرے لیے جہنم سے بچاؤ' عذاب اور بُرے حساب سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دے''۔

جب انسان مسجد نبوی میں داخل ہونے لگے تو اس وقت وہی آداب اختیار کرے' جو دیگر مساجد میں اختیار کیے جاتے ہیں' داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے' اس کے بعد یہ پڑھے:

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر! اے اللہ! تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے! اے اللہ! آج کے دن کو میرے لیے ان سب سے بہترین دن بنا دے جس میں تیری طرف توجہ کی جاتی ہے اور ان سب دنوں کے مقابلے میں سب سے بہترین دن بنا دے جن میں تیرا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔ وہ شخص کامیاب ہو جاتا ہے جو تجھ پر بھروسا کرتا ہے اور تیری رضا کے حصول کا طلب گار ہوتا ہے''۔

اس کے بعد انسان نبی اکرم کی قبر مبارک کے پاس دو رکعت نماز ادا کرے اور ایسی جگہ پر کھڑا ہو کہ منبر کا ستون اس کے بائیں کندھے کے بالمقابل ہو۔ حضور ﷺ اسی جگہ پر کھڑے ہوا کرتے تھے' یہ وہ جگہ ہے جو آپ کی قبر مبارک اور منبر شریف کے درمیان ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے جو بھی توفیق عطا کی ہو' اس کے مطابق اس کا سجدۂ شکر ادا کرے اور جو دل میں ہو دعا مانگے' وہاں سے چل کر نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی طرف آئے اور آپ کے سرہانے کی طرف قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو۔ اس کے بعد قبر مبارک سے تین یا چار ہاتھ کے فاصلے تک پہنچ جائے' اس سے زیادہ آگے نہ بڑھے۔ قبر مبارک کی دیوار (یعنی جالی) کو ہاتھ نہ لگائے اور اس طرح ادب سے کھڑا ہو جس طرح انسان نماز میں کھڑا ہوا کرتا ہے' اس وقت وہ حضور ﷺ کی زندگی کا تصور کرے اور یوں محسوس کر لے جیسے آپ قبر مبارک میں آرام فرما ہیں اور اس کی موجودگی سے واقف ہیں' اس کی بات سن رہے ہیں' اس کے بعد انسان یہ کہے:

''اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے رسالت کی تبلیغ کر دی' امانت کو ادا کر دیا' اُمت کی خیر خواہی کی' اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا'

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روحِ مبارک کو ایسی حالت میں قبض کیا کہ وہ لائق تعریف تھی' اللہ تعالیٰ ہمارے تمام چھوٹوں اور بڑوں کی طرف سے آپ کو بہترین جزاء عطاء کرے اور آپ پر سب سے افضل درود نازل کرے اور سب سے پاکیزہ اور مکمل سلام نازل کرے جو مستقل جاری رہے۔ اے اللہ! تو ہمارے نبی کو قیامت کے دن تمام انبیاء کے مقابلے میں سب سے زیادہ قریبی مرتبہ عطاء کرنا' ہمیں ان کے (حوضِ کوثر کے) جام سے سیراب کرنا' ہمیں ان کی شفاعت نصیب کرنا' قیامت کے دن ہمیں ان کے ساتھیوں کے ساتھ رکھنا' اے اللہ! روضۂ مبارک پر یہ ہماری آخری حاضری نہ ہو' اے ذوالجلال والاکرام! تو ہمیں یہاں دوبارہ حاضری بھی نصیب کرنا"۔

(یہ دعا مانگتے ہوئے) آدمی اپنی آواز نہ زیادہ اونچی رکھے اور نہ ہی بالکل دھیمی رکھے۔ اس کے بعد ان تمام دوستوں کا سلام پہنچائے جنہوں نے سلام عرض کرنے کی گزارش کی تھی۔ اس کے لیے اسے یوں کہنا چاہیے:

"اے اللہ کے رسول! فلاں بن فلاں کی طرف سے آپ کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ وہ آپ کے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کا طلبگار ہے تو آپ اس کی اور تمام اہلِ ایمان کی شفاعت کیجئے"۔

اس کے بعد جس طرف نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک ہے' اس طرف کھڑا ہو' اس طرح کہ اس کی پشت قبلے کی طرف ہو' جو بھی اس کا جی چاہے وہ والا درود پڑھ لے۔

اس کے بعد شیخ عبدالرحمٰن الجزیری نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر ان کے لیے دعا کرنے اور ان پر سلام بھیجنے کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کے دیگر مقامات' وہاں کے شہداء' صحابہ' صالحین کے مزارات کی زیارات کے حوالے سے مختلف اُمور کا تذکرہ کیا ہے[1]۔

2657- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ وَّالْقَاضِىْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَحَامِلِيَّانِ وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ وَّاَبُوْ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْاَسْوَدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ هَارُوْنَ اَبِىْ قَزَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ حَاطِبٍ عَنْ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ زَارَنِىْ بَعْدَ مَوْتِىْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِىْ فِىْ حَيَاتِىْ وَمَنْ مَّاتَ بِاَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حضرت حاطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص میرے انتقال کر جانے کے بعد میری زیارت کے لیے آئے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت کے لیے آیا اور جو شخص مکہ یا مدینہ میں سے کسی ایک میں فوت ہو وہ قیامت کے دن ایمان لانے والوں کے ساتھ زندہ کیا جائے گا۔

2658- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هِلَالٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ زَارَ قَبْرِىْ وَجَبَتْ

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ از: شیخ عبدالرحمٰن الجزیری

۲۶۵۷- قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/ ۲۸۶): (و في اسناده رجل مجهول) -اه-

شافعي.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا' اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن ھلال عبدی ابوعمران بصری۔ قال ابوحاتم: مجھول۔ وقال عقیلی: لایتابع علی حدیثہ۔ وقال ابن عدی: ارجوانہ لا باس بہ۔ وقال ذھبی: صالح حدیث۔ وامام دارقطنی فرماتے ہیں: مجھول۔ وقال ابن قطان: لم تثبت عدالتہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶/۵۶۶-۵۶۸)، ولسان (۶/۱۷۳-۱۷۴)۔

2659- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ وَّالْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ عُبَيْدٍ عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْفِىُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَجَّ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثَلَاثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ وَحَجَّةً قَرَنَ مَعَهَا عُمْرَةً.

★★ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کیے تھے' دو حج ہجرت کرنے سے پہلے کیے تھے اور ایک وہ حج تھا جس کے ساتھ آپ نے عمرہ بھی کیا تھا (یعنی حجۃ الوداع)۔

2660- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْحَجُّ كُلَّ عَامٍ قَالَ لَا بَلْ حَجَّةٌ وَّاحِدَةٌ فَمَنْ حَجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ وَّلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَسْمَعُوْا وَلَمْ تُطِيْعُوْا.

قال ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۸٦): (وموسى قال ابو حاتم: مجهول' اي: العدالة' و اخرجه ابن خزيمة في صحيحه من طريقه' وقال ان صح الخبر: فان في القلب من اسناده' ثم رجح انه من رواية عبد الله بن عمر العمري المكبر الضعيف' لا المصغر الثقة' و صرح بان الثقة لا يروي هذا الخبر المنكر- وقال العقيلي: لا يصح حديث موسى' ولايتابع عليه' و لا يصح في هذا الباب شي'. و في قوله: (لايتابع عليه) نظر' فقد اخرجه الطبراني من طريق مسلمة بن سالم الجهني عن عبد الله بن عمر بلفظ: (من جاء ني زائرا لا تعمله الا زيارتي كان حقا علي ان اكون له شفيعاً يوم القيامة) و جزم الضياء في (الاحكام) و قبله البيهقي بان عبد الله بن عمر المذكور في هذا الاسناد هو المكبر- و اخرجه الخطيب في (الرواة عن مالك) في ترجمة النعمان بن شبل' وقال: انه تفرد به عن مالك عن نافع عن ابن عمر بلفظ (من حج ولم يزرني' فقد جفاني)- وذكره ابن عدي (۸/۲٤۸) و ابن حبان في ترجمة النعمان- والنعمان ضعيف- و قال الدارقطني: الطعن في هذا الحديث على ابنه لا على النعمان- و اخرجه البزار من حديث زيد بن اسلم عن ابن عمر' و في اسناده عبد الله بن ابراهيم الغفاري وهو ضعيف-واخرجه البيهقي من حديث ابي داود الطيالسي عن سوار بن ميمون عن رجل من آل عمر عن عمر- قال البيهقي: اسناده مجهول-وفي الباب عن انس اخرجه ابن ابي الدنيا في كتاب (القبور) قال: نا محمد بن عثمان الجرجاني' نا ابن ابي فديك' اخبرني ابو المثنى سليمان بن يزيد الكعبي عن انس بن مالك مرفوعاً: (من زارني بالمدينة محتسباً' كنت له شفيعاً و شهيداً يوم القيامة)- و ضعفه ابن حبان والدارقطني)- اهـ- وراجع بقية كلام ابن حجر في (التلخيص) (۲/۲۸۷)-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا ہر سال حج کرنا واجب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ ایک ہی مرتبہ حج کرنا فرض ہے' جو شخص اس کے بعد بھی حج کرے گا' تو یہ اس کے لیے نفل ہوگا' اگر میں یہ کہہ دیتا ''جی ہاں'' تو یہ واجب ہو جاتا اور اگر یہ واجب ہو جاتا تو تم اس حکم پر عمل نہیں کر سکتے۔

2661- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا قَوْمِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ . فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عِنْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هِيَ حَجَّةٌ وَّاحِدَةٌ ثُمَّ مَنْ حَجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ وَّلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ لَكُمْ وَاِذًا لَا تَسْمَعُوْنَ وَلَا تُطِيْعُوْنَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم پر حج کرنا فرض کیا گیا ہے تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال (حج کرنا فرض ہے)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ ایک ہی مرتبہ حج کرنا فرض ہے' اس کے بعد جو حج کرے گا' تو یہ اس کے لیے نفل ہوگا' اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ تم پر لازم ہو جاتا اور اس صورت میں تم اس حکم پر عمل پیرا نہ ہو سکتے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر فہمی، امیر مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۸۷۳)۔

2662- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَاَلَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْحَجُّ كُلَّ عَامٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر سال حج کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنا ایک مرتبہ فرض ہے جو اس کے بعد بھی کرے گا' تو یہ نفل ہوگا۔

2663- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2664- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَى بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْجَلِيْلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصُبِیُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد الجلیل بن حمید، یحصبی، ابو مالک مصری، لا باس بہ، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۷۷۰)۔

2665- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الدِّيْنَوَرِيُّ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ بْنِ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَجِّ قَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ اِنَّمَا هِيَ حَجَّةٌ وَّاحِدَةٌ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ . قَوْلُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهَمٌ وَّالصَّوَابُ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ . وَيَحْيٰى بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے کا حکم دیا تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا' یہ ایک ہی مرتبہ کرنا فرض ہے' البتہ جو شخص نفلی عبادت کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرنے والا اور اس کا علم رکھنے والا ہے۔

2666- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى ح وَحَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالُوْا حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الثَّعْلَبِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا اَفِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لاَ وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ . فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَقَالَ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اِمَامُ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوْا اَفِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوْا اَفِيْ كُلِّ عَامٍ فَقَالَ لاَ . وَالْبَاقِيْ مِثْلُهُ .

۲۶۶۶- اخرجه احمد (۱/ ۱۱۳) ثنا منصور بن وردان الاسدي ... به- واخرجه الترمذي في الحج (۳/ ۱۷۸) باب: ما جاء: كم فرض الحج؟ (۸۱٤) و في التفسير (۵/ ۲۳۹) باب: و من سورة المائدة (۳۰۵۵) عن ابي سعيد الاشج حدثنا منصور ... به- وقال: (حسن غريب)- واخرجه ابن ماجه في المناسك (۲/ ۹۶۳) باب: فرض الحج (۲۸۸٤) عن محمد بن عبد الله بن نمير و علي بن محمد قال: ثنا منصور ... به- و اخرجه الحاكم (۲/ ۲۹۳- ۲۹٤) من طريق مخول بن ابراهيم النهدي ثنا منصور ... به- قال الذهبي في (التلخيص): (مخول رافضي و عبد الاعلى: هو ابن عامر ضعفه احمد)- اه- وقال البخاري: (ابو البختري لم يدرك عليا)- اه- و كذلك اخرجه البزار في مسنده وقال: (ابو البختري لم يسمع من علي) راجع نصب الراية للزيلعي (۳/ ۲)-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور لوگوں پر واجب ہے وہ اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج کریں جو شخص وہاں تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہے''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی لوگوں نے کہا: کیا ہر سال فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: نہیں! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! تم ایسی چیزیں دریافت نہ کرو جو اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں برا لگے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کی: کیا ہر سال؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر لوگوں نے عرض کی: کیا ہر سال؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن عبدالاعلی ثعلبی کوفی احول، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ربما وہم، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۷۹۷)۔

2667- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ اَبِى ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ حَجَّةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّلَوْ قُلْتُ كُلَّ عَامٍ لَكَانَتْ كُلَّ عَامٍ . فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ اَحُجُّ مَكَانَ اَبِى فَاِنَّهٗ شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَقَالَ حُجَّ مَكَانَ اَبِيكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا ہر سال حج کرنا لازم ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ مسلمان پر ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے اگر میں ہر سال کہہ دیتا تو یہ ہر سال فرض ہو جاتا تو ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتا ہوں کیونکہ وہ بزرگ آدمی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔

2668- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَخْطُبُ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَجَعَلَ يُعْرِضُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا- ثُمَّ قَالَ- ذَرُونِى مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا

۲۶۶۸- اخرجه ابن حبان في الحج (۹/۱۹) باب: فرض الحج (۳۷۰۵) من طريق اسحاق بن ابراهيم' اخبرنا النضر بن شميل ...... به- و اخرجه احمد (۵۰۸/۲) و مسلم في الحج (۹۷۵/۲) باب: فرض الحج مرة في العمر (۱۳۳۷) و النسائي في المناسك (۱۱۰/۵-۱۱۱) باب: وجوب الحج و البيهقي في الكبرى (۳۲۶/٤) من طرق عن الربيع بن مسلم ...... به-

...كُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! ...تعالیٰ نے تم پر حج فرض قرار دیا ہے' تو ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ اس نے ...مرتبہ یہ سوال کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا' پھر ارشادفرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ لازم ہو جاتا' اور اگر یہ ...ہو جاتا تو تم اسے ادا نہیں کر سکتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو چیز میں تمہارے سامنے بیان نہ کروں' اسے ویسے ...ہنے دیا کرو' تم سے پہلے کے لوگ سوال کرنے کی وجہ سے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ...ئے تھے' جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اسے بجالاؤ اور جب کسی چیز سے منع کردوں تو اس سے ...جاؤ۔

2669- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ ...ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمًا فَخَطَبَ فَقَالَ يَا ...ا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ...ئے' آپ نے ارشادفرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کرنا فرض قرار دیا ہے۔

2670- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ...هَجَرِيُّ عَنْ اَبِيْ عِيَاضٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا اَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ ...لَيْكُمُ الْحَجُّ . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ فِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ فِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ...الَ مَنِ الْقَائِلُ . قَالُوْا فُلَانٌ . قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا اَطَقْتُمُوْهَا وَلَوْ لَمْ ...طِيقُوْهَا لَكَفَرْتُمْ . فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ)

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی: لوگو! تم پر حج کرنا فرض قرار دے ...کیا ہے' تو ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا' اس نے ...سوال دُہرایا' اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہنے والا شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: ...ں شخص ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ ...زم ہو جاتا اور اگر یہ لازم ہو جاتا تو تم اسے کر نہ پاتے اور جب تم اسے کر نہ پاتے تو تم کفر کے مرتکب ہوتے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

۱- راجع ما قبله' و قد اخرجه الطبري في التفسير (۱۲۸۰۵) (۱۲۸۰۶) من حديث الحسين بن واقد عن محمد بن زياد به-

۲- اخرجه الطبراني في التفسير (۱۲۸۰٤) من طريق عبد الرحيم بن سليمان عن ابراهيم ابن مسلم الهجري ..... به- و الهجري لهذا

''اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُرا لگے''۔

2671- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ وَاَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ حَامِدٍ صَاحِبُ بَيْتِ الْمَالِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِيْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ اَقْوَامًا يَزْعُمُوْنَ اَنْ لَيْسَ قَدَرٌ .قَالَ هَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ اَحَدٌ قُلْنَا لَا .قَالَ فَاَبْلِغْهُمْ عَنِّيْ اِذَا لَقِيْتَهُمْ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَرِءٌ اِلَى اللّٰهِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ مِنْهُ بُرَاءُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ اُنَاسٍ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَحْنَاءُ سَفَرٍ وَّلَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ يَتَخَطّٰى حَتّٰى وَرِكَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَمَا يَجْلِسُ اَحَدُنَا فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنْ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ وَتَعْتَمِرَ وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَتُتِمَّ الْوُضُوْءَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ فَاِنْ فَعَلْتُ هٰذَا فَاَنَا مُسْلِمٌ قَالَ نَعَمْ .قَالَ صَدَقْتَ .وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَيَّ بِالرَّجُلِ .فَطَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا هٰذَا جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَخُذُوْا عَنْهُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا شُبِّهَ عَلَيَّ مُنْذُ اَتَانِيْ قَبْلَ مَرَّتِيْ هٰذِهٖ وَمَا عَرَفْتُهُ حَتّٰى وَلّٰى .اِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ .

☆☆ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا ان میں سے کوئی شخص ہمارے پاس بھی موجود ہے' میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو' تو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ عبداللہ بن عمر' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم سے لاتعلق ہونے کی گزارش کرتا ہے' اور تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

(پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) یہ حدیث بیان کی: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگوں کی موجودگی میں بیٹھے ہوئے تھے' اس دوران ایک شخص وہاں آیا' اس پر سفر کی کوئی علامت نہیں تھی اور وہ شہر کا رہنے والا بھی نہیں تھا' وہ لوگوں کے بیچ میں سے گزرتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا' بالکل اسی طرح جیسے ہم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران بیٹھتا ہے' پھر اس نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں پر رکھا اور عرض کی: اے حضرت محمد! اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے: تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم حج کرو اور تم عمرہ کرو اور تم غسلِ جنابت کرو اور تم وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو' اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کر

٢٦٧١- تقدم بدون زيادة: (وتعتمر)- قال صاحب (التنقيح): (الحديث مخرج في الصحيحين ليس فيه: (وتعتمر)' وهذه الزيادة فيها شذوذ)- اهـ- نقلاً عن (التعليق المغني) (٢/٢٨٢- ٢٨٣)-

لیتا ہوں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! وہ بولا: آپ ﷺ نے ٹھیک فرمایا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث بیان کی' اس حدیث کے آخر میں یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم اس کی تلاش میں نکلے' لیکن ہم اسے نہیں پا سکے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون شخص تھا یہ جبرائیل تھے جو تمہارے پاس آئے تھے تا کہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں تو تم اسے حاصل کر لو اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یہ جب سے میرے پاس آ رہے ہیں' آج پہلی مرتبہ مجھے انہیں پہچاننے میں وقت ہوئی اور میں نے انہیں اس وقت پہچانا جب یہ چلے گئے۔

اس حدیث کی سند ثابت اور صحیح ہے' امام مسلم نے اسے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

2672- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ الْاَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عُمْرَتُنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلاَبَدِ فَقَالَ لاَ بَلْ لِلاَبَدِ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِى الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عمرے کا حکم ہمارے اس سال کے لیے مخصوص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! ہمیشہ کے لیے ہے' عمرہ قیامت تک کے لیے حج میں داخل ہو گیا ہے (یعنی ان دونوں کو ایک ساتھ کیا جا سکتا ہے)۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2673- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ .قَالَ وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِى رَزِينٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّ اَبِى شَيْخٌ كَبِيرٌ اَدْرَكَ الْاِسْلَامَ لاَ يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلاَ الظَّعْنَ .قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيكَ وَاعْتَمِرْ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا' انہوں نے عرض کی: میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں' وہ مسلمان ہو گئے ہیں' لیکن اب وہ حج' عمرہ اور سفر نہیں کر سکتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی جانب سے حج بھی کر لو اور عمرہ بھی کر لو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن اوس بن ابی اوس' ثقفی طائفی' تابعی کبیر' یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۔وھم من ذکرہ فی صحابۃ۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (٢/٦٦)۔

2674- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ حُكَيْمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ وَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ۔

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک جانے کے لیے حج اور عمرے کا احرام باندھے گا' اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کو بخش دیا جائے گا اور اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی سفیان بن اخنس اخنسی مدنی مستور، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وقد ارسل عن ابی ہریرۃ وغیرہ۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۴۸)۔

○ حکیمۃ بنت امیۃ بن اخنس ام حکیم مقبولۃ، یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۵۹۵)۔

2675- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الْاَخْنَسِيِّ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَحْرَمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ كَانَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ ۔

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص بیت المقدس سے حج یا عمرے کا احرام باندھے گا' تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح ہو جائے گا' جس طرح وہ اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

2676- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ اُمَّ سَلَمَةَ

۲۶۷۴- اخرجه البخاري في (تاريخه) (۱/۱۶۰-۱۶۱) عن ابي عيلي محمد بن الصلت' و اخرجه ابو داود في الحج (۲/۱۴۸) باب: المواقيت (۱۷۴۱) عن احمد بن صالح' كلاهما عن ابن ابي فديك...... به- وقال البخاري عقبه: (لا يتابع عليه)- اه- وقال ابو داود عقبه: (يرحم الله وكيعاً احرم من بيت المقدس' يعني: الى مكة)- اه- واخرجه ايضاً ابو يعلى في (مسنده)' و الطبراني في الكبير (۲۳/رقم ۸۴۹)' و البيهقي في الكبرى (۵/۳۰) من طريق عبد الله بن عبد الرحمن بن يحنس...... به- و ابن يحنس: ذكره ابن حبان في الثقات' وله عند مسلم حديث واحد-

۲۶۷۵- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۲/۹۹۹) باب: من اهل بعمرة من بيت المقدس (۳۰۰۲) من طريق احمد بن خالد عن ابن اسحاق عن يحيى بن ابي سفيان عن امه عن ام سلمة...... به-

۲۶۷۶- اخرجه احمد (۶/۲۹۹)' و ابن حبان (۳۷۰۱)' و الطبراني (۲۳/رقم ۱۰۰۶) من طريق ابن اسحاق...... به- و اخرجه ابن ماجه في المناسك (۲/۹۹۹) باب: من اهل بعمرة من بيت المقدس (۳۰۰۱) من طريق عبد الاعلى بن عبد الاعلى عن ابن اسحاق بن سليمان بن سحيم عن ام حكيم عن ام سلمة...... به- ليس فيه (يحيى بن ابي سفيان)- و ابن اسحاق مدلس' و قد عنعن' و لم يصرح بالتحديث في طرق الحديث المختلفة' وقد اختلف عليه في اسناده كما ترى-

زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ .

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بیت المقدس سے حج یا عمرے کا احرام باندھے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

2677 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيْمِ اَبُوْ سُفْيَانَ الْخُزَاعِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص حج کرے یا عمرہ کرے اور اس دوران کوئی رفث اور فسق نہ کرے تو جب وہ واپس آئے گا' تو اس طرح ہوگا جیسے اس دن تھا' جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

2678 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: خواتین پر جہاد کرنا لازم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! (وہ جہاد) حج اور عمرہ (کی شکل میں ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمران بن حطان سدوسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ الا انہ کان علی مذهب خوارج، (اور ایک قول کے مطابق): رجع عن ذلک۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر

۲۶۷۷- اخرجه البخاري في الحج (۲/ ۴۴۶) باب: فضل الحج المبرور (۱۵۲۱)٬ عن شعبة٬ و مسلم في الحج (۲/ ۹۸۴) باب: فضل الحج و العمرة و يوم عرفة (۱۳۵۰)٬ عن هشيم٬ كلاهما عن سيار عن ابي حازم...... به- و اخرجه البخاري في كتاب المحصر (۱۸۲۰) باب: قول الله تعالى: (فلا رفث)٬ و مسلم في الحج (۱۳۵۰) باب: فضل الحج و العمرة...... والترمذي في الحج (۸۱۱) باب: ما جاء في ثواب الحج و العمرة٬ و النسائي في المناسك (۵/ ۱۱۴) باب: فضل الحج٬ و ابن ماجه في المناسك (۲۸۸۹) باب: فضل الحج و العمرة٬ و احمد (۲/ ۴۹۴)٬ و الدارمي (۲/ ۳۱)٬ و الطيالسي (۲۵۱۹)٬ والبيهقي (۵/ ۲۶۱) من طريق عن منصور عن ابي حازم...... به-

۲۶۷۸- اخرجه البخاري في الحج (۲/ ۴۴۶) باب: فضل الحج المبرور (۱۵۲۰)٬ و في الجهاد و السير (۶/ ۶) باب: فضل الجهاد السير (۲۷۸۴) عن خالد: و هو ابن عبد الله واسطي٬ و في جزاء الصيد (۴/ ۸۶) باب: حج النساء (۱۸۶۱) من عبد الواحد- وهو ابن زياد- وفي الجهاد والسير (۶/ ۸۹) باب: جهاد النساء (۲۸۷۶) عن سفيان- و هو الثوري- و النسائي في المناسك (۵/ ۱۱۵) باب: فضل الحج٬ عن جرير٬ كلهم عن حبيب بن ابي عمرة بهذا الاسناد٬ بذكر الحج فقط٬ لم يقل فيه: (والعمرة)- و اخرجه البخاري في الجهاد والسير (۶/ ۸۹) باب: جهاد النساء (۲۸۷۵) عن معاوية بن اسحاق عن عائشة بنت طلحة٬ به بذكر الحج فقط بمتابعة حبيب بن ابي عمرة- و خالفهما- يعني: حبيب و معاوية- محمد بن فضيل٬ فزاد فيه: (العمرة) فاخرجه ابن ماجه في الحج (۲/ ۹۶۸) باب: الحج جهاد النساء (۲۹۰۱) عن ابي بكر بن ابي شيبة٬ ثنا محمد بن فضيل عن حبيب بن ابي عمرة عن عائشة...... به٬ فقال فيه : (الحج و العمرة)-والصواب ما اخرجه الجماعة عن حبيب٬ و تابعه عليه معاوية بذكر الحج فقط- و فيه خلاف آخر على حبيب في اسناده- راجعه في تحفة الاشراف للحافظ المزي (۱۲/ ۴۰۲) (۱۷۸۷۱)-

عسقلانی (۵۱۸۷)۔

2679- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا خواتین کو جہاد کرنا لازم ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان پر جہاد کرنا لازم ہے' البتہ اس میں لڑائی نہیں ہوتی' (ان کا جہاد) حج اور عمرہ ہے۔

2680- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِيْضَتَانِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ اِلَّا اَهْلَ مَكَّةَ فَاِنَّ عُمْرَتَهُمْ طَوَافُهُمْ فَاِنْ اَبَوْا فَلْيَخْرُجُوا اِلَى التَّنْعِيْمِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَهَا مُحْرِمِيْنَ وَاللّٰهِ مَا دَخَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حج اور عمرہ تمام لوگوں پر فرض ہے' صرف اہل مکہ کا حکم مختلف ہے' چونکہ ان کا عمرہ ان کا طواف کرنا ہوگا' اگر وہ اصرار کریں تو تنعیم چلے جائیں' پھر وہاں سے حالت احرام میں داخل ہو جائیں' اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں جب بھی داخل ہوئے تو یا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا ہوتا تھا یا عمرے کا احرام باندھا ہوتا تھا۔

2681- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُسْتُمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِيْ ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَرِيْضَتَانِ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِمَا بَدَاْتَ .

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں' تم ان دونوں میں سے جسے پہلے کرلو گے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

2682- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ قَالَ صَلَاتَانِ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِمَا بَدَاْتَ.

٢٦٨٠- اخرجه الحاكم في المستدرك (٤٧١/١) من طريق عثمان بن سعيد الدارمي' حدثنا محمد بن كثير' ثنا اسماعيل بن مسلم' به- وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم-قال الزيلعي في نصب الراية (١٤٩/٣) عقب هذا الحديث: (قال البيهقي: قال الشافعي في مناظرة من انكر عليه القول في وجوب العمرة: الوجوب اشبه بظاهر القرآن؛ لانه قرنها بالحج' فقيل له: قد امر النبي -عليه السلام- الخثعمية ان تقضي الحج عن ابيها ولم يامرها بقضاء العمرة؟ فقال: قد يكون الشيء في الحديث' فيحفظ بعض الحديث دون بعض' وقد يحفظ كله فيؤدى بعضه دون بعض: و ذلك بحسب السوال)- اه-

٢٦٨١- اخرجه الحاكم في المستدرك (٤٨١/١) من طريق محمد بن سعيد' به- قال ابن حجر في (التلخيص) (٢٢٥/٢): (في اسناده اسماعيل بن مسلم المكي و هو ضعيف' ثم هو عن ابن سيرين عن زيد و هو منقطع' و اخرجه البيهقي موقوفا عن زيد من طريق ابن سيرين ايضا)-واخرجه ابن لهيعة عن عطاء عن جابر بنحوه مرفوعا- اخرجه ابن عدي (٢٤٧/٥) و البيهقي (٣٥٠/٤)- قال ابن عدي: (هذه الاحاديث عن ابن لهيعة عن عطاء غير محفوظة)-اه -وقال البيهقي: (ابن لهيعة غير محتج به)-اه-

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا کہ یہ دو نمازیں ہیں' تم ان میں سے کسی کو بھی پہلے ادا کرلو گے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

2683- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَحَدٌ اِلَّا عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَّعُمْرَةٌ وَّاجِبَتَانِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيلاً فَمَنْ زَادَ بَعْدَهُمَا شَيْئًا فَهُوَ خَيْرٌ وَّتَطَوُّعٌ .قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ يَقُوْلُ فِيْ اَهْلِ مَكَّةَ شَيْئًا.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّاُخْبِرْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوْبِ الْحَجِّ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق پر حج اور عمرہ کرنا لازم ہے' یعنی ان لوگوں پر جو وہاں تک جانے کی سبیل رکھتے ہوں جو شخص اس کے بعد مزید کرے گا تو یہ بھلائی ہے اور نفلی عبادت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُنہیں اہل مکہ کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا۔

ابن جریر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات فرمائی ہے' جو شخص مکہ تک جانے کی سبیل رکھتا ہو حج کی طرح اس پر عمرہ کرنا بھی واجب ہے۔

2684- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ دَاوٗدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوْبِ الْحَجِّ وَهِيَ الْحَجُّ الْاَصْغَرُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حج کی طرح عمرہ کرنا بھی واجب ہے اور یہ چھوٹا حج ہے۔

2685- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْحَجُّ الْاَكْبَرُ يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْاَصْغَرُ الْعُمْرَةُ.

٢٦٨٣- اخرجه الحاكم في المستدرك (٤٧٦/١): حدثنا ابو الوليد' ثنا محمد بن نعيم' ثنا يحيى بن ايوب' به- و من طريقه البيهقي في السنن (٣٥١/٤) كتاب الحج' باب من قال بوجوب العمرة: استدلالاً بقول الله تعالى: (و اتموا الحج ......)-

٢٦٨٤- اخرجه البيهقي في سننه (٣٥١/٤) من طريق الدارقطني' به-واخرجه ايضاً الحاكم في المستدرك: كما في نصب الراية (١٤٩/٣) من طريق ابراهيم بن موسى و عبد المجيد بن عبد العزيز عن ابن جريج' به- و فيه قال ابن جريج: (واخبرت عن ابن عباس) دون ذكر عكرمة-و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في سننه ايضاً (٣٥١/٤)- و قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين- وقد علقه البخاري في صحيحه (٤٣١/٤) كتاب العمرة' باب وجوب العمرة وفضلها- وقال: (وقال ابن عمر -رضي الله عنهما-: ليس احد الا وعليه حجة وعمرة)- اه-

٢٦٨٤- اخرجه البيهقي (٣٥١/٤) من طريق الدارقطني' به- و في اسناده ابراهيم بن ابي يحيى' و هو ضعيف لم يوثقه غير الشافعي' و قد تقدم الكلام عليه مراراً-

٢٦٨٥- اخرجه البيهقي (٣٥٢/٤) كتاب الحج' باب وجوب العمرة من طريق الدارقطني به- و في اسناده ابي اسحاق: وهو عمرو بن عبد الله السبيعي مدلس' وقد عنعن-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بڑا حج قربانی کے دن ہوتا ہے اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔

2686- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا وَبَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِيْهِ وَاَنَّ الْعُمْرَةَ الْحَجُّ الْاَصْغَرُ وَلَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ.

☆☆ ابوبکر بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو خط لکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ حضرت عمرو بن حزم کو بھیجا' اس میں یہ تحریر تھا:

''عمرہ چھوٹا حج ہے اور قرآن کو صرف باوضو شخص ہاتھ لگا سکتا ہے''۔

2687- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ اَوَاجِبٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ . فَسَاَلَهٗ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِىَ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ . وَرَوَاهُ يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ حَجَّاجٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا مِّنْ قَوْلِ جَابِرٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز' زکوٰۃ اور حج کے بارے میں دریافت کیا: کیا یہ فرض ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرے کے بارے میں دریافت کیا: کیا یہ بھی فرض ہے؟' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم عمرہ کرلو گے تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2688- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ جَمِيْعًا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ.

۲۶۸۶- جزء من حديث طويل اخرجه ابن حبان (۶۵۵۹)' و الحاكم (۱/۳۹۵-۳۹۷)' و البيهقي (۴/۸۹ ۹۰) من طرق عن الحكم بن موسى ...... به- وهو حديث ضعيف جداً' و هم الحكم في اسناده' فقال: (سليمان بن داود)- و الصواب: انه (سليمان بن ارقم) المتروك' حرر ذلك جماعة من العلماء منهم: ابو داود و النسائي و ابو حاتم والذهبي وغيرهم- راجع (المراسيل) لابي داود (۲۱۳)' و علل الحديث لابن ابي حاتم (۱/۲۲۲)' و سنن النسائي (۸/۵۹)-

۲۶۸۷- اخرجه الترمذي في الحج (۳/۲۷۰) باب: ما جاء في العمرة: اواجبة هي ام لا؟ (۹۳۱) من طريق عمر بن علي عن الحجاج بن ارطاة ...... به- وذكره قال الترمذي: (حديث حسن صحيح)- واخرجه احمد في مسنده (۳/۳۱۶): ثنا ابو معاوية' ثنا الحجاج بن ارطاة ...... به- وذكره البيهقي في المعرفة (۷/۵۸-۵۹) باب: العمرة هل تجب وجوب الحج؛ (۹۲۹۲) من طريق ابن المنكدر موقوفاً على جابر' ثم قال (۹۲۹۳): الحجاج بن ارطاة' عن ابن المنكدر مرفوعاً' و رفعه ضعيف)- اه- وهو ايضاً في الكبرى للبيهقي (۲/۳۵۰-۳۵۱)' وقال البيهقي: (المحفوظ عن جابر موقوف' كذا اخرجه ابن جريج وغيره)- اه- وقال النووي: (ينبغي الا يغتر بكلام الترمذي في تصحيحه؛ فقد اتفق الحفاظ على تضعيفه)- وراجع: نصب الراية (۳/۱۵۰)' و تلخيص الحبير (۲/۲۲۶)-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عمرہ کرنا واجب ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم عمرہ کر لیتے ہو' تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

2689- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حَجَّاجٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2690- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ فَرِيْضَتُهَا كَفَرِيْضَةِ الْحَجِّ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عمرہ کرنا واجب ہے اور یہ حج کی طرح فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم عمرہ کر لیتے ہو' تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔

2691- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ يَعْقُوبَ اَبُو الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا مِهْرَانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا فِى عُمْرَتِهَا اِنَّمَا اَجْرُكِ فِى عُمْرَتِكِ عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کے عمرے کے بارے میں' یعنی جو عمرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا تھا' یہ فرمایا تھا: تمہارے عمرے کا اجر اس حساب سے ہوگا جو تم نے خرچ کیا ہے۔

2692- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَتَّابٍ اَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهَا فِى عُمْرَتِهَا اِنَّ لَكِ مِنَ الْاَجْرِ عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ وَنَفَقَتِكِ.

۲۶۹۰- اخرجه الطبراني في الاوسط (۶۵۷۲): حدثنا محمد بن عبد الرحيم بن نمير المصري: نا سعيد بن عفير به- وقال الطبراني: (عبيد الله الذي روى عنه يحيى بن ايوب لهذا الحديث هو: عبيد الله بن ابي جعفر- لم يرو هذا الحديث عن ابي الزبير الا عبيد الله بن ابي جعفر' تفرد به: يحيى بن ايوب- و المشهور من حديث الحجاج بن ارطاة عن محمد بن المنكدر عن جابر)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۳/ ۱۵۰): (ويحيى بن ايوب ضعيف' قال الذهبي في (الميزان): وقد تفرد به سعيد عنه عن جابر)- اه- و اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۸/ ۲۹۶-۲۹۷) في ترجمة ابي عصمة نوح بن ابي مريم' من طريقه عن محمد بن المنكدر عن جابر به مرفوعا- قال ابن عدي: (وهذا يعرف بحجاج بن ارطاة عن محمد بن المنكدر' و ابو عصمة قد اخرجه ايضاً عن ابن المنكدر' و لعله سرقه منه)- اه- وقال ابن حجر في (التلخيص) (۲/ ۲۲۶): (و ابو عصمة كذبوه)- اه- وراجع بقية كلام ابن حجر على الحديث في (التلخيص)- و الحديث اخرجه ايضاً- البيهقي في الكبرى' و ابو نعيم في الحلية (۸/ ۱۸۰)' و الخطيب في تاريخ بغداد (۸/ ۲۲)-

۲۶۹۱- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۴۷۱-۴۷۲) من طريق علي بن سلم الاصبهاني عن جعفر بن مكرم به' و صححه- و اخرجه الطبراني في الاوسط (۸۳۶) من طريق الحسين ابن ادريس الحلواني ..... به- وقال: (لم يرو هذا الحديث عن سفيان الا مهران)- اه- و اخرجه ابو نعيم في اخبار اصبهان (۱/ ۳۲۸)-

۲۶۹۲- اخرجه الحاكم (۴۷۱) من طريق صالح بن محمد بن حبيب الحافظ: ثنا سعيد ابن سليمان' ثنا هشام عن ابن عون به- وقال: (صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه)- اه-

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عمرے کے بارے میں ان سے یہ فرمایا تھا: تمہارے عمرے کا اجر اس حساب سے ہوگا جتنی مشقت تم نے برداشت کی ہے اور جو خرچ کیا ہے۔

2693- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لاَ يُمْسِكُ الْمُعْتَمِرُ عَنِ التَّلْبِيَةِ حَتّٰى يَفْتَتِحَ الطَّوَافَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عمرہ کرنے والا شخص اس وقت تک تلبیہ پڑھتا رہے گا جب تک طواف کا آغاز نہیں کر لیتا۔

2694- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ قَالَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَيَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاِذَا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ طَافَ بِالْبَيْتِ وَحْدَهُ وَلاَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو شخص عمرے کو حج کے ساتھ ملا کر حج تمتع کرتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرے گا' صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے گا جب قربانی کا دن ہوگا' تو وہ صرف بیت اللہ کا طواف کرے گا' اس وقت وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرے گا۔

2695- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَجَّ عَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ نَهٰى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقِيْلَ لِعَلِيٍّ اِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنِ التَّمَتُّعِ .فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوْا . فَلَبّٰى عَلِيٌّ وَّاَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَنْهٰى عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ قَالَ بَلٰى .فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰى.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما دونوں حج کے لیے آئے' راستے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع کے طور پر عمرے کو حج کے ساتھ شامل کرنے سے منع کر دیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع کر دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم انہیں دیکھو کہ وہ روانہ ہو چکے ہیں تو تم بھی روانہ ہو جاؤ' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرے کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا' لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو منع نہیں کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے' آپ نے عمرے کو تمتع کے طور پر ساتھ ملانے سے منع کر دیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا آپ نے یہ بات نہیں سنی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے؟

۲۶۹۳ اوردہ البیہقی فی سننہ (۵/ ۱۰۴) و اسنادہ حسن-

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

2696 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَجَّ عُثْمَانُ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اُخْبِرَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ عُثْمَانَ نَهٰى اَصْحَابَهُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَصْحَابِهِ اِذَا ارْتَحَلَ عُثْمَانُ فَارْتَحِلُوا .قَالَ فَاَهَلَّ وَاَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ نَهَيْتَ اَصْحَابَكَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰى .قَالَ سَعِيدٌ فَلَا اَدْرِي مَا اَجَابَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

٭٭ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے' راستے میں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی گئی کہ حضرت عثمان نے اپنے ساتھیوں کو' عمرے کو حج کے ساتھ ملانے سے' یعنی حج تمتع کرنے سے منع کر دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوں گے تو تم بھی روانہ ہو جانا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرے کا احرام باندھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو کچھ نہیں کہا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے آپ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے' آپ نے اپنے ساتھیوں کو عمرے کو حج کے ساتھ ملانے سے' یعنی حج تمتع سے منع کر دیا ہے' کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نہیں سنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

سعید بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کیا جواب دیا۔

2697 - حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ مَعًا .قَالَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَّحَدَّثَنَاهُ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ مَعًا .قَالَ لَنَا ابْنُ صَاعِدٍ هٰذَا الْحَدِيثُ كَتَبَهُ مَعَنَا مُرَبَّعٌ وَّاَصْحَابُهُ ثُمَّ قَدِمُوا فَكَانَ فِي فَوَائِدِهِمْ.

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا تھا:

''میں حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کے لیے حاضر ہوں''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۲۶۹۷- اخرجه البخاري في المغازي (۷۰/۸) باب: بعث علي بن ابي طالب و خالد بن الوليد -رضي الله عنهما- الى اليمن قبل حجة الوداع (۴۳۵۳) (۴۳۵٤) و مسلم في الحج (۹۰۵/۲) باب: في الافراد و القران بالحج و العمرة (۱۸۵/ ۱۲۳۲) و ابو داود في المناسك (۲۹۱/۲) باب: في القران (۱۷۹۵) و النسائي في المناسك (۱۵۰/۵) باب: القران' و ابن ماجه في المناسك (۹۸٦/۲) باب: من قرن الحج و العمرة (۲۹٦۸) (۲۹٦۹) و الطحاوي في المعاني في الحج (۱۵۲/۲) باب: ما كان النبي صلى الله عليه وسلم به محرماً في حجة الوداع' و البيهقي في الحج (۹/۵) باب: من اختار القران و زعم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان قارناً' و الحاكم في الحج (۴۷۲/۱) والطبراني في الصغير (۸۱/۲-۸۳) و ابو نعيم في الحلية (۱٤/۲) و الدولابي في (الاسماء و الكنى) (۱۹۸/۱) و ابن الجارود (۴۲۰) و ابن خزيمة (۱۷۰/٤) (۲٦۱۹) و الحميدي (۵۱۰/۲) (۱۲۱۵) و احمد (۹۹/۳) من وجوه عن انس...... به-

2698- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّ... اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اِنَّمَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ لاَنَّهٗ عَلِمَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِحَاجٍّ بَعْدَهَا.

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کر دیا تھا آپ ﷺ اس بات سے واقف تھے کہ آپ اس کے بعد حج نہیں کریں گے۔

2699- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا اَبُوْ زِيَادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ مِنْ اَيْنَ جِئْتَ فَقَالَ شَرِبْتُ مِنْ زَمْزَمَ .فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِى قَالَ وَكَيْفَ ذَاكَ يَا اَبَا عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَتَنَفَّسْ ثَلاَثًا وَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَاِذَا فَرَغْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اٰيَةُ بَيْنِنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ اَنَّهُمْ لاَ يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ.

☆☆ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں آبِ زم زم پی کر آرہا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اسے اسی طرح پیا ہے' جیسے پینا چاہیے تھا' اس نے دریافت کیا: اے حضرت ابن عباس! وہ کیسے (پیا جاتا ہے)؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم نے اسے پینا ہو' تو قبلہ کی طرف رخ کرو' اللہ کا نام لو (یعنی بسم اللہ پڑھو) اور پھر تین سانسوں میں پیو اور زیادہ مقدار میں پیو پھر جب تم اسے پی لو' تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمارے اور منافقین کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ وہ (منافقین) زم زم زیادہ مقدار میں نہیں پیتے۔

2700- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا

۲۶۹۸– كذا اخرجه الدارقطني عن يحيى بن سعيد عن اسماعيل' و خالفه يزيد بن عطاء فاخرجه عن اسماعيل عن عبد الله بن ابي ... اخرجه الطبراني في الاوسط (۳۶۰۸) من طريق و اخرجه الحاكم في المناسك (۴۷۲/۱) من طريق يحيى بن سعيد ...... به: كما الدارقطني عن يحيى تماماً- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه)- اهـ-

۲۶۹۹– اختلف فيه على عثمان بن الاسود: فاخرجه الدارقطني هنا من طريق محمد بن بكار الريان عن اسماعيل بن زكريا عنه عن ... مليكة عن ابن عباس- واخرجه ابن ماجه في الحج (۱۰۱۷/۲) باب: الشرب من زمزم (۳۰۶۱) من طريق عبيد الله بن موسى عن ... محمد بن عبد الرحمن بن ابي بكر عن ابن عباس- وقال البوصيري في الزوائد: (هذا اسناد صحيح' رجاله موثقون)- اهـ- ... الحاكم في المناسك (۴۷۲/۱) من طريق محمد بن الصباح' ثنا اسماعيل بن زكريا عن عثمان بن الاسود عن ابن عباس مباشـ... الحاكم: (حديث صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه' ان كان عثمان بن الاسود سمع من ابن عباس)- اهـ- و تعقبه الذهبي (قلت: لا و الله ما لحقه: توفي عام خمسين و مائة' و اكبر مشيخته: سعيد بن جبير)- اهـ- و ذكر البخاري كل هذه الـ... الاختلافات في التاريخ الكبير (۱۵۸/۱) (۴۶۸) في ترجمة: (محمد بن عبد الرحمن ابو غرارة القرشي)- و الحديث ايضاً عند ... في الكبير (۱۲۴/۱۱)' و البيهقي في الكبرى (۱۴۷/۵)-

۲۷۰۰– اخرجه البخاري في التاريخ الكبير (۱۵۸/۱) (۴۶۸)' من طريق محمد بن الصباح' بهذا الاسناد- و اخرجه الحاكم في المنا... (۴۷۲/۱) من طريق محمد بن الصباح' به لكن باسقاط (ابن ابي مليكة) من اسناده-

اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2701- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ التَّرْقُفِىُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِىُّ حَدَّثَنِى الْحَكَمُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ.

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب آب زم زم پیتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع دے ایسے رزق کا سوال کرتا ہوں جو وسعت والا ہو اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں''۔

2702- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الْجَارُودِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ اِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِىْ بِهِ شَفَاكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهُ لِشِبَعِكَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ بِهِ وَاِنْ شَرِبْتَهُ لِقَطْعِ ظَمَئِكَ قَطَعَهُ وَهِىَ هَزْمَةُ جِبْرِيْلَ وَسُقْيَا اللّٰهِ اِسْمَاعِيْلَ.

☆☆ مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب

- اسناده ضعيف: فيه حفص بن عمر العدني٬ ضعفه الحافظ في التقريب (١٤٢٦)-

- قال ابن حجر في (جزء ماء زمزم لما شرب له) ص (٢٧-٣١-ط): الصحابة- طنطا): (وقد ذكر الذهبي في الميزان (٣/١٨٥) - هذا الحديث في ترجمة عمر بن الحسن شيخ الدارقطني في هذا الحديث٬ فقال: عمر بن الحسن الاشناني القاضي ابو الحسن٬ ضعفه الدارقطني٬ و جاء عنه انه كذبه٬ و كم بلايا من ذلك!! قال الدارقطني: فساق هذا الحديث- قال الذهبي: فلقد اثم الدارقطني بسكوته عنه: فانه بهذا الاسناد باطل٬ ما اخرجه ابن عيينة قط٬ بل المعروف حديثه جابر من رواية عبد الله بن المؤمل-قلت -اي: الحافظ ابن حجر-: بل ينبغي ان يكون الذي اثم في هذا الكلام: الذهبي: فانه تكلم فيه فلم يصب٬ و الدارقطني اجل من ان يقال في حقه هذا الكلام٬ فان عمر بن الحسن لم ينفرد به حتى يلزم الدارقطني ان يشرح حاله٬ و قد سلم الذهبي بثقة من بين عمر بن الحسن و ابن عيينة: فلهذا انحصر الحكم عنده في عمر٬ و ليس آفة لهذا الحديث من عمر على ما سنبينه- فقد اخرجه الحاكم في المستدرك (١/٤٧٣) قال: حدثنا علي بن حمشاذ العدل٬ ثنا محمد بن هشام...... وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ان سلم من الجارودي انتهى-فهذا كلام من عرف حال هو لاء فان علي بن حمشاذ من الاثبات٬ و شيخه محمد بن هشام ثقة عنده٬ و ان كان ابن القطان و تبعه المنذري قالا: انه لا يعرف: فقد عرفه الحاكم٬ و مع ذلك فقد شذ في تصريحه برفع هذا الحديث و بوصله- اما الجارودي٬ فقد ذكره الخطيب في تاريخه (٢/٢٧٧)٬ و قال: كان صدوق-قلت: هو كما قال٬ الا انه انفرد عن ابن عيينة بوصل هذا الحديث٬ و مثله اذا انفرد لا يحتج به٬ فكيف اذا خالف! فقد رواه الحميدي٬ و ابن ابي عمر٬ و غيرهما من الحفاظ٬ عن ابن عيينة٬ عن ابن ابي نجيح عن مجاهد- و هو و ان كان مثله لا يقال بالرأي-اي: فيكون في تقدير م لو قال مجاهد: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فيكون مرسلاً- و قد اخرجه سعيد بن منصور في سننه عن سفيان بن عيينة كذلك٬ و الحكيم الترمذي في نوادر الاصول عن عبد الجبار بن العلاء٬ عن سفيان كذلك٬ و كذا اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (٥/١١٨ رقم ٩١٢٢) و الفاكهي ايضاً من طريق عبد الرزاق عن سفيان كذلك٬ و كذا اخرجه الازرقي في كتاب تاريخ مكة عن جده عن ابن عيينة كذلك٬ و هذا هو المعتمد٬ ولا عبرة بقول: الحكم للواصل......)-اه-وله شاهد من حديث جابر اخرجه ابن ماجه في الحج (٢/١٠١٨) باب: الشرب من زمزم (٣٠٦٢)٬ و ابن ابي شيبة في مصنفه (٤/٣٥٨) (٥/٤٦٦)٬ و احمد في مسنده (٣/٣٥٧)٬ و الحاكم (١/٤٧٣) والبيهقي (٥/٢٠٢)٬ و ابو نعيم في اخبار اصفهان (٢/٣٧)٬ والعقيلي (٢/٣٠٣)٬ و الخطيب في تاريخه (١/١٦٦) و (٢)٬ و الطبراني في الاوسط (٨٤٩) (٣٨١٥) (٩٠٢٧)- و ضعفه البيهقي و البوصيري و غيرهما٬ و في كل طرقه مقال-وقد استطرد الحافظ في بيان علله و الكلام عليه في جزء: (ماء زمزم لما شرب له) ص (٣٠-فما بعد)-

آبِ زمزم کو پی لیا جائے تو اگر تم نے اسے اس لیے پی لیا ہوتا کہ تم اس کے ذریعے شفاء حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء نصیب کرے گا' اگر اسے اس لیے پیا ہوتا کہ تمہارا پیٹ بھر جائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کر دے گا اور اگر اس لیے پیا ہو' تا کہ پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی ختم کر دے گا' یہ جبرائیل کی ٹھوکر کا نتیجہ ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کو سیراب کیا تھا۔

2703- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُلْزِقُ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ بِالْمُلْتَزَمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا چہرہ مبارک اور سینہ ملتزم کے ساتھ ملاتے ہوئے دیکھا ہے۔

2704- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ عَلَى الْحَجَرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود پر پیشانی لگائی۔

2705- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَّاَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عُمَرَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا اسْتَلَمُوا الْحَجَرَ قَبَّلُوْا اَيْدِيَهُمْ. فَقُلْتُ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَابْنُ عَبَّاسٍ حَسِبْتُهُ كَثِيْرًا.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری' ابوہریرہ' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے' یہ حضرات جب حجر اسود کو استلام کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے تو انہوں نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تو میں نے کئی دفعہ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۷۰۳- اخرجه البيهقي في سننه (۵ / ۱٦٤) عن سفيان' به- و المثنى: هو ابن الصباح' و هو ضعيف- و انظر التقريب (۱ / ۲۲۹)-

۲۷۰٤- اخرجه البيهقي (۵ / ۷۵) عن يحيى بن سليمان ابو سعيد الجعفي به' و ابن يمان ضعيف الحديث' كما سبق- لكن اخرجه الشافعي في الام (۲ / ۱۷۰)' و عنه البيهقي في المعرفة (۷ / ۲۰٦) باب: السجود على الحجر الاسود مع التقبيل (۹۸۲۰) عن سعيد عن ابن جريج عن ابي جعفر قال: (رايت ابن عباس جاء يوم التروية مسبدا راسه' فقبل الركن ثم سجد عليه' ثم قبله ثم سجد عليه' ثلاث مرات)- فكذا موقوفا على ابن عباس- واخرجه موقوفا ايضا الشافعي في الام (۲ / ۱۷۰)' و البيهقي في الكبرى (۵ / ۷۵)' و المعرفة (۷ / ۲۰٦) (۹۸۲۲) عن مسلم بن خالد عن ابن جريج عن محمد بن عباد بن جعفر قال: رايت ابن عباس ...... فذكره موقوفا- و ابن جريج مدلس' وقد عنعن- مسلم بن خالد: هو الزنجي' و هو ضعيف الحديث- و اخرجه البيهقي في الكبرى (۵ / ۷٤) من طريق جعفر بن عبد الله القرشي عن محمد بن عباد بن جعفر انه راى ابن عباس ...... ثم قال: رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل هكذا- فزاد فيه: الرفع- وحدث العدني بوجه آخر' لكن فيه و هم و اضطراب- راجع: تلخيص الحبير لابن حجر (۲ / ۲٦٤)- و سياتي من وجه آخر عن ابن عباس في الحديث بعدتي' ليس فيه ذكر السجود-

۲۷۰۵- اخرجه البيهقي في سننه (۵ / ۷۵) عن ابن جريج' به-

2706- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَيَضَعُ خَدَّهُ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی کو بوسہ دیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا رخسار مبارک اس پر رکھ دیتے تھے۔

2707- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُمَا عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَّاَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے' خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال قرار دیا گیا ہے' جبکہ تم احرام کی حالت میں ہو' اس وقت جب تم نے اسے خود شکار نہ کیا ہو' یا اسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔

2708- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ اَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى يَحْيٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِى عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

۲۷۰۶- اخرجه البيهقي في سننه (۵/ ۷۶) عن عبد الله بن مسلم عن مجاهد عن ابن عباس' به مرفوعاً- و عبد الله بن مسلم ضعيف: فلعله اضطرب فيه' فاخرجه مرة عن مجاهد عن ابن عباس' ومرة اخرى عن سعيد عن ابن عباس' وقد يكون اخرجه عنهما جميعاً- و على كل حال فهو ضعيف لا تصح روايته-

۲۷۰۷- اخرجه ابن خزيمة في صحيح (۴/ ۱۸۰) (۲٦۴۵): حدثنا يونس بن عبد الاعلى ..... باسناده و متنه- و اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۴۵۲)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۱۹۰) باب: مالا ياكل المحرم من الصيد' و الطحاوي في المعاني (۲/ ۱۷۱) باب الصيد يذبحه الحلال في الحل' هل للمحرم ان ياكل منه ام لا؟ و ابن عبد البر في الاستذكار (۱۱/ ۲۷۷)' من طرق عن ابن وهب ..... باسناده- و اخرجه ابو داود في الحج (۲/ ۴۲۸)باب: لحم الصيد للمحرم (۱۸۵۱)' و الترمذي في الحج (۳/ ۲۰۳' ۲۰۴) باب: ما جاء في اكل الصيد للمحرم (۸۴٦)' و النسائي في المناسك (۵/ ۱۸۷) باب: اذا اشار المحرم الى الصيد فقتله الحلال' و من طريقه ابن عبد البر في التمهيد (۹/ ٦۲)' و الاستذكار (۱۱/ ۲۷۸)' و ابن حبان في الحج (۹/ ۲۸۳) باب: ما يباح للمحرم و ما لا يباح (۳۹۷۱)' عن قتيبة بن سعيد عن يعقوب بن عبد الرحمن ..... به-واخرجه - ايضاً-: احمد (۳/ ۳٦۲): ثنا سعيد بن منصور و قتيبة بن سعيد' قالا: ثنا يعقوب ابن عبد الرحمن به- وقال الترمذي: (المطلب لا نعرف له سماعاً من جابر)-وقال النسائي: (عمرو بن ابي عمرو ليس بقوي في الحديث' و ان كان روى له مالك)- وقال ابن ابي حاتم في (المراسيل) ص (۲۱۰): (المطلب بن عبد الله عامة احاديثه مراسيل' لم يدرك احداً من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الا سهل بن سعد و سلمة بن الاكوع' و من كان قريباً منهم' و لم يسمع منجابر و لا من زيد بن ثابت ولا من عمران بن حصين)- اه- و نقل الترمذي نحوه عن البخاري: كما في (العلل الكبير) للترمذي ص (۲۸٦-۲۸۷)-وهكذا قال ابن التركماني في الجوهر النقي (۵/ ۱۹۱)' و ابن عبد الهادي' كما في (نصب الراية) (۳/ ۱۳۸)' و له علة اخرى و هي ضعف عمرو بن ابي عمرو: مولى المطلب- قال ابن حزم: (خبر ساقط: لانه عن عمرو بن ابي عمرو' و هو ضعيف)- اه-وقد اختلف عليه في اسناده ايضاً: كما تراه في (نصب الراية) ۳/ ۱۳۸)- و قد ضعفه ابن التركماني وغيره بهذه العلل المذكورة- قال الترمذي: (حديث جابر حديث مفسر- و المطلب لا نعرف له سماعاً عن جابر- و العمل على هذا عند اهل العلم- لا يرون بالصيد للمحرم باساً: اذا لم يصطده او لم يصد من اجله-قال الشافعي: هذا احسن حديث روي في هذا الباب' و اقيس- والعمل على هذا- و هو قول احمد و اسحاق)- اه-

۲۷۰۸- اخرجه الشافعي في الام (۲/ ۲۰۸) باب: طائر الصيد' و في المسند في الحج (۱/ ۳۲۲-۳٦۴- ترتيب المسند) باب: فيما يباح للمحرم' و ما يحرم' و ما يترتب على ارتكابه من المحرمات منالجنايات (۸۳۹)' و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في (المعرفة) في المناسك (۷/ ۴۲۹) باب: ما ياكل المحرم من الصيد (۱۰۵۷۹)- و ابن ابي يحيى شيخ الشافعي' هو الاسلمي المتروك' بل كذبه بعضهم' و الشافعي حسن الظن به-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2709- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَعْمَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2710- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا اَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ سَلِمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

2711- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ ابْنُ اَبِىْ يَحْيٰى اَحْفَظُ مِنَ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَمَعَ ابْنِ اَبِىْ يَحْيٰى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ اَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ يَحْيٰى.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2712- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابِىْ وَلَمْ اُحْرِمْ فَرَاَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ فَذَكَرْتُ شَاْنَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَذَكَرْتُ اَنِّىْ لَمْ اَكُنْ اَحْرَمْتُ وَاَنِّىْ اِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَصْحَابَهُ فَاَكَلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ حِيْنَ اَخْبَرْتُهُ اَنِّىْ اصْطَدْتُهُ لَهُ. قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ قَوْلُهُ اصْطَدْتُهُ لَكَ وَقَوْلُهُ وَلَمْ

٢٧٠٩- اخرجه الطحاوي في المعاني (١٧١/٢) عن ابن ابي داود باسناد آخر، فقال ابن ابي داود: حدثنا ابن ابي مريم، اخبرنا ابراهيم بن سويد، حدثني عمرو بن ابي عمرو عن المطلب عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم ......به- كذا من مسند ابي موسى- و راجع: نصب الراية (١٣٨/٣)، تلخيص الحبير (٢٧٦/٢)، مجمع الزوائد للهيثمي (٢٣٢/٣)-

٢٧١٠- اخرجه الشافعي في الموضع السابق ذكره، و من طريقه البيهقي في المعرفة (٤٣٠/٧) باب: ما ياكل المحرم من الصيد (١٠٥٨٢) و اخرجه ايضاً الطحاوي في المعاني (١٧١/٢) من طريق عبد العزيز- و هو الدراوردي- ......به- و قال البيهقي: (هكذا قال الشافعي، و ابن ابي يحيى احفظ من الدراوردي، و سليمان مع ابن ابي يحيى احفظ من الدراوردي- ......به- وقال البيهقي: (هكذا قال الشافعي، و ابن ابي يحيى احفظ من الدراوردي- قال احمد: وكذلك اخرجه يعقوب بن عبد الرحمن الاسكندراني، و يحيى بن عبد الله بن سالم، و غيرهما عن عمرو، عن المطلب، عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم)- اهـ- و مر الكلام في الدراوردي-

٢٧١١- راجع ما قبله- و للحديث شاهد بنحوه من رواية عثمان بن خالد العثماني، ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر، بنحوه مرفوعاً- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (٢٠٠/٦- بتحقيقنا) في ترجمة عثمان بن خالد، و الخطيب في (الرواة عن مالك)؛ كما في تلخيص الحبير لابن حجر (٢٧٦/٢)- وقال ابن عدي: غير محفوظ عن مالك، ولا اعلم يرويه غير عثمان بن خالد، وذكر ابن عدي ان احاديث عثمان كلها غير محفوظة- و ذكر الخطيب انه تفرد به عن مالك- وقال ابن حجر: و عثمان ضعيف جداً-

يَأْكُلْ مِنْهُ لاَ أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ مَعْمَرٍ وَّهُوَ مُوَافِقٌ لِّمَا رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ.

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد (حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حدیبیہ کے موقعہ پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرہ کرنے کے لیے) روانہ ہوا' میرے ساتھیوں نے احرام باندھ لیا لیکن میں نے احرام نہیں باندھا' میں نے ایک نیل گائے کو دیکھا اور اس پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا' پھر میں نے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا اور اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے اس وقت احرام نہیں باندھا ہوا تھا اور میں نے اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شکار کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ ان حضرات نے وہ گوشت کھا لیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا کیونکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتا دی گئی تھی کہ میں نے اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شکار کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''یہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شکار کیا'' اور یہ الفاظ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا'' اس کا تذکرہ صرف معمر نامی راوی نے کیا ہے۔

تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ایک محکم آیت ہے:

''ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو' تو اس وقت شکار کو قتل نہ کرو''۔

اس آیت کی تفصیل کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے' اس کے مفہوم کے بارے میں قیاس کیا جا سکتا ہے یا نہیں کیا جا سکتا۔

اس حوالے سے ایک اختلافی مسئلہ یہ ہے: جو شخص شکار کو مار دیتا ہے اس پر واجب کیا ہوگا؟ اس شکار کی قیمت لازم ہوگی یا اس کی مانند (جانور صدقہ کرنا) لازم ہوگا؟

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اسکے مثل کی ادائیگی لازم ہوگی' جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آدمی کو قیمت کی

۲۷۱۴- اخرجه البخاري في جزاء الصيد (۱۸۲۱) باب: اذا صاد الحلال فاهدى للمحرم الصيد اكله- و باب: اذا راى المحرمون صيدا فضحكوا: ففطن الحلال (۱۸۲۲)' و في المغازي (٤١٤٩) باب: غزوة الحديبية' و مسلم في الحج (۱۱۹٦) باب: تحريم الصيد للمحرم' و النسائي في المناسك (٥/١٨٥-١٨٦) باب: اذا ضحك المحرم: ففطن الحلال للصيد...... و ابن ماجه في المناسك (۳۰۹۳) باب: الرخصة في ذلك اذا لم يصد له- من طرق عن يحيى بن ابي كثير بهذا الاسناد- و اخرجه عثمان بن عبد الله بن موهب عن عبد الله بن ابي قتادة...... به- اخرجه البخاري في جزاء الصيد (۱۸۲٤) باب: لا يشير المحرم الى الصيد: لكي يصطاده الحلال' و مسلم في الحج (۱۱۹٦) باب: تحريم الصيد للمحرم' و النسائي في المناسك (٥/١٨٦) باب: اذا اشار المحرم الى الصيد: فقتله الحلال' و الطحاوي في المعاني (۲/۱۷۳)' و احمد في المسند (٥/۳۰۲)- و اخرجه صالح بن ابي حسان عن عبد الله بن ابي قتادة ...... به- اخرجه احمد (٥/۳۰۷)- و اخرجه عبد العزيز بن رفيع عن عبد الله بن ابي قتادة...... به- اخرجه مسلم في الحج (۱۱۹٦) باب: تحريم الصيد للمحرم' و احمد (٥/۳۰٥-۳۰٦)' و ابن حبان (۳۹٦٦)' و البيهقي (٥/۳۲۲)- و اخرجه مالك في الحج (١/٣٥١) باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد' عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي قتادة...... به- و من طريق مالك اخرجه البخاري في الذبائح و الصيد (٥٤٩١) باب: ما جاء في التصيد' و مسلم في الحج (۲/۸٥۲) باب: تحريم الصيد للمحرم (۱۱۹٦)' و الترمذي في الحج (۳/۲۰٥) باب: ما جاء في اكل الصيد للمحرم (۸٤۸)' و الطحاوي في المعاني (۲/۱۷۳)' و احمد في المسند (٥/۳۰۱)- و اخرجه مالك عن ابي النضر- مولى عمر بن عبيد الله التيمي- عن نافع مولى ابي قتادة عن ابي قتادة...... به- اخرجه مالك في الموطا في الحج (١/٣٥٠) باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد (۷٦)' و البخاري في جزاء الصيد (٤/٣٦-٣٧) باب: لا يعين المحرم الحلال في قتل الصيد (۱۸۲۳)' و مسلم في الحج (۲/۸٥۲) باب: تحريم الصيد للمحرم (۱۱۹٦)' و ابو داود في المناسك (۲/۱۷۱) باب: لحم الصيد للمحرم (۱۸٥۲)' و الترمذي في الحج (۳/۲۰۳) باب: ما جاء في اكل الصيد للمحرم (۸٤۷)' و النسائي في الحج (٥/۱۸۲) باب: ما يجوز للمحرم اكله من الصيد' و البيهقي في المعرفة (٧/٤٢٨) باب: ما ياكل المحرم من الصيد (۱۰٥۷٦)-

ادائیگی یا اس کی مثل کی ادائیگی دونوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے تو اس کی قیمت ادا کردے اگر وہ چاہے تو اس شکار کی مانند جانور خرید کر (اس کی قربانی کر لے یا صدقہ کر لے)۔

اس بات پر تمام اہل علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' اگر حالت احرام والا شخص شکار کو قتل کر دیتا ہے تو اس پر بدلہ دینا لازم ہے کیونکہ اس بارے میں قرآن کی نص موجود ہے۔ لیکن اگر کوئی عام شخص حرم کی حدود میں کسی جانور کا شکار کر لیتا ہے تو حکم کیا ہوگا؟ اس بارے میں اہلِ علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اس شخص کو بھی بدلہ دینا لازم ہوگا۔

امام داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب نے یہ بات نقل کی ہے' ایسے شخص پر کوئی بدلہ لازم نہ ہوگا۔

اس بارے میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے' حرم کی حدود میں شکار کو مارنا حرام ہے' اختلاف صرف اس کے کفارے کے بارے میں پایا جاتا ہے' کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''کیا انہوں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ ہم نے اسے امن والا حرم بنایا ہے''۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' اسی دن مکہ کو قابلِ احترام قرار دے دیا تھا''۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اگر کوئی شخص حالت احرام میں کسی جانور کا شکار کر لیتا ہے یا اسے کھا لیتا ہے تو اس صرف ایک کفارہ لازم ہوگا' جبکہ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں: ایسے شخص پر دو کفارے لازم ہوں گے۔[1]

2713 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُثْمَانَ فِيْ رَكْبٍ فَاُهْدِيَ لَهُ طَائِرٌ فَاَمَرَهُمْ بِاَكْلِهِ وَاَبَى اَنْ يَّاْكُلَ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَنَاْكُلُ مِمَّا لَسْتَ مِنْهُ اٰكِلاً فَقَالَ اِنِّيْ لَسْتُ فِيْ ذَاكُمْ مِثْلَكُمْ اِنَّمَا اصْطِيْدَ لِيْ وَاُمِيْتَ بِاسْمِي .

☆☆ یحییٰ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے چند اور لوگوں سمیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا' انہوں نے حضرت عثمان کی خدمت میں پرندہ پیش کیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسرے لوگوں سے یہ کہا کہ وہ اسے کھالیں اور خود اسے کھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عمرو بن العاص نے ان سے کہا: کیا ہم اس چیز کو کھالیں جسے آپ نہیں کھا رہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس کے بارے میں میری حیثیت تمہاری طرح نہیں ہے' اسے میرے لیے شکار کیا گیا ہے۔

---

[1] بدایۃ المجتہد از شیخ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی الاندلسی' کتاب الحج

۲۷۱۳ - اخرجه عبد الرزاق في المناسك (٤/٤٣٣) باب: الرخصة للمحرم في اكل الصيد (٨٣٤٥) و من طريقه البيهقي في الكبرى (٥/١٩١) بهذا الاسناد - و اخرجه عبد الرزاق في المناسك (٤/٤٣٤) باب: الرخصة للمحرم في اكل الصيد (٨٣٤٦) عن معمر عن هشام بن عروة عن ابيه بنحوه - و اخرجه الشافعي عن مالك عن عبد الله بن ابي بكر عن عبد الله بن عامر بن ربيعة قال رايت عثمان فساق نحوه - و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (٧/٤٣٢) باب: ما ياكل المحرم من الصيد (١٠٥٩٢)-

2714- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْكَاهِلِيُّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِنِّىْ رَجُلٌ اُكْرِىْ فِىْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِنَّهُ لَا حَجَّ لَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَاَلَهُ مِثْلَ الَّذِىْ سَاَلْتَنِىْ فَسَكَتَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ لَكَ حَجًّا .

☆☆ ابوامامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں اس طرح چیزیں کرائے پر دیتا ہوں' لوگ یہ کہتے ہیں: تمہارا حج نہیں ہوا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: جس مسئلے کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے' جب تم اپنے پروردگار کے فضل کو تلاش کرو''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا حج ہو گیا ہے۔

2715- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّا قَوْمٌ نُكْرِىْ ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .وَقَالَ اَنْتُمْ حُجَّاجٌ .

☆☆ ابوامامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں (حاجیوں کو) کرائے پر (سواری کے جانور) دیتا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی اور یہ فرمایا: تم لوگ حاجی ہو۔

2716- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ تَيْمِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2717- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ- يَعْنِىْ ابْنَ زَاذَانَ- عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ اَوْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَّرْمِىَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ .

- اخرجه ابن ابي حاتم من طريق عباد بن العوام' عن العلاء بن المسيب' به- واخرجه عبد الرزاق عن الثوري عن العلاء بن المسيب' به- لكنه قال: (عن رجل من بني تيم) بدلاً من (ابي امامة التيمي)- كذا في (التعليق المغني)-
- اخرجه الواحدي في (اسباب النزول) ص (٤١) من طريق عيسى بن مساور' حدثنا مروان بن معاوية الفزاري ... به-
- اخرجه احمد (١٥٥/٢): ثنا عبد الله بن الوليد- يعني: العدني- ثنا سفيان ... بهذا الاسناد-
- اخرجه البخاري (٣٨٢/٤): كتاب الحج: باب الذبح قبل الحلق' رقم (١٧٢١)' و البيهقي في السنن الكبرى (١٤٢/٥): كتاب الحج: التقديم و التاخير في عمل يوم النحر' من هذا الطريق-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہو یا رمی کرنے سے پہلے ذبح کرلیا ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے: کوئی حرج نہیں ہے' کوئی حرج نہیں ہے۔

2718- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِىْ تَيْمِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

☆☆ علاء بن مسیب بنوتیم سے تعلق رکھنے والے شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ صاحب کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا۔

اس کے بعد انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2719- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِىُّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّا قَوْمٌ نُكْرِىْ فَهَلْ لَنَا حَجٌّ قَالَ اَلَسْتُمْ تَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ وَتَاْتُوْنَ الْمُعَرَّفَ وَتَرْمُوْنَ الْجِمَارَ وَتَحْلِقُوْنَ رُءُوْسَكُمْ قُلْنَا بَلٰى .قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَاَلَهُ عَنِ الَّذِىْ سَاَلْتَنِىْ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰى نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ) فَقَالَ اَنْتُمْ حُجَّاجٌ .

☆☆ ابوامامہ تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم لوگ (حاجیوں کو جانور) کرائے پر دیتے ہیں تو کیا ہمارا حج ہو جائے گا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم لوگ بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے' میدان عرفات میں نہیں جاتے' جمرات کو کنکریاں نہیں مارتے' اپنا سر نہیں منڈواتے' ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی چیز کے بارے میں دریافت کیا: جو تم نے مجھ سے سوال کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ جبرائیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرتے ہو''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حاجی ہو۔

2720- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّىْ صَرُوْرَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے

۲۷۱۸- هكذا قال عبد الرحمن - و هو ابن مهدي - عن سفيان - و مهو في الحديث قبل السابق مثله عن سفيان ' بسعن تسمية التيمي ' و قد سماه عبد الواحد بن زياد ' و عباد بن العوام و مروان بن معاوية الفزاري عن العلاء بن المسيب ' فقالوا (عن العلاء عن امامة التيمي)-

۲۷۱۹- اخرجه احمد في المسند (۲/ ۱۵۵) : ثنا اسباط ...... به-

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے کہ میں مجرد رہوں گا۔

2721 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى أَنْ يُقَالَ لِلْمُسْلِمِ صَرُورَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کسی مسلمان کو مجرد (راہب) کہا جائے۔

2722 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَتَطَاوَلَ فِي غَرْزِ الرَّحْلِ فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ . قَالَ رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْقَوْمِ مَا تَقُولُ أَوْ مَا تُرِيدُ قَالَ أَطِيعُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ . قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار حجۃ الوداع کا خطبہ لوگوں کو دے رہے تھے آپ ﷺ تھوڑا سا بلند ہوئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے بات سن لی ہے لوگوں سے پیچھے موجود ایک شخص نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا ہے یا آپ ﷺ کی مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے پروردگار کی فرماں برداری کرو پانچ نمازیں ادا کرو مال کی زکوٰۃ ادا کرو اپنے مخصوص مہینے کے روزے رکھو اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ ﷺ نے کتنا عرصہ پہلے یہ حدیث سنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس وقت تیس سال کا تھا۔

2723 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْجَمَلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ حَرَمٌ إِلَّا فِي

۲۷۲۰- اخرجه البيهقي في سننه (۱۶۵/۵) كتاب الحج' باب من كره ان يقال للذي لم يحج: (صرورة)- قال: اخبرنا ابو الحسن بن عبدان' انا سليمان بن احمد بن ايوب' ثنا عبدان' ثنا شعيب بن ايوب' به- قال البيهقي: (قال سليمان بن احمد: لم يرفعه عن سفيان الا معاوية- والحديث عند الطبراني في الاوسط (۱۲۹۷): حدثنا احمد- يعني احمد بن محمد بن صدقة- قال: نا شعيب بن ايوب' به- و من طريق الطبراني اخرجه البيهقي عن عبدان' ثنا شعيب: كما تقدم-

۲۷۲۱- اخرجه البيهقي في سننه (۱۶۵/۵) كتاب الحج' باب من كره ان يقال للذي لم يحج صرورة من طريق الدارقطني' به- قال البيهقي: اخرجه عمر بن قيس' و ليس بالقوي...... و قد اخرجه سفيان بن عيينة عن عمرو عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً' و اخرجه ابن جريج عن عمرو عن عكرمة من قوله' و نفى ان يكون ذلك عن ابن عباس او عن النبي صلى الله عليه وسلم' فالله اعلم)-

وَجْهِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ملاعب امام محدث حافظ ابوالفضل بغدادی، سمع عبداللہ بن بکر سہمی، وابا نعیم، وعبدصمد بن نعمان، وعفان، ومسلم بن ابراہیم، وطبقتھم۔ وروی عنہ یحییٰ بن صاعد، واسماعیل صفار، وابوبکر نجاد، وعثمان بن سماک وخلق۔

2724- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِحْرَامُ الْمَرْاَةِ فِيْ وَجْهِهَا وَاِحْرَامُ الرَّجُلِ فِيْ رَاْسِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: عورت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی اور مرد احرام میں اپنے سر کو کھلا رکھے گا۔

2725- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُوْنُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا لَقِيَنَا الرُّكْبَانَ سَدَلْنَا الثَّوْبَ عَلٰى وُجُوْهِنَا سَدْلاً.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم (خواتین) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئیں' ہم حالت احرام میں تھیں' جب کچھ سوار ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنے کپڑے کو چہرے کے آگے کر لیتیں۔

۲۷۲۳- اخرجه ابن عدي في الكامل (۲/۱۹- بتحقيقنا) و عنه البيهقي في الكبرى (۵/۴۷) و اخرجه العقيلي (۱/۱۱۶) و الطبراني في الكبير (۱۲/۳۷۰) و الاوسط (۶۱۲۲) من طرق عن عبد الله بن رجاء...... به- وقال ابن عدي: (وهذا الحديث لا اعلم يرفعه عن عبيد الله غير ابي الجمل هذا- و ابو الجمل لا اعرف له كثير شيء' و هو معروف بهذين الحديثين)- اه- وقال الطبراني في الاوسط: (لم يرفع هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر الا ايوب ابو الجمل' تفرد به عبد الله بن رجاء)- اه-قلت: و ابو الجمل' ضعفه يحيى بن معين وغيره وذكر له ابن عدي و العقيلي هذا الحديث في ترجمته في الضعفاء-قال الزيلعي في (نصب الراية) (۳/۹۲): (وقال الدارقطني في علله: ايوب هذا ضعيف' و قد خالفه جماعة كابن عيينة و هشام بن حسان علي بن مسهر و عبد الرحمن بن سليمان و ابن نمير و اسحاق الازرق و غيرهم' فرووه عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر موقوفاً' و هو الصواب- انتهى- وقال البيهقي: و ابو الجمل ضعيف عند اهل العلم بالحديث' و المحفوظ موقوف- انتهى- و قال ابن القطان في كتابه: ايوب بن محمد ابو الجمل مختلف فيه: فقال ابو زرعة: منكر الحديث- وقال ابو حاتم: لا باس به' فخرج من هذا ان حديثه غير صحيح - انتهى كلامه- و اخرجه ابن عدي في الكامل' العقيلي في ضعفائه' و اعلاه بابي الجمل' و قال: لا يتابع على رفعه' انما يروى موقوفاً- انتهى)-

۲۷۲۴- اخرجه البيهقي في سننه (۵/۴۷) كتاب الحج' باب المراة لا تنتقب في احرامها' و لا تلبس القفازين من طريق الدارقطني' به- تنبيه: وقع في المطبوع من سنن الدارقطني عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال:...... فذكره مرفوعاً- و الصواب: مرفوعاً كما اثبتناه' و هو الذي ذكره البيهقي في السنن' و الذي اثبته الزيلعي في نصب الراية (۳/۲۷)-

۲۷۲۵- اخرجه ابو داود في المناسك (۲/۴۱۶) باب: في المحرمة تغطي وجهها (۱۸۳۳)' و ابن ماجه في المناسك (۲/۹۷۹) باب: المحرمة تسدل الثوب على وجهها (۲۹۳۵)' و ابن خزيمة (۴/۲۰۳-۲۰۴) (۲۶۹۱) والبيهقي في الحج (۵/۴۸) باب: المحرمة تلبس الثوب من علي فيستر و جهها و تجافي عنه' و ابن الجارود (۴۱۸) من طريق يزيد بن ابي زياد...... به-وقال البيهقي: (و كذلك اخرجه ابو عوانة محمد بن فضيل و علي بن عاصم عن يزيد بن ابي زياد' و خالفهم سفيان بن عيينة فيما روي عنه' عن يزيد' فقال: عن مجاهد قال: قالت ام سلمة...... فذكره- و يزيد بن ابي زياد ضعيف' كبر فتغير' وصار يتلقن' قاله ابن حجر في (التقريب) (۲/۳۶۵)-

2726- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِى زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَاِذَا لَقِينَا الرُّكْبَانَ اَرْسَلْنَا ثِيَابَنَا مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِنَا عَلٰى وُجُوْهِنَا فَاِذَا جَاوَزْنَا رَفَعْنَاهَا .خَالَفَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہم حالت احرام میں تھے جب ہمارا کسی سوار سے سامنا ہوتا تو ہم اپنے سروں پر موجود کپڑے کو چہرے کے آگے کر لیتی ہیں اور جب وہ گزر جاتا تو ہم اُسے ہٹا دیتی تھیں۔

2727-- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِى زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ كُنَّا نَكُوْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَيَمُرُّ الرَّكْبُ فَتُسْدِلُ الْمَرْاَةُ الثَّوْبَ مِنْ فَوْقِ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں' ہم حالت احرام میں تھیں' کوئی سوار ہمارے پاس سے گزرتا تو عورت اپنے سر پر موجود کپڑے کو اپنے چہرے کے آگے کر لیتی۔

2728- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَاحِ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُكَفَّنَ فِىْ ثَوْبَيْهِ وَيُغَسَّلَ وَلَايُغَطّٰى وَجْهُهُ وَلَايُمَسَّ طِيبًا فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی اونٹنی سے گر گیا' وہ حالت احرام میں تھا' اس کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے انہی دو کپڑوں میں کفن دیا جائے' اسے غسل دیا جائے لیکن اس کے چہرے کو ڈھانپا نہ جائے' اسے خوشبو نہ لگائی جائے' قیامت کے دن اسے تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا۔

2729- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَمَلٌ بِالْبَيْتِ وَلَابَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خواتین پر بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے دوران رمل کرنا لازم نہیں ہے۔

۲۷۲۶- اخرجه الطبراني في معجمه (۲۸۰/۲۳) رقم (۶۰۸): حدثنا ابو يحيى الرازي' حدثنا محمد بن ابي عمر' و في (۲۹۱/۲۳) رقم (۹۳٤): حدثنا احمد بن عمرو الخلال' ثنا يعقوب بن حميد' كلاهما-محمد بن ابي عمر و يعقوب بن حميد-قال: حدثنا سفيان عن يزيد' به- و الحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (۹٤/۳) و عزاه للطبراني و الدارقطني ساكتاً عليه-وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۲۳/۳): اخرجه الطبراني في الكبير' و فيه يزيد بن ابي زياد ثقه ابن المبارك وغيره' و ضعفه جماعة)- اه-

۲۷۲۸- تقدم- و سياتي قريباً من طرق عبيدة-

۲۷۲۹- اخرجه الشافعي في مسنده (۹۰۶-ترتيب): اخبرنا سعيد عن ابن جريج عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال: (ليس على النساء بالبيت و لا بين الصفا و المروة)-و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في سننه (۸٤/۵) كتاب الحج' باب: لا رمل على النساء-

2730- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لاَ تَصْعَدُ الْمَرْاَةُ فَوْقَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلاَ تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالتَّلْبِيَةِ . وَقَالَ ابْنُ بُهْلُوْلٍ لاَ تَصْعَدُ الْمَرْاَةُ عَلَى الصَّفَا وَلاَ عَلَى الْمَرْوَةِ . وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خاتون صفا و مروہ کے بالکل اوپر نہیں چڑھے گی اور وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنی آواز بلند نہیں کرے گی۔

ایک روایت میں صرف یہ الفاظ ہیں: خاتون صفا و مروہ کے اوپر نہیں چڑھے گی۔

2731- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالاَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْىٌ بِالْبَيْتِ وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیت اللہ (کے طواف کے دوران) اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا خواتین پر لازم نہیں ہے (یعنی ان کے لیے یہ حکم نہیں ہے)۔

2732- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً خَرَّ عَنْ رَاحِلَتِهٖ غَدَاةَ عَرَفَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِىْ ثَوْبَيْهِ وَلاَ تُغَطُّوْا وَجْهَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص عرفہ کے دن صبح کے وقت اپنی سواری سے گر گیا' وہ حالت احرام میں تھا' اس کا انتقال ہو گیا' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے اس کے ان ہی دو کپڑوں میں کفن دو' اس کے چہرے کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

2733- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَقَالَ وَلاَ تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ .

۲۷۳۰- اخرجه البيهقي في سننه (۴۶/۵) كتاب الحج' باب المراة لا ترفع صوتها بالتلبية من طريق الدارقطني' به- و اسناده صحيح رجاله ثقات-

۲۷۳۱- تقدم تخريجه من طريق سعيد عن ابن جريج-

۲۷۳۲- اخرجه البخاري (۵۴۳/۴) كتاب جزاء الصيد' باب: المحرم يموت بعرفة' و لم يامر النبي صلى الله عليه وسلم ان يؤدى عنه بقية الحج' الحديث (۱۸۴۹)' و مسلم (۸۶۵/۲) كتاب الحج' باب: ما يفعل بالمحرم اذا مات' الحديث (۱۲۰۶)' و ابو داود (۲۱۹/۳) كتاب الجنائز' باب: المحرم يموت كيف يصنع به؟ الحديث (۳۲۳۸)' و الترمذي (۲۷۷/۳) كتاب الحج' باب: ما جاء في المحرم يموت في احرامه' الحديث (۹۵۱)' و النسائي (۳۹/۴)' (۱۴۵/۵' ۱۹۷)- و ابن ماجه (۱۰۳۰/۲) كتاب المناسك' باب: المحرم يموت' الحديث (۳۰۸۴)' و الحميدي (۴۶۶)' و احمد (۲۲۰/۱' ۳۴۹) من طرق عن عمرو بن دينار' به- و للحديث طرق اخرى عن سعيد بن جبير-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں''۔

2734- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعَ عَمْرٌو سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّادْفِنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَاتُخَمِّرُوا رَاْسَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں شریک تھے' ایک شخص اپنے اونٹ سے گرا اور فوت ہو گیا' وہ شخص حالت احرام میں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کو ان ہی دو کپڑوں میں دفن کر دو' تم اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب اسے زندہ کرے گا' تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہو گا۔

2735- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْخَسِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ قَالَ خَمِّرُوهُمْ وَلَاتَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں فوت ہو جانے والے شخص کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم اسے ڈھانپ دو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

2736- حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ السُّوطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْخَسِيُّ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2737- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَمِّرُوا وُجُوهَ مَوْتَاكُمْ وَلَاتَشَبَّهُوا بِيَهُودَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنے مردوں کے چہرے ڈھانپ دیا کرو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

2738- قُرِءَ عَلٰى اَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ

۲۷۳۷- اخرجه البيهقي في السنن (۳/ ۳۹۴) كتاب الجنائز' باب المحرم يموت من طريق حفص بن غياث عن ابن جريج' به- قال البيهقي: (وهذا ان صح يشهد لرواية ابراهيم بن ابي حرة في الامر بتخمير الوجه الا ان ابا عبد الله الحافظ و ابا سعيد بن ابي عمرو' اخبرنا ان ابا العباس محمد بن يعقوب حدثهما: ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل' ثنا بعض الكوفيين: و هو عبد الرحمن بن صالح ..... فذكر هذا الحديث بمثله- قال عبد الله: فحدثت به ابي: فانكره' وقال هذا اخطا فيه حفص فرفعه: وحدثني من حجاج بن محمد عن ابن جريج عن عطاء مرسلاً- قال الشيخ - يعني: البيهقي -: و كذلك اخرجه الثوري وغيره عن ابن جريج مرسلاً- وروي عن علي بن عاصم عن ابن جريج كما اخرجه حفص' و هو و هم- والله اعلم)- اه-

الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَاتُخَمِّرُوا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّىْ . قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ هَلْ اَخْبَرَكُمْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَيْنَ خَرَّ الرَّجُلُ قَالَ لَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حالت احرام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہا تھا' وہ اپنے اونٹ سے گر گیا' اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' اسے اس کے یہی دو کپڑے (یعنی احرام کے دو کپڑے) پہنا دو' اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔

ابن جریج نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا سعید بن جبیر نے آپ کو یہ بات بتائی تھی کہ وہ شخص کون سی جگہ پر گرا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

2739- قُرِءَ عَلٰى اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِىُّ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِ عَمْرٍو اِيَّاىَ عَنْهُ .قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَّكَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُرْسَانِىُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2740- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ يَتْبَعُ رَسُوْلَ الله (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَّ عَنْ بَعِيرِهِ فَوَقَصَهُ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْنِ وَلَاتُخَمِّرُوا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص حالتِ احرام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آرہا تھا' وہ اپنے اونٹ سے گر گیا' اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی' اس کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کو اس کے یہی دو کپڑے (کفن کے طور پر) پہنا دو' اس کا سر ڈھانپنا نہیں' یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے گا۔

2741- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ

۲۷۳۸- تقدم من طريق الحكم بن عتيبة عن سعيد' نحوه- و هذا اخرجه البيهقي في الكبرى (۳/۳۹۱) كتاب الجنائز' باب المحرم يموت' من طريق عيسى بن يونس' ثنا ابن جريج به- و عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابي رواد؛ قال الحافظ في التقريب (۴۱۸۸): (صدوق يخطئ) و كان مرجئاً' افرط ابن حبان' فقال: متروك)- اه-

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِ عَمْرٍو اِيَّایَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2742- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَرُّوذِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا عَائِذٌ الْمُكْتِبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ مَّاتَ فِیْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَاجٍّ اَوْ مُعْتَمِرٍ لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ وَقِيْلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو بھی حاجی یا عمرہ کرنے والے شخص اس حالت میں (یعنی حالت احرام میں) فوت ہو جائے گا' اس کی پیشی نہیں ہوگی اور اس سے حساب نہیں لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی، ابوحسن کوفی، نزیل واسط، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۸۵۷)۔

2743- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهُ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ. قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحِلُّوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ اَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْفِدْيَةَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ اَوْ يُهْدِیَ شَاةً اَوْ يَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ.

۲۷۴۲- اخرجه ابو يعلى (۴۶۰۸) و ابو نعيم في الحلية (۸/۲۱۵- ۲۱۶) و الخطيب في التاريخ (۵/۳۶۹) و ابن عدي في الكامل (۷/۶۱) من طرق عن عائذ...... به-و اعله ابن عدي في الكامل و الهيثمي في المجمع (۳/۲۱۱) و ابن عراق في تنزيه الشريعة (۲/۱۷۲) -بعائذ هذا و هو ضعيف عند ائمة الحديث-وقد اخرجه ابن عدي في الكامل (۷/۶۱) من طريق ابي البختري: عبد الله بن محمد بن شاكر: ثنا الا حسين بن علي الجعفي: ثنا محمد بن مسلم الطائفي عن سفيان الثوري عن رجل عن عطاء...... به- وقال ابو البختري: يقال لهذا الرجل: عائذ بن نسير-قلت: وقد اختلف فيه على محمد بن مسلم' و ذكره ابن عدي وجوه الاختلاف فيه' ثم قال (۷/۶۲): (و كل هذه الاحاديث غير محفوظة)- اه-وله طريق آخر: فاخرجه الطبراني في الاوسط (۵۲۸۸) من طريق محمد بن صالح العدوي: نا حسين بن علي الجعفي عن جعفر بن برقان: حدثني الزهري عن عروة عن عائشة: به-وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن الزهري الا جعفر بن برقان' تفرد به: حسين الجعفي)- اه-قلت: و في الاسناد علل' منها: تفرد جعفر بن برقان به' و هو ضعيف' ثم انه احد وجوه الاختلاف على حسين بن علي الجعفي' و سبقت الاشارة الى الاختلاف في روايته في هذا الحديث- وقال الهيثمي في المجمع -ايضاً- (۳/۲۱۱): (و في اسناد الطبراني: محمد بن صالح العدوي لم اجد من ذكره)- اه- لكنه قال: (وبقية رجاله رجال الصحيح) و غفل عن جعفر ابن برقان- و للحديث شاهد من حديث جابر بن عبد الله' مرفوعاً بنحوه- اخرجه ابن عدي في الكامل (۱/۵۵۶-بتحقيقنا) في ترجمة اسحاق بن بشر: ابو يعقوب الكاهلي' و قال: (وهو في عداد من يضع الحديث)- اه- واسند تكذيبه عن ابي بكر بن ابي شيبة و موسى بن هارون الحمال-

۲۷۴۳- اخرجه البخاري في المحصر (۱۸۱۷-۱۸۱۸) باب: النسك شاة' و في المغازي (۴۱۵۹) (۴۱۹۱) باب: غزوة الحديبية' و الطيالسي (۱۰۶۵) و ابن خزيمة (۲۶۷۷-۲۶۷۸)' و ابن حبان (۳۹۷۹' ۳۹۸۱) و البيهقي في الكبرى (۵/۸۷)' و الطبراني في الكبير (۱۹/رقم ۲۲۴-۲۲۹) من طرق عن ابن ابي نجيح...... به-

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر رینگ رہی تھیں' یہ حدیبیہ کے مقام کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں' انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ سر منڈوا لیں' حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ کے مقام پر موجود تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی لوگوں کے سامنے یہ بات بیان نہیں کی تھی کہ وہ یہیں احرام کو کھول لیں گے' چونکہ لوگ تو یہ چاہتے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک ''فرق'' چھ غریبوں کے درمیان تقسیم کر دیں یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روزے رکھ لیں۔

2744- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِیُّ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ مَرَّ بِهِ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَّهُ فَقَالَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ . فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّحْلِقَ وَيَصُومَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ اَوْ يَنْسُكَ . قَالَ سُفْيَانُ فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ) الْاٰيَةَ.

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ سر منڈوا لیں اور تین دن روزے رکھیں یا ایک ''فرق'' چھ مسکینوں کو کھانے کے لیے دیں یا قربانی کریں۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: (اسی واقعے کے بارے میں) یہ آیت نازل ہوئی:

''تو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو' تو وہ ہدیہ دے''۔

2745- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِیُّ وَاَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِیُّ وَاَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاُبُلِّیُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِیْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِیُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَاٰهُ وَقَمْلُهُ يَتَسَاقَطُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ . قَالَ نَعَمْ . فَاَمَرَهُ اَنْ يَّحْلِقَ وَهُمْ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلٰی طَمَعٍ اَنْ يَّدْخُلُوا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْفِدْيَةَ فَاَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُّطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ اَوْ يُهْدِیَ شَاةً اَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ.

۲۷۴۴- اخرجه البخاري في المغازي (۴۱۹۰) باب: غزوة الحديبية' و في الطب (۵۷۰۳) باب: الحلق من الاذى' ومسلم في الحج (۱۲۰۱) باب جواز حلق الراس للمحرم اذا كان به اذى' و وجوب الفدية لحلقه' و بيان قدرها' و الترمذي في الحج (۹۵۳) باب: ما جاء في المحرم يحلق راسه في احرامه: ما عليه' و في التفسير (۲۹۷۴) باب: و من سورة البقرة' و احمد (۲۴۱/۴) ' و الطبراني في الكبير (۱۹/ر ۲۲۳-۲۲۵' ۲۳۷) ' و ابن خزيمة (۲۶۷۷) ' و الحميدي (۷۰۹) ' من طرق عن ايوب...... به-

۲۷۴۵- مسلم بن خالد الزنجي ضعيف' و ابن جريج مدلس' و قد عنعن' لكن قدر الحديث مشهور وجه عن مجاهد مجوه بعضها في الروايات السابقتين' و ياتي البعض الآخر في الروايات الآتية-

★★ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ سر منڈوالیں' حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ کے مقام پر تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی لوگوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں کی تھی کہ وہ یہیں احرام کھول دیں گے کیونکہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے متعلق حکم نازل کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک فرق چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک جانور قربان کر دیں یا تین دن روزہ رکھ لیں۔

2746- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِىْ بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عِيْسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ وَاَيُّوْبَ وَسَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ مَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَهٗ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ . قَالَ نَعَمْ . قَالَ احْلِقْ . فَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِنْ رَاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) قَالَ فَالصِّيَامُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَالصَّدَقَةُ فَرَقٌ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ .

★★ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے' یہ حدیبیہ کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا سر منڈوا دو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو یہ آیت نازل ہوئی:

''تو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو' تو وہ فدیے کے طور پر روزے رکھ لے یا صدقہ کرے یا قربانی کرے''۔

روزہ رکھنے کا حکم تین دن روزے رکھنا ہے' صدقے سے مراد یہ ہے: چھ مسکینوں کو ایک ''فرق'' دیا جائے اور قربانی سے مراد یہ ہے: بکری کی قربانی دی جائے۔

۲۷۴۶- اخرجه البخاري في المرض (۵۶۶۵)باب: ما رخص للمريض ان يقول: اني وجع' و مسلم في الحج (۱۲۰۱) باب: جواز حلق الراس للمحرم' اذا كان به اذى' ووجوب الفدية...... و الترمذي في الحج (۹۵۳) باب: ما جاء في المحرم يحلق راسه في احرامه ما عليه' و ابن خزيمة في صحيحه (۲۶۷۷)' و ابن حبان في الحج (۹/ ۲۹۲) باب: الكفارة (۳۹۸۱)' و الطبراني في التفسير (۲۲۴۶)' و الواحدي في اسباب النزول ص (۳۷)' و الطبراني في الكبير (۱۹/رقم ۲۲۳' ۲۲۶)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۵۵)' من طرق عن سفيان عن ابن ابي نجيح عن مجاهد- و من حديث ايوب عن مجاهد- و من حديث ايوب عن مجاهد- و اخرجه البخاري في المحصر (۱۸۱۴' ۱۸۱۵)' و في المغازي (۴۱۹۰) باب: غزوة الحديبية' و في الطب (۵۷۰۳) باب: الحلق من الاذى' و مسلم في الحج (۱۲۰۱) باب: جواز حلق الراس للمحرم اذا كان به اذى...... و ابو داود في المناسك (۱۸۶۹) باب: في الفدية' و الترمذي في الحج (۹۵۳) باب: ما جاء في المحرم يحلق راسه في احرامه ما عليه' و في التفسير (۲۹۷۳)' و النسائي في المناسك (۵/ ۱۹۴-۱۹۵) باب: في المحرم يوذيه القمل في راسه ' و في ..... كما في التحفة (۸/ ۲۹۸' ۳۰۲)' و الطبري في تفسيره (۳۳۴۲' ۳۳۴۵' ۳۳۴۸-۳۳۵۲)' و ابن الجارود (۴۵۰)' و البيهقي (۵/ ۵۴' ۵۵' ۱۶۹)' والطبراني في الكبير (۱۹/رقم ۲۰۵-۲۲۲' ۲۲۷-۲۴۰)' من طرق عن مجاهد...... به-

2747- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِهِ وَلَهُ وَفْرَةٌ وَبِأَصْلِ كُلِّ شَعْرَةٍ وَبِأَعْلَاهَا قَمْلَةٌ أَوْ صُؤَابٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ هَذَا لَأَذًى أَمَعَكَ نُسُكٌ . قَالَ لَا. قَالَ فَإِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ.

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے ان کے بال بڑے تھے ان کے بالوں کی جڑوں میں اور ان کے اوپر والے حصے میں جوئیں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اس تکلیف میں ہو کیا تمہارے ساتھ قربانی کا جانور ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اگر تم چاہو تو تین دن روزے رکھ لو یا تین صاع کھجوریں (غریبوں کو) کھلا دو ہر ایک مسکین کو ایک صاع دو۔

2748- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْرِمِ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ قَالَ يُطْعِمُ عَنْ كُلِّ كَفٍّ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے حالتِ احرام والے شخص کے بارے میں جو اپنے ناخن تراش لیتا ہے یہ فرماتے ہیں: وہ ہر ایک ہتھیلی کی طرف سے اناج کا ایک صاع کھلائے گا۔

2749- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُونَ مِنْ مِنًى إِلَى وُجُوهِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ وَرَخَّصَ لِلْحَائِضِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگ منیٰ سے ہی جس طرف بھی ان کا رخ ہوتا تھا واپس چلے جایا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کیا کریں (وہاں سے گھر جایا کریں) البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض والی عورتوں کو یہ اجازت دی (کیونکہ وہ طواف کے لیے بیت اللہ میں داخل نہیں ہو سکتیں)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن اسحاق مکی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے' یہ "قدریہ" عقائد کے مالک تھے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۳۱)۔

۲۷۴۷- اخرجه ابو داود في الحج (۱۷۸/۲) باب: في الفدية (۱۸۵۸) منطريق يزيد بن زريع عن داود' به- و اخرجه حماد عن داود عن الشعبي عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب' به- هكذا قال حماد عن داود عن ابي داود في الحج (۱۷۸/۲) باب: في الفدية (۱۸۵۷)-واخرجه ابو وائل عن كعب بن عجرة' بنحوه- اخرجه النسائي في المناسك (۱۹۵/۵) باب: في المحرم يوذيه القمل في راسه- و اخرجه عبد الله بن معقل عن كعب بنحوه- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۱۰۲۸/۲) باب: فدية المحصر (۳۰۷۹)- و اخرجه محمد بن كعب عن كعب بنحوه- اخرجه ابن ماجه في المناسك (۱۰۲۹/۲) باب: فدية المحصر (۳۰۸۰)-

۲۷۴۸- اسناده ضعيف فيه المغيرة بن الاشعث- قال العقيلي: (لايتابع على حديثه)- و انظر الضعفاء الكبير (۱۷۷/۴) و الميزان (۴۸۸/۶)-

2750- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْخُتَّلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى السَّرِىِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو- رَفَعَ الْحَدِيْثَ- قَالَ مَنْ اَكَلَ كِرَاءَ بُيُوْتِ مَكَّةَ اَكَلَ نَارًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے وہ آگ کھاتا ہے۔

2751- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا جُعِلَ الْحَصٰى لِيُحْصٰى بِهِ التَّكْبِيْرُ .يَعْنِىْ حَصَى الْجِمَارِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے: اس کے ساتھ تکبیر بھی کہی جائے۔
راوی کہتے ہیں: اس سے مراد جمرات کو کنکریاں مارنا ہے۔

2752- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِىُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنٍ لِاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْجِمَارُ الَّتِىْ يُرْمٰى بِهَا كُلَّ عَامٍ فَنَحْتَسِبُ اَنَّهَا تَنْقُصُ فَقَالَ اِنَّهُ مَا يُقْبَلُ مِنْهَا رُفِعَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ رَاَيْتَهَا اَمْثَالَ الْجِبَالِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ جو جمرات کو ہر سال اتنی کنکریاں ماری جاتی ہیں ہم تو یہ سمجھتے ہیں' یہ ختم ہو جائیں گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جو قبول ہو جاتی ہیں' انہیں اُٹھالیا جاتا ہے' اگر ایسا نہ ہوتو تمہیں یہاں پہاڑوں کی طرح (کنکریوں کے ڈھیر) نظر آئیں۔

2753- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اللَّيْثِىُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ حَجَّهُ فَلْيُعَجِّلِ الرِّحْلَةَ اِلٰى اَهْلِهِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِاَجْرِهِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنا حج مکمل کر

2750- هذا الحديث اختلف فيه على عبيد الله بن ابي زياد: فاخرجه ابو حنيفة قال: (عن عبيد الله بن ابي يزيد)- و ذكر الحديث مرفوعاً سياتي عند الدارقطني في البيوع و سياتي تخريجه ان شاء الله- و انظر: نصب الراية (٤/٢٦٥)-

2751- هذا الاسناد رجاله ثقات- و محمد بن مسلم: هو الزهري: فانه هو الذي يروي عن عبد الرحمن بن القاسم و هو امام حافظ-

2752- اخرجه الحاكم في المستدرك (١/٤٧٦): اخبرني يحيى بن منصور القاضي' ثنا ابو عمرو: احمد بن المبارك المستملي' ثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي' به-ومن طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن (١٢٨/٥) كتاب الحج' باب اخذ الحصى لرمي جمرة العقبة' و مقدار ذلك- و قال الحاكم: صحيح الاسناد' و لم يخرجاه: يزيد بن سنان ليس بالمتروك- و تعقبه الذهبي بقوله: (يزيد ضعفوه)- و قال البيهقي: (يزيد بن سنان ليس بالقوي في الحديث)- اه-واخرجه الطبراني في الاوسط (٧٢ - مجمع البحرين): حدثنا احمد' ثنا سعيد بن يحيى ابن سعيد الاموي' به- قال الهيثمي في (٣/٢٦٠): و هو ضعيف)- اه-

لے تو اسے جلدی اپنے گھر واپس چلے جانا چاہیے کیونکہ اس کا اجر زیادہ ہے۔

2754- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا عِيْ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَدِمَ اَحَدُكُمْ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيُهْدِ اِلٰى اَهْلِهِ وَلْيُطْرِفْهُمْ وَلَوْ كَانَ حِجَارَةً .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص سفر سے واپس آ اپنی بیوی کے لیے کوئی تحفہ لے کر آئے اور اسے تحفہ دے خواہ وہ پتھر ہی ہو۔

2755- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَوَفَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيْ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِ عَدَدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهُ لَيَدْنُوْ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلاَئِكَةَ يَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلاَءِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن لوگوں کو آزاد کرتا ہے اور کسی دن میں اس سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ کی رحمت اس دن زیادہ قریب جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

2756- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَ وَسَلَّمَ) قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَرْبَعَةٌ لاَ اُؤَمِّنُهُمْ فِيْ حِلٍّ وَّلاَ حَرَمٍ الْحُوَيْرِثُ بْنُ نُقَيْدٍ وَّمِقْيَسٌ وَّهِلاَلُ بْنُ خَطَلٍ وَّ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ سَرْحٍ . فَاَمَّا الْحُوَيْرِثُ فَقَتَلَهُ عَلِيٌّ وَّاَمَّا مِقْيَسٌ فَقَتَلَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهُ لَحًا وَاَمَّا هِلاَلُ بْنُ خَطَلٍ فَقَ

۲۷۵۴- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۷/ ۵۴۰- بتحقيقنا) و الحاكم في المناسك (۱/ ۴۷۷) ' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۵۹) من طريق مروان العثماني ...... به- وقال ابن عدي: (وهذا يعرف بابي مروان العثماني' عن انس بن عياض' سرقه منه محمد بن يزيد' و قال: (اذا قضى احدكم حجه)' و انما هو: (اذا قضى احدكم سفره)- اه- واخرجه ابن عدي من طريق محمد بن يزيد عن انس بن عياض ...... به- و قال ابن يزيد هذا: (يسرق الحديث' ويزيد فيها' و يضع)- اه- قلت: لكن له شاهد بلفظ: (السفر قطعة من العذاب ...... فاذا قضى احدكم نهمته من سفره' فليعجل الرجوع الى اهله)- اه- اخرجه البخاري في العمرة (۱۸۰۴) باب: السفر قطعة من العذاب' و في الجهاد (۳۰۰۱) في الاطعمة (۵۴۲۹)' و مسلم في الامارة (۱۹۲۷) باب: السفر قطعة من العذاب' و ابن ماجه في المناسك (۲۸۸۲) باب: الخروج الى الحج البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۵۹)' و الدارمي (۲/ ۲۸۴)' و احمد في المسند (۲/ ۲۳۶' ۴۴۵' ۴۹۶) من حديث ابي هريرة- رضي الله عنه مرفوعاً' به-

۲۷۵۶- اخرجه ابن حبان في المجروحين (۲/ ۲۵۹) في ترجمة محمد بن المنذر بن عبيد الله ' و ابن الجوزي في العلل (المتناهية (۲/ من طريق عتبة بن يعقوب ...... به- واعله ابن حبان بمحمد بن المنذر' قال: (كان ممن يروي عن الاثبات الاشياء الموضوعات' لا تحل كتابة حديثه الا على سبيل الاعتبار)- اه- وقال ابن الجوزي: (لا يصح)- اه-

۲۷۵۵- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۹۸۲- ۹۸۳) باب: في فضل الحج و العمرة و يوم عرفة (۱۳۴۸)' عن هارون بن سعيد و احمد بن عيسى النسائي في المناسك (۵/ ۲۵۲- ۲۵۳) باب: ما ذكر في يوم عرفة' عن عيسى بن ابراهيم' و ابن ماجه في المناسك (۲/ ۱۰۰۲- ۱۰۰۳) الدعاء بعرفة (۳۰۱۴) عن هارون بن سعيد البصري ابي جعفر' كلهم عن ابن وهب ...... به-

الزُّبَيْرُ وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ سَرْحٍ فَاسْتَامَنَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَكَانَ اَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ تُغَنِّيَانِ بِهِجَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُتِلَتْ اِحْدَاهُمَا وَاَفْلَتَتِ الْاُخْرٰى فَاَسْلَمَتْ.

★★ عمر بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: چار لوگ ایسے ہیں جنہیں میں ''حل'' اور ''حرم'' کسی بھی جگہ پر امان نہیں دوں گا: حویرث بن نقید' مقیس' ہلال بن خطل اور عبداللہ بن ابوسرح۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حویرث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا' مقیس کو اس کے چچازاد ''لیا'' نے قتل کر دیا' ہلال بن خطل کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا' جہاں تک عبداللہ بن سرح کا تعلق ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے امان مانگ لی' وہ ان کا رضاعی بھائی تھا' اسی طرح مقیس کی دو کنیزیں تھیں جو نبی اکرم ﷺ کی ہجو میں کی جانے والی شاعری گایا کرتی تھیں' ان دونوں میں سے ایک قتل ہوگئی اور دوسری بچ گئی' اس نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

2757 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِیْ جَدِّیْ عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدٍ وَكَانَ يُسَمَّى الصُّرْمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْتَ سَعِيْدٌ فَاَيُّنَا اَكْبَرُ اَنَا اَوْ اَنْتَ . قَالَ اَنَا اَقْدَمُ مِنْكَ وَاَنْتَ اَكْبَرُ وَخَيْرٌ مِّنِّیْ .

★★ عمر بن عثمان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم سعید ہو' ہم (دونوں) میں سے کون بڑا ہے میں یا تم؟ تو انہوں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ سے پہلے (پیدا ہوا تھا) ویسے آپ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور آپ ﷺ مجھ سے بہتر ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم قرشی، مخزومی، یہ صحابی، ان کا نام صرم، (اور ایک قول کے مطابق): اصرم تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر دیا۔ ان کا انتقال 54ھ میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 120 برس سے زیادہ تھی۔ لہٰ فی سنن حدیث واحد۔ ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۴۳۱)۔

۲۷۵۶- اخرجه ابو داود في الجهاد (۲/ ۵۹) باب: قتل الاسير' ولا يعرض عليه الاسلام (۲۶۸٤)' والبيهقي في (الدلائل) (٥/ ٦٢-٦٣)' عن ابي كريب: محمد بن العلاء' حدثنا زيد ابن الحباب' اخبرنا عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن سعيد بن يربوع المخزومي' حدثني جدي عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... فذكره- قال البيهقي: (قال القتباني: ابو جده: سعيد بن يربوع المخزومي)- اه- قال ابو داود: (لم افهم اسناده من ابن العلاء كما احب)- اه- ووقع في اسناد ابي داود: (عمرو بن عثمان) بدل (عمر)- وقال ابو داود في كتاب (التفرد) له: الصواب: عمر ابن عثمان) : كما في تحفة الاشراف للمزي (٤/ ١٨)-ووقع عند الدارقطني لهنا: (عمر بن عثمان...... نا ابي عن جده)' و الاب: هو عثمان' وجد الاب: هو سعيد بن يربوع' و عند ابي داود و البيهقي: (عمر حدثني جدي عن ابيه)' و الجد: هو عبد الرحمن- و ابوه: هو سعيد بن يربوع-

۲۷۵۷- اخرجه ابو نعيم في الحلية (٤/ ۱۳٦)' و العقيلي في الضعفاء (۲/ ۲۸٦) (٤/ ۱۲٥)' والبيهقي في الكبرى (٤/ ۲٤۰'۲٤۱)' و ابن الجوزي في العلل (المتناهية (۲/ ۷۳)- قال العجلوني في كشف الخفاء (۱/ ۳٥۰) (۱۱۱۰): (في سنده عبد الله و محمد مجهولان' كما قال العقيلي)- اه- و اخرجه الحاكم في المناسك (۱/ ٤٤۸-٤٤۹) من حديث علي بن ابي طالب' بنحوه- و لم يتكلم عليه الحاكم- و في اسناده: (يحيى الحماني) يرويه عن (حصين بن عمر الاحمسي)- قال الذهبي في (تلخيص المستدرك) (۱/ ٤٤۹): (حصين واه: و يحيى الحماني ليس بحجة)- وراجع ايضاً كشف الخفاء للعجلوني الموضع السابق-

2758- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسَى بْنِ بَحِيرٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حُجُّوْا قَبْلَ اَنْ لَّا تَحُجُّوْا .قِيْلَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ قَالَ تَقْعُدُ اَعْرَابُهَا عَلٰى اَذْنَابِ اَوْدِيَتِهَا فَلَا يَصِلُ اِلَى الْحَجِّ اَحَدٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم حج کرلو اس سے پہلے کہ تم حج نہ کرسکو' عرض کی گئی: اس وقت حج کا کیا معاملہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیہاتی لوگ اپنے' اپنے علاقوں کے کناروں پر بیٹھ جائیں گے اور کوئی شخص حج کرنے کے لیے (مکہ) نہیں پہنچ سکے گا۔

۲۷۵۸ اخرجه البيهقي (۳۴۱/۴) كتاب الحج' باب: الرجل بنذر الحج و عليه حجة الاسلام' من طريق الدارقطني' به- و اخرجه ابو نعيم في (اخبار اصفهان) (۷۶/۲- ۷۷)' و العقيلي (۲۸۶/۲) في ترجمة عبد الله بن عيسى الجندي- كلاهما من طريق عبد الله بن عيسى عن محمد' به- قال العقيلي: اسناده مجهول' فيه نظر- و ذكره الذهبي في الميزان (۱۶۰/۴)' وقال: (وهذا اسناد مظلم و خبر منكر)- اه-

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

خرید وفروخت کے احکام

1- باب بلاعنوان

2759- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ وَجَدِّى وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِىْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ فَابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعَةِ دَنَانِيْرَ اَوْ بِتِسْعَةِ دَنَانِيْرَ فَقَالَ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لاَ حَتّٰى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا . فَقَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ لاَ رُدَّ حَتّٰى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا .

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ خیبر کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا جس پر سونا چڑھا ہوا تھا اور قیمتی پتھر بھی لگے ہوئے تھے ایک شخص نے 7 یا شاید 9 دینار کے عوض خرید لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! جب تک ان دونوں کو الگ الگ نہیں کیا جاتا' تو وہ شخص بولا: میں پھر پتھر لے لوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! تم اسے واپس کرو جب تک ان دونوں (یعنی پتھر اور سونے) کو الگ الگ نہیں کیا جاتا۔

•••———•••———•••

سود کی اقسام اور ان کے احکام

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خرید وفروخت میں رباء (سود) کی دو قسمیں ہیں' ایک وہ جو اُدھار کے طور پر ادائیگی کی جائے اور ایک وہ جو اضافی ادائیگی کی جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ وہ اضافی ادائیگی کے حوالے سے سود کو ممنوع تسلیم نہیں کرتے' انہوں نے یہ روایت نقل کی ہے:

۲۷۵۹ - اخرجه مسلم في البيوع (۳/ ۱۲۱٤) باب: بيع القلادة فيها خرز وذهب (۱۵۹۱)' و ابو داود في البيوع (۳/ ۲٤٦) باب: في حلية السيف تباع بالدراهم (۳۳۵۱)' و الترمذي في البيوع (۳/ ۵۵٦) باب: ما جاء في شراء القلادة (۱۲۵۵)' و البيهقي في المعرفة (۸/ ۵٦-۵۷) باب: اعتبار التماثل بالكيل فيما اصله الكيل من التمر وغيره (۱۱۱۱۰)' من طرق عن ابن المبارك به- واخرجه مسلم في البيوع (۳/ ۱۲۱۳) باب: بيع القلادة فيها خرز و ذهب (۱۵۹۱)' و ابو داود في البيوع (۳/ ۲٤٦-۲٤۷) باب: في حلية السيف تباع بالدراهم (۳۳۵۲)' و الترمذي في البيوع (۳/ ۵۵٦)' باب: ما جاء في شراء القلادة (۱۲۵۵)' والنسائي في البيوع (۷/ ۲۷۹) باب: بيع القلادة فيها الخرز و الذهب بالذهب' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۹۳) من طرق عن ابي شجاع: سعيد بن يزيد به-

''سود صرف اُدھار کے سودے میں ہوتا ہے''۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اُدھار اور اضافی ادائیگی دونوں ممنوع ہیں' کیونکہ یہ دونوں چیزیں نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں' اس بارے میں مختلف احادیث منقول ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے سونے کے عوض میں سونے' چاندی کے عوض میں چاندی' گیہوں کے عوض میں گیہوں' جَو کے عوض میں جَو' نمک کے عوض میں نمک کی خرید و فروخت سے منع کیا ہے' البتہ جب ان کا نقد لین دین ہو اور دونوں طرف سے برابر برابر ادائیگی ہو (تو یہ جائز ہوگا) جو شخص اضافہ کرتا ہے یا اضافے کا طلبگار ہوتا ہے' وہ سود لینے والا شمار ہوگا۔

اس حدیث میں جن اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے' لین دین کرتے ہوئے ان میں سے کسی ایک طرف سے بھی اضافی ادائیگی اس حدیث کی بنیاد پر منع ہے جبکہ بعض دیگر روایات سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان اشیاء کا لین دین اُدھار کے طور پر نہیں کیا جا سکتا۔ اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سونے کے عوض میں سونا سود ہوگا' ماسوائے اس صورت کے جب وہ نقد لین دین ہو' گیہوں کے عوض میں گیہوں سود ہوگا ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو' کھجور کے عوض میں کھجور سود ہوگی ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو اور جَو کے عوض میں جَو سود ہوگا ماسوائے اس کے جب وہ نقد لین دین ہو''۔

(یعنی نقد لین دین کی صورت میں یہ سود نہیں ہوگا لیکن اگر اُدھار کے طور پر ادائیگی طے کی جائے تو یہ سود شمار ہوگی۔)

یہ حکم اس وقت تک ہے جب دونوں طرف ایک ہی جنس ہو' لیکن اگر جنس کے اندر اختلاف آ جاتا ہے تو اس صورت میں اضافی ادائیگی ممنوع نہیں ہوگی' جیسا کہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''چاندی کے عوض میں سونے کو جس طرح تم چاہو فروخت کر دو لیکن وہ دست بدست ہونا چاہیے' جَو کے عوض میں گیہوں

کو تم جس طرح چاہو فروخت کر دو' لیکن وہ دست بدست ہونا چاہیے''۔

ان چھ اقسام کے علاوہ بقیہ اقسام کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ان چھ اصناف میں سے ہر ایک صنف میں اضافی ادائیگی ممنوع ہے۔ ان کے علاوہ دوسری اصناف میں اضافی ادائیگی ممنوع نہیں ہے۔ اسی طرح بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ اُدھار کے طور پر ادائیگی صرف ان چھ اقسام کے ساتھ مخصوص ہے' خواہ دونوں طرف سے ایک ہی صنف موجود ہو یا دونوں طرف سے اختلافی صنف موجود ہو۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر دونوں طرف سے صنف مختلف ہو تو اُدھار کا سودا نہیں ہو سکتا (یہ حکم ان چھ اقسام کے ساتھ مخصوص ہے)۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ سونے اور چاندی کے علاوہ باقی چیزوں میں اضافی ادائیگی اور اُدھار دونوں جائز ہیں۔
جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث میں اگرچہ مخصوص الفاظ استعمال ہوئے ہیں لیکن ان کا حکم عام ہے (یعنی یہ دیگر تمام چیزوں پر یہ حکم صادق آئے گا)۔
اس کے بعد پھر ان اہل علم کے درمیان اس کی علت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
احناف اس بات کے قائل ہیں کہ جو ربا (یعنی سود) اضافی ادائیگی کے حوالے سے ہوتا ہے اس کی علت جنس کا ایک ہونا اور مقدار میں کمی وبیشی ہونا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی حرمت کی علت کھانے کے قابل ہونا اور قیمتی ہونا ہے ان کے نزدیک اضافی ادائیگی کے حوالے سے سود صرف سونے چاندی میں ہوسکتا ہے یا کھانے کی چیزوں میں ہوسکتا ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اضافی ادائیگی کے حوالے سے سود کھانے کی چیزوں میں ہوگا اور ان چیزوں میں ہوگا جنہیں ذخیرہ کیا جاتا ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس حرمت کی علت یہ ہے کہ ان چیزوں کو ماپا جاتا ہو یا تول کر یا وزن کر کے دیا جاتا ہو۔

2760 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِى هَانِءٍ حُمَيْدِ بْنِ هَانِءٍ عَنْ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اُتِىَ النَّبِىُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِقِلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَّخَرَزٌ فَاَمَرَ بِالذَّهَبِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ وَقَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

☆☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا جس پر سونا اور پتھر لگے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت سونے اور پتھر کو اتار لیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے اور سونے کے عوض میں برابر وزن کے ساتھ فروخت کر دیا کرو۔

2761 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الزَّيَّاتِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ عَنْ

۲۷۶۰- اخرجه مسلم في البيوع (۱۲۱۳/۲) باب: بيع القلادة فيها خرز و ذهب' الحديث (۱۵۹۱/۸۹)' و ابن الجارود في المنتقى رقم (۶۵٤) و البيهقي في السنن (۲۹۲/۵) كتاب البيوع' باب لا يباع ذهب بذهب- والطحاوي في شرح المعاني (۷۲/٤) من طريق عبد الله بن وهب' حدثني ابو هانيء' به-واخرجه احمد (۱۹/۶) من طريق حيوة و ابن لهيعة عن ابي هانيء الخولاني' به-واخرجه مسلم (۱۲۱۳/۲) كتاب البيوع' باب: بيع القلادة...... الحديث (۱۵۹۱/۹۰)' و ابو داود رقم (۳۳۵۱' ۳۳۵۲)' و الترمذي (۱۲۵۵)-والنسائي (۲۷۹/۷) و احمد (۲۱/۶)' و الطحاوي (۷۱/٤' ۷۲) و البيهقي (۲۹۱/۵) من طريق حنش الصنعاني عن فضالة' به-وقال الترمذي في (سننه (۵۵۶/۳): (والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم: لم يروا ان يباع السيف محلى' او منطقة مفضضة' او مثل هذا بدراهم حتى يميز و يفصل- و هو قول ابن المبارك' و الشافعي' و احمد' و اسحاق- وقد رخص بعض اهل العلم في ذلك من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم)- اه-

۲۷۶۱- اخرجه البخاري في السلم (٤/۵۰۶-۵۰۷) باب: السلم الى اجل معلوم (۲۲۵۳) عن ابي نعيم' و عبد الله بن الوليد' و مسلم في المساقاة (۱۲۲۷/۳) باب: السلم (۱۶۰٤)' عن وكيع' و عبد الرحمن بن مهدي' جميعاً عن سفيان: و هو الثوري...... به-واخرجه عبد الرزاق في البيوع (۸/٤) باب: لا سلف الا الى اجل معلوم (۱٤۰۶۰): اخبرنا الثوري...... به-واخرجه الدارمي في البيوع (۲۶۰/۲) باب: في السلف عن محمد بن يوسف' ثنا سفيان...... به-

سُفْيَانَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِىْ ابْنَ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِمُوْنَ فِى الثِّمَارِ فَقَالَ اَسْلِمُوا فِى الثِّمَارِ فِىْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ. وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ سَلِّفُوا فِىْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں بیع سلم کیا کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طے شدہ مقدار کے عوض میں متعین مدت کے پھلوں میں بیع سلم کیا کرو۔

ابن مہدی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: لوگ دو یا تین سال تک بیع سلم کیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متعین شدہ پیمائش اور وزن کے عوض میں سلف کیا کرو۔

2762- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِى الثَّمَرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِىْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ وَّاَجَلٍ مَعْلُوْمٍ. لَفْظُ النَّيْسَابُوْرِىِّ. وَقَالَ الْمَحَامِلِىُّ فِى الطَّعَامِ وَالثَّمَرِ اَوِ النَّخْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى وَكَيْلٍ مَعْلُوْمٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال کے لیے بیع سلف کیا کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سلف (اُدھار) سودا کرنا ہو تو وہ متعین پیمائش اور متعین وزن کے عوض میں متعین مدت کے لیے سودا کرے۔

روایت کے یہ الفاظ نیشاپوری نامی راوی کے ہیں' محاملی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ اناج کھجور یا کھجور کے درختوں کے بارے میں بیع سلف کیا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متعین مدت تک کے لیے کرو اور ماپی ہوئی چیز کی بیع کرو۔

2763- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ الْهِزَّانِىُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ الْاَهْوَازِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَثِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِى الثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِىْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ اَوْ وَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ.

۲۷۶۲- رواه غير شعبة عن ابن ابي نجيح' به كما تقدم- و سياتي من طرق عن ابن ابي نجيح-

۲۷۶۳- اخرجه البخاري في السلم (۵۰۱/۴) باب: السلم في وزن معلوم (۲۲۴۰)(۲۲۴۱) و مسلم في المساقاة (۱۲۲۶/۳-۱۲۲۷) باب: السلم (۱۶۰۴)' و ابو داود في البيوع (۳۴۶۳) باب: السلم' و الترمذي في البيوع (۱۳۱۱) باب: ما جاء في السلف في الطعام و التمر' و النسائي في البيوع (۲۹۰/۷) باب: السلف في الثمار' و ابن ماجه في التجارات (۲۲۸۰) باب: السلف في كيل معلوم ووزن معلوم الى اجل معلوم' و الشافعي في المسند (۱۶۱/۲)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۱۸۴/۸) باب: السلف والرهن (۱۱۵۷۰)' عن ابن عيينة' به- قال الشافعي: (حفظته من سفيان مرارا- و اخبرني من اصدق عن سفيان انه قال كما قلت' وقال في الاجل: الى اجل معلوم)- اه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو سال یا تین سال کے لیے کھجوروں کا اُدھار سودا کیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اُدھار سودا کرنا ہو تو وہ متعین شدہ ماپی ہوئی چیز متعین شدہ وزن کی ہوئی چیز کے عوض میں متعین مدت تک کے لیے اُدھار کرے۔

2764- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ اَبُوْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِى الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِىْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِىْ كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُومٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ ایک سال یا دو سال تک کے لیے اُدھار سودا کیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھجوروں کا ادھار سودا کرنا ہو تو متعین ماپی ہوئی یا متعین وزن کی ہوئی چیز کا ادھار سودا کرے۔

2765- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِىْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْقُدُّوسِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِى الثِّمَارِ فِى السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَسْلِفُوا فِىْ كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَّاَجَلٍ مَعْلُومٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ دو سال یا تین سال تک کے لیے پھلوں کا اُدھار سودا کیا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متعین ماپی ہوئی اور متعین وزن کی ہوئی چیز کا متعین مدت تک کے لیے اُدھار سودا کرو۔

2766- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ مَكْحُولٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا رَآهُ اِنْ شَاءَ اَخَذَهُ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُ . قَالَ اَبُو الْحَسَنِ هٰذَا

٢٧٦٤- اخرجه احمد (٢١٧/١) والبخاري في السلم (٥٠٠/٤) باب: السلم في كيل معلوم (٢٢٣٩) و مسلم في المساقاة (١٢٢٧/٣) باب: السلم (١٦٠٤) كلهم من طرق عن اسماعيل بن علية ...... به- ووقع في المطبوع من صحيح مسلم: (ابن عيينة) بدلاً من : (ابن علية) اسماعيل و التصويب من تحفة الاشراف للمزي (٥٢/٥) (٥٨٢٠)-

٢٧٦٥- اخرجه مسلم في المساقاة (١٢٢٧/٣) باب: السلم (١٦٠٤) و احمد في مسنده (٢٨٢/١) و ابن حبان ٤٩٢٥٠) عن عبد الوارث بن عبد الصمد عن ابن ابي نجيح ...... به- لم يذكر فيه: (واجل معلوم) لكنها ثابتة من رواية الثوري وغيره عن ابن ابي نجيح : كما مبق-و اخرجه الزهري نحوه مرسلاً - اخرجه عبد الرزاق (٤/٨) باب: لا سلف الا الى اجل معلوم (١٤٠٥٨)-

٢٧٦٦- اخرجه البيهقي في الكبرى (٢٦٨/٥) و كذلك ابن ابي شيبة- كما في نصب الراية (٩/٤) عن اسماعيل بن عياش ...... به-

مُرْسَلٌ .وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ مکحول مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کوئی ایسی چیز خریدتا ہے جسے اُس نے دیکھا نہیں ہے تو اسے اختیار ہے: جب وہ اسے دیکھ لے گا تو اگر چاہے اُسے وصول کرے اور اگر چاہے تو اُسے ترک کردے۔

ابوالحسن (یعنی دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے اور اس کا راوی ابوبکر مریم ضعیف ہے۔

2767- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ وَاِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَمُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ سَوَاءٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

2768- قَالَ هُشَيْمٌ وَّاَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى مَا وَصَفَهُ لَهُ فَقَدْ لَزِمَهُ.

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ خُرَّزَاذَ الْقَاضِى الْاَهْوَازِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ حَدَّثَنَا دَاهِرُ بْنُ نُوْحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ الْيَشْكُرِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنِ اشْتَرٰى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا رَآهُ.

قَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ.

قَالَ عُمَرُ وَاَخْبَرَنِى الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ .عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ يُقَالُ لَهُ الْكُرْدِىُّ يَضَعُ الْاَحَادِيْثَ وَهٰذَا بَاطِلٌ لَا يَصِحُّ لَمْ يَرْوِهَا غَيْرُهُ وَاِنَّمَا يُرْوٰى عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ مِنْ قَوْلِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب وہ چیز اُس وقت کے مطابق نہ ہو جو اُس شخص نے خریدار کے سامنے بیان کی تھی تو بھی یہ سودا لازم ہو جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص ایسی چیز خریدتا ہے جسے اسنے دیکھا نہیں ہے تو جب اسے دیکھے گا تو اُسے اختیار ہوگا (اگر وہ چاہے تو اُس سودے کو ختم کردے)۔

۲۷۶۷- تفرد به لهكذا الدارقطني لهنا- و اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۲۶۸/٤) حديث (۱۹۹۷۱): نا لهشيم عن اسماعيل بن سالم عن الشعبي فيمن اشترى شيئاً لم ينظر اليه كائناً من كان قال: (لهو بالخيار ان شاء اخذ' و ان شاء ترك)- و اخرجه برقم (۱۹۹۷۲) عن مغيرة عن ابراهيم' مثله- و اما اثر ابن سيرين: فاخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۲۶۸/٤) رقم (۱۹۹۷۵): حدثنا لهشيم عن يونس و ابن عون به نحوه- وسياتي عن ابن سيرين عن ابي لهريرة مرفوعاً- و الصواب وقفه على ابن سيرين-

۲۷۶۸- اخرجه البيهقي في سننه (۲۶۸/٥) من طريق الدارقطني' به- و نقل قول الدارقطني عقبه- و كذا نقله الزيلعي في نصب الراية (۹/٤)' و نقل عن ابن القطان قوله: (و الراوي عن الكردي داهر بن نوح و لهو لا يعرف' و لعل الجناية منه)- اه- و انظر ترجمة الكردي لهذا في الميزان (۲۱۷/٥ بتحقيقنا)-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' جبکہ بعض راویوں نے اسے ابن سیرین تک موقوف روایت کے طور پر یعنی اُن کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔

2769- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى الْخَشَّابُ التِّنِّيْسِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ- يَعْنِىْ ابْنَ مُوْسٰى- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.
وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنِ اشْتَرٰى بَيْعًا فَوَجَبَ لَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يُفَارِقْهُ صَاحِبُهُ اِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ فَارَقَهُ فَلَا خِيَارَ لَهُ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:) جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے تو وہ لینا اُس کے لیے لازم ہو جائے گا اور اُسے اس وقت تک سودے کو ختم کرنے کا اختیار ہوگا جب تک اُس کا ساتھی اُس سے جدا نہیں ہو جاتا' اگر وہ چاہے تو اُس چیز کو وصول کرے اور اگر چاہے تو اُس ساتھی سے جدا ہو جائے' پھر اُسے اختیار باقی نہیں رہے گا۔

•••———•••———•••

خیارِ مجلس کا حکم

محفل برخاست ہونے تک اختیار کے باقی رہنے یا نہ رہنے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے شارح امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابوہریرہ' حضرت ابوبردہ اسلمی رضی اللہ عنہم' تابعین میں سے طاؤس' سعید بن مسیب' عطاء' قاضی شریح' حسن بصری' شعبی' زہری اور ائمہ مجتہدین میں سے امام اوزاعی' امام سفیان بن عیینہ' عبداللہ بن مبارک' علی بن مدینی' شافعی' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں کہ فروخت کرنے والا شخص اور خریدار جب تک محفل سے اُٹھتے نہیں ہیں' اس وقت تک انہیں اس بات کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دیں لیکن جب ان دونوں میں سے کوئی محفل سے اُٹھ جائے تو اب یہ سودا لازم ہو جائے گا اور ان دونوں کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

فقہاء نے اس بارے میں منقول روایات کے ظاہر سے استدلال کیا ہے۔ اور حدیث میں ''الگ ہونے'' کا جو لفظ مذکور ہے اس سے مراد جسمانی علیحدگی مراد لی ہے۔

اس کے برعکس امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اس علیحدگی سے مراد کلام کے اعتبار سے علیحدگی ہے۔ ان کے نزدیک ایجاب وقبول ہو جانے کے بعد سودا لازم ہو جاتا ہے اور پھر کسی بھی فریق کو اس سودے کو ختم کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا ہے' البتہ اگر انہوں نے بعد کی مدت کے لیے بھی یہ شرط عائد کی ہو کہ اختیار باقی ہوگا یا وہ چیز دیکھی نہیں تھی اور دیکھنے کے بعد کے

۲۷۶۹- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۱۴): حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب: ثنا احمد ابن عيسى ... به- و من طريقه البيهقي في السنن (۵/ ۲۷۰)- وقال الحاكم: (حديث صحيح الاسناد' و لم يخرجاه بهذا اللفظ)- اه- ووافقه الذهبي-

اختیار کا حکم باقی ہوتا' یا عیب کی وجہ سے واپس کرنے کا جو اختیار ہوتا ہے' ان کا حکم مختلف ہے۔[1]

2770- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيْعًا اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَيَتَبَايَعَانِ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب دو آدمی سودا لیتے ہیں تو اُن دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے اور ایک ساتھ رہتے ہیں یا دونوں میں سے ایک دوسرے کو اختیار نہیں دے دیتا' جب وہ دونوں اس صورت میں سودا کرلیں گے تو سودا لازم ہو جائے گا۔

2771- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِنَحْوِ ذٰلِكَ فِي الْبَيْعَيْنِ .تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّالِكٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے اسی طرح منقول ہے تاہم یہ دو سودوں کے بارے میں ہے اور اس کو نقل کرنے میں ابن وہب نامی راوی منفرد ہیں۔

2772- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ

---

[1] حاشیۃ النووی علی الصحیح لمسلم

٢٧٧٠- اخرجه ابن الجارود في المنتقى (٦١٨)' و ابن حبان في صحيحه (٤٩١٧) من طريق ابن وهب...... به-واخرجه البخاري في البيوع (٤/٣٣٢) باب: اذا خير احدهما صاحبه بعد البيع (٢١١٣)' و مسلم في البيوع (٣/١١٦٣) باب: ثبوت خيار المجلس للمتبايعين (٤٤/...) و النسائي في البيوع (٧/٢٤٩) باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه' و في الكبرى كما في التحفة (٦/١٩٧)' و ابن ماجه في التجارات (٢/٧٣٦) باب: البيعان بالخيار مالم يتفرقا (٢١٨١)' و الشافعي' و من طريقه البيهقي في المعرفة (٨/١٥) باب: خيار المتبايعين (١٠٩٦١)' و البيهقي في الكبرى (٥/٢٦٩)' من طرق عن الليث بن سعد...... به-

٢٧٧١- اخرجه مالك في الموطا (٦٧١- برواية يحيى)' و (٧٨٥- برواية محمد بن الحسن) و (٢٦٦٤- برواية ابي مصعب الزهري) عن نافع عن ابن عمر' به-و من طريق هكذا اخرجه الشافعي في (الرسالة) (٨٦٣)' و البخاري في البيوع (٤/٣٢٨) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا' و مسلم في البيوع (٣/١٢١٣) باب: ثبوت خيار المجلس للمتبايعين (١٥٣١)' و ابو داود في البيوع (٣/٢٧٢) باب: في خيار المتبايعين (٣٤٥٤)' و النسائي في البيوع (٧/٢٤٨) باب: ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه' و البيهقي في الكبرى (٥/٢٦٩) و الصغرى (٢/٢٤١) و المعرفة (٨/١٣) باب: خيار المتبايعين (١٠٩٥٧)-واخرجه مسلم في الموضع السابق' و النسائي (٧/٢٤٨) باب: الاختلاف على نافع في لفظ حديثه' و الشافعي في الام (٣/٤)' و من طريقه البيهقي في الكبرى (٥/٢٦٩)' و المعرفة (٨/١٤) باب: خيار المتبايعين (١٠٩٥٨) من طريق ابن جريج' قال: املى علي نافع...... به-واما حديث عبد الله بن دينار عن ابن عمر: فاخرجه الحميدي (...) و عبد الرزاق (١٤٢٦٥)' و ابن ابي شيبة (٧/١٢٤)' و احمد (٢/٩)' و البخاري في البيوع (٢١١٣) باب: اذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع؛ و مسلم في البيوع (٣/١١٦٤) باب: ثبوت خيار المجلس للمتبايعين (١٥٣١)' و النسائي في البيوع (٧/٢٥٠' ٢٥١) باب: الاختلاف على نافع في لفظ حديثه' و البيهقي في الكبرى (٥/٢٦٩)' و الطحاوي في (شرح المعاني) (٤/١٢) من طرق عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر' بنحوه-

٢٧٧٢- اخرجه ابو داود في البيوع (٣/٢٧٣) باب: في خيار المتبايعين (٣٤٥٧)' و من طريقه البيهقي في السنن (٥/٢٧٠)' و اخرجه ابن ماجه في التجارات (٢/٧٣٦) باب: البيعان بالخيار ما لم يتفرقا (٢١٨٢)' و الشافعي في الام (٣/٤)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (٨/١٧' ١٨)' كلهم من طريق حماد بن زيد عن جميل بن مرة' به-وقال المنذري في (مختصره)- كما في نصب الراية (٤/٢): (رجاله ثقات)-مراجع: المعرفة للبيهقي (٨/١٨)' و نصب الراية (٤/٣-٥)-

بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْوَضِيءِ قَالَ كُنَّا فِى سَفَرٍ فِى عَسْكَرٍ فَاَتَى رَجُلٌ مَعَهُ فَرَسٌ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَّا اَتَبِيعُ هٰذَا الْفَرَسَ بِهٰذَا الْغُلَامِ قَالَ نَعَمْ .فَبَاعَهُ ثُمَّ بَاتَ مَعَنَا فَلَمَّا اَصْبَحَ قَامَ اِلٰى فَرَسِهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُنَا مَا لَكَ وَلِلْفَرَسِ اَلَيْسَ قَدْ بِعْتَنِيهَا قَالَ مَا لِى فِى هٰذَا الْبَيْعِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَ مَا لَكَ ذٰلِكَ لَقَدْ بِعْتَنِى فَقَالَ لَهُمَا الْقَوْمُ هٰذَا اَبُوْ بَرْزَةَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاَتَيَاهُ فَقَالَ لَهُمَا اَتَرْضَيَانِ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَا نَعَمْ .فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا . وَاِنِّى لَا اَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا.

☆☆ شیخ ابوصیبان کرتے ہیں: ہم ایک جنگی مہم میں شریک تھے' اسی دوران ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کا گھوڑا بھی تھا' ہم میں سے ایک شخص نے کہا: کیا تم یہ گھوڑا اس غلام کے عوض میں اسے فروخت کرو گے' اس نے کہا: جی ہاں! پھر اُس نے اُس کو فروخت کر دیا' پھر وہ رات ہمارے ساتھ رہا تو جب صبح ہوئی تو وہ اپنے گھوڑے کی طرف بڑھا تو ہمارے ساتھی نے اُسے کہا کہ تمہارا اس گھوڑے کے ساتھ کیا تعلق ہے' کیا تم نے یہ مجھے فروخت نہیں کر دیا ہے' تو وہ شخص بولا: مجھے اس سودے کی ضرورت نہیں ہے' تو ہمارے ساتھی نے کہا کہ اب تمہارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے' تم اسے مجھے فروخت کر چکے ہو' وہاں موجود لوگوں نے اُن دونوں سے کہا: یہاں نبی اکرم ﷺ کے صحابی ابو بردہ موجود ہیں' وہ دونوں لوگ ان کے پاس آئے تو حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں سے کہا کہ کیا تم اس میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے سے راضی ہو' ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سودا کرنے والوں کو سودا ختم کرنے کا اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے اور تم دونوں کے بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

2773- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْوَضِيءِ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنَّا فِى بَعْضِ مَغَازِينَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَجَاءَنَا رَجُلٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ عَلٰى فَرَسِهِ فَسَاوَمَهُ صَاحِبٌ لَنَا بِفَرَسِهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ عَنْ اَبِى بَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

☆☆ شیخ ابوصی عبدی بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگ میں شریک تھے' ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' لشکر کی جانب سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا' اُس نے ہمارے ایک ساتھی کے ساتھ اپنے گھوڑے کا سودا کیا۔

اس کے بعد راوی نے حضرت ابو برزہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

2774- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

۲۷۷۴- اخرجه البخاري في صحيحه تعليقاً (۵/ ۶۳) كتاب البيوع' باب اذا اشترى شيئاً فوهب من ساعته ... الحديث (۲۱۱۶) قال: قال الليث: حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب' به- قال الحافظ في الفتح: (وصله الاسماعيلي من طريق ابن زنجويه و الرمادي و غيرهما' و ابو نعيم من طريق يعقوب بن سفيان' كلهم عن ابي صالح كاتب الليث عن الليث' به- وذكر البيهقي ان يحيى بن بكير اخرجه عن الليث عن يونس عن الزهري نحوه' و ليس ذلك بعلة: فقد ذكر الاسماعيلي ايضاً ان ابا صالح اخرجه عن الليث كذلك: فوضح ان لليث فيه شيخين- و قد اخرجه الاسماعيلي ايضاً من طريق ايوب عن سويد عن يونس عن الزهري)- اه-

حَدَّثَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ کُنَّا اِذَا تَبَایَعْنَا کُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقِ الْمُتَبَایِعَانِ .قَالَ فَبَایَعْتُ اَنَا عُثْمَانَ فَبِعْتُهُ مَالِی بِالْوَادِی بِمَالٍ لَهُ بِخَیْبَرَ قَالَ فَلَمَّا بِعْتُهُ طَفِقْتُ اَنْکُصُ الْقَهْقَرٰی خَشْیَةَ اَنْ یُرَادَّنِی عُثْمَانُ الْبَیْعَ قَبْلَ اَنْ اُفَارِقَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم آپس میں کوئی سودا کیا کرتے تھے تو دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہوتا تھا جب تک سودا کرنے والے دونوں فریق ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک سودا کیا' میں نے اپنی زمین جو وادی میں موجود تھی' وہ اُن کی زمین جو خیبر میں موجود تھی فروخت کر دی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب میں نے انہیں وہ فروخت کر دی تو اس کے بعد میں اُلٹے قدم تیزی سے واپس ہوا' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں میرے اُن سے جدا ہونے سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سودے کو ختم نہ کر دیں۔

2775- حَدَّثَنَا الْقَاضِی الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیلَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شُعَیْبٍ وَّالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالاَ حَدَّثَنَا کَثِیرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا کُلْثُومُ بْنُ جَوْشَنٍ عَنْ اَیُّوبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- اَلتَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْاَمِینُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ .وَقَالَ الْفَضْلُ مَعَ النَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّهَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سچا امانت دار مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

فضل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: قیامت کے دن انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

2776- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ حَفْصِ بْنِ شَاهِینَ حَدَّثَنَا یُوسُفُ بْنُ مُوسٰی حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- اَلتَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْاَمِینُ مَعَ النَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّهَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ .

۲۷۷۵- اخرجه الحاکم فی البیوع (۲/۶) من طریق محمد بن اسحاق الصغانی' ثنا کثیر بن هشام ...... به- و قال الحاکم: (کلثوم بصری قلیل الحدیث' و لم یخرجاه) تعقبه الذهبی بقول عن کلثوم: (ضعفه ابو حاتم' و سمع هذا منه کثیر بن هشام)- و الطبرانی فی الاوسط (۷۳۹۴) من طریق کثیر بن هشام' به- وقال الطبرانی: (لم یرو هذا الحدیث عن ایوب الا کلثوم بن جوشن تفرد به کثیر بن هشام)- اه -واخرجه ابن ماجه ایضاً فی التجارات (۲/۷۲٤) باب: الحث علی المکاسب (۲۱۳۹) عن احمد بن سنان عن کثیر بن هشام' به- وقال البوصیری فی الزوائد: (فی اسناده کلثوم بن جوشن القشیری' و هو ضعیف' و اصل الحدیث قد رواه الترمذی من حدیث ابی سعید الخدری)- اه- وله شاهد من حدیث ابی سعید الآتی بعده-

۲۷۷٦- اخرجه الحاکم فی البیوع (۲/۶) باب: التاجر الصدوق الامین ...... من طریق یعلی ابن عبید به- ووصفه الحاکم بکونه من مراسیل الحسن- و قد اخرجه الترمذی فی البیوع (۳/۵۱۵) باب: ما جاء فی التجار و تسمیة النبی صلی الله علیه وسلم ایاهم (۱۲۰۹) هناد' و الدارمی فی البیوع (۲/۲٤۷) باب: فی التاجر الصدوق' کلاهما -هناد و الدارمی -قال: حدثنا قبیصة عن سفیان ...... به- قال الدارمی: (لا علم لی به ان الحسن سمع من ابی سعید' و قال: ابو حمزة هذا: هو صاحب ابراهیم' و هو میمون الاعور)- اه- و قال الترمذی: (حدیث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث الثوری عن ابی حمزة- و ابو حمزة اسمه: عبد الله بن جابر' و هو شیخ بصری- حدثنا سوید بن نصر' اخبرنا عبد الله بن المبارک عن سفیان الثوری عن ابی حمزة بهذا الاسناد نحوه)- اه-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

2777- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ الرَّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ ثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ وَّمَهْرُ الْبَغِيِّ حَرَامٌ وَّثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ وَّاِنْ اَتَاكَ صَاحِبُ الْكَلْبِ يَلْتَمِسُ ثَمَنَهُ فَامْلَا يَدَيْهِ تُرَابًا وَالْكُوبَةُ حَرَامٌ وَّثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ وَّالْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ روایت نقل کرتے ہیں: شراب کی قیمت حرام ہے فاحشہ عورت کی کمائی حرام ہے کتے کی قیمت حرام ہے اگر کتے کا مالک تمہارے پاس آئے اور اپنے کتے کی قیمت کا طلبگار ہو تو تم اس کے دونوں ہاتھ مٹی سے بھر دو اور اگر کتے کا مالک تمہارے پاس آئے اور اپنے کتے کی قیمت مانگے تو تم اس کے دونوں ہاتھ مٹی سے بھر دو۔ چوسر حرام ہے کتے کی قیمت حرام ہے جوا حرام ہے کتے کی قیمت حرام ہے نشہ آور چیز حرام ہے شراب حرام ہے۔

2778- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ- يَعْنِي الْحَذَّاءَ- عَنْ بَرَكَةَ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا حَرَّمَ شَيْئًا حَرَّمَ ثَمَنَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو حرام قرار دے (تو اس کا مطلب یہ ہے) اس نے اس چیز کی قیمت کو بھی حرام قرار دیدیا۔

2779- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَثَمَنَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔ مردار اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔ خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔

2777- اخرجه احمد في مسنده (۱/ ۲۸۹)، و في (الاشربة) (۱۴)، و البيهقي في الكبرى (۱۰/ ۲۲۱) من طريق عبيد الله به- واخرجه الطبراني في الكبير (۱۲۵۹۸) (۱۲۵۹۹)، و البيهقي في الكبرى (۸/ ۳۰۳) من طريق عثمان بن عمر الضبي عن عبد الله بن رجاء عن اسرائيل عن علي بن بذيمة حدثنا قيس بن حبتر به- واخرجه احمد (۱/ ۲۷۴)، و ابو داود في الاشربة (۳/ ۳۳۰) باب: في الاوعية (۳۶۹۶)، و البيهقي في الكبرى (۱۰/ ۲۲۱)، و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۴/ ۲۲۳)، و ابو يعلى في (مسنده) (۲۷۲۹)، و عنه ابن حبان في الاشربة من صحيحه (۵۳۶۵)، كلهم من طريق محمد بن عبد الله الاسدي حدثنا سفيان عن علي بن بذيمة به-

2778- اخرجه احمد (۲/ ۲۴۷، ۲۹۳)، و البخاري في التاريخ الكبير (۲/ ۱۴۷- تعليقاً)، و ابو داود في البيوع (۳/ ۳۰۲) باب: في ثمن الخمر و الميتة (۳۴۸۸)، و البيهقي في البيوع (۶/ ۱۳) باب: تحريم بيع ما يكون نجساً لا يحل اكله، و الطبراني في الكبير (۱۲۸۸۷)، و ابن حبان في صحيحه (۴۹۳۸)، كلهم من طريق خالد الحذاء به- و قال الهيثمي في (المجمع) (۴/ ۹۳): (ورجاله ثقات)- اه-

2779- اخرجه ابو داود في سننه في البيوع (۳/ ۲۷۷) باب: في ثمن الخمر والميتة (۳۴۸۵)، حدثنا احمد بن صالح به- و اخرجه الطبراني في الاوسط (۱۱۶) من طريق ابن وهب به- وقال الطبراني: (لم يروه عن ابي الزناد الا عبد الوهاب بن بخت، ولا عن عبد الوهاب الا معاوية بن صالح، تفرد به: ابن وهب)- اه-

2780– حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِىُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ النَّخَعِىُّ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِى الْحَسَنِ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِىِّ عَنِ النَّبِىِّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– قَالَ اِنَّهُ لاَ يَحِلُّ ثَمَنُ شَىْءٍ لاَ يَحِلُّ اَكْلُهُ وَشُرْبُهُ .

☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی ایسی چیز کی قیمت لینا جائز نہیں ہے جس کو کھانا یا پینا جائز نہیں ہے۔

2781– حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِىُّ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِى يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُنْقِذٍ مَوْلَى سُرَاقَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– قَالَ لِعُثْمَانَ اِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ وَاِذَا بِعْتَ فَكِلْ .

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے ماپ لو اور جب فروخت کرو تو اسے ماپ کر دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ منقذ بن قیس مصری مولی ابن سراقۃ، مقبول یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تھذیب (۶۸۰۲)، تقریب التہذیب (۶۹۶۲)۔

2782– حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ

۲۷۸۰– في اسناده ابو مالك النخعي: و هو عبد الملك بن الحسين قال الحافظ في التقريب (۲/۴۶۹): متروك-

۲۷۸۱– علقه البخاري في البيوع (۴/۴۰۲) باب: الكيل على البائع و المعطي قال: (ويذكر عن عثمان –رضي الله عنه– ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له ...... فذكره)-وعلقه البخاري في التاريخ الكبير (۸/۱۸) في ترجمة (منقذ مولى ابن سراقة) فقال: (قاله عبد الله بن يحيى بن ايوب ......) بهذا الاسناد-قال ابن حجر في (الفتح) (۴/۴۰۴–ط الريان): (ومنقذ مجهول الحال)-ثم قال: (وفيه ابن لهيعة لكنه من قديم حديثه: لان ابن عبد الحكم اورده في (فتوح مصر) من طريق الليث عنه)- اه-وله طريق ثالث ذكره ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/۳۸۳–۳۸۴) (۱۱۴۵) من طريق محمد ابن حمير حدثني الاوزاعي حدثني ثابت بن ثوبان حدثني مكحول عن ابي قتادة: (كان عثمان يشتري الطعام و يبيعه قبل ان يقبضه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... الحديث- قال ابو حاتم الرازي: (هو حديث منكر بهذا الاسناد)-واخرجه عبد الرزاق في البيوع (۸/۳۸–۳۹) باب: النهي عن بيع الطعام حتى يستوفى (۱۴۲۱۳): اخبرنا معمر عن يحيى بن ابي كثير ان عثمان بن عفان ...... فذكره بنحوه-واخرجه البيهقي (۵/۳۱۶) من طريق مطر الوراق عن بعض اصحابه-

۲۷۸۲– اخرجه ابن ماجه في التجارات (۲/۷۵۰) باب: النهي عن بيع الطعام ما لم يقبض (۲۲۲۸) من طريق وكيع عن ابن ابي ليلى به- قال البوصيري في (الزوائد): (في اسناده محمد ابن عبد الرحمن بن ابي ليلى ابو عبد الرحمن الانصاري و هو ضعيف)- اه- واخرجه البيهقي في البيوع (۵/۳۱۶) باب الرجل يبتاع طعاما كيلا فلا يبيعه حتى يكتاله لنفسه-وله شاهد من حديث ابي هريرة بنحوه- اخرجه البزار (۲/۸۶) (۱۲۶۵) و البيهقي في البيوع (۵/۳۱۶) من طريق مسلم بن ابي مسلم عن مخلد بن الحسين عن هشام عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة بنحوه-وقال البيهقي: (غير قوي)- وقال الهيثمي في المجمع (۴/۱۰۱): (وفيه مسلم بن ابي مسلم الجرمي لم اجد من ترجمه و بقية رجاله رجال الصحيح)- اه-قلت: و مسلم ترجمه ابن حبان في الثقات وقال: ربما اخطا-وله شاهد آخر من حديث انس بن مالك بنحوه- اخرجه ابن عدي في الكامل (۳/۴۲۹–۴۳۰ بتحقيقنا) عن ابن صاعد ثنا احمد بن بكر البالسي ثنا خالد بن يزيد القسري ثنا عبد الله بن عون عن محمد بن سيرين عن انس بنحوه-وقال ابن عدي: (وهذا منكر عن ابن عون بهذا الاسناد لا يرويه غير خالد بن يزيد و عن خالد احمد بن بكر البالسي و اضاف ان يكون البلاء من احمد بن بكر لا من خالد: فان احمد ضعيف)-اه- وقال ابن حجر في (التلخيص) (۳/۳۰): (وفي الباب عن انس و ابن عباس اخرجهما ابن عدي باسانيد ضعيفة جدا)- اه-

قَالُوا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی لَيْلٰی عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰی يَجْرِیَ فِيْهِ الصَّاعَانِ صَاعُ الْبَائِعِ وَصَاعُ الْمُشْتَرِی.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کو دوطرف سے ماپ لیا جائے' فروخت کرنے والے کی طرف سے اور خریدنے والے کی طرف سے۔

2783- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰی اَنَّ يَعْلٰی بْنَ حَكِيْمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ يُوْسُفَ بْنَ مَاهَكَ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَشْتَرِی هٰذِهِ الْبُيُوْعَ فَمَا يَحِلُّ لِی مِنْهَا وَمَا يَحْرُمُ عَلَیَّ قَالَ يَا ابْنَ اَخِی اِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰی تَقْبِضَهٗ .

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں خرید وفروخت کرتا ہوں تو کون سا کام میرے لیے حلال ہے اور کون سا کام میرے لیے حرام ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بھتیجے! تم کوئی چیز خریدو اور اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اس پر تمہارا اپنا قبضہ نہ ہو جائے۔

2784- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ وَّعَلِیُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جَرِيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ اَبِی كَثِيْرٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَقَالَ فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰی تَسْتَوْفِيَهٗ .

☆☆ یہی روایت ایک اور صحابی سے منقول ہے: جب کوئی چیز تولوتو اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک ماپ نہ لو۔

2785- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ اَبِی كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلٰی بْنُ حَكِيْمٍ اَنَّ يُوْسُفَ بْنَ مَاهَكَ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ

۲۷۸۳- اخرجه ابن الجارود في المنتقى (٦٠٢)' و ابن حبان (٤٩٨٣) من طريق حبان بن هلال' به- و اخرجه النسائي في الكبرى- كما في التحفة (٧٦/٣)' و احمد (٤٠٢/٣)' و الطيالسي (١٣١٨)' و عبد الرزاق (١٤٢١٤)' و الطحاوي في المعاني (٤١/٤)' و البيهقي (٣١٣/٥)' و ابن الجارود (٦٠٢)' من طرق عن يحيى بن ابي كثير' به-قال البيهقي: (اسناد متصل)' و كذلك اخرجه همام بن يحيى و ابان العطار عن يحيى بن ابي كثير' به- و اخرجه عبد الرزاق (١٤٢١٢) عن معمر عن ايوب عن يوسف بن ماهك عن رجل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لحكيم بن حزام- و اخرجه ابو داود في البيوع (٨٦٨/٣-٨٦٩) باب: في الرجل يبيع ما ليس عنده' و الترمذي في البيوع (٥٣٤/٣) باب كراهية بيع ما ليس عندك (١٢٣٢)' و النسائي في البيوع (٢٨٩/٧) باب: بيع ما ليس عند البائع' و في الكبرى- كما في التحفة (٧٩/٣)' و ابن ماجه في التجارات (٧٣٧/٢) باب: النهي عن بيع ما ليس عندك (٢١٨٧)' والشافعي (١٤٣/٢)' و احمد ٣/٤٠٢، ٤٣٤' من طرق عن يوسف بن ماهك عن حكيم' لم يذكر (عبد الله بن عصمة) في اسناده- و حسنه الترمذي' وقال ابن حبان: (هذا الخبر مشهور عن يوسف بن ماهك عن حكيم بن حزام' ليس فيه ذكر عبدالله بن عصمة' و هذا خبر غريب)-واخرجه النسائي في البيوع (٢٧٦/٧) باب بيع الطعام قبل ان يستوفى' والشافعي ١٤٣/٢' و احمد (٤٠٣/٣)' و الطحاوي في المعاني (٣٨/٤) من طريق ابن جريج' اخبرني عطاء عن عبد الله بن عصمة عن حكيم بن حزام' به-و اخرجه الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير' حدثني يعلى بن حكيم بن حزام ان اباه سال النبي صلى الله عليه وسلم ... اخرجه الطحاوي في (المعاني) (٤١/٤)- و اخرجه ابن جريج: اخبرني عطاء عن صفوان ابن موهب انه اخبره عن عبد الله بن محمد بن صيفي عن حكيم بن حزام' به- اخرجه النسائي في البيوع (٢٨٦/٧) باب: بيع الطعام قبل ان يستوفى- و اخرجه عبد العزيز بن رفيع عن عطاء بن ابي رباح عن حكيم بن حزام' به- اخرجه النسائي في البيوع (٢٨٦/٧) باب: بيع الطعام قبل ان يستوفى-

حَكِيمَ بْنَ حِزَامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَهُ إِذَا ابْتَعْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ.

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم کوئی چیز خرید واور اسے تب تک آگے فروخت نہ کرو جب تک تم اس کا ماپ نہ لے لو۔

2786- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي بِهِ أُضْحِيَةً فَاشْتَرَى أُضْحِيَةً بِدِينَارٍ فَبَاعَهَا بِدِينَارَيْنِ ثُمَّ اشْتَرَى أُضْحِيَةً بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَأُضْحِيَةٍ فَتَصَدَّقَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِالدِّينَارِ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ.

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ان کو ایک دینار عطاء کیا اور فرمایا کہ اس سے قربانی کا جانور خرید لو تو انہوں نے ایک دینار کے عوض میں قربانی کا جانور خرید لیا' جب اسے دو دینار قیمت میں فروخت کر دیا' پھر ایک دینار کے عوض میں قربانی کا جانور خرید لیا اور وہ پھر ایک دینار اور قربانی کا جانور لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک دینار کو صدقہ کر دیا اور ان کے لیے برکت کی دعا کی۔

2787- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَقِيَ جَلَبًا فَأَعْطَاهُ دِينَارًا فَقَالَ اشْتَرِ لَنَا شَاةً. قَالَ فَانْطَلَقَ فَاشْتَرَى شَاتَيْنِ بِدِينَارٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَبَاعَهُ شَاةً بِدِينَارٍ قَالَ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِشَاةٍ وَدِينَارٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ. قَالَ فَإِنِّي كُنْتُ لَأَقُومُ بِالْكُنَاسَةِ فَمَا أَبْرَحُ حَتَّى أَرْبَحَ أَرْبَعِينَ أَلْفًا.

۲۷۸٦- اخرجه ابو داود في البيوع (۳۳۸٦) باب: في المضارب يخالف' قال: حدثنا محمد بن كثير العبدي قال: اخبرنا سفيان' به- واخرجه الترمذي في سننه (۳/ ۵۵۹) كتاب البيوع' باب(۳٤)' الحديث (۱۲۵۷): حدثنا ابو كريب' حدثنا ابو بكر بن عياش عن ابي الحصين عن حبيب بن ابي ثابت عن حكيم بن حزام' به- قال الترمذي: حديث حكيم بن حزام لا نعرفه الا من هذا الوجه- و حبيب بن ابي ثابت لم يسمع عندي من حكيم بن حزام)- اه- قلت: في اسناد المصنف و ابي داود جهالة الراوي عن حكيم' و في اسناد الترمذي انقطاع بين حبيب بن ابي ثابت و حكيم بن حزام-

۲۷۸۷- اخرجه ابو داود في البيوع (۳/ ۲۵۳- ۲۵٤) باب: في المضارب يخالف (۳۳۸۵)' و الترمذي في البيوع (۳/ ۵۵۹) باب رقم (۳٤) الحديث رقم (۱۲۵۸)' و ابن ماجه في الصدقات (۲/ ۸۰۳) باب: الامين يتجر فيه فيربح (۲٤۰۲) من طريق سعيد بن زيد' به- و عندهما (الزبير بن خريت) بالخاء المعجمة و آخره مثناة فوقية' و عند الدارقطني هنا: (الزبير ابن حريث) بالحاء المهملة و آخره مثلثة مصغرا- و هكذا اخرجه الطيالسي: ثنا جرير بن حازم' ثنا الزبير بن حريث الازدي' ثنا نعيم بن ابي هند عن عروة بن الجعد' به- كذا في اسد الغابة لابن الاثير- واخرجه الترمذي (۱۲۵۸) من وجه آخر عن الزبير' به- و اخرجه البخاري في المناقب (٦/ ۷۳۱) باب رقم (۲۸) الحديث (۳٦٤۲): حدثنا علي بن عبد الله' اخبرنا سفيان' حدثنا شبيب بن غرقدة سمعت الحي يتحدثون عن عروة ...... بنحوه- واخرجه ابو داود في البيوع (۳/ ۲۵۳) باب: في المضارب يخالف (۳۳۸٤): حدثنا مسدد' ثنا سفيان' به- و اخرجه ابن ماجه في الصدقات (۲/ ۸۰۳) باب: الامين يتجر فيه فيربح (۲٤۰۲): حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة عن سفيان بن عيينة عن شبيب عن عروة' به ولم يذكر بينهما احدا- و له شاهد من حديث حكيم بن حزام' بنحوه' تقدم في الحديث السابق-

☆☆ عروہ بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو سوداگروں کے قافلے کے بارے میں پتا چلا تو انہوں نے ایک صحابی کو ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ اس سے میرے لیے ایک بکری خرید کر لاؤ تو وہ چلے گئے اور ایک دینار کے عوض میں دو بکریاں خرید لائے پھر ان کو ایک شخص ملا تو انہوں نے ایک دینار کے بدلے میں ان سے ایک بکری خرید لی۔ راوی کہتے ہیں: وہ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک دینار اور ایک بکری لے کر حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سودے میں برکت ڈالے۔

راوی کہتے ہیں: (یہ صورت حال ہوتی کہ) میں کوفہ کے ایک بازار میں کھڑا ہوتا تھا اور چالیس ہزار تک کمالیا کرتا تھا۔

2788- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ عَنْ اَبِى لَبِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ قَالَ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- جَلَبٌ فَاَعْطَانِى دِينَارًا وَقَالَ اَىْ عُرْوَةُ ائْتِ الْجَلَبَ فَاشْتَرِ لَنَا شَاةً بِهٰذَا الدِّينَارِ . فَاَتَيْتُ الْجَلَبَ فَسَاوَمْتُ فَاشْتَرَيْتُ شَاتَيْنِ بِدِينَارٍ فَجِئْتُ اَسُوقُهُمَا- اَوْ قَالَ اَقُودُهُمَا- فَلَقِيَنِى رَجُلٌ فِى الطَّرِيقِ فَسَاوَمَنِى فَبِعْتُ اِحْدَى الشَّاتَيْنِ بِدِينَارٍ وَّجِئْتُ بِالشَّاةِ وَبِدِينَارٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ الشَّاةُ وَهٰذَا دِينَارُكُمْ .قَالَ صَنَعْتَ كَيْفَ .فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِى صَفْقَةِ يَمِينِهِ .قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِى اَقِفُ فِى كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَاَرْبَحُ اَرْبَعِينَ اَلْفًا قَبْلَ اَنْ اَصِلَ اِلٰى اَهْلِى .

☆☆ حضرت عروہ بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو سوداگروں کے قافلے کے بارے میں پتہ چلا تو آپ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا' آپ ﷺ نے فرمایا: اے عروہ! ان سوداگروں کے پاس جاؤ اور ان سے ایک دینار کی قیمت میں ایک بکری لے آؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں ان سوداگروں کے پاس گیا اور ایک دینار کے عوض میں دو بکریاں خرید لیں' پھر میں انہیں ہانک کر لارہا تھا (چلا کر لا رہا تھا) تو راستے میں ایک شخص مجھے ملا' اس نے مجھ سے سودا کیا تو میں نے ان دو میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر دیا' پھر میں ایک بکری اور ایک دینار کو لے آیا اور رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یارسول اللہ! یہ آپ کی بکری ہے اور یہ آپ کا دینار ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے یہ کیا کیا ہے؟ تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو پورا واقعہ سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اس کے سودے میں برکت دے!

راوی کہتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے: میں کوفہ کے بازار میں کھڑا ہوتا اور اپنے گھر میں واپس آنے سے پہلے چالیس ہزار کمالیتا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زبیر بن خریت بصری اخو حریش بن خریت' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۱۹۴۶)، تقریب التہذیب (۲۰۰۴)۔

2789- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِمْلاَءً مِنْ لَفْظِهِ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ اَبُو يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ وَلاَيَبِعْ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ اِلاَّ الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزایدہ سے منع کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی اپنے بھائی کے سودے سے سودا نہ کرے' البتہ مالِ غنیمت اور وراثت میں ایسا کیا ہے۔

2790- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلاَءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنِى ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِى عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ شَهْرٌ كَانَ تَاجِرًا وَهُوَ يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يَبِيعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَحَدٍ حَتّٰى يَذَرَ اِلاَّ الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ.

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ان کا نام شہر تھا' وہ تاجر تھا' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیع مزایدہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے (یہ اُس وقت تک نہیں کرسکتا) جب تک کوئی دوسرا شخص اُسے چھوڑ نہیں دیتا' البتہ مالِ غنیمت کا اور وراثت کا حکم مختلف ہے۔

2791- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِىُّ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

2792- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا بِالسُّوقِ فَقَامَ اِلَىَّ رَجُلٌ فَاَرْبَحَنِى حَتّٰى رَضِيتُ- قَالَ- فَلَمَّا اَخَذْتُ بِيَدِهِ لاَضْرِبَ عَلَيْهَا اَخَذَ بِذِرَاعِى رَجُلٌ مِنْ خَلْفِى فَاَمْسَكَ يَدِى فَالْتَفَتُّ فَاِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ لاَ تَبِعْهُ حَتّٰى تَحُوزَهُ اِلٰى بَيْتِكَ فَاِنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ.

۲۷۸۹- اخرجه احمد في مسنده (۲/ ۷۱): حدثنا حسن' حدثنا ابن لهيعة' حدثنا عبد الله ابن ابي جعفر عن زيد بن اسلم قال: سمعت رجلاً سال عبد الله بن عمر عن بيع المزايدة؟ فقال ابن عمر...... فذكره باللفظ الذي سياتي بعد هذا- و في اسناده ابن لهيعة' و هو ضعيف كما تقدم مرارًا' لكن تابعه عمر بن مالك؛ كما سياتي في الحديث التالي-

۲۷۹۰- اخرجه ابن الجارود في المنتقى (۵۷۰): حدثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم' به-واخرجه ايضاً البيهقي (۵/ ۳٤٤) من طريق ابي العباس الاصم عن ابن عبد الحكم' به- و اسناده صحيح رجاله ثقات-

۲۷۹۱- في اسناده محمد بن عمر الواقدي متروك' و اسامة بن زيد الليثي ضعيف و تقدم قريباً باسناده صحيح-

۲۷۹۲- كذا اخرجه هنا من طريق جرير بن حازم عن ابي الزناد' به- و جرير بن حازم ثقة' فيه كلام خفيف' فالاسناد حسن' و قد تابعه اسحاق بن حازم و هو صدوق' تكلم فيه للقدر؛ كما قال الحافظ في التقريب (۳۵۱)- لكن في الطريق اليه محمد بن عمر الواقدي و هو متروك-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار میں زیتون کا تیل خریدا' ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھے زیادہ منافع دینے کا کہا' اتنا جس سے میں راضی ہو گیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب میں نے سودا کرنے کے لیے اس کے ہاتھ کو تھامنا چاہا تو ایک شخص نے پیچھے سے میرے بازو کو پکڑ لیا اور ہاتھ تھام لیا' میں نے مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ تھے' انہوں نے فرمایا کہ تم اسے فروخت مت کرو' جب تک تم اسے گھر نہیں لے جاتے' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کرنے سے منع کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن حنین، مدنی، ابوعبداللہ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔قلیل حدیث، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 105ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۴۳۹۹)۔

2793- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2794- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا فِى السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لَقِيَنِى رَجُلٌ فَاَعْطَانِى بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَاَرَدْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى يَدِهٖ فَاَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِى بِذِرَاعِى فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتّٰى تَحُوزَهُ اِلٰى رَحْلِكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهٰى اَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتّٰى تَحُوزَهَا التُّجَّارُ اِلٰى رِحَالِهِمْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار سے زیتون کا تیل خریدا' جب میں نے سودا پکا کر لیا تو ایک شخص مجھ سے ملا' اُس نے مجھے اس کا زیادہ منافع دینے کی پیش کش کی' میں نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کا ارادہ کیا تو پیچھے سے کسی نے میرا بازو پکڑ لیا' میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ تھے' انہوں نے فرمایا: تم اسے اُس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک تم اسے خرید کر اپنی جگہ پر نہیں لے جاتے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: سودے کو اسی جگہ پر فروخت کیا جائے جہاں سے خریدا گیا تھا' ایسا اُس وقت تک نہیں ہو سکتا' جب تک تجارت کرنے والا شخص اُسے اپنی جگہ پر

۲۷۹۳- فيه الواقدي' وهو متروك- وقد تقدم الكلام عليه مراراً-

۲۷۹۴- اخرجه ابو داود في البيوع (۳۴۹۹) باب: في بيع الطعام قبل ان يستوفى- من طريق محمد بن عوف الطائي' حدثنا احمد بن خالد الوهبي' به- واخرجه ايضاً الحاكم في المستدرك (۲/ ۴۰)' و من طريقه البيهقي في سننه (۵/ ۳۱۴) كتاب البيوع' باب قبض ما ابتاعه جزافاً بالنقد...... كلاهما من طريق ابي زرعة الدمشقي' ثنا احمد بن خالد' به-واخرجه-ايضاً-احمد في مسنده (۵/ ۱۹۱)' قال: حدثنا يعقوب بن ابراهيم عن ابيه عن ابن اسحاق' به-واخرجه ابن حبان في صحيحه (۴۹۸۴) من طريق يعقوب بن ابراهيم عن ابيه' مثل اسناد احمد- واسناده قوي رجاله ثقات غير محمد بن اسحاق' فانه صدوق ولا ضرر من تدليسه: فقد صرح بالتحديث عند ابن حبان- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/ ۳۲): (وقال في (التنقيح) سنده جيد: فان ابن اسحاق صرح فيه بالتحديث)- اه-

نہیں لے جاتا۔

2795- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الشَّجَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ .

☆☆ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ استعمال کے قابل نہیں ہو جاتا۔

2796- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ اَبُو الرَّدَّادِ حَدَّثَنَا وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَمَا ذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ الثَّمَرَ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَاِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ قَدْ اَصَابَ الثِّمَارَ الدَّمَانُ وَاَصَابَهُ قُشَامٌ وَاَصَابَهُ مُرَاضٌ- عَاهَاتٌ يَحْتَجُّوْنَ بِهَا- فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُوْمَتُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَالْمَشُوْرَةِ يُشِيْرُ بِهَا اَمَّا لَا فَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا . لِكَثْرَةِ خُصُوْمَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ وَاللَّفْظُ لِعَنْبَسَةَ وَقَالَ اَبُو الرَّدَّادِ اَصَابَ الثَّمَرَ مُرَاقٌ وَاَصَابَهُ قُشَامٌ.

☆☆ یونس بیان کرتے ہیں: میں نے شیخ ابوزناد سے پھل کے پکنے سے پہلے اُسے فروخت کرنے کے بارے میں مذکور

۲۷۹۵- ضرار بن صرد له اوهام، و شيخه موسى بن عثمان تركه ابو حاتم، و قال ابن عدي: حديثه ليس بالمحفوظ، و كلاهما رمي بالتشيع و الآخر منهما اسوا من الاول-و للحديث شاهد بنحوه عن انس بن مالك- اخرجه البخاري في البيوع (٣٩٨/٤) باب: اذا باع الثمار قبل ان يبدو صلاحها (٢١٩٨)، و مسلم في المساقاة (١١٩٠/٣) باب: وضع الجوائح (١٥٥٥)، و النسائي في البيوع (٢٦٤/٧) باب: شراء الثمار حتى يبدو صلاحها، و الطحاوي في المعاني (٢٤/٤)، و البيهقي في الكبرى (٣٠٠/٥) من طريق حميد عن انس بنحو-وله شاهد آخر عن ابن عمر اخرجه مسلم في البيوع (١١٦٥/٣) باب: النهي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع (١٥٣٥)، و ابو داود في البيوع (٦٦٥/٢) باب: في بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها (٣٣٦٨)، و الترمذي في البيوع (٥٢٩/٣) باب: كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها (١٢٢٧)، و النسائي في البيوع (٢٧٠/٧-٢٧١) باب: بيع السنبل حتى يبيض، و البيهقي (٣٠٢/٥)-وله شاهد ثالث من الحديث الآتي عقبه- و له شاهد رابع من حديث جابر: اخرجه البخاري في البيوع (٣٨٧/٤) باب: بيع الثمر على رؤوس النخل (٢١٨٩)، و مسلم في البيوع (١١٧٤/٣) باب: النهي عن المحاقلة و المزابنة (١٥٣٦)-

٢٧٩٦- اخرجه ابو داود في سننه (٢٥٣/٢) كتاب البيوع، باب في بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها، الحديث (٣٣٧٢)، و من طريقه اخرجه الدارقطني هنا- و اخرجه البيهقي (٣٠١/٥) كتاب البيوع، باب الوقت الذي يحل فيه بيع الثمار من طريق محمد بن عبد الحكم، ثنا ابو زرعة و هب الله بن راشد به-و الحديث علقه البخاري في صحيحه (١٢٨/٥) كتاب البيوع، باب بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها الحديث (٢١٩٣)- قال: وقال الليث عن ابي الزناد فذكره-واخرجه احمد (١٨٥/٥) من طريق الزهري عن خارجه بن زيد بن ثابت عن ابيه-واخرجه احمد (١٩٠/٥) منطريق ابن ابي الزناد عن ابيه عن خارجة به-قال ابن حجر في الفتح (١٣٩/٥): لم اره موصولا منطريق الليث، و قد اخرجه سعيد بن منصور عن ابي الزناد عن ابيه نحو حديث الليث، و لكن بالاسناد الثاني دون الاول- و اخرجه ابن داود الطحاوي من طريق يونس بن يزيد عن ابي الزناد بالاسناد الاول دون الثاني- و اخرجه البيهقي من طريق يونس بالاسنادين معاً ا ه.

روایات کے بارے میں دریافت کیا' عروہ بن زبیر' حضرت سہل بن حثمہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا یہ بیان نقل کیا ہے: پہلے لوگ پھل کے پکنے سے پہلے اُس کا سودا کرلیا کرتے تھے' جب پھل کے کاٹنے کا وقت آتا اور تقاضا کرنے والے آجاتے تو خریدار یہ کہتا: پھل کو فلاں بیماری لاحق ہوگئی ہے' یہ خراب ہوگیا ہے' اس طرح کی چیزوں کے ذریعے اُن کے درمیان جھگڑا ہو جاتا' جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس طرح کے مقدمات بکثرت پیش ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو مشورہ دیتے ہوئے فرمایا: پھل کو اُس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک وہ پک نہیں جاتا' نبی اکرم ﷺ نے ایسا اس لیے کیا تھا کیونکہ اختلافات اور مقدمات زیادہ ہوگئے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوداؤد نامی راوی کے ہیں۔ شیخ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ الفاظ کہ پھل کو مرض لاحق ہوگیا ہے' قشام لاحق ہوگیا۔

...———...———...

پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین صورتیں

شیخ ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں:

پھل کے پک جانے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی تین صورتیں ہیں۔

کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھلوں کا سودا کردے اور یہ شرط عائد کرے کہ وہ پھل درخت پر ہی لگے رہیں گے۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ باطل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے پھل کے تیار ہو جانے سے پہلے انہیں فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اس سے منع کیا ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے وہ ممنوع ہو (یا فاسد ہو)۔

کوئی شخص اس شرط پر پھلوں کا سودا کرتا ہے کہ وہ ان پھلوں کو فوراً توڑ لے گا' اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ سودا درست ہے کیونکہ اس سودے کو ممنوع قرار دینے کی وجہ یہ تھی کہ اگر وہ پھل درخت پر لگے رہیں اور اس دوران ان پر کوئی قدرتی آفت لاحق ہوجائے جس کے نتیجے میں وہ ضائع ہوجائیں (تو یہ خریدار کا نقصان ہے) تو جب انہیں فوراً توڑ لیا جائے گا تو اب یہ خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ اس کی دلیل یہ ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پھلوں کے تیار ہوجانے سے پہلے انہیں فروخت کرنے سے منع کیا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان پھلوں کو روک لے (یعنی انہیں کوئی نقصان پہنچ جائے) تو تم کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال حاصل کرو گے؟

کیونکہ توڑ لیے جانے کی وجہ سے پھل آفت سے محفوظ ہو جاتے ہیں' اس لیے یہ سودا درست ہوگا۔

خریدنے والا شخص پھلوں کا مطلق طور پر سودا کرلے' نہ تو وہ یہ شرط عائد کرے کہ وہ پھلوں کو توڑے گا اور نہ ہی یہ شرط عائد کرے کہ وہ اس کو باقی رہنے دے گا۔ امام احمد بن حنبل' امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک یہ باطل ہے جبکہ امام ابوحنیفہ نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ جب آپ اس عقد کو مطلق رکھیں گے تو اس کا بنیادی تقاضا یہ ہوگا کہ ان پھلوں کو فوراً توڑا جا سکے

ہے تو جس طرح پھل کو توڑنے کی شرط پر سودا کرنا جائز ہے اسی طرح مطلق عقد بھی جائز ہونا چاہیے۔

(ابن قدامہ کہتے ہیں:) ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ آپ نے پھلوں کے تیار ہو جانے سے پہلے ان کو فروخت کرنے سے مطلق طور پر منع کیا ہے اور یہ مذکورہ بالا صورت بھی اس میں شامل ہو گی۔

2797- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدَكٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا رِبًا اِلَّا فِى ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ مِمَّا يُكَالُ وَيُوزَنُ وَيُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ . قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ هٰذَا مُرْسَلٌ وَّوَهِمَ الْمُبَارَكُ عَلَى مَالِكٍ بِرَفْعِهِ اِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود صرف سونے، چاندی، ماپی جانے والی، وزن کی جانے والی، کھائی جانے والی اور پی جانے والی چیزوں میں ہوتا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے اور شیخ مبارک نامی راوی نے اسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر جو نقل کیا ہے، اس میں انہیں وہم ہوا ہے، یہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا قول ہے، مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد بن عثمان دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۶)۔

2798- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنِى عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تَبَيَّنَ صَلَاحُهَا اَوْ يُبَاعَ صُوفٌ عَلٰى ظَهْرٍ اَوْ لَبَنٌ فِى ضَرْعٍ اَوْ سَمْنٌ فِى لَبَنٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: پھل کو فروخت

۱۔ المغنی از شیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی

۲۷۹۷- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/۳۷): (قال ابن القطان: المبارك بن مجاهد ضعيف، و مع ضعفه فقد انفرد عن مالك برفعه، و النسائي رووه عنه موقوفا- و قال عبد الحق: هكذا اخرجه المبارك بن مجاهد، ووهم على مالك في رفعه: انما هو قول سعيد)- واخرجه مالك في الموطا (۲/۶۳۵) (۳۷)، و عنه عبد الرزاق في البيوع (۸/۲۱) باب: بيع الحيوان بالحيوان (۱۴۱۳۹) عن ابي الزناد عن ابن المسيب من قوله- و اخرجه البيهقي في الكبرى (۵/۲۸۶) من طريق الزهري عن سعيد بن المسيب من قوله، هكذا اخرجه وهب عن اسامة بن زيد عن ابن المسيب من قوله مختصرا، كما في العلل لابن ابي حاتم (۲/۲۰۹) (۲۱۱۷)- و اخرجه ايوب بن سويد عن اسامة عن ابن المسيب عن سراقة بن مالك مرفوعا بنحوه، و اعله ابو حاتم الرازي، و احمد عن ابن معين انه سئل عن ايوب ابن سويد فقال: ليس بشيء- قال: و سعيد بن المسيب عن سراقة لا يجيء، و هذا الحديث موضوع بابه حديث الوالدي-

جائے جب تک وہ استعمال کے قابل نہیں ہو جاتا' آپ ﷺ نے (جانور کی) پشت پر موجود اُون کو اور تھن میں موجود دودھ کو اور دودھ میں موجود گھی کو (فروخت کرنے) سے بھی منع کیا ہے۔

2799- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَتَبَيَّنَ تَبْيَضُّ أَوْ تَحْمَرُّ وَنَهَى عَنْ بَيْعِ اللَّبَنِ فِي ضُرُوعِهَا وَالصُّوفِ عَلَى ظُهُورِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھلوں کو پک جانے سے پہلے فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ وہ پھل سفید ہوگا یا سرخ ہوگا' آپ ﷺ نے تھن میں موجود دودھ کو فروخت کرنے' (اور جانور کی پشت پر موجود) اُون کو بھی فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

2800- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُبَاعَ ثَمَرٌ حَتَّى يُطْعَمَ أَوْ صُوفٌ عَلَى ظَهْرٍ أَوْ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنٍ .أَرْسَلَهُ وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوخَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا' آپ ﷺ نے (جانور کی) پشت پر موجود اُون کو تھن میں موجود دودھ کو اور دودھ میں موجود گھی کو بھی فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

وکیع نامی راوی نے عمر بن فروخ نامی راوی کے حوالے سے اسے مرسل روایت کے مطابق نقل کیے ہے۔

۲۷۹۸- اخرجه البيهقي في في الكبرى (٥/ ٣٤٠) كتاب البيوع' باب ما جاء في النهي عن بيع الصوف من طريق يعقوب بن اسحاق' ثنا عمرو بن فروخ' به-وقال: (تفرد برفعه عمرو بن فروخ' و ليس بالقوي' و قد ارسله عن وكيع' و اخرجه غيره موقوفاً)- اه- وقد تعقب ابن التركماني البيهقي في تضعيف عمرو بن فروخ-واخرجه الشافعي في مسنده (٢/ ١٤٩)' ومن طريقه البيهقي في الكبرى (٥/ ٣٠٢)' و المعرفة (٨/ ٧٥) عن ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن طاؤد عن ابن عباس' بنحوه-و اخرجه عبد الرزاق (٨/ ٦٣) باب: بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها (٤٣١٨): اخبرنا ابن عيينة.......به- و اخرجه ابن حبان (٤٩٨٨) من طريق مسدد عن سفيان عن عمرو........به- وروى الشافعي في مسنده (٢/ ١٥٠)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (٨/ ٧٥) (١١١٦٩)' اخبرنا سفيان عن عمرو بن دينار عن ابي معبد عن ابن عباس: انه كان يبيع الثمر من غلامه قبل ان يطعم: و كان لا يرى بينه و بين غلامه ربا-وهذا يخالف روايته: لكن لعل ابن عباس- رضي الله عنه- كان يتجوز فيما بينه و بين غلامه تفضلاً منه على غلامه-و الحديث ذكره موصولاً المزي في تحفة الاشراف (٥/ ١٦٦) (٦٢٠٩) قال: (اخرجه حفص ابن عمر الحوضي عن عمر بن فروخ......) فذكره باسناده موصولاً-واخرجه ابو داود في المراسيل-كما في التحفة (٥/ ١٦٦) من طريق محمد بن اسحاق عن عكرمة عن ابن عباس' بنحوه-

۲۸۰۰- ارسله وكيع عن عمر- و اخرجه ايضاً ابن المبارك عن عمر عن عكرمة مرسلاً' لم يذكر ابن عباس: كما في تحفة الاشراف (٥/ ١٦٦) (٦٢٠٩)- قال ابن حجر في التلخيص (٣/ ٧)' (قال البيهقي: تفرد به عمر' و ليس بالقوي- قلت: وقد وثقه ابن معين وغيره- قال: و اخرجه وكيع مرسلاً- قلت: كذا في المراسيل لابي داود و مصنف ابن ابي شيبة- قال: ووقفه غيره على ابن عباس' و هو المحفوظ- قلت: وكذا اخرجه ابو داود-ايضاً- من طريق ابي اسحاق عن عكرمة' و كذا اخرجه الشافعي من وجه آخر عن ابن عباس' و ليس في رواية وكيع المرسلة ذكر اللبن' و اخرجه الطبراني في الاوسط من رواية عمر المذكور' وقال: لا يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم الا بهذا الاسناد)- اه-

2801- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَشْتَرِي اللَّبَنَ فِيْ ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلٰى ظُهُورِهَا . مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تھن میں موجود دودھ کو فروخت نہ کرو اور جانور کی پشت پر موجود اون کو فروخت نہ کرو۔

یہ روایت موقوف ہے۔

2802- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِيْ اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ شَهْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ شِرَاءِ مَا فِيْ بُطُوْنِ الْاَنْعَامِ حَتّٰى تَضَعَ وَعَنْ شِرَاءِ الْغَنَائِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَةِ حَتّٰى تُقْسَمَ وَعَنْ شِرَاءِ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے پیٹ میں موجود (ان کے بچوں کو) فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ جانور انہیں جنم نہیں دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے اور جب تک اُسے تقسیم نہیں کیا جاتا اور صدقے (کے مال کو) فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اُسے تقسیم نہیں کیا جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غوطہ لگانے کے بعد جو چیز نکلے گی اُسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جہضم بن عبد اللہ بن ابی طفیل قیسی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، یمامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یکثر عن مجاھیل، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب ت (۹۸۹)۔

○ محمد بن زید بن علی عبدی او کندی او جرمی، بصری، قاضی مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۵۹۳۰)۔

2803- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ الْقَتَّابُ سَمِعَهُ مِنْ حَبِيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يُبَاعَ لَبَنٌ فِيْ ضَرْعٍ اَوْ سَمْنٌ فِيْ لَبَنٍ.

۲۸۰۱ اخرجه البيهقي في السنن (۵/ ۳۴۰) كتاب البيوع' باب ما جاء في النهي عن بيع الصوف على ظهر الغنم' من طريق الدارقطني به-

۲۸۰۲- اخرجه الترمذي في السير (۴/ ۱۱۲) باب: في كراهية بيع المغانم حتى تقسم (۱۵۶۳): حدثنا هناد' و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۴۰) باب: النهي عن شراء ما في بطون الانعام وضروعها و ضربة الغائص (۲۱۹۶): حدثنا هشام بن عمار' كلاهما هناد و هشام حدثنا حاتم بن اسماعيل' به-وقال الترمذي: (حديث غريب)- الا-واخرجه احمد (۳/ ۴۲): ثنا ابو سعيد' ثنا جهضم به-

۲۸۰۳- تقدم قريباً قبل اربعة احاديث-

☆☆ حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: تھن میں موجود دودھ کو یا دودھ میں موجود گھی کو فروخت کیا جائے۔

2804- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَعْرَابِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صلى اللّٰه عليه وسلم- عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. قَالَ اَيُّوْبُ فَسَّرَ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ بَيْعَ الْغَرَرِ قَالَ اِنَّ مِنَ الْغَرَرِ ضَرْبَةَ الْغَائِصِ وَبَيْعَ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ وَبَيْعَ الْبَعِيْرِ الشَّارِدِ وَبَيْعَ مَا فِىْ بُطُوْنِ الْاَنْعَامِ وَبَيْعَ تُرَابِ الْمَعَادِنِ وَبَيْعَ مَا فِىْ ضُرُوْعِ الْاَنْعَامِ اِلَّا بِكَيْلٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیع غرر سے منع کیا ہے۔

ایوب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ نامی راوی نے بیع غرر کی وضاحت کی ہے وہ فرماتے ہیں: بیع غرر میں یہ بات شامل ہے: غوطہ خور غوطہ لگا کر جو چیز نکال کے لائے گا اُس کا سودا کیا جائے بیع غرر میں یہ بات شامل ہے: بھاگے ہوئے غلام کا سودا کیا جائے یا بھاگے ہوئے اونٹ کا سودا کیا جائے یا جانوروں کے پیٹ میں جو چیز موجود ہے اُسکا سودا کیا جائے یا معدنیات کے اندر جو کچھ نکلے گا اس کا سودا کیا جائے یا جانوروں کے تھنوں میں جو چیز موجود ہے اُس کا سودا کیا جائے البتہ اگر ماپی ہوئی چیز کا سودا کیا جائے (تو اگر اتنا دودھ نکلے گا تو سودا ہوگا) تو ایسا کرنا جائز ہے۔

•••———•••———•••

مجہول چیز کے سودے کا حکم

احناف یہ کہتے ہیں: جب فروخت شدہ چیز یا اسکی قیمت اس طرح مجہول ہو کہ اس کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہ ہو تو یہ بات باہمی تنازعے کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لیے اس وجہ سے ایسا سودا فاسد ہوگا کیونکہ یہ مجہول ہونا دوسرے کے سپرد کرنے اور اپنے قبضے میں لینے دونوں کے لیے رکاوٹ ہے۔ اس لیے سودے کا مقصد حاصل نہیں ہو سکے گا۔

اگر یہ مجہول ہونا تھوڑا ہو یعنی اس کی وجہ سے کسی باہمی تنازعے کا امکان نہ ہو تو ایسا سودا فاسد نہیں ہوگا کیونکہ جہالت کی یہ مقدار چیز سپرد کرنے اور اپنے قبضے میں لینے سے رکاوٹ نہیں بنتی اس لیے سودے کا حکم حاصل ہو جائے گا۔

جب انسان کسی ایسی چیز کا سودا کرے جو غیر موجود ہو جسے دیکھا نہ جا سکتا ہو تو اس کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

٢٨٠٤- اخرجه ابن ماجه في التجارات (٢/٧٣٩) باب: النهي عن بيع الحصاة و عن بيع الغرر (٢١٩٥) من طريق الاسود بن عامر' ثنا ايوب بن عتبة...... به-وقال في الزوائد: (في اسناده ايوب بن عتبة: ضعيف)- اه- وله شاهد من حديث ابن عمر' اخرجه احمد (٢/١٤٤) و ابن حبان (٤٩٧٢) و البيهقي في الكبرى (٥/٣٣٨) من طرق عن نافع عن ابن عمر' به- وله شاهد آخر من حديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' بنحوه- اخرجه الطبراني في الاوسط (٨٠٨٧) من طريق ابي موسى الانصاري' نا عاصم بن عبد العزيز الاشجعي عن الحارث بن عبد الرحمن عن عمرو بن شعيب' به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث الا عاصم' تفرد به: ابو موسى)- اه-وله شاهد آخر من حديث سهل بن سعد: اخرجه الطبراني في الاوسط (٥٥١٥) من طريق اسماعيل بن ابي الحكم الثقفي' ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابيه عن سهل- وقال الطبراني: (لا يروى هذا الحديث عن سهل بن سعد الا بهذا الاسناد' تفرد به: اسماعيل بن ابي الحكم)- اه-وله شاهد من حديث ابي هريرة سياتي في الذي بعده-

فقہاء کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جو چیز غیر موجود ہوتی ہے' اسے فروخت کرنا ناجائز نہیں ہے خواہ اس کی صفت بیان کی جائے یا صفت کو بیان نہ کیا جائے۔ مشہور قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ مدینہ کی اکثریت اس بات کی قائل ہے کہ جب صفت بیان کی جائے تو غیر موجود چیز کی خرید و فروخت جائز ہو جاتی ہے' جبکہ وہ غیر موجود چیز کی حالت ایسی ہونی چاہیے کہ اس بارے میں اطمینان ہو کہ قبضہ کرنے سے پہلے اس صفت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔

2805- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَاللَّفْظُ لِبُنْدَارٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر اور کنکریوں کی بیع سے منع کیا ہے۔

2806- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزْدَادَ اَبُو الصَّقْرِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دِرْهَمُ رِبًا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود کا ایک درہم جو ایک انسان کھاتا ہے اور جان بوجھ کر کھاتا ہے' یہ اُس کے لیے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید ہے (یعنی زیادہ بُرا ہے)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم یہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

2807- وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ فَجَعَلَهُ عَنْ كَعْبٍ وَّلَمْ يَرْفَعْهُ. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ لَاَنْ اَزْنِىَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اٰكُلَ

۲۸۰۵- اخرجه ابن حبان (۴۹۵۱، ۴۹۷۷) من طريق محمد بن بشار' به- و اخرجه احمد (۴۳۶/۲) و مسلم في البيوع (۱۱۵۳/۳) باب: بطلان بيع الحصاة و البيع الذي فيه غرر (۱۵۱۳) و النسائي في البيوع (۲۶۲/۷) باب: بيع الحصاة' و البغوي في شرح السنة (... من طرق عن يحيى بن سعيد' به- و اخرجه احمد (۴۹۶/۲) و مسلم في البيوع (۱۱۵۳/۳) باب: بطلان بيع الحصاة و البيع الذي فيه غرر (۱۵۱۳) و ابو داود في البيوع (۲۵۲/۳) باب: في بيع الغرر (۳۳۷۶) و ابن ماجه في التجارات (۷۳۹/۲) باب: النهي عن بيع الحصاة و عن بيع الغرر (۲۱۹۴) و ابن الجارود (۲۱۹۴) و البيهقي (۳۳۸/۵) من طرق عن عبيد الله' به-و اخرجه احمد (۳۷۶/۲) من طريق الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة' به- و اخرجه الطبراني في الاوسط (۵۶۳۲) من طريق ضرار بن صرد' نا المطلب بن زياد عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن ابي هريرة' به- و قال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن عطاء الا ابن ابي ليلى' ولا عن ابن ابي ليلى الا المطلب بن زياد' تفرد به: ضرار بن صرد)-اه- و اخرجه الطبراني في الاوسط (۲۳۳۱) من طريق ابي قرة' قال: ذكر زمعة بن صالح عن يعقوب بن عطاء بن ابي رباح عن ابيه عن ابي هريرة' به- وقال الطبراني: (لم يروه عن يعقوب الا زمعة' تفرد به ابو قرة)- اه- و اخرجه عبد الاعلى بن عبد الواحد الكلاعي' نا زبن بن شعيب الا سكندراني عن اسامة بن زيد عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة' به- و اخرجه الطبراني في الاوسط (۳۰۸) وقال: (لم يروه عن اسامة بن زيد الا زبن بن شعيب' تفرد به: عبد الاعلى بن عبد الواحد الكلاعي)-

۲۸۰۶- اخرجه احمد في مسنده (۲۲۵/۵): ثنا حسين بن محمد...... به- وعزاه الهيثمي في المجمع (۱۱۷/۴) الى الكبير -ايضاً- وقال: رجال احمد رجال الصحيح)- اه- و سياتي بعد حديث' من طريق ليث بن ابي سليم عن ابن ابي مليكة...... به-

۲۸۰۷- اخرجه احمد في مسنده (۲۲۵/۵): ثنا وكيع' ثنا سفيان...... به- و انظر الموضوعات لابن الجوزي (۲۴۶/۲)

دِرْهَمًا مِنْ رِبًا يَعْلَمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنِّىْ اَكَلْتُهٗ اَوْ اَخَذْتُهٗ وَهُوَ رِبًا .هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْمَرْفُوْعِ.

☆☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تیس مرتبہ زنا کرلوں' یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے: میں سود کا ایک درہم کھالوں' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہو کہ میں نے اُسے کھالیا ہے' میں نے اُسے لے لیا ہے' وہ سود تھا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرفوع روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر راہب انصاری، لہ رویہ وابوہ غسیل ملائکۃ۔ انہوں نے 63ھ میں واقع حرہ میں جامِ شہادت نوش کیا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۲۲۴)، تقریب التہذیب (۳۳۰۴)۔

2808- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ اَنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ دِرْهَمُ رِبًا اَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً فِى الْخَطِيْئَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں غلطی سے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید گناہ ہے۔

2809- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَوْ اَبِىْ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بَاعَ حُرًّا اَفْلَسَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آزاد شخص کو فروخت کروا دیا تھا جو مفلس ہوگیا تھا۔

2810- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ الْهِزَّانِىُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ اَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُوْلُ بَاعَ شَرِيْكٌ لِّىْ دَرَاهِمَ فِى السُّوْقِ بِنَسِيْئَةٍ فَقُلْتُ لَا يَصْلُحُ هٰذَا .فَقَالَ لَقَدْ بِعْتُهَا فِى السُّوْقِ فَمَا عَابَ ذٰلِكَ عَلَىَّ اَحَدٌ .قَالَ فَسَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ .فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَّمَا كَانَ نَسِيْئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ اَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۲۸۰۸- اخرجه الطبراني في الاوسط (٣٦٨٢): حدثنا ابراهيم' نا يحيى' نا عبيد الله بن عمرو...... به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن ليث الا عبيد الله)- اه-قلت: و ليث : هو ابن ابي سليم؛ كما عند الطبراني' و قد اختلط و لم يتميز حديثه؛ فترك)-

۲۸۰۹- حجاج و ابن جريج مدلسان' ولم يصرحا بالتحديث في اسناده-

۲۸۱۰- اخرجه البخاري في مناقب الانصار (٣١٩/٧) باب رقم (٥١)' الحديث (٣٩٣٩' ٣٩٤٠)' و مسلم في المساقاة (٣/ ١٢١٢) باب: النهي عن بيع الورق بالذهب دينا (١٥٨٩)' و النسائي في البيوع (٧/ ٢٨٠) باب: بيع الفضة بالذهب نسيئة' من طريق سفيان: وهو ابن عيينة' به-

☆☆ عبدالرحمٰن بن مطعم بیان کرتے ہیں: میرے شراکت دار نے کچھ درہم اُدھار خریدے (یا فروخت کر دیئے) تو میں نے کہا: یہ ٹھیک نہیں ہے تو اس شخص نے کہا: میں نے تو یہ بازار میں بیچے ہیں اور کسی شخص نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس بارے میں حضرت براء بن عازب سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو ہم اس طرح کا سودا کرلیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لین دین دست بہ دست ہو اس میں کوئی حرج نہیں' جو اُدھار کے طور پر ہو' وہ ٹھیک نہیں ہوگا۔

تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مل کر دریافت کرو' کیونکہ تجارت کے مسائل کے بارے میں وہ ہم سب سے زیادہ واقف ہیں۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی بات کہی۔

2811- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَّعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ سَمِعَا اَبَا الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالاَ كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلاَ بَاْسَ بِهِ وَاِنْ كَانَ نَسِيئَةً فَلاَ يَصْلُحُ .

☆☆ شیخ ابومنہال' حضرت براء اور حضرت زید بن ارقم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہم لوگ تجارت کیا کرتے تھے' ہم نے نبی اکرم ﷺ سے بیع صرف کے بارے میں پوچھا' ارشاد فرمایا: اگر وہ دست بہ دست ہو تو حرج نہیں ہے' اُدھار کے طور پر ہو تو درست نہیں ہے۔

(یعنی دونوں طرف سے درہم یا دینار کا لین دین ہو رہا ہو۔)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن یعقوب بن ابراہیم بن موسیٰ رخامی، ابوعباس بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۵۴۵۷)۔

2812- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ نَضْلَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۸۱۱- اخرجه البخاري في البيوع (۲۴۸/۴) باب: التجارة في البز وغيره (۲۰۶۱) و النسائي في البيوع (۲۸۰/۷) باب: بيع الفضة بالذهب نسيئة' من طريق حجاج' به- واخرجه البخاري في (۲۰۶۰) (۲۴۹۷) عن ابي عاصم عن ابن جريج' به- و لم يذكر فيه البراء- وخرجه ايضا في البيوع (۴۴۷/۴) باب: بيع الورق بالذهب نسيئة (۲۱۸۰' ۲۱۸۱)' و مسلم في المساقاة (۳/۱۲۱۲-۱۲۱۳) باب: النهي عن بيع الورق بالذهب دينا (۱۵۸۹)' و النسائي في البيوع (۲۸۰/۷) باب: بيع الفضة بالذهب نسيئة' من طرق عن شعبة عن حبيب بن ابي ثابت' سمعت ابا المنهال ... بنحوه- و اخرجه البخاري في الشركة (۱۵۹/۵) باب: الاشتراك في الذهب و الفضة و ما يكون فيه الصرف (۲۴۹۷' ۲۴۹۸) من طريق سليمان بن ابي مسلم' سالت ابا المنهال ... بنحوه- وراجع: المعرفة للبيهقي (۸/۴۱' ۴۲)-

۲۸۱۲- علقه البخاري في الصحيح (۴۲۴۶' ۴۲۴۷) عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي' ووصله ابو عوانة: كما في تغليق التعليق (۱۳۷/۴)- و اخرجه مالك عن عبد المجيد بن سهيل' بنحوه كما في الموطا في البيوع (۶۲۳/۲) باب: ما يكره من بيع التمر- و من طريق مالك اخرجه البخاري في البيوع (۲۲۰۱' ۲۲۰۲) باب: اذا اراد بيع تمر بتمر خير منه' و في الوكالة (۲۳۰۲' ۲۳۰۳)' و في المغازي (۴۲۴۴' ۴۲۴۵)' و مسلم في المساقاة (۱۵۹۳) باب: بيع الطعام مثلا بمثل' و النسائي في البيوع (۲۷۱/۷-۲۷۲) باب: بيع التمر بالتمر متفاضلا-

الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَاَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بَعَثَ سَوَادَ بْنَ غَزِيَّةَ اَخَا بَنِيْ عَدِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَّرَهُ عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ- يَعْنِي الطَّيِّبَ- فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا . قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَشْتَرِى الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِثَلَاثَةِ اَصْعٍ مِنَ الْجَمْعِ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ بِعْ هٰذَا وَاشْتَرِ بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِيزَانُ .يُقَالُ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ النَّخْلِ لَا يُعْرَفُ اسْمُهُ فَهُوَ جَمْعٌ يُقَالُ مَا اَكْثَرَ الْجَمْعَ فِيْ اَرْضِ فُلَانٍ بِفَتْحِ الْجِيمِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سواد بن غزیہ جو بنی عدی سے تعلق رکھتے تھے انہیں بھیجا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیبر کا نگران مقرر کیا' وہ وہاں سے عمدہ کھجوریں لے کر آتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہوتی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: نہیں! یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے دو صاع کے عوض میں صاع اور تین صاع کے عوض میں دو صاع اچھی کھجوریں خریدی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ پہلے انہیں فروخت کرو' پھر ان کی قیمت کے ذریعے انہیں (یعنی اچھی کھجوروں کو) خریدو۔ اسی طرح وزن کی جانے والی تمام چیزوں میں کرو۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کھجور کی ہر وہ قسم جس کا کوئی نام متعین نہ ہو' اسے جمع کہا جاتا ہے جیسے فلاں کی زمین میں جمع (یعنی مختلف قسم کی کھجوریں) ہیں۔

2813- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِمِثْلِهِ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالعزیز بن محمد عبدالمجید بن سہیل کے حوالے سے منقول ہے۔

2814- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

٢٨١٢- اخرجه البخاري في الاعتصام (٧٣٥١، ٧٣٥٠) باب: اذا اجتهد العامل او الحاكم فاخطا' و مسلم في المساقاة (١٥٩٣) باب: بيع الطعام مثلاً بمثل' و البيهقي في الكبرى (٢٨٥/٥) طرق عن عبد المجيد بن سهيل' بنحوه-

2815- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الدِّيْنَوَرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمَذَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2816- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُبَادَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَا وُزِنَ مِثْلٌ بِمِثْلٍ اِذَا كَانَ نَوْعًا وَاحِدًا وَمَا كِيْلَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ . لَمْ يَرْوِهٖ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ الرَّبِيْعِ هٰكَذَا . وَخَالَفَهٗ جَمَاعَةٌ فَرَوَوْهُ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عُبَادَةَ وَاَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وہ چیز جس کا وزن کیا جاتا ہے برابر برابر ہونی چاہیے جب ان دونوں کی قسم ایک ہو اور جب کسی چیز کو ماپا جاتا ہے وہ ابھی اس طرح ہونی چاہیے لیکن جب دونوں طرف سے قسمیں مختلف ہوں تو پھر ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2817- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِيْ صَالِحٌ اَبُو الْخَلِيْلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ اَنَّهٗ شَهِدَ خُطْبَةَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ اِلَّا وَزْنًا وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا تِبْرُهٗ وَعَيْنُهٗ- وَذَكَرَ الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ- وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَلَا بَاْسَ بِالشَّعِيْرِ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ وَّالشَّعِيْرُ اَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَبِيْ فَاسْتَحْسَنَهٗ

٢٨١٦- نقله عبد الحق في الحكام الوسطى (٣/٢٥٧)، و ذكر عقبه قول الدارقطني المذكور هنا، و ذكره ايضاً الزيلعي في نصب الراية (٤/٤)، و قال: ذكره عبد الحق في (احكامه) من جهة الدارقطني، ثم نقل الزيلعي كلام الدارقطني على انه من كلام عبد الحق، و فهم وهم: فتنبه-

٢٨١٧- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (٧/١٠٢-١٠٤)، و من طريقه اخرجه مسلم في المساقاة (٣/١٢١٠) باب: الصرف و بيع الذهب بالورق نقداً (١٥٨٧)، و ابو داود في البيوع (٢/٦٤٢) باب في الصرف (٣٣٥٠)، و ابن حبان (٥٠١٨)، و البيهقي (٥/٢٧٨)- من طريق ابي شيبة عن وكيع عن سفيان عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي الاشعث عن عبادة به-واخرجه احمد (٥/٣٢٠)، و مسلم، و ابن الجارود (٦٥٠)، و البيهقي (٥/٢٧٨، ٢٨٤) من طرق اخرى عن وكيع به-واخرجه عبد الرزاق (١٤١٩٣)، و الترمذي في البيوع (٢/٥٤١) باب: ما جاء ان الحنطة مثلاً بمثل (١٢٤٠)، و البيهقي (٥/٢٧٧، ٢٨٣، ٢٨٤) من طرق عن سفيان بنحوه-وهو عند النسائي في البيوع (٧/٢٧٦-٢٧٧) باب: بيع الشعير بالشعير من طريق همام عن قتادة عن ابي الخليل باسناده كما ساقه الدارقطني هنا- و اخرجه النسائي -ايضاً- من طريق ابن ابي عروبة عن قتادة عن مسلم بن يسار عن ابي الاشعث عن عبادة- وله طرق اخرى عند النسائي عن عبادة بنحوه-

☆☆ شیخ ابواشعث بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں موجود تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں: سونے کے عوض میں سونے کو فروخت کیا جائے البتہ برابر کے وزن کے ساتھ کیا جا سکتا ہے اور چاندی کو چاندی کے عوض میں کیا جائے البتہ برابر کے وزن کے ساتھ کیا جا سکتا ہے خواہ وہ اپنی اصل شکل میں ہوں یا سکہ کی شکل میں۔ پھر انہوں نے جَو کے عوض میں جَو فروخت کرنے کا گندم کے عوض گندم اور کھجور کے عوض میں کھجور نمک کے عوض میں نمک فروخت کرنے کا حکم دیا اور پھر یہ بات بتائی کہ گندم کے عوض میں جَو کا سودا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ دست بہ دست ہو اور اس میں جَو زیادہ ہو لیکن یہ لین دین دست بہ دست ہونا چاہیے اس کے علاوہ صورتوں میں جو یادہ دے گا یا لے گا وہ سود کا کام کرے گا۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اسے مستحسن قرار دیا۔

2818- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَاشَهَادَةَ بَيْنَهُمَا اسْتُحْلِفَ الْبَائِعُ ثُمَّ كَانَ الْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو فروخت کرنے والے سے حلف لیا جائے گا پھر خریدار کی مرضی ہے چاہے تو اسے سودا کر لے چاہے تو ترک کر لے۔

2819- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَضَرْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ هٰذَا اَخَذْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا .وَقَالَ الْاٰخَرُ بِعْتُكَهَا بِكَذَا وَكَذَا .قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اُتِىَ عَبْدُ اللّٰهِ فِىْ مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ حَضَرْتُ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اُتِىَ فِىْ مِثْلِ هٰذَا فَاَمَرَ بِالْبَائِعِ اَنْ يُسْتَحْلَفَ ثُمَّ يَخْتَارُ الْمُبْتَاعُ اِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ .

☆☆ عبدالملک بن عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں ابوعبیدہ بن عبداللہ کے پاس موجود تھا ان کے پاس دو آدمی آئے جنہوں نے ایک چیز کا سودا کیا تھا انہوں نے کہا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں لی ہے دوسرے نے کہا: میں نے اتنے عوض میں

2818- ابن عبد الله بن مسعود المذكور هنا: هو ابو عبيدة' و لم يسمع من ابيه؛ كما سياتي ذلك ان شاء الله في الروايات الآتية-

2819- اخرجه النسائي في البيوع (۷/ ۳۰۴) باب: اختلاف المتبايعين في الثمن عن يوسف ابن سعيد' به- و اخرجه ايضاً عن عبد الرحمن بن خالد' و ابراهيم بن الحسن' كلاهما عن حجاج' به- قال ابن حجر في التلخيص (۳/ ۳۵): (وفيه انقطاع على ما عرف من اختلافهم في صحة سماع ابي عبيدة من ابيه' واختلف فيه على اسماعيل بن امية' ثم على ابن جريج في تسمية ولد عبد الملك هذا' الراوي عن ابي عبيدة' فقال يحيى بن سليم عن اسماعيل بن امية: عبد الملك بن عمير' كما قال سعيد بن سالم' ووقع في النسائي: عبد الملك بن عبيد' و هذا المسند والبيهقي' و هو ظاهر كلام البخاري قد صححه ابن السكن' و الحاكم)- اهـ- و راجع ما بعده-

فروخت کی ہے' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی طرح کی صورتِ حال حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوئی تھی تو انہوں نے بتایا تھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب اس طرح کا معاملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے کے بارے میں یہ ہدایت کی تھی کہ اس سے حلف لیا جائے پھر اس کے بعد خریدار کو اختیار ہو گا' چاہے تو فروخت کرنے والے کے بیان کے مطابق اس چیز کو حاصل کر لے اور اگر چاہے تو اسے ترک کر دے۔

2820- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنِى اَبِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الشَّافِعِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَضَرْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ هٰذَا اَخَذْتُ بِكَذَا وَكَذَا وَقَالَ هٰذَا بِعْتُ بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ اُتِىَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فِى مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اُتِىَ فِى مِثْلِ هٰذَا فَاَمَرَ بِالْبَائِعِ اَنْ يُسْتَحْلَفَ ثُمَّ يُخَيَّرُ الْمُبْتَاعُ اِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ.

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَبِى اُخْبِرْتُ عَنْ هِشَامِ بْنِ يُوْسُفَ فِى الْبَيِّعَيْنِ فِى حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ .وَقَالَ حَجَّاجُ الْاَعْوَرُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ .

☆☆ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ کے پاس موجود تھا' ان کے پاس دو آدمی آئے' انہوں نے کسی چیز کا سودا کیا تھا' ایک بولا: میں نے یہ چیز اتنے عوض میں حاصل کی ہے' دوسرا بولا: میں نے یہ چیز اتنے کے عوض میں فروخت کی ہے' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا تھا تو انہوں نے یہ بات بتائی تھی:

میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح کا مقدمہ پیش کیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ وہ قسم اٹھائے' پھر اس کے بعد خریدار کو یہ اختیار دیا جائے گا' چاہے وہ اس سے لے چاہے تو ترک کر دے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی موجود ہے۔

2821- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى عُمَيْسٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اشْتَرَى

٢٨٢٠ اخرجه احمد في مسنده (١/٤٦٦): حدثني محمد بن ادريس الشافعي' به فذكره- ومن طريق احمد اخرجه الحاكم في المستدرك (٢/٤٨)' وقال: حدثنا ابو بكر بن اسحاق الفقيه' قال: اخبرنا عبد الله بن احمد بن حنبل' قال: حدثني ابي فذكره- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (٥/٣٣٢) كتاب البيوع' باب اختلاف المتبايعين' وفي المعرفة (٤/٣٧٠) كتاب البيوع' باب اختلاف المتبايعين رقم (٣٤٩٤)' و اخرجه الحاكم ايضاً (٢/٤٨) من طريق الربيع بن سليمان' اخبرنا الشافعي' به- و من طريقه اخرجه البيهقي في المعرفة (٤/٣٧٠) كتاب البيوع' باب اختلاف المتبايعين (٣٤٩٣)-وقال الحاكم : (حديث صحيح ان كان سعيد بن سالم حفظ في اسناده: عبد الملك بن عمير)-و ساق الحاكم و البيهقي قول عبد الله بن احمد بن حنبل المذكور عقب الحديث حتى نهاية قول حجاج الاعور' و عقب عليه البيهقي بقوله (٨/١٤٠): (هذا هو الصواب' و قد اخرجه يحيى ابن سليم عن اسماعيل بن امية عن عبد الملك بن عمير: كما قال سعيد بن سالم- ورواية هشام ابن يوسف و حجاج عن ابن جريج اصح - و الله اعلم-

الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِعِشْرِينَ اَلْفًا فَاَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ ثَمَنِهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ الْاٰفٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاخْتَرْ رَجُلاً يَكُوْنُ بَيْنِى وَبَيْنَكَ .قَالَ الْاَشْعَثُ اَنْتَ بَيْنِى وَبَيْنَ نَفْسِكَ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَتْ بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتَتَارَكَانِ .

★★ عبدالرحمٰن بن قیس اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ پیغام نقل کرتے ہیں:
حضرت اشعث بن قیس نے خمس کے غلاموں میں ایک غلام بیس ہزار درہم میں حضرت عبداللہ سے خرید لیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت کے بارے میں یہ پیغام دیا تو انہوں نے کہا: میں نے تو یہ دس ہزار درہم کے عوض لیا ہے' تو عبداللہ نے کہا کہ آپ کسی ایسے شخص کا نام لیں جو آپ میں اور مجھ میں فیصلہ کرا سکے۔ تو حضرت اشعث نے کہا: میرے اور آپ کے درمیان آپ ہی فیصلہ کریں گے تو حضرت عبداللہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سودا کرنے والے کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان میں کوئی ثبوت نہ ہو تو وہ قول معتبر ہوگا جو سامان کے مالک کا ہے یا دونوں اس سودے کو ترک کر دیں گے۔

2822- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ اَخْبَرَنَا اَبِى عَنْ اَبِى عُمَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْاَشْعَثِ مِثْلَ هٰذَا سَوَاءً وَّرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف حدیث کے طور پر منقول ہے۔

2823- وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ وَابْنُ اَبِى لَيْلٰى عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ .حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلاَءً وَّغَيْرُهُ قَالُوْا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَابِقٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْاِمَارَةِ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا- يَعْنِىْ مِنَ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ- فَجَآءَ بِعَشَرَةِ الْاٰفٍ فَقَالَ اِنَّمَا بِعْتُكَ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا قَالَ اِنَّمَا اَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ الْاٰفٍ وَّاِنِّىْ لاَرْضٰى فِىْ ذٰلِكَ بِرَاْيِكَ .قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ

2821- اخرجه ابو داود في البيوع (٧٨٠/٣) باب: اذا اختلف البيعان و المبيع قائم (٣٥١١)' و النسائي في البيوع (٣٠٢/٧-٣٠٣) باب: اختلاف المتبايعين في الثمن' و الحاكم في البيوع (٤٥/٢) باب: اذا اختلف البيعان' و البيهقي في البيوع (٣٣٢/٥) باب: اختلاف المتبايعين' و كذلك في المعرفة (١٤١/٨) (١١٤٢٠)' من طريق عمر بن حفص بن غياث' به- و صححه الحاكم' و قال البيهقي: (هذا اسناد حسن موصول' و قد روي من اوجه باسانيد مراسيل' اذا جمع بينها صار الحديث بذلك قويا)- و ذكر في المعرفة انه اصح اسناد روي في هذا الباب- واعله ابن حزم في المحلى (٣٦٨/٨) فقال عن عبد الرحمن: (مجهول' ابن مجهول- و محمد بن الاشعث لم يسمع من ابن مسعود)- اه -قال ابن القطان- كما في نصب الراية (١٠٥/٤-١٠٦)-: (وفيه انقطاع بين محمد بن الاشعث و ابن مسعود' و مع الانقطاع عبد الرحمن بن قيس مجهول الحال' و كذلك ابوه قيس' و كذلك جده محمد' الا انه اشهرهم' و هو ابو القاسم بن الاشعث عداده في الكوفيين- و اما روايته عن ابن مسعود: فمنقطعة- انتهى -واعله ابن عبد البر و عبد الحق بالانقطاع ايضا' لكن ذكر ابن عبد البر انه مشهور الاصل عند جماعة العلماء' و انهم تلقوه بالقبول- راجع: التلخيص لابن حجر (٣٥/٣- ٣٦)-

2822- راجع الذي قبله- و انظر حديث القاسم بعد هذا-

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- . قَالَ اَجَلْ .قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بَيْعًا لَيْسَ بَيْنَهُمَا شُهُوْدٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ .قَالَ الْاَشْعَثُ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ.

☆☆ عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار کے عوض میں ایک سرکاری غلام کو فروخت کر دیا' یعنی حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کو وہ دس ہزار لے کر آئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو بیس ہزار کے عوض آپ کو فروخت کیا تھا' تو اشعث نے کہا: میں نے یہ دس ہزار کے عوض کیا ہے' میں اس بارے میں آپ کے فیصلہ سے راضی ہوں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ایک حدیث تمہیں سناتا ہوں' انہوں نے کہا: ٹھیک ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب دو آدمی سودا کرتے ہیں اور دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں وہ قول معتبر ہوتا ہے جو فروخت کرنے والا کہتا ہے' یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں۔ تو حضرت اشعث نے کہا: میں اس سودے کو ختم کرتا ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن قیس ماصر، ابوصباح کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (٤٢٦)۔

سودے میں فریقین کے اختلاف کا حکم

اگر سودا ہو جانے کے بعد فروخت کنندہ اور خریدار کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''التجرید'' میں تحریر کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ جب فروخت شدہ چیز خریدار سے ضائع ہو جائے اور پھر ان دونوں کے درمیان قیمت کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اس بارے میں خریدار کا قول معتبر ہوگا اور اس سے قسم نہیں لی جائے گی' امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں شخص قسم اُٹھائیں گے اور یہ سودا فاسد ہو جائے گا۔ جبکہ خریدار کو اس فروخت شدہ چیز

٢٨٢٢- اخرجه ابن الجارود في المنتقى (٦٢٤): حدثنا ابو زرعة الرازي' قال: ثنا محمد ابن سعيد' به- و سياتي في الذي يليه من طريق الحسن بن عمارة عن القاسم' به' دون القصة و الحسن متروك- و سياتي من طريق ابن ابي ليلى عن المصنف بعد حديث- وقد اختلف في سماع عبد الرحمن من ابيه: كما قال ابن حجر في التلخيص (٣٦/٣)-قلت: وقد اثبت سماعه من ابيه جماعة كما في جامع التحصيل للعلائي ص (٢٢٣): فراجعه-وقد اخرجه الطيالسي (٣٩٩)' و احمد (٤٦٦/١)' و البيهقي في البيوع (٣٣٢/٥) من طريق المسعودي' عن القاسم عن عبد الله بلا واسطة' و لم يذكر (عبد الرحمن) والد القاسم في اسناده-واخرجه ايضاً سفيان الثوري عن معن بن عبد الرحمن عن اخيه القاسم' به- اخرجه عبد الرزاق (٢٧١/٨) (١٥١٨٥)-قال البيهقي في المعرفة (١٤١/٨) (١١٤١٩): (واخرجه ابو عميس' و معن بن عبد الرحمن' و عبد الرحمن المسعودي' و ابن بن تغلب' كلهم عن القاسم عن عبد الله' منقطعاً)- اه-قال الزيلعي في نصب الراية (١٠٧/٤): (قال ابن الجوزي في التحقيق: احاديث هذا الباب فيها مقال: فانها مراسيل و ضعاف: ابو عبيدة لم يسمع من ابيه' و لا عبد الرحمن' و القاسم لم يسمع من ابن مسعود' ولا عون بن عبد الله' و قد اخرجه الدارقطني بالفاظ مختلفة' و باسانيد ضعيفة فيها ابن عياش' و محمد بن ابي ليلى' و الحسن بن عمارة' و ابن المرزبان' و كلهم ضعاف- انتهى -وقال صاحب التنقيح: و الذي يظهر ان حديث ابن مسعود بمجموع طرقه له اصل' بل هو حديث حسن يحتج به- لكن في لفظه اختلاف- و الله اعلم- انتهى-

قیمت ادا کرنا لازم ہوگا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ امام ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان بعینہٖ موجود ہو اور ان دونوں فریقوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے''۔

ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جب کوئی حکم مشروط طور پر منقول ہوتا ہے تو یہ اس مخصوص صورت کے علاوہ دیگر تمام صورتوں میں اس حکم کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔

اسی مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ مزید تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ اگر مخصوص مدت (یعنی ادائیگی کی مدت) کے بارے میں دونوں فریقین کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو ان دونوں سے قسم نہیں لی جائے گی بلکہ اس بارے میں اس شخص کا قول معتبر ہوگا جو اس مخصوص مدت کی نفی کر رہا ہے۔ جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ جب مشروط مدت کے بارے میں اس کی مقدار کے بارے میں اختیار کی شرط ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اس کی مقدار (یعنی وہ کتنے دن تک رہے گا) کے بارے میں رہن کے طور پر شرط کے بارے میں کفیل کے بارے میں فریقین کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے تو دونوں فریق قسم اٹھائیں گے اور وہ سودا فاسد ہو جائے گا۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے اس مدت کے بارے میں اختلاف کیا ہے جو عقد کے ساتھ لاحق ہوتی ہے تو اس کی مثال اسی طرح ہوگی جیسے ان کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو جائے کہ وہ مدت گزر چکی ہے یا نہیں گزری۔

2824- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِدْرَارٍ حَدَّثَنِى عَمِّى طَاهِرٌ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ فَاِذَا اسْتُهْلِكَ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْمُشْتَرِى . الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ.

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں میں اختلاف ہو جائے تو فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا' لیکن اگر وہ چیز ضائع ہو چکی ہے تو اس بارے میں خریدار کا قول معتبر ہوگا۔

اس روایت کا راوی حسن بن عمارہ متروک ہے۔

2825- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمَذَانِىُّ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

1. التجرید از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری مطبوعہ مکتبہ محمودیہ اے جے بازار قندھار افغانستان ج5 ص2538

الدِّمَشْقِيُّ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَايِعَانِ فِى الْبَيْعِ وَالسِّلْعَةُ كَمَا هِىَ لَمْ تُسْتَهْلَكْ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ .

☆☆ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان سودے کے بارے میں اختلاف ہو جائے اور سامان اُسی صورت میں موجود ہو ہلاک نہ ہوا ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا' یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے۔

2826- اَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

2827- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2828- عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ اسْتُحْلِفَ الْبَائِعُ وَكَانَ الْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ . تَفَرَّدَ بِهٰذَا اللَّفْظِ اَبُو الْاَحْوَصِ الْقَاضِى عَنْ هِشَامٍ.

☆☆ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سودا کرنے والے دو فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان ضائع ہو چکا ہو تو اب خریدار کو یہ اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو اسے لے' چاہے تو اسے ترک کر دے۔

اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کرنے میں ابواحوص نامی راوی منفرد ہیں' جنہوں نے ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2829- اَخْبَرَنَا الْقَاضِى اَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُسَبِّحٍ الْجَمَّالُ اَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِذَا

٢٨٢٥- اخرجه الطبراني في الاوسط (٣١٢٠) من طريق ابراهيم بن العلاء' نا اسماعيل بن عياش' به-وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن موسى بن عقبة الا اسماعيل بن عياش) -اه- قال ابن حجر في التلخيص (٣/٣٥): (و فيه اسماعيل بن عياش عن موسى بن عقبة) - اه -قلت: بل تابع موسى عليه هشيم' فاخرجه عن ابن ابي ليلى -اخرجه ابو داود (٣٥١٢)' و ابن ماجه (٢١٨٦) والدارمي (٢/٢٥٠) من طريق هشيم' قال: اخبرنا ابن ابي ليلى' به- لكن ابن ابي ليلى سيء الحفظ' و مع ذلك فقد تابعه عمر بن قيس الماجد و هو ثقة' تقدم تخريج حديثه قريبا' و سياتي الكلام على طريق بن ابي ليلى هذا مرة اخرى قريبا-

٢٨٢٩- ذكره هذا الطريق الالباني في الصحيحة (٢/١٥٠) و قال: (وعصمة بن عبد الله فمن دونه لم اجد من ترجمهم) - اه -

اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْبَيْعُ مُسْتَهْلَكٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ ۔ وَرَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سودا کرنے والے دونوں آدمیوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان ضائع ہو چکا ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا۔

انہوں نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

2830- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مِنَ الْاَشْعَثِ رَقِيْقًا مِّنْ رَقِيْقِ الْاِمَارَةِ فَاخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بِعْتُكَ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا ۔ وَقَالَ الْاَشْعَثُ اشْتَرَيْتُ مِنْكَ بِعَشَرَةِ الْاٰفٍ ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ۔ قَالَ هَاتِ ۔ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْبَيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ ۔ قَالَ الْاَشْعَثُ اَرٰى اَنْ يُرَدَّ الْبَيْعُ.

☆☆ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت اشعث کو ایک سرکاری غلام فروخت کیا' اُن دونوں کے درمیان قیمت کے بارے میں اختلاف ہو گیا' حضرت عبداللہ نے کہا: میں نے یہ بیس ہزار کے عوض میں آپ کو فروخت کیا ہے' حضرت اشعث نے کہا: میں نے اسے آپ سے دس ہزار کے عوض خریدا ہے۔ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اس بارے میں آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' تو حضرت اشعث نے کہا: سنائیے! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سودا کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور فروخت شدہ سامان اپنی اصلی حالت میں موجود ہو اور ان دونوں فریقوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں گے' تو حضرت اشعث نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اس سودے کو ختم کر دیں۔

2831- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا عَمِّيْ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

٢٨٣٠- اخرجه الدارمي في البيوع (٢/ ٢٥٠) باب: اذا اختلف المتبايعان' و ابو داود في البيوع (٣/ ٧٨٣) باب: اذا اختلف البيعان و المبيع قائم (٣٥١٢)' و ابن ماجه في التجارات (٢/ ٧٣٧) باب: البيعان يختلفان (٢١٨٦)' و البيهقي في البيوع (٥/ ٣٣٣) باب: اختلاف المتبايعين' من طرق عن هشيم' به-قال البيهقي في المعرفة (٨/ ١٤١) (١١٤١٩): (و ابن ابي ليلى كان كثير الوهم في الاسناد و المتن' و اهل العلم بالحديث لا يقبلون منه ما ينفرد به: لكثرة اوهامه' و بالله التوفيق)- اه -واخرجه ابن عدي في الكامل (١/ ٢٤٤) من طريق ابراهيم بن مجشر عن ابي بكر بن عياش عن سعيد بن المرزبان عن الشعبي عن عبد الرحمن بن عبد الله عن ابيه- وقال ابن عدي: (لا اعلم يرويه غير ابن مجشر)-قلت: و ابن مجشر ساق له ابن عدي عدة احاديث من مناكيره' هذا منها' ثم ختم ترجمته قائلاً: (وله سوى ما ذكرت منكرات من جهة الاسانيد غير محفوظة)- اه -و بقي -ايضاً- ما في سماع عبد الرحمن من ابيه من خلاف- وللحديث طريق آخر' فاخرجه عون بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن مسعود' بنحوه- اخرجه احمد (١/ ٤٦٦)' و الترمذي في البيوع (٢/ ٥٧٠) باب: ما جاء اذا اختلف البيعان (١٢٧٠)' و البيهقي (٥/ ٣٣٢) من طريق ابن عجلان عن عون' به-واعله الشافعي -كما نقل البيهقي عنه- و الترمذي بالانقطاع بين عون و ابن مسعود' و راجع: جامع التحصيل للعلائي ص (٢٤٩)-

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اشْتَرٰى مِنْ اَعْرَابِيٍّ حِمْلَ خَبَطٍ فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اخْتَرْ . فَقَالَ لِلنَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَمْرَكَ اللّٰهُ بَيِّعًا .وَقَالَ اَحْمَدُ قَالَ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ عَمَّرَكَ اللّٰهُ بَيِّعًا .قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ مَعْنٰى قَوْلِ الْعَرَبِ عَمْرَكَ بِفَتْحِ الرَّاءِ سَاَلْتُ اللّٰهَ تَعْمِيرَكَ .كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا جب سودا طے ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تمہیں اختیار ہے (کہ اگر تم چاہو تو تم اسے ختم کر سکتے ہو) تو اُس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے سودے کو مبارک کرے!

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اللہ آپ کے سودے کو آباد کرے!

علمِ لغت کے ماہرین نے یہ کہا ہے: روایت میں استعمال ہونے والے لفظ ''عمرك الله'' اس کا مطلب یہ ہے: میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو آباد رکھے!

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

2832- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ اَخْبَرَنَا الْمُعَافٰى اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اشْتَرٰى مِنْ اَعْرَابِيٍّ- حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ- حِمْلَ خَبَطٍ فَلَمَّا وَجَبَ لَهُ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اخْتَرْ . قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ مِثْلَهُ بَيِّعًا عَمْرَكَ اللّٰهُ مِمَّنْ اَنْتَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے کوئی چیز خریدی' میرا خیال ہے: اُس کا تعلق بنو عامر بن صعصعہ سے تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پتوں کا ایک گٹھا خریدا' جب سودا طے ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اختیار کر لو (یعنی تم چاہو تو اسے ختم کر سکتے ہو) تو دیہاتی نے کہا: میں نے آج تک ایسا سودا نہیں دیکھا' اللہ تعالیٰ آپ کو آباد رکھے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کون سے قبیلہ سے تعلق ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش سے ہے۔

2833- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ

۲۸۳۱- اخرجه الترمذي في البيوع (۵۵۱/۳) باب رقم (۲۷) الحديث رقم (۱۲۴۹) و ابن ماجه في التجارات (۷۳۶/۲) باب بيع الخيار (۲۱۸۴) كلاهما من طريق عبد الله بن وهب به- وقال الترمذي: (حديث حسن غريب)- و اخرجه -ايضاً- الحاكم (۴۹/۲) و صححه على شرط مسلم من طريق ابن وهب به- ومن طريق الحاكم اخرجه البيهقي في سننه (۲۷۰/۵) كتاب البيوع باب المتبايعان بالخيار ما لم يتفرقا... و سياتي في الحديث التالي من طريق يحيى بن ايوب به- و الحديث ذكره عبد الحق في الاحكام الوسطى (۲۶۶/۳)-

۲۸۳۲- اخرجه الطبراني في الاوسط (۶۲۸۸): حدثنا محمد بن عمرو ثنا ابي ثنا موسى ابن اعين به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن ابن جريج الا يحيى بن ايوب و لا اخرجه عن يحيى بن ايوب الا الليث بن سعد و موسى بن اعين)- الا- و اخرجه الحاكم في البيوع (۴۸/۲) و صححه من طريق هلال بن العلاء الرقي ثنا المعافي بن سليمان ثنا موسى بن اعين به- و الحديث اخرجه -ايضاً- البيهقي في الكبرى (۲۷۰/۵-۲۷۱)-

رَبِیع عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْتَاعَ النَّبِیُّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- عِکْمًا مِّنْ خَبَطٍ مِّنْ اَعْرَابِیٍّ فَخَیَّرَهُ بَعْدَ الْبَیْعِ .فَذَکَرَ مِثْلَهٗ.

☆☆ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے پتوں کا ایک گٹھا خرید اتو نبی اکرم ﷺ نے اس دیہاتی کو اختیار دیا کہ اگر وہ چاہے تو اس سودا کو ختم کر سکتا ہے۔

راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

2834- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّاَبُوْ عُبَیْدِ اللّٰهِ- یَعْنِیْ سَعِیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیَّ- قَالَا اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی بَکْرٍ صَعْبٍ لِاَبِیْهِ فَکَانَ یَغْلِبُهٗ حَتّٰی یَتَقَدَّمَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- فَیَصِیْحَ بِهٖ عُمَرُ وَیَغْلِبُهُ الْبَکْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- بِعْنِیْهِ یَا عُمَرُ .فَاشْتَرَاهُ فَدَعَا ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ هُوَ لَکَ اصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ .وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ عَبَّادٍ.

☆☆ عمرو نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک ایسے اونٹ پر سوار تھے جو قابو میں نہیں آتا تھا' وہ ان کے والد کی ملکیت تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس پر قابو نہیں پا سکے' وہ اونٹ نبی اکرم ﷺ کے اونٹ سے آگے نکل گیا' بعد میں انہیں جھڑکا لیکن وہ اونٹ ان کے قابو میں نہیں آیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اسے مجھے فروخت کر دو' پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے خرید لیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا: یہ تمہارا ہوا! اب تم اس کے ساتھ جو چاہو سلوک کرو۔

روایت کے یہ الفاظ ابن عباد نامی راوی کے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبدالرحمٰن بن حسان ابوعبیداللہ مخزومی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۲۲۹۴)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۶۱)۔

2835- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَیْهِ الْبُنْدَارُ حَبْشُوْنُ اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَاتَبَتْ بَرِیْرَةُ عَلٰی نَفْسِهَا

۲۸۳۳- اخرجه عبد الرزاق في البيوع (۸/ ۵۰) باب: البيعان بالخيار ما لم يفترقا (۱۴۲۶۱): اخبرنا معمر و ابن عيينة عن ابن طاوس عن ابيه قال...... فذكره-واخرجه البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۷۰) من طريق الشافعي عن ابن عيينة' به' و من طريق عبد الرزاق عن معمر- به- و هو مرسل من هذا الوجه' وقد سبق موصولاً من حديث جابر في الروايتين السابقتين-

۲۸۳۴- اخرجه الحميدي في (مسنده) (۶۷۴)' و من طريقه اخرجه ابن حبان (۷۰۷۳)' و البيهقي (۵/ ۳۶۶) عن سفيان' به' و علقه البخاري في صحيحه (۵/ ۵۱۸) كتاب الهبة و فضلها و التحريض عليها' باب: اذا وهب بعيرًا لرجل و هو راكبه' فهو جائز- الحديث (۲۶۱۱)- و من طريق البخاري هذه اخرجه البغوي في شرح السنة (۲۰۸۲)' ووصله البخاري في (۲۶۱۰) كتاب الهبة' باب: من اهدي له هدية و عنده جلساؤه' من طريق عبد الله بن محمد' حدثنا ابن عيينة' به- و البيهقي (۶/ ۱۷۰) من طريق ابن ابي عمر عن سفيان' بنفس الاسناد-

بِتِسْعِ اَوَاقٍ كُلَّ سَنَةٍ اُوقِيَّةٌ فَجَاءَتْ اِلَى عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لاَ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتِ عَدَدْتُ لَهُمْ
لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً فَيَكُونُ الْوَلاَءُ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ اِلَى اَهْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُمْ فَاَبَوْا عَلَيْهَا اِلاَّ اَنْ يَكُونَ الْوَلاَءُ
لَهُمْ فَجَاءَتْ اِلَى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَسَارَّتْهَا بِمَا قَالَتْ لَهُمْ .فَقَالَتْ عَائِشَةُ
لاَ اِذَنْ اِلاَّ اَنْ يَكُونَ الْوَلاَءُ لِي .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَمَا ذَاكَ . فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اَتَتْنِي بَرِيرَةُ تَسْتَعِينُنِي فِي مُكَاتَبَتِهَا . فَقُلْتُ لاَ اِلاَّ اَنْ يَّشَاءَ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّ لَهُمْ مَالَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّيَكُونَ الْوَلاَءُ
لِي فَذَهَبَتْ اِلَيْهِمْ فَقَالُوا لاَ اِلاَّ اَنْ يَكُونَ الْوَلاَءُ لَنَا .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ابْتَاعِيهَا
فَاَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلاَءَ فَاِنَّ الْوَلاَءَ لِمَنْ اَعْتَقَ . فَاشْتَرَتْهَا فَاَعْتَقَتْهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ- يَخْطُبُ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ
تَعَالَى تَعْلَمُوا اَنَّ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى فَاِنَّ الشَّرْطَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ
اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُولُونَ اَعْتِقْ فُلاَنًا وَالْوَلاَءُ لِي اِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ اَعْتَقَ . قَالَتْ وَكَانَ
زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ نے اپنے لیے نو اوقیہ کی ہر سال ادائیگی کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرلیا۔ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تا کہ ان سے اس بارے میں مدد لیں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں! اگر تم چاہو تو میں ساری ادائیگی ایک ہی مرتبہ کر دوں گی۔ البتہ تمہاری ولاء کا حق میرے پاس ہوگا' بریرہ اپنے مالک کے پاس گئی ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو ان لوگوں نے اس بات سے انکار کر دیا اور کہا کہ ولاء کا حق ان کے پاس ہی رہے گا وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں' اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ تو بریرہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہلکی آواز میں ساری بات بتائی جو اس نے اپنے مالکان سے کہی تھی (اور جو انہوں نے جواب دیا تھا) تو سیّدہ عائشہ نے یہی کہا: نہیں! اور ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا (تو میں اس معاملے کے لیے تیار ہوں)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! بریرہ میرے پاس آئی تھی تا کہ اپنے کتابت کے معاہدے کے بارے میں مجھ سے مدد لے تو میں نے یہ کہا کہ اگر تمہارے مالکان چاہیں تو میں انہیں ساری ادائیگی ایک ساتھ کر دیتی ہوں اور ولاء کا حق میرے پاس رہے گا' وہ اپنے مالکان کے پاس گئی تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! ولاء کا حق ہمارے پاس ہی رہے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو اور ولاء کی شرط ان کے لیے رہنے دو کیونکہ ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تو میں نے اسے خرید کر اسے آزاد کر دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرائط عائد کر دیتے ہیں' جن کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے۔ یہ بات جان لو کہ جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ شرط باطل شمار ہوگی' اگرچہ سو مرتبہ کیوں نہ عائد کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے (کہ اسے ...

جائے) اور اللہ تعالیٰ نے (جس شرط کی اجازت دی ہے) وہ شرط زیادہ مضبوط ہوگی ہے لوگوں کو کیا ہوگیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں کہ تم فلاں کو آزاد کردو اور ولاء کا حق میرے پاس رہے گا' ولاء کا حق تو اس شخص کے لیے ہوتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کا شوہر ایک غلام تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا تو اس نے اپنی ذات کو اختیار کرلیا' اگر اس کا شوہر آزاد شخص ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اختیار نہ دیتے۔

2836- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُوَانَ اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اِنِّى كُنْتُ لِعُتْبَةَ بْنِ اَبِى لَهَبٍ وَاَنَّ ابْنَتَهُ وَامْرَاَتَهُ بَاعُونِى وَاشْتَرَطُوا وَلَائِى فَمَوْلٰى مَنْ اَنَا فَقَالَتْ يَا بُنَىَّ دَخَلَتْ عَلَىَّ بَرِيرَةُ وَهِىَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِينِى . فَقُلْتُ نَعَمْ . فَقَالَتْ اِنَّ اَهْلِى لاَ يَبِيعُونِى حَتّٰى يَشْتَرِطُوا وَلَائِى . قُلْتُ لاَ حَاجَةَ لِى فِيكِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَوْ بَلَغَهُ فَقَالَ مَا قَالَتْ بَرِيرَةُ . فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَاَعْتِقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا . فَاشْتَرَيْتُهَا فَاَعْتَقْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْوَلاَءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَلَوِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ مَرَّةٍ .

☆☆ عبدالواحد بن ایمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے ان سے کہا: اے اُم المؤمنین! میں عتبہ بن ابولہب کے پاس موجود تھا (یعنی ان کا غلام تھا)' اس کے بیٹے اور اس کی بیوی نے مجھے فروخت کردیا اور میری ولاء کی شرط عائد کی تو میں کس کا آزاد کردہ غلام شمار ہوں گا؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں بریرہ کے پاس آئی' اس نے کتابت کا معاہدہ کیا تھا' اس نے کہا کہ آپ مجھے خرید لیں' میں نے کہا: ٹھیک ہے! اس نے کہا: میرے مالکان مجھے اس وقت تک فروخت نہیں کریں گے جب تک وہ میرے ولاء کی شرط عائد نہ کریں۔ تو میں نے کہا: پھر تو مجھے

۲۸۳۵- اخرجه مسلم في العتق (۱۵۰٤) باب: انما الولاء لمن اعتق' و ابو داود في الطلاق (۲۲۳۳) باب: في المملوكة تعتق وهي تحت حر او عبد' و النسائي في الطلاق (٦/ ١٦٤-١٦٥) باب: خيار الامة تعتق وزوجها مملوك' و في العتق من الكبرى: كما في التحفة (۱۲/ ۱۲٤)' و الترمذي في الرضاع (۱۱۵٤) باب: ما جاء في المراة تعتق ولها زوج' من طرق عن جرير' به-و اخرجه البخاري في المكاتب (۲۵٦۳) باب: استعانة المكاتب و سواله الناس' و مسلم في العتق (۱۵۰٤) باب: انما الولاء لمن اعتق' و ابو داود في العتق (۳۹۳۰) باب: في بيع المكاتب اذا فسخت الكتابة' و ابن ماجه في العتق (۲۵۲۱) باب: المكاتب' و احمد (٦/ ۲۱۳)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۳۳۸) من طرق عن هشام بن عروة' به-وله شاهد منحديث ابن عباس' بنحوه- اخرجه البزار (۱۳۹٤)' و الطبراني (۱۱۷٤٤)' و ابن حبان (۵۱۲۰) من طريق تميم بن المنتصر عن اسحاق الازرق عن شريك عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس' بنحوه-و شريك سيء الحفظ' ورواية سماك عن عكرمة مضطربة' لكن اخرجه احمد (۱/ ۲۸۱) عن عفان عن همام عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس-وله طريق آخر من حديث بن عمر عن عائشة' لكنه مختصر- اخرجه مالك (۲/ ۷۸۲)' و عنه الشافعي' ومن طريقه البيهقي في المعرفة (۱٤/ ٤۰۸) باب: الولاء (۲۰٤۹۱)- واخرجه البخاري في الفرائض (۱۲/ ٤۲) باب: اثم من تبرا من مواليه (٦۷۵٦)' و في العتق (۵/ ۱٦۷) باب: بيع الولاء وهبته (۲۵۳۵)' و مسلم في العتق (۲/ ۱۱٤۱) باب: انما الولاء لمن اعتق (۱۵۰٤)' و ابو داود في الفرائض (۳/ ۱۲۷) باب: في بيع الولاء (۲۹۱۹)' و الترمذي في الولاء (٤/ ٤۳۷) باب: ما جاء في النهي عن بيع الولاء و عن هبته (۲۱۲٦)' و في البيوع (۳/ ۵۳۷) باب: ما جاء في كراهية بيع الولاء وهبته (۱۲۳٦)' و النسائي في البيوع (۷/ ۳۰٦) باب: بيع الولاء و في الكبرى: كما في التحفة (۵/ ٤٤۷' ٤٤۹' ٤۵۵' ٤٦٤)' و ابن ماجه في الفرائض (۲/ ۹۱۸) باب: النهي عن بيع الولاء و عن هبته (۲۷٤۷)-

۲۸۳٦- اخرجه البخاري في المكاتب (۵/ ۲۲۱) باب: اذا قال المكاتب: اشترني و اعتقني: فاشتراه لذلك (۲۵٦۵) عن ابي نعيم' و في الشروط (۵/ ۲۸۲) باب: ما يجوز من شروط المكاتب اذا رضي بالبيع على ان يعتق (۲۷۲٦) عن خلاد بن يحيى' كلاهما عن عبد الواحد بن ايمن' به-

تمہارے بارے میں کوئی ضرورت نہیں ہے جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی یا آپ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: بریرہ کیا کہہ رہی ہے؟ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو اور ان لوگوں کو ایسے ہی رہنے دو وہ جو چاہیں شرطیں عائد کرتے پھریں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) تو میں نے اسے خرید کر اسے آزاد کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے خواہ (دوسرے فریق کے لوگ) سو شرطیں عائد کریں۔

2837- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ قِلاَبَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ عَجْلاَنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا يَزِيْدَ الْمَدَنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِبَشِيرٍ الصَّغِيرِ مَقْعَدٌ لاَ يَكَادُ يُخْطِئُهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَفَقَدَهُ ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا عَادَ اِلٰى مَقْعَدِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَا بَشِيرُ لَمْ اَرَكَ مُنْذُ ثَلاَثَةِ اَيَّامٍ . قَالَ بِاَبِىْ وَاُمِّى ابْتَعْتُ بَعِيرًا مِنْ فُلاَنٍ فَمَكَثَ عِنْدِىْ ثُمَّ شَرَدَ فَجِئْتُ بِهِ فَدَفَعْتُهُ اِلٰى صَاحِبِهِ فَقَبِلَهُ مِنِّى .قَالَ وَكَانَ شَرَطَ لَكَ ذٰلِكَ فِيهِ .قَالَ لاَ وَلٰكِنَّهُ قَبِلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الشَّرُوْدَ يُرَدُّ مِنْهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر صغیر کے بیٹھنے کے ایک مخصوص جگہ تھی جہاں وہ باقاعدگی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے تین دن تک انہیں ملاحظہ نہیں فرمایا (جب تین دنوں کے بعد) وہ اپنی مخصوص جگہ پر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے بشیر! میں نے تمہیں پچھلے تین دن سے دیکھا نہیں ہے (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں نے فلاں شخص سے اونٹ خریدا تھا' وہ میرے پاس رہا اس کے بعد وہ سرکش ہو کر بھاگ گیا' میں اس کے پیچھے گیا (اسے پکڑ کے لا کے) اسے اس کے مالک کے سپرد کر دیا تو اس نے وہ مجھ سے لے لیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے تمہارے ساتھ کوئی شرط طے کی تھی؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! اس نے ویسے ہی اسے لے لیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے نہیں ہو کہ سرکش جانور اسی بنیاد پر واپس کیے جاتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد سلام بن عجلان کناہ مسلم اباخلیل، امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یکتب حدیثہ۔ وتوقف غیرہ فی احتجاج بہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۵۰۶۲)۔

2838- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلاَءً اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِىُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ عَجْلاَنَ الْعُجَيْفِىُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْمَدَنِىُّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى

۲۸۳۷ ذکرہ المتقی الهندی فی کنز العمال (۱۵۱/٤) رقم (۹۹۵۲) و عزاہ الی (الحسن ابن سفیان و ابن شاهین و ابن مردویہ و ابی نعیم)- قال: و فیہ عبد السلام بن عجلان ضعیف-

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَمَا اِنَّ الْبَعِيرَ الشَّرُودَ يُرَدُّ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سرکش اونٹ واپس کردیا جاتا ہے۔

2839- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ .وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ الْخَصِيبُ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالاَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَاَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَاَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ اٰخُذُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ وَاُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُوَيْدَكَ اَسْاَلُكَ اِنِّي اَبِيعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَاَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَاَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ اٰخُذُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ وَاُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لاَ بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ .وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ فَاُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ وَاُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ فِي الْمَوْضِعَيْنِ وَالْبَاقِي مِثْلَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں بقیع میں اونٹوں کا سودا کیا کرتا تھا' بعض اوقات میں انہیں دینار کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور دینار کی جگہ درہم وصول کر لیتا تھا اور بعض اوقات درہم کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور درہم کی جگہ دینار وصول کر لیتا تھا۔ یہ اس کی جگہ لے لیتا تھا اور وہ اس کی جگہ دے دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں! میں نقیع میں اونٹوں کا سودا کرتا ہوں تو بعض اوقات میں دینار کے عوض میں فروخت کرتا ہوں لیکن درہم وصول کر لیتا ہوں' بعض اوقات درہم کے عوض میں فروخت کرتا ہوں اور دینار وصول کر لیتا ہوں' یہ میں اس کی جگہ لے لیتا ہوں اور وہ اس کی جگہ لے لیتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر تم اس دن کے بھاؤ کے حساب

۲۸۳۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۵/۱۸۲۹)' و من طريقه اخرجه البيهقي في سننه (۵/۳۲۲-۳۲۳) كتاب البيوع' ما جاء البعير الشرود يرد- من طريق علي بن هاشم عن عبد السلام' به- و فيه عبدالسلام بن عجلان' و هو ضعيف- و ذكره المتقي الهندي في كنز العمال (۱۵/۱۸۲) رقم (۴۰۵۱۱)- و نقله ابن حجر في الاصابة (۱/۴۴۸)' و عزاه الى الحسن بن سفيان و ابن شاهين و ابن مردويه في التفسير' و لعله عبد السلام ابن عجلان-

۲۸۳۹- ساقه الدارقطني من طريق ابي داود' و هو في سننه في البيوع (۳/۲۵۰) باب: في اقتضاء الذهب من الورق (۳۳۵۴' ۳۳۵۵)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۸/۱۱۲) باب: اخذ العوض عن الثمن الموصوف في الذمة (۱۱۳۱۷)' و اخرجه ايضاً الترمذي في البيوع (۳/۵۴۴) باب: ما جاء في الصرف' و النسائي في البيوع (۷/۲۸۲) باب: اخذ الورق من الذهب و الذهب من الورق' و ابن ماجه في التجارات (۲/۷۶۰) باب: اقتضاء الذهب من الورق والورق من الذهب (۲۲۶۲)- وقال الترمذي : (هذا حديث لا نعرفه مرفوعاً الا من حديث سماك بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر- وروى داود بن ابي هند هذا الحديث عن سعيد بن جبير عن ابن عمر موقوفاً- و العمل على هذا عند بعض اهل العلم: ان لا باس ان يقتضي الذهب من الورق والورق من الذهب- و هو قول احمد واسحاق- وقد كره بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلي الله عليه وسلم وغيرهم ذلك)- و راجع: المعرفة للبيهقي (۸/۱۱۳-۱۱۴)-

سے لیتے ہو اور جب تک تم دونوں جدا نہیں ہوتے یا تمہارے درمیان کوئی شرط طے نہیں ہوتی۔

ایک روایت میں الفاظ کا کچھ اختلاف ہے۔

2840- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِيُّ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سونے کو سونے کے عوض میں، چاندی کو چاندی کے عوض میں، کھجور کو کھجور کے عوض میں، گندم کو گندم کے عوض میں، جَو کو جو کے عوض میں، نمک کو نمک کے عوض میں صرف دست بدست برابر برابر فروخت کیا جاسکتا ہے، لیکن جب ان اصناف میں اختلاف ہو جائے تو تم جیسے چاہو فروخت کرو، اس وقت کہ جب یہ دست بدست لین دین ہو (یعنی اُدھار کا سودا نہ ہو)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عبدالرحمٰن جرجرائی ذکرہ ابن حبان فی ثقات۔ وقال حافظ: مقبول یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۸/ ۱۸۸)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۳۳۶)۔

2841- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الدِّينَوَرِيُّ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ اَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ بُرٍّ فَقَالَ بِعْهُ وَاشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَاَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ فَاِنِّى كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ . يَعْنِى مِثْلاً بِمِثْلٍ وَّكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قَالَ فَاِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ . قَالَ اِنِّى اَخَافُ اَنْ يُضَارِعَ.

☆☆ معمر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: اسے

۲۸۴۰- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۷/۱۰۳-۱۰۴)' و من طريقه مسلم في المساقاة (۳/۱۲۱۰) باب: الصرف و بيع الذهب بالورق نقدا (۱۵۸۷)' و ابو داود في البيوع (۳/۶۴۲) باب: في الصرف (۳۳۵۰)' و البيهقي في الكبرى (۵/۲۷۸)' و ابن حبان في البيوع (۵۰۱۸) من طريق ابن ابي شيبة عن وكيع' به-واخرجه مسلم في المساقاة (۳/۱۲۱۰) باب: الصرف و بيع الذهب بالورق نقدا (۱۵۸۷)' و احمد في مسنده (۵/۳۲۰)' و ابن الجارود (۶۵۰)' و البيهقي (۵/۲۷۸' ۲۸۴) من طرق عن وكيع' به-واخرجه عبد الرزاق في البيوع (۱۴۱۹۳)' و الترمذي في البيوع (۳/۵۴۱) باب: ما جاء ان الحنطة بالحنطة مثلا بمثل (۱۲۴۰)' و البيهقي (۵/۲۷۷' ۲۸۳' ۲۸۴) من طرق عن سفيان' به-واخرجه النسائي في البيوع (۷/۲۷۶) باب: بيع الشعير بالشعير' و ابن ماجه في التجارات (۲/۷۵۷-۷۵۸) باب: الصرف' وما لا يجوز متفاضلا يدا بيد (۲۲۵۴) من طريق محمد بن سيرين' عن مسلم بن يسار و عبد الله بن عبيد هرمز' قال: جمع المنزل بين عبادة بن الصامت و معاوية ... فحدثهم عبادة بن الصامت' قال ...... فذكره-

فروخت کر دو اور اس کے ذریعے جو خرید کے لے آؤ' وہ غلام گیا اور اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ وصول کر لیے جب وہ آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو معمر نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم جاؤ اور اسے واپس کرو اور صرف برابر کا لین دین کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اناج کو اناج کے عوض میں۔

ان کی مراد یہ تھی کہ صرف برابر برابر لیا دیا جا سکتا ہے۔ ان دنوں ہماری خوراک جو ہوا کرتی تھی۔ اس غلام نے کہا: یہ تو اس کی مانند نہیں ہیں' تو معمر نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ اس کے برابر ہوتے ہیں۔

2842- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ اَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ شَعِيْرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَاَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرٌ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّىْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ . وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرَ قِيْلَ فَاِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِثْلًا .قَالَ فَاِنِّىْ اَخَافُ اَنْ يُضَارِعَ .

☆☆ معمر بن عبداللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: اسے فروخت کر دو اور اس کے ذریعے جو خرید لانا' وہ غلام گیا اور اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ (جو) حاصل کر لیے جب وہ معمر کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو معمر نے ان سے کہا: تم نے اس میں دخل کیوں دیا؟ تم جا کر اسے واپس کر کے آؤ اور صرف برابر برابر لین دین کرنا' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اناج کے عوض میں اناج کو صرف برابر برابر (لیا اور دیا جا سکتا) ہے۔

راوی کہتے ہیں: ان دنوں ہماری خوراک جو ہوا کرتی تھی۔ معمر سے یہ کہا گیا کہ یہ تو اس کی مانند نہیں بنتے' تو انہوں نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے کہ یہ اس کی مانند ہیں۔

2843- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّعْفَرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِى سَوَاءٌ فِى الرِّبَا .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سود لینے والا اور دینے والا برابر (کے گناہگار) ہوتے ہیں۔

۲۸٤۲- اخرجه احمد (٦/٤٠١)، و مسلم في المساقاة (٣/١٢١٤) باب: بيع الطعام مثلاً بمثل (١٥٩٢)، و الطبراني (١٠٩٥/٢٠)، و ابن حبان (٥٠١١)، و البيهقي (٥/٢٨٣) من طرق عن ابن وهب، به-واخرجه احمد (٦/٤٠-٤١)، والطبراني (٢٠/١٠٩٤) من طريق ابن لهيعة عن ابي النضر، به- وابن لهيعة: الكلام فيه مشهور، لكنه متابع من ابن وهب؛ كما سبق-

۲۸٤۳- اخرجه مسلم في المساقاة (٣/١٢١١) باب: الصرف و بيع الذهب بالورق نقدًا (١٥٨٤)، و النسائي في البيوع (٧/٢٧٨) باب: بيع الشعير بالشعير، من طريق ابي المتوكل الناجي، به-

2844- اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ نَهْشَلُ بْنُ دَارِمٍ التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَلدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لاَ فَضْلَ بَيْنَهُمَا مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِوَرِقٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِذَهَبٍ وَّاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِوَرِقٍ وَّالصَّرْفُ هَاءَ وَهَاءَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دینار کو دینار کے عوض میں درہم کو درہم کے عوض میں کسی اضافی ادائیگی کے بغیر لیا اور دیا جائے گا' جس شخص کو چاندی کی ضرورت ہو' وہ اسے سونے کے عوض میں لین دین کرے اور جس شخص کو سونے کی ضرورت ہو' وہ چاندی کے عوض میں لین دین کرے لیکن یہ لین دین دست بدست ہونا چاہیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عباس بن عثمان بن شافع شافعی، عم امام شافعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰۳۶)۔

2845- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ الْعَسْكَرِيُّ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِی حَرْبٍ الصَّفَّارُ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِی بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ فِی خُطْبَتِهِ فِی حَجَّتِهِ اَلاَ وَاِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَحِلُّ لَهُ دَمُهُ وَلاَشَیْءٌ مِنْ مَالِهِ اِلاَّ بِطِيبَةِ نَفْسِهِ اَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ . قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ یاد رکھنا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے' اس کے لیے اپنے بھائی کا خون یا اس کے مال میں سے کوئی بھی چیز حلال نہیں ہے۔ ماسوائے اس کے جو وہ اپنی پسند کے ساتھ اسے دے دے۔ خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

2846- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لاَ يَشْتَرِيَنَّ

۲۸۴۴- اخرجه ابن ماجه في سننه (۲۲۶۱) من طريق ابي اسحاق الشافعي' به- قال البوصيري في الزوائد (۲/ ۱۹۵): (هذا اسناد ضعيف محمد بن العباس قال فيه ابن حبان في الثقات: يروي المقاطيع عن ابيه انتهى- و ابوه العباس بن عثمان مجهول' و عمر بن محمد بن علي لم ار من خرجه ولا من وثقه)-اه-

۲۸۴۵- اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/ ۹۷) في الغصب' باب: لا يملك احد بالجناية شيئا' من طريق ثور بن يزيد الديلي عن عكرمة عن ابن عباس-

۲۸۴۶- داود بن الزبرقان: متروك الحديث؛ قاله ابن حجر في (التلخيص) (۳/ ۵۲)-

اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ اِلَّا بِطِيبٍ مِّنْ نَفْسِه.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کا ساتھی اس وقت تک نہ بنے جب تک وہ خود اپنی مرضی سے اسے نہ دے۔

2847- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ الْكَاتِبُ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَحْوَلِ مَوْلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِىْ عُمَارَةُ بْنُ حَارِثَةَ الضَّمْرِىُّ ذَكَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِىْ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مِّنْ مَّالِ اَخِيْهِ شَىْءٌ اِلَّا مَا طَابَتْ بِه نَفْسُهُ . فَقُلْتُ حِيْنَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ غَنَمَ ابْنِ عَمٍّ لِىْ فَاَخَذْتُ مِنْهَا شَاةً فَاجْتَزَرْتُهَا اَعَلَىَّ فِىْ ذٰلِكَ شَىْءٌ قَالَ اِنْ لَقِيْتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّاَزْنَادًا فَلَا تَمَسَّهَا .

☆☆ حضرت عمرو بن یثربی بیان کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں حجۃ الوداع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی بھی انسان کے لیے اپنے بھائی کے مال میں سے کوئی بھی چیز لینا جائز نہیں ہے ماسوائے اس کے جسے وہ (دوسرا شخص) اپنی پسند کے ساتھ دے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے اس وقت عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے' اس بارے میں اگر میں اپنے چچازاد کی بکریوں کو اپنے سامنے پاتا ہوں اور ان میں سے ایک بکری لے لیتا ہوں اور ذبح کر لیتا ہوں تو کیا اس بارے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایک بکری کا سامنا کرتے ہو اور اس وقت تمہارے ہاتھ میں چھری بھی ہے اور ہاتھ پاؤں باندھنے کی چیزیں بھی ہیں' تو بھی تم اس بکری کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن یثربی ضمری، یعد فی اھل حجاز، ابن سکن نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:: اصابہ (۴/ ۵۷۷)، ت (۵۹۹۷)۔

2848- وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّىُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِىْ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ اَلَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مِّنْ مَّالِ اَخِيْهِ شَىْءٌ اِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِّنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ

۲۸۴۷- اخرجه الطبراني في الاوسط' وقال: (لا يروى عن ابن يثربي الا بهذا الاسناد تفرد به عبد الملك): كذا في التعليق المغني' و لماجده في الاوسط (ط: الحرمين) واخرجه احمد في مسنده (۳/ ۴۲۳): ثنا ابو عامر: ثنا عبد الملك -يعني: ابن حسن الحارثي- باسناده- و اعاده باسناده ثانية (۵/ ۱۱۳) بنفس الاسناد- و اخرجه الطحاوي (۴/ ۲۴۱) وفي المشكل (۴/ ۴۲) و البيهقي (۶/ ۹۷) من طريق عمارة بن حارثة به- وقال الهيثمي (۴/ ۱۷۴): (ورجال احمد ثقات)-

۲۸۴۸- اخرجه عبد الله بن احمد في زوائده على المسند (۵/ ۱۱۳): حدثني محمد بن عباد المكي به- و لم يذكر في اسناده: (عبد الرحمن بن ابي سعيد) و البيهقي (۶/ ۹۷)- و صوب الدارقطني الرواية السابقة بذكر (عبد الرحمن بن ابي سعيد)-

اللّٰہِ اِنْ لَقِیتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّی ۔ذَکَرَ بَاقِی الْحَدِیْثِ وَقَالَ فِیْهِ اِنْ لَقِیتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّاَزْنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِیشِ ۔ اَرْضٌ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْجَارِ اَرْضٌ لَیْسَ بِهَا اَنِیسٌ.

☆☆ حضرت عمرو بن یثربی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار! کسی بھی مسلمان کے لیے اس کے بھائی کا مال حلال نہیں ہے ماسوائے اس چیز کے جسے وہ خود اپنی پسند سے دے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر مجھے اپنے چچازاد کی بکریاں ملتی ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

اگر تمہیں وہ بکری خبت الجمیش (یہ ایک ویرانے کا نام ہے) میں وہ بکری ملتی ہے اور اس وقت تم نے چھری اور بکری کو باندھنے کا سامان اُٹھایا ہوا ہو تو بھی تم اسے ہاتھ نہیں لگا سکتے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ (خبت الجمیش) مکہ اور اس کے نواح کے درمیان ایک جگہ ہے' یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوئی آبادی نہیں ہے' اس سند میں راوی نے ابن ابی سعید کا تذکرہ نہیں کیا' تاہم پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

2849- حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِیبٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ اَبِی قُتَیْلَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِهْرِیُّ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِطِیبِ نَفْسِهٖ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان شخص کو مال صرف اس کی مرضی سے لینا جائز ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حارث بن محمد فہری۔ قال حافظ فی تلخیص (۱۰۱/۳): مجھول۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۷۸/۲)، مغنی (۱۴۳/۱)۔

2850- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْفَضْلُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ الزُّبَیْدِیُّ جَارُ الْعُرَانِیِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِی حَرَّةَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا عَنْ طِیبِ نَفْسٍ.

☆☆ حضرت ابوحرہ رقاشی اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ کسی بھی

۲۸۴۹- الحارث مجهول : قاله ابن حجر في (التلخيص) (۵۲/۳)-

۲۸۵۰- اخرجه احمد (۷۲/۵-۷۳)، و ابو يعلى (۱۵۷۰)، و الدارمي في البيوع (۲۴۶/۲) باب: في الربا الذي كان في الجاهلية، و البيهقي في الغصب (۱۰۰/۶) باب: من غصب لوحاً فادخله في سفينة او بنى عليه جداراً- كلهم من طريق حماد بن سلمة، به-وقال الهيثمي في المجمع (۲۶۸/۳): (وابو حرة الرقاشي وثقه ابو داؤد، و ضعفه ابن معين، و فيه علي بن زيد وفيه كلام)- اه-وقال ابن حجر في (التلخيص) (۵۲/۳): (وفيه علي بن زيد بن جدعان و فيه ضعف)- اه-

مسلمان کا مال صرف اس کی مرضی سے لیا جا سکتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن احمد بن منصور بن ذیال، ابوعباس زبیدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ مامون۔ قدیماً، وتعجب ذھبی فی ''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/ ۳۷۷) (۶۸۲۹)، ''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی (۱۴/ ۵۲۸)۔

○ بعرانی: ابوحامد محمد بن ہارون بن عبداللہ حضرمی من اھل بغداد، من شیوخ دار قطنی توفی سنہ ۳۲۱ھ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب للسمعانی (۱/ ۳۷۰)۔

2851- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2852- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حُرْمَةُ مَالِ الْمُؤْمِنِ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مومن کا مال اس کی جان کی طرح قابلِ احترام ہے۔

2853- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَرَّ بِهٖ وَهُوَ مُلَازِمٌ غَرِيْمًا لَهٗ فَقَالَ مَا هٰذَا . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غَرِيْمٌ لِّيْ . فَقَالَ هَلْ لَكَ- يَعْنِيْ- اَنْ تَاْخُذَ النِّصْفَ . وَقَالَ بِيَدِهٖ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ الشَّطْرَ وَتَرَكَ الشَّطْرَ . اَوْ قَالَ النِّصْفَ.

☆☆ عبداللہ بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنے ایک مقروض کے ساتھ الجھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرا مقروض ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ نہیں کرتے یعنی تم اس سے نصف وصول کرلو آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے یہ بات ارشاد فرمائی

۲۸۵۲- عزاہ ابن حجر فی (التلخیص) (۳/ ۵۲) للبزار من روایة عمرو بن عثمان بہ- وقال البزار: تفرد بہ ابو شہاب- و راجع- ایضاً- المعجم الکبیر للطبرانی (۱۰/ ۱۹۷)- و الحلیة لابی نعیم (۷/ ۳۳٤)-

۲۸۵۳- سفیان بن حسین: متکلم فی روایتہ عن الزہری- وقد ورد الحدیث من غیر ھذا الوجہ عن الزہری بسیاق آخر بمعناہ- و سمی غریم کعب و ھو ابن ابی حدرد- و فیہ طلب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کعب ان یضع الشطر من دینہ- و قولہ للغریم: (قم فاقضہ)-اخرجہ البخاری فی المساجد (٤۷۱) باب: رفع الصوت فی المساجد- و (٤۵۷) باب: التقاضی و الملازمة فی المسجد- و فی الخصومات (۲٤۱۸)- و فی الصلح (۲۷۱۰)- و مسلم فی المساقاة (۱۵۵۸) باب: استحباب الوضع من الدین- و ابو داود فی الاقضیة (۳۵۹۵) باب: فی الصلح- و ابن ماجہ فی الاحکام (۲٤۲۹) باب: الحبس فی الدین و الملازمة- و الدارمی (۲/ ۲٦۱)- و احمد (٦/ ۳۹۰)-

تو میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! تو انہوں نے نصف حصہ وصول کر لیا اور نصف حصہ چھوڑ دیا (راوی کو شک ہے کہ شاید روایت میں شطر کی بجائے لفظ نصف منقول ہے)۔

2854- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ وَالصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ . لَفْظُ يُوْنُسَ وَقَالَ الْاٰخَرُ بَيْنَ النَّاسِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ مسلمان آپس کی شرائط کے مطابق عمل پیرا ہوں گے اور مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔

روایت کے یہ الفاظ یونس نامی راوی کے ہیں جبکہ دیگر راویوں نے لفظ "لوگوں کے درمیان" نقل کیا ہے۔

2855- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ اَصْلِهٖ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمِصِّيْصِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الصُّلْحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ جَائِزٌ . كَذَا كَانَ فِیْ اَصْلِهٖ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔

ان کی اصل میں اسی طرح کے الفاظ ہیں۔

2856- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاٰدَمِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا .

☆☆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں مسلمانوں کی مقرر کردہ شرائط (پوری کی جائیں گی) ماسوائے ایسی شرط کے جو کسی حلال چیز کو حرام قرار دے یا حرام چیز کو حلال قرار دے۔

۲۸۵۴- اخرجه ابو داود في الاقضية (۳/۳۰٤) باب: في الصلح (۳۵۹٤) و احمد (۲/۳۶٦) و ابن حبان في الصلح (۵۰۹۱) و ابن الجارود (٦۳۸) و الحاكم (۲/٤۹) و البيهقي في الصلح (٦/٦٤) باب: صلح المعاوضة من طريق كثير بن زيد به- وقال الحاكم: (رواة هذا الحديث كلهم مدنيون)- وقال الذهبي: (لم يصححه و كثير ضعفه النسائي و مشاه غيره)- اه- و قال الذهبي في موضع آخر (٤/١٠١): (حديث منكر)- و ضعفه ابن حزم و عبد الحق: كما في التلخيص لابن حجر (۳/۲٦)-

۲۸۵۵- اخرجه الحاكم (۲/۵۰) من طريق عبد الله بن الحسين المصيصي به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين و هو معروف بعبد الله بن الحسين المصيصي و هو ثقة)- اه- قال الذهبي: (قلت: قال ابن حبان: يسرق الحديث)- اه- يعني: عبد الله بن الحسين المصيصي-

سودا کرتے ہوئے شرط عائد کرنے کا حکم

کوئی سودا کرتے ہوئے کوئی شرط عائد کرنے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے کہ جب کوئی شخص کسی سواری کو فروخت کرے تو وہ اس پر سوار رہنے کا استثناء کرے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر مسافت قریب ہو تو ایسا کرنا جائز ہوگا' ورنہ جائز نہیں ہوگا۔

انہوں نے مذکورہ بالا حدیث کو قریب کی مسافت پر محمول کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنا مطلق طور پر جائز نہیں ہے۔ خواہ وہ مسافت کم ہو یا مسافت زیادہ ہے۔ کیونکہ شرط لگانے کی وجہ سے بیع منعقد ہی نہیں ہوگی۔ ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ جس میں یہ بات مذکور ہے کہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں استثناء کرنے یا کوئی شرط عائد کرنے سے منع کیا ہے''۔[1]

اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہہ صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

ہر ایسی شرط عقد جس کا تقاضا کرتا ہو اس کی وجہ سے بیع فاسد نہیں ہوتی ہے' جیسے خریدار خریدتے ہوئے سامان میں ملکیت کی شرط عائد کر دیتا ہے تو یہ چیز تو شرط عائد کیے بغیر بھی پائی جاتی ہے۔ اور ہر ایسی شرط جس کا عقد تقاضا نہ کر رہا ہو اور اس شرط کے نتیجے میں فریقین میں سے کسی ایک کا فائدہ ہو یا فروخت شدہ سامان میں اس کا کوئی فائدہ ہو یا اس کا استحقاق موجود ہو تو ایسی شرط کے نتیجے میں بیع فاسد ہو جاتی ہے' جس طرح کوئی فروخت کرنے والا شخص کسی غلام کو فروخت کرتے ہوئے یہ شرط عائد کرتا ہے کہ خریدار اسے آگے فروخت نہیں کرے گا (یہ سامان کی منفعت شمار ہوگی) کیونکہ یہ ایک ایسی اضافی شرط ہے جو کسی غرض سے خالی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی شرط کے نتیجے میں تنازع ہو جاتا ہے اور عقد کا مقصد فوت ہو جایا کرتا ہے۔ تاہم اگر کوئی ایسی شرط عائد کی جائے جو عام عرف میں شامل ہو تو کیونکہ عرف کو قیاس پر ترجیح حاصل ہوتی ہے (اس لیے اس کا حکم مختلف ہوگا)۔[2]

---

[1] حاشیۃ النووی علی الصحیح لمسلم' ج2 ص29

[2] الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی از امام ابوالحسن علی بن ابوبکر الفرغانی

۲۸۵٦- اخرجه الترمذي في الاحكام (۳/ ٦۳٤) باب: الصلح بين الناس (۱۳۵۲)' و ابن ماجه في الاحكام (۲/ ۷۸۸) باب: الصلح (۲۳۵۳)' و الحاكم في المستدرك (٤/ ۱۰۱)' و البيهقي في الكبرى (٦/ ٦۵) من طريق كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف' به- وقال الترمذي: (حسن صحيح)- و لم يتكلم عليه الحاكم' وقال الذهبي: (واه)- و عقب على تصحيح الترمذي لحديثه هذا' فقال: (وصححه - يعني: الترمذي- فلهذا لا يعتمد العلماء على تصحيح الترمذي)- ينظر: الميزان (۳/ ٤۰٦)- وقال المباركفوري في (تحفة الاحوذي) (٤/ ٤۸۷): (وفي تصحيح الترمذي هذا الحديث نظر: فان في اسناده كثير بن عبد الله بن عوف' و هو ضعيف جداً' قال فيه الشافعي و ابو داود: هو ركن من اركان الكذب- وقال النسائي: ليس بثقة- وقال ابن حبان: له عن ابيه عن جده نسخة موضوعة- وتركه احمد' وقد نوقش الترمذي في تصحيح حديثه......) فذكر كلام الذهبي السابق' ثم قال: (وقال ابن كثير في (ارشاده) : قد نوقش ابو عيسى - يعني: الترمذي - في تصحيحه هذا الحديث و ما شاكله)- اه- و ضعفه ابن حجر في التلخيص (۳/ ۲٦-۲۷)-

2857- حَدَّثَنَا رِضْوَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ جَالِينُوسَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الدُّنْيَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مسلمانوں کی شرائط کی پابندی کی جائے گی جبکہ وہ حق کے مطابق ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بالسی اتھمہ امام احمد وضرب علی حدیثہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "میزان اعتدال" از حافظ شمس الدین ذہبی (۳۶۷/۴) ت (۵۱۱۷)۔

2858- وَعَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْمُسْلِمُونَ عَلٰى شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ مِنْ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمانوں کی شرائط کی پابندی کی جائے گی جبکہ وہ حق کے مطابق ہوں۔

2859- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَمَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهِ وَنَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَمَا اَنْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍ فَاِنَّ خَلَفَهَا عَلَى اللّٰهِ ضَامِنٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ بُنْيَانٍ اَوْ مَعْصِيَةٍ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ مَا يَعْنِي وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ قَالَ اَنْ يُعْطِيَ الشَّاعِرَ وَذَا اللِّسَانِ الْمُتَّقَى.

۲۸۵۷- اخرجه الحاكم في البيوع (۴۹/۲) باب: المسلمون على شروطهم و الصلح جائز' من طريق ابن ابي الدنيا' به- ذكره الحاكم شاهدًا لحديث ابي هريرة السابق قريبًا' و لم يتكلم عليه هو ولا الذهبي- وقال ابن حجر في التلخيص (۲۷/۲): (وهو واه)-

۲۸۵۸- اخرجه الحاكم في البيوع (۵۰/۲) بالاسناد السابق من طريق خصيف' به- ولم يتكلم عليه الحاكم ولا الذهبي- وقال ابن حجر في التلخيص (۲۷/۲): (واسناده واه)-

۲۸۵۹- اخرجه عبد بن حميد (۱۰۸۳ - منتخب)' و الحاكم في المستدرك (۵۰/۲)' و ابن عدي في الكامل (۳۲۲/۵) في ترجمة عبد الحميد بن حسن الهلالي' و البغوي في شرح السنة رقم (۱۶۴۰) من طريق عبد الحميد بن حسن' به-وقد صححه الحاكم' و تعقبه الذهبي بقوله: (قلت: فيه عبد الحميد بن الحسن ضعفوه)- اه- وذكره السيوطي في الجامع الصغير (۳۲/۵- فيض)' و عزاه الى عبد بن حميد و الحاكم و رمزله بالصحة-و نقل المناوي في الفيض تصحيح الحاكم له ورد الذهبي عليه' و قال المناوي: (قال في الميزان: غريب جداً)- اه-و لم اجد قول الذهبي هذا في ترجمة عبد الحميد من الميزان- قلت: و الحسن و ان كان قد ضعفه ابن المديني و ابو زرعة و الدارقطني' فقد وثقه ابن معين- وقال ابو حاتم: شيخ- و مع ذلك فقد تابعه عليه غير واحد-اخرجه البخاري في الادب المفرد (۳۰۴) و الترمذي في السنن (۱۹۷۰)' قال: حدثنا قتيبة' حدثنا محمد بن المنكدر باسناده- بلفظ: (كل معروف صدقة' و ان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق' و ان تفرغ من دلوك في اناء اخيك)-واخرجه -ايضا- بهذا اللفظ عبد بن حميد (۱۰۹۰- منتخب) حدثني خالد بن مخلد حدثنا محمد بن المنكدر' به-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نیکی صدقہ ہے' آدمی اپنی بیوی پر اپنی جان پر جو خرچ کرتا ہے' یہ اس کے لیے صدقے کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ اس چیز کے ذریعے آدمی اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہے' یہ بات اس کے لیے صدقے کے طور پر لکھی جاتی ہے۔ آدمی جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ضامن ہوتا ہے (یعنی اسکا اجر و ثواب عطاء کرے گا) ماسوائے اس چیز کے جو کسی تعمیر میں خرچ کی جائے یا کسی گناہ کے کام میں خرچ کی جائے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے محمد بن منکدر سے دریافت کیا: آدمی اس کے ذریعے اپنی عزت کی حفاظت کرے' اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ کہ وہ کسی شاعر کو یا کسی بدزبان آدمی کو (معاوضہ دے دے تاکہ وہ اس کے ساتھ بدتمیزی نہ کرے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن ابراہیم شعیری برکی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ربما وھم، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب ت (٥٣١٩)۔

2860- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ عِنْدَ رَجُلٍ اَخَذَهُ وَطَلَبَ ذَاكَ الَّذِي اشْتَرٰى مِنْهُ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنا سامان کسی شخص کے پاس پائے' وہ اسے حاصل کرے اور دوسرا شخص اس سے مطالبہ کرے گا جس سے اس نے خریدا ہے۔

2861- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ.

٢٨٦٠- اخرجه ابو داود في البيوع (٢٨٩/٣) باب: في الرجل يجد عين ماله عند رجل (٣٥٣١)' و من طريقه البيهقي في السنن (١٠٠/٦) كتاب الغصب' باب من غصب جارية فباعها ثم جاء رب الجارية' و في المعرفة (٤٩٦/٨) باب: ضمان الدرك (١١٩٦١)' و النسائي في البيوع (٣١٣/٧) باب: الرجل يبيع السلعة' فيستحقها مستحق' و في الكبرى- كما في التحفة (٧٠/٤)- من طريق عمرو بن عون' حدثنا هشيم' به- واخرجه احمد (١٠/٥) من طريق عمر بن ابراهيم عن قتادة بلفظ: (اذا افلس الرجل فوجد رجل ماله بعينه' فهو احق به)- قال المزي في التحفة (٧١/٤): (رواه محمد بن يحيى الذهلي عن الخليل بن عمر بن ابراهيم عن ابيه عن قتادة عن الحسن عن سمرة' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (من وجد متاعه بعينه عند مفلس' فهو احق به)- قال محمد بن يحيى: هما حديثان عندي من حديث قتادة: فلعل عمر سمع من قتادة فاختلط عليه- فاما هذا الحديث- يعني: حديث المفلس- فانما رواه قتادة عن النضر بن انس عن بشير ابن نهيك عن ابي هريرة- حدثنا به وهب بن جرير عن شعبة عن قتادة- و حدثنا به ابو النعمان عن جرير بن حازم عن قتادة- و الحديث الآخر: ما روى موسى بن السائب عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم - هذا في السرقة و ذاك في التفليس)- اه-

٢٨٦١- اخرجه ابو داود في السنن (٢٨٩/٣) كتاب البيوع' باب: في الرجل يجد عين ماله عند رجل (٣٥٣١)' و من طريقه اخرجه المصنف هنا- و راجع الذي قبله-

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنا مال بعینہٖ کسی شخص کے پاس پائے تو وہ اس مال کا زیادہ حق دار ہوگا اور دوسرا شخص اس شخص کے پاس جائے گا جس شخص سے اسے خریدا تھا۔

2862- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمَيْمُوْنِيُّ قَالَ ذَكَرْتُ لاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَقَالَ لِي اذْهَبْ اِلٰى حَدِيْثٍ رَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْمُشْتَرِى مَنْ بَاعَهُ . قَالَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَاهُ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ هُشَيْمٍ وَقَدْ حَدَّثَ هُشَيْمٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَرَوَى النَّاسُ عَنْهُ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَكَنَّاهُ اَبَا سَعْدَةَ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جس شخص مال کسی کے پاس بعینہٖ پایا جائے تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہوگا اور خریدا اس شخص کے پاس جائے گا جس نے اسے فروخت کیا تھا۔

2863- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ اَصَابَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ صَاحِبُهُ مَنِ اشْتَرَى مِنْهُ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے سامان کو بعینہٖ کسی کے پاس پائے تو وہ اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا اور جس کے پاس وہ سامان تھا' وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا' جس سے اس نے سامان کو خریدا تھا۔

2864- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ قَالاَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى ذِئْبٍ عَنْ اَبِى الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ صَاحِبٍ لَنَا اُصِيبَ بِهٰذَا الدَّيْنِ - يَعْنِيْ اَفْلَسَ - فَقَالَ قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِيْ رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ اَنَّ صَاحِبَ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهِ اِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ اِلَّا اَنْ يَتْرُكَ صَاحِبُهُ وَفَاءً .

☆☆ عمر بن خلدہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ اپنے ایک ساتھی کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو مرض کی وجہ سے مفلس قرار دیا جا چکا تھا۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا جو انتقال کر چکا ہو یا جو مفلس ہو چکا ہو' سامان کا حقیقی مالک جب اپنے مال کو بعینہٖ کسی کے پاس پائے تو وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہوگا البتہ وہ اپنے ساتھی کو پوری ادائیگی کرے (یعنی جو اس ساتھی کا حصہ بنتا ہے)۔

۲۸۶۲- الحديث اخرجه احمد في مسنده (۵/ ۱۲): حدثنا زكريا بن ابي زكريا' حدثني هشيم' به- و انظر الحديث قبل السابق-

۲۸۶۳- اخرجه احمد في المسند (۵/ ۱۸): حدثنا يزيد بن هارون عن حجاج بن ارطاة باسناده- و اخرجه احمد (۵/ ۱۳) و ابن ماجه (۲/ ۷۸۱) كتاب الاحكام' باب من سرق ماله بشيء. فوجده في يد رجل اشتراه' الحديث (۲۳۳۱) منطريق ابي معاوية' حدثنا حجاج' به-قال البوصيري في الزوائد (۲/ ۲۱٦): (اسناده ضعيف: لتدليس الحجاج بن ارطاة)- اه-

۲۸٦٤- اخرجه ابو داود في البيوع (۳/ ۷۹۲) باب: في الرجل يفلس' فيجد الرجل متاعه بعينه عنده (۳۵۲۳)' و ابن ماجه في الاحكام (۲/ ۷۹۰) باب: من وجد متاعه عند رجل قد افلس (۲۳٦۰)' و ابن الجارود في المنتقى (٦۳٤)' و الحاكم (۲/ ۵۰-۵۱) و البيهقي في التفليس (٦/ ٤٦)' و كذلك الطيالسي (۱۲۸۵)' والشافعي في المسند (٥٦٤)' كلهم من طريق ابن ابي ذئب' به- وقال الحاكم: (صحيح الاسناد)--

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو معتمر بن عمرو بن رافع مدنی، قال حافظ فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۴۴۴): مجهول الحال یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

2865- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْمُعْتَمِرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ - وَكَانَ قَاضِيَ الْمَدِيْنَةِ - اَنَّهُ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِىْ صَاحِبٍ لَنَا اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِىْ قَضَى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهِ اِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ .

★★ ابن خلدہ زرقی جو مدینہ منورہ کے قاضی تھے' وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایک ساتھی کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو مفلس ہو چکا تھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ وہ مسئلہ ہے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے جو شخص فوت ہو جائے یا مفلس قرار دے دیا جائے اور پھر کسی سامان کا مالک بعینہ اپنے سامان کو اس کے پاس پائے تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا۔

2866- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ وَاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِى الزَّرْقَاءِ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغُزِّيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ بَاعَ سِلْعَةً فَاَفْلَسَ صَاحِبُهَا فَوَجَدَهَا بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی سامان فروخت کرتا ہے' پھر اس کا ساتھی مفلس قرار دیا جاتا ہے اور پہلا شخص اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پاتا ہے اور اس پہلے شخص نے سامان کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا تھا تو وہ سامان اسی شخص کو مل جائے گا لیکن اگر اس نے اس قیمت میں سے کچھ وصول کر لیا تھا تو پھر وہ دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

۲۸٦۵- اخرجه ابن الجارود في المنتقى (٦٣٤): اخبرنا محمد بن عبد الحكم ...... بهذا الاسناد- و راجع الذي قبله-

۲۸٦٦- اخرجه الطيالسي (۲۵۰۷)' و ابن ابي شيبة (٦/ ۳۵- ۳٦)' و احمد (۲/ ۲۲۸' ۲۵۸' ٤٧٤)' و الدارمي (۲/ ۲٦۲)' و البخاري في الاستقراض (۵/ ٦۲) باب: اذا جد ماله عند مفلس (۲٤۰۲)' و مسلم في المساقاة (۳/ ۱۱۹۳) باب: من ادرك ما باعه عند المشتري (۲۲/ ۱۵۵۹)' و الترمذي في البيوع (۳/ ۵٦۲- ۵٦۳) باب: ما جاء اذا افلس للرجل غريم' فيجد عنده متاعه (۱۲٦۲)' و النسائي في البيوع (٧/ ۳۱۱) باب: الرجل يبتاع فيفلس' و ابن ماجه في الاحكام (۲/ ٧۹۰) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۳۵۸)' و ابن الجارود (٦۳۰)' و البيهقي في التفليس (٦/ ٤٤)' و ابو نعيم في الحلية (۵/ ۳٦۱)' من طرق عن يحيى بن سعيد' به- و اخرجه مالك في البيوع (۲/ ٦٧۸) باب: ما جاء في افلاس الغريم (۸۸)' ومن طريق مالك اخرجه الشافعي في المسند (۲/ ۱٦۲)' و عبد الرزاق (۱۵۱٦۰)' و ابو داود في البيوع (۳/ ٧۸۹) باب: الرجل يفلس' فيجد الرجل متاعه بعينه (۳۵۱۹)' و البيهقي (٦/ ٤٤)' و البغوي (۲۱۳۳)' و ابن حبان في البيوع (۱۱/ ٤۱۲) باب: الفلس (۵۰۳٦) من طرق عن مالك عن ابن شهاب عن ابي بكر' به-

دعلج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اس شخص نے اس سامان کی قیمت میں سے کچھ ادائیگی کر دی تھی تو جو رقم باقی رہ گئی ہے وہ اس بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

اسماعیل بن عیاش نامی راوی مضطرب الحدیث ہے یہ روایت زہری سے مسند روایت کے طور پر مستند طور پر منقول نہیں ہے یہ مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

2867- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مِرْدَاسٍ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ ح وَاَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْخَبَائِرِىُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِىُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَاَدْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ وَلَمْ يَكُنْ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِىَ لَهُ وَاِنْ كَانَ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . وَقَالَ دَعْلَجٌ وَاِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِىَ فَهُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ وَلَايَثْبُتُ هٰذَا عَنِ الزُّهْرِىِّ مُسْنَدًا وَاِنَّمَا هُوَ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص کوئی سامان فروخت کرتا ہے اور پھر اس سامان کو بعینہ کسی شخص کے پاس جائے جو مفلس قرار دیا جا چکا ہو اور اس فروخت کرنے والے نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا ہو تو وہ سامان اس شخص کو مل جائے گا لیکن اگر وہ اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کر چکا ہو تو وہ باقی قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

یمان بن عدی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اگر اس شخص نے اس کی قیمت میں سے کچھ ادا کر دی ا ہو تو وہ دوسرے شخص باقی قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

2868- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا

۲۸۶۷- اخرجه ابن ماجه في الاحكام (۲/ ۷۹۰) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۳۵۹)' و ابن الجارود في المنتقى (۶۳۱) و البيهقي في التفليس (۶/ ۴۷) باب: المشتري يموت مفلسًا بالثمن' من طريق هشام بن عمار به-وقد اخرجه ابو داود (۳/ ۲۸۷) كتاب البيوع' باب في الشفعة' الحديث (۳۵۲۲) و ابن الجارود رقم (۶۳۲)' كلاهما عن ابن عوف' قال: حدثنا عبد الله بن عبد الجبار الخبائري قال: حدثنا اسماعيل-يعني: ابن عياش- عن الزبيدي عن الزهري' به- و سياتي عند الدارقطني بعد هذا-والزبيدي قال ابو داود: هو محمد بن الوليد ابو الهذيل الحمصي -قالت: على ذلك فهو شامي ثقة؛ فرواية اسماعيل عنه صحيحة- و عبد الله الخبائري ثقة ايضاً- لكن اختلف على اسماعيل فيه' فقد اخرجه الخبائري عن اسماعيل عن موسى بن عقبة عن الزهري به- واخرجه مرة اخرى عن اسماعيل عن الزبيدي عن الزهري' و قد اخرجه هشام بن عمار عن اسماعيل على الوجه الاول- قال ابن الجارود في المنتقى (۶۳۲): (قال: محمد يحيى: اخرجه مالك وصالح بن كيسان ويونس عن الزهري عن ابي بكر مطلق عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' و هم اولى بالحديث يعني: من طريق الزهري)- اه -قلت: والحديث اخرجه مالك في الموطا (۲/ ۶۷۸) كتاب البيوع' باب: ما جاء في افلاس الغريم رقم (۸۷) عن ابن شهاب عن ابي بكر مرسلاً-و من طريق مالك اخرجه ابو داود رقم (۳۵۲۰)' و عبد الرزاق في المصنف (۸/ ۲۶۴) رقم (۱۵۱۵۸)- وطريق يونس التي اشار اليها ابن الجارود اخرجها ابو داود في سننه رقم (۳۵۲۱) من طريق يونس عن ابن شهاب مرسلاً ايضاً- و قد صوب الدارقطني هذا المرسل' و كذا البيهقي في السنن-

۲۸۶۸ اخرجه ابو داود وغيره- وانظر الذي قبله-

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَأَيُّمَا امْرِءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . خَالَفَهُ الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ فِي إِسْنَادِهِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: جو شخص فوت ہو جائے اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال موجود ہو تو خواہ اس شخص نے اس کے معاوضے میں سے کوئی رقم وصول کی ہو یا نہ کی ہو' وہ دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا۔

یمان بن عدی نامی راوی نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔

•••———•••———•••

مرحوم کے مال میں سے قرض کی وصولی کا حکم

اگر کسی شخص کے ذمے مختلف لوگوں کے قرض کی ادائیگی لازم ہو اور وہ انہیں ادا نہ کر پا رہا ہو اور اس کے قرض خواہ اس کے خلاف مقدمہ دائر کر کے یہ مطالبہ پیش کریں کہ اسے قید کر دیا جائے یا اسے تصرف کرنے سے روک دیا جائے' تو ایسے شخص پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پابندی نہیں لگائی جائے گی' اگر اس کا کوئی مال موجود ہے تو حاکم خود اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔ حاکم صرف اس شخص کو اس وقت تک قید میں رکھے گا' جب تک وہ اپنے مال کو فروخت کر کے قرض کی ادائیگی نہیں کر دیتا۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کا موقف یہ ہے کہ جب قرض خواہ اس پابندی کا مطالبہ کرتے ہیں تو حاکم وقت اس مقروض شخص کے تصرفات پر پابندی عائد کر دے گا' اسے کوئی چیز خریدنے' فروخت کرنے' کسی چیز کے بارے میں اقرار کرنے یا اس نوعیت کے تمام تر تصرفات سے روک دے گا۔

اگر وہ مفلس شخص اپنے مال کو خود فروخت نہیں کرتا ہے تو قاضی اس مال کو خود فروخت کرے گا' اگر اس مقروض کے پاس دراہم موجود ہوں اور اس نے قرض کی ادائیگی میں بھی درہم ادا کرنے ہوں تو قاضی اب خود ان درہموں کو قرض خواہوں میں تقسیم کر دے گا۔

قرض کی ادائیگی کے لیے سب سے پہلے سونے اور چاندی کو فروخت کیا جائے گا۔ اس کے بعد ساز و سامان کو فروخت کیا جائے گا اور آخر میں زمین کو فروخت کیا جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز فروخت کرتا ہے تو دوسرا شخص اس کا معاوضہ ادا کرنے سے پہلے مفلس ہو جاتا ہے' پھر فروخت کرنے والا شخص اپنے سامان کو اس خریدار کے پاس' جو مفلس ہو چکا ہے' بعینہ موجود پاتا ہے تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا۔ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ عطاء بن ابی رباح' عروہ بن زبیر' طاؤس' شعبی' اوزاعی' عبداللہ بن حسن' امام مالک' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' امام اسحاق بن راہویہ اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہم اس بات کے قائل ہیں کہ وہ فروخت کرنے والے

شخص اپنے بعینہٖ سامان کو اس مفلس شخص سے وصول کرے گا۔

اس کے برعکس بعض دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسی صورت میں فروخت کرنے والا شخص اپنے معاوضے کی وصولی کے لیے دیگر قرض خواہوں کی مانند ایک عام فرد شمار ہوگا اور قرض خواہوں کے حصوں کے مطابق اسے بھی ادائیگی کر دی جائے گی۔

ابراہیم نخعی' حسن بصری' شعبی' وکیع بن جراح' عبداللہ بن شبرمہ' امام ابوحنیفہ' امام ابویوسف' امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض روایات کے مطابق حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف ہے۔

احناف کی دلیل یہ ہے کہ جب فروخت کرنے والے شخص نے کسی متعین مدت کے بعد معاوضے کی ادائیگی کی شرط پر کسی چیز کو فروخت کر دیا تو اب وہ چیز اس کی ملکیت سے نکل کر خریدار کی ملکیت میں داخل ہو چکی ہے' لیکن اگر وہ متعین مدت آنے سے پہلے خریدار مفلس ہو جاتا ہے تو اب اس کے ذمے اس چیز کی قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی' بالکل اسی طرح جس طرح اس کے ذمے دوسرے قرض خواہوں کے قرض کی ادائیگی لازم ہوتی ہے۔

2869- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ .الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ ضَعِيفٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یمان بن عدی نامی راوی ضعیف الحدیث ہے۔

2870- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور کوئی فروخت کرنے والا سامان کو بعینہٖ اسکے پاس پائے تو وہ اس سامان کے بارے میں دیگر قرض خواہوں کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوگا۔

2871- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ

۲۸۶۹- اخرجه ابن ماجه في الاحكام (۷۹۱/۲) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۳۶۱) و البيهقي في التفليس (۴۸/۶) باب: المشتري يموت مفلساً بالثمن' من طريق اليمان بن عدي' به-

۲۸۷۰- اخرجه عبد الرزاق (۱۵۱۶۲) و من طريقه ابن حبان في البيوع (۵۰۳۸) و البيهقي في التفليس (۴۶/۶)- واخرجه عبد الرزاق ايضاً (۱۵۱۶۳' ۱۵۱۶۴) من غير هذا الوجه عن عمرو بن دينار' به- واخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه (۳۷/۶) عن هشيم عن عمرو بن دينار عمن حدثه عن ابي هريرة' به-

النَّیْسَابُورِیُّ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی اَخْبَرَنِی اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَکَرِیَّا اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ح وَاَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ کُلُّهُمْ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ .وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ اَخْبَرَنِی اَبُو بَکْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَکْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ وَجَدَ مَالَهُ بِعَیْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَیْرِهِ .وَالْمَعْنٰی قَرِیْبٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے مال کو بعینہ کسی شخص کے پاس پاتا ہے جسے مفلس قرار دیا جا چکا ہو تو وہ اس سامان کا دوسروں کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوگا۔

اس کا مفہوم ایک جیسا ہے۔

2872- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ حَدَّثَنَا مَوْهَبُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَیْرِ الْمَکِّیَّ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِیكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا یَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مَالَ اَخِیكَ بِغَیْرِ حَقٍّ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم اپنے بھائی کو کوئی پھل فروخت کرتے ہو اور اس پھل کو کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو اب تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم کسی حق کے بغیر اپنے بھائی کے مال کو حاصل کرلو۔

2873- حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِیكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا یَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِیكَ بِغَیْرِ حَقٍّ .قُلْنَا لِاَبِی الزُّبَیْرِ هَلْ سَمَّی لَکُمُ الْجَوَائِحَ قَالَ لَا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم اپنے بھائی کو کچھ پھل فروخت کرتے ہو، اس کو کوئی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو اب تمہارے لیے یہ بات جائز نہیں کہ تم اس کا کوئی معاوضہ وصول کرو، تم

۲۸۷۱- اخرجه عبد الرزاق (۱۵۱٦۱) و احمد (۲/ ۲٤۷) و ابن ابي شيبة (٦/ ۳۵-۳٦) و عنه مسلم في المساقاة (۳/ ۱۱۹۳) باب: من ادرك ما باعه عند المشتري و قد افلس (۱۵۵۹) و ابن ماجه في الاحكام (۲/ ۷۹۰) باب: من وجد متاعه بعينه عند رجل قد افلس (۲۳۵۸) و ابن حبان (۵۰۳۷) كلهم من طريق سفيان عن يحيى بن سعيد به- و سبق تخريجه قريباً من طريق مالك عن يحيى و كذلك من طرق اخرى عن يحيى بن سعيد به-

۲۸۷۲- اخرجه مسلم في المساقاة (۳/ ۱۱۹۰) باب: وضع الجوائح (۱۵۵٤) عن ابي الطاهر و ابو داود في البيوع (۳/ ۲۷٤) باب: في وضع الجائحة (۳٤۷۰) عن سليمان بن داود المهري و احمد بن سعيد الهمداني - كلهم من طريق ابن وهب به-

۲۸۷۳- اخرجه ابن حبان في البيوع (۱۱/ ٤۱۰) باب: الجائحة (۵۰۳٤) عن محمد بن المنذر بن سعيد حدثنا يوسف بن سعيد به- و اخرجه النسائي في البيوع (۷/ ۲٦٤-۲٦۵) باب: وضع الجوائح عن ابراهيم بن حسن عن حجاج المصيصي به-

کسی حق کے بغیر کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال حاصل کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابوزبیر سے دریافت کیا: روایت میں یہ الفاظ ہیں جوائح؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں!

2874- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً. قُلْتُ هَلْ سَمَّى لَكُمُ الْجَوَائِحَ قَالَ لاَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اس میں بھی یہی الفاظ ہیں میں نے دریافت کیا: کیا انہوں نے آپ کے سامنے لفظ الجوائح نقل کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: جی نہیں!

2875- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنِ ابْتَاعَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلاَ تَاْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص پھل خریدتا ہے (یا فروخت کرتا ہے) اور اسے کوئی آسمانی آفت لاحق ہو جاتی ہے تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے تم کسی حق کے بغیر کس بنیاد پر اپنے بھائی کا مال وصول کرو گے۔

2876- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدِ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. وَنَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے بارے میں معاوضے میں کمی کی ہدایت کی اور آپ نے کئی سال تک کے بعد کی ادائیگی کا سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

2877- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِى الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا مَطَرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِى رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِى الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ

۲۸۷۴- اخرجه الدارمي في البيوع (۲/ ۲۵۲) عن عثمان بن عمر' و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷٤۷) باب: بيع الثمار سنين و الجائحة (۲۲۱۹) من طريق ثور بن يزيد' كلاهما-: عثمان' و ثور عن ابن جريج' بنحوه دون قوله: (هل سمى لكم الجوائح ! قال: لا)-

۲۸۷۵- اخرجه مسلم في المساقاة (۳/ ۱۱۹۰) باب: وضع الجوائح (۱۵۵٤) و ابو داود في البيوع (۳/ ۲۷٤) باب: في وضع الجائحة (۳٤۷۰) و ابن حبان في البيوع (۱۱/ ٤۱۱) باب: الجائحة (۵۰۳۵) من طريق ابي عاصم عن ابن جريج' به- و سبق من طرق عن ابن جريج-

۲۸۷٦- اخرجه ابو داود في البيوع (۳/ ۲۷۵) باب: في وضع الجائحة (۳۳۷٤) و ابن حبان في البيوع (۱۱/ ٤۰۷) باب: الجائحة (۵۰۳۱) من طريق يحيى بن معين' به- و اخرجه احمد (۳/ ۳۰۹) و مسلم في المساقاة (۳/ ۱۱۹۱) باب: وضع الجوائح' و ابو داود في البيوع (۳/ ۲۷۵) باب: في وضع الجائحة (۳۳۷٤) و النسائي في البيوع (۷/ ۲٦۵) باب: وضع الجوائح' و الحاكم (۲/ ٤۰-٤۱) و البيهقي في الكبرى (۵/ ۳۰٦) من طرق عن سفيان ابن عيينة' به- و صححه الحاكم على شرط مسلم-

۲۸۷۷- اخرجه البيهقي في سننه (٦/ ٤۲) كتاب الرهن' باب: من قال: الرهن مضمون' من طريق الدارقطني' به- قال البيهقي: (هذا ليس بمشهور عن عمر)- اه- و عزاه الزيلعي في نصب الراية (٤/ ۳۲۲) الى ابن ابي شيبة و الطحاوي-قلت: والحديث عند الطحاوي في شرح المعاني (٤/ ۱۰۲) في البيوع' باب الرهن يهلك في يد المرتهن' كيف حكمه؟ قال: حدثنا ابراهيم بن مرزوق' قال: ثنا ابو عاصم' به-

فَیَضِیعُ .قَالَ اِنْ کَانَ اَقَلَّ مِمَّا فِیْهِ رَدَّ عَلَیْهِ تَمَامَ حَقِّهٖ وَاِنْ کَانَ اَکْثَرَ فَهُوَ اَمِیْنٌ۔

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو کوئی چیز گروی رکھتا اور پھر وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز کے عوض میں اسے گروی رکھا گیا تھا اگر وہ اس سے کم ہے تو وہ اپنے پورے حق کو واپس کرے گا اور اگر اس سے زیادہ ہے تو امانت دار ہو گا۔

2878- حَدَّثَنَا اَبُوْسَهْلٍ' حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ' عَنْ اَبِی الْعَوَّامِ' حَدَّثَنَا مطر ' عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِیْ رِبَاحٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ' قَالَ فِی الرَّجُلِ یَرْتَهِنُ الرَّهْنَ فَیَضِیعُ' قَالَ: اِنْ کَانَ اَقَلَّ مِمَّا فِیْهِ رُدَّ عَلَیْهِ تَمَامُ حَقِّهٖ ' وَاِنْ کَانَ اَکْثَرَ فَهُوَ اَمِیْنٌ .

☆☆ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے جو کوئی چیز گروی رکھتا ہے اور پھر اسے ضائع کر دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر یہ ایسی چیز سے کم ہو جس کے عوض میں اسے گروی رکھا گیا تھا تو اس کے تمام حق کو اسے واپس کیا جائے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ شخص امانت دار ہو گا۔

2879- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیسَ وَرَّاقُ الْحُمَیْدِیِّ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ سَمِعَ اَبَا الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- ذَکَرَ الْجَوَائِحَ بِشَیْءٍ .قَالَ سُفْیَانُ لاَ اَدْرِی کَمْ ذٰلِكَ الْوَضْعُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت کی وجہ سے (معاوضے میں کمی کے حوالے سے) کچھ ذکر کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ آپ نے کس حد تک کمی کا حکم دیا تھا۔

2880- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ شَرِیكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ اَنَّ مَوْلًى لاُمِّ حَبِیْبَةَ اَفْلَسَ فَاُتِیَ بِهٖ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَضٰى عُثْمَانُ اَنَّ مَنْ کَانَ اقْتَضٰى مِنْ حَقِّهٖ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یُفْلِسَ فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهٗ بِعَیْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ .

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے غلام کو مفلس قرار دے دیا گیا' اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ دیا' اس کے مفلس ہونے سے پہلے جس شخص نے اپنے حق میں سے کچھ وصول کر لیا تھا' وہ اس کا ہوا اور جو شخص اپنے سامان کو بعینہٖ اس کے پاس پائے' وہ اس سامان کا زیادہ حقدار ہو گا۔

2881- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْکَرِیْمِ بْنُ رَوْحٍ عَنْ

۲۸۷۹- کذا اخرجه ھنا من طریق سفیان عن ابی الزبیر عن جابر' و سبق قریباً من وجه آخر عن سفیان عن حمید بن الاعرج عن سلیمان بن عتیق عن جابر-

۲۸۸۰- اخرجه البیهقی فی سننه (۴۶/۶) کتاب التفلیس' باب المشتری یفلس بالثمن: من طریق اسماعیل بن جعفر' ثنا محمد بن ابی حرملة' باسناده نحوه-

هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ . لاَ يَثْبُتُ هٰذَا عَنْ حُمَيْدٍ وَّكُلُّ مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَيْخِنَا ضُعَفَاءُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ گروی رکھی ہوئی چیز مکمل طور پر (گروی شمار ہوتی ہے)۔

2882- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ . اِسْمَاعِيلُ هٰذَا يَضَعُ الْاَحَادِيثَ وَهٰذَا بَاطِلٌ عَنْ قَتَادَةَ وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: گروی رکھی ہوئی چیز (مکمل طور پر گروی شمار ہوتی ہے)۔

2883- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمَذَانِيُّ الْجَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ الْقَوَّاسُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِصْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لاَ يَغْلَقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ . اَبُو عِصْمَةَ وَبِشْرٌ ضَعِيفَانِ وَلاَ يَصِحُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن بند نہیں ہوتا (اسے جس کے پاس رکھوایا گیا ہو) اس کے فوائد وہ حاصل کرے گا اور اس کا تاوان بھی اسی شخص کے ذمے ہوگا۔

۲۸۸۱- اخرجه الدارقطني هنا و في الذي بعده من وجهين عن حميد عن انس' و اخرجه في الذي بعده من طريق قتادة عن انس- قال الزيلعي في نصب الراية (۳۲۱/۴): (قال ابن الجوزي في التحقيق: الاول فيه احمد بن محمد بن غالب' و هو غلام خليل' كان كذابا يضع الحديث' و عبد الكريم بن روح ضعفه الدارقطني- و قال ابو حاتم الرازي: مجهول- و هشام بن زياد: قال يحيى: ليس بشيء- وقال النسائي: متروك الحديث- وقال ابن حبان: ينفرد عن الثقات بالمعضلات-وفي الثاني: اسماعيل بن امية: قال الدارقطني: يضع الحديث- و سعيد بن راشد: قال يحيى ابن معين: ليس بشيء- و قال النسائي: متروك الحديث- و قال ابن حبان: لا يجوز الاحتجاج به- انتهى)- اه-

۲۸۸۳- ضعفه الدارقطني عن محمد بن عمرو' وقد ورد من وجه آخر عن ابي سلمة' و لا يصح ايضاً- فاخرجه الحاكم (۵۱/۲) و ابن حزم في (المحلى) (۹۹/۸) و ابن عدي في الكامل (۳۸۳/۵) من طريق عبد الله بن نصر الانطاكي' ثنا شبابة عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن سعيد بن المسيب و ابي سلمة عن ابي هريرة' به-وقال ابن عدي: (وهذا الحديث قد اوصله عن الزهري عن سعيد عن ابي هريرة جماعة و ليس هذا موضعه؛ فاذكره- و اما عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة: لا اعرفه الا من رواية عبد الله بن نصر عن شبابة عن ابن ابي ذئب عن الزهري)- اه -ذكره ابن عدي في مناكير عبد الله بن نصر الانطاكي' و ختم ترجمته بقوله: (وعبد الله بن نصر هذا له غير ما ذكرت مما انكرت عليه)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۳۲۰/۴): (وصححه عبد الحق في احكامه من هذه الطريق- قال ابن القطان: واراه انما تبع في ذلك ابا عمر بن عبد البر؛ فانه صححه- و عبد الله بن نصر هذا لا اعرف حاله' وقد روى عنه جماعة' وذكره ابن عدي في كتابه' ولم يبين من حاله شيئاً' الا انه ذكر له احاديث منكرة' منها هذا)- انتهى كلامه-وقال في التنقيح: (عبد الله بن نصر الاصم البزار الانطاكي ليس بذاك المعتمد' و قد روى عن ابي بكر بن عياش' و ابن علية' و معن بن عيسى' و ابن فضيل' وروى عنه ابو حاتم الرازي' انتهى)-

2884- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ . زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ اَحَدُ الْحُفَّاظِ الثِّقَاتِ وَهٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رہن بند نہیں ہوتا' اس کے فوائد وہ حاصل کرے گا اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوگا (جس کے پاس رہن رکھوایا گیا ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمران بن رزین بن وہب اللہ قرشی مخزومی عابدی، ابوقاسم مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۴۴۹)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۵۳۴)۔

2885- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهِ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن اس شخص کے لیے بند نہیں ہوتا جس کے پاس رکھوایا گیا ہے۔ اس کا فائدہ وہ حاصل کرے گا اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوگا۔

2886- حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرَّانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْاُطْرُوشُ قَالَا

۲۸۸۴- اخرجه الحاكم (۲/ ۵۱) و البيهقي في الرهن (۶/ ۳۹) باب: الرهن غير مضمون' و ابو نعيم في الحلية (۷/ ۳۱۵) من طريق عبد الله بن عمران العابدي' به-واخرجه اسحاق بن الطباع عن ابن عيينة' به- اخرجه ابن حبان (۵۹۳۴)-وقال الحاكم: (حديث صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه: لخلاف فيه على اصحاب الزهري- وقد تابع زياد بن سعد: مالك' و ابن ابي ذئب' و سليمان بن ابي داود الحراني' و محمد ابن الوليد الزبيدي' و معمر بن راشد-على هذه الرواية)- اه-وقال ابو نعيم في الحلية: (غريب منحديث ابن عيينة' تفرد به عبد الله العابدي عن ابيه): كذا' و الظاهر انه تصحيف صوابه: (تفرد به عبد الله العابدي عن ابن عيينة)-وقد توبع العابدي: تابعه ابن الطباع: كما سبق- لكن لم اره عن زياد من غير طريق ابن عيينة-

۲۸۸۵- اخرجه الحاكم (۲/ ۵۱)' و البيهقي في الرهن (۶/ ۳۹) باب: الرهن غير مضمون' من طريق اسماعيل بن عياش' به- و اخرجه عبد الله بن نصر الانطاكي عن شبابة عن ابن ابي ذئب' به- و سبق الكلام على هذا الطريق- وقد اختلف على ابن ابي ذئب في اسناده: فاخرجه اسماعيل بن عياش عنه هكذا مرفوعاً' و تابعه شبابة منرواية عبد الله بن نصر الانطاكي عنه عن ابن ابي ذئب' به مرفوعاً-وخالفهم محمد بن اسماعيل بن ابي فديك عند الشافعي في المسند (۳/ ۱۶۳-۱۶۴)' و من طريقه البيهقي (۶/ ۳۹)- ووكيع عند ابن ابي شيبة: كما في نصب الراية (۴/ ۳۲۰)' و الثوري عند عبد الرزاق (۱۵۰۳۴)' و احمد بن يونس عند ابي داود في المراسيل (۱۸۷)' و ابن وهب عند الطحاوي في المعاني (۴/ ۱۰۰)' اربعتهم قالوا: عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن سعيد مرسلاً' لم يذكروا (ابا هريرة)- وصوب ابن عدي ارساله' و هو كما قال- وقد اخرجه جماعة من اصحاب الزهري مرسلاً' لم يذكروا (ابا هريرة) في اسناده' كما سياتي ان شاء الله تعالى-

۲۸۸۶- اخرجه الحاكم (۲/ ۵۱)' و ابن عدي في الكامل(۱/ ۲۸۹) عن محمد بن خالد بن يزيد الراسبي' به-وقال ابن عدي: (اخرجه عن الزهري جماعةمرسلاً و موصولاً)- قال: (وسليمان بن داود المذكور لا يعرف)-قلت: و احمد بن عبد الله بن ميسرة: ضعيف' ذكره الدارقطني في الضعفاء و المتروكين (۵۱)' و قال ابن عدي: (حدث عن الثقات بالمناكير' و يحدث عمن لا يعرف' و يسرق حديث الناس)-اه-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَيْسَرَةَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الرَّقِّيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ غُنْمُهُ وَعَلَيْكَ غُرْمُهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ رہن بند نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا فائدہ وہ آدمی لے گا اور تم پر اس کا تاوان ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن صلت بن دینار، ابوبکر کاتب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ مامون، ان کا انتقال 311ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۳۰۸)(۱۸۵)۔

○ عمران بن بکار بن راشد کلاعی، ابوموسیٰ براد حمصی موذن۔ قال نسائی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۵۰۷۱)۔

2887- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن بند نہیں ہوتا' آدمی اس کا فائدہ لیتا ہے اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوتا ہے۔

2888- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

2889- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّوَّاسُ حَدَّثَنَا كُدَيْرٌ اَبُوْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ لَكَ غُنْمُهُ وَعَلَيْكَ غُرْمُهُ. اَرْسَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَغَيْرُهُ عَنْ مَعْمَرٍ.

۲۸۸۷- اخرجه الحاكم (۲/۵۱) من طريق اسماعيل بن عياش' به- و ههو متوجه آخر عن اسماعيل بن عياش عن ابن ابي ذئب عن الزهري به-

۲۸۸۹ - اخرجه الحاكم (۲/۵۲) من طريق موسى بن زكريا' به- و قد اختلف على معمر في اسناده' فاخرجه عنه ابو يحيى هكذا موصولا و تابعه ابو جزي عن معمر' به موصولا- اخرجه ابن عدي (۸/۲۷۸ ۲۷۹)' و ارسله غيرهما عن معمر كما في الرواية الآتية-قال ابن عدي في الكامل (۸/۲۷۹): (وهذا الاصل فيه مرسل' و ليس في اسناده ابو هريرة)-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن بند نہیں ہوتا تمہیں اس کا فائدہ ملے گا اور اس کا تاوان تمہارے ذمے ہوگا۔

2890- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ.

☆☆ سعید بن میسب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رہن بند نہیں ہوتا' اس کا فائدہ آدمی لیتا ہے اور اس کا تاوان اس کے ذمے ہوتا ہے۔

2891- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقِرْمِيسِينِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ بِطَرَسُوسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَصْرٍ الْاَصَمُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ وَالرَّهْنُ لِمَنْ رَهَنَهُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن بند نہیں ہوتا' رہن اس شخص کے پاس ہوتا ہے جس کے پاس اسے رکھوایا گیا ہے' وہ شخص اس کا فائدہ لیتا ہے اور اس کا تاوان بھی اس کے ذمے ہوتا ہے۔

2892- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ فِى الظَّهْرِ يُرْكَبُ بِالنَّفَقَةِ اِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ وَعَلَى الَّذِى يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی سواری کو گروی رکھا گیا ہو تو آدمی خرچ ادا کر کے اس پر سواری کر سکتا ہے۔ اسی طرح جب کسی جانور کو گروی رکھا گیا ہو تو اس کا دودھ دھو سکتا ہے'

۲۸۹۰- اخرجه عبد الرزاق (۱۵۰۳۳) عن معمر' به مرسلاً- و اخرجه محمد بن ثور عن معمر' به مرسلاً- اخرجه ابو داود في المراسيل (۱۸۶) و من طريق البيهقي (٦/٤٠)- وقد تابع معمرًا على ارساله جماعة: فاخرجه مالك في الاقضية (۲/۷۲۸) باب: ما لا يجوز من غلق الرهن (۱۳) و من طريقه الطحاوي في المعاني (٤/۱۰۰) و الخطيب في تاريخ بغداد (۱۲/۲٤۲) عن الزهري عن سعيد مرسلاً- و اخرجه يونس بن يزيد' و شعيب عن الزهري مرسلاً- اخرجه روايتهما الطحاوي في المعاني (٤/۱۰۰-۱۰۱)- قال الزيلعي (٤/۳۲۱): (قال صاحب التنقيح: وقد صحح اتصال هذا الحديث الدارقطني و ابن عبد البر و عبد الحق)- اه- وهو تصحيح الحاكم له' و كذلك صححه ابن حزم' و اخرجه ابن حبان الرواية الموصولة في صحيحه- و مع ان اكثر الروايات مرسلة غير موصولة- و له شاهد مرسل من رواية ابراهيم بن عامر بن مسعود القرشي عن معاوية بن عبد الله بن جعفر رفعه: (لا يغلق الرهن)- اخرجه البيهقي (٦/٤٤)-

۲۸۹۱- تقدم هذا الطريق و الكلام عليه قريباً-

۲۸۹۲- اخرجه البخاري في الرهن (٥/۱٤۲) باب: الرهن مركوب و محلوب (۲٥۱۲) و ابو داود في البيوع (۲/۷۹٥) باب: في الرهن (۳٥۲٦) و الترمذي في البيوع (۳/٥٥٥) باب: ما جاء في الانتفاع بالرهن (۱۲٥٤) و ابن ماجه في الرهون (۲/۸۱٦) باب: الرهن مركوب ومحلوب (۲٤٤۰) و احمد (۲/٤۷۲) و الطحاوي في المعاني (٤/۹۹،۸۹) و البيهقي (٦/۳۸) باب: في زيادات الرهن' من طرق عن زكريا بن ابي زائدة' به- و قال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه مرفوعاً الا من حديث عامر الشعبي' عن ابي هريرة- وقد روى غير واحد هذا الحديث عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة موقوفاً- و العمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم- و هو قول احمد و اسحاق- و قال بعض اهل العلم: ليس له ان ينتفع من الرهن بشيء)- اه-

جوشخص اوپر سواری کرتا ہے اور جوشخص اسکا دودھ پیتا ہے اس کے خرچ اسی شخص کے ذمے ہوتا ہے۔

2893- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ذَكَرَ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ مَرْهُونَةً فَعَلَى الْمُرْتَهِنِ عَلَفُهَا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ وَعَلَى الَّذِىْ يَشْرَبُ نَفَقَتُهُ وَيُرْكَبُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی جانور کو رہن رکھا گیا ہو تو جس شخص کے پاس رہن رکھا گیا ہے تو اس کا چارہ اسی شخص کے ذمے ہوگا' اسی طرح دودھ دینے والے جانور کا دودھ وہ شخص پی سکتا ہے' جو شخص دودھ پیتا ہے اور سوار ہوتا ہے' اس جانور کا خرچ اسی شخص کے ذمے ہوگا۔

2894- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ جَمِيعًا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَّمَحْلُوبٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ رہن (رکھے ہوئے جانور) پر سوار ہوا جا سکتا ہے' اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے۔

2895- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا اَبُو الصَّلْتِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ الذَّارِعُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ. اِسْمَاعِيلُ هٰذَا يَضَعُ الْحَدِيْثَ وَهٰذَا لَا يَصِحُّ.

٢٨٩٤- اخرجه ابن عدي الكامل (١/٤٤١)، و البيهقي في الرهن (٦/٣٨) باب: في زيادات الرهن، و الخطيب في التاريخ (٦/١٨٤) من طريق ابراهيم بن مجشر، حدثنا ابو معاوية، به-وقال ابن عدي: (وهذا الحديث لا اعلمه يرفعه عن ابي معاوية غير ابراهيم بن مجشر هذا)- اه- و ختم ترجمة ابن مجشر بقوله: (وله سوى ما ذكرت منكرات من جهة الاسانيد غير محفوظة)- اه- و قال الخطيب: (تفرد برواية هذا الحديث عن ابي معاوية مرفوعاً ابراهيم بن مجشر، ورفعه ايضاً: ابو عوانة عن الاعمش- و اخرجه غيره عن ابي معاوية موقوفاً لم يذكر فيه النبي صلى الله عليه وسلم، و كذلك اخرجه سفيان الثوري و هشيم و محمد بن فضيل و جرير بن عبد الحميد عن الاعمش موقوفاً و هو المحفوظ من حديثه)- اه- ورواية ابي عوانة التي ذكرها الخطيب: رواها الحاكم في البيوع (٢/٥٨) باب: الرهن محلوب و مركوب، و البيهقي في الرهن (٦/٣٨) باب: في زيادات الرهن، من طريق ابي عوانة عنا لاعمش، به مرفوعاً-وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين، و لم يخرجاه: لاجماع الثوري و شعبة على توقيفه على الاعمش، و انا على ما اصلته في قبول الزيادة من الثقة)- اه-قلت: اكثر اصحاب الاعمش يوقفونه، وصوب ابن عدي و الخطيب و البيهقي وقفه، و هو الصواب- واخرجه الشافعي في الام (٣/١٦٤) باب: زيادة الرهن، و من طريقه البيهقي في الكبرى ٦/٣٨، و المعرفة (٨/٢٢٧) باب: الزيادة في الرهن (١١٧٢٤) عن سفيان بن عيينة عن الاعمش، به موقوفاً- قال البيهقي: (وهذا موقوف، وذكره المزني مرفوعاً بالاسناد، و لم يذكره الشافعي مرفوعاً، و انما ذكره موقوفاً و هو الصحيح)- اه- و اخرجه ابن عدي (٨/٢٨٩) عن عبدان، ثنا ادريس بن عبد السلام، ثنا ابو الحارث الوراق عن شعبة عن الاعمش، به مرفوعاً- قال ابن عدي: (وهذا من حديث شعبة لم اكتبه الا عن عبدان)- اه- ساقه ابن عدي هكذا في ترجمة نصر بن حماد: ابي الحارث الوراق، و ختم ترجمة الوراق بقوله: (و هذا الاحاديث التي ذكرتها عن نصر عن شعبة، وله غيرها عن شعبة، كلها غير محفوظة، و مع ضعفه يكتب حديثه)- اه-

٢٨٩٥- اخرجه ابن عدي في الكامل (١/٥٢٢)، و البيهقي في الكبرى (٦/٤٠)، و علقه في المعرفة (٨/٢٢٧) باب: الرهن غير مضمون (١١٧٨٤)، من طريق اسماعيل الزارع، به-وقال ابن عدي: (واسماعيل بن ابي عباد هذا لا اعرفه الا بهذا الحديث، و هو حديث منكر بهذا الاسناد)- اه- و قال البيهقي: (و اسماعيل هذا كان يضع الحديث، قاله الدارقطني فيما اخبرونا عنه)- اه-

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رہن رکھی ہوئی چیز مکمل طور پر رہن شمار ہوتی ہے۔

2896- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَضَّاحِ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ الْاَوْدِيُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَشْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَمَّارٍ وَّسَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ فِىْ دَرَقَةٍ سَلَحْنَاهَا وَاَشْرَكَنَا فِيْمَا اَصَبْنَا فَاَخْفَقْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَّجَاءَ سَعْدٌ بِاَسِيْرَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عمار اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو مشترکہ طور پر ایک ڈھال دی' ہم نے (مشرکین کے مال غنیمت میں سے) جو چیزیں لی تھیں' آپ نے ان میں ہمیں شریک قرار دیا' میں اور عمار تو کچھ نہ لا سکے' البتہ سعد دو قیدی لے آئے۔

2897- قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ لُوَيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْاَهْوَازِيُّ- وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ- عَنْ اَبِىْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَعْنِىْ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا . قَالَ لُوَيْنٌ لَمْ يُسْنِدْهُ اَحَدٌ اِلَّا اَبُوْ هَمَّامٍ وَّحْدَهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں دو شراکت داروں کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتا' جب وہ خیانت کر لیتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں (یعنی میری رحمت ان کے ساتھ نہیں رہتی)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن سعید بن حبان، ابوحیان تیمی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۶۰۵)۔

۲۸۹٦-في اسناده ابو اسحاق السبيعي ثقة لكنه مدلس و قد عنعن هنا- و ايضاً زياد بن عبد الله البكائي: قال الحافظ ابن حجر في التقريب في ترجمته (ت ۲۰۹٦): (صدوق ثبت في المغازي و في حديثه عن غير ابن اسحاق لين و لم يثبت ان وكيعا كذبه وله في البخاري موضع واحد متابعة)- اه-

۲۸۹۷-اخرجه ابو داود في البيوع (۲۵٦/۳) باب: في الشركة الحديث (۳۳۸۳) و من طريقه البيهقي في السنن (۷۸/٦) كتاب الشركة باب الامانة في الشركة و ترك الخيانة و في المعرفة (۲۸۹/۸) باب: الشركة (۱۱۹۳۷)- قال ابو داود: حدثنا محمد بن سليمان المصيصي به عن ابي هريرة- و اخرجه الحاكم في المستدرك (۵۲/۲) و من طريقه البيهقي في السنن ۷۸/٦۰) كتاب الشركة باب الامانة في الشركة و ترك الخيانة من طريق الحسن بن علي ابن شبيب المعمري ثنا محمد بن سليمان المصيصي به-قال ابن حجر في (التلخيص) (۵٦/۳): (واعله ابن القطان بالجهل بحال سعيد بن حيان و الد ابي حيان- و قد ذكره ابن حبان في الثقات و ذكر انه روى عنه- ايضا- الحارث بن يزيد لكن اعله الدارقطني بالارسال فلم يذكر فيه ابا هريرة و قال: انه الصواب و لم يسنده غير ابي همام بن الزبرقان-وفي الباب: عن حكيم بن حزام رواه: ابو القاسم الاصبهاني في الترغيب و الترهيب)- اه-

○ سعید بن حیان تیمی کوفی، وثقہ عجلی۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب (۲۳۰۲)۔

2898- حَدَّثَنَا هُبَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَيْسَرَةَ النَّهَاوَنْدِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَدُ اللّٰهِ عَلَى الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ رَفَعَهَا عَنْهُمَا.

☆☆ ابوحیان تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کا کرم دو شراکت داروں پر ہوتا ہے جب تک ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ کوئی خیانت نہیں کرتا، جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اپنا کرم اٹھا لیتا ہے۔

2899- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَّنْ خَانَكَ.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو، اسے امانت واپس کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو، تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2900- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيْكٍ وَّقَيْسٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ

۲۸۹۸- اسناده ضعيف: لجهالة والد ابي حيان، و هو ايضا مرسل- وراجع الذي قبله-

۲۸۹۹- ذكره ابن الجوزي في العلل المتناهية ۲/۵۹۲، رقم (۹۷۵) من طريق الدارقطني به- قال ابن حجر في (التلخيص) (۳/۲۱۰): ذكره ابن الجوزي في العلل المتناهية، و في اسناده من لا يعرف، وروى ابو داود والبيهقي من طريق يوسف بن ماهك عن فلان عن آخر، و فيه هذا المجهول، و قد صححه ابن السكن، و اخرجه البيهقي من طريق ابي امامة بسند ضعيف، و من طريق الحسن مرسلا، قال الشافعي: هذا الحديث ليس بثابت- وقال ابن الجوزي: لا يصح من جميع طرقه- و نقل عن الامام احمد انه قال: هذا حديث باطل لا اعرفه من وجه يصح)- اه- قلت: وحديث ابي امامة في هذا الباب، و كذلك مرسل الحسن- ذكرهما البيهقي في المعرفة (۱۴/۲۸۰-۲۸۱) (۲۰۲۸۰، ۲۰۲۸۱)، و كذلك في الكبرى (۱۰/۲۷۱)، و ضعفهما- وانظر الآتي-

۲۹۰۰- اخرجه ابو داود في البيوع (۳/۲۹۰) باب: في الرجل ياخذ حقه من تحت يده (۳۵۳۵)، و الترمذي في البيوع (۳/۵۶۴) حديث رقم (۱۲۶۴)، و الحاكم في المستدرك (۲/۴۶)، و البيهقي في المعرفة (۱۴/۲۸۰) (۲۰۲۷۶)، و الطبراني في الاوسط (۳۵۹۵)، و ابو نعيم في اخبار اصبهان (۱/۲۶۹)، و تمام في الفوائد (۵۹۳)، و القضاعي (۷۴۲) من طريق طلق ابن غنام، به- و هو عند ابي داود و الترمذي عن ابي كريب: محمد بن العلاء، به- وقال الترمذي: (حديث حسن غريب)، وصححه الحاكم على شرط مسلم من رواية شريك عن ابي حصين- قلت: ذكر ابو حاتم الرازي انه حديث منكر، و انه لم يروه غير طلق: كما في العلل لابن ابي حاتم (۱/۳۷۵) (۱۱۱۴)- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن ابي حصين الا شريك و قيس، تفرد به: طلق)- اه- و قال الزيلعي (۴/۱۱۹): (قال ابن القطان: و المانع من تصحيحه ان شريكا و قيس بن الربيع مختلف فيهما- انتهى)- قال الترمذي: (وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث وقالوا: اذا كان للرجل على آخر شيء، فذهب به، فوقع له عنده شيء، فليس له ان يحبس عنه بقدر ما ذهب له عليه- و رخص فيه بعض اهل العلم من التابعين، و هو قول الثوري، وقال: ان كان له عليه دراهم فوقع له عنده دنانير، فليس له ان يحبس بمكان دراهمه، الا ان يقع عنده له دراهم، فله حينئذ ان يحبس من دراهمه بقدر ما له عليه)- اه-

ائْتَمَنَكَ وَلَاتَخُنْ مَّنْ خَانَكَ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اُسے وہ امانت ادا کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2901- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَوْذَبٍ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَاتَخُنْ مَّنْ خَانَكَ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اُسے امانت ادا کر دو اور جس شخص نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔

2902- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيٰى وَهِشَامِ ابْنَىْ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ اخْتَصَمَا فِىْ اَرْضٍ غَرَسَ اَحَدُهُمَا فِيْهَا نَخْلاً وَّالْاَرْضُ لِلْاٰخَرِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِالْاَرْضِ لِصَاحِبِهَا وَاَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ يُخْرِجُ نَخْلَهُ وَقَالَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِىَ لِمَنْ اَحْيَاهَا وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ فَلَقَدْ اَخْبَرَنِى الَّذِىْ حَدَّثَنِىْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ رَاَى النَّخْلَ وَهِىَ عُمٌّ تُقْلَعُ اُصُوْلُهَا بِالْفُئُوْسِ .قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ الْعُمُّ الشَّبَابُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ اَنْ تَاْتِىَ اَرْضَ غَيْرِكَ فَتَزْرَعَ فِيْهَا.

★★ عروہ بیان کرتے ہیں کہ انصار سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا ہو گیا' ان دونوں میں سے ایک نے وہاں کھجور کا درخت لگایا تھا اور زمین دوسرے کی ملکیت تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ زمین اُس کے مالک کو مل جائے گی' آپ نے کھجور لگانے والے سے کہا کہ تم اپنے درخت کو وہاں سے نکال لو' آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بے آباد جگہ کو آباد کرتا ہے' وہ اس آباد کرنے والے کو مل جاتی ہے' لیکن کوئی شخص کسی دوسرے کی زمین پر (زبردستی) کچھ نہیں لگا سکتا۔

راوی کہتے ہیں: جن صاحب نے مجھے یہ روایت سنائی' انہوں نے یہ بتایا کہ انہوں نے اس کھجور کے درخت کو دیکھا ہے کہ بہت اونچا لمبا تھی جس کی جڑیں کلہاڑے کے ذریعے کاٹی گئی تھیں۔

روایت کے یہ الفاظ: کسی ظالم کے لیے نہیں ہیں' اس سے مراد یہ ہے کہ تم کسی دوسرے کی زمین میں جاؤ اور وہاں کاشت شروع کر دو (یعنی اس کی مرضی کے بغیر ایسا کرو)۔

۲۹۰۱- اخرجه الحاكم في المستدرك (۲/۴۶) و الطبراني في الصغير (۱/۱۷۱) و القضاعي في مسند الشهاب رقم (۷۴۳) و ابن عدي في الكامل (۲/۳۶-۳۷) كلهم من طريق ايوب بن سويد به-قال ابن عدي: (وهذا الحديث بهذا الاسناد لا يرويه عن ابن شوذب غير ايوب بن سويد' و هو منكر بهذا الاسناد' و انما يروى هذا المتن عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة)- اه-قلت: بل تابع ايوب عليه ضمرة فاخرجه عن ابن شوذب عن ابي التياح عن انس' به-قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۴/۱۴۸): (اخرجه الطبراني في الكبير و الصغير' و رجال الكبير ثقات)- اه-

۲۹۰۲- ياتي ان شاء الله تعالى تخريجه في كتاب الاقضية-

2903- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا اَوْ رَجُلٌ مُنِحَ اَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُهَا اَوْ رَجُلٌ اكْتَرٰى اَرْضًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ.

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کاشت کاری تین طرح کی ہوتی ہے' ایک یہ کہ کسی شخص کی زمین ہو اور وہ اس میں کاشت کرے' ایک وہ شخص جسے عطیے کے طور پر کوئی زمین دی گئی ہو اور وہ اس میں کاشت کرے اور ایک وہ شخص جو سونے اور چاندی کے عوض میں زمین کرائے پر حاصل کرے (تو وہ اس میں کاشت کرسکتا ہے)۔

2904- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَدَنِىُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الزُّرَقِىِّ اَنَّهُ سَاَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ .فَقَالَ اَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ اَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَاْسَ بِهِ.

☆☆ حنظلہ بن قیس زرقی یہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کرائے پر لینے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے تو حنظلہ نے ان سے دریافت کیا: کیا سونے اور چاندی کے عوض میں بھی؟ تو انہوں نے فرمایا: سونے اور چاندی کے عوض میں دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۹۰۳- اخرجه ابو داود في سننه (۳٤۰۰)' قال: حدثنا مسدد و ابن ماجه في سننه (۲۳٦۷)' (۲٤٤۹): حدثنا هناد بن السري' و النسائي (۷/۴۰) ۳٦۷): اخبرنا قتيبة بن سعيد- ثلاثتهم -مسدد و هناد و قتيبة- قالوا: حدثنا ابو الاحوص' به- و اخرجه النسائي في سننه (۷/۳۹) من طريق ابي سلمة عن رافع' به دون قوله (انما نزرع ثلاثة......) الخ- وكذا اخرجه- ايضاً- في (۷/۳۹) من طريق القاسم عن رافع' به-

۲۹۰٤- اخرجه مالك في الموطا (۲/۷۱۱) كتاب : كراء الارض' باب: ما جاء في كراء الارض رقم (۱)' عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن باسناده عن رافع: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء المزارع- و من طريق مالك اخرجه احمد في المسند (٤/۱٤۰)' و مسلم في صحيحه (۳/۱۱۸۳) كتاب: البيوع' باب: كراء الارض بالذهب و الورق' الحديث (۱۵٤۷/۱۱۵)' و ابو داود رقم (۳۳۹۳)' و النسائي في الصغرى (۷/٤۳) كتاب: المزارعة' باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض' و في الكبرى (۳/۹۹) كتاب المزارعة' باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث و الربع' الحديث (٤٦۲۹)- و زادوا فيه: (قال: فقلت بالذهب و الورق! فقال: اما بالذهب و الورق' فلا باس به)- اه- وقد تابع مالكاً عليه الاوزاعي عن ربيعة' اخرجه مسلم في صحيحه (۳/۱۱۸۳) كتاب: البيوع' باب: كراء الارض بالذهب و الورق' الحديث (۱۵٤۷/۱۱٦)- و ابو داود (۳/۲۵۸) كتاب : البيوع' باب في المزارعة' الحديث رقم (۳۳۹۲)' و النسائي (۷/٤۳) كتاب: المزارعة' باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض' و احمد (٤/۱٤۲) من طريق عبد العزيز بن محمد عن ربيعة' به- واخرجه ابو داود (۳/۲۵۸) كتاب: البيوع' باب: في المزارعة' الحديث (۳۳۹۲) من طريق ليث عن ربيعة' به- والحديث اخرجه- ايضاً- البخاري في صحيحه (۵/۲۷٤) كتاب : الحرث و المزارعة باب: (۷)' الحديث (۲۳۲۷)' و في (۵/٦٦۸) كتاب : الشروط' باب: الشروط في المزارعة' الحديث (۲۷۲۲)' و مسلم في صحيحه (۳/۱۱۸۳) كتاب: البيوع' باب: كراء الارض بالذهب و الورق' الحديث (۱۵٤۷/۱۱۷)' و النسائي (۷/٤٤) كتاب: المزارعة' باب: ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث' و في الكبرى (۳/۹۹) كتاب المزارعة' باب ذكر الاحاديث المختلفة في النهي عن كراء الارض بالثلث و الربع' الحديث (٤٦۳۱) من طريق يحيى ابن سعيد عن حنظلة بن قيس' به-

زمین کو کرائے پر دینے کا حکم

زمین کو کرائے پر دینے کی مختلف صورتیں ہیں۔

اس کی پہلی صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک زراعت کرنے والے شخص سے یہ کہتا ہے کہ میں تمہیں اپنی یہ زمین زراعت کے لیے دے رہا ہوں' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ تم نے اس کی پیداوار میں سے' مثال کے طور پر ایک سو کلو پیداوار معاوضے کے طور پر مجھے ادا کرنی ہے۔

معاہدے کی یہ صورت باطل ہے' اس بات پر تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں ضرر کا پہلو پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بات مجہول ہے کہ زمین کی پیداوار کتنی ہوگی' ہوگی بھی یا نہیں ہوگی؟

اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک یہ کہتا ہے کہ میں تمہیں اس شرط پر مزارعت کے لیے یہ زمین دے رہا ہوں کہ تم نے زمین کے اس فلاں حصے کی پیداوار مجھے دینی ہے اور اس فلاں حصے کی پیداوار تم اپنے پاس رکھو گے۔

اس بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے کہ معاہدے کی یہ صورت بھی باطل ہے کیونکہ اس میں بھی ضرر پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ پتہ نہیں ہے کہ فلاں متعین حصے میں پیداوار ہوگی یا نہیں ہوگی' اگر ہوگی تو کتنی ہوگی۔ اسی طرح دوسرے متعین حصے میں بھی پیداوار مجہول ہے۔

اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک زراعت کرنے والے شخص کو زمین کرائے پر دیتا ہے۔ زراعت کرنے والا شخص کرائے کے طور پر سونا' چاندی' رائج کرنسی اور کوئی بھی دوسری چیز متعین مقدار میں ادا کرنے کا معاہدہ کرتا ہے تو اس قسم کے بارے میں بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں ہے' تاہم اکثر احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے اور اکثر فقہاء بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

اس کی چوتھی صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک زراعت کرنے والے شخص کو زمین بٹائی پر دے دیتا ہے' یعنی یہ کہتا ہے کہ جو پیداوار ہوگی' اس کا ایک چوتھائی' ایک تہائی یا نصف حصہ تم مجھے ادا کرو گے' اس بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم چاروں ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ کسی بھی دوسری چیز جیسے سونا' چاندی یا کرنسی وغیرہ کے عوض میں زمین کو کرائے پر دینا جائز ہے۔

2905 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ اِلَّا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ .

۲۹۰۵- اخرجه الطبراني في معجمة الاوسط (٦١٤١): حدثنا محمد بن زهير الابلي' نا جعفر بن محمد ...... به- و قال الطبراني: لا يروى هذا الحديث عن عمر بن ذر الا بهذا الاسناد' تفرد به عبد الله بن رشيد)- اه- و للحديث طرق عن جابر' منها: ما اخرجه مسلم في صحيحه (۱۱۷۸/۳) كتاب: البيوع' باب: كراء الارض' الحديث (۹۹/۱۵٤۳)' و الطبراني في الاوسط (٤٨٢٤) من طريق بكير بن عبد الله بن الاشج عن عبد الله بن ابي سلمة عن النعمان بن ابي عياش عن جابر بن عبد الله: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء الارض)- اه-

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے البتہ سونے اور چاندی کے عوض میں (زمین کرائے پر دی جاسکتی ہے)۔

2906- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ عَنْ عُبَيْدَةَ الضَّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- خَرَجَ فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ فَاِذَا هُوَ بِزَرْعٍ يَهْتَزُّ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا الزَّرْعُ. فَقَالُوْا لِرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَخَذَ الْاَرْضَ بِالنِّصْفِ اَوِ الثُّلُثِ فَقَالَ انْظُرْ نَفَقَتَكَ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَخُذْهَا مِنْ صَاحِبِ الْاَرْضِ وَادْفَعْ اِلَيْهِ اَرْضَهُ وَزَرْعَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر پر جا رہے تھے کہ آپ نے ایک کھیت کو دیکھا جو لہلہا رہا تھا' آپ نے دریافت کیا: یہ کھیت کس کا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ کھیت حضرت رافع بن خدیج کا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا' وہ نصف یا ایک تہائی پیداوار کے عوض میں زمین (کرائے پر) لیتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس زمین میں جو خرچ کیا ہے اس کا حساب لگاؤ اور پھر زمین کے مالک سے اسے لے لو اور اس شخص کی زمین اور اس کا کھیت اس کے سپرد کردو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبیدہ بن معتب ضبی، ابوعبدرحیم کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۴۴۸)۔

2907- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دَفَعَ خَيْبَرَ اَرْضَهَا وَنَخْلَهَا اِلَى الْيَهُوْدِ مُقَاسَمَةً عَلَى النِّصْفِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اور وہاں کے کھجوروں کے باغات یہودیوں کو دے دیئے تھے کہ وہ (مسلمانوں کو) نصف ادائیگی کردیا کریں۔

۲۹۰۶- اسنادہ حسن؛ رجالہ ثقات الا ان عبد الرحمن بن مغراء؛ قال الذهبي في الميزان (۴/۳۲۰): (مابه باس)- وقال الحافظ في التقريب (ت ۴۰۳۹): صدوق تكلم في حديثه عن الاعمش- و عبيدة الضبي؛ هو عبيدة بن معتب الكوفي الضبي: قال الحافظ في التقريب (۴۴۴۰): صدوق نحوي ربما اخطا- و قد تقدم حديث رافع في النهي عن كراء الارض-

۲۹۰۷ اخرجه ابن ماجه في الرهون (۲/۸۲۴) باب: معاملة النخيل و الكرم (۲۴۶۸) عن اسماعيل بن توبة عن هشيم عن ابن ابي ليلى عن الحكم بن عتيبة: قال شعبة: لم يسمع من مقسم الا اربعة احاديث- و ابن ابي ليلى هذا؛ هو محمد بن عبد الرحمن ضعيف)- الخ-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○۱ صالح عبدی: روی عن ابن سیرین۔ وامام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ مجہول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۴/۴۲۰)۔ میزان (۳/۴۱۷)۔

2908- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دَفَعَ خَيْبَرَ إِلَى أَهْلِهَا عَلَى الشَّطْرِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر وہاں کے رہنے والوں کو دے دیا تھا' اس شرط پر کہ وہ وہاں کی پیداوار میں سے خواہ وہ پھل ہوں یا زراعت ہو' نصف (مسلمانوں کو) ادا کر دیا کریں گے۔

زمین کو اس کی پیداوار کے عوض کرائے پر دینے کا حکم

زمین کو اس کی پیداوار کے متعین حصے یعنی ایک تہائی حصے نصف حصے یا ایک چوتھائی حصے وغیرہ کے عوض میں کرائے پر دینا علم فقہ کی اصطلاح میں ''مخابرہ'' کہلاتا ہے۔ اس کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا مطلق طور پر جائز ہے۔ احناف میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے جبکہ شوافع میں سے بھی بعض حضرات نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

اس بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا مطلق طور پر ناجائز ہے' امام ابوحنیفہ اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔

اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ ایسا کرنا چند مخصوص شرائط کے ساتھ جائز ہے' یہ قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

اس کی چوتھی صورت یہ ہے کہ مساقات کے ضمن میں ایسا کرنا جائز ہے۔

مشہور فقیہہ امام ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت علی' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت عبداللہ بن مسعود' عمر بن عبدالعزیز' حضرت علی رضی اللہ عنہم کی اولاد سے تعلق رکھنے والے افراد' حضرت ابوبکر کی اولاد سے تعلق رکھنے والے افراد مزارعت کیا کرتے تھے۔

اسی طرح تابعین میں سے بھی سعید بن مسیب' طاؤس' عبدالرحمٰن بن اسود' موسیٰ بن طلحہ' زہری' عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ وغیرہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔

۲۹۰۸- اخرجه احمد (۲/۲۲) و البخاري (۵/۲۷۹) كتاب: الحرث و المزارعة' باب: اذا لم يشترط السنين في المزارعة' الحديث (۲۳۲۹)' و مسلم (۳/۱۱۸۶) كتاب: المساقاة' باب: المساقاة و المعاملة بجزء من الثمر و الزرع' الحديث (۱/۱۵۵۱)- و ابو داود في البيوع (۳/۲۶۰)' باب: في المساقاة' الحديث (۳۴۰۸) و الترمذي (۳/۶۶۶-۶۶۷) كتاب الاحكام' باب: ما ذكر في المزارعة (۱۳۸۳)' و ابن ماجه (۱/۸۲۴) كتاب: الرهون' باب: معاملة النخيل و الكرم' الحديث (۲۴۶۷) و البيهقي (۶/۱۱۳) من طريق يحيى بن سعيد -: و هو القطان- عن عبيد الله ابن عمر' به- و له طريق اخرى عن عبيد الله بن عمر' ستاتي قريباً بعد حديثين-

اسی طرح ایک روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔[1]

2909- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا وَقَالَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ.

☆☆ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے ساتھ طے کیا تھا کہ وہاں کی جو پیداوار ہوگی خواہ وہ پھل ہوں یا زراعت ہو (اس کا نصف حصہ وہ لوگ مسلمانوں کو ادا کریں گے)۔

2910- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ اَبُو الرَّدَّادِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ اَبُوْ زُرْعَةَ الْحُجْرِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَتَبَايَعُوْنَ الثِّمَارَ فَاِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيْهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ اِنَّهُ قَدْ اَصَابَ الثَّمَرَ مُرَاقٌ وَاَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ كَانُوْا يَحْتَجُّوْنَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُوْمَةُ فِىْ ذٰلِكَ اِمَّا لَا فَلَا تَبَايَعُوْا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ . كَالْمَشُوْرَةِ يُشِيْرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُوْمَتِهِمْ.

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگ پھلوں کی خرید وفروخت کیا کرتے تھے' جب فصل کاٹنے کا وقت ہوتا تو قرض وصول کرنے والا آجاتا تو جس نے ادائیگی کرنی ہوتی' وہ یہ کہتا تھا: اس دفعہ پیداوار کو فلاں آفت لاحق ہوگئی ہے' اس میں یہ خرابی آگئی ہے۔ مختلف طرح کی آفات کا تذکرہ کرتے' جن کی وجہ سے لوگوں کے درمیان مقدمات ہونے لگے' جب یہ مقدمات زیادہ ہوگئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم اس وقت تک سودا نہ کرو جب تک پھل پک کر تیار نہیں ہوجاتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورے کے طور پر یہ بات کی تھی کیونکہ اس بارے میں لوگوں کے درمیان بہت زیادہ اختلاف ہونے لگا تھا۔

2911- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ وَشُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنَ الزَّرْعِ وَالنَّخْلِ .وَقَالَ يُوْسُفُ مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ .قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَّهِمَ فِىْ ذِكْرِ الشَّجَرِ وَلَمْ يَقُلْهُ غَيْرُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے رہنے والوں کے ساتھ یہ طے کیا تھا کہ وہاں پیدا ہونے والی کھجوروں اور زراعت میں سے نصف پیداوار کو وہ لوگ مسلمانوں کو ادا کیا کریں گے۔

روایت کے ایک لفظ کے بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

---

[1] المغنی از شیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی ج5 ص243

۲۹۱۱- اخرجه مسلم في المساقاة (۳/۱۱۸٦) باب: المساقاة و المعاملة بجزء من الثمر و الزرع (۱۵۵۱) من طريق ابن نمير' به- و قد تقدم قبل حديثين من طريق يحيى القطان عن عبيد الله' به-

2912- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- سَاقَى يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى تِلْكَ الْأَمْوَالِ عَلَى الشَّطْرِ وَسِهَامُهُمْ مَعْلُومَةٌ وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنَّا إِذَا شِئْنَا أَخْرَجْنَاكُمْ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے رہنے والے یہودیوں کو وہاں کی زمینوں پر کام کرنے کی اجازت دی تھی اس شرط پر کہ وہ نصف پیداوار (مسلمانوں کو ادا کریں گے) اور یہ حصے متعین تھے آپ نے ان کے لیے یہ شرط رکھی تھی کہ جب ہم چاہیں گے تمہیں یہاں سے نکال دیں گے۔

2913- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبِي سَهْلُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَخَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْقَرْنِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- دَفَعَ خَيْبَرَ أَرْضَهَا وَنَخْلَهَا مُقَاسَمَةً عَلَى النِّصْفِ .زَادَ ابْنُ عَرَفَةَ أَعْطَى الْيَهُودَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اور وہاں کی کھجوروں کے باغات نصف پیداوار کی ادائیگی کی شرط پر (یہودیوں کو) دیئے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو دیئے تھے۔

2914- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلاَّمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَعْطَى خَيْبَرَ عَلَى النِّصْفِ مِنْ كُلِّ زَرْعٍ أَوْ نَخْلٍ أَوْ شَيْءٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں، زرعی پیداوار اور دیگر تمام (قسم کی پیداوار میں) نصف حصے کی ادائیگی کی شرط پر خیبر (کی زمین یہودیوں کو) دی تھی۔

2915- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الْعَلاَءِ بْنِ بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۲۹۱۲- اخرجه البيهقي في سننه (۶/۱۱۴) كتاب: المساقاة، باب: المعاملة على النخل بشرط ما يخرج...... من طريق الدارقطني به- و خرجه ابو داود في الخراج و الامارة والفي. (۳/۱۵۷) باب: ما جاء في حكم ارض خيبر (۳۰۰۷): حدثنا احمد بن حنبل، ثنا يعقوب بن ابراهيم، ثنا ابي عن ابن اسحاق به- و اخرجه البخاري في الشروط (۵/۳۸۵) باب: اذا اشترط في المزارعة: (اذا شئت اخرجتك) (۲۷۳۰) من طريق مالك عن نافع به- و علقه عقبه من طريق حماد بن سلمة عن عبيد الله- احسبه- عن نافع عن ابن عمر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم، اختصره- و راجع تحفة الاشراف للمزي (۸/۲۳۸۲) (۱۰۵۵۴)-

۲۹۱۳- تقدم تخريجه قبل خمسة احاديث-

۲۹۱۴- اخرجه ابو داود في الخراج و الامارة و الفي، (۳/۱۵۶) باب: ما جاء في حكم ارض خيبر (۳۰۰۶): حدثنا هارون بن زيد بن ابي الزرقاء، ثنا ابي، ثنا حماد بن سلمة عن عبيد الله بن عمر...... بنحوه-

۲۹۱۵- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/۴۷) من طريق صالح بن محمد الحافظ، ثنا اسحاق ابن عبد الواحد، به، و من طريقه البيهقي في السنن (۶/۸۸)- و قال الحاكم: (حديث صحيح على شرط مسلم، و لم يخرجاه)- اه- و ياتي له شاهد من حديث صفوان بن امية نفسه، و كذلك من حديث غيره من الصحابة-

-صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اسْتَعَارَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَدْرَاعًا وَسِلَاحًا فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ قَالَ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر صفوان بن اُمیہ سے کچھ زرہیں اور اسلحہ عارضی طور پر لیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ عارضی طور پر ہے جسے واپس کر دیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عارضی طور پر لیا ہے جسے واپس کیا جائے گا۔

2916- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اسْتَعَارَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ سِلَاحًا فَقَالَ صَفْوَانُ أَمُؤَدَّاةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن اُمیہ سے کچھ اسلحہ اُدھار لیا تو صفوان نے عرض کی: کیا یہ واپس کر دیا جائے گا' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، ابوابراہیم زہری۔ ان کا انتقال 173ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۱۸۱-۱۸۳)(۱۸۶۵)، "سیر اعلام النبلاء" از شمس دین ذہبی (۱۳/۱۱۷)۔

2917- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا فَضْلٌ الْأَعْرَجُ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ إِذَا أَتَتْكَ رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ كَذَا وَكَذَا. أُرَاهُ قَالَ ثَلَاثِينَ دِرْعًا أَوْ قَالَ ثَلَاثِينَ بَعِيرًا قُلْتُ وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ قَالَ نَعَمْ.

★★ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب میرا قاصد تمہارے پاس آئے تو تم انہیں یہ چیز دے دینا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے تیس زرہوں اور تیس اونٹوں کا ذکر کیا تھا۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: کیا یہ اُدھار لے رہے ہیں جسے واپس کر دیں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

2918- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ

۲۹۱۶- في اسناده الحجاج بن ارطاة و هو ضعيف' و قد تقدم- و ابن جريج ' ثقة لكنه يدلس' و قد عنعن- لكن تقدم في الذي قبله من حديث ابن عباس- وسياتي من حديث صفوان نفسه في الحديث التالي-

۲۹۱۷ اخرجه ابو داود في البيوع (۲/ ۲۹۵) باب: في تضمين العارية' الحديث (۳۵۶۶) قال: حدثنا ابراهيم بن المستمر' حدثنا حبان بن هلال' حدثنا همام' به- و اخرجه ابن حبان في صحيحه (۱۱/ ۳۲) رقم (۴۷۲۰)' و النسائي في الكبرى' كما في التحفة (۹/ ۱۱۶) من طريق حبان بن هلال' به- و اخرجه احمد (۴/ ۲۲۲) من طريق بهز بن اسد عن همام' به-

۲۹۱۸- اخرجه ابو داود (۳۵۶۶)' و راجع الذي قبله-

هِلاَلٍ عَنْ هَمَّامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ اَوْ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ قَالَ بَلْ مُؤَدَّاةٌ.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہی روایت منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ عارضی طور پر لے رہے ہیں جن کا تاوان ادا کیا جائے گا؟ یا یہ اس طرح عارضی طور پر لے رہے ہیں کہ انہیں واپس کر دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! انہیں واپس کر دیا جائے گا۔

2919- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو الْاَزْهَرِ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اسْتَعَارَ مِنْهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ اَدْرَاعًا فَقَالَ اَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ. قَالَ فَضَاعَ بَعْضُهَا فَعَرَضَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يَضْمَنَهَا فَقَالَ اَنَا الْيَوْمَ فِي الْإِسْلاَمِ اَرْغَبُ.

☆☆ اُمیہ بن صفوان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر ان سے کچھ زر ہیں اُدھار مانگیں تو انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! کیا غصب کر رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ عارضی طور پر لے رہے ہیں جن کا تاوان بھی ادا کیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان میں سے کچھ زر ہیں خراب ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ پیشکش کی کہ وہ ان کا تاوان لیں تو انہوں نے عرض کی کہ اب میں اسلام کی طرف راغب ہو چکا ہوں اور مجھے اس میں زیادہ دلچسپی ہے۔

2920- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتَعَارَ مِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَدْرَاعًا مِنْ حَدِيْدٍ فَقُلْتُ مَضْمُوْنَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَضْمُوْنَةٌ. فَضَاعَ بَعْضُهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِنْ شِئْتَ غَرِمْتُهَا. قَالَ لاَ اِنَّ فِي قَلْبِي مِنَ الْإِسْلاَمِ غَيْرَ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ.

☆☆ اُمیہ بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے لوہے کی کچھ زر ہیں اُدھار لیں تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ضمانت والی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ضمانت والی ہیں۔ ان میں سے بعض ضائع ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم چاہو تو میں تمہیں ان کا تاوان دے دیتا ہوں، انہوں نے عرض کی: نہیں! اب میرے دل میں اسلام آ چکا ہے اور یہ دل ہر چیز سے زیادہ (سما چکا ہے)۔

۲۹۱۹- اخرجه احمد (۳/۴۰۱) (۶/۴۶۵)، و ابو داود في البيوع (۳/۲۹۴) باب: في تضمين العارية (۳۵۶۲)، و من طريقه البيهقي في المعرفة (۸/۲۹۹) بابة العارية (۱۱۹۶۷)، و النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۴/۱۹۰)، و الحاكم في البيوع (۲/۴۷) من طريق يزيد بن هارون به-

۲۹۲۰- علقه البيهقي في سننه (۶/۸۹) و في اسناده قيس بن الربيع: تغير لما كبر- انظر ترجمته في التقريب (۲/۱۲۹)، و انظر الذي قبله-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ امیہ بن صفوان بن امیہ بن خلف جمحی مکی، مقبول یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۲۸۴/۱) ت (۵۴۷)، و"التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۶۰)۔

2921- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اٰلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ . قَالَ عَارِيَّةً اَمْ غَصْبًا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

☆☆ عطاء نے عبداللہ بن صفوان کے خاندان سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے صفوان! کیا تمہارے پاس کچھ اسلحہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ یہ عارضی طور پر لے رہے ہیں یا غصب کریں گے؟

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

2922- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِّنْ اٰلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ.

☆☆ عبدالعزیز نامی راوی نے عطاء کے حوالے سے حضرت صفوان کی آل سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عارضی طور پر (کچھ اسلحہ) لیا۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2923- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَعَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّابْنُ الْعَلَاءِ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ اَبِى عَامِرٍ الْاَوْصَابِىِّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَّالْمِنْحَةُ- اَوِ الْمَنِيْحَةُ- مُؤَدَّاةٌ . فَقَالَ رَجُلٌ فَعَهْدُ اللّٰهِ قَالَ عَهْدُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَحَقُّ مَا اُدِّىَ .

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عارضی طور پر لی ہوئی چیز واپس کی

۲۹۲۱- اخرجه ابو داود في سننه (۲۹٦/۳) كتاب: البيوع، باب: في تضمين العارية، الحديث (۳۵٦۳): حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة، به-و من طريق ابي داود اخرجه البيهقي في سننه (۸۹/٦) كتاب: العارية، باب: العارية مضمونة، و في (۱۸/۷) كتاب: الصدقات، باب: من يعطى من المولفة قلوبهم من سهم المصالح-

۲۹۲۲- اخرجه ابو داود في البيوع (۲۹۵/۳) باب: في تضمين العارية، باب: المنيحة، الحديث (۵۷۸۱)، و الطبراني في الكبير (۱۷٤/۸) رقم (۷٦٤۸) من طريق عبد الله بن الصباح العطار، قال: ثنا المعتمر بن سليمان، قال: سمعت الحجاج بن فرافصة، به-

۲۹۲۳- اخرجه النسائي في الكبرى (۴۱۰/۳- ۴۱۱) كتاب: العارية، باب: المنيحة، الحديث (۵۷۸۱)، و الطبراني في الكبير (۱۷٤/۸) رقم (۷٦٤۸) من طريق عبد الله بن الصباح العطار، قال: ثنا المعتمر بن سليمان، قال: سمعت الحجاج بن فرافصة، به-واخرجه النسائي في الكبرى (۴۱۱/۳) كتاب: العارية، باب: المنيحة، الحديث (۵۷۸۲)، و ابن حبان في صحيحه (۴۹۱/۱۱) رقم (۵۰۹٤)، و الطبراني في الكبير رقم (۷٦۳۷) من طريق الجراح بن مليح البهراني، حدثنا حاتم بن حريث الطائي، قال: سمعت ابا امامة يقول فذكره نحوه- وللحديث طريق اخرى عن اسماعيل بن عياش عن شرحبيل بن مسلم عن ابي امامة، سنأتي بعد هذا-

جائے گی اور عطیے کے طور پر (عارضی استعمال کے لیے) ملنے والی چیز واپس کی جائے گی۔
تو ایک شخص نے کہا: کیا یہ اللہ کے رسول کا فیصلہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جو اس بات کا حقدار ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ لقمان بن عامر وصابی، (اور ایک قول کے مطابق): اوصابی ابوعامر شامی حمصی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یکتب حدیثہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۱۸۲/۶)(۵۶۰۰)، تقریب التہذیب ت(۵۷۱۵)۔

2924– حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– يَقُولُ فِىْ خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَّالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُنْفِقِ الْمَرْاَةُ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا ۔قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا– ثُمَّ قَالَ– الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَّالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ ۔وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَّالزَّعِيمُ غَارِمٌ۔

☆☆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبے کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حق مقرر کر دیا ہے اس لیے وارث کے لیے وصیت نہیں کی جا سکتی بچہ صاحب فراش کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی۔ اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔ جو شخص اپنے حقیقی باپ کے علاوہ یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی طرف سے قیامت کے دن تک لعنت ہوتی رہے گی۔ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں سے کچھ خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارا سب سے اہم مال ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عارضی طور پر استعمال کے لیے لی جانے والی چیز واپس کی جائے گی اور عطیے کے طور پر (عارضی استعمال کے لیے جو چیز دی گئی ہو) وہ بھی واپس کی جائے گی قرض ادا کیا جائے گا اور نگران شخص تاوان ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

۲۹۲۴– اخرجه ابو داود في البيوع (۳۵۶۵) باب: في تضمين العارية، و الترمذي في البيوع (۱۲۶۵) باب: ما جاء في ان العارية مؤداة، و في الوصايا (۲۱۲۰) باب: ما جاء: لا وصية لوارث، و ابن ماجه في الصدقات (۲۳۹۸) باب: العارية، و عبد الرزاق (۱۴۷۹۶) (۱۶۳۰۸)، و الطيالسي (۱۱۲۸)، و احمد في المسند (۲۶۷/۵)، و الطبراني (۷۶۱۵، ۷۶۲۱)، و البيهقي في الكبرى (۸۸/۶) من طرق عن اسماعيل بن عياش. بهذا اسماعيل: متكلم في روايته عن الشاميين، و هذا منها۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شرحبیل بن مسلم بن حامد خولانی، شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷۸۶)۔

2925- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا ضَمَانَ عَلٰى مُؤْتَمَنٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کے پاس امانت رکھوائی گئی ہو اس پر تاوان لازم نہیں ہوگا۔

2926- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَوْكَبِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدَعِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ . عَمْرٌو وَعُبَيْدَةُ ضَعِيفَانِ وَإِنَّمَا يُرْوٰى عَنْ شُرَيْحٍ الْقَاضِي غَيْرَ مَرْفُوعٍ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ عارضی طور پر استعمال کے لیے لینے والا شخص تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا' البتہ اگر کوئی شخص دھوکے کے ساتھ ایسا کرے (تو اس پر تاوان کی ادائیگی لازم ہوگی) اسی طرح جس شخص کے پاس ودیعت کے طور پر کوئی چیز رکھوائی گئی ہو وہ بھی تاوان ادا کرنے کا پابند نہیں ہوگا لیکن اگر وہ دھوکہ دیتا ہے (تو اس پر بھی تاوان کی ادائیگی لازم ہوگی)۔

2927- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ تَفْسِيرِ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ قَالَ أَسْلَمَ قَوْمٌ وَفِي أَيْدِيهِمْ

۲۹۲۵- اخرجه البيهقي في سننه (۲۸۹/۶) كتاب: الوديعة، باب: لا ضمان على مؤتمن، من طريق الدارقطني، به- قال الزيلعي في نصب الراية (۱۴۱/۴): (قال في (التنقيح): هذا اسناد لا يعتمد عليه: فان يزيد بن عبد الملك ضعفه احمد وغيره- و قال النسائي: متروك الحديث- و عبد الله بن شبيب: ضعفوه- انتهى)-

۲۹۲۶- اخرجه البيهقي (۹۱/۶)، و في المعرفة (۲۰۱/۸)، من طريق عمرو بن عبد الجبار، به- و تبع البيهقي في الدارقطني هنا: فضعف بعمرو و عبيدة، و صحح نسبته الى شريح -قال ابن التركماني في الجوهر النقي (۹۱/۶ -بذيل السنن): (لم يضعفهما احد من اهل الشان فيما علمت، حتى ان ابن عدي لم يذكر عبيدة اصلا، وذكره عمرا، فلم يزد على قوله: له مناكير)- اه -قلت: بل ضعفهما غير واحد: فاما عمرو: فذكره العقيلي في الضعفاء (۲۸۷/۳)- وقال الذهبي في الميزان (۲۷۱/۳): (روى مناكير كلها غير محفوظة)- و عبيدة: فقال ابو حاتم: منكر الحديث- وقال ابن حبان: يروي الموضوعات عن الثقات، و ضعفه الدارقطني، و تبعه البيهقي كما ترى، ذكره الذهبي في الميزان (۲۵/۳)-واما اثر شريح: فقد ورد عنه من غير وجه عند وكيع في اخبار القضاة (۳۳۱/۲)، و عبد الرزاق في المصنف (۱۷۸/۸-۱۷۹) (۱۴۷۸۲، ۱۴۷۸۳)، و البيهقي في الموضع السابق من الكبرى، و سياتي قريباً-

۲۹۲۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (۸۸/۶-۸۹) كتاب: العارية، باب: العارية مؤداة من طريق الدارقطني، به، و هو ضعيف، كما جزم المصنف هنا-

عَوَارِی مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوْا قَدْ اَحْرَزَ لَنَا الْاِسْلَامُ مَا بِاَيْدِيْنَا مِنْ عَوَارِی الْمُشْرِكِينَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ اِنَّ الْاِسْلَامَ لَا يُحْرِزُ لَكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ اَلْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ . فَاَدَّى الْقَوْمُ مَا بِاَيْدِيهِمْ مِنْ تِلْكَ الْعَوَارِى .هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ.

☆☆ عطاء بن ابی رباح نے روایت کے یہ الفاظ (عارضی طور پر لی گئی چیز واپس کی جائے گی) کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات بتائی ہے کہ ایک قبیلے کے لوگوں نے اسلام قبول کیا' ان کے پاس کچھ ایسی چیزیں تھیں جو مشرکین سے انہوں نے عارضی استعمال کے لیے لی تھیں' ان لوگوں نے یہ کہا: اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مشرکین کی یہ اشیاء جو ہمارے پاس ہیں یا ہمارے پاس آ گئی ہیں' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام تمہیں ایسی کسی چیز پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا جو تمہاری ملکیت نہ ہو عارضی استعمال کے لیے لی گئی چیز واپس کی جائے گی تو پھر ان لوگوں نے (مشرکین کی) وہ چیزیں انہیں واپس کیں۔

2928- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ شُرَيْحًا قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدَعِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ .

☆☆ قاضی شریح بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے عاریت کے طور پر چیز لی ہو اور جس شخص کے پاس ودیعت کے طور پر چیز رکھوائی گئی ہو اس پر تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ البتہ اگر وہ دھوکہ دینے والے ہوں (تو حکم مختلف ہوگا)۔

2929- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَابْنُ مَخْلَدٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ جَاءَ بِىْ اَبِىْ يَحْمِلُنِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اَشْهَدُ اَنِّىْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِى كَذَا وَكَذَا .قَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِىْ نَحَلْتَ النُّعْمَانَ .قَالَ لَا .قَالَ فَاَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِى اَلَيْسَ يَسُرُّكَ اَنْ يَكُوْنُوْا لَكَ فِى الْبِرِّ سَوَاءً .قَالَ بَلٰى .قَالَ فَلَا اِذًا .وَقَالَ الْمَحَامِلِىُّ اَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے اُٹھا کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لائے اور بولے: آپ اس بات پر گواہ بن جائیں کہ میں نے اپنے مال میں سے اتنا مال نعمان کو دے دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو عطیے کے طور پر اتنی ہی ادائیگی کی ہے جتنی تم نے نعمان کو دی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! تو نبی اکرم ﷺ

۲۹۲۸- ورد من غير وجه عن ابن سيرين عنه و كيع في اخبار القضاة (۲/۳۳۱) و عبد الرزاق في المصنف (۸/۱۷۸، ۱۷۹) (۱۴۷۸۲، ۱۴۷۸۳) و البيهقي في الكبرى (۶/۹۱)-

۲۹۲۹- اخرجه البيهقي في سننه (۶/۱۷۷) كتاب: الهبات' باب: ما يستدل به على ان امره بالتسوية بينهم في العطية على الاختيار دون الايجاب' من طريق الحسن بن محمد الزعفراني' ثنا ربعي بن ابراهيم' به- و اخرجه مسلم في الهبات (۳/۱۲۴۳) باب: كراهية تفضيل بعض الاولاد في الهبة (۱۶۲۳) و ابن حبان رقم (۵۱۰۶) عن اسحاق بن ابراهيم بن الحنظلي' اخبرنا اسماعيل بن علية' به-واخرجه احمد (۴/۲۶۹، ۲۷۰) و مسلم في الموضع السابق' و ابو داود في البيوع و الاجارات (۳/۸۱۱) باب: في الرجل يفضل بعض ولده في النحل (۳۵۴۲) و النسائي في اول كتاب النحل (۶/۲۵۹، ۲۶۰) باب: اختلاف الناقلين لخبر النعمان بن بشير في النحل' و ابن ماجه في الهبات (۲/۷۹۵) باب: الرجل ينحل ولده (۲۳۷۵)' و الطحاوي في المعاني (۴/۱۸۶)' و البيهقي في الهبات (۶/۱۷۷)' من طرق عن داود بن ابي هند' به-

نے فرمایا: پھر تم میری بجائے کسی اور کو گواہ بنا لو کیا تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگے گی کہ وہ سب (یعنی تمہاری ساری اولاد) تمہارے ساتھ ایک جیسا اچھا سلوک کرے تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ایسا نہ کرو۔

محاملی کہتے ہیں: (روایت میں یہ الفاظ ہیں:) کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اسی طرح عطیہ دیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ربعی بن علیہ، وھو ابراہیم اخو اسماعیل بن علیہ، وعلیہ امہ۔ قال یحیی بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ مامون۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو۔ جرح وتعدیل لابن ابی حاتم (۳/۵۰۹، ۵۱۰) ت (۲۳۱۱)۔

2930- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لِاَبِيهِ لَا تُشْهِدْنِي عَلٰى جَوْرٍ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے والد سے یہ فرمایا تھا: تم زیادتی کے بارے میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

2931- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ اَنَّ اُمَّهُ اَرَادَتْ بَشِيرًا اَبَاهُ عَلٰى اَنْ يُعْطِيَ النُّعْمَانَ ابْنَهُ حَائِطًا مِّنْ نَخْلٍ فَفَعَلَ فَقَالَ مَنْ اُشْهِدُ لَكَ فَقَالَتِ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .فَاَتَى النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ .قَالَ نَعَمْ .قَالَ فَاَعْطَيْتَهُمْ كَمَا اَعْطَيْتَهُ .قَالَ لَا .قَالَ لَيْسَ مِثْلِي يَشْهَدُ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ كَمَا يُحِبُّ اَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ اَنْفُسِكُمْ.

☆☆ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ان کے والد حضرت بشیر سے کہا کہ وہ اپنے صاحب زادے نعمان کو کھجوروں کا ایک باغ دے دیں تو حضرت بشیر نے ایسا کر لیا' پھر انہوں نے دریافت کیا: میں اس بارے میں کسے گواہ بناؤں؟ تو اس خاتون نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو تو حضرت نعمان کے والد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے جس طرح اسے دیا ہے اسی طرح باقی سب کو بھی دیا ہے؟ انہوں نے عرض

۲۹۳۰- اخرجه مسلم في الهبات (۳/ ۱۲٤۳) باب: كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة (۱٦۲۳) و ابن حبان (۵۱۰۲) من طريق جرير به- و اخرجه ابن حيان التيمي عن عامر الشعبي به- اخرجه احمد (٤/ ۲٦۸) و ابن ابي شيبة (۱۱/ ۲۲۰) و البخاري في الشهادات (۲٦۵۰) باب: لا يشهد على شهادة جور اذا شهد' و مسلم في الهبات (۱٦۲۳) باب: كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة' و النسائي في اول النحل (٦/ ۲٦۰) و البيهقي في الكبرى (٦/ ۱۷٦) و ابن حبان (۵۱۰۳)- و اخرجه مغيرة عن الشعبي بنحوه- اخرجه احمد (٤/ ۲۷۰) و ابو داود في البيوع و الاجارات (۳۵٤۲) باب: في الرجل يفضل بعض ولده في النحل' و ابن حبان (۵۱۰٤) و البيهقي (٦/ ۱۷۸)- و اخرجه اسماعيل بن ابي خالد عن الشعبي بنحوه- اخرجه مسلم في الهبات (۱٦۲۳) باب: كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة' و ابن حبان (۵۱۰۵)- و اخرجه ابو حريز عن الشعبي بنحوه- اخرجه ابن حبان (۵۱۰۷)-

۲۹۳۱- ورقاء و جابر ضعيفان' و جابر اشدهما ضعفاً- و سبق في الذي قبله من وجوه عن الشعبي بنحوه-

کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے جیسا شخص اس طرح کی چیز کا گواہ نہیں بن سکتا' اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے بارے میں انصاف سے کام لو جس طرح وہ اس بات کو بھی پسند کرتا ہے کہ تم لوگ آپس میں انصاف سے کام لو۔

2932- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ نَحَلَنِيْ اَبِيْ غُلَامًا فَاَمَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنْ اَذْهَبَ بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لِاُشْهِدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ اَعْطَيْتَهُ . قَالَ لَا .قَالَ فَارْدُدْهُ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے عطیے کے طور پر غلام دیا تو میری والدہ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤں تاکہ میں آپ ﷺ کو اس بات پر گواہ بناؤں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے (میرے والد سے) دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر اسے تم واپس لے لو۔

2933- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِيْ ابْنَ عُيَيْنَةَ بِهٰذَا مِثْلَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2934- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ دَعَاهُ رَجُلٌ فَاَشْهَدَهُ عَلٰى وَصِيَّةٍ فَاِذَا هُوَ قَدْ اَثَرَ بَعْضَ وَلَدِهِ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ نَشْهَدَ عَلٰى جَوْرٍ وَّقَالَ مَنْ شَهِدَ عَلٰى جَوْرٍ فَهُوَ شَاهِدُ زُوْرٍ .ثُمَّ اَسْرَعَ الْمَشْيَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے انہیں بلایا اور اپنی وصیت کے بارے میں انہیں گواہ بنانا چاہا تو اس نے وصیت میں اپنی بعض اولاد کو دوسری اولاد پر ترجیح دی تھی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم کسی زیادتی کے کام میں گواہ بنیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی زیادتی کے کام پر گواہ بنتا ہے وہ جھوٹے گواہ کی مانند ہوتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لے گئے۔

2935- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ

۲۹۳۲- اخرجه مالك في الاقضية (۷۵۱/۱) باب: ما لا يجوز من النحل (۳۹)' و البخاري في الهبة (۲۱۱/۵) باب: الهبة للولد (۲۵۸٦)' و مسلم في الهبات (۱۲٤۱/۳) باب: كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة (۱٦۲۳/۹)' و النسائي في النحل (۲۵۸/٦-۲۵۹) باب: اختلاف الناقلين لخبر النعمان بن بشير في النحل' و الترمذي في الاحكام (٦٤۹/۳) باب: في النحل و التسوية بين الولد (۱۳٦۷)' و ابن ماجه في الهبات (۷۹۵/۲) باب: الرجل ينحل ولده (۲۳۷٦)' و اخرجه- ايضاً- الحميدي (۹۲۲)' و الشافعي (۵۸۳- المسند)' و احمد (۲٦۸/٤)' و ابن الجارود (۹۹۱)' و البيهقي في الهبات (۱۷٦/٦) باب: السنة في التسوية بين الاولاد في العطية' من طرق عن الزهري' به-

الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهَبَ هِبَةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا اِلاَّ فِيمَا يُعْطِى الْوَالِدُ وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِى يَرْجِعُ فِى هِبَتِهِ- اَوْ قَالَ فِى عَطِيَّتِهِ- كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِىءُ ثُمَّ يَعُودُ فِى قَيْئِهِ . حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ مِنَ الثِّقَاتِ .تَابَعَهُ اِسْحَاقُ الأَزْرَقُ وَعَلِىُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حُسَيْنٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دونوں مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز ہبہ کرنے کے بعد اسے واپس لے البتہ والد اپنی اولاد کو جو دیتا ہے (اسے واپس لے سکتا ہے) اپنے ہبہ کو واپس لینے والے شخص کی مثال (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے عطیے کو واپس لینے والے شخص کی مثال اس کتے کی مانند ہے جو قے کرنے کے بعد اپنی ہی قے کو دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔

2936- وَرَوَاهُ عَامِرٌ الأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ .حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ وَاَبُو الأَزْهَرِ قَالاَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِى عَرُوبَةَ عَنْ عَامِرٍ الأَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لاَ يَرْجِعُ فِى هِبَتِهِ اِلاَّ الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ وَالْعَائِدُ فِى هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِى قَيْئِهِ .وَرَوَى اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَالْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِى الْعَائِدِ فِى هِبَتِهِ دُونَ ذِكْرِ الْوَالِدِ .وَرَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْوَالِدُ يَرْجِعُ فِى هِبَتِهِ .وَتَابَعَهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَامِرٍ الأَحْوَلِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنے ہبہ کو واپس نہیں لے سکتا' صرف والد اپنی اولاد سے (ہبہ کی ہوئی چیز) واپس لے سکتا ہے' اپنے ہبہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

۲۹۳۵- اخرجه احمد (۲/ ۲۷)' و ابو داود في البيوع (۳۵۳۹) باب: الرجوع في الهبة' و الطحاوي في المعاني (۴/ ۷۹)' و ابن حبان (۵۱۲۳)' و الحاكم (۲/ ۴۶)' و البيهقي في الكبرى (۶/ ۱۷۹) من طرق عن يزيد بن زريع' به-واخرجه احمد (۲/ ۷۸)' و الترمذي في البيوع (۱۲۹۹) باب: ما جاء في الرجوع في الهبة' و النسائي في الهبة (۶/ ۲۶۵) باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده' و في الهبة ايضاً (۶/ ۲۶۷' ۲۶۸)' و ابن ماجه في الهبات (۲۳۷۷) باب: من اعطى ولده- ثم رجع فيه' و البيهقي في الكبرى (۶/ ۱۷۹' ۱۸۰) من طرق عن حسين المعلم' به- و قال الترمذي: (و العمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم- قالوا: من وهب هبة لذي رحم محرم' فليس له ان يرجع فيها- و من وهب هبة لغير ذي رحم محرم' فله ان يرجع فيها' ما لم يثب منها- و هو قول الثوري- وقال الشافعي: لا يحل لاحد ان يعطي عطية فيرجع فيها' الا الوالد فيما يعطي ولده- و احتج الشافعي بحديث عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يحل لاحد ان يعطي عطية فيرجع فيها' الا الوالد فيما يعطي ولده)- اه-

۲۹۳۶- اخرجه النسائي في الهبة (۶/ ۲۶۴) باب: رجوع الوالد فيما يعطي ولده' و ذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك' و ابن ماجه في الهبات (۲/ ۷۹۶) باب: من اعطى ولده' ثم رجع فيه (۲۳۷۸)' من طريق سعيد بن ابي عروبة' به-و مرسل طاوس الذي ذكره الدارقطني' اخرجه النسائي في الهبة (۶/ ۲۶۵) الباب السابق' و (۶/ ۲۶۸) باب: ذكر الاختلاف على طاوس في الراجع في هبته' من طريق الحسن بن مسلم عن طاوس مرسلاً' به-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

اور ایک سند کے ہمراہ یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: والد اپنا ہبہ (اولاد سے) واپس لے سکتا ہے۔

2937- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا . لَا يَثْبُتُ هٰذَا مَرْفُوْعًا وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مَوْقُوْفًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی چیز ہبہ کرتا ہے تو وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

یہ روایت مرفوع ہونے کے طور پر مستند طور پر ثابت نہیں ہے' درست یہ ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

2938- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الرَّجُلُ اَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آدمی اپنے ہبہ کا زیادہ حق دار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

2939- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِى الْحَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْوَاهِبُ اَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کا

۲۹۳۷- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۵۲) عن ابي احمد: اسحاق بن محمد بن خالد الهاشمي بالكوفة' ثنا احمد بن حازم بن ابي غرزة' ثنا عبد الله بن موسى' به- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه' الا ان نكل الحمل فيه على شيخنا)- اه- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/ ۱۸۰-۱۸۱) باب: المكافاة في الهبة' و قال في المعرفة (۹/ ۶۸): (وغلط فيه عبد الله بن موسى' فاخرجه عن حنظلة بن ابي سفيان عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ' و الصحيح رواية عبد الله بن وهب عن حنظلة بن ابي سفيان' عن سالم عن ابيه عن عمر: كما ذكرنا) يعني: موقوفاً على عمر بن الخطاب-

۲۹۳۸- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۶/ ۴۷۴) قال: حدثنا وكيع' به- واخرجه البخاري في التاريخ الكبير (۱/ ۲۷۱) عن وكيع عن ابراهيم' به- و من طريق البخاري اخرجه ابن ماجه في سننه (۲/ ۷۹۸) كتاب الهبات' باب من وهب هبة: رجاء ثوابها' الحديث (۲۳۸۷)- قال البوصيري في الزوائد (۲/ ۲۳۶): (هذا اسناد ضعيف: لضعف ابراهيم بن اسماعيل بن مجمع)- اه- و عزاه الزيلعي في نصب الراية (۴/ ۱۲۵) لابن ماجه والدارقطني و ابن ابي شيبة' ثم قال: (و ابراهيم بن اسماعيل بن جارية: ضعفوه)- اه-

۲۹۳۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/ ۱۸۱) باب: المكافاة في الهبة' من هذا الوجه- وراجع ما بعده-

زیادہ حقدار ہوتا ہے' جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہیں لیتا۔

2940- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2941- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِهِبَتِهٖ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: آدمی اپنے ہبہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہ لے۔

2942- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ اِذَا كَانَتِ الْهِبَةُ لِذِىْ رَحِمٍ مُحَرَّمٍ لَمْ يُرْجَعْ فِيْهَا . انْفَرَدَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب آدمی کسی رشتے دار کو ہبہ کرے تو وہ اسے واپس نہ لے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن جعفر نامی راوی منفرد ہیں۔

2943- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوْحِ بْنِ حَرْبٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ

۲۹۴۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۸۱/۶) وقال في المعرفة (۶۹/۹) باب: من قال: له الرجوع اذا اراد بها الثواب: (وقيل: عن عبد الله عن ابراهيم بن اسماعيل عن عمرو بن دينار الخ عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ...... ولهذا المتن بهذا الاسناد اليوق فابراهيم بن اسماعيل: ضعيف عند اهل الحديث: فلا يبعد منه الغلط- و الصحيح: رواية سفيان بن عيينة عمرو بن دينار عن سالم عن ابيه عن عمر) يعني: موقوفاً-قال البيهقي : (فالحديث في هذا يرجع الى عمر رضي الله عنه- و انما الرواية في الثواب على الهبة عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث عروة عن عائشة قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية و يثيب عليها- و حديث ابي عجلان عن المقبري عن ابي هريرة ان رجلاً اهدى الى رسول الله لقحة فاثابه منها بست بكرات......) فذكر الحديث-قلت: و حديث عائشة هذا عند البخاري في الهبة (۲۱۰/۵) باب: المكافاة في الهدية (۲۵۸۵) و ابي داود في البيوع (۲۹۰/۳) باب: في قبول الهدايا (۳۵۳۶) و الترمذي في البر و الصلة (۲۹۸/۴) باب: ما جاء في قبول الهدية و المكافاة عليها (۱۹۵۳) و قال: (حسن صحيح غريب من هذا الوجه لا نعرفه الا من حديث عيسى بن يونس عن هشام)- اه -وحديث ابي هريرة عند النسائي في العمرى (۲۷۹/۶) باب: عطية المراة بغير اذن زوجها-

۲۹۴۱- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱۰۷/۹) رقم (۱۶۵۲۶) عن الثوري عن جابر' باسناده عن علي بلفظ: (من وهب هبة لذي رحم فلم يثبت منها فهو احق بهبته)-

۲۹۴۲- اخرجه البيهقي (۱۸۱/۶) كتاب الهبات' باب المكافاة في الهبة' قال: اخبرنا ابو الحسين بن بشران ببغداد' انبا ابو علي اسماعيل بن محمد الصفار' به-واخرجه الحاكم في المستدرك (۵۲/۲) من طريق اسماعيل بن محمد' به- قال الحاكم: صحيح على شرط البخاري-قال الزيلعي في نصب الراية (۱۲۷/۴): (وقع للحاكم مثل هذا في حديث: (على اليد ما اخذت حتى تودي)- و تعقبه الشيخ تقي الدين في (الالمام) و قال: بل هو على شرط الترمذي- انتهى- و قال ابن الجوزي في (التحقيق) : و عبد الله بن جعفر هذا ضعيف' و خطأه صاحب (التنقيح) و قال: بل هو ثقة من رجال الصحيحين- و الضعيف هو والد علي بن المديني و هو متقدم على هذا' و هو الرقي ثقة- ورواة هذا الحديث كلهم ثقات' و لكنه حديث منكر' و هو من انكر ما روي عن الحسن عن سمرة)- اه-

۲۹۴۳- قال الزيلعي في نصب الراية (۱۲۵/۴): (اعله عبد الحق في احكامه بمحمد بن عبيد الله العرزمي- قال ابن القطان كالمتعقب عليه: و هو لم يصل الى العرزمي الا على لسان كذاب' و هو ابراهيم بن ابي يحيى الاسلمي؛ فلعل الجناية منه- انتهى)-و اخرجه الطبراني في معجمه (۱۴۷/۱۱) رقم (۱۱۴۱۸): حدثنا محمد بن عثمان بن ابي شيبة' حدثني ابي قال: وجدت في كتاب ابي عن ابن ابي ليلى عن عطاء' به و ابن ابي ليلى سيء الحفظ- و انظر: نصب الراية (۱۲۵/۴)' و الضعيفة للالباني (۳۶۴/۱)-

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَارْتَجَعَ بِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا وَلَكِنَّهُ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کوئی چیز ہبہ کرتا ہے پھر وہ اسے واپس لینا چاہتا ہے تو وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہوگا جب تک وہ اس کا کوئی بدلہ نہیں لیتا۔ تاہم اس کی مثال اس کتے کی مانند ہوگی جو اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔

2944- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَأَنَا فِي بِيَاعَةٍ لِي - هَكَذَا قَالَ - أَبِيعُهَا فَمَرَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ وَهُوَ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ تُفْلِحُوا وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ بِالْحِجَارَةِ قَدْ أَدْمَى كَعْبَيْهِ وَعُرْقُوبَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لاَ تُطِيعُوهُ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ .قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا غُلاَمٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ .قُلْتُ فَمَنْ هَذَا الَّذِي يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ قَالُوا هَذَا عَمُّهُ عَبْدُ الْعُزَّى وَهُوَ أَبُو لَهَبٍ فَلَمَّا ظَهَرَ الإِسْلاَمُ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ أَقْبَلْنَا فِي رَكْبٍ مِنَ الرَّبَذَةِ وَجَنُوبِ الرَّبَذَةِ حَتَّى نَزَلْنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَنَا ظَعِينَةٌ لَنَا قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ قُعُودٌ أَتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلَ الْقَوْمُ قُلْنَا مِنَ الرَّبَذَةِ وَجَنُوبِ الرَّبَذَةِ.قَالَ وَمَعَنَا جَمَلٌ أَحْمَرُ قَالَ تَبِيعُونِي جَمَلَكُمْ قُلْنَا نَعَمْ .قَالَ بِكَمْ قُلْنَا بِكَذَا وَكَذَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ .قَالَ فَمَا اسْتَوْضَعَنَا شَيْئًا وَقَالَ قَدْ أَخَذْتُهُ .ثُمَّ أَخَذَ بِرَأْسِ الْجَمَلِ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَتَوَارَى عَنَّا فَتَلاَوَمْنَا بَيْنَنَا وَقُلْنَا أَعْطَيْتُمْ جَمَلَكُمْ مَنْ لاَ تَعْرِفُونَهُ فَقَالَتِ الظَّعِينَةُ لاَ تَلاَوَمُوا فَقَدْ رَأَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ مَا كَانَ لِيَخْفِرَكُمْ مَا رَأَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ أَشْبَهَ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مِنْ وَجْهِهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ أَتَانَا رَجُلٌ فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكُمْ وَإِنَّهُ أَمَرَكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ هَذَا حَتَّى تَشْبَعُوا وَتَكْتَالُوا حَتَّى تَسْتَوْفُوا قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا وَاكْتَلْنَا حَتَّى اسْتَوْفَيْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَأَدْنَاكَ أَدْنَاكَ .فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلاَءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلاَنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَخُذْ لَنَا بِثَأْرِنَا .فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ فَقَالَ أَلاَ لاَ يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدٍ .

۲۹۴۴- اخرجه ابن ابي شيبة (۱۴/ ۲۰۰) عن عبد الله بن نمير عن يزيد' به مختصرا- و اخرجه ابن ماجه في الديات (۲۶۷۰) باب: لا يجني احد على احد' عن ابن ابي شيبة' به- لكنه اقتصر على الجزء الخاص برفع اليدين في آخر الحديث- قال البوصيري في الزوائد: (هذا اسناد صحيح' رجاله ثقات' اخرجه ابو بكر بن ابي شيبة في مسنده ضمن متن طويل' وروى النسائي طرفا منه في الزكاة (۵/ ۶۱)- اه- و اخرجه النسائي في القسامة (۸/ ۵۵) باب: هل يوخذ احد بجريرة احد؛ و الحاكم (۲/ ۶۱۱- ۶۱۲)' و عنه البيهقي في (الدلائل) (۵/ ۳۸۱)' و ابن حبان (۶۵۶۲) من طرق عن يزيد' به-واخرجه الطبراني (۸۱۷۵)' و البيهقي في الدلائل (۵/ ۳۸۰- ۳۸۱) من طريق ابي جناب الكلبي' حدثنا جامع بن شداد' به- قال الهيثمي في المجمع (۶/ ۲۳): (وفيه ابو جناب' و هو مدلس' و قد وثقه ابن حبان' و بقية رجاله رجال الصحيح)- اه- قلت: وقد صرح ابو جناب بالتحديث عند البيهقي' وقد توبع ايضا: كما سبق-

☆☆ حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دومرتبہ زیارت کی ہے' ایک مرتبہ میں نے آپ کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا' میں اپنے سامان کے ساتھ وہاں موجود تھا جو میں نے فروخت کرنے کے لیے وہاں رکھا ہوا تھا۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے' آپ نے سرخ حلہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ اور آپ بلند آواز میں ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! لا الہ الا اللہ پڑھ لو تو فلاح پا جاؤ گے۔ ایک شخص پتھر پکڑ کر آپ کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا' جس نے آپ کو شدید زخمی کر دیا تھا۔ وہ شخص یہ کہتا جا رہا تھا: اے لوگو! ان کی بات نہ مانو کیونکہ یہ جھوٹ بولتے ہیں' تو میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ عبدالمطلب کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان ہیں۔ میں نے دریافت کیا: یہ ان کے پیچھے جانے والا شخص جو انہیں پتھر مار رہا ہے یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ان کا چچا عبدالعزیٰ ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ ابولہب تھا۔

پھر جب اسلام غالب ہو گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو ہم ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے کچھ سواروں کے ہمراہ آئے اور مدینہ منورہ کے قریب ہم نے پڑاؤ کیا۔ ہمارے ساتھ ایک خاتون بھی تھیں۔ راوی کہتے ہیں: ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران ایک صاحب ہمارے پاس تشریف لائے جنہوں نے دو سفید کپڑے پہن رکھے تھے۔ انہوں نے سلام کیا' ہم نے انہیں جواب دیا' انہوں نے دریافت کیا: آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ ہم نے جواب دیا: ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ سرخ اونٹ بھی تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم اپنے اونٹ فروخت کرو گے؟ تو ہم نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کتنے کے عوض میں؟ ہم نے کہا: کھجوروں کے اتنے صاع کے عوض میں' تو انہوں نے ہمیں کوئی کمی کرنے کے لیے نہیں کہا۔ پھر انہوں نے اونٹ کے سر کو پکڑا اور مدینے کے اندر چلے گئے اور ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو ہم لوگ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ ہم نے کہا کہ تم لوگوں نے اپنا اونٹ ایک ایسے شخص کو دے دیا ہے جس سے تم واقف ہی نہیں ہو تو وہ عورت (جو ہمارے ساتھ تھی) وہ بولی: تم ایک دوسرے کو ملامت نہ کرو' میں نے ان صاحب کے چہرے میں ایک ایسی چیز دیکھی ہے (جس سے یہ ثابت ہوتا ہے) کہ یہ تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کریں گے' میں نے کسی بھی شخص کا چہرہ ایسا نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ چودھویں کے چاند سے مشابہت رکھتا ہو۔ پھر جب عشاء کا وقت ہوا تو ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا: السلام علیکم! میں اللہ کے رسول کا قاصد ہوں' جو تمہارے پاس آیا ہوں' انہوں نے تمہیں یہ ہدایت کی ہے کہ تم ان کھجوروں کو سیر ہو کر کھا لو اور پوری طرح سے ماپ بھی لو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے انہیں سیر ہو کر کھایا اور پھر پوری طرح ماپ لیا۔ گلے دن ہم مدینہ شہر میں داخل ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما رہے تھے:

دینے والا ہاتھ اوپر والا ہوتا ہے اور تم اس شخص پر خرچ کا آغاز کرو جو تمہارے زیر کفالت ہو' تمہاری والدہ' تمہارے والد' تمہاری بہن' تمہارا بھائی اور تمہارے درجہ بدرجہ قریبی عزیز۔ تو ایک انصاری کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ بنو ثعلبہ جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کیا تھا' آپ ہمیں ان سے بدلہ دلوائیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند

کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ باپ اپنی اولاد کی طرف سے تاوان ادا نہیں کرے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جامع بن شداد محاربی، ابوصخرہ کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ یا 127ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۹۶)۔

○ طارق بن عبداللہ محاربی کوفی، صحابی، لہ حدیثان اوثلاثہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب ت (۳۰۱۸)۔

2945- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ - وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ - قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ أَسْلَمَ فِي شَيْءٍ فَلاَ يَصْرِفْهُ فِي غَيْرِهِ . وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ فَلاَ يَأْخُذْ إِلاَّ مَا أَسْلَمَ فِيهِ أَوْ رَأْسَ مَالِهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص کسی چیز کے بارے میں نقد سودا کرے تو ادائیگی کے طور پر (دی جانے والی چیز میں کوئی) تبدیلی نہ کرے۔

ابراہیم بن سعید کہتے ہیں: یعنی وہ اسی چیز کو حاصل کرے جس کے بارے میں اس نے نقد سودا کیا تھا یا وہی معاوضہ ادا کرے جس کی شرط پر اس نے نقد سودا کیا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسین بن مطر درھمی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ گیارہویں طبقے کے اکابر محدثین میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۷۵۰)۔

2946- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَكَمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَالْحَجَّاجِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - قَالَ عَبْدُ السَّلاَمِ

۲۹۴۵- اخرجه البيهقي في المعرفة (۲۰۷/۸) من طريق الدارقطني به- و اخرجه ابو داود في البيوع (۳/ ۲۷۴) باب: السلف لا يحلو (۳٤٦٨) و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷٦۷) باب: اذا اسلم في نخل بعينه لم يطلع (۲۲۸۳)- و البيهقي في البيوع (٦/ ۳۰) باب: من سلف في شيء فلا يصرفه الى غيره' من طريق ابي بدر شجاع بن الوليد' به-وقال البيهقي: (عطية بن سعد لا يحتج به)- وراجع: نصب الراية للزيلعي (٤/ ۵۱)-

وَهُوَ عِنْدِيْ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَلٰكِنْ اَقْصُرُ بِهِ اِلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ- قَالَ اِذَا اَسْلَفْتَ فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:) جب تم بیع سلف کرو تو اسے آگے اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اسے پوری طرح ماپ نہ لو۔

2947- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ لَوْذَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ عَلٰى صَاحِبِهِ غَيْرَ قَضَائِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بیع سلف کرے تو طے شدہ ادائیگی کے علاوہ کسی چیز کی ادائیگی کی شرط عائد نہ کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ لوذان بن سلیمان - شیخ لبقیہ - قال ابن عدی: مجهول و مارواه لا يتابع عليه - ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو "میزان اعتدال" از حافظ شمس دین ذہبی (۵/۵۰۸) ت (۶۹۹۷)۔

2948- قُرِئَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مَنِيْعٍ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ يَذْكُرُهُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حِيْنَ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ بَنِى النَّضِيْرِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْهُمْ فَقَالُوْا اِنَّ لَنَا دُيُوْنًا لَمْ تَحِلَّ فَقَالَ ضَعُوْا وَتَعَجَّلُوْا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کو مدینہ سے نکلنے کا حکم دیا تو ان کے کچھ افراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا: ہمارے کچھ قرض ہیں جو ابھی واپس نہیں ملے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انہیں چھوڑ دو اور جلدی سے یہاں سے نکل جاؤ۔

2949- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ بِهٰذَا.

۲۹۴۷- اخرجه ابن عدي في الكامل (۷/۲۴۰) من طريق سعيد بن عمرو' و عطية بن بقية' قالا: ثنا بقية' به- و اخرجه البيهقي في الكبرى من وجه آخر (۵/۳۵۰)' و مداره على بقية عن لوذان' به-قال ابن عدي: لا يرويه عن هشام غير لوذان' و هو مجهول' و عن لوذان بقية' ولا اعلم للوذان غير هذا الاحاديث' و هشام بن عروة عن نافع عزيز جدا)- اه-ساقه ابن عدي في ترجمة لوذان' و صدر ترجمته قائلاً: (حدث عنه بقية' و هو مجهول' و ما اخرجه مناكير لا يتابع عليه)- اه- ثم ساق له ثلاثة مناكير لا يعرف الا بها' وهذا منها۔

۲۹۴۸- اخرجه الطبراني في الاوسط (۸۱۷) عن احمد بن يحيى الحلواني' نا عبيد الله بن عمر القواريري ...... به- وقال الطبراني: (لم يرو هذا الحديث عن عكرمة الا علي بن محمد بن طلحة بن يزيد بن ركانة' تفرد به مسلم بن خالد)- اه- و قد اختلف في اسناده فروي هكذا' ورو عن الزنجي - مسلم بن خالد - عن داود بن الحصين عن عكرمة' كما سياتي- و اعله الدارقطني بهذا الاضطراب بسبب ضعفه كما سياتي- و الحديث ذكره الهيثمي في المجمع (۴/۱۳۰)' و قال: (فيه مسلم بن خالد الزنجي' و هو ضعيف و قد وثق)- اه-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2950- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزَّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِإِجْلَاءِ بَنِي النَّضِيرِ قَالُوْا يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لَنَا دُيُوْنًا عَلَى النَّاسِ .قَالَ ضَعُوْا وَتَعَجَّلُوْا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کو جلاوطن کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد! ہم نے لوگوں سے کچھ قرض لینے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انہیں معاف کر دو اور جلدی سے یہاں سے چلے جاؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعدان بن نصر بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل لابن ابی حاتم (۴/۲۹۰-۲۹۱) (۱۲۵۶)۔

2951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُخْرِجَ بَنِي النَّضِيرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ بِإِخْرَاجِنَا وَلَنَا عَلَى النَّاسِ دُيُوْنٌ لَمْ تَحِلَّ .قَالَ ضَعُوْا وَتَعَجَّلُوْا . اضْطَرَبَ فِي إِسْنَادِهِ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَهُوَ سَيِّءُ الْحِفْظِ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کو (مدینہ منورہ سے) نکالنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں نکالنے کا حکم دے دیا ہے جبکہ ہم نے لوگوں سے قرض لینے ہیں جو ابھی وصول نہیں ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ معاف کر دو اور تیزی سے یہاں سے نکل جاؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن یزید بن رکانہ مطلبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۲۰۰)۔

۲۹۵۰- اخرجه الدارقطني لهنا من طريق عفيف بن سالم عن الزنجي بن خالد عن داود بن الحصين' و لم يذكر فيه: (محمد بن علي بن يزيد بن ركانة)- لكن اخرجه الحاكم (۲/۵۲) من طريق عبد الله بن احمد الداودقي' ثنا عبد العزيز بن يحيى' نا الزنجي بن خالد عن محمد بن علي بن يزيد بن ركانة عن داود في الحصين- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في الكبرى (۶/۲۸) في البيوع' باب: من عجل له ادنى من حقه...... و تابع عبد العزيز عليه لهشام بن عمار' فاخرجه عن مسلم' بهذا الاسناد- اخرجه الطبراني في الاوسط (۶۷۵۵)' و سياتي من لهذه الطريق في الرواية التالية-

2952- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِذَا اُتِىَ بِالْجَنَازَةِ لَمْ يَسْاَلْ عَنْ شَىْءٍ مِنْ عَمَلِ الرَّجُلِ وَيَسْاَلُ عَنْ دَيْنِهٖ فَاِنْ قِيْلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ كَفَّ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَاِنْ قِيْلَ لَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنٌ صَلّٰى عَلَيْهِ فَاُتِىَ بِجَنَازَةٍ فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَصْحَابَهُ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ. قَالُوْا دِيْنَارَانِ فَعَدَلَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُمَا عَلَىَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَرِءَ مِنْهُمَا. فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ مَّيِّتٍ يَمُوْتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ اِلَّا وَهُوَ مُرْتَهِنٌ بِدَيْنِهٖ وَمَنْ فَكَّ رِهَانَ مَيِّتٍ فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ اس کے اعمال کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے صرف آپ اس کے قرض کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے اگر یہ بتایا جاتا کہ اس کے ذمے کوئی قرض لازم ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے اور اگر بتایا جاتا کہ اس کے ذمے کوئی قرض لازم نہیں ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جنازہ لایا گیا' جب آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی کے ذمے کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: دو دینار ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے مڑ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرلو۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں کی ادائیگی میرے ذمے ہے' یہ شخص ان دونوں سے بری ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے' آپ نے اس شخص کی نمازِ جنازہ ادا کی' پھر آپ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطاء کرے! اور تمہیں پریشانی سے اسی طرح نجات عطاء کرے جس طرح تم نے اپنے بھائی کی پریشانی کو ختم کیا ہے' جو بھی شخص فوت ہو جاتا ہے اور اس کے ذمے قرض ہوتا ہے تو وہ اس قرض کے عوض میں گروی رکھا جاتا ہے اور جو شخص کسی میت کے قرض کی پریشانی کو ختم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی پریشانی کو ختم کرے گا۔

تو کسی صاحب نے عرض کی: یہ بطورِ خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے حکم ہے یا تمام مسلمانوں کے لیے ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

2953- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ اَبِىْ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُعْمٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى

۲۹۵۲- اخرجه البيهقي في سننه (۷۳/۶) كتاب الضمان' باب: وجوب الحق بالضمان من طريق ابراهيم بن العلاء الزبيدي الحمصي اسماعيل بن عياش' به- قال البيهقي: (عطاء بن عجلان ضعيف و الروايات في تحمل ابي قتادة دين الميت- و الله اعلم)- اه-

عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ- زَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ- وَعَنْ قَفِيزِ الطَّحَّانِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جفتی کے لیے نر جانور کو (کرائے پر دینے) سے منع کیا گیا ہے۔
ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: کام ہی میں سے مزدوری دینے (سے بھی منع کیا گیا ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی، ابوحکم کوفی عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۰۵۵)۔

کتے اور بلی کو فروخت کرنے کا حکم

کتے اور بلی کو فروخت کرنے کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: کتے کو فروخت نہیں کیا جا سکتا جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے پالتو کتے اور عام کتے کے درمیان فرق کیا ہے۔
جن علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کتے کو پالنا جائز نہیں ہے ان کے نزدیک فائدہ اُٹھانے کے لیے یا اپنے پاس رکھنے کے لیے اسے فروخت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔
اسی طرح پالتو کتے کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے بعض حضرات کے نزدیک اسے فروخت کرنا حرام ہے اور ایک قول کے مطابق اسے فروخت کرنا مکروہ ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں دو دلائل دیئے ہیں ایک یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے اور دوسری دلیل یہ دی ہے ان کے نزدیک خنزیر کی طرح کتا بھی نجس العین ہے (اور نجس العین چیز فروخت نہیں کیا جا سکتا)۔
جو فقہاء کتے کی خرید و فروخت کو جائز قرار دیتے ہیں وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کتے کو کھانا حرام ہے وہ نجس العین نہیں ہے۔ تو اسی طرح سے وہ تمام چیزیں جو نجس العین نہیں ہوتیں انکی طرح کتے کی خرید و فروخت بھی جائز ہونی چاہیے۔
اسی طرح بلی کی قیمت لینا (یعنی اسے فروخت کرنا) بھی منع ہے۔ تاہم جمہور فقہاء نے اسے جائز قرار دیا ہے کیونکہ یہ خود طاہر ہوتی ہے اور اسے عام استعمال کے لیے رکھا جا سکتا ہے۔

۲۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۳۹/۵) كتاب البيوع: باب النهي عن عسب الفحل من طريق الدارقطني: بهذا الاسناد- وقال البيهقي: (اخرجه ابن المبارك عن سفيان كما اخرجه عبيد الله، وقال (نهى......) وكذلك قاله اسحاق الحنظلي عن وكيع: (نهى عن عسب الفحل)- واخرجه عطاء بن السائب عن عبد الرحمن بن ابي نعيم قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكره)- وهشام بن كليب ابو كليب: ترجم له الذهبي في الميزان، واورد له هذا الحديث، وقال: (هذا منكر، وراويه لا يعرف)- لكن نقل ابن ابي حاتم في الجرح والتعديل (۶۸/۲/۴) عن الامام احمد توثيقه، ووثقه- ايضاً- ابن حبان في الثقات (۲۹۲/۲)-

2954- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لاَ يُبَاعُ الْعِنَبُ حَتَّى يَسْوَدَّ وَلاَ الْحَبُّ حَتَّى يَشْتَدَّ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تک انگور پک نہیں جاتا' اس وقت تک اسے فروخت نہ کیا جائے اور جب تک دانہ تیار نہیں ہو جاتا' اس وقت تک اسے فروخت نہ کیا جائے۔

2955- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يُبَاعَ الرُّطَبُ بِالْيَابِسِ كَيْلاً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا ہے اور اس بات سے منع کیا ہے کہ تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض میں ماپ کر فروخت کیا جائے۔

2956- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الرُّطَبِ بِالْيَابِسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے عوض میں تازہ کھجور (فروخت کرنے) سے منع کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن اخزم طائی نبہانی، ابوطالب طائی، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا۔
ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۲۶)۔

2957- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ يَعْنِي يَزِيدَ بْنَ خَالِدِ بْنِ مُرْشَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُبَاعَ الرُّطَبُ بِالتَّمْرِ الْجَافِّ.

۲۹۵٤- اخرجه ابن ابي شيبة (۷/ ۱۱٦)' و احمد (۳/ ۲۲۱' ۲۵۰)' و ابو داود في البيوع (۳۳۷۱) باب: ما جاء في كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها' و الترمذي في البيوع (۱۲۲۸) باب: ما جاء في كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها' و ابن ماجه في التجارات (۲۲۱۷) باب النهي عن بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها' و الطحاوي في المعاني (۲/ ۲٤)' و ابن حبان (٤۹۹۳)' و الحاكم (۲/ ۱۹)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۳۰۱)' من غير وجه عن حماد بن سلمة' به- و صححه الحاكم على شرط مسلم-

۲۹۵۵- تقدم من غير طريق عبيد الله بن دينار عن ابن عمر' و في اسناده هنا موسى بن عبيدة' و هو الربذي ضعيف' تقدمت ترجمته مرارا-

۲۹۵۷- في اسناده يحيى بن ابي انيسة: ضعفه الحافظ في التقريب (۲/ ۳٤۳)- والحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (٤/ ٤۳) ساكتا عليه-

☆☆ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ خشک کھجور کو تازہ کھجور کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ولید بن حماد بن جابر حافظ ابوعباس رملی مولف کتاب (فضائل بیت مقدس)، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از شمس دین ذہبی (۱۴/۷۸-۷۹)۔

2958- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَاَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جُنَيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ سے منع کیا ہے اور ثنیا سے منع کیا ہے، البتہ اگر اس کے بارے میں علم ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

2959- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي الثِّقَةُ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الثُّنْيَا حَتّٰى تُعْلَمَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نامعلوم چیز کا سودا کرنے سے منع کیا ہے، جب تک اس کے بارے میں آگاہی نہ حاصل ہو جائے۔

2960- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ .

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ مِثْلِهِ سَوَاءً.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پھلوں کا اس وقت تک سودا نہ کرو جب تک وہ پک کر تیار نہ ہو جائیں اور کھجور کے عوض میں پھلوں کو سودا نہ کرو۔

۲۹۵۸- اخرجه البخاري في الزكاة (۱۴۸۷) باب: من باع ثمره او نخله او ارضه او زرعه، و مسلم في البيوع (۱۵۳۶) باب: النهي عن بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها، و ابو داؤد في البيوع (۳۳۷۰، ۳۳۷۳) باب: بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها، و النسائي في البيوع (۷/ ۲۶۳، ۲۶۴) باب: بيع الثمر قبل ان يبدو صلاحه، و (۷/ ۳۷) باب: بيع الزرع بالطعام، و الترمذي في البيوع (۱۲۹۰) باب: ما جاء في النهي عن الثنيا من طرق عن عطاء بنحوه- وقال الترمذي: حسن صحيح-

ایک روایت میں یہ الفاظ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مانند سے منع کیا ہے۔

2961- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً .تَابَعَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى .وَخَالَفَهُ مَالِكٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَقُولُوا فِيهِ نَسِيئَةً .وَاجْتِمَاعُ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ عَلَى خِلَافِ مَا رَوَاهُ يَحْيَى يَدُلُّ عَلَى ضَبْطِهِمْ لِلْحَدِيثِ وَفِيهِمْ إِمَامٌ حَافِظٌ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تر کھجور کے عوض میں خشک کھجور کا اُدھار سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

اس روایت کے الفاظ کے بارے میں کچھ اختلاف کیا گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن زید بن عبداللہ، ابوحسن فرائضی، ان کا انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۴۲۷)(۵۱۳۱)۔

2962- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ مِنْ حِفْظِهِ سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا عَيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ سَعْدٌ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ وَقَالَ إِنَّهُ إِذَا يَبِسَ نَقَصَ.

☆☆ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں: شیخ ابوعیاش نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گندم کی دو قسموں کے بارے میں دریافت کیا (کیا ان کا آپس میں لین دین کیا جا سکتا ہے)؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا' بعد میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تر کھجوروں کے عوض خشک کھجوروں کا سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۹٦۱ - اخرجه ابو دود في البيوع (۳/۲٤۸) باب: في التمر بالتمر (۳۳٦۰) حدثنا الربيع ابن نافع ابو توبة' به- واخرجه الحاكم في البيوع (۲/۳۸) من وجه آخر عن عبد الله بن يزيد' به-

۲۹٦۲ اخرجه مالك في البيوع (۲/٦۲٤) باب: ما يكره من بيع التمر' و عنه الشافعي في المسند (۲/۱۵۹)' و الرسالة (۹۰۷)' و عبد الرزاق (۱٤۱۸۵)' و الطيالسي (۲۱٤)' و احمد (۲/۱۷۵)' و ابو داود في البيوع (۳/۲٤۸) باب: في التمر بالتمر (۳۳۵۹)' و النسائي في البيوع (۷/۲٦۹) باب: اشتراء التمر بالرطب' و الترمذي في البيوع (۳/۵۲۸) باب: في النهي عن المحاقلة و المزابنة (۱۲۲۵)' و ابن ماجه في التجارات ۲/ ۷٦۱ باب: بيع الرطب بالتمر (۲۲٦٤)' و الحاكم (۲/۳۸)' و البيهقي في الكبرى (۵/۲۹٤) من طرق عن مالك' به- و قال الترمذي: (حديث حسن صحيح' و العمل على هذا عند اهل العلم' و هو قول الشافعي و اصحابنا)- اه -وصححه الحاكم- وراجع: مختصر سنن ابي داود للمنذري (۵/۳٤)' و نصب الراية للزيلعي ٤۰/٤۰-٤۳)-و اخرجه عبد الرزاق (۱٤۱۸٦)' و النسائي في البيوع (۷/۲٦۹)' و الحاكم في البيوع (۲/۳۸' ۳۹)' و البيهقي في الكبرى (۵/۲۹٤) من غير طريق مالك عن عبد الله بن يزيد' به-

نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جب وہ خشک ہو جاتی ہیں تو کم ہو جاتی ہیں۔

2963- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ وَاَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَاَبُوْ مُصْعَبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ .فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ .قَالُوْا نَعَمْ .فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ .

☆☆ عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابوعیاش زید نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے گندم کی دو قسموں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: ان دونوں میں سے کون سی قسم زیادہ بہتر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: سفید والی' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کر دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' آپ ﷺ سے خشک کھجور کے عوض میں تر کھجور کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا کھجور جب خشک ہو جاتی ہے تو کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

•••——•••——•••

خشک اور تر پھل کی فروخت کا حکم

جب کسی پھل وغیرہ کی کوئی ایک قسم تر (یعنی تازہ) ہو اور دوسری قسم خشک (یعنی پرانی) ہو چکی ہو تو اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ سے تازہ کھجوروں کے عوض میں خشک کھجوروں کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے دریافت کیا: کیا خشک ہونے کی وجہ سے کھجوریں کم ہو جاتی ہیں؟ تو لوگوں نے اثبات میں جواب دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔

اکثر اہل علم نے اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں کہ تازہ کھجور کے مقابلے میں خشک کھجور (یعنی چھوہاروں) کی تجارت ناجائز ہے۔ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جائز قرار دیا ہے لیکن امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما بھی اسے ناجائز قرار دیتے ہیں' امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کی تائید کی ہے۔

اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث اور اس حدیث کے درمیان

تعارض پایا جاتا ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت منقول ہے اس میں صرف یہ بات منقول ہے کہ جنس ایک ہونی چاہیے اور مقدار ایک ہونی چاہیے اس کے علاوہ اور کوئی شرط نہیں ہے۔

• امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر گفتگو کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ اس روایت کو عبداللہ نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض میں اُدھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

اسی طرح امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو جن صاحب نے نقل کیا ہے' وہ مجہول ہیں۔

2964- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ قَالَ تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلٰى عَهْدِ سَعْدٍ بِسُلْتٍ وَّشَعِيرٍ فَقَالَ سَعْدٌ تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِتَمْرٍ وَّرُطَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- هَلْ يَنْقُصُ الرُّطَبُ . فَقَالُوْا نَعَمْ .فَقَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَلَا اِذًا .

☆☆ شیخ ابو عیاش بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے دور میں آدمیوں نے جَو کی دو قسموں کے بارے میں سودا کر لیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں دو آدمیوں نے خشک اور تر کھجور کا سودا کر لیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کھجور جب خشک ہو جاتی ہے' کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (پھر یہ درست نہیں ہے)۔

2965- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ شُعَيْبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ بَيْعَةً فَاِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا مِنْ مَّكَانِهِمَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَّلَايَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ مَخَافَةَ اَنْ يُّقِيْلَهٗ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

۲۹۶۴- اخرجه عبد الرزاق في البيوع (۸/ ۳۲) باب: الطعام مثلاً بمثل (۱۴۱۸۶)' و النسائي في البيوع (۷/ ۲۶۹) باب: اشتراء التمر بالرطب (۴۵۶۰)' و الحاكم في البيوع (۲/ ۳۸) من طرق عن سفيان الثوري عن اسماعيل بن امية' به-

۲۹۶۵- اخرجه ابو داود في البيوع (۳/ ۲۷۱) باب: في النهي عن الغش (۳۴۵۶)' والنسائي في البيوع (۷/ ۲۵۱-۲۵۲) باب: وجوب الخيار للمتبايعين قبل افتراقهما بابدانهما' و الترمذي في البيوع (۳/ ۵۵۰) باب: ما جاء في البيعين بالخيار ما لم يتفرقا (۱۲۴۷)' كلهم قالوا: اخبرنا- وقال ابو داود: حدثنا -قتيبة بن سعيد' حدثنا الليث بن سعد عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب' به- و اخرجه -ايضاً- البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۷۱)' و علقه في المعرفة (۸/ ۱۷) (۱۰۹۶۷)-وقال الترمذي: (هذا الحديث حسن- و معنى هذا: ان يفارقه بعد البيع خشية ان يستقيله- و لو كانت الفرقة بالكلام' و لم يكن له خيار بعد البيع' لم يكن لهذا الحديث معنى حيث قال صلى الله عليه وسلم : (ولا يحل له ان يفارقه خشية ان يستقيله)- اه-

جو بھی شخص کسی دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت کرتا ہے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہو گا (کہ وہ سودے کو ختم کر دے) جب تک وہ اپنی جگہ سے جدا نہیں ہو جاتے ماسوائے اس صورت کے جب اس سودے میں اختیار دی ہو اور کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی سے اس اندیشے کے تحت جدا ہو جائے کہ وہ اس سودے کو ختم کر دے گا۔

2966- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ قَالَ قُلْتُ لاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا قَالَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ .قَالَ قُلْتُ فَاَبُوْهُ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَعَمْ اُرَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ .سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيَّ يَقُوْلُ هُوَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ صَحَّ سَمَاعُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِّنْ اَبِيْهِ شُعَيْبٍ وَّصَحَّ سَمَاعُ شُعَيْبٍ مِّنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2967- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ فَارِسٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ رَاشِدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلاً اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَسْاَلُهُ عَنْ مُّحْرِمٍ وَّقَعَ بِامْرَاَةٍ فَاَشَارَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ اذْهَبْ اِلٰى ذَاكَ فَاسْاَلْهُ .قَالَ شُعَيْبٌ فَلَمْ يَعْرِفْهُ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَاَلَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ بَطَلَ حَجُّكَ .قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَفَاَقْعُدُ قَالَ بَلْ تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ وَتَصْنَعُ مَا يَصْنَعُوْنَ فَاِذَا اَدْرَكْتَ قَابِلاً حُجَّ وَاهْدِ فَرَجَعَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاسْاَلْهُ قَالَ شُعَيْبٌ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ مَا قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَعَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ قَالَ مَا تَقُوْلُ اَنْتَ قَالَ اَقُوْلُ مِثْلَ مَا قَالاَ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے حالت احرام والے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کیا' فرمایا: تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو۔ شعیب کہتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر کو پہچانتا نہیں تھا تو میں اس شخص کے ساتھ گیا' پھر اس نے عبداللہ بن عمر سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: تمہارا حج باطل ہو گیا ہے' تو اس شخص نے دریافت کیا: کیا پھر اب میں بیٹھ جاؤں؟ انہوں نے کہا: نہیں! تم لوگوں کے ساتھ جاؤ' لوگ جو کام کرتے ہیں تم بھی وہ کرو' اگلے سال پھر تم آ کر حج کر لینا اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر آنا۔ وہ شخص واپس حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آیا اور اس بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم حضرت عباس رضی اللہ عنہ

۲۹۶۶- ذكر ذلك المزي في تهذيب الكمال (۲۲/ ۶۸) في ترجمة عمرو بن شعيب-

۲۹۶۷- اخرجه الحاكم عن الدارقطني' و عن الحاكم اخرجه البيهقي في المعرفة (۷/ ۳۶۲) باب: ما يفسد الحج (۲: ۱۰۳)' و قال: (وفي هذا الحديث دلالة على صحة سماع شعيب' من جده عبد الله بن عمرو' و من ابن عمر' و ابن عباس)- اه -واخرجه البيهقي - ايضاً - في السنن الكبرى (۵/ ۱۶۷-۱۶۸)' من طريق الحاكم و ابي عبد الرحمن السلمي و ابي بكر بن الحارث عن الدارقطني' به- ثم قال: (هذا اسناد صحيح' و فيه دليل على صحة سماع شعيب بن محمد بن عبد الله من جده عبد الله بن عمرو)- اه- وقال الزيلعي: (قال الشيخ في الامام: رجاله كلهم ثقات مشهورون)-اه-

کے پاس جاؤ' ان سے دریافت کرو۔ شعیب کہتے ہیں: میں اس شخص کے ساتھ گیا' اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو حضرت عباس نے بھی اسی کی مانند جواب دیا' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے جواب دیا تھا' وہ شخص واپس حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا جو حضرت عباس نے جواب دیا تھا' پھر اس شخص نے دریافت کیا: آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بھی اسی کی مانند جواب دیتا ہوں جو انہوں نے بیان کیا ہے۔

2968- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ قُلْتُ لاَبِى عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ شُعَيْبٌ وَالِدُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ لَهُ فَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ يَتَكَلَّمُ النَّاسُ فِيهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ وَاَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَّالْحُمَيْدِيَّ وَاِسْحَاقَ بْنَ رَاهَوَيْهِ يَحْتَجُّونَ بِهِ .قُلْتُ فَمَنْ يَتَكَلَّمُ فِيهِ يَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُونَ اِنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ اَكْثَرَ وَنَحْوَ هٰذَا .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن تمیم ابوبکر، ذکر ابوقاسم بن ثلاج انہ کان ینزل فی جوار محمد بن مخلد عطار، و انہ حدثہ عن موسیٰ بن اسحاق انصاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴/۵۷-۵۸)(۱۶۷۳)۔

2969- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ وُهَيْبٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ اَخْبَرَنِى شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنِى يُونُسُ بْنُ اَبِى اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ اَيْفَعَ قَالَتْ حَجَجْتُ اَنَا وَاُمُّ مُحِبَّةَ ح.

وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قُرَادٌ اَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ اُمِّهِ الْعَالِيَةِ قَالَتْ خَرَجْتُ اَنَا وَاُمُّ مُحِبَّةَ اِلَى مَكَّةَ فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَنَا مِمَّنْ اَنْتُنَّ قُلْنَا مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ فَكَاَنَّهَا اَعْرَضَتْ عَنَّا فَقَالَتْ لَهَا اُمُّ مُحِبَّةَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ لِى جَارِيَةٌ وَّاِنِّى بِعْتُهَا مِنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ الْاَنْصَارِيِّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ اِلَى عَطَائِهِ وَاَنَّهُ اَرَادَ بَيْعَهَا فَابْتَعْتُهَا مِنْهُ بِسِتِّمِائَةٍ نَقْدًا قَالَتْ فَاَقْبَلَتْ عَلَيْنَا

۲۹۶۸- الذي عند البخاري في التاريخ الكبير ۶۰/۳۴۲-۳۴۳): (رايت احمد بن حنبل و علي بن عبد الله والحميدي و اسحاق بن ابراهيم يحتجون بحديث عمرو بن شعيب عن ابيه)- اه -والذي نقله المزي في تهذيب الكمال (۲۲/۶۹): (قال البخاري: رايت احمد بن حنبل و علي ابن المديني و اسحاق بن راهويه و ابا عبيد و عامة اصحابنا يحتجون بحديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده، ما تركه احد من المسلمين)۔

۲۹۶۹- اخرجه البيهقي في البيوع (۵/۳۳۰) باب: الرجل يبيع الشيء الى اجل ثم يشتريه باقل من طريق يونس به- وقال البيهقي في المعرفة (۸/۱۳۷) (۱۱۴۰۱): (والعالية هذه لم يعرفها غير زوجها و ابنها)- اه - و نقل كلام الشافعي -رحمه الله- في اعلال هذا الحديث بجهالة العالية، في كلام له طويل، ذكره البيهقي في (المعرفة) (۸/۱۳۵-۱۳۶)، و هو في الام للشافعي (۳/۷۸) باب بيع الآجال- ومما قاله الشافعي: (وجملة هذا انا لا نثبت مثله على عائشة، و زيد بن ارقم لا يبيع الا ما يراه حلالا، و لا يبتاع الا مثله، لو ان رجلا باع شيئا او ابتاعه نراه نحن محرما و هو يراه حلالا، ثم يزعم ان الله -عزوجل- يحبط به من عمله شيئا)- اه - و هذه علة اخرى ذكرها الشافعي في متن الحديث و معناه- و راجع ما بعده-

فَقَالَتْ بِئْسَمَا شَرَيْتِ وَمَا اشْتَرَيْتِ فَابْلِغِي زَيْدًا أَنَّهُ قَدْ أَبْطَلَ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِلَّا أَنْ يَتُوبَ فَقَالَتْ لَهَا أَرَأَيْتِ إِنْ لَمْ آخُذْ مِنْهُ إِلَّا رَأْسَ مَالِي قَالَتْ (فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ) قَالَ الشَّيْخُ أُمُّ مُحِبَّةَ وَالْعَالِيَةُ مَجْهُولَتَانِ لَا يُحْتَجُّ بِهِمَا.

☆☆ یونس بن اسحاق اپنی والدہ عالیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور اُم محبہ خاتون مکہ گئیں، ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ہم نے انہیں سلام کیا، انہوں نے ہم سے دریافت کیا: آپ کون خواتین ہیں؟ ہم نے جواب دیا: ہم کوفہ سے تعلق رکھتی ہیں، اب عالیہ بیان کرتی ہیں: تو گویا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہماری طرف توجہ نہیں کی تو اُم محبہ نے ان سے کہا: اے اُم المومنین! میری ایک کنیز ہے میں نے اسے حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو درہم کے عوض میں خریدا، جب تک ان کی ادائیگی نہیں ہوتی، پھر جب انہوں نے اس کنیز کو فروخت کرنے کا ارادہ کر لیا تو میں نے چھ سو درہم نقد کے عوض اسے خرید لیا۔ راوی خاتون بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہماری طرف متوجہ ہوئیں، فرمایا: تم نے بہت برا سودا کیا ہے، تم زید کو جا کر بتا دینا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو جہاد کیا تھا، اسے خراب کر لیا ہے، البتہ اگر وہ توبہ کر لیں تو حکم مختلف ہوگا تو اس خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں ان سے اپنی اصل رقم وصول کر لوں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

''جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آ جائے اور وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا ہے وہ اس کا ہوگا''۔

شیخ بیان کرتے ہیں: محبہ اور عالیہ نامی خواتین مجہول ہیں، ان کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن شعیب بن شابور اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، دمشقی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ صحیح کتاب یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۹۹۶)۔

2970 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنِ امْرَأَتِهِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَخَلَتْ مَعَهَا أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ الْأَنْصَارِيِّ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى فَقَالَتْ أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي بِعْتُ غُلَامًا مِنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَسِيئَةً وَإِنِّي ابْتَعْتُهُ مِنْهُ بِسِتِّمِائَةٍ نَقْدًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ بِئْسَمَا اشْتَرَيْتِ وَبِئْسَمَا شَرَيْتِ إِنَّ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَدْ بَطَلَ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ .

۲۹۷۰- اخرجه عبد الرزاق في البيوع (۸/ ۱۸۴-۱۸۵) باب: الرجل يبيع السلعة ثم يريد اشتراء ها بنقد (۱۴۸۱۲، ۱۴۸۱۳): اخبرنا معمر الثوري عن ابي اسحاق: به- و عزاه الزيلعي في نصب الراية (۴/ ۱۶) لاحمد عن محمد بن جعفر عن شعبة عن ابي اسحاق: به- و الزيلعي عن صاحب (التنقيح) قوله: (هذا اسناد جيد)- اعله الدارقطني وغيره بجهالة العالية، ورد ذلك ابن الجوزي وغيره-

☆☆ شیخ ابواسحاق سبیعی اپنی اہلیہ کا بیان نقل کرتے ہیں: وہ خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ساتھ حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ کی اُم ولد تھیں اور ایک دوسری خاتون بھی تھیں' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اُم ولد نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! میں نے ایک غلام حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو درہم اُدھار کے عوض میں خریدا' پھر میں نے چھ سو درہم نقد کے عوض میں اسے حاصل کر لیا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے بہت بُرا سودا کیا ہے' ان کا (یعنی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا جہاد باطل ہو گیا' یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں (تو حکم مختلف ہے)۔

2971- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيْعِ الزِّيَادِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- جَعَلَ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمان کے حساب سے خراج مقرر کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن زیاد بن عبید اللہ بن زیاد بن ربیع (اور ایک قول کے مطابق): ابن ابی سفیان، زیادی، ابوعبداللہ بصری۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں:: بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال ت (۵۸۱۱)۔

2972- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءِ بْنِ رُحْضَةَ الْغِفَارِيِّ اَنَّ عَبْدًا كَانَ بَيْنَ شُرَكَاءٍ لَهُ فَبَاعُوْهُ وَرَجُلٌ مِنَ

۲۹۷۱- اخرجه الشافعي (۲/ ۷۴- بدائع المنن)' ومن طريقه البيهقي في المعرفة (۸/ ۱۲۲) باب: الخراج بالضمان و الرد بالعيوب وغير ذلك (۱۱۲۵۰)' و احمد في المسند (۶/ ۸۰' ۱۱۶)' و ابو داؤد في البيوع (۳/ ۲۸۳) باب: فيمن اشترى عبدًا فاستعمله ثم وجد به عيباً (۳۵۱۰)' و الترمذي في البيوع (۳/ ۵۸۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد و يستعمله' ثم يجد به عيباً' اثر رقم (۱۲۸۶- معلقًا)' و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۵۴) باب: الخراج بالضمان (۲۲۴۲)' و الطحاوي في المعاني (۴/ ۲۱' ۲۲)' و الحاكم (۲/ ۱۴' ۱۵)' و ابن حبان (۴۹۲۷)' من طرق عن مسلم بن خالد الزنجي' به- وصححه الحاكم' و ابن القطان: كما في (التلخيص) لابن حجر (۳/ ۲۲)- وقال ابو داؤد: (ليس بذلك)- وقد توبع مسلم على روايته عن هشام بن عروة: تابعه: عمر بن علي المقدمي عن هشام بن عروة' به- اخرجه الترمذي في البيوع (۳/ ۵۸۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد و يستعمله' ثم يجد به عيباً (۱۲۸۶): حدثنا ابو سلمة يحيى بن خلف' اخبرنا عمر بن علي المقدمي عن هشام ابن عروة' به وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح' غريب من حديث هشام بن عروة)- وقال: (استغرب محمد بن اسماعيل هذا الحديث من حديث عمر بن علي- قلت: تراه تدليسًا؟ قال: لا)- وقال الترمذي -ايضًا-: (وقد روى مسلم بن خالد الزنجي هذا الحديث عن هشام بن عروة- و اخرجه جرير عن هشام ايضًا- و حديث جرير يقال: دلس فيه جرير' لم يسمعه من هشام ابن عروة)- قال الترمذي: (و تفسير الخراج بالضمان: هو الرجل يشتري العبد فيستغله' ثم يجد به عيبًا فيرده على البائع- فالغلة للمشتري؛ لان العبد لو هلك' هلك من مال المشتري- و نحو هذا من المسائل يكون فيه الخراج بالضمان)- اه-

۲۹۷۲- اخرجه الشافعي في المسند (۲/ ۱۴۳- ۱۴۴)' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۸/ ۱۲۱) باب: الخراج بالضمان و الرد بالعيوب وغير ذلك (۱۱۲۴۹)' و ابن الجعد (۲۹۱۲' ۲۹۱۳)' و الطيالسي (۱۴۶۴)' و احمد (۶/ ۴۹' ۱۶۱' ۲۰۸' ۲۳۷)' و ابو داؤد في البيوع (۳/ ۲۸۲) باب: فيمن اشترى عبدًا فاستعمله' ثم وجد به عيباً (۳۵۰۸)' و الترمذي في البيوع (۳/ ۵۸۱- ۵۸۲) باب: ما جاء فيمن يشتري العبد و يستغله' ثم يجد به عيباً (۱۲۸۵)' و النسائي في البيوع (۷/ ۲۵۴- ۲۵۵) باب: الخراج بالضمان' و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۵۴) باب: الخراج بالضمان (۲۲۴۲)' و الطحاوي في المعاني (۴/ ۲۱)' و ابن حبان (۴۹۲۸)' و الحاكم (۲/ ۱۵)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۳۲۱) من طرق عن ابن ابي ذئب' به- ورواه محمد بن عبد الرحمن عن مخلد' به- اخرجه ابو داؤد في البيوع (۳/ ۲۸۲- ۲۸۳) باب: فيمن اشترى عبدًا فاستعمله' ثم وجد به عيباً (۳۵۰۹)- وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح' وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه - والعمل على هذا عند اهل العلم)- اه-

الشُّرَكَاءِ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ اَبَى اَنْ يُجِيزَ بَيْعَهُ فَاخْتَصَمُوا فِي ذٰلِكَ اِلٰى هِشَامِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ فَقَضَى اَنْ يُرَدَّ الْبَيْعُ وَيَتَبَايَعُوهُ الْيَوْمَ وَيُؤْخَذَ مِنْهُ الْخَرَاجُ وَوَجَدُوا الْخَرَاجَ فِيمَا مَضَى مِنَ السِّنِينَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ فَبِيعَ فِيهِ غُلَامَانِ لَهُ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَضَى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَدَخَلَ عُرْوَةُ عَلٰى هِشَامٍ فَحَدَّثَهُ ذٰلِكَ فَرَدَّ بَيْعَ الْغُلَامَيْنِ وَتَرَكَ الْخَرَاجَ.

☆☆ حضرت مخلد بن خفاف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام کچھ لوگوں کی مشترکہ ملکیت تھا' ان لوگوں نے اسے فروخت کر دیا' شراکت داروں میں سے ایک شخص غیر موجود تھا' جب وہ آیا تو اُس نے اس سودے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا' وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر ہشام بن اسماعیل کے پاس آئے تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ سودا کالعدم قرار دیا جائے گا اور وہ لوگ اس دن کے ریٹ کے حساب سے سودا کریں گے اور اسے خراج وصول کر لیا جائے گا' پھر جو دو سال گزر چکے تھے ان کا خراج ایک ہزار درہم بنا تو اس غلام کے عوض دو غلام فروخت کیے گئے۔

میں عروہ بن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ خراج زمان کے حساب سے ہوگا' پھر عروہ ہشام کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اس بارے میں بتایا' اس نے دونوں غلاموں کا سودا کالعدم کر دیا اور خراج ترک کر دیا۔

2973- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَا اَدْرَكَتْهُ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ.

☆☆ حمزہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سودا ہو جانے کے وقت جو چیز زندہ ہو اور جمع ہو' وہ خریدار کے مال کا حصہ شمار ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمزة بن عبداللہ بن عمر بن خطاب مدنی شقیق سالم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۳۲)۔

2974- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا

۲۹۷۳- علقه البخاري عن ابن عمر مجزوماً به في البيوع (۸۵/۵) باب: اذا اشترى متاعاً او دابة فوضعه عند البائع' او مات قبل ان يقبض' باب رقم (۵۷)-وقال ابن حجر في (فتح الباري) (۸٦/۵): (وهذا التعليق وصله الطحاوي و الدارقطني من طريق الاوزاعي ...... و اخرجه الطحاوي- ايضاً- من طريق ابن وهب عن يونس عن الزهري مثله: لكن ليس فيه: (مجموعاً)- و اسناد الادراك الى العقد مجاز' اي: ما كان عند العقد موجوداً وغير منفصل- قال الطحاوي: ذهب ابن عمر الى ان الصفقة اذا ادركت شيئاً حياً' فهلك بعد ذلك عند البائع- فهو من ضمان المشتري: فدل على انه كان يرى ان البيع يتم بالاقوال قبل الفرقة بالابدان- اه- و ما قال ليس بلازم' وكيف يحتج بامر محتمل في معارضة امر مصرح به' فابن عمر قد تقدم عنه التصريح بانه كان يرى الفرقة بالابدان' و المنقول عنه هنا يحتمل ان يكون قبل التفرق بالابدان' و يحتمل ان يكون بعده' فحمله على ما بعده اولى: جمعاً بين حديثيه)- اه-

۲۹۷۴- اخرجه الطبراني في الاوسط- كما في نصب الراية (۸/٤)- عن احمد بن رشدين- ثنا يحيى بن بكير' ثنا ابن لهيعة' به- وقال الطبراني: (لا يروى عن عمر الا بهذا الاسناد' تفرد به ابن لهيعة)- اه-

ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ أَنَّهُ كَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ شَيْئًا أَوْسَعَ مِمَّا جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لِحَبَّانَ بْنِ مُنْقِذٍ إِنَّهُ كَانَ ضَرِيرَ الْبَصَرِ فَجَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عُهْدَةَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ إِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ سَخِطَ تَرَكَ .

☆☆ طلحہ بن یزید کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے کچھ سودوں کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی (کہ ان کا حکم کیا ہے؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے لیے ایسی کوئی چیز نہیں ملی جو اس سے زیادہ گنجائش والی ہو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبان بن منقذ کو دی تھی' ان کی نظر کمزور تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اجازت دی کہ وہ سودے کو کالعدم کرنے کا تین دن کا اختیار رکھے اگر وہ راضی ہوں گے تو لے لیں گے' اگر پسند نہیں کریں گے تو اس کو ترک کر دیں گے۔

2975- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ رَجُلاً ضَعِيفًا وَكَانَ قَدْ سُفِعَ فِي رَأْسِهِ مَأْمُومَةً فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَهُ الْخِيَارَ فِيمَا يَشْتَرِي ثَلاَثًا وَكَانَ قَدْ ثَقُلَ لِسَانُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِعْ وَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ . فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يَقُولُ لاَ خِذَابَةَ لاَ خِذَابَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفوان بن منقذ ایک عمر رسیدہ آدمی تھے' ان کے سر میں چوٹ لگی تھی' اس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اختیار دیا تھا کہ وہ جو سودا کریں گے اس میں تین دن تک سودے کو ختم کرنے کا اختیار ہوگا' ان کی زبان میں کچھ لکنت پائی جاتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا: تم فروخت کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکا نہیں چلے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ لفظ خلابہ کی بجائے خذابہ کہا کرتے تھے۔

2976- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلاً كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَانَ يَبْتَاعُ وَكَانَ فِي عُقْدَتِهِ- يَعْنِي فِي عَقْلِهِ- ضَعْفٌ فَأَتَى أَهْلُهُ نَبِيَّ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَى

۲۹۷۵- اخرجه الشافعي' و من طريقه البيهقي في المعرفة (۸/ ۲٤) باب: خيار الشرط (۱۱۰۰٤): اخبرنا سفيان' قال: اخبرني محمد بن اسحاق' به' و اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۲۲)' و عنه البيهقي في السنن الصغير (۱۸۷۰)' من طريق ابن ابي عمر عن سفيان' به-واخرجه ابن ماجه في الاحكام (۲/ ۷۸۹) باب: الحجر على من يفسد ماله (۲۳۵۵)' و البيهقي في الكبرى (۵/ ۲۷۳)' من طريق ابن اسحاق' به- و كذلك اخرجه البخاري في الكبير والاوسط- كما في نصب الراية (٤/ ۷)- من طريق ابن اسحاق' به-وورد مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر نحو هذه القصة دون تسمية حبان بن منقذ- اخرجه مالك في البيوع (۲/ ٦۸۵) باب: جامع البيوع' و من طريق مالك اخرجه البخاري في البيوع (٤/ ۳۳۷) باب: ما يكره من الخداع في البيع (۲۱۱۷)' و في الحيل (٦۹٦٤) باب: ما ينهى من الخداع في البيوع' و ابو داود في البيوع (۳/ ۲۸۰) باب: في الرجل يقول عند البيع: لا خلابة (۳۵۰۰)' و النسائي في البيوع (۷/ ۲۵۲) باب: الخديعة في البيع-و اخرجه عبد الرزاق في (المصنف) (۱۵۳۳۷)' و احمد (۲/ ٦۱' ۷۲' ۸۰)' و البخاري في الاستقراض (۷/ ٦۸) باب: ما ينهى عن اضاعة المال (۲٤۰۷)' و مسلم في البيوع (۳/ ۱۱٦۵) باب: من يخدع في البيع (۱۵۳۳)' و ابن حبان في الحجر (۵۰۵۱)' من طرق عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر' بنحو حديث مالك' رحمه الله-

۲۹۷٦- ساقه الدارقطني من طريق الامام احمد رحمه الله' و هو في مسنده (۳/ ۲۱۷): ثنا عبد الوهاب ... به- و راجع ما بعده-

فُلَانٍ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ ۔ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ الْبَيْعَ فَقُلْ هَا وَهَا وَلَا خِلَابَةَ ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص تھا جو خرید وفروخت کیا کرتا تھا' اس کی ذہنی حالت میں کچھ خرابی پائی جاتی تھی' ایک مرتبہ اس کے گھر والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ فلاں شخص کو تصرف کرنے سے روک دیں کیونکہ وہ سودا کر لیتا ہے لیکن اس کی ذہنی حالت میں پتہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اسے سودا کرنے سے منع کر دیا' تو اس نے عرض کی: میں خرید وفروخت کیے بغیر گزارہ نہیں کر سکتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ضرور خرید وفروخت کرنی ہے تو یہ کہا کرو: یہ اس کے عوض میں ہے اور کوئی دھوکا نہیں چلے گا۔

2977- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَثْرَمُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ السُّوسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِنْ كُنْتَ لَا تَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقُلْ هَا وَهَا وَلَا خِلَابَةَ ۔ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي لَا يَغْبِنُونَهُ.

☆☆ پہلی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو ضرور خرید وفروخت ہی کرنی ہے تو یہ کہا کرو کہ یہ اس کے عوض میں ہے اور کوئی دھوکا نہیں چلے گا۔

عبدالوہاب نامی راوی کہتے ہیں: یعنی لوگ اسے کسی خسارے کا شکار نہیں کریں گے۔

2978- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ بِلِسَانِهِ لَوْثَةٌ وَكَانَ لَا يَزَالُ يُغْبَنُ فِي الْبُيُوعِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى

۲۹۷۷- اخرجه ابو داود في البيوع (۳/ ۲۸۰' ۲۸۱) باب: في الرجل يقول في البيع: لا خلابة (۳۵۰۱)' و ابن الجارود (۵۶۸)' و الحاكم (۱۰۱/۴)' و البيهقي (۶۲/۶) من طرق عن عطاء' به- و صححه الحاكم' و ذكره ابن حبان في صحيحه (۵۰۴۹) من هذا الوجه- وله طريق آخر: فاخرجه الترمذي في البيوع (۳/ ۵۵۲) باب: ما جاء فيمن يخدع في البيع (۱۲۵۰)' و النسائي في البيوع (۷/ ۲۵۲) باب: الخديعة في البيع' و ابن ماجه في الاحكام (۲/ ۷۸۸) باب: الحجر على من يفسد ماله (۲۳۵۴)' من طريق عبد الاعلى بن عبد الاعلى عن سعيد بن ابي عروبة' به- و عبد الوهاب بن عطاء' و عبد الاعلى' كلاهما ممن سمع من ابن ابي عروبة قبل اختلاطه-وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح غريب' و العمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم- وقالوا: الحجر على الرجل الحر في البيع و الشراء' اذا كان ضعيف العقل- و هو قول احمد و اسحاق' و لم ير بعضهم ان يحجر على الحر البالغ)-اه-

۲۹۷۸-تقدم قبل حديثين منطريق ابن اسحاق' به-و اما رواية محمد بن اسحاق حدثني محمد بن يحيى بن حبان الخ- فاخرجها البخاري في التاريخ (۸/ ۱۷) في ترجمة منقذ بن عمرو المازني' قال: (قال عياش بن الوليد: نا عبد الاعلى' قال: نا محمد بن اسحاق' قال: حدثني محمد بن يحيى بن حبان' قال...... فذكره بنحوه-وعزاه الزيلعي في نصب الراية (۴/ ۷) للبخاري في (تاريخه الوسط) قال: حدثنا عياش بن الوليد...... فذكره-قال الزيلعي: وذهل ابن القطان في (كتابه) فانكر على عبد الحق حين عزاه الى (تاريخ البخاري)' و كان ابن القطان لم يقف على تاريخ البخاري الوسط' و ابن اسحاق الاكثر على توثيقه' و ممن وثقه البخاري- و الله اعلم- و اخرجه ابن ابي شيبة في (مصنفه) في باب الرد على ابي حنيفة حدثنا عباد بن العوام عن محمد بن اسحاق عن محمد بن يحيى بن حبان' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمنقذ بن عمرو: قل: لا خلابة اذا بعت بيعاً' فانت بالخيار ثلاثاً)- اه-قلت: و منطريق ابن ابي شيبة اخرجه ابن ماجه في السنن (۲۳۵۵) كتاب: الاحكام' باب الحجر على من يفسد ماله-

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہُ فَقَالَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَۃَ مَرَّتَیْنِ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ قَالَ ھُوَ جَدِّی مُنْقِذُ بْنُ عَمْرٍو- وَکَانَ رَجُلاً قَدْ اَصَابَتْہُ اٰمَّۃٌ فِی رَاْسِہٖ فَکَسَرَتْ لِسَانَہُ وَنَازَعَتْہُ عَقْلَہُ- وَکَانَ لاَ یَدَعُ التِّجَارَۃَ وَلاَ یَزَالُ یُغْبَنُ فَاَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہُ فَقَالَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَۃَ ثُمَّ اَنْتَ فِی کُلِّ سِلْعَۃٍ تَبْتَاعُھَا بِالْخِیَارِ ثَلاَثَ لَیَالٍ فَاِنْ رَضِیتَ فَاَمْسِكْ وَاِنْ سَخِطْتَ فَارْدُدْھَا عَلٰی صَاحِبِھَا ۔ وَکَانَ عُمِّرَ عُمْرًا طَوِیْلاً عَاشَ ثَلاَثِیْنَ وَمِائَۃَ سَنَۃٍ وَکَانَ فِی زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حِیْنَ فَشَا النَّاسُ وَکَثُرُوا یَبْتَاعُ الْبَیْعَ فِی السُّوقِ وَیَرْجِعُ بِہٖ اِلٰی اَھْلِہٖ وَقَدْ غُبِنَ غَبْنًا قَبِیحًا فَیَلُومُوْنَہُ وَیَقُوْلُوْنَ لِمَ تَبْتَاعُ فَیَقُوْلُ فَاَنَا بِالْخِیَارِ اِنْ رَضِیتُ اَخَذْتُ وَاِنْ سَخِطْتُ رَدَدْتُ قَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- جَعَلَنِی بِالْخِیَارِ ثَلاَثًا فَیَرُدُّ السِّلْعَۃَ عَلٰی صَاحِبِھَا مِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ فَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ لاَ اَقْبَلُھَا قَدْ اَخَذْتَ سِلْعَتِی وَاَعْطَیْتَنِی دَرَاھِمَ قَالَ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- قَدْ جَعَلَنِی بِالْخِیَارِ ثَلاَثًا فَکَانَ یَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- فَیَقُوْلُ لِلتَّاجِرِ وَیْحَكَ اِنَّہُ قَدْ صَدَقَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- قَدْ کَانَ جَعَلَہُ بِالْخِیَارِ ثَلاَثًا .قَالَ وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ قَالَ مَا عَلِمْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ جَعَلَ الْعُھْدَۃَ ثَلاَثًا اِلاَّ لِذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- فِی مُنْقِذِ بْنِ عَمْرٍو.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک انصاری کی زبان میں کچھ لکنت تھی اور اس کے ساتھ سودے میں ہمیشہ گھاٹا ہو جایا کرتا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی چیز فروخت کرو تو دو مرتبہ یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی گھاٹا برداشت نہیں ہوگا۔

حضرت منقذ بن عمرو کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان کے سر میں چوٹ لگ گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی زبان میں اثر پڑا تھا اور اس کی ذہنی کیفیت بھی کچھ تبدیل ہو گئی تھی' وہ تجارت کیا کرتے تھے اور تجارت میں ہمیشہ انہیں خسارہ ہوتا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کوئی چیز فروخت کرو تو یہ کہہ دیا کرو کہ کوئی گھاٹ نہیں ہوگا' پھر تم جس سامان کو خریدتے ہو' اسکے بارے میں تم تین دن تک اختیار رکھو اگر تین دن کے بعد تم راضی ہوئے تو اسے اپنے پاس رکھنا اور اگر پسند نہ ہوا تو اس کے مالک کو واپس کر دینا۔

ان صحابی کی عمر بڑی طویل ہوئی' وہ ایک سو تیس سال تک زندہ رہے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب لوگ ہر طرف پھیل گئے تھے اور لوگوں کی تعداد بھی زیادہ ہو گئی تھی اور بازار میں خوب سودا ہوا کرتا تھا' اس وقت وہ بازار میں خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن عباس، ابوعباس قلوری عصفری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:
''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۶۶)، وتھذیب (۸۰۶۳)۔

2979- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْاُطْرُوشُ مِنْ اَصْلِهٖ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَيْسَرَةَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ الْخِيَارُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اختیار تین دن تک ہوتا ہے۔

•••———•••———•••

سودا ختم کرنے کی شرط عائد کرنے کا حکم

امام جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ تمام اشیاء کی خرید وفروخت کرتے ہوئے تین دن تک (سودا ختم کرنے) کی شرط عائد کرنا درست ہے خواہ یہ اختیار فروخت کرنے والے کو ہو یا خریدار کو ہو۔

امام ابن ابی لیلیٰ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما بھی اسی بات کے قائل ہیں' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ تین دن سے زیادہ یہ اختیار نہیں ہوسکتا' اگر کوئی زیادہ دن کا اختیار رکھتا ہے تو وہ بیع فاسد ہو جائے گی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابن ابی لیلیٰ' امام ابویوسف' امام محمد اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایک مہینے یا اس سے زیادہ کی شرط عائد کرتا ہے تو بھی یہ جائز ہے۔

شیخ ابن شبرمہ' سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: فروخت کرنے والے کے لیے کسی بھی صورت میں اختیار کی شرط عائد نہیں کی جا سکتی۔

سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: اگر اختیار کی یہ شرط فروخت کرنے والے کے لیے عائد کی جائے تو سودا فاسد ہو جائے گا۔ سفیان ثوری یہ کہتے ہیں کہ اختیار کی شرط صرف خریدار کے لیے ہوتی ہے اور وہ بھی دس دن یا اس سے زیادہ ہوسکتی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: کپڑے اور اس جیسی دیگر اشیاء میں ایک یا دو دن کی شرط عائد کی جاسکتی ہے۔ اس سے زیادہ کی شرط رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کوئی کنیز خریدتا ہے تو اس میں اس سے کچھ زیادہ کی مدت رکھی جاسکتی ہے لیکن وہ پانچ دن اور ہفتے سے کم ہو گی' اسی طرح اگر کوئی سواری خریدتا ہے تو اس پر سوار ہو کر ایک برید تک جاسکتا ہے' تاکہ اس کے چلنے کی رفتار وغیرہ کا پتہ چل جائے۔

۲۹۷۹- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۵/ ۲۷۴) كتاب البيوع' باب الدليل على الا يجوز شرط الخيار في البيع اكثر من ثلاثة ايام' من طريق ابي محمد بن حيان ابي الشيخ' ثنا محمد بن خالد' به- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/ ۸): (احمد بن عبد الله بن ميسرة ان كان هو الحراني القنوي' فهو متروك)- اه- قلت: ذكره ابن حبان في المجروحين (۱/ ۱۴۴)' وقال: (ياتي عن الثقات بما ليس من حديث الاثبات' و يسرق احاديث الثقات' و يلزقها باقوام اثبات: لا يحل الا حتجاج به)- اه-

اس سے زیادہ کے اختیار کی مدت میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ تاہم یہ اختیار کی شرط فروخت کرنے والے کے لیے ہوتی ہے یا خریدار کے لیے ہوتی ہے' اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔[1]

سودا ختم کرنے کے اختیار کے بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

سودے کو ختم کرنے کے اختیار کی شرط جائز ہے' خریدار کے لیے بھی اور فروخت کرنے والے کے لیے بھی ان دونوں کو تین دن تک یا اس سے کم اختیار ہوگا' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے زیادہ اختیار نہیں ہوگا۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جس مدت کو وہ دونوں متعین کرتے ہیں' اتنے عرصے تک دونوں کو اختیار ہوگا۔[2]

2980 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَبِى قُرَّةَ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ حِينَ اسْتُخْلِفَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّى نَظَرْتُ فَلَمْ اَجِدْ لَكُمْ فِى بُيُوعِكُمْ شَيْئًا اَمْثَلَ مِنَ الْعُهْدَةِ الَّتِى جَعَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لِحَبَّانَ بْنِ مُنْقِذٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَذٰلِكَ فِى الرَّقِيقِ.

☆☆ حبان بن واسع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں. جب حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں نے اس بات کا جائزہ لیا ہے اور میں نے یہ بات پائی ہے کہ تمہارے سودوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے میں سب سے مشابہ جو چیز ہے وہ اختیار ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبان بن منقذ کو تین دن تک دیا تھا اور یہ واقعہ ایک غلام کے بارے میں پیش آیا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن ابی قرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان میزان (۱۴۴/۴) (۵۵۱۴)، جرح و تعدیل لابن ابی حاتم (۴۱۲/۵) (۱۹۱۵)۔

2981 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَزَارِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَمْدَانُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى زِيَادٍ عَنْ اَبِى نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَكَّةُ حَرَامٌ وَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَحَرَامٌ اَجْرُ بُيُوتِهَا.

---

[1] مختصر اختلاف العلماء' از امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی' ج 3 ص 51

[2] مختصر القدوری' از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ موسسۃ الریان' بیروت' لبنان

۲۹۸۱- اخرجه الحاكم في المستدرك (۲/ ۵۳): حدثنا علي بن حمشاذ العدل و ابو جعفر بن عبيد الحافظ قال: ثنا محمد بن المغيرة السكري به- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن (۶/ ۳۵) كتاب البيوع ' باب ما جاء في بيع دور مكة..... و الحديث صححه الحاكم ' فتعقبه الذهبي بقوله: (فيه عبيد الله بن ابي زياد ' و قد لين)- و سياتي في الذي بعد هذا من طريق محمد ابن الحسن ' نا ابو حنيفة عن عبيد الله بن ابي يزيد- و هو و هم والصواب: (عبيد الله بن ابي زياد): كما بين المصنف هنا- قال ابن المديني عن يحيى القطان: كان وسطا لم يكن بذاك- وقال احمد: صالح ' وقال مرة: لا باس به- و قال ابن معين: ضعيف ' وقال مرة: ليس به باس- وقال ابو حاتم: ليس بالقوي- انظر: تهذيب التهذيب (۷/ ۱۴' ۱۵)- ولخص الحافظ حاله في التقريب (۱/ ۵۳۲) فقال: ليس بالقوي- و الحديث سياتي من طريق آخر ضعيف بعد الرواية التالية-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مکہ حرم ہے یہاں کی زمین کو فروخت کرنا حرام ہے اور یہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا حرام ہے۔

2982- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُّوذِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ كَذَا قَالَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَأَكْلُ ثَمَنِهَا- وَقَالَ- مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجْرِ بُيُوتِ مَكَّةَ شَيْئًا فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا . كَذَا رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ مَرْفُوعًا وَوَهِمَ فِيهِ وَوَهِمَ أَيْضًا فِي قَوْلِهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ وَإِنَّمَا هُوَ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم مقرر کیا ہے' یہاں کی زمین کو فروخت کرنا اور اُس کی قیمت کھانا حرام ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مکہ کے گھروں کے معاوضے (یعنی کرائے) میں سے کچھ بھی کھائے گا وہ آگ کھائے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اسی طرح مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم اس میں اُنہیں وہم ہوا ہے۔ اس میں اُنہیں دوسرا وہم یہ ہوا کہ اُنہوں نے راوی کا نام عبیداللہ بن ابویزید نقل کیا ہے' حالانکہ وہ ابن ابی زیاد ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

•••——•••——•••

مکہ کے گھروں کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے کا حکم

مکہ مکرمہ کی زمین کو فروخت کرنے یا کرائے پر دینے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''التجرید'' میں تحریر کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ مکہ مکرمہ کی زمین کو فروخت کرنا یا وہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا جائز نہیں ہے۔

حسن بن زیاد نے ان کے حوالے سے اس کے جائز ہونے کی روایت بھی نقل کی ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے جسے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا

۲۹۸۲- اخرجه محمد بن الحسن في كتاب الآثار- كما في نصب الراية (۲٦٦/٤)- عن ابي حنيفة' به- قال الزيلعي: وذكر ابن القطان حديث ابي حنيفة من رواية محمد بن الحسن عنه' وقال: علته ضعف ابي حنيفة ووهم في قوله: (عبيد الله بن يزيد) و انما هو (ابن ابي زياد) ووهم ايضاً في رفعه' وخالفه الناس: فاخرجه عيسى بن يونس و محمد بن ربيعة عن عبيد الله بن ابي زياد- و هو الصواب- عن ابي نجيح عن ابن عمر)- اه-

ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''مکہ کے گھروں کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور انہیں کرائے پر دینا بھی جائز نہیں ہے''۔

اسی طرح امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مکہ آزاد جگہ ہے وہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکتا اور وہاں کے گھروں کو کرائے پر نہیں دیا جا سکتا''۔

اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''مکہ قابلِ احترام ہے' وہاں کی زمین کو فروخت کرنا حرام ہے اور وہاں کے گھروں کو کرائے پر دینا بھی حرام ہے''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اس روایت کو نقل کرنے میں وہم ہوا ہے' انہوں نے راوی کا نام ابن ابی یزید نقل کیا ہے' جبکہ اس کا نام ابن ابی زیاد ہے اور درست یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

(امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جس روایت کو نقل کیا ہے' اس میں راوی کا نام ابن ابی زیاد ہے جیسا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الآثار'' میں یہ بات نقل کی ہے۔ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب میں یہی بات نقل کی ہے' تو پھر امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو جس سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اس میں راوی کا نام ابن ابی یزید نقل ہو گیا ہے تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ یہ وہم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو لاحق نہیں ہوا بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جس نے اس روایت کو نقل کیا ہے اس کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔

2983 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَاضِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِىُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى زِيَادٍ حَدَّثَنِى اَبُو نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الَّذِى يَاْكُلُ كِرَاءَ بُيُوتِ مَكَّةَ اِنَّمَا يَاْكُلُ فِى بَطْنِهِ نَارًا ـ مَوْقُوفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے وہ اپنے پیٹ میں آگ ڈالتا ہے۔ (یہ روایت) موقوف ہے۔

2984 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى زِيَادٍ سَمِعَ اَبَا نَجِيحٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الَّذِينَ يَاْكُلُونَ اُجُورَ بُيُوتِ مَكَّةَ ـ مِثْلَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

---

1 التجرید از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ مکتبہ محمودیہ' ارگ بازار قندھار' افغانستان' ج5 ص2633

۲۹۸۳- اخرجه البيهقي (٦/ ٣٥) كتاب : البيوع' باب: ما جاء في بيع دور مكة و كرائها وقال : اخبرنا هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الفقيه' ثنا محمد بن الحسين الفارسي' ثنا الحسين بن اسماعيل' به- قال البيهقي : (و كذلك اخرجه محمد بن ربيعة عن عبيد الله بن ابي زياد' بهذا اللفظ موقوفاً على عبد الله بن عمرو)- اه-

2985 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَكَّةُ مُنَاخٌ لاَ يُبَاعُ رِبَاعُهَا وَلاَ تُؤَاجَرُ بُيُوتُهَا . إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مکہ "مناخ" ہے یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جا سکتا اور گھروں کو کرائے پر نہیں دیا جا سکتا۔

اسماعیل بن ابراہیم نامی راوی ضعیف ہے اس روایت کو اُس کے علاوہ کسی اور نے نقل نہیں کیا۔

2986 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَا تُدْعَى رِبَاعُ مَكَّةَ إِلاَّ السَّوَائِبَ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ.

☆☆ حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جس شخص کو ضرورت ہوتی تھی وہ وہاں ٹھہر جاتا تھا اور جسے ضرورت نہیں ہوتی تھی وہ دوسرے کو ٹھہرنے کیلئے دے دیتا تھا۔

•••———•••———•••

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحاق سبیعی ابوعمرو، (اور ایک قول کے مطابق): ابومحمد کوفی اخو اسرائیل بن یونس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 101ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۵/۵۶۶-۵۶۹) ت (۵۲۶۲)۔

○ علقمہ بن نضلہ، مکی، کنانی، (اور ایک قول کے مطابق): کندی تابعی، صغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ اخطا من عدہ من صحابۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۷۱۷)۔

2987 - حَدَّثَنَا أَخُو زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الآدَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

۲۹۸۵- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/۵۲) من طريق احمد بن محمد بن يحيى بن سعيد' به- وقال: (صحيح الاسناد' و لم يخرجاه)- و تعقبه الذهبي بقوله: (اسماعيل: ضعفوه)- اه- وذكره ابن القطان في كتابه من طريق الدارقطني' و ابن عدي و العقيلي من رواية اسماعيل بن مهاجر' و اعلوه جميعاً باسماعيل: كذا في نصب الراية للزيلعي (۴/۲۶۵)- و صوب ابن القطان وقفه على عبد الله بن عمرو- و هو عن ابن عدي في الكامل (۱/۴۶۶) في ترجمة اسماعيل بن مهاجر' من طريقه' به-وقال ابن عدي: (واسماعيل بن ابراهيم بن مهاجر في حديثه بعض النكرة' و ابوه خير منه)- اه-

۲۹۸۶- اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه و مسنده- كما في نصب الراية (۴/۲۶۸)' و عنه ابن ماجه في الحج (۲/۱۰۳۷) باب: اجر بيوت مكة (۳۱۰۷)-وصحح اسناده البوصيري على شرط مسلم' و ضعفه الدميري- كما نقل السندي- وعنه عبد الباقي في حاشية ابن ماجه-

حَسَنٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ نَضْلَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ بات اضافی ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔

2988- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ الْكِنَانِیِّ قَالَ كَانَتْ تُدْعَى بُيُوتُ مَكَّةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَاَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا السَّوَائِبَ لَا تُبَاعُ وَمَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى اَسْكَنَ.

☆☆ حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ کنانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مکہ کے گھروں کو لوگوں کو دے دیا جاتا تھا' انہیں فروخت نہیں کیا جاتا تھا' جس شخص کو ضرورت ہوتی تھی وہ وہاں رہائش اختیار کر لیتا تھا اور جسے ضرورت نہیں ہوتی تھی وہ دوسرے کے رہنے کیلئے چھوڑ دیتا تھا۔

2989- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ زَعَمَ السُّدِّیُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَاَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةَ بْنَ اَبِی جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ وَمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِی سَرْحٍ.

☆☆ مصعب بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب مکہ فتح ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مردوں اور دو خواتین کے علاوہ باقی سب کو امان دی (اُن چھ افراد کے بارے میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم انہیں خانہ کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا پاؤ تو بھی انہیں قتل کر دو! (وہ افراد یہ تھے:) عکرمہ بن ابوجہل' عبداللہ بن خطل' مقیس بن صبابہ' عبداللہ بن سعد بن ابوسرح۔

۲۹۸۸- اخرجه محمد بن عبد الله الازرقي في تاريخ مكة' كما في نصب الراية (۲۶۸/۴) : حدثني جدي احمد بن محمد بن الوليد الازرقي ثنا يحيى بن سليم' به- وراجع الذي قبله-

۲۹۸۸- اخرجه البيهقي (۳۵/۶) كتاب: البيوع' باب: ما جاء في بيع دور مكة و كرائها وجريان الارث فيها- اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا محمد بن اسحاق الصغاني' ثنا ابو الجواب' ثنا سفيان' به- وقال البيهقي: هذا منقطع' و فيه اخبار عن عادتهم الكريمة في اسكانهم ما استغنوا عنه من بيوتهم- وقد اخبر منكان اعلم بشان مكة منه عن جريان الارث و البيع فيها- و الله تعالى اعلم-

۲۹۸۹- اخرجه ابو داود في الجهاد (۵۹/۳) باب: قتل الاسير' و لا يعرض عليه الاسلام (۲۶۸۳)' و في الحدود (۱۱۶/۴) باب: الحكم فيمن ارتد (۴۳۵۹)' و من طريق الحاكم في المستدرك في المغازي (۴۵/۳)' و اخرجه ايضاً: النسائي في التحريم (المحاربة ۱۰۵/۷ - ۱۰۶) باب: الحكم في المرتد' و البيهقي في الدلائل (۵۹/۵ - ۶۰)' كلهم من طريقه احمد بن المفضل' به- وله شاهد في قتل ابن اخطل' و هو متعلق باستار الكعبة' اخرجه مالك في الحج (۴۲۳/۱) باب: جامع الحج' و من طريقه رواه: البخاري في اللباس (۵۸۰۸) باب: المغفر' و في جزاء الصيد (۱۸۴۶)' و الجهاد (۳۰۴۴)' و المغازي (۴۲۸۶)' و مسلم في الحج (۱۳۵۷) باب: جواز دخول مكة بغير احرام' و ابو داود في الجهاد (۲۶۸۵) باب: قتل الاسير' ولا يعرض عليه الاسلام' والترمذي في الجهاد (۱۶۹۳) باب: ما جاء في المغفر' و النسائي في الحج (۲۰۰/۵ - ۲۰۱) باب: دخول مكة بغير احرام' وفي الكبرى كما في التحفة (۳۸۹/۱)' و ابن ماجه في الجهاد (۲۸۰۵) باب: السلاح' من طرق عن مالك عن الزهري عن انس' بنحوه مرفوعاً-

2990- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حِيْنَ سَارَ اِلٰى مَكَّةَ لِيَفْتَحَهَا قَالَ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ اهْتِفْ بِالْاَنْصَارِ. فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَجِيْبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَجَآءُوْا كَاَنَّمَا كَانُوْا عَلٰى مِيْعَادٍ ثُمَّ قَالَ اسْلُكُوْا هٰذَا الطَّرِيْقَ وَلَا يُشْرِفَنَّ لَكُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَنَمْتُمُوْهُ. يَقُوْلُ قَتَلْتُمُوْهُ. فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ الَّذِىْ يَلِى الصَّفَا فَصَعِدَ الصَّفَا فَخَطَبَ النَّاسَ وَالْاَنْصَارُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَخَذَتْهُ الرَّاْفَةُ بِقَوْمِهٖ وَالرَّغْبَةُ فِىْ قَرْيَتِهٖ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْوَحْىَ بِمَا قَالَتِ الْاَنْصَارُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ تَقُوْلُوْنَ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَدْرَكَتْهُ رَاْفَةٌ بِقَوْمِهٖ وَرَغْبَةٌ فِىْ قَرْيَتِهٖ قَالَ فَمَنْ اَنَا اِذًا كَلَّا وَاللّٰهِ وَاِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا قُلْنَا ذٰلِكَ اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ تُفَارِقَنَا. قَالَ اَنْتُمْ صَادِقُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ. قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا فِيْهِمْ اِلَّا مَنْ بَلَّ نَحْرَهٗ بِالدُّمُوْعِ.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکہ کیلئے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: انصار کو بلا کر لاؤ! تو اُنہوں نے اعلان کیا: اے انصار! نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ! انصار آئے یوں جیسے وہ پہلے سے طے شدہ ملاقات کے تحت آئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس راستے پر چلو! جو بھی تمہارے سامنے آنے کی کوشش کرے تم اُسے قتل کر دو' پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح نصیب کی' نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا' آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی' پھر اُس دروازے سے باہر نکلے جو صفا (پہاڑی) کے قریب تھا' پھر آپ صفا پر چڑھے' آپ نے لوگوں سے خطاب کیا' اُس وقت انصار (پہاڑی) کے زیریں حصے میں تھے' اُن میں سے کسی نے اپنے ساتھی سے کہا: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ تو انصار کے لوگوں نے جو یہ بات کہی تھی' اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے انصار! تم نے یہ کہا ہے: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اُجاگر ہو گئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں! اللہ کی قسم! میں واقعی اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' میری زندگی اور میری موت تمہارے ساتھ ہے' انصار نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم نے یہ بات صرف اس اندیشے کے تحت کہی تھی کہ کہیں آپ ﷺ ہم سے علیحدگی اختیار نہ کر لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بارگاہ میں تم

۲۹۹۰- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/۵۲) من طريق هدبة بن خالد' به- واخرجه الحاكم ايضاً منطريق محمد بن الفضل عارم' ثنا سلام بن مسكين' به- و اخرجه ابو داود في الخراج و الامارة (۳/۱۶۱) باب: ما جاء في خبر مكة (۳۰۲۴) عن مسلم بن ابراهيم' و النسائي في التفسير (۲۶۸-ط: السنة) من طريق زيد بن الحباب' و البيهقي في الكبرى (۹/۱۱۸) و الدلائل (۵/۵۷-۵۸) من طريق القاسم بن سلام بن مسكين' ثلاثتهم عن سلام بن مسكين' بنحوه-

لوگ سچے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اُس وقت اُن میں سے ہر ایک شخص کے آنسو بہتے ہوئے اُس کی گردن تک آرہے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن رباح انصاری، ابوخالد مدنی سکن بصرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۳۲۷)، تہذیب الکمال (۴/۱۲۷) ت (۳۲۴۵)۔

2991– حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا اِلَى مُعَاوِيَةَ وَمَعَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ– قَالَ– فَكَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَصْنَعُ الطَّعَامَ يَدْعُو اَصْحَابَهُ هٰذَا يَوْمًا وَهٰذَا يَوْمًا قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا . قَالَ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ عَلٰى اِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْاُخْرٰى وَجَعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى السَّاقَةِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ . قَالَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَآءُوْا يُهَرْوِلُوْنَ قَالَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ هٰذِهِ اَوْبَاشُ قُرَيْشٍ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ غَدًا فَاحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا ثُمَّ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا . قَالَ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَمْ يُشْرِفْ لَهُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَنَامُوْهُ قَالَ وَفُتِحَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– فَاَتَى الصَّفَا فَقَامَ عَلَيْهَا– قَالَ– فَجَآءَهٗ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبِيْحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ فَلَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ . فَقَالَ يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَّمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ وَّمَنْ اَلْقٰى سِلَاحَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ . قَالَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ كَلَّا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ . قَالَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ . فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ .

☆☆ عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں: ہم ایک وفد کی شکل میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' ہمارے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے' ہم میں سے کوئی ایک شخص کھانا تیار کرتا اور پھر اپنے ساتھیوں کی دعوت کرتا' ایک دن ایک شخص یہ کام کرتا' دوسرے دن دوسرا کر لیتا' جب میری باری آئی تو میں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

۲۹۹۱– اخرجه مسلم في الجهاد و السير (۱۷۸۰) باب : فتح مكة، من طريق حماد بن سلمة بنحوه- و اخرجه النسائي في التفسير (۲۶۸–۲۷۴) السنة)، و ابو داود في المناسك (۱۸۷۲ مختصرًا) باب: في رفع اليد اذا راى البيت، و الطيالسي (۲۴۲۴)، و ابن ابي شيبة (۱۴/۴۷۱ - ۴۷۲)، و احمد ۲/۵۳۸، و البيهقي (۹/۱۱۷ ۱۱۸)، و ابن حبان (۴۷۶۰)، من طريق سليمان ابن المغيرة عن ثابت بنحوه-

حوالے سے ہمیں کوئی حدیث سنائی ہے جب تک کھانا نہیں آ جاتا۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: فتح مکہ کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' لشکر کے دائیں طرف والے اور بائیں طرف والے دونوں حصوں میں سے ایک کا امیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دوسرے حصے کا امیر مقرر کیا' لشکر کے پیچھے والے حصے کا امیر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بنایا جو وادی کے نشیبی حصے میں تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوہریرہ! انصار کو میرے پاس بلا کر لاؤ! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں بلایا تو وہ تیزی سے چلتے ہوئے آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار! یہ قریش کے اوباش لوگ کل جب تمہارے سامنے آئیں تو تم نے انہیں پیس دینا ہے' ہماری تمہاری ملاقات صفا (پہاڑی) پر ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کیا۔ اگلے دن جس شخص نے مقابلے کیلئے آنے کی کوشش کی انہوں نے اسے مار دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح نصیب ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا (پہاڑی) پر تشریف لائے اور اس پر کھڑے ہو گئے۔ ابوسفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر قریش کو اسی طرح مارا جاتا رہا تو آج کے بعد قریش (کا نام ونشان) نہیں رہے گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا' اسے امان ہے جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا اسے امان ہے' جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اسے امان ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصار نے یہ کہا: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اجاگر ہوگئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بارے میں وحی نازل ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار! تم نے یہ کہا ہے: اب ان صاحب کے دل میں اپنی قوم کی محبت اجاگر ہوگئی ہے اور اپنی بستی سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے' یاد رکھنا! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی' میری زندگی اور میری موت تمہارے ساتھ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں یہ بات کہی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہاری معذرت قبول کرتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن یحییٰ بن حسان، ابوخطاب حسانی نکری بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۱۱۶)۔

2992- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمْلِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ سُرَّقٍ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ

۲۹۹۲- اخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۱۵۷/۴): حدثنا ابن ابي داود' قال: ثنا يحيى ابن صالح الوحاظي' قال: ثنا مسلم بن خالد به- و علقه البيهقي في الكبرى (۵۰/۶) كتاب التفليس' باب ما جاء في بيع الحر المفلس في دينه قال: (ورواه مسلم بن خالد الزنجي عن زيد ابن اسلم عن ابن البيلماني عن سرق)- اه- واخرجه ابن سعد في الطبقات (۳۴۹/۷) في ترجمة سرق عن احمد بن محمد بن الوليد الازرقي المكي- صاحب تاريخ مكة- حدثنا لهشام بن خالد عن زيد بن اسلم بهذا الاسناد مطولاً-

عَلَيَّ مَالٌ- اَوْ قَالَ عَلَيَّ دَيْنٌ- فَذَهَبَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَلَمْ يُصِبْ لِي مَالاً فَبَاعَنِيْ مِنْهُ اَوْ بَاعَنِيْ لَهُ .خَالَفَهُ ابْنَا زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ.

★★ سرق بیان کرتے ہیں: میں نے کسی شخص کا کچھ مال دینا تھا (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی شخص کا قرض دینا تھا' وہ شخص مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرا جو بھی مال تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے اُس شخص (کو ادائیگی) کیلئے فروخت کر دیا۔

زید بن اسلم کے دونوں بیٹوں نے اسے نقل کرنے میں مختلف بات نقل کی ہے۔

2993- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّهُ كَانَ فِيْ غَزَاةٍ وَّسَمِعَ رَجُلاً يُنَادِيْ اٰخَرَ يَقُوْلُ يَا سُرَّقُ يَا سُرَّقُ فَدَعَاهُ فَقَالَ مَا سُرَّقُ قَالَ سَمَّانِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِنِّيْ اشْتَرَيْتُ مِنْ اَعْرَابِيٍّ نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَيْتُ عَنْهُ فَاسْتَهْلَكْتُ ثَمَنَهَا فَجَآءَ الْاَعْرَابِيُّ يَطْلُبُنِيْ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهِ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ رَجُلاً اشْتَرٰى مِنِّيْ نَاقَةً ثُمَّ تَوَارٰى عَنِّيْ فَمَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اطْلُبْهُ .قَالَ فَوَجَدَنِيْ فَاَتٰى بِيَ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا اشْتَرٰى مِنِّيْ نَاقَةً ثُمَّ تَوَارٰى عَنِّيْ .فَقَالَ اَعْطِهِ ثَمَنَهَا .قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَهْلَكْتُهُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاَنْتَ سُرَّقٌ .ثُمَّ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ اذْهَبْ فَبِعْهُ فِي السُّوْقِ وَخُذْ ثَمَنَ نَاقَتِكَ .فَاَقَامَنِيْ فِي السُّوْقِ فَاُعْطِيَ بِيْ ثَمَنًا فَقَالَ لِلْمُشْتَرِيْ مَا تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ اُعْتِقُهُ .فَاَعْتَقَنِي الْاَعْرَابِيُّ .

★★ زید بن اسلم کے صاحبزادے عبدالرحمٰن اور عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایک جنگ میں شریک ہوئے' اُنہوں نے کسی شخص کو سنا جو کسی دوسرے شخص کو بلند آواز میں پکار رہا تھا: اے سرق! اے سرق! تو زید بن اسلم نے اُسے بلایا اور دریافت کیا: سرق سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے میرا یہ نام رکھا ہے' میں نے ایک دیہاتی سے ایک اونٹنی خریدی' پھر میں اُس سے چھپ گیا' میں نے اُس اونٹنی کی قیمت کو بھی ضائع کر دیا' وہ دیہاتی مجھے تلاش کرتا ہوا آیا تو لوگوں نے اُس سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتاؤ' وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص نے مجھ سے اونٹنی خریدی اور پھر وہ مجھ سے چھپ گیا ہے' میں اُسے ڈھونڈ نہیں سکا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے تلاش کرو! راوی بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے ڈھونڈ لیا اور مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ وہ شخص ہے جس نے مجھ سے اونٹنی خریدی تھی اور مجھ

۲۹۹۳- علقه البيهقي في السنن (۵۰/۶) من هذه الطريق' فقال بعد ذكر طريق عبد الصمد عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار' (وبمعناه اخرجه عبد الرحمن و عبد الله ابنا زيد بن اسلم عن ابيهما' اتم من ذلك في اشترائه من اعرابي ناقة و استهلاكه ثمنها)- اه- و انظر الذي يليه-

سے چھپ گیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی قیمت اسے ادا کرو! تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو مجھ سے ضائع ہو گئی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سرق ہو! پھر آپ نے دیہاتی سے فرمایا: تم جاؤ! اسے بازار میں فروخت کردو اور اپنی اونٹنی کی قیمت وصول کرلو۔ تو اُس دیہاتی نے مجھے بازار میں کھڑا کیا' میری جو قیمت لگائی گئی تو اُس نے خریدار سے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُس نے بتایا: میں اسے آزاد کردوں گا' تو اُس دیہاتی نے ہی مجھے آزاد کردیا۔

2994- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ رَاَيْتُ شَيْخًا بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ يُقَالُ لَهُ سُرَّقٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الْإِسْمُ قَالَ اسْمٌ سَمَّانِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَلَنْ اَدَعَهُ . قُلْتُ وَلِمَ سَمَّاكَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَخْبَرْتُهُمْ اَنَّ مَالِي يَقْدَمُ فَبَايَعُونِي فَاسْتَهْلَكْتُ اَمْوَالَهُمْ فَاَتَوْا بِي النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ اَنْتَ سُرَّقٌ . وَبَاعَنِي بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ فَقَالَ الْغُرَمَاءُ لِلَّذِي اشْتَرَانِي مَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ اُعْتِقُهُ . قَالُوا فَلَسْنَا بِاَزْهَدَ فِي الْاَجْرِ مِنْكَ . فَاَعْتَقُونِي بَيْنَهُمْ وَبَقِيَ اسْمِي۔

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے اسکندریہ میں ایک بزرگ کو دیکھا جن کا نام "سرق" تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کیا نام ہوا؟ تو انہوں نے بتایا: میرا یہ نام نبی اکرم ﷺ نے رکھا ہے' میں اسے ترک نہیں کروں گا۔ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے آپ کا یہ نام کیوں رکھا؟ تو انہوں نے بتایا: میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے لوگوں کو بتایا کہ میرا مال آرہا ہے' اُن لوگوں نے میرے ساتھ کچھ سودے کیے' میں نے انہیں جو ادائیگیاں کرنی تھیں وہ مال مجھ سے ضائع ہوگیا' وہ لوگ مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سرق ہو! پھر آپ نے مجھے چار اونٹنیوں کے عوض میں فروخت کروادیا۔ اُن قرض خواہوں نے مجھے خریدنے والے سے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُس نے بتایا: میں اسے آزاد کردوں گا' تو اُن لوگوں نے کہا: ہمیں بھی اجر کی اُتنی ہی ضرورت ہے جتنی تمہیں ہے' تو اُن لوگوں نے مل کر مجھے آزاد کردیا' لیکن میرا یہ نام باقی رہ گیا۔

2995- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مِهْرَانُ بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَكَّةَ قِيلَ اَيْنَ تَنْزِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي

۲۹۹۴- اخرجه الحاكم في المستدرك (۲/ ۵۴) عن علي بن عيسى الحيري' ثنا محمد بن اسحاق بن خزيمة ...... به- و من طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن (۶/ ۵۰)- واخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۴/ ۱۵۷) حدثنا ابن مرزوق' قال: ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار ...... فذكره- و الحديث صححه الحاكم على شرط البخاري-وقال البيهقي في السنن (۶/ ۵۰- ۵۱): و اخرجه شيخنا في المستدرك فيما لم نقرا عليه عن ابي بكر بن عتاب العبدي عن ابي قلابة عن عبد الصمد عن عبد الرحمن عن زيد بن اسلم عن عبد الرحمن بن البيلماني ...... و مدار حديث سرق على هؤلاء- و كلهم ليسوا باقوياء : عبد الرحمن ابن عبد الله و ابنا زيد- و ان كان الحديث عن زيد عن ابن البيلماني فابن البيلماني ضعيف في الحديث- وفي اجماع العلماء على خلافه' و هم لا يجمعون على ترك رواية ثابتة-دليل على ضعفه او نسخه ان كان ثابتاً- و بالله التوفيق)- اه-

۲۹۹۵- اخرجه مسلم في الحج (۲/ ۹۸۵) باب: النزول بمكة للحاج' وتوريث دورها (۱۳۵۱/ ۴۴۰) من طريق زمعة بن صالح بنحوه-

مَنْزِلِكُمْ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلاً لاَ يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلاَ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ کہاں پڑاؤ کریں گے' کیا اپنے گھر میں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل (بن ابوطالب) نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟ (کیونکہ) کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بنتا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مہران بن ابی عمر عطار، ابوعبداللہ رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ لہ اوہام سیء حفظ، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۹۸۲)، تہذیب الکمال (۷/۲۴۵) ت (۶۸۲۰)۔

2996- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطِّينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ الْمَخْرَمِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللَّهُ وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ. قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مِيرَاثٍ. ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کل آپ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ اگر اللہ نے چاہا' (راوی بیان کرتے ہیں:) یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے وراثت میں ہمارے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خلیل مخرمی، بغدادی، ابوجعفر فلاس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۹۰۱)۔

2997- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتَنْزِلُ دَارَكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُورٍ. وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ

۲۹۹۶- اخرجه احمد (۵/۲۰۱): ثنا روح' به- و اخرجه مسلم في الصحيح (۲/۹۸۵) باب: النزول بمكة للحاج' و توريث دورها (۱۳۵۱/۴۴۰) من طرق روح بن عبادة عن محمد بن ابي حفصة-وحده- بنحوه- و اخرجه البخاري في المغازي (۷/۶۰۶) باب: اين ركز النبي صلى الله عليه وسلم يوم الفتح؟ (۴۲۸۲) من طريق سعدان بن يحيى' حدثنا محمد بن ابي حفصة' به-

وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوا يَتَأَوَّلُونَ فِي ذٰلِكَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا) اِلٰى قَوْلِهٖ (مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ)

★★ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر میں قیام کریں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر یا جگہ چھوڑی ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) جناب عقیل' جناب ابوطالب کے وارث ہوئے تھے' وہ اور طالب دونوں (ابوطالب کے وارث ہوئے تھے)' جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اُن کے وارث نہیں ہوئے تھے کیونکہ یہ دونوں حضرات مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اہلِ علم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد لیتے ہیں۔

''وہ لوگ جو ایمان لائے' اُنہوں نے ہجرت کی' جہاد کیا''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُن کی ولایت میں سے کچھ نہیں ہے''۔

2998- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ .

★★ یہی روایت زہری سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: ہم ''خیف بنی کنانہ'' میں پڑاؤ کریں گے' جہاں قریش نے کفر پر ثابت قدم رہنے کی قسم اُٹھائی تھی۔

2999- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَيْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّا بِاَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ وَهُوَ عَلَى الْعِرَاقِ مُقْبِلَيْنِ مِنْ اَرْضِ فَارِسَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَيْ اَخِي لَوْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ اَوْ كُنْتُ اَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَبَلٰى هٰذَا الْمَالُ قَدِ اجْتَمَعَ عِنْدِي فَخُذَاهُ فَاشْتَرِيَا بِهٖ مَتَاعًا فَاِذَا قَدِمْتُمَا عَلٰى عُمَرَ فَبِيعَاهُ وَلَكُمَا الرِّبْحُ وَادْفَعَا اِلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ رَاْسَ الْمَالِ وَاضْمَنَاهُ . قَالَ فَلَمَّا قَدِمَا عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَهُمَا اَكُلَّ اَوْلَادِ الْمُهَاجِرِينَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَا لَا . فَقَالَ اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَاْبٰى اَنْ يُجِيزَ ذٰلِكَ . وَجَعَلَهُ قِرَاضًا.

۲۹۹۷- اخرجه البخاري في الحج (۱۵۸۸) باب: توريث دور مكة و بيعها و شرائها' و مسلم في الحج (۹۸٤/۲) باب: النزول بمكة للحاج' و توريث دورها (۱۳۵۱)' و ابن ماجه في الفرائض (۲۷۳۰) باب: ميراث اهل الاسلام من اهل الشرك' و ابن حبان (۵۱٤۹)' و الطحاوي في المشكل (۱۹۸/۳)' و الحاكم (٦۰۲/۲)' والبيهقي في الكبرى (۳٤/٦)' (۱۲۲/۹) من طرق عن ابن وهب' به- و اخرجه السمعاني (٤۹/٤' ۵۰)' و عبد الرزاق (۹۸۵۱)' و عنه احمد (۲۰۲/۵)' و البخاري في الجهاد و السير (۳۰۵۸) باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم لليهود: اسلموا تسلموا' و مسلم في الحج (۱۳۵۱) باب: النزول بمكة للحاج' و ابو داود في الفرائض (۲۹۱۰) باب: هل يرث المسلم الكافر' و النسائي في الحج: كما في التحفة (۵۸/۱)' و ابن ماجه في المناسك (۲۹٤۲) باب: دخول مكة' و البيهقي (۱٦۰/۵)' (۲۱۸/٦) من طرق عن الزهري' بنحوه-

۲۹۹۸- اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۹۸۵۱)' و عنه احمد (۲۰۲/۵)' و البخاري و مسلم وغيرهما- راجع تخريج ما قبله-

۲۹۹۹- اخرجه مالك في القراض (٦۸۷/۲-٦۸۸) باب: ما جاء في القراض' عن زيد بن اسلم' بنحوه- و من طريق مالك اخرجه الشافعي في المسند (۱٦۹/۲)' و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في السنن (۱۱۰/٦) اول كتاب القراض' و في المعرفة (۳۲۲/۸) باب: القراض (۱۲۰٦۵)-

★★ عبداللہ بن زید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادے عبداللہ اور عبیداللہ کا گزر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' جو عراق میں (گورنر کے فرائض سرانجام دے رہے) تھے' یہ دونوں حضرات ایران کی سرزمین سے آ رہے تھے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دونوں بھتیجوں کو خوش آمدید! کاش میرے پاس کوئی چیز ہوتی (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) کاش میں کسی چیز پر قدرت رکھتا (جو میں تمہیں دے سکتا)' ہاں! البتہ میرے پاس یہ مال اکٹھا ہوا ہے' تم اسے لو اس کے ذریعہ سامان خریدو' جب تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ تو اسے فروخت کر دینا' منافع تمہارا ہو گا اور اصل مال تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ادا کر دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ دونوں حضرات امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا ابوموسیٰ نے تمام مہاجرین کی اولاد کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا؟ اُن دونوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین اسے درست قرار نہیں دیں گے' انہوں نے اسے "قراض" کے طور پر دیا۔

3000- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِی حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا حَیْوَةُ وَابْنُ لَهِیعَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ وَعَنْ غَیْرِهٖ اَنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- کَانَ یَشْتَرِطُ عَلَی الرَّجُلِ اِذَا اَعْطَاهُ مَالاً مُقَارَضَةً فَضَرَبَ لَهٗ بِهٖ اَلَّا تَجْعَلَ مَالِیْ فِیْ کَبِدٍ رَطْبَةٍ وَلَاتَحْمِلَهٗ فِیْ بَحْرٍ وَلَاتَنْزِلَ بِهٖ فِیْ بَطْنِ مَسِیلٍ فَاِنْ فَعَلْتَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ ضَمِنْتَ مَالِیْ۔

★★ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو "مقارضہ" کے طور پر کوئی چیز دیتے تھے تو اُس پر یہ شرط عائد کرتے تھے کہ تم میرے مال کو کسی جاندار کو نہیں دو گے' کسی سمندری سفر پر نہیں لے جاؤ گے' اُسے لے کر کسی آبی گزرگاہ میں پڑاؤ نہیں کرو گے' اگر تم نے اس میں سے کچھ بھی کیا (اور میرا مال ضائع ہوا) تو اس کا تاوان ادا کرو گے۔

3001- حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِیَاسٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- فِیْ سَرِیَّةٍ ثَلَاثِیْنَ رَاکِبًا- قَالَ- فَنَزَلْنَا عَلٰی قَوْمٍ مِنَ الْعَرَبِ فَسَاَلْنَاهُمْ اَنْ یُضَیِّفُوْنَا فَاَبَوْا- قَالَ- فَلُدِغَ سَیِّدُ الْحَیِّ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا اَفِیْکُمْ اَحَدٌ یَرْقِیْ مِنَ الْعَقْرَبِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا وَلٰکِنْ لَا اَفْعَلُ حَتّٰی تُعْطُوْنَا .فَقَالُوْا فَاِنَّا نُعْطِیْکُمْ

۳۰۰۰- اخرجه البیهقی فی سننه (۱۱۱/۶) کتاب القراض: اخبرنا ابو بکر و ابو زکریا قالا: ثنا ابو العباس: انبا محمد: انبا ابن وهب: اخبرنی ابن لهیعة وحیوة بن شریح عن محمد بن عبد الرحمن الاسدی عن عروة بن الزبیر عن حکیم بن حزام: انه کان یدفع المال مقارضة الی الرجل' و یشترط علیه الا یمر به بطن واد' ولا یبتاع به حیوانا' و لا یحمله فی بحر- فان فعل شیئا من ذلك فقد ضمن ذلك المال- قال البیهقی فیه: حدیث مسند ضعیف-

۳۰۰۱- اخرجه احمد فی المسند (۱۰/۳)' و الترمذی فی الطب (۳۹۸/۴) باب: ما جاء فی اخذ الاجرة علی التعویذ' و النسائی فی الکبری کما فی التحفة (۴۵۲/۳)' و ابن ماجه فی التجارات (۷۲۹/۲) باب: اجر الراقی (۲۱۵۶)' و ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة (۶۴۱) من طرق عن ابی معاویة: محمد بن حازم الضریر' به- وقال الترمذی: (حدیث حسن' و ابو نضرة اسمه: المنذر بن مالك بن قطعة- و رخص الشافعی للمعلم ان یاخذ علی تعلیم القرآن اجرا' ویری له ان یشترط علی ذلك' و احتج بهذا الحدیث- و جعفر بن ایاس: هو جعفر بن ابی وحشیة' و هو ابو بشر- وروی شعبة و ابو عوانة و هشام و غیر واحد عن ابی بشر هذا الحدیث عن ابی المتوکل عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم ۰ اه-

ثَلَاثِيْنَ شَاةً قَالَ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَاَ قَالَ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا عَرَضَ فِىْ اَنْفُسِنَا مِنْهَا شَىْءٌ .قَالَ فَكَفَفْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ وَمَا عِلْمُكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ فَاقْسِمُوهَا وَاضْرِبُوْا لِىْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ -

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تیس سواروں کو ایک مہم پر روانہ کیا' ہم نے ایک عرب قبیلے (کی بستی) کے پاس پڑاؤ کیا' ہم نے اُن سے مہمان نوازی کی درخواست کی تو اُنہوں نے انکار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: قبیلے کے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا' وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا: کیا آپ میں سے کوئی شخص بچھو کے کاٹنے کا دَم کرسکتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں کرسکتا ہوں' لیکن میں ایسا اُس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم لوگ ہمیں (اس کا معاوضہ) ادا نہیں کرو گے' اُنہوں نے کہا: ہم آپ لوگوں کو (اس کے معاوضے میں) تیس بکریاں دیں گے' راوی کہتے ہیں: میں نے اُس شخص پر سورۂ فاتحہ سات مرتبہ پڑھ کر دَم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا' جب ہم نے وہ بکریاں وصول کیں تو ہمیں اس بارے میں کچھ اُلجھن محسوس ہوئی' ہم نے اُن بکریوں (کا گوشت) استعمال نہیں کیا' پھر جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کا دَم بھی ہوتا ہے؟ (میں نے جواب دیا: آپ نے بتایا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

3002- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَحْوَهُ .خَالَفَهُ شُعْبَةُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم شعبہ نامی راوی نے اس میں کچھ مختلف نقل کیا ہے۔

3003- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ

۳۰۰۲- اخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۳/ ۴۵۲) من طريق يعلى بن عبيد' به-وتقدم تخريجه من طريق ابي معاوية عن الاعمش' في الذي قبله-واخرجه محمد بن عبيد- اخو يعلى - عن الاعمش' به- اخرجه النسائي في الكبرى: كما في التحفة (۳/ ۴۵۲)-واخرجه جرير عن الاعمش' به- اخرجه ابن حبان (۶۱۱۲) و ابن السني (۶۴۱)-

۳۰۰۳- اخرجه احمد (۳/ ۴۴): ثنا محمد بن جعفر' به- واخرجه البخاري في الطب (۱۰/ ۲۰۸) باب: الرقى بفاتحة الكتاب (۵۷۳۶)' و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۲۹) باب: اجر الراقي (۲۱۵۶)' كلاهما عن محمد بن بشار عن محمد بن جعفر' به- و اخرجه الترمذي في الطب (۴/ ۳۴۸-۳۴۹) باب: ما جاء في اخذ الاجر على التعويذ (۲۰۶۴) من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث' حدثنا شعبة' به- و قال الترمذي: هذا حديث صحيح' و هذا اصح من حديث الاعمش عن جعفر بن اياس' و هكذا روى غير واحد هذا الحديث عن ابي بشر: جعفر بن ابي وحشية' عن ابي المتوكل' عن ابي سعيد- و جعفر بن اياس: هو جعفر بن ابي و حشية)- اه-واخرجه ابو عوانة الوضاح' عن ابي بشر' به- اخرجه البخاري في الاجارة (۲۲۷۶) باب: ما يعطى في الرقية على احياء العرب بفاتحة الكتاب' وفي الطب (۵۷۴۹) باب: النفث في الرقية' وابو داود في الاجارة (۳۴۱۸) باب: كسب الاطباء' و في الطب (۳۹۰۰) باب: كيف الرقى؟ و البيهقي في الكبرى (۶/ ۱۲۴)- و تبعهما هشيم عن ابي بشر' به- اخرجه احمد (۳/ ۲)' و مسلم في السلام (۲۲۰۱) باب: جواز اخذ الاجرة على الرقية بالقرآن و الاذكار' و النسائي في اليوم و الليلة (۱۰۲۹)' و الطحاوي في المعاني (۴/ ۱۳۶-۱۳۷)-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَتَوْا حَيًّا مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ لُدِغَ سَيِّدُ اُولٰئِكَ فَقَالُوْا اَفِيكُمْ دَوَاءٌ اَوْ رَاقٍ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ اَوْ تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْا لَهُمْ قَطِيعًا مِنْ شَاءٍ فَجَعَلَ يَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفُلُ فَبَرَاَ الرَّجُلُ فَاَتَوْهُمْ بِالشَّاءِ فَقَالُوْا لَا نَاْخُذُهَا حَتّٰى نَسْاَلَ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَسَاَلُوا النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ وَقَالَ مَا يُدْرِيكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوهَا وَاضْرِبُوْا لِي فِيهَا بِسَهْمٍ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کسی عرب قبیلے کے پاس آئے تو اُن لوگوں نے ان حضرات کی مہمان نوازی نہیں کی' اسی دوران اُن لوگوں کے سردار کو کسی (زہریلے جانور نے) کاٹ لیا' اُن لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ کے پاس اس کی کوئی دوائی ہے یا کوئی دَم کرنے والا ہے؟ تو ان حضرات نے کہا: تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی' اس لیے ہم تو ایسا نہیں کریں گے' یا پھر یہ ہے کہ تم ہمیں اس کا کوئی معاوضہ ادا کرو۔ تو اُن لوگوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ معاوضہ مقرر کیا' تو اُنہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کی' وہ اپنا لعاب منہ میں اکٹھا کرتے اور (جانور کی کاٹی ہوئی جگہ پر) ڈال دیتے' تو وہ شخص ٹھیک ہوگیا۔ وہ لوگ بکریاں لے کر ان کے پاس آئے (تو ان میں سے بعض حضرات نے) یہ کہا: ہم انہیں اُس وقت تک (استعمال) نہیں کریں گے جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہ کرلیں۔ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کے ذریعہ دَم بھی ہوتا ہے؟ تم انہیں استعمال کرو اور ان میں میرا حصہ بھی رکھو۔

3004- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ قَتَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بَعَثَ سَرِيَّةً عَلَيْهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَرَّ بِقَرْيَةٍ فَاِذَا مَلِكُ الْقَرْيَةِ لَدِيغٌ فَسَاَلْنَاهُمْ طَعَامًا فَلَمْ يُطْعِمُوْنَا وَلَمْ يُنْزِلُوْنَا فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْقَرْيَةِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ يُحْسِنُ اَنْ يَرْقِيَ اِنَّ الْمَلِكَ يَمُوتُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَتَيْتُهُ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاَفَاقَ وَبَرَاَ فَبَعَثَ اِلَيْنَا بِالنُّزُلِ وَبَعَثَ اِلَيْنَا بِالشَّاءِ فَاَكَلْنَا الطَّعَامَ اَنَا وَاَصْحَابِي وَاَبَوْا اَنْ يَاْكُلُوْا مِنَ الْغَنَمِ حَتّٰى اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَيْءٌ اُلْقِيَ فِي رُوعِي .قَالَ فَكُلُوْا وَاَطْعِمُوْنَا مِنَ الْغَنَمِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' جس کے امیر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تھے' اُن کا گزر ایک بستی کے پاس سے ہوا جس کے امیر کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا' ہم نے اُن

۳۰۰۴- اخرجه احمد في مسنده (۳/ ۵۰) قال: حدثنا محمد بن عبد الله بن الزبير ابو احمد قال: حدثنا عبد الرحمن بن النعمان ابو النعمان الانصاري بالكوفة عن سليمان بن قتيبة' به-(تنبيه) كذا وقع في المطبوع من المسند: (قتيبة)- والصواب: (قتة)! كذا في تعجيل المنفعة (۲/ ۶۱۷) و توضيح المشتبه (۷/ ۱۸۲)-قال ابن حجر في التعجيل: وثقه ابن معين- و قال ابن المديني قتة امه- وذكره ابن حبان في الثقات: يكنى: ابا مدين-

لوگوں سے کھانے کیلئے مانگا تو اُنہوں نے ہمیں کھانے کیلئے نہیں دیا اور ہمیں پڑاؤ بھی نہیں کرنے دیا (ہم نے بستی سے باہر پڑاؤ کیا) اُس بستی کا ایک فرد ہمارے پاس سے گزرا تو بولا: اے اہلِ عرب! کیا تم میں سے کوئی شخص دَم کر سکتا ہے؟ ہمارا سردار مر رہا ہے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُس کے پاس آیا اور میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر اُس پر دَم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اُن لوگوں نے ہماری طرف کھانے کا سامان اور بکریاں بھیجیں' میں نے اور میرے ساتھیوں نے کھانا کھالیا' لیکن میرے ساتھیوں نے اُن بکریوں (کو ذبح کر کے اُن کا گوشت کھانے سے) انکار کر دیا' یہاں تک کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس کا دَم بھی ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بات میرے ذہن میں آ گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُن بکریوں (کا گوشت) کھاؤ اور اُس میں سے ہمیں بھی کھلاؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن نعمان بن معبد بن ھوذہ انصاری، ابونعمان کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۰۵۶)۔

○ قاسم بن عیسیٰ بن ابراہیم، طائی واسطی۔ قال ابوعبید الاجری، عن ابی داود: تغیر عقلہ، و ذکرہ ابن حبان فی کتاب ثقات۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۶/ ۷۷) ت (۵۳۹۵)۔

○ ہارون بن مسلم بن ہرمز، ابوحسین، صاحب حناء لین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۹/۹۴) ت (۳۹۲)۔

3005- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عِيسَى الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُسْلِمٍ اَبُو الْحُسَيْنِ الْعِجْلِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَكْبٌ فِيهِمْ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِذْ عَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ زَعِيمَ الْحَيِّ لَسَلِيْمٌ- يَعْنِيْ لَدِيغًا- فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ عَلٰى شَاءٍ ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالُوْا بِمَ رَقَيْتَهُ قَالَ رَقَيْتُهُ بِاُمِّ الْكِتَابِ فَقَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا فَلَمْ يَقْرَبُوْا شَيْئًا مِمَّا اَصَابَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِمَا صَنَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَمَا يُدْرِيكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ . يَعْنِيْ اُمَّ الْكِتَابِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . اُخْرِجَ فِي الصَّحِيْحِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ صحابہ کرام کہیں جا رہے تھے' ایک شخص اُن کے

۳۰۰۵- لم اجده عند غير المصنف من هذه الطريق' لكن اسناده حسن- القاسم بن عيسى الطائي: قال الحافظ في التقريب (۵۵۱۱): صدوق تغير- و هارون بن مسلم العجلي صدوق' كما في التقريب (۷۲۸۹)- لكن تابع هارون عليه ابو معشر يوسف بن سعيد: كما سياتي في الذي بعد هذا-

سامنے آیا اور بولا۔ اس قبیلے کے سردار کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا ہے کیا تم میں سے کسی کو دَم کرنا آتا ہے؟ تو اُن حضرات میں سے ایک صاحب چلے گئے اُنہوں نے اُس سردار پر دَم کیا اس شرط پر (کہ معاوضے کے طور پر اُنہیں) بکریاں دی جائیں گی پھر وہ اُن بکریوں کو ساتھ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو اُنہوں نے دریافت کیا: آپ نے کس چیز کے ذریعہ دَم کیا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: میں نے سورۂ فاتحہ کے ذریعہ دَم کیا ہے تو اُن ساتھیوں نے کہا: آپ نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے؟ اُن ساتھیوں نے اُس میں سے کچھ بھی نہیں لیا جو اُنہیں معاوضے کے طور پر ملا تھا۔ جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا: یارسول اللہ! اس نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے تو اُن صاحب نے بھی نبی اکرم ﷺ کو بتایا جو اُنہوں نے کیا تھا (یعنی سورۂ فاتحہ کا دَم کیا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ اس کا دَم بھی ہوتا ہے؟ یعنی سورۂ فاتحہ کا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم جس بھی چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اُس میں سب سے زیادہ حق دار اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

یہ حدیث ''صحیح'' میں نقل کی گئی ہے۔

3006- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الْاَحْوَلُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْقَوَارِيرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَفِيْهِمْ لَدِيْغٌ اَوْ سَلِيْمٌ فَقَالُوْا هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَاَ فَجَاۗءَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ بِالشَّاءِ فَقَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا .فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا مَرَرْنَا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ لَدِيْغٌ اَوْ سَلِيْمٌ فَانْطَلَقْتُ فَرَقَيْتُهٗ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَاَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِىُّ عَنْ سِيدَانَ بْنِ مُضَارِبٍ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کسی عرب قبیلے کے پاس سے گزرے جن کے ایک فرد کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا اُن لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ میں سے کسی کو دَم کرنا آتا ہے؟ تو ان اصحاب میں سے ایک صاحب گئے اُنہوں نے معاوضے کے طور پر بکریاں (وصول کرنے) کی شرط پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر اُس شخص پر دَم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا پھر وہ صاحب وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو اُن ساتھیوں نے کہا: تم نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے؟ جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے عرض کی:

۳۰۰۶- اخرجه البيهقي في الكبرى (٦/ ١٢٤) و ابن حبان في الاجارة (٥١٤٦) من طريق عبيد الله القواريري به- و اخرجه البخاري في الطب (٥٧٣٧) باب: الشروط في الرقية بفاتحة الكتاب عن سيدان بن مضارب: ابي محمد الباهلي عن ابي معشر بنحوه-

یارسول اللہ! اس نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے' تو اُن صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرے' جن کے ایک فرد کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا تھا' تو میں گیا اور میں نے معاوضے کے طور پر بکریاں (وصول کرنے) کی شرط پر' اللہ کی کتاب پڑھ کر اُس شخص پر دَم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جس چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو' اُن میں سب سے زیادہ حق دار اللہ کی کتاب ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے' اسے امام بخاری نے سیدان بن مضارب کے حوالے سے ابومعشر سے نقل کیا ہے۔

3007- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِى الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُدِمَ عَلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِسَبْيٍ فَاَمَرَنِىْ بِبَيْعِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ اَدْرِكْهُمَا وَارْتَجِعْهُمَا وَبِعْهُمَا جَمِيعًا وَلَاتُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا .

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے' آپ نے مجھے اُن میں سے دو بھائیوں کو فروخت کرنے کا حکم دیا' میں نے اُنہیں فروخت کرتے ہوئے اُنہیں جدا کر دیا (یعنی دو الگ' الگ آدمیوں کو فروخت کیا)' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اُن کے پاس جاؤ اور اُن دونوں کو واپس لو' اُن دونوں کو ایک ساتھ فروخت کرو' اُن میں جدائی نہ ڈالو۔

3008- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِىْ شَبِيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ . قُلْتُ بِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ رُدَّهُ.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو غلام ہبہ کیے جو دونوں بھائی تھے' میں نے اُن دونوں

۳۰۰۷- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۵٤) من طريق يحيى بن ابي طالب' ثنا عبد الوهاب ابن عطاء' به- وقال: (حديث غريب صحيح على شرط الشيخين' ولم يخرجاه- و قيل: عن الحكم عن ميمون بن ابي شبيب عن علي' و هو صحيح ايضاً)- اه- و ستاتي رواية الحكم عن ميمون هذه هنا' ان شاء الله تعالى -وقال ابن القطان- كما في نصب الراية (٤/ ٢٦)-: (ورواية شعبة لا عيب بها' و هي اولى ما اعتمد في هذا الباب)- اه- و اخرجه سعيد بن ابي عروبة عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي' بنحوه- اخرجه احمد (۱/ ۹۷-۹۸)- وعزاه الزيلعي (٤/ ٢٦) لا حمد و البزار' وقال: (قال صاحب التنقيح: هذا اسناده رجاله رجال الصحيحين' الا ان سعيد بن ابي عروبة لم يسمع من الحكم شيئا: قاله احمد و النسائي و الدارقطني وغيرهم- انتهى- قلت: اخرجه اسحاق ابن راهويه في مسنده' و بينهما رجل مجهول' فقال: اخبرنا محمد بن سواء' ثنا ابن ابي عروبة عن صاحب له عن الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن' به)-اه-

۳۰۰۸- اخرجه الترمذي في البيوع (۳/ ۵۸۰-۵۸۱) باب: ما جاء في كراهية الفرق بين الاخوين' او بين الوالدة وولدها في البيع (۱۲۸٤): حدثنا الحسن بن قزعة' اخبرنا عبد الرحمن ابن مهدي- و اخرجه ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۵۵-۷۵٦) باب: النهي عن التفريق بين السبي (۲۲٤۹): حدثنا محمد بن يحيى' ثنا عفان' كلاهما -ابن مهدي' و عفان عن حماد بن سلمة' به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب' و قد كره بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم التفريق بين السبي في البيع' ورخص بعض اهل العلم في التفريق بين المولدات الذين ولدوا في ارض الاسلام- و القول الاول: اصح- وروي عن ابراهيم النخعي انه فرق بين والدة وولدها في البيع- فقيل له في ذلك؟ فقال: اني قد استاذنتها بذلك؛ فرضيت)- اه-

میں سے ایک کو فروخت کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے غلاموں کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اُن میں سے ایک کو فروخت کر دیا ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے واپس لو!

3009- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِى خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِى شَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ اَنَّهُ بَاعَ فَفَرَّقَ بَيْنَ امْرَاَةٍ وَّابْنِهَا فَاَمَرَهُ النَّبِىُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يَّرُدَّهُ .وَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَّوَلَدِهَا فَنَهَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے فروخت کرتے ہوئے ایک عورت اور اُس کے بیٹے کو الگ کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُس سودے کو کالعدم کر دیں۔

عثمان نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے ایک کنیز اور اُس کے بیٹے کے درمیان علیحدگی کر دی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اس سے منع کیا' تو اُنہوں نے وہ سودا کالعدم کر دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ میمون بن ابی شبیب ربعی، ابونصر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ بکثرت مرسل روایات نقل کرتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 83ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۷۰۹۵)۔

•••———•••———•••

کنیز اور اس کی اولاد کو الگ' الگ فروخت کرنے کا حکم

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''التجرید'' میں تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ دو ایسے مملوک افراد کے درمیان تفریق کرنا جائز نہیں ہے جو ایک دوسرے کے ذی رحم محرم ہوں۔ جب تک (ان میں سے نابالغ) بالغ نہ ہو جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب اس کی عمر سات سال سے زیادہ ہو جائے تو اسے فروخت کرنا جائز ہوگا' یہ بات البیوع (یعنی خرید و فروخت سے متعلق باب میں ہے) جبکہ سیر الواقدی میں بھی یہ بات تحریر ہے۔

ہماری دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے

۳۰۰۹- اخرجه ابو داود في الجهاد (۲/ ۶۲) باب: في التفريق بين السبي (۲۶۹۶): حدثنا عثمان بن ابي شيبة به- و اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۵۵) من وجه آخر عن عبد السلام بن حرب به-وقال ابو داود: (ميمون لم يدرك عليا: قتل بالجماجم' و الجماجم سنة ثلاث و ثمانين- قال ابو داود: و الحرة سنة ثلاث و ستين' و قتل ابن الزبير سنة ثلاث و سبعين)- اه- و قال الحاكم: (هذا متن آخر باسناد صحيح)- اه-

منع کیا ہے کہ ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کی جائے عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ کب تک ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک لڑکا بالغ نہیں ہو جاتا یا لڑکی کو حیض نہیں آ جاتا۔ اس روایت کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ بچہ بلوغت کی وجہ سے مکمل (فرد) بن جاتا ہے۔ اس لیے اس سے پہلے اسے فروخت کر کے اسے اس کی کنیز ماں سے الگ نہیں کیا جائے گا۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کی کم سنی کی وجہ سے وہ شرعی احکام کا پابند نہیں ہوتا' اس لیے فروخت کر کے اس کے اور اس کی ماں کے درمیان علیحدگی نہیں کی جائے گی۔

اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا' جو ایک بچے کے عوض میں تھا لیکن وہ کنیز کا اپنا بچہ نہیں تھا۔

اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ جب بچے کی عمر سات سال سے زیادہ ہو جائے تو وہ چھوٹا بچہ نہیں رہتا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر وہ بچہ جو بالغ نہ ہوا ہو' اس پر چھوٹے بچے کا اطلاق ہوتا ہے۔ پھر ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے جس میں بلوغت کا اعتبار کیا گیا ہے وہ زیادہ واضح ہے۔ اس لیے کسی احتمال والی بات کے مقابلے میں سے ترجیح دی جائے گی۔

امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب کوئی شخص (فروخت کرتے ہوئے) ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کر دیتا ہے تو یہ بات اسکے لیے ناجائز ہے' تاہم وہ سودا درست ہوگا۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: وہ بیع فاسد شمار ہوگی' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"جو شخص کسی غلام کو فروخت کرتا ہے اور اس غلام کو کوئی مال بھی موجود ہو تو وہ مال فروخت کنندہ کے پاس رہتا ہے ماسوائے اس صورت کے کہ خریدار اس کی شرط عائد کرے"۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان دونوں افراد (یعنی ماں' بیٹا) کو ایک ہی عقد میں جمع کرنا جائز ہے' اس لیے ان دونوں کے درمیان تفریق بیع کے درست ہونے میں رکاوٹ نہیں ہوگی' جس طرح دو بھائیوں کو فروخت کر دیا جائے (تو یہی حکم ہوگا)۔

3010 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يُؤْتَى بِالسَّبْيِ فَيُعْطِي أَهْلَ الْبَيْتِ كَمَا هُمْ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب قیدی لائے جاتے تو آپ پورا گھرانہ ہی (کسی کو) دے دیا کرتے تھے' جیسے وہ لوگ پہلے ہوتے تھے۔ آپ اُن کے درمیان علیحدگی نہیں کرواتے تھے۔

---

1 التجرید از امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر بغدادی القدوری' مطبوعہ مکتبہ محمودیہ ارگ بازار قندھار' افغانستان' ج5 ص2649

۳۰۱۰- اخرجه ابن ماجه في التجارات (۷۵۵/۲) باب: النهي عن التفريق بين السبي (۲۲۴۸) من طريق وكيع' ثنا سفيان عن جابر' به- واخرجه البيهقي في السنن (۱۲۸/۹) من طرق عن جابر' به- وفي الزوائد: (في اسناده جابر الجعفي)- اه-

3011- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَلِيقِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَلْعُونٌ مَنْ فَرَّقَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ هٰذَا مُبْهَمٌ وَّهُوَ عِنْدَنَا فِي السَّبْيِ وَالْوَلَدِ .

★★ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: علیحدگی کرنے والا شخص ملعون ہے۔

ابوبکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ الفاظ مبہم ہیں' ہمارے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ کسی قیدی اور اُس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروائی جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طلیق بن محمد بن عمران بن حصین۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۰۶۳)۔

3012- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الزَّجَّاجُ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ طَلِيقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأَخِ وَأَخِيهِ وَالْوَالِدِ وَوَلَدِهِ.

★★ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے (غلاموں یا کنیزوں کو فروخت کرتے ہوئے) بھائیوں یا ماں باپ اور اولاد کے درمیان تفریق ڈال دی جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع، وقیل: ابراہیم بن اسماعیل بن یزید بن مجمع بن جاریہ انصاری، ابواسحاق مدنی قال عباس دوری عن یحییٰ بن معین: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ لیس بشیء۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب (۱/۱۰۰،۱۰۱) ت (۱۴۴)۔

۳۰۱۱- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۵۵) من طريق عبد الرحمن بن يونس السراج' به- ومن طريقه اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۹/ ۱۲۸)' و قال الحاكم: (هذا اسناد صحيح' و لم يخرجاه)- اه- قلت: وقد اختلف فيه على طليق: فراجع ما بعده-

۳۰۱۲- اخرجه ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۵۶) باب: النهي عن التفريق بين السبي (۲۲۵۰) عن محمد بن عمر بن الهياج' ثنا عبيد الله بن موسى' به- و اخرجه البيهقي (۹/ ۱۲۸) من طريقين عن عبيد الله بن موسى' به- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/ ۲۵): (وذكر الدارقطني فيه اختلافاً على طليق: فمنهم من يرويه عن طليق عن ابي بردة عن ابي موسى' و منهم من يرويه عن طليق عن عمران بن حصين' و منهم من يرويه عن طليق عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً و هكذا ذكره عبد الحق في احكامه من جهة الدارقطني' ثم قال: وقد اختلف فيه على طليق' فاخرجه ابراهيم بن اسماعيل بن مجمع عن طليق عن ابي بردة عن ابي موسى' واخرجه ابو بكر بن عياش عن التيمي عن طليق عن عمران ابن حصين' وغير ابن عياش يرويه عن سليمان التيمي- عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً' و هو المحفوظ عن التيمي' انتهى كلامه- قال ابن القطان: و بالجملة فالحديث لا يصح' لان طليقاً لا يعرف حاله' و هو خزاعي' انتهى كلامه)- اه-

3013- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ طَلِيقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ اَبِى بُرْدَةَ عَنْ اَبِى مُوسٰى قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْاَخِ وَاَخِيهِ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص پر لعنت کی ہے جو (غلاموں اور کنیزوں کوفروخت کرتے ہوئے) ماں اور اُس کی اولاد یا بھائیوں کے درمیان تفریق ڈال دے۔

3014- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِى حُيَىُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْحُبُلِيِّ عَنْ اَبِى اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَّوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص (غلاموں اور کنیزوں کوفروخت کرتے ہوئے) ماں اور اُس کی اولاد کے درمیان علیحدگی ڈال دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص اور اُس کے دوستوں کے درمیان علیحدگی رکھے گا۔

3015- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْبَلَوِيِّ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعُذْرِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَمَّنْ فَرَّقَ بَيْنَ السَّبْىِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَلَدِ قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمْ فَرَّقَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاَحِبَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆☆ حریث بن سلیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو قیدیوں میں والد اور اولاد کے درمیان تفریق کر دیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان کے درمیان تفریق ڈال دے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص اور اُس کے دوستوں کے درمیان تفریق رکھے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حریث، رجل من بنی عذرہ یقال: ابن سلیمان، (اور ایک قول کے مطابق): ابن سلیمان، (اور ایک قول کے مطابق):

۳۰۱۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۹/ ۱۲۸) كتاب السير' باب: من قال: لا يفرق بين الاخوين في البيع من طريق ابي العباس محمد بن يعقوب' ثنا محمد بن علي' به- وراجع الذي قبله-

۳۰۱٤- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ۵۵) من طريق سليمان بن عبد الرحمن' به- و اخرجه الترمذي في البيوع (۳/ ۵۸۰) باب: ما جاء في كراهية الفرق بين الاخوين' او بين الوالدة وولدها في البيع (۱۲۸۳) عن عمر بن حفص الشيباني' اخبرنا عبد الله بن وهب ... به- وقال الترمذي: (حديث حسن غريب)- اه- وصححه الحاكم على شرط مسلم' و تعقبه الزيلعي في نصب الراية' فقال (٤/ ۲۳- ۲٤): (وفيما قاله نظر: لان حيي بن عبد الله لم يخرج له في الصحيح شيء' بل تكلم فيه بعضهم' قال ابن القطان في كتابه: قال البخاري: فيه نظر- وقال احمد: احاديثه مناكير- وقال ابن معين: ليس به باس- و قال النسائي: ليس بالقوي' قال: ولاجل الاختلاف فيه لم يصححه الترمذي- انتهي- و اخرجه احمد في مسنده بقصة فيه......) اه- ثم ذكر الزيلعي لفظ الامام احمد- رحمه الله - و هو في المسند (۵/ ٤١٤)- و للحديث طرق اخرى ذكرها الزيلعي (٤/ ۲٤): فراجعه-

۳۰۱۵- ذكره الزيلعي في نصب الراية (٤/ ۲٤) عن الدارقطني' ثم قال: (والواقدي فيه مقال)- اه-

ابن عمار، ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۲/۸۸،۸۹) ت (۱۱۵۸)، "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۹۳)۔

3016- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْاُمِّ وَوَلَدِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِلَى مَتَى قَالَ حَتَّى يَبْلُغَ الْغُلَامُ وَتَحِيضَ الْجَارِيَةُ . عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا هُوَ الْوَاقِفِيُّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ رَمَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِالْكَذِبِ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَعِيدٍ غَيْرُهُ.

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے (غلاموں اور کنیزوں کوفروخت کرتے ہوئے) ماں اوراُس کی اولاد کے درمیان علیحدگی ڈال دی جائے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ حکم کب تک ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک لڑکا بالغ نہیں ہو جاتا اورلڑکی کوحیض نہیں آ جاتا۔

عبداللہ نامی راوی "واقفی" ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ علی بن مدینی نے ان پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے ان کے علاوہ کسی دوسرے نے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

3017- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا اَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ- وَقَالَ اَبَانُ اَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ- حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا اَهْلُهَا اَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَاَخَذَهَا فَاَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ . قَالَ فِي حَدِيثِ اَبَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ عَمَّنْ هٰذَا قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .هٰذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ . وَهُوَ اَبْيَنُ وَاَتَمُّ.

☆☆ ابان بیان کرتے ہیں: عامر شعبی نے انہیں یہ حدیث سنائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: جوشخص کسی ایسے جانورکو پائے جس کے مالکان اُسے چارانہ کھلا سکتے ہوں اوروہ اُس جانورکو چرنے کیلئے کھلا چھوڑ دیں' پھروہ شخص اُس جانورکو لے اوراُسے زندگی دے (یعنی خوراک فراہم کرے)' تووہ اُسی کی ملکیت ہوگا۔

۳۰۱۶- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/۵۵) من طريق احمد بن الهيثم العسكري' به- و من طريقه البيهقي في السنن (۹/۱۲۸)- و قال الحاكم: (صحيح الاسناد' و لم يخرجاه)' و تعقبه الذهبي بقوله: (قلت: موضوع' و ابن حسان كذاب)- اه-

۳۰۱۷- اخرجه ابو داود في البيوع (۲/۲۸٦) باب: فيمن احيا حسيرًا (۳۵۲٤)' و من طريقه البيهقي في السنن (٦/۱۹۸) كتاب: اللقطة' باب: ما جاء فيمن احيا حسيرًا -وقوله: (وقال في حديث ابان...... الخ) من كلام ابي داود عقب الحديث: كما في (السنن) له- و اخرجه ابو دود (۳۵۲۵) عن محمد بن عبيد عن حماد بن زيد عن خالد الحذاء عن عبيد الله بن حميد عن الشعبي' يرفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم' بنحوه- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (٦/۱۹۸)' ايضاً' قال البيهقي: (هذا حديث مختلف في رفعه' و هو عن النبي صلى الله عليه وسلم منقطع' و كل و احد منهم بحاله حتى يجعله لغيره- و الله اعلم)- اه- و تعقبه ابن التركماني في (الجوهر النقي) بقوله: (قلت: قد قدمنا في (باب فضل المحدث) ان مثل هذا ليس بمنقطع بل هو موصول' و ان الصحابة كلهم عدول' وقد ذكرنا في ذلك الباب من كلام البيهقي ما يدل على ذلك)- اه-

لبان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: عبیداللہ فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اُنہوں نے کس کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: کئی صحابہ کرام کے حوالے سے (یہ حدیث سنائی ہے)۔

حماد کی نقل کردہ یہ روایت زیادہ واضح اور مکمل ہے۔

3018- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ وَعَنِ الْحَبَالٰى اَنْ يُوْطَاْنَ حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ وَقَالَ اَتَسْقِيْ زَرْعَ غَيْرِكَ . وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اُسے فروخت کیا جائے' یا (قید ہونے والی) حاملہ عورتوں کے بچوں کو جنم دینے سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت نہ کی جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دوسرے کے کھیت کو سیراب کرو گے؟

(اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) پالتو گدھوں کا گوشت اور درندوں کا گوشت بھی کھانے سے منع کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد حفص بن عبداللہ بن راشد سلمی، نیسابوری، ابوعلی، ابن ابی عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۷)۔

3019- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَمَرَهُ اَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَيْسَ عِنْدَنَا ظَهْرٌ- قَالَ- فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ يَبْتَاعَ ظَهْرًا اِلٰى خُرُوْجِ الْمُصَدِّقِ فَابْتَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ وَبِالْاَبْعِرَةِ اِلٰى خُرُوْجِ الْمُصَدِّقِ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لشکر کو سامان فراہم کریں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس وقت ہمارے پاس کوئی سواری نہیں تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ کوئی سواری خرید لیں' اس شرط پر کہ جب صدقہ وصول کرنے والا شخص (صدقات وصول

۳۰۱۸- اخرجه البيهقي (۱۲۵/۹) كتاب: السير' باب: بيع السبي وغيره في دار الحرب من طريق المغيرة بن عبد الرحمن عن ابيه عن عبد الله بن ابي نجيح' به-

۳۰۱۹- اخرجه البيهقي في البيوع (۲۸۷/۵-۲۸۸) باب: بيع الحيوان وغيره مما لا ربا فيه' من طريق الدارقطني ' به-

کرکے) آئے گا (تو اُس سواری کی قیمت) ادا کر دی جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو اونٹوں اور چند بکریوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا' اس شرط پر کہ جب صدقہ وصول کرنے والا شخص (صدقات وصول کرکے) آئے گا (تو اُس سواری کی قیمت) ادا کر دی جائے گی' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت کیا۔

3020- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَذِىُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِيشِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَقُلْتُ اِنَّا بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا دِيْنَارٌ وَلَادِرْهَمٌ وَاِنَّمَا نَبَاعُ الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ اِلٰى اَجَلٍ فَمَا تَرٰى فِىْ ذٰلِكَ قَالَ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِبِلاً مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ حَتّٰى نَفِدَتْ وَبَقِىَ اُنَاسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اشْتَرِ لَنَا اِبِلاً بِقَلَائِصَ مِنَ الصَّدَقَةِ اِذَا جَاءَتْ حَتّٰى نُؤَدِّيَهَا اِلَيْهِمْ . فَاشْتَرَيْتُ الْبَعِيرَ بِالاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثِ قَلَائِصَ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَدّٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ .

☆☆ عمرو بن حریش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: ہم ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں دینار و درہم (کے ذریعہ خرید وفروخت) کا رواج نہیں ہے' ہم لوگ مقررہ مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر اونٹ اور بکریاں خرید لیتے ہیں' آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو اس بارے میں جانتا ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کیلئے صدقے کے اونٹوں میں سے اونٹ دیئے' یہاں تک کہ اونٹ ختم ہو گئے لیکن کچھ لوگ بچ گئے جن کے پاس (سواری کیلئے جانور) نہیں تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہمارے لیے کچھ اونٹ خرید لو! جو جوان اونٹنیوں کے عوض میں ہوں گے' جو صدقے کے طور پر وصول ہوں گی' جب صدقات آ جائیں گے تو ہم اُن لوگوں کو وہ ادائیگی کر دیں گے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے دو یا تین جوان اونٹنیوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا' یہاں تک کہ میں فارغ ہو گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں سے اُس کی ادائیگی کی۔

3021- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرِيشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَمَرَهُ اَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ- قَالَ- فَاَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنْ اٰخُذَ فِىْ قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكُنْتُ اٰخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ

۳۰۲۰- اخرجه احمد في مسنده (۲/ ۱۷۱): حدثنا حسين - يعني: ابن محمد - ثنا جرير - يعني: ابن حازم الحديث' اخرجه (۲/ ۲۱٦): حدثنا يعقوب' حدثنا ابي عن محمد بن اسحاق ...... به- وسياتي الحديث من طرق عن ابن اسحاق-

۳۰۲۱- اخرجه الحاكم في البيوع (۲/ ٥٦-٥٧) من طريق عثمان بن سعيد الدارمي' ثنا ابو عمر الحوضي' به' و البيهقي في السنن (٥/ ۲۸۷) في البيوع' باب: بيع الحيوان و غيره مما لا ربا فيه' من طريق عبد الواحد بن غياث ثنا حماد بن سلمة' به-قال البيهقي: (اختلفوا على محمد بن اسحاق في اسناده' و حماد بن سلمة احسنهم سياقة له' و له شاهد صحيح)- اه- ثم خرج حديث عمرو بن شعيب' عن ابيه المتقدم قبل حديث- و سياتي في الذي بعده من حديث حماد بن سلمة ايضاً-

اِلٰی اِبِلِ الصَّدَقَةِ.

☆☆ عمرو بن حریش' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر کا سازوسامان فراہم کرنے کی ہدایت کی تو اونٹ ختم ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی کہ میں صدقہ کی اونٹنیوں کے عوض میں کچھ اونٹ حاصل کرلوں' تو میں نے صدقہ کے اونٹوں میں سے دو اونٹوں کے عوض میں ایک اونٹ خریدا۔

3022- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِاِسْنَادِهِ اَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَمَرَهُ اَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَنَا اَنْ نَاْخُذَ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لشکر کیلئے سامان فراہم کریں' اونٹ تھوڑے پڑ گئے تو آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم صدقہ کے اونٹوں میں سے دو اونٹوں کے عوض میں' ایک اونٹ حاصل کرلیں۔

3023- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سُفْيَانَ الْقَاضِي الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَرَاءِ الْغَنَوِيُّ اَبُوْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ .تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَصَوَابُهُ فِي الْمُوَطَّاِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلاً .

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے عوض میں گوشت فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

امام مالک سے' اس سند کے ہمراہ' اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن مروان منفرد ہیں' اس بارے میں اُن کی متابعت نہیں کی گئی۔ درست یہ ہے کہ یہ روایت ''موطأ امام مالک'' میں سعید بن میتب کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

3024- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.

۳۰۲۲- اخرجه ابو داود' في سننه في البيوع (۳/۲۴۸) باب: في الرخصة في ذلك' يعني: بيع الحيوان نسيئة (۳۳۵۷)' و قد اختلف في هذا الحديث على ابن اسحاق' ذكر ابن القطان هذا الخلاف- كما في نصب الراية (۴/۴۷)- وقال: (حديث ضعيف' مضطرب الاسناد)' و قال: (و مع هذا الاضطراب فعمرو بنحريش مجهول الحال' و مسلم بن جبير لم اجد له ذكرًا' ولا اعلمه في غير هذا الاسناد' وكذلك مسلم مجهول الحال ايضاً اذا كان عن ابي سفيان' و ابو سفيان فيه نظر)- اه- وقال الزيلعي (۴/۴۷): (وقد يعترض على هذا الحديث بحديث النهي عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة' اخرجه ابن عباس و سمرة بن جندب و جابر بن عبد الله و جابر بن سمرة و ابن عمر)- اه-

۳۰۲۳- اعله الدارقطني بتفرد يزيد بن مروان به موصولاً عن مالك' به- و يزيد كذبه ابن معين- وقال ابن حبان: يروي الموضوعات عن الاثبات لا يحل الاحتجاج به بحال: ذكر ذلك عنهما ابن الجوزي في (التحقيق)- انظر: نصب الراية (۴/۳۹)- و الصواب مرسل سعيد الآتي بعد هذا-

قَالَ وَاَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ نُهِىَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

ابن مسیب بیان کرتے ہیں: گوشت کے بدلے میں جانور فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

•••———•••———•••

گوشت کے عوض میں جانور فروخت کرنے کا حکم

گوشت کے عوض میں جانور کو فروخت کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسا جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہو اس گوشت کے عوض میں اس جانور کا سودا کرنا جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں آپ ایک ایسی چیز کو فروخت کر رہے ہیں جسکا وزن کیا جاتا ہے اور دوسری طرف ایک ایسی چیز ہے جس کا وزن نہیں کیا جاتا تو اب یہ جائز ہوگا خواہ کوئی بھی جانور ہو لیکن شرط یہ ہے کہ چیز متعین ہونی چاہیے (یعنی جانور کا تعین ہونا چاہیے اور اس کے بدلے میں گوشت کی مقدار کا تعین ہونا چاہیے) اس کی وجہ یہ ہے کہ جانور کوئی ایسا مال نہیں ہے جس میں ربوٰ کا مفہوم پایا جاتا ہو۔

احناف کے علاوہ بقیہ تینوں ائمہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس جانور کو اسی قسم کے گوشت کے عوض میں فروخت کرنا جائز نہیں ہے یعنی آپ کسی ذبح کی گئی بکری کو کسی (زندہ) بکری کے عوض میں فروخت نہیں کر سکتے اس کی دلیل کے طور پر انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں روایات پیش کی ہیں۔

جہاں تک جانور کے عوض میں جانور کو فروخت کرنے کا تعلق ہے تو ایسا کرنا جائز ہے اس میں اضافی ادائیگی بھی جائز ہے جبکہ دونوں طرف سے جنس ایک ہو یا اجناس مختلف ہوں جیسے ایک بکری کو دو بکریوں کے عوض میں فروخت کیا جاسکتا ہے یا ایک بکری کو ایک اونٹ کے عوض میں فروخت کیا جاسکتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ جانور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں ربا کا پہلو پایا جاتا ہو کیونکہ جانور کو اس کی ظاہری حالت میں (یعنی جب وہ زندہ ہو) کھایا نہیں جاتا اور یہ ثمن بھی نہیں ہے (کیونکہ ثمن تو سونا اور چاندی ہوتا ہے)[1]

جہاں تک گوشت فروخت کرنے کا تعلق ہے تو اگر دونوں طرف سے جنس ایک ہو تو ایک جتنا گوشت دونوں طرف سے لین دین کیا جاسکتا ہے جبکہ دست بدست لین دین کیا جائے کیونکہ یہ ایک ایسا مال ہے جس میں سود کا مفہوم پایا جاتا ہے لیکن اگر جنس مختلف ہو جاتی ہے جیسے دُنبے کے عوض میں گائے کا گوشت خرید کیا جاتا ہے تو اب اضافی ادائیگی کرنا جائز ہوگا لیکن شرط یہی ہے

۳۰۲۱- رواية مالك عن زيد بن اسلم سعيد بن المسيب في الموطا ص (٦٥٥-برواية يحيى) و رقم (٧٣٦-برواية محمد بن الحسن) و (٢٦١٠- برواية ابي مصعب الزهري)-واخرجه البيهقي في السنن (٥/٢٩٦) من طريق الشافعي عن مالك- به-واخرجه البيهقي ايضاً من طريق عبد العزيز بن محمد و حفص بن ميسرة عن زيد بن اسلم- به-قال البيهقي: هذا هو الصحيح' و اخرجه يزيد بن مروان الخلال عن مالك عن الزهري عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم' و غلط فيه)- اه-قلت: ورواية سهل هذه تقدمت في الذي قبل هذا' و اما رواية مالك عن ابي الزناد فهي في الموطا ص (٦٥٥)' و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (٥/٢٩٧)-

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ از ڈاکٹر وہبہ زحیلی

کہ دست بدست لین دین کیا جائے۔

3025- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے عوض میں جانور کو اُدھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

3026- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الأُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَحْمَدَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنِ السَّلَفِ فِي الْحَيَوَانِ

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جانور کے عوض میں) جانور کی بیع سلف (اُدھار سودے) سے منع کیا گیا ہے۔

3027- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ حَدَّثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُدھار کے عوض میں اُدھار سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

٣٠٢٥- اخرجه الطحاوي في المعاني (٦٠/٤) من طريق ابي احمد الزبيري' به- و اخرجه ابن حبان في البيوع (٥٠٢٨) من طريق ابي داود الحفري عن سفيان' به- و اخرجه عبد الرزاق (١٤١٣٢) عن معمر' به- و اخرجه ابراهيم بن طهمان عن معمر' به- اخرجه البيهقي (٢٨٨/٥- ٢٨٩)- و اخرجه داود بن عبد الرحمن العطار عن معمر' به- اخرجه ابن الجارود (٦١٠)' والطبراني في الكبير (١١٩٩٦)' و الاوسط (٥٠٣٦)- و قال الطبراني في الاوسط: (لم يصل هذا الحديث عن معمر الا داود العطار' وسفيان الثوري: تفرد بحديث داود شهاب' وتفرد به بحديث سفيان الثوري عثمان بن ابي شيبة عن ابي احمد الزبيري)- اه- و اخرجه عبد الرزاق عن معمر عن يحيى عن عكرمة مرسلاً' ليس فيه ابن عباس- اخرجه ابن الجارود (٦٠٩)- و تابعه سفيان و عبد الاعلى عن معمر' به مرسلاً- و كذلك اخرجه علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير به مرسلاً-وذكر ذلك كله البيهقي في الكبرى' ووهم من وصله' و صوب ارساله' و نازعه ابن التركماني في ذلك و خالفه' كما في الجوهر النقي بذيل السنن الكبرى-

٣٠٢٦- اخرجه الحاكم في البيوع (٥٧/٢) من طريق عبد الله بن اسماعيل الصنعاني' به- وقال: (صحيح الاسناد)- و قد اشار البيهقي الى رواية الذماري لهذه ضمن الروايات الموصولة' ثم قال: (وكل ذلك و هم)-

٣٠٢٧- اخرجه البيهقي في السنن (٢٩٠/٥) كتاب البيوع' باب: ما جاء في النهي عن بيع الدين بالدين' قال: اخبرنا ابن بشران ببغداد' ثنا ابو الحسن علي بن محمد المصري' ثنا سليمان...... به- و اخرجه الحاكم في المستدرك (٥٧/٢): حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا الربيع بن سليمان' ثنا الخصيب بن ناصح...... به- و من طريقه اخرجه البيهقي في السنن (٢٩٠/٥) كتاب: البيوع' باب: ما جاء في النهي عن بيع الدين بالدين- و صححه الحاكم على شرط مسلم-وقال البيهقي: موسى هذا: هو ابن عبيدة الربذي' و شيخنا ابو عبد الله قال في روايته عن موسى بن عقبة: هو خطأ' و العجب من ابي الحسن الدارقطني شيخ عصره روى هذا الحديث في كتاب السنن عن ابي الحسن علي بن محمد المصري هذا' فقال: عن موسى بن عقبة: و شيخنا ابو الحسين -يعني: ابن بشران- اخرجه لنا عن ابي الحسن المصري في الجزء الثالث من سنن المصري)- اه-واخرجه ابن عدي في الكامل (٢٣٥/٦) في ترجمة موسى بن عبيدة الربذي-ومن طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في السنن (٢٩٠/٥)- قال ابن عدي: (قال موسى : قال نافع: و ذلك بيع الدين بالدين' و هذا معروف بموسى عن نافع)- اه- وللحديث طريق اخرجه عن الربذي ستاتي في الذي بعده-

3028- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ذُوَيْبُ بْنُ عِمَامَةَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ . قَالَ اللُّغَوِيُّونَ هُوَ النَّسِيئَةُ بِالنَّسِيئَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے کالئی کے عوض میں کالئی کا سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

اہل لغت نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد اُدھار کے عوض میں اُدھار سودا کرنا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ذویب بن عمامہ بن عمرو سہمی۔ ذکرہ دارقطنی فی ضعفاء ومتروکین (۲۱۵)۔

○ حمزہ بن عبدواحد مکی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔: ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۳/۲۱۳) (۹۳۷)۔

3029- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بلی اور کتے کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

3030- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ أَبُو زُرْعَةَ الْحَجْرِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَهِيَ الْهِرَّةُ.

۳۰۲۸- اخرجه الحاكم (۲/ ۵۷): من طريق احمد بن محمد بن اسماعيل بن مهران' ثنا ابي' ثنا المقدام بن داود الرعيني ...... به- فذكره وذكر (موسى بن عقبة) هنا -ايضاً- وهم من الحاكم و الدارقطني' كما بينه البيهقي في السنن- فقد اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۴/ ۴۶۰) رقم (۲۲۱۲۵): حدثنا ابن ابي زائدة عن موسى بن عبيدة' به- و اخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۴/ ۲۱) من طريق ابي عاصم' اخبرنا موسى بن عبيدة' به-واخرجه عبد الرزاق في المصنف (۸/ ۹۰) رقم (۱۴۴۴۰): اخبرنا الاسلمي' قال: حدثنا عبد الله بن دينار...... به- قال الزيلعي في نصب الراية (۴/ ۴۰): و هو معلول بالاسلمي-

۳۰۲۹- اخرجه ابو داود في البيوع (۳/ ۳۰۰) باب: في ثمن السنور (۳۴۷۹)' و الترمذي في البيوع(۳/ ۵۷۷) باب: ما جاء في كراهية ثمن الكلب و السنور (۱۲۷۹)' و ابن الجارود (۵۸۰)' و الطحاوي في المعاني (۴/ ۵۲)' و الحاكم (۲/ ۳۴) من طريق عيسى بن يونس' به- و صححه الحاكم-وقال الترمذي: (هذا حديث في اسناده اضطراب- ولا يصح في ثمن السنور- وقد روي هذا الحديث عن الاعمش عن بعض اصحابه عن جابر- و اضطربوا على الاعمش في رواية هذا الحديث- و قد كره قوم من اهل العلم ثمن الهر' و رخص فيه بعضهم- و هو قول احمد و اسحاق وروى ابن فضيل عن الاعمش عن ابي حازم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه)-واخرجه مسلم في المساقاة (۳/ ۱۱۹۹) باب: تحريم ثمن الكلب' و حلوان الكاهن' و مهر البغي' و النهي عن بيع السنور (۱۵۶۹) من طريق معقل عن ابي الزبير قال: سالت جابراً عن ثمن الكلب و السنور؟ قال: زجر النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك-

۳۰۳۰- اخرجه ابو داود رقم (۳۴۸۰)' (۳۸۰۷)' والترمذي (۱۲۸۰)' و ابن ماجه (۳۲۵۰)' و عبد بن حميد رقم (۱۰۴۴)' و عبد الله بن احمد (۳/ ۲۹۷) من طريق عبد الرزاق' حدثنا عمر بن زيد الصنعاني' عن ابي الزبير' عن جابر' قال: (نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل الهرة و ثمنها)- و قال الترمذي: (حديث غريب' و عمر بن زيد؛ لا نعرف كبير احد روى عنه' غير عبد الرزاق)- اه- و قال الترمذي عقب حديث ابي هريرة (۱۲۸۱) في هذا الباب: (وقد روي عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا- و لا يصح اسناده ايضاً)- اه-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ''سنور'' سے مراد بلی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وھب بن راشد بصری، قال ابن ابی حاتم: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: علل حدیث (۲/۲۰۶)، رقم (۲۱۰۸)۔

○ خیر بن نعیم بن مرہ بن کریب حضرمی، مصری، قاضی برقۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ فقیہ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 137 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۷۸۴)۔

3031- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقَرْقَسَانِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمِّهِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ كَسْبُ الْحَجَّامِ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ إِلَّا الْكَلْبَ الضَّارِي . الْوَلِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین چیزیں حرام ہیں' پچھنے لگانے والے کی آمدن' فاحشہ عورت کی آمدن اور کتے کی قیمت' البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

(اس روایت کا ایک راوی) ولید بن عبیداللہ' ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مصعب بن صدقہ قرقسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ کثیر غلط، یہ نویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 108 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۶۳۴۲)۔

3032- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالْهِرِّ إِلَّا الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ .الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ ضَعِيفٌ.

۳۰۳۱- اخرجه ابو داود في البيوع (۳۰۱/۲) باب: في اثمان الكلاب (۳٤۸٤)' و النسائي في الصيد (۱۹۰/۷) باب: النهي عن ثمن الكلب' و البيهقي في الكبرى (٦/٦) و الطحاوي في المعني (٥۲/٤)' من طريق علي بن رباح اللخمي عن ابي هريرة مرفوعا بلفظ: (لا يحل ثمن الكلب' ولا حلوان الكاهن' ولا مهر البغي)-و اخرجه الاعمش عن ابي حازم عن ابي هريرة قال: (نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب و عسب الفحل)- اخرجه الدارمي في البيوع (۲۷۲/۲)' و ابو يعلى (٦۲۱۰)' و النسائي في البيوع (۳۱۱/۷) باب: بيع ضراب الجمل' و ابن ماجه في التجارات (۷۳۱/۲) باب: النهي عن ثمن الكلب و مهر البغي (۲۱٦۰)-

۳۰۳۲- اخرجه احمد (۳٦۷/۳) من طريق الحسن بن ابي جعفر' به-

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع کیا ہے' البتہ تربیت یافتہ کتے (یعنی شکاری کتے) کا حکم مختلف ہے۔

(اس روایت کا ایک راوی) حسن بن ابوجعفر' ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن عوام بن عمر کلابی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسھل واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ یا اس کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۳۱۵۵)۔

3033- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْمُثَنّٰى عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ كَسْبُ الْحَجَّامِ سُحْتٌ وَّمَهْرُ الزَّانِيَةِ سُحْتٌ وَّثَمَنُ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا سُحْتٌ . الْمُثَنّٰى ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں حرام ہیں' پچھنے لگانے والے کی آمدن حرام ہے' زنا کرنے والی عورت کا معاوضہ حرام ہے اور کتے کی قیمت حرام ہے' البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

(اس روایت کا ایک راوی) مثنیٰ' ضعیف ہے۔

3034- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنَّهُ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ.

☆☆ ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے' کہتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ہی بیان کی ہوگی' آپ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے' البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

۳۰۳۳- اخرجه الترمذي في البيوع (۳/ ۵۷۸-۵۷۹) باب: ما جاء في كراهية ثمن الكلب (۱۲۷۱) من طريق حماد بن سلمة عن ابي المهزم عن ابي هريرة قال: نهى عن ثمن الكلب الا كلب الصيد- وقال الترمذي: (هذا حديث لا يصح من هذا الوجه' و ابو المهزم اسمه: يزيد بن سفيان' تكلم فيه شعبة بن الحجاج)- اه-

۳۰۳۴- اخرجه النسائي في الصيد (۷/ ۱۹۰-۱۹۱) باب: الرخصة في ثمن كلب الصيد' من طريق حجاج بن محمد عن حماد' به- وقال النسائي: (ليس هو بصحيح)- وقال مرة (۷/ ۳۰۹): (هذا منكر)- وقال الترمذي: (لا يصح اسناده)- و صوب الدارقطني و قفه؛ كما سياتي- وله شاهد من حديث ابن عباس قال: (رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثمن كلب الصيد)- اخرجه ابن عدي في الكامل (۱/ ۲۲۰) في ترجمة احمد بن عبد الله : ابي علي الكندي' من طريقه عن علي بن معبد عن محمد بن الحسن عن ابي حنيفة عن الهيثم -يعني: الصراف- عن عكرمة عن ابن عباس- و قال ابن عدي في صدر ترجمة ابي علي: (حدث باحاديث مناكير لا بي حنيفة) وختم ترجمته بقوله: (وهذه الاحاديث لابي حنيفة ليحدث بها الا احمد بن عبد الله هذا' و هي بواطيل عن ابي حنيفة' ولا يعرف احمد بن عبد الله هذا الا بهذه الاحاديث)- اه-

3035- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْجَرَّاحِ بِاَذَنَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ ح وَاَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ بُرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِىَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا گیا ہے البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

3036- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِىَ عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ .وَلَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الَّذِىْ قَبْلَهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کتے اور بلی کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا گیا ہے البتہ شکاری کتے کا حکم مختلف ہے۔

حماد نے اس روایت کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا اور یہ روایت پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3037- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ اَبُوْ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَحَبِيْبٌ وَهِشَامٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ''مصراۃ'' جانور خرید لے اُسے تین دن تک اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے تو (اس عرصے کے اندر) اُسے اناج کے ایک صاع سمیت واپس کر دے' جو گندم نہ ہو۔

3038- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَهُ سَوَاءً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۳۰۳۷- اخرجه عبد الرزاق (۱٤٨٥٨)' و الحميدي (۱۰۳۹)' و احمد (۲/ ۲٤٨)' و مسلم في البيوع (۳/ ۱۱۵۸) باب: حكم بيع المصراة (۱۵۲٤)' و ابو داود في البيوع (۳/ ۷۲۷) باب: من اشترى مصراة فكرهها (۳٤٤٤)' و النسائي في البيوع (۷/ ۲۵٤) باب: النهي عن المصراة' و الترمذي في البيوع (۳/ ۵۵۳-۵۵٤) باب: ما جاء في المصراة (۱۲۵۲)' و ابن ماجه في التجارات (۲/ ۷۵۳) باب: بيع المصراة (۲۲۳۹)' و ابو يعلى (٦۰٤۹)' و ابن الجارود (۵٦۵' ۵٦٦)' و الطحاوي في المعاني (٤/ ۱۹)' و البيهقي في البيوع (۵/ ۳٦٨) باب: الحاكم فيمن اشترى مصراة' من طرقه عن محمد بن سيرين' به- و قال الترمذي: (حديث حسن صحيح)- اه -و اخرجه ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة' به- اخرجه مالك في البيوع (۲/ ٦٨۳-٦٨٤) باب: ما ينهى عن المساومة و المبايعة (۹٦)' و الحميدي (۱۰۲٨)' و احمد ۲/ ۲٤۲' و البخاري في البيوع (٤/ ٤۲۲) باب: النهي للبائع الا يحفل الابل (۲۱۵۰)' و ابو داود في البيوع (۳/ ۷۲۷) باب: من اشترى مصراة فكرهها (۳٤٤۳)' و النسائي في البيوع (۷/ ۲۵۳) باب: النهي عن المصراة' و البيهقي في البيوع (۵/ ۳٤٦) باب: لا يبيع حاضر لباد- و اخرجه حماد بن سلمة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة' به- اخرجه الطيالسي (۱۳٤٤-منحة)' و احمد ۲/ ۲٨٦' ٤۰٦' ٤٦۹' ٤٨۱)' و الترمذي في البيوع (۳/ ۵۵۳) باب: ما جاء في المصراة (۱۲۵۱)' و الطحاوي في المعاني (٤/ ۱۷)-

3039- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَا الْحَدِيثَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ بِأَفْوَاهِ الطُّرُقِ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَرُدَّ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِءَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا كُتِبَ لَهَا وَلَا تَبِيعُوا الْمُصَرَّاةَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فَمَنِ اشْتَرَاهَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَالرَّهْنُ مَحْلُوبٌ وَمَرْكُوبٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ارشاد فرمایا ہے: شہری شخص دیہاتی کیلئے سودا نہ کرے سامان (کے قافلے کو منڈی میں پہنچنے سے پہلے) راستے میں نہ خرید و مصنوعی بولی نہ لگاؤ کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت کے مقابلے میں قیمت نہ لگائے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح کے مقابلے میں نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب تک وہ دوسرا شخص نکاح نہ کر لے یا اُس پیغام کو ختم نہ کر دے کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ اس کے ذریعہ وہ اُس (سوکن) کے حصے کے فوائد حاصل کر لے کیونکہ اُس عورت کو وہی ملے گا جو اُس کے نصیب میں ہوگا مصراۃ اونٹنی اور بکری کو فروخت نہ کرو جو شخص اُسے خرید لے اُسے اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو کھجور کے ایک صاع سمیت اُسے واپس کر دے رہن میں (رکھے ہوئے) جانور کا دودھ دوہا جا سکتا ہے اور اُس پر سواری کی جا سکتی ہے۔

3040- حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (ایک ہی سودے میں) سلف اور بیع' ایک سودے میں دو شرائط' جو چیز اپنے پاس موجود نہ ہو اُس کا سودا کرنا' جس چیز کے ضمان کی ذمہ داری نہ ہو اُس کا منافع (یہ سب چیزیں) جائز نہیں ہیں۔

3041- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

٣٠٣٩- اخرجه الشيخان عن ابي هريرة طرفاً منه، و عن ابن عمر طرفاً منه ايضاً- و تقدم حديث ابي هريرة قبل ذلك-

٣٠٤٠- اخرجه احمد (٢/١٧٨-١٧٩)، و الدارمي (٢/٢٥٣)، و ابو داؤد في البيوع (٣/٧٦٩) باب: في الرجل يبيع ما ليس عنده (٣٥٠٤)، و الترمذي في البيوع (٣/٥٢٥-٥٣٦) باب: كراهية بيع ما ليس عندك (١٢٣٤)، و النسائي في البيوع (٧/٢٨٨) باب: بيع ما ليس عند البائع، و ابن ماجه في التجارات (٢/٧٣٧-٧٣٨): النهي عن بيع ما ليس عندك (٢١٨٨)، و ابن الجارود (٦٠١)، و الحاكم (٢/١٧)، و البيهقي (٥/٣٣٩-٣٤٠) من طريق عمرو بن شعيب به- و قال الترمذي: (حسن صحيح)- وقال الحاكم: (هذا حديث- على شرط جماعة من ائمة المسلمين- صحيح)-١ ه-

٣٠٤١- اخرجه مالك في البيوع (٢/٦٨٣-٦٨٤) باب: ما ينهى عن المساومة و المبايعة (٩٦)، و الحميدي (١٠٢٨)، و احمد (٢/٢٤٢)، و البخاري في البيوع (٤/٤٣٢) باب: النهي للبائع الا يحفل الابل (٢١٥٠)، و ابو داؤد في البيوع (٣/٧٢٧) باب: من اشترى مصراة فكرهها (٣٤٤٣)، و النسائي في البيوع (٢٥٣٧) باب: النهي عن المصراة، و البيهقي في البيوع (٥/٣٤٦) باب: لا يبيع حاضر لباد، من طريق ابي الزناد به-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَاتَنَاجَشُوا وَلَاتَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَیْعِ وَلَاتُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ لِلْبَیْعِ فَمَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِنْ شَاءَ اَنْ یُّمْسِكَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ یَّرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: شہری شخص' دیہاتی کیلئے سودا نہ کرے' مصنوعی بولی نہ لگاؤ' (اناج کے قافلے کے منڈی پہنچنے سے پہلے) اُسے راستے میں نہ ملو' اونٹنی یا بکری کو فروخت کرنے کیلئے اُن کا تصریہ نہ کرو' جو شخص اُسے خرید لے اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا' اگر وہ اپنے پاس رکھنا چاہے تو اپنے پاس رکھے اور اگر وہ واپس کرنا چاہے تو اُسے واپس کر دے اور ساتھ میں کھجور کا ایک صاع دے' گندم کا نہیں۔

3042- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ الْفَرَائِضِیُّ حَدَّثَنَا الْحُنَیْنِیُّ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا كَثِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَااعْتِرَاضَ وَلَایَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَاتُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ اِذَا حَلَبَهَا بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِنْ رَضِیَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ . تَابَعَهٗ عَاصِمُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِی الْمُصَرَّاةِ حَدَّثَ بِهٖ عَنْهُ دَاوٗدُ بْنُ عِیْسٰی .وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- .وَقَالَ اَبُوْ شَیْبَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ .وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ-.

☆☆ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جلب' جنب' اعتراض (کی کوئی حیثیت نہیں ہے)' شہری شخص دیہاتی کیلئے کوئی سودا نہ کرے' اونٹنی یا بکری کا تصریہ نہ کرو' جو شخص تصریہ والے جانور کو خرید لے اور اُس کا دودھ دوہ لے تو اُسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے تو اُسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو اُسے واپس کر دے اور ساتھ میں کھجور کا ایک صاع دیدے۔

عاصم بن عبیداللہ نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے' مصراۃ کے بارے میں اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے' اُن کے حوالے سے داؤد بن عیسیٰ نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حسن بن عمارہ نے حکم کے حوالے سے' ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

ابوشیبہ نامی راوی نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

شعبہ نامی راوی نے اسے ایک صحابی کے حوالے سے (جن کا نام مذکور نہیں ہے) روایت کیا ہے۔

۳۰٤۲- في اسناده اسحاق بن ابراهيم الحنيني: قال الذهبي: (صاحب اوابد)-قال البخاري: في حديثه نظر- وقال النسائي: ليس بثقة- انظر لاميزان (۱/۳۳۰)- و ضعفه الحافظ في التقريب (ت ۳۳۹)- و الحديث اخرجه ابن عدي في الكامل (٦/٥٨) من طريق اسماعيل بن ابي اويس' حدثنا كثير المزني عن ابيه عن جده' به مختصراً-

3043- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ .قَالَ عُمَرُ فَسَّرَهُ اَبِى الْمُخَاضَرَةُ لَا يَشْتَرِى شَيْئًا مِّنَ الْحَرْثِ وَالنَّخْلِ حَتّٰى يُوْنِعَ يَحْمَرَّ اَوْ يَصْفَرَّ وَاَمَّا الْمُنَابَذَةُ فَيَرْمِىْ بِالثَّوْبِ وَيُرْمٰى اِلَيْهِ بِمِثْلِهٖ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكَ بِهٰذَا وَالْمُلَامَسَةُ يَشْتَرِى الْبَيْعَ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ مخاضرہ ملامسہ منابذہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔

عمر (بن یونس) نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میرے والد نے اس کی وضاحت یوں کی ہے:

مخاضرہ سے مراد یہ ہے: خریدار کسی کھیت یا کھجوروں کے باغ کو اس وقت تک نہیں خریدے گا جب تک وہ سرخ یا زرد نہیں ہو جاتے (یعنی پیداوار پک نہیں جاتی)۔

منابذہ سے مراد یہ ہے: خریدار فروخت کرنے والے کی طرف اور فروخت کرنے والا خریدار کی طرف کپڑا پھینکے گا اور کہے گا: یہ اس کے عوض میں تمہارا ہوا۔

ملامسہ یہ ہے: خریدنے والا سامان خرید لے گا حالانکہ اُس نے سامان دیکھا بھی نہیں ہوگا۔

محاقلہ سے مراد زمین کرائے پر دینا ہے۔

3044- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَّاقُ الْحُمَيْدِىِّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّىْ ثَابِتُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهُ اسْتَقْطَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الَّذِىْ يُقَالُ لَهُ مِلْحُ شَذَا بِمَأْرِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ ثُمَّ اِنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيْمِىَّ قَالَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ وَرَدْتُ عَلَى الْمِلْحِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَهِىَ بِاَرْضٍ لَيْسَ فِيْهَا مِلْحٌ وَّمَنْ وَرَدَهُ اَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ .فَاسْتَقَالَ اَبْيَضَ فِىْ قَطِيْعَةِ الْمِلْحِ فَقَالَ اَبْيَضُ قَدْ اَقَلْتُكَ فِيْهِ عَلٰى اَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّىْ صَدَقَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ وَّهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ مَنْ وَرَدَهُ اَخَذَهُ قَالَ فَقَطَعَ لَهُ نَبِىُّ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَرْضًا وَنَخِيْلًا بِالْجُرْفِ- جُرْفِ مُرَادٍ- مَكَانَهُ حِيْنَ اَقَالَهُ فِيْهِ قَالَ فَرَجٌ فَهُوَ عَلٰى ذٰلِكَ مَنْ وَرَدَهُ اَخَذَهُ.

٣٠٤٤ اخرجه ابن ماجه في الرهون (٢٤٧٥) باب: اقطاع الانهار و العيون' و ابن سعد في الطبقات (٥/٣٨٢)' و الطبراني في الكبير (٨٠٨) من طريق فرج بن سعيد' به-ورواه محمد بن يحيى بن قيس المأربي عن ابيه عن ثمامة بن شراحيل عن سمي بن قيس عن شمير بن عبد المدان عن ابيض' به- اخرجه ابو داود في الخراج و الامارة (٣٠٦٤) باب: في اقطاع الارضين' و الترمذي في الاحكام (١٣٨٠) باب: ماجاء في القطائع' و حميد بن زنجويه (١٠١٧)' و ابو عبيد (٦٨٤)' كلاهما في الاموال' و ابن حبان (٤٤٩٩)' و الطبراني (٨١٠) من طرق عن محمد بن يحيى به- و خالفه معمر' فاخرجه عن يحيى بن قيس المأربي عن رجل عن ابيض- هكذا اخرجه يحيى بن آدم في الخراج (٣٤٦) من طريق ابن المبارك عن معمر به-وقال الترمذي (٢/٦٦٥): (حديث ابيض حديث غريب' و العمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في القطائع: يرون جائزا ان يقطع الامام لمن راى ذلك)- اه-

☆☆ ثابت بن سعید اپنے والد سعید کے حوالے سے اپنے دادا حضرت ابیض بن حمال کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے وہ قطعہ اراضی مانگا جسے ''ملح شذا'' کہا جاتا تھا اور یہ ''مارب'' میں تھا' نبی اکرم ﷺ نے وہ قطعہ اراضی اُنہیں عطاء کر دیا۔ پھر اقرع بن حابس تمیمی نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں زمانہ جاہلیت میں ''ملح'' نامی جگہ گیا تھا' وہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں نمک نہیں ہے' جو شخص وہاں پہنچ جائے وہ اُسے حاصل کر سکتا ہے' اُس کی مثال اُس بہتے ہوئے پانی کی ہے جس کا بہاؤ ختم نہیں ہوتا' پھر اقرع نے ''ملح'' کے قطعہ اراضی کے بارے میں ابیض سے اقالہ کی فرمائش کی تو حضرت ابیض نے کہا: میں اس میں اس شرط پر تمہارے ساتھ اقالہ کرتا ہوں کہ تم اسے میری طرف سے صدقے کے طور پر استعمال کرو گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے' اس کی مثال چشمے سے بہتے ہوئے پانی کی ہے' جو شخص اُس تک پہنچ جائے گا وہ اُسے استعمال کرے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں ''جُـرف'' کے مقام پر کچھ زمین اور کھجور کا باغ عنایت کیا تھا' اس سے مراد ''جُرف'' مراد ہے' یہ عطاء نبی اکرم ﷺ نے اُس وقت کی جب اُنہوں نے اس میں اقالہ کر لیا۔

فرج بن سعید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کی بھی یہی صورت تھی جو اُس تک پہنچ جائے گا وہ اُسے حاصل کر لے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فرج بن سعید بن علقمہ بن سعید بن ابیض مار بی، ابوروح یمانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۴۱۷)۔

○ ثابت بن سعید بن ابیض بن حمال مار بی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔
ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۱/۴۰۵) ت (۸۰۲)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۸۲۳)۔

○ سعید بن ابیض بن حمال مرادی، ابوہانی، مار بی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۲۲۸۴)۔

3045- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ

۳۰۴۵- في اسناده و اصل بن ابي جميل: قال الذهبي في الميزان (۷/۱۱۷): قال يحيى بن معين: لا شيء- وقال البخاري: يروي عن مجاهد و مكحول' روى عنه الاوزاعي' احاديثه مرسلة-

مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَنَّ نَفَرًا اشْتَرَكُوْا فِيْ زَرْعٍ مِّنْ اَحَدِهِمُ الْاَرْضُ وَمِنَ الْاٰخَرِ الْفَدَانُ وَمِنَ الْاٰخَرِ الْعَمَلُ وَمِنَ الْاٰخَرِ الْبَذْرُ فَلَمَّا طَلَعَ الزَّرْعُ ارْتَفَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاَلْغَى الْاَرْضَ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَانِ كُلَّ يَوْمٍ دِرْهَمًا وَاَعْطَى الْعَامِلَ كُلَّ يَوْمٍ اَجْرًا وَجَعَلَ الْغَلَّةَ كُلَّهَا لِصَاحِبِ الْبَذْرِ .قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مَكْحُوْلاً فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَصِيْفٌ . هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَايَصِحُّ .وَوَاصِلٌ هٰذَا ضَعِيْفٌ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: چندلوگوں نے ایک زرعی زمین میں مشترکہ طور پر کام کرنے کے بارے میں طے کیا' اُن میں سے ایک شخص کی زمین تھی' دوسرے شخص نے زراعت کے آلات فراہم کرنے تھے' تیسرے شخص نے کھیت میں کام کرنا تھا اور چوتھے نے بیج فراہم کرنا تھا' جب وہ پیداوار تیار ہوگئی تو یہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ ﷺ نے زمین کی ملکیت کو بے حیثیت قرار دیا (یعنی اُسے کوئی معاوضہ نہیں ملے گا)' جس شخص نے زراعت کے آلات فراہم کیے تھے' اُسے ایک دن کا ایک درہم معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا' جس شخص نے کھیت میں مزدوری کرنی تھی اُس کے لیے معاوضہ مقرر کیا اور آپ نے بیج فراہم کرنے والے شخص کو تمام پیداوار کا مالک قرار دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث مکحول کو سنائی تو اُنہوں نے فرمایا: اس حدیث کے عوض میں مجھے وصیف بھی ملتا تو خوشی نہ ہوتی۔

یہ حدیث ''مرسل'' ہے اور مستند نہیں ہے' اس روایت کا راوی واصل' ضعیف ہے۔

3046- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَاضِرَارَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (اسلام میں) ضرر اور ضرار نہیں ہے' جو شخص ضرر پہنچانے کی کوشش کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے ضرر میں مبتلا کرے گا اور جو شخص مشقت کا شکار کرنے کی کوشش کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے مشقت میں مبتلا کرے گا۔

3047- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي الثَّلْجِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيْسِ .وَاَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيْسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ وَهْبٍ اَبُوْ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِيَ الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ

۳۰۴۷ اخرجه الترمذي (۱۲۱۶) و النسائي كما في تحفة الاشراف (۹۸۴۸) و ابن ماجه رقم (۲۲۵۱) و ابن الجارود (۱۰۲۸) من طريق عباد بن ليث صاحب الكرابيس به -وعلقه البخاري في صحيحه (۳۱/۵) كتاب البيوع باب: اذا بين البيعان و لم يكتما و نصحا- قال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عباد بن ليث وقد روى عنه هذا الحديث غير واحد من اهل الحديث)- اھ-

اَلاَ اُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لاَ دَاءَ وَلاَ غَائِلَةَ وَلاَ خِبْثَةَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ . وَقَالَ ابْنُ اَبِى الثَّلْجِ فَاَخْرَجَ اِلَىَّ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً- شَكَّ عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ- لاَ دَاءَ لَهُ وَلاَ خِبْثَةَ وَلاَ غَائِلَةَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ .

☆☆ ابووہب بیان کرتے ہیں: حضرت عداء بن خالد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ تحریر پڑھ کر سناؤں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے لکھوائی تھی؟ (اُس کے الفاظ یہ ہیں:)

''یہ (تحریر اس بارے میں ہے) عداء بن خالد نے اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غلام (راوی کو شک ہے شاید) کنیز کو خریدا ہے' جس میں کوئی بیماری نہیں ہے' کوئی دھوکا نہیں ہے' کوئی خرابی نہیں ہے' یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ سودا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر اُنہوں نے میرے سامنے یہ تحریر نکالی:

''یہ (تحریر اس بارے میں ہے) عداء بن خالد نے اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غلام (راوی کو شک ہے شاید) کنیز کو خریدا ہے' (یہاں عباد نامی راوی کو شک ہے) جس میں کوئی بیماری نہیں ہے' کوئی دھوکا نہیں ہے' کوئی خرابی نہیں ہے' یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ سودا ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عداء بن خالد بن ھوذہ عامری، یہ صحابی ہیں یہ اور ان کے والد ایک ساتھ مسلمان ہوئے تھے۔ ان کا انتقال پہلی صدی کے بعد ہوا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۴۵۶۹)۔

3048- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَرْقَمَ اَبُوْ اَرْقَمَ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَارُوْدِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِذَا دَفَعَ مَالاً مُضَارَبَةً اشْتَرَطَ عَلٰى صَاحِبِهِ لاَ يَسْلُكُ بِهِ بَحْرًا وَلاَ يَنْزِلُ بِهِ وَادِيًا وَلاَ يَشْتَرِى بِهِ ذَاتَ كَبِدٍ رَطْبَةٍ فَاِنْ فَعَلَ فَهُوَ ضَامِنٌ فَرَفَعَ شَرْطَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَاَجَازَهُ .اَبُو الْجَارُوْدِ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جب ایک شخص کو اپنا مال مضاربت کے طور پر دیا تو ساتھ یہ شرط عائد کی' کہ وہ اس مال کو لے کر سمندری سفر نہیں کرے گا' اس کے ساتھ کسی وادی (یعنی بے آب و گیاہ) جگہ پر پڑاؤ نہیں کرے گا' اس کے ذریعہ کسی جاندار کو نہیں خریدے گا اور اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ اس کا ضمان (تاوان) ادا کرے گا' پھر اُنہوں نے یہ شرط نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے درست قرار دیا۔

ابوجارود نامی راوی ''ضعیف'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن یسار کندی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تھذیب ت (۱۰۸۷)، ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۱۱۱۷)۔

3049- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْوَصَّافِيُّ حَدَّثَنِيْ عَطِيَّةُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةً فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَلَمَّا وُضِعَتْ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَلَيْهِ دَيْنٌ . قَالُوْا نَعَمْ فَعَدَلَ عَنْهَا وَقَالَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ . فَلَمَّا رَآهُ عَلِيٌّ يُقَفِّيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَرِءَ مِنْ دَيْنِهِ وَاَنَا ضَامِنٌ لِمَا عَلَيْهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهُ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِعَلِيٍّ هٰذَا خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک نمازِ جنازہ میں شریک ہوا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے جب اُسے رکھا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے ہٹنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ ادا کرلو۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس جاتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ شخص اپنے قرض سے بری الذمہ ہے اس کے ذمہ جو ادائیگی ہے میں اُس کا ضامن ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے آپ نے اُس شخص کی نمازِ جنازہ ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطاء کرے! جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی ادائیگی اپنے ذمہ لی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہاری ادائیگیاں بھی اپنے ذمہ لے جو بھی شخص اپنے بھائی کی طرف سے اُس کا قرض ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کی ادائیگیوں کا ذمہ دار ہوگا۔ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ (حکم) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں!) بلکہ یہ تمام مسلمانوں کیلئے عام ہے۔

3050- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ كُزَالٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَاتِمٍ الطَّوِيْلُ حَدَّثَنَا زَافِرٌ ح وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَحْمَدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ شَهِدَ النَّبِيُّ

-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- جَنَازَةً فَلَمَّا وُضِعَتْ قِيلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَتَنَحَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ عَلِيٌّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنَا ضَامِنٌ لِّدَيْنِهِ .قَالَ فَكَّ اللّٰهُ عَنْكَ يَا عَلِيُّ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكْتَ عَنْ اَخِيكَ الْمُسْلِمِ رِهَانَهُ . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِعَلِيٍّ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً قَالَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک ہوئے جب اُسے رکھا گیا تو بتایا گیا: اس کے ذمہ قرض ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس کے قرض کا ضامن ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتوں کو اُسی طرح پورا کرے جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے یا تمام اہلِ ایمان کیلئے عام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام اہلِ ایمان کیلئے عام ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زافر بن سلیمان ایادی، ابوسلیمان قہستانی، ذکرہ بخاری فی ضعفاء صغیر، وقال: عندہ مراسیل ووہم، وھو یکتب حدیثہ، وقال فی کبیر: عندہ مراسیل۔ وقال نسائی: عندہ حدیث منکر عن مالک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بخاری کبیر (۱۵۰۶/۳)، واسامی ضعفاء (۱۱۴)، وضعفاء ومتروکون للنسائی (۲۱۴)۔

3051- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَغَسَّلْنَاهُ وَكَفَّنَّاهُ وَحَنَّطْنَاهُ وَوَضَعْنَاهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ مَقَامِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ اٰذَنَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعَنَا خُطًى ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا . قَالُوْا نَعَمْ دِيْنَارَانِ فَتَخَلَّفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُمَا عَلَيَّ . فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ هُمَا عَلَيْكَ وَفِيْ مَالِكَ وَحَقُّ الرَّجُلِ عَلَيْكَ وَالْمَيِّتُ مِنْهُمَا بَرِيءٌ . فَقَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اِذَا لَقِيَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ فِي الدِّيْنَارَيْنِ حَتّٰى كَانَ اٰخِرَ ذٰلِكَ قَالَ قَدْ قَضَيْتُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ الْاٰنَ حِيْنَ بَرَدَتْ عَلَيْهِ جِلْدُهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب کا انتقال ہوگیا ہم نے اُنہیں غسل دیا کفن دیا اُنہیں خوشبو لگائی اور اُسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قیام کی جگہ کے پاس رکھ دیا جہاں جنازے رکھے جاتے تھے پھر ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تاکہ آپ اُس کی نمازِ جنازہ ادا کریں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ چند قدم چل کر آئے پھر آپ نے فرمایا: شاید تمہارے ساتھی کے ذمہ کچھ قرض تھا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! دو دینار تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس مڑنے لگے ہم

۳۰۵۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۷۵/٦) من طريق زائدة عن عبد الله بن محمد بن عقيل بنحوه و اخرجه عبد الرزاق (۱۵۲۵۷) عن معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر بنحوه و من طريق عبد الرزاق اخرجه ابو داود في البيوع (۳۳٤۳) باب في التشديد في الدين و النسائي في الجنائز (٦٥/٤-٦٦) باب: الصلاة على من عليه دين و ابن حبان في الجنائز (۳۰٦٤)-

میں سے ایک صاحب جن کا نام ابوقتادہ تھا' اُنہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں (دیناروں) کی ادائیگی میرے ذمہ ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کی ادائیگی تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے مال میں سے ہوگی اور (وصولی کرنے والے) شخص کا حق تمہارے ذمہ ہے' یہ مرحوم ان دونوں سے بری ہے۔ تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی جب بھی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' آپ ﷺ نے اُن سے یہی دریافت کیا: تم نے اُن دو دیناروں کا کیا کیا؟ آخر کار جب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو بتایا: یارسول اللہ! میں نے اُن دونوں کو ادا کر دیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب اُس شخص کو ٹھنڈک نصیب ہوئی ہے۔

3052- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ السَّوْطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِيْ دِيْنٍ وَّلَفَقِيْهٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ وَّلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَّعِمَادُ هٰذَا الدِّيْنِ الْفِقْهُ . فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لاَنْ اَجْلِسَ سَاعَةً فَاَفْقَهَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُحْيِيَ لَيْلَةً اِلَى الْغَدَاةِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی بندگی کے حوالے سے جو بھی کام کیے جاتے ہیں اُن میں سب سے زیادہ فضیلت دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کو ہے' ایک فقیہہ' شیطان کیلئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ شدید (پریشانی کا باعث) ہوتا ہے' ہر چیز کا ایک ستون ہے' اس دین کا ستون فقہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک گھڑی بیٹھ کر دین کا علم حاصل کرلوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن غالب بغدادی، ابویحییٰ، عطار، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی ت (۵۹۴۹)۔

3053- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ التَّرْجُمَانِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَلْاَنْبِيَاءُ قَادَةٌ وَّالْفُقَهَاءُ سَادَةٌ وَّمُجَالَسَتُهُمْ زِيَادَةٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انبیاء قائدین ہیں' فقہاء سردار ہیں' ان کی ہم نشینی (علم اور اجر و ثواب میں) اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔

۳۰۵۲- اخرجه الطبراني في الاوسط (٦١٦٦) من وجه آخر عن يزيد بن هارون' به-وقال الطبراني : (لم يرو هذا الحديث عن صفوان بن سليم الا يزيد بن عياض)- اه -

۳۰۵۳- اخرجه القضاعي في مسند الشهاب رقم (۲۰۷) من طريق اسحاق بن احمد بن بهلول...... به- قال الغماري في فتح الوهاب (۲۸۷/۱): (عبد العزيز بن الحصين: قال البخاري: ليس بالقوي عندهم- وقال ابن معين وغيره: ضعيف- وقال ابو داود: متروك)- اه-